نیا علم شفابخشی

یا

امراض کی وحدانیت کا مسئلہ

جسکی کہ بنیاد پر بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی یکساں طریق میں شفایابیاں ہوتی ہیں

تندرست اور بیمار لوگوں کا معلم اور مشیر

مصنفہ لوئی کوھنی

مشتمل بہ چہار حصص

بزبان اردو معہ تصاویر

مترجمہ سرور بہری کرشن سروپ بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ گورنمنٹ پلیڈر اضلاع بجنور و بدایوں۔ ساکن بجنور

زیر نگرانی لالہ ہربنس رائے ناظر پنشنر شمس آبادی ترجمہ نویس

باجازت داروغہ بسنت رائے ملک گلزار قم پروپرائٹر و باہتمام مسٹر سرکار بہادر جوہری سپرنٹنڈنٹ پریس ھذا

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے مشہور کارخانہ قیصر ہند پریس بلاپون میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

باراول سنہ ۱۹۰۵ء ۱۵۰۰ جلد

قیمت حصہ اول معہ تصاویر علاوہ ولایتی کیپ کاغذ پر	[illegible]	قیمت حصہ اول معہ تصاویر عمدہ سفید کاغذ پر	[illegible]	جو صاحب کہ حصہ اول خرید کرکے بقیہ تین حصوں کو خریدینگے اُنسے وہی قیمت لیجاویگی جو کہ چار حصوں کو ایک جلد میں خرید نے کی حالت میں لیجاتی۔
قیمت حصہ دوم معہ تصاویر ایضاً	[illegible]	قیمت حصہ دوم معہ تصاویر ایضاً	[illegible]	محصول ڈاک و صرفہ پیکنگ وغیرہ ہر حالت میں ذمہ خریدار کے
قیمت حصہ سوم و چہارم ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	قیمت حصہ سوم و چہارم ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	کتب فروشان کمیشن بذریعہ خط طے کرسکتے ہیں۔
چاروں حصے ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	چاروں حصے ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	

تصویر مکان کارخانہ

لوئی کوہنی صاحب
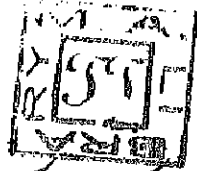
مختلف ملکون کے لوگون کے درمیان راہ و رسم پیدا کرنیکے متعلق کارخانہ

جہان کہ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی علم شفابخشی عمل مین لایا جاتا ہے۔

نمبر ۲۴ - فلاس پلیٹز - شہر لیپزگ

۱۰- اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء کو بنا

سنہ ۱۸۹۲ء اسکی توسیع کی

حصہ اوّل

نئے طریق شفابخشی کے دریافت کرنے کی جانب کس چیز نے مجھے مائل کیا؟

لیڈیز اور جنٹلمین[1]

طبیعت انسانی کا خاصہ ہے کہ [illegible] کو جو یہ سمجھتا ہو کہ اُسنے کوئی نئی اور اصلی بات دریافت کری ہو۔ ایک اندرونی خواہش اپنے دریافت کے فایدہ رکھ [illegible] ں سے ضرور ہوا کرتی ہے کہ اُسکو آخرکار اپنے ہمجنسوں پر ظاہر کیا جاوے۔ اس خواہش [illegible] پیدا کرنے مین بیشک خواہش عزت اور خودنمائی کا بھی ایک حصہ ہے۔ لیکن اصولاً یہ پورے طور سے حفاظت کیئے جانے [illegible] ہے یعنی جائز ہے اور فی الحقیقت بشری ہے + سچ کا اعلان کرنا ضروری ہے گو کہ کوئی شخص عام طور سے تمام نمایش اور چمک دمک کو حقارت سے دیکھے۔ اور اس رفتارِ زندگی کے شور و غل مین بجز نکتان اور خودنمائی کے اور کچھ بہت ہی کم یاد رہے اسی قانون قدرت کے آگے مین بھی سر جھکاتا ہون جبکہ مین اسوقت آپ لوگون پر اپنی متواتر محنت زاید از بیس سال کے نتایج کا اظہار کرتا ہون۔ یہ سچ ہو کہ یہ شاید زیادہ عقلمندی کی بات ہوتی اگر مین اپنے دریافتون کو بے زبان کاغذ کے ہی سپرد کیئے ہوتا اور زمانہ آیندہ سے ہی اُسکی بابتہ فتوی حاصل کرنیکی امید کرتا۔ لیکن اس کام مین جسکے لیئے کہ مین نے اپنی زندگی تصدق کردی ہے یہ معاملہ صرف علم ہی حلم کا نہین ہو۔ اسمین ہمکو اُن اعمال سے بھی تعلق ہے جو کہ اس علم سے پیدا ہوتے ہین۔ بلکہ یون کہین کہ (ہمکو مطلب) اُن باتون کے عملی طور سے جاننے سے ہی جو کہ ہمنے سیکھی ہین

---

[1] لیڈیز یعنے شریف عورات۔ جنٹلمین یعنے شریف مردمان۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص لکچر یا اکسپان دینا شروع کرتا ہو تو سامعین کو اپنی طرف مخاطب کرنے کے لیئے ایسا کہا کرتا ہے جس مجمع مین کہ عورت و مرد دونون موجود ہون تو تہذیب اسی کی مقتضی ہے کہ اُن لوگون کو مخاطب کرنے مین اول لیڈیز اور بعد کو جنٹلمین کہین۔ اور تب مضمون لکچر شروع کرین۔

پس اگر مین اپنی تعلیم کو اپنے ہمجنسون مین پھیلانا - اور نسلہا سے آئندہ کو دست بدست دینا
چاہتا ہون اور اگر یہ میری خواہش ہے کہ مرنے کے بعد مجھے لوگ نیم حکیم کے نام سے بدنام نکرین
تو مجھکو اس کی ضرورت ہے کہ اُن سچ باتون کا جو مینے دریافت کی ہین بذریعہ تعلیم اور زندہ شخصون
پر عمل کر کے مشاہدہ کراؤن ـ اُنکو ثابت کرون اور دوسرون کو اُنہین بتلاؤن +

لیکن ایسی بڑی جماعت کے رُوبرو جیسی کہ میرے سامنے اسوقت موجود ہے ـ مریضونکا پیش کرنا غیر ممکن ہے
اور پس مجھے اپنے خیالات کو الفاظ مین ہی حتے الوسع اپنی قابلیت کے موافق بیان کرنے پر اکتفا کرنی چاہیے
اور اولاً مجھے مختصراً یہ بیان کرنے دیجیے کہ میرے علاج کا قاعدہ کیسے مرتب ہوا +

مجھکو نیچر سے ہمیشہ ایک خاص قسم کی محبت رہی ہے ـ میرے لیئے اس سے زیادہ اور کوئی خوشی
کی بات نہ تھی کہ جنگل و کھیت کے جاندارون کا اور اُن حالات کا جن مین کہ پودے اور جانوران زندہ
رہتے ہین اور ترقی نسل کرتے ہین ـ مین نظارہ کرون ـ نیز اپنی بزرگ والدہ یعنی نیچر کے کامون
کو زمین و آسمان پر تلاش کرون اور اُسکے لازلی قوانین کو معلوم کر کے اُنکو مستحکم کرون ـ مین ہمیشہ اس
بات کے سننے کا آرزومند رہتا تھا کہ قابل محققین مثل پروفیسر اس ماسلر نے کیا کیا باتین دریافت
کر لی ہین ـ اور یہ (خواہش) اس وقت سے بہت عرصہ قبل ہوئی تھی جبکہ مجھے کوئی خیال بھی اس
علم شفا بخشی کے لیئے خصوصاً اپنی زندگی صدقہ کرنے کا نہوا تھا + ضرورت کے طاقت ور ہاتھ نے
مجھے اس آخر الذکر کام پر زبردستی لگایا ـ وہ ضرورت جو کہ قومون اور مفرد اشخاص ہر دو کی
تعلیم اور تربیت دینے والی ہے +

اپنی عمر کا بیسوان سال ختم کرنے کے تھوڑے ہی دنون بعد مینے دیکھا کہ میرا جسم اپنا
کام کرنے سے گریز کرتا ہے ـ پھیپھڑون اور سر مین درد معلوم ہوتے تھے + اول مینے مقررہ اطبا
کی امداد حاصل کی ـ لیکن نتیجہ کچھ نہوا + میری والدہ نے جو کہ عرصے سے نحیف اور بیمار چلی آتی تھی ہم لوگ
بچون کو "ڈاکٹرون" سے باربار آگاہ و متنبہ کر دیا تھا اور یہ کہا کرتی تھی کہ صرف وہی لوگ (ڈاکٹران)
اُسکی حالت مصیبت کے ذمہ دار تھے + میری والدہ بھی سرطان معدہ کے مرض مین زیر علاج رہکر
راہی ملک عدم ہو چکی تھی + اسوقت کے قریب سنہ ۱۸۶۴ء مین ـ پیروان نیچر کیور (یعنی امراض کو قدرتی
وسائل سے آرام کرنیکے طریقہ) کے ایک جلسہ کا ذکر میری نظر سے گذرا + اس معاملے سے مجھے دلچسپی ہوئی اور اس

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا۔

جلسہ کا دوسرا اشتہار دیکھکر مین اُس جلسہ مین شریک ہوا۔ یہ جلسہ چند مضبوط دل والے شخصون کا تھا جو کہ ہمارے مسٹر ملّر[۵۱] کے گرد (جسکو ہم کبھی نہ بھولینگے) جمع ہوے تھے۔ بڑے پس و پیش کے ساتھ مینے حاضرین جلسہ مین سے ایک شخص سے دریافت کیا کہ پھیپھڑون مین سوی کے سے چبھنے کے درد کے لیئے جسمین کہ مین اُسوقت مبتلا تھا مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ بہت شک کے ساتھ کیونکہ میری حالت عرصے سے اعصابی حرکت کی ایسی تھی کہ میرے لیئے کچھ آدمیونکے روبرو باواز بلند بول سکنا ممکن نہ تھا۔ اُسنے ایک گدّی کا رکھنا تجویز کیا۔ اسکا اثر فوراً ہوا اور اچھا اثر ہوا۔ اسکے بعد مین ان جلسون مین برابر گیا۔ اسکے چند سال بعد۔ یہ بات سنہ ۱۸۶۸ء مین ہوئی۔ میرا بھائی سخت بیمار ہوا۔ اور نیچر کیور[۵۲] جو کہ اُسوقت ابتدائی حالت ترقی پر پہونچا تھا اُسکی امداد کرنے مین قاصر رہا۔ مگر ہم لوگون کو تھیوڈور ہان[۵۳] کے بہرہ آور علاجون کے نسبت سننے کا موقع ملا۔ میرے بھائی نے آنسے مشورہ لینے کا مصمم ارادہ کیا اور چند ہفتہ بعد تندرستی مین بہت نفع حاصل کرکے مکان کو واپس آیا۔ مین بھی قدرتی علاج کے طریق کے نفعے ہردم زیادہ زیادہ دیکھنے لگا۔ اور اُسوقت بھی اس طریقہ علاج کی اصلیت مین سچ ہونے کا مجکو کامل یقین تھا۔

اس عرصہ مین میری بیماری بھی خاموش نرہی تھی۔ مرض کے وہ انکوئے جو کہ والدین سے وراثتاً مجھے پہونچے تھے بہت ہی بڑھ گئے تھے۔ خصوصاً اُسوقت سے جبکہ پرانی بیماریونکا علاج بذریعہ ادویات مینے کرایا تھا اور جسکی وجہ سے کہ نئے اسباب مرض کے اُن مین (پرانی بیماریون مین) اور شامل ہوگئے تھے۔ میری حالت رفتہ رفتہ زیادہ زیادہ خراب ہوتی گئی۔ آخر شّ کو بالکل ناقابل برداشت ہوگئی۔ معدہ مین موروثی سرطان ظاہر ہوگیا۔ پھیپھڑے جزوی خراب ہوگئے تھے۔ سر کی رگین ایسی بھر گئی تھین کہ مجھے میدان مین تازہ ہوا مین ہی آرام ملتا تھا۔ آرام کی نیند یا کام کرنیکا تو کوئی سوال ہی نہین ہوسکتا تھا۔ آجکے دن مین اس امر کو قبول کرسکتا ہون کہ گو اُسوقت مین خوب موٹا تھا اور چہرہ سرخ تھا لیکن مین واقعی مثل آزردہ حال لیزرس[۵۴] کے تھا۔ تاہم مینے اُسوقت کے معلوم شدہ قدرتی علاج کے قاعدون پر پورا پورا عمل کیا۔ غسل بھیگی ہوئی

---

[۵۱] ملک جرمن کے ایک مشہور شخص کا نام ہے ۱۲

[۵۲] قدرتی وسائل سے امراض کے آرام کرنے کے طریقہ کو کہتے ہین ۱۲

[۵۳] یہ بھی ایک مشہور شخص ملک جرمن مین پانی کے ذریعہ قدرتی علاج مین ترقی کرنے والا ہوا ہے ۱۲

[۵۴] ایک بہت ہی غریب لاچار شخص کا نام ہے کہ جو عارضہ جذام مین مبتلا تھا اور جسکا ذکر کہ انجیل مقدس مین آیا ہے۔ اب اس نام سے مراد جذامی کی لی جایا کرتی ہے یا کسی ایسے شخص کی جو کہ مثل اسکے لاچار اور مصیبت زدہ ہو ۱۲ - ۰

چادر مین لپیٹنے کے عمل - پچکاریان - تڑارون کا دینا یا پانی کا کسی عضو پر زور سے بہانیکا عمل - قصہ مختصر کہ ہر ایک چیز کا استعمال مینے کیا مگر بجز اسکے کہ تکلیف مین کچھ کمی ہو اور کچھ نہوا + اس زمانہ مین آزاد نیچر مین غور و فکر کے ساتھ دیکھنے سے مینے وہ قوانین دریافت کیئے جنپر کہ میرا اسوقت مین عمل کیا ہوا اور سکھلایا ہوا طریقہ علاج مبنی ہے + امتحاناً مینے خود اپنے اوپر اس طرز علاج کو ایک مرتبہ شروع کیا - اور اس غرض کے لیئے بہت ہی کار آمد آلات مینے بنائے + اس آزمایش مین کامیابی ہوئی - میری حالت دن بدن اچھی ہوتی گئی - دوسرے لوگ جنہون نے کہ میری صلاح مانی اور اُسی طریق پر عمل کیا وہ بھی مطمئن ہوگئے + آلات جوکہ مینے بنائے تھے اُنہون نے اپنا کام بہت عمدگی سے انجام دیا - موجودہ امراض کی تشخیص - اور آنے والون کی نسبت پیشین گوئیان جنکو کہ خود مریض نے ابھی تک نہین جانا تھا گو کہ رجحان طبیعت موجود تھا - ہمیشہ صحیح ثابت ہوئین + مجھے یقین ہوا کہ میری ایجادین دھوکے کی ٹٹیان نہ تھین - تاہم جب مینے اُنکا ذکر کسی سے کیا تو میرے خیالات پر غیر قابل یقین درجہ[ط] کے تعجب کا - بے پروائی و بے تعلقی کا یا نفرت بھری ہوئی نامنظوری کا اظہار کیا گیا - اور یہ بات صرف پیشہ طبابت کے پکے اشخاص کی جانب سے و معتقدین علاج ادویات کی ہی جانب سے نہ تھی بلکہ (اور در حقیقت خاصکر) پیروان نیچر کیور اور بعض اوقات اُس کے مشہور قائم مقامان کی جانب سے بھی دیکھنے مین آئی + مصیبت زدہ انسان کی بہتری کے لیئے مینے اپنے آلات مفت کام مین لانے کے لیئے چند ایسے عاملون کے پاس رکھ دیئے تھے + اُن آلات کی واقعی طور سے آزمایش نکرکے اُنکو ناکارہ کہکر علیحدہ کر دیا گیا تاکہ گرد و جالہ مین وہ بھر جاوین -

اس طور سے مجھے اور بھی اچھی طرح سے معلوم ہوگیا کہ یہ ہی کافی نہین ہے کہ مرض کی پیدایش اور اُسکی افزایش اور علاج کے اصول کو قایم کیا جاوے اور مریضونکے علاج کے لیئے آلات بنائے جائین - اور نہ یہ کافی ہے کہ امراض کی موجودہ تشخیص اور آیندہ جو امراض ہونیوالے ہین اُنکے جاننے کا بے خطا طریقہ (جو خود جسم انسانی کی حالت پر مبنی ہے) دریافت کرلیا جاوے - اور نہ کہ اُس کامیابی کا اظہار کیا جانا بھی کافی ہے جوکہ اس نئے طریق شفا بخشی کو خود میری حالت مین یا میرے رشتہ داران - دوست - احباب - و شناساؤن کی حالت مین حاصل ہوتی ہے - بلکہ برعکس اسکے مینے یہ صاف طور سے دیکھ لیا کہ مجھے خود عوام سے ہی انصاف کے لیئے اپیل کرنا پڑیگی

ط یعنے اس درجہ کا تعجب کہ جو یقین کرنے کے درجہ سے گذر گیا ہو ۱۲

سے نئے طریق شفابخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا۔

اور بہت سے تعجب انگیز علاجات کرکے اپنے طریق علاج کی برتری الوپیتھک[۵۱] - ہومیوپیتھک[۵۲] اور اُس سے پیشتر کے طریقۂ حصول تندرستی کے مقابل مین ثابت کرنی پڑیگی - میرے نزدیک صرف اسی سے ہی سب درجہ کے لوگ یقین کرسکینگے کہ میرا طریق علاج صحیح ہے اور قوانین قدرت پر مبنی ہے -

اس اندرونی ترغیب نے طبیعت کو سخت اُلجھن مین ڈالدیا - کیونکہ اگر مین یہ فیصلہ کرتا ہون کہ اس نئے طریق شفابخشی کے مطب مین اپنے کو لگاؤن تو مجھے مجبوراً اپنا کارخانہ جو کہ چوبیس سال تک بہت عمدگی سے چل رہا تھا بند کردینا پڑیگا تاکہ مین اپنی پوری توجہ دوسرے پیشہ کی جانب مبذول کرون جس بات سے کہ بہرصورت شروع ہی مین مجھے محض بُرائی - الزام - اور نقصان حاصل ہوگا - برسون تک عقل اور طبیعت مین لڑائی رہی عقل روکتی تھی - اور طبیعت (کانشنس) بار بار مجھے میری دلی خواہش کو پورا کرنیکی ترغیب دیتی تھی -

۱۰ - اکتوبر ۱۸۶۲ء کو آخرکار مینے کارخانہ اوٹھا دیا - کانشنس (طبیعت) نے فتح پائی - ٹھیک ٹھیک جیسا کہ میرا خیال تھا وہی دیکھنے مین آیا + شروع کے چند سالون مین مشکل سے ہی میرے کارخانہ مین کوئی شخص آیا ہوگا - باوجودیکہ چند ایسے کامیاب معالجے مین حاصل ہوئی تھین کہ جو خود لوگونکی توجہ اسطرف مائل کرلینے کے لیئے واجب اللحاظ تھین - اسکے بعد بیمار لوگ - ابتدا مین محض غسل لینے کی غرض سے اور بعد کو چند لوگ علاج کرانے کی غرض سے بھی - رفتہ رفتہ آنے لگے + کچھ عرصہ مین لوگون کی نوازش زیادہ ہوئی - خاصکر دوسرے شہرون سے - کیونکہ قریب قریب ہر شخص جسکا علاج مینے کیا وہ از خود اس طریق کا مشتہر کرنے والا اور اُسکی وکالت کرنیوالا ہوگیا - میرا طریق علاج اور نیا طریق تشخیص یعنی سائنس آف فیشیل ایکسپریشن[۵۳] ہزارون شخصون کی حالت مین کامیاب ثابت ہوا اور مین بہت سے شخصونکو آیندہ ہونیوالی بیماریونکو بتلاکر بڑے سخت خطرون سے بچانیکے قابل ہوا + اس امر آخرالذکر پر مین زور خاصکر دیتا ہون کیونکہ صرف اسی کے ذریعہ سے ہم پچھلی نسل کو واقعی تندرست بنانیکے قابل ہونگے۔

میری دریافتون کی سچائی ہر مریض کے علاج مین ثابت ہوچکی ہے - میرا تجربہ بھی گذشتہ آٹھ سال مین اور زیادہ وسیع ہوگیا ہے اور خود میری تندرستی جو کہ پہلے نا قابل علاج معلوم ہوتی تھی - جدید طریقہ پر استحکام کیساتھ عمل کرنے سے ایسی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ آجکل مین اپنے کو اُس محنت کے بخوبی برداشت کرنیکے قابل سمجھتا ہون جو کہ اس بڑھے ہوئے مطب کی وجہ سے میرے اوپر پڑتی ہے

---

[۵۱] الوپیتھات سے مراد وہ طریقہ علاج سے ہے جو کہ سرکاری شفاخانون مین ہوتا ہے اور معمولاً ڈاکٹر لوگ کرتے ہین ۱۲ [۵۲] مراد اس طریقہ علاج سے ہے جسکا اصول یہ ہے کہ کوئی مرض اسی دوا سے اچھا ہوجاتا ہے جس دوا کا استعمال کر تندرست انسان پر اُسی مرض کے علامات پیدا کرے - اور دوایات بہت ہی خفیف مقدار مین دیجاتی ہین مثلاً ایک قطرہ دوا کو ہزارون قطرہ پانی مین ملا کر ہلکا کرتے ہین اور اس آخرالذکر کا ایک قطرہ استعمال کرتے ہین یہ طریقہ علاج بھی رواج پکڑ گیا ہے اور اسکے ڈاکٹر بھی بڑے بڑے شہرون مین علاج کرنے لگے ہین اس طریقہ علاج کا موجد جرمنی ملک کا رہنے والا ایک حکیم ہنیمان نامی ہوا ہے جو ۱۷۵۵ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۴۳ء مین وفات پائی - ۱۲ [۵۳] ایکسپریشن کے معنی انگریزی مین اظہار بیان - فیشیل معنی متعلق چہرہ - آف معنی کا - سائنس معنی علم - اس کل فقرہ سے مراد اس علم سے ہے جسکے ذریعہ کہ چہرہ کی صورت دیکھکر تشخیص مرض کرتی ہین یعنی چہرہ کو دیکھکر مریض کی بیماری موجودہ یا آیندہ بتلا سکتے ہین - اس علم کا ذکر کتاب ہذا مین آگے چلکر آئیگا ۱۲

مگر بہت غور کے بعد میرے سوچ کر ایک نئے طریق[51] علاج یا نسخہ کے ایجاد کرنے سے ہی ایسا ممکن ہوا ہے عمل ایسا موثر ثابت ہوا ہے کہ مین یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ہر ایک مرض خواہ اُسکا نام کچھ ہی کیون نہو ضرور قابل علاج ہے + میرا مطلب ہے کہ ہر مرض نہ کہ ہر مریض - کیونکہ بسبب قوت کہ جسم کی بہت ہی دور تک بیخ کنی ہوگئی ہے ۔ اور خدا نخواستہ اُس حالت مین جبکہ جسم بہت دنون تک بوجہ استعمال ادویات بالکل زہر سے بھر گیا ہے - تو میرا طریقہ درحقیقت تکلیف کو تو کم کرسکتا ہے مگر ہمیشہ مریض کو موت سے بچا نہین سکتا یا شفاے کلی نہین دے سکتا ہے -

لیڈیز اور جنٹلمین - مین آپکے روبرو اس خوشی سے بھرا اور دلیرانہ علم کے ساتھ حاضر ہوتا ہون کہ اپنی جسمانی بربادی کے خلاف ایک چہارم صدی تک لڑائی کرنے کے بعد مینے اپنے آپ کو موت سے بچا لیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اور عوام کے نفع کے لیئے ایک سچا علاج مرض کے آرام کرنیکا جسکو کہ بڑے بڑے مشہور دماغون نے عرصہ تک بیفائدہ تلاش کیا تھا - دریافت کیا ہے + اس طور سے گفتگو کرنا خود نمائی اور خود بینی سمجھا جاوے مگر تجربہ نے ہر حالت مین یہ ثابت کردیا کہ اُن موقعون پر بھی جہان کہ مین اپنے کسی مریض کو موت سے نہ بچا سکا - میرا اصول بالکل راست اور پختہ ہے -

جس چیز نے کہ مجھے میرے دریافت (ایجاد) تک پہونچایا وہ تجربہ کاری کا طریقہ تھا جو کہ بہت صحیح اور بہت ہوشیاری کے ساتھ غور و تحقیقات و باقاعدہ تجربات پر مبنی ہوا تھا ، اور گو کہ مجھے نیم حکیم کہین اور مجھے اس بات کا الزام لگاوین کہ موجودہ پیشہ کے کرنے کے قابل ہونے کے لیئے مجھے باقاعدہ اس پیشہ کی تعلیم نہین ہوئی ہے لیکن مین ان سب باتون کو پورے اطمینان اور بغیر پریشانی اور سنجیدگی کے ساتھ برداشت کرسکتا ہون کیونکہ بنی نوع انسان کیلئے بڑے سے بڑا نفع پہونچانے والے اشخاص اور خصوصاً بڑی بڑی ایجادین اور دریافتون کے نکالنے والے اشخاص بھی بلا کسی استثنی کے اسیطور سے نیم حکیم اور دنیا دار کہلاتے ہین - کاشتکار پریسنٹز[52] حمال شعر احمد عارف (بعد ازان جنگلی) فرینک[53] (جے - ایچ - راس[54]) اور دواساز معان سکار[55] جنکہ کہ روشن دماغی اور مضبوط طبیعتون نے ایک نیا اور بہترین طریقہ علاج نکالا ہے) تو ذکر ہی کیا ہے

نوٹ [51] اسکا طریقہ مفصل صفحات ۱۱۰ لغایت ۱۴۲ مین آیا ہے ۱۲ نوٹ [52] ایک جرمن شخص تھا جو کہ پانی کے ذریعہ علاج کا موجد ہوا ہے یہ شخص ۱۸۵۱ء مین انتقال کرگیا ۱۲ نوٹ [53] [54] [55] یہ سب اشخاص ملک جرمن مین ہوے تھے جو کہ باوجود کسی تعلیم باقاعدہ نہونے کے اس بنی نوع انسان کے فائدہ پہونچانے والے علاجات کے موجد ہوئے تھے ۱۲

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا
الوپیتھی - ہومیوپیتھی - اور پیشتر کے قدرتی طریق علاج ہاے روایتی سے یہ نیا طریقہ علاج کیا رشتہ رکھتا ہے؟

ان طریقہ ہاے علاج کی نکتہ چینی کرنا اور اُنمین کمی اور اُنکی کمزوریون کو (جو کہ وہ بھی مثل تمام باتون کے جنکا انسان سے تعلق ہے اپنے مین رکھتے ہین) مناسب روشنی مین دکھلانا مین تجویز کرتا ہون - لیکن محض اسی درجہ تک جہانتک کہ یہ فائدہ عام کے لیئے اور میری تشریحات کے خوب سمجھنے کے لیئے ضروری ہے ہر شخص اس امر مین آزاد ہے کہ وہ اُسی بات کو منظور کرے اور اُسی پر عمل کرے جس بات کو کہ وہ سب سے اچھا سمجھے لیکن میرا اصول ٹھیک ٹھیک سمجھنے کے لیئے یہ بات جاننا ضروری ہے کہ کن کن باتون مین تو یہ مروجہ طریقہاے علاج سے مطابقت رکھتا ہے اور کن کن باتون مین مطابقت نہین رکھتا - تاکہ ہم یہ بات جان سکین کہ کس بات مین تو یہ واقعی اصلی ہے اور اُسکی سچی قیمت بطور خود یا اورونکے مقابلہ مین کیا ہے -

الوپیتھی سے تو یہ بغیر ادویات و بغیر اعمال جرّاحی والا نیا طریقہ علاج صرف ایک ہی بات مین ملتا ہے یعنی دونون طریقون کا نشانۂ علاج جسم انسان ہی ہے + اسکے علاوہ اُنکے مقاصد اور اُنکے حاصل کرنے کے وسائل ایک دوسرے سے ایسے برعکس ہین جیسے کہ آپسمین ایک قطر کے دونون سرے + درحقیقت مین مریضون کو زہرون سے بھر دینے کی اس تمام حکمت کو ہی جو کہ حال مین بہت ہی ترقی پر ہے - اس بات کا (اگر خاص سبب نہین) ایک سبب تو ہونا خیال ہی کرتا ہون کہ کیون آجکل پورے تندرست اشخاص مشکل سے ہی نظر آتے ہین - نیز یہ کہ مزمن امراض تیزی خوفناک کے ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہین + اس نئے طریق شفا بخشی کا وقت پر اور مناسب طور سے درمیان مین آجانا عمل جرّاحی کو قریب قریب بالکل فضول بنا دیگا -

ہومیوپیتھی کا آنا مثل جری رفیق کی آمد کے مبارک سمجھتا ہون - جسکے ساتھ ہوکر ادویات مین لوگونکے مہلک درجہ کے یقین کو قطع کرنے کے لیئے جنگ کرتا ہے + اسکی بہت ہی چھوٹی چھوٹی خوراک سے جسمین کہ کیمیا ساز دوا کا نشان بھی نہین دریافت کر سکتا - اور انتخاب غذاے مناسب پر اسکی توجہ خاص ہونے کے باعث سے یہ طریقہ (یعنی علاج ہومیوپیتھی) - اس نئے علم شفا بخشی کی آمد کے لیئے راستہ یا ایک سیڑھی بنا رہا ہے لیکن غذا کے متعلق یہ (ہومیوپیتھی) کوئی مقررہ اور صاف اصول نہین تجویز کرتا اور میرا تجربہ اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ اسکی بہت چھوٹی چھوٹی خوراک دوا بھی بالکل غیر مضرت رسان نہین ہین -

قدرتی طریقہ علاج جس طور سے کہ اب تک عمل مین آتا رہا ہے اور جو کہ دیگر طریقہ معالجات سے بہت سبقت لے گیا ہے وہی اس بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی کے نئے طریقہ شفابخشی کی بنیاد ہے + لیکن مینے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اس طریق (قدرتی علاج) کے بڑے بڑے موجد اور بانی یعنے پریس نٹز۔ شراتھ۔ راس۔ اور تھیوڈور ہان کی پیروی بمقابلہ اس کے بعد کے قائم مقامان کی پیروی کے زیادہ کرون + آخر الذکر اشخاص اپنے تئین علیحدہ ظاہر کرنے کی بے حد کوشش مین ہونے کی وجہ سے مصنوعیت کو پہونچ جانے اور نیچر صاف اور سادہ راستہ سے علیحدہ ہو جانے کے خطرہ مین پڑتے ہین + ان سے پیشتر کے قدرتی علاج کا طریقہ (نیچرل میتھڈ) مادہ فاسد کی خاصیت اور اصلیت سے واقفیت نہین رکھتا اور نہ اُن قدرتی قوانین سے واقفیت رکھتا ہے جنکے مطابق کہ مادہ فاسد جسم کے اندر اپنی جگہہ تبدیل کرتا ہے اور بعض حصّون مین بیٹھ جاتا ہے + دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ اسکو عموماً مرض کی اور خصوصاً ہر قسم کے مرض کی سچی اصلیت کی شناخت نہین ہے یعنی قدرت کے اُس ہمیشہ قائم رہنے والے (جسکو کہ گو اب تک کسی نے جانا نہین) قانون کا جسپر کہ تمام میری دریافت کی ہوئی باتین مبنی ہین اسکو علم نہین ہے + اس کے علاوہ اس (پیشتر کے نیچرل طریق علاج) کو مروجہ طریقہ شناخت مرض کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ گو کہ یہ بات بخوبی روشن ہے کہ اسکو ایسی "ٹھیک ٹھیک" شناخت کی کچھ ضرورت ہی نہین۔ پس اسمین ابھی پُرانے تعصبات لگے ہوئے ہین + برعکس اسکے یہ نیا علم شفابخشی ایک بالکل مختلف قسم کی شناخت کی تعلیم دیتا ہے جو کہ خود مرض کی اصلیت سے نکلی ہے اور جو محض چہرہ اور گردن کے امتحان کرنے سے ہوتی ہے۔ یعنی کہ سائنس آف فیشیل اکسپریشن۔

نیچرل میتھڈ یعنے قدرتی طریقہ مین بہت سے طریقون مین پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی بھیگی چادر مین جسم کو لپیٹنا۔ پچکاری لگانا۔ زور سے پانی کی دھار کا عضو معلول پر چلانا۔ بارش کی طرح پانی برسا کر غسل لینا۔ نصف غسل۔ پورے غسل۔ بیٹھکر غسل۔ اور مختلف قسم کے بھاپ کے غسل + لیکن جبکہ مرض کی صحیح اصلیت مین اکثر تبہ بھی وقوف حاصل ہو جاتا ہے تو یہ بہت سے طریقہ علاج کے فضول اور گھپلے مین ڈالنے والے معلوم ہوتے ہین + یہ نیا طریقہ شفابخشی پانی کے استعمال کے طریقہ جہانتک ممکن ہی بہت کم اور آسان کردیتا ہے

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا

معمولی نیچر کیور[۱] سسٹم کے مطابق غذا میں ہر نوع زیادہ ترنئے ترتیبی رہی ہو یا باختیار خود روایتی مرکب[۲] غذا کو مفید مان لیا ہے۔ یہ نیو سائنس آف ہیلنگ[۳] غیر محرک اغذیہ کے متعلق ایک طریقہ تجویز کرتا ہے جو کہ بہت صاف اور صحیح بتلائے ہوئے قدرتی قوانین پر مبنی ہے۔

جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں معمولی طریقہائے نیچر کیور سسٹم سے (جسمیں میں پھر کہتا ہوں کہ حیرت انگیز باتیں دکھلائی ہیں) اسقدر زیادہ تجاوز کیا گیا ہے کہ میں اپنے علم اور طریقہ علاج کو ایک نئے نام سے پکارنا جائز سمجھتا ہوں یعنی کہ نیو سائنس آف ہیلنگ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی کے نام سے۔

میں مشرح اُن تمام تجربوں کو جو کہ میں نے قبل میرے طریق علاج کے پورے درجہ پر پہونچنے کے کیئے تھے نہیں بیان کرسکتا ہوں۔ بہت سے شخصوں کو وہ ضرور دلچسپ تو ہوگا لیکن اُسکی عملی طور سے کچھ بھی قیمت نہوگی + درحقیقت اسمیں ایک خاص نفع ہے جبکہ کوئی شخص اپنی منزل پر براہ راست پہونچ سکتا ہے اور اُن غلط راستوں سے بچ سکتا ہے جنپر کہ صحیح راستہ دریافت کرنیکے قبل گذرنا پڑا تھا۔

اسقدر تمہیدی گفتگو کرنے کے بعد اب خاص مضمون کی طرف ہمکو آنے دیجیئے۔

وہ اہم سوال جسکو کہ مجھے اولاً جانچنا چاہیئے اور جسپر کہ یہ پورا پورا طریقہ علاج مبنی ہے وہ یہ ہے یعنی "کونسا جسم تندرست ہے یا تندرست نہیں ہے؟" مروجہ آرای بہت مختلف ہیں۔ کونسا شخص ایسا ہے جسکو کہ اس بات کا تجربہ نہوا ہوگا؟ کوئی شخص تو کہتا ہے کہ میں بالکل تندرست ہوں صرف قدرے درد مفاصل کی شکایت ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ مجھے صرف گھبراہٹ ہوجاتی ہے ورنہ اور طور سے تو میں تندرست جسم ہی ہوں (اس طور سے گفتگو کرنا) گویا ایسا کہنا ہے کہ جسم کے علحدہ علحدہ ٹکڑے ہیں اور ہر ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے بالکل الگ ہے اور نہ اُس سے کوئی کسی قسم کا تعلق رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بڑا تعجب ہے کہ اس خیال کی تائید اس طریق علاج سے ہوتی ہے جو کہ بڑا صحیح اور پختہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ آخر الذکر بہت سی حالتوں میں کسی عضو کا مفرد اخیال کرتا ہے اور اکثر اُسکے قریب کے عضو پر لحاظ بھی نہیں کرتا + باوجود ان سب باتوں کے اس بات میں شک نہیں کہ انسان کا سب جسم ملکر ایک پورا عدد بنتا ہے جسکے کہ حصے متواتر ایک دوسرے سے ایسا تعلق رکھتے ہیں کہ ایک حصہ میں بیماری کا ہونا دوسرے حصہ پر ضرور اثر ڈالیگا +

نوٹ ۱ نیچر یعنی قدرت۔ کیور بمعنی علاج۔ سسٹم بمعنے طریقہ۔ پرانے قدرتی طریقہ علاج سے مراد ہے۔ یعنی اُس علاج سے جسمیں کہ امراض کو قدرتی وسائل سے آرام کرتے ہیں ۱۲۔

نوٹ ۲ مراد ہے اس غذا سے جسمیں کہ گوشت اور نباتات دونوں جائز کیئے گئے ہیں ۱۲ نوٹ ۳ انگریزی میں نیو بمعنی نیا سائنس بمعنی علم۔ آف بمعنی کا۔ ہیلنگ بمعنی شفا بخشی یا علاج۔ کل سے مراد نئے طریق شفا بخشی سے ہے یا نئے علم علاج سے جسکا ذکر اس کتاب میں کیا گیا ہے کہ جسکو کہ ڈاکٹر کیوہنی صاحب مصنف کتاب ہذا نے ایجاد کیا ہے آیندہ اکثر موقعوں پر انگریزی کے ہی الفاظ استعمال کردیئے گئے ہیں جنسے کہ ناظرین اس تشریح کے بعد خوب خوبی مطلب نکال لینگے۔ ۱۲

روزانہ خیال کرنے سے آپ کو معلوم ہوجاویگا کہ ایسا ہی ہوتا ہے + اگر تمہارے دانت کا درد ہے تو تم بمشکل کام کر سکتے ہو۔ اور نہ کھانا نہ پینا مزہ دار لگتا ہے + ذراسی انگلی مین چپٹ اکھڑ جانے سے بھی ایسا ہی ہوتا ہے - پیٹ مین درد ہونے کی وجہ سے ہماری تمام جسمانی اور دماغی کام کی خواہش دور ہوجاتی ہے + ابتدا مین تو یہ محض وہ اثر ہے جو رگون کے ذریعے سے پہونچتا ہے + لیکن ہم دیکھتے ہین کہ ایک خرابی سے دوسری خرابی براہ راست کیسے ہوجاتی ہے + اگر یہ خرابی عرصہ تک بنی رہے تو اُسکے نتائج بھی دیرپا ہونگے خواہ وہ ہمکو معلوم ہون یا نہون + پس کوئی جسم اسوقت تندرست ہو سکتا ہے جبکہ اوس کے تمام حصے اپنی مناسب حالت مین ہون اور اپنا کام بغیر تکلیف دباؤ یا تناؤ کے کرتے ہون ۔ اور تمام اعضا کی ظاہری صورت ایسی ہو جوکہ اُنکے مقصد کے لیئے نہایت موزون ہے - جوکہ ہمارے خوبصورتی کے خیالات سے بھی بہت زیادہ مطابقت رکھتی ہے + جس حالت مین کہ صورت ظاہری صحیح نہین ہے تو ایسی حالت مین باعثون سے پیدا ہوئی ہے + لیکن ہر حالت کے لیئے ٹھیک ٹھیک صحیح شکل کا اندازہ کرنے کی غرض سے وسیع تحقیقاتین ضروری ہین + سب سے اول ہمکو واقعی تندرست شخصون کو بغرض مطالعہ تلاش کرنا چاہیئے جن سے کہ ظاہری صورتین سیکھ لیجاوین + لیکن آج کل ایسے اشخاص کا ملنا قریب قریب ناممکن ہوگیا ہے + یقیناً - ہم اکثر لوگون کو مضبوط اور تندرست کہتے ہین اور بہت سے لوگ خود کہتے ہین کہ ہم ایسے ہی ہین بھی - لیکن اگر ہم ذرا اچھی طرح سے تحقیقات کرین تو ہر ایک کو کچھ نہ کچھ (جیساکہ وہ کہتا ہے) شکایت ہے - مثلاً کچھ خفیف درد - گاہے گاہے دردسر - کسی کسی وقت درد دندان وغیرہ جس سے کہ ثابت ہوتا ہے کہ پوری تندرستی کا تو سوال ہی نہین ہو سکتا + اس وجہ سے مطالعہ وسیع کی ضرورت ہے تاکہ جسم کی تندرستی کی شکل کو جان سکین + مگر بیمار شخصون کو اُن اشخاص سے مقابلہ کرکے جوکہ قریب قریب تندرست ہین کچھ نہ کچھ معلوم کرسکتے ہین - اور توضیحات مابعد سے آپ لوگون کو اور صاف معلوم ہوجاویگا کہ یہ کیونکر ممکن ہے -

مین اس امر کا ذکر کرچکا ہون کہ بیماری سے جسم کی تبدیل شکل ہو جاتی ہے + اب مین آپ کے روبرو چند جانی ہوئی تمثیلین پیش کرون گا + اولاً مین آپکو اُن شخصون کی یاد دلاتا ہون جوکہ موٹاپے مین مبتلا ہوتے ہین یعنے جنکے جسم کہ خوب گول مٹول بنے رہتے ہین

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب کس چیز نے مجھے مائل کیا۔

اور اُنکے برعکس مین آپکو دبلے پتلے آدمیونکی یاد دلاتا ہون۔ جنکے کہ جسم مین مشکل سے ہی کچھ چربی موجود ملے۔ بلاشبہ ہر دو باتین بیماری کی علامتین ہین۔ علاوہ اسکے دانتونکا گرجانا ایک ایسی بات ہے جس سے تمام چہرہ تبدیل ہوجاتا ہے۔ نقرس کا مرض جسمین کہ گٹھیان پڑجاتی ہین۔ وجع مفاصل جسمین کہ جسم کے کل حصون مین ورم ہوجاتا ہے ان سب حالتون مین تبدیلیان ایسے تعجب انگیز طریقے مین نمایان ہوتی ہین کہ بعض مبتدی بھی انکو شناخت کرلیتا ہے۔ مرض کی دوسری صورتون مین یہ تبدیلیان کم کم ظاہر دکھلائی دیتی ہین۔ لیکن مین آپکو اور بہت سی مشہور باتون کی یاد دلا سکتا ہون۔ آپ اس امر کو جانتے ہین کہ تندرست شخص کی نگاہ صاف اور شایستہ ہوتی ہے اور اُسکا چہرہ بھدّا نہین ہوتا ہے۔ لیکن آپ اس بات کی جانچ کرنا مشکل سمجھین گے کہ چہرہ کی صحیح صورت کب ہوتی ہے۔ اور آپ اسکو بھی فوراً تسلیم کرینگے کہ اس معاملہ مین ایک شخص کی عقل تمیزی بمقابلہ دوسرے شخص کے زیادہ تیز ہوتی ہے مثلاً ہم اکثر کسی ایسے شخص سے ملجاتے ہین جسکو ہمنے برسون تک نہین دیکھا ہے۔ ہمین نظر آتا ہے کہ اس عرصہ مین اُس شخص مین بہت ہی تبدیلی خرابی کی جانب واقع ہوئی ہے۔ حالانکہ ہم اس تبدیلی کی ماہیت کو صاف طور سے نہ بتلا سکین۔ اور تمام یہ تبدیلیان۔ جنکے ذریعے سے کہ جسم کی خوبصورتی رفتہ رفتہ جاتی رہتی ہے۔ کوئی معنی عمیق رکھتی ہین جسکا کہ ذکر مین آگے چلکر کرونگا۔ اس تمام (گفتگو) سے یہ صاف ہوگیا کہ جسم اور خاصکر سر اور گردن کے تغیرات کی حالت مین امراض اپنے کو ظاہر کرتے ہین۔ اور یہ کہ ان تبدیلیونکی شناخت اور اُنکی تشریح کرنا ایک ضروری امر ہے۔

آیا ہر شخص اسکے کرنے[1] مین کامیاب ہوگا یا نہین۔ اسکا فیصلہ مین نکرونگا۔ اس نظری تحقیقات کرنے کے لیئے مشق با توجہ اور استقلال درکار ہین۔ جو اشخاص کہ اس سائنس آف فیشیل اکسپریشن کو زیادہ اچھے طور سے جاننا چاہتے ہین اُنکو مین اپنی چھوٹی کتاب[2] کے حاصل کرنے کی راے دونگا جو کہ اس مضمون تک پہونچانے کے لیئے صاف طور سے رہنمائی کرتی ہے۔

آجکے دن مین آپکی توجہ ایک دوسرے معیار تندرستی کی جانب مبذول کراونگا

چونکہ ہر مرض کی حالت مین کل جسم پر اُسکا اثر پڑتا ہے۔ اسوجہ سے ہم حالت تندرستی کی جانچ کسی ایک عضو کے فعل کے امتحان کرنے سے کرسکتے ہین۔ اسکے لیئے سب سے عمدہ یہ بات ہے

نوٹ سلہ ۵ یعنی جسم کی۔ خصوصاً گردن وچہرہ کی حالت مین تغیرات کے دریافت کرنے مین۔

نوٹ سلہ ۵ اس کتاب کا نام سائنس آف فیشیل اکسپریشن ہے۔ مگر زبان اُردو مین اسکا ترجمہ ہنوز نہین ہوا ہے۔ انگریزی زبان مین ضرور ہوگیا ہے۔

کہ اونہین اعضا کو ہم دیکھین جن کے کہ افعال کی جانچ بہت پورے طور سے اور آسانی سے ہو سکتی ہے اور ایسے اعضا وہ ہین جنکو آلات الہضم کہتے ہین + عمدہ ہاضمہ پہچان عمدہ تندرستی کی ہے - اور جب ہاضمہ روز بروز پورے طور سے ہوتا رہتا ہے تو جسم بلاشبہہ پورا تندرست ہوتا ہے + یہ باتین جانورون کی حالت مین بہت آسانی سے دیکھی جا سکتی ہین - فضلہ سے ہم اس بات کی جانچ بخوبی کر سکتے ہین کہ ہاضمہ کی حالت کیسی رہی ہے - یہ فضلہ جسم سے ایسی شکل مین نکلنا چاہیئے کہ جسم بالکل صاف رہے + اسبات کو آپ روزمرّہ گھوڑون اور پرندون مین جو کہ حالت آزادی مین رہتے ہین - دیکھ سکتے ہین + اس باریک مضمون کی اور زیادہ تشریح کھولنے مین مجھے معاف کیجیئے گا - لیکن جب تندرستی اور بیماری کا ذکر کیا جاوے تو ہر ایک چیز کو اُسکے صحیح نام سے ہی پکارنا چاہیئے -

پایخانہ کے مقام کا ۳ حصہ سرا ایسے نادر طریقہ مین بنا ہے کہ اگر پائخانہ کا توام اس مقام تک پہونچتے وقت صحیح صحیح ہو تو پائخانہ بادقّت اور بغیر جسم کو میلا کیئے ہوئے باہر خارج ہو جاتا ہے + اس مضمون پر مین نے زیادہ وضاحت کے ساتھ اپنے رسالہ "کیا مین تندرست ہون یا بیمار ہون" نامے مین بحث کی ہے پوشیدہ جسم کے صاف کرنے کا کاغذ بیمار انسان کے لیئے بنایا گیا ہے - پورے تندرست آدمیون کو درحقیقت اسکی ضرورت نہین ہے + میری باتون کے سمجھنے مین غلطی نہ کیجیئے گا - میرا مطلب یہ نہین ہے کہ کوئی ایسا شخص جسکی تندرستی کہ واقعی پوری پوری صحیح نہین ہے یہ خیال کرے کہ اوسکے اس مہذب طریق صفائی کے ترک کر دینے سے کوئی عجیب کامیابی اُسکو حاصل ہوگی - بلکہ برعکس اسکے واقعی ایسے ہی ناتندرست شخصون کے لیئے یہ طریق لبغرض قایم رکھنے صفائی کے ضروری ہے + اپنے ہاضمہ کی حالت سے ہر شخص بآسانی اس بات کو جان سکتا ہے کہ وہ تندرست ہے یا تندرست نہین ہے + یہ طریق جانچ بہت ہی ضروری طریقہ ہے اور شکّی لوگون کے تمسخر کی ذرا بھی پرواہ نہ کر کے اس بات کو مین دعوے کے ساتھ کہنے مین ذرا بھی نہین رکتا ہون +

نئے طریق شفا بخشی کے دریافت کرنے کی جانب مجھے کس چیز نے مائل کیا

خوش نصیب ہے وہی وہ شخص جسکو کہ مذکورہ بالا طریق بتلا دیتا ہے کہ اسکی تندرستی پوری پوری صحیح ہے۔ تندرست آدمی ہمیشہ اپنے کو بہت اچھا جانتا ہے۔ اسکو کوئی تکلیف یا بےچینی معلوم نہیں ہوتی الا اس حالت میں کہ بیرونی اسباب ہوں۔ واقعی اسکو یہ کبھی خیال نہیں ہوتا کہ اسکے پاس ایک جسم ہے۔ کام کرنے میں اسکو خوشی معلوم ہوتی ہے۔ اور کام جبتک اچھا لگتا جسوقت تک کہ وہ تھک نہ جاوے اور آرام شیرین میں ہی اسکو پورا پورا اسکھ و آنند ملتا ہے۔ دلی تکلیف کا برداشت کرنا اسکے لئے آسان ہے۔ اسکا جسم اسکی شانتی کے لیئے آنسوؤں کا ٹھنڈک پہونچانے والا مرحم خوشگوار بخشتا ہے جن آنسو بہانے میں کہ ایسے موقعوں پر کسی بھی آدمی کو شرمانا نہیں چاہیئے۔ تندرست آدمی اپنے کٹمب کے تفکرات و ترددات کی تکلیف نہیں سہتا کیونکہ اپنے اندر اسکو اپنے یگانوں کی پرورش کر لینے کی قوت موجود معلوم ہوتی ہے +

تندرست والدہ اپنے بال بچوں کی پرورش کرنے میں حظ حاصل کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی اس طریقہ میں پرورش کر سکتی ہے جو کہ قدرت نے انکے لیئے تجویز کیا ہے۔[1] اور اگر اسکے پیارے بچے بھی تندرست ہوں تو انکی زندگی کیسی نہایت درجہ خوش خوش گذریگی + انکے چہرے اظہار خوشی سے بھرے ہونگے۔ وہ متواتر بےچینی گڑگڑاہٹ اور شور کیے نہ ہوگا۔ قصہ مختصر ایسے بچوں کی تعلیم دینے میں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خصوصاً (اس وجہ سے) کیونکہ وہ اپنے استاد کے طرز چلن سے زیادہ موثر ہونگے اور اسکی فرمانبرداری کرینگے۔

مختصراً پھر کہتے ہیں + فطرتی رجحان طبیعت نے مجھے سائنس کی طرف کھینچا۔ سخت بیماری اور بڑے بیانداز حکما کی جانب سے برے تجربہ نے مجھے نیچر کیور کی طرف متوجہ کیا + پھر سے یہ دیکھ لینے نے کہ آخر الذکر طریقہ ہی جیسا کہ اسوقت تک جاری رہا تھا میری واقعی مزمن بیماریوں کو آرام کرنے میں لاچار تھا۔ مجھے تحقیقات مزید کرنے پر مجبور کیا + زندہ نیچر میں متواتر نگاہ کرنے سے مجھے وہ فرق دریافت ہوا جو کہ ہر جسم کی بیرونی شکل میں باعث مرض پیدا ہوا کرتا ہے + اور اس طریقہ نے جسمیں کہ یہ فرق واقع ہوتا ہے۔ نیز اس طریقے نے جسمیں کہ یہ فرق مرض کے آرام ہو جانے پر پھر دور ہو جاتا ہے۔ مجھے آخرش یہ بات سکھلا دی کہ مرض کیا ہے اور کیسے پیدا ہوتا ہے + میرے دوسرے لکچر کا منشا دیہ ہوگا کہ میں آپکے روبرو اپنی تحقیقات کے نتائج پیش کروں اور آپکو یہ بتلاؤں کہ (جیسا میں دیکھتا ہوں) مرض کی اصلیت کیا ہے۔ کیونکر یہ پیدا ہوتا ہے۔ کیا اسکی غرض ہے اور کیسے اسکو شفا کرنا چاہیئے

نوٹ [1] یعنی دودھ پلا کر۔ یہی طریقہ قدرت نے بچوں کی پرورش کے لیئے تجویز کیا ہے۔ تندرست والدہ ہی ایسا کر سکتی ہے اور جو بچے کہ اپنی تندرست والدہ کے دودھ پر پرورش ہوئے ہونگے وہ قدرتاً تندرست بھی ہونگے ۱۲

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے؟ بخار کیا چیز ہے؟

لیڈیز اور جنٹلمین ۔

بیماری کیا چیز ہے؟ کیونکر پیدا ہوتی ہے؟ اور کیونکر یہ اپنے آپکو ظاہر کرتی ہے؟ یہی سوالات ہین جنپر کہ آج مین آپکے روبرو بحث کرنا تجویز کرتا ہون، اگر آپنے لکچر کی اطلاع مین یہ دوسرا سوال کہ "بخار کیا چیز ہے"؟ پڑھا ہے۔ تو آپ کو یہ بات معلوم ہوجاویگی کہ دیگر سوالات کے ساتھ مین اسکا جواب کسطور سے دیا جاتا ہے۔

سوالات مذکورہ بالا کے جوابات محض علمی نظر سے نہین بلکہ عملی نظر سے بھی ضروری ہین۔ کیونکہ جب تک ہمکو مرض کی خاصیت کے بارہ مین صاف طور سے واقفیت نہوجاوے اسوقت تک ہم دفعتاً صحیح طریقہ علاج تک پہونچنے کے لایق نہونگے۔ اور تمامی تجربہ سے جاننے کے لئے اندھیرے مین ٹٹولنے سے بچین گے۔

جو طریقہ کہ ہم اختیار کرتے ہین وہ وہی طریقہ ہے جس سے کہ تمام قوانین قدرت دریافت کئے جاتے ہین۔ ہم نظری تحقیقات سے شروع کرتے ہین۔ انسے ہم نتائج نکالتے ہین اور آخر مین ان اپنے نتائج کی صحت کو تجربہ سے ثابت کرتے ہین۔

سب سے اول ہماری تحقیقات ان تمام علامات تک پہونچنی چاہیئے جو کہ بیمار لوگو مین پائی جاتی ہین۔ اسکے بعد ہمکو وہ علامات دریافت کرنا ہونگی جو کہ ہر مریض مین ملتی ہین۔ اور۔ متواتر بار بار ظاہر ہوتی ہین۔ یہ علامات اصلی ہین اور مرض کی خاصیت کی ہماری تحقیقات مین انکو اپنے چلنے کی ابتدائی جگہ مان لینا چاہیئے۔

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے

مینے اپنے پچھلے لکچر مین یہ کہا ہے کہ بعض امراض کی حالت مین عجیب عجیب تبدیلیان جسم کی شکل مین واقع ہوتی ہین - اور یہی بات تھی جس کی وجہ سے کہ مینے اس امر پر اور غور کیا کہ آیا اس قسم کی تبدیلیان سب مریضون مین کیا واقع نہین ہوتین ۔

اور تجربہ نے بار بار ثابت کر دیا ہے کہ واقعی یہی حالت ہے ۔ اس قسم کی تبدیلیون کا اثر چہرہ اور گردن پر خصوصاً ہوتا ہے اور پس یہ تبدیلیان ان مقامات مین بہت آسانی سے معلوم کر لیجا سکتی ہین برسون تک اس امر کے دریافت کرنے پر مینے غور کیا ہے کہ آیا تنہا میری تحقیقات نظری تمام شخصون کی حالت مین آپس مین متفق ہوتی ہین - اور آیا ظاہری شکل کی تبدیلی کے ساتھ حالت تندرستی مین بھی ہر شخص مین فرق آتا ہے یا نہین - اور اسی طور سے ہمیشہ مجھے معلوم ہوا ہے -

پس مجھکو یقین کامل ہوگیا کہ ہر جسم کے لیئے ایک خاص اور درجہ اوسط کی شکل ضرور ہوگی جو کہ حالت تندرستی ہی مین ایک سی ملے گی - اور اس درجۂ اوسط کی شکل مین ذرا بھی فرق کا آنا بوجہ بیماری کے ہوا کرتا ہے + میری سمجھ مین یہ بات خوب آگئی کہ گردن اور چہرہ کی شکل مین تغیرات جو ہووین اُنکے دیکھنے سے کسی شخص کی تندرستی کی حالت کا معتبر اندازہ معلوم ہو سکتا ہے - اور اسی کے ذریعہ سے مینے اپنے طریقہ تشخیص یعنی سائنس آف فیشیل اکسپریشن کو دریافت اور اوسپر عمل کیا اور جس (سائنس آف فیشیل اکسپریشن) کو کہ مین پندرہ سال سے زائد تک اپنے مطب مین استعمال کر چکا ہون ۔

وہ تغیرات جو گردن اور چہرہ مین ہمکو نظر آتے ہین - اُنہین کے مقابل پیٹرو اور چوتڑ کے حصون مین بھی ذرا زیادتی کے ساتھ واقع ہوتے ہین - کیونکہ جیسا کہ ہمکو آگے چلکر معلوم ہوگا - وسے خود پیٹرو مین ہی پیدا ہوتے ہین - پس مریض کے محض گردن اور چہرہ کا ہی امتحان کر کے ہمکو اُسکی کل جسمانی حالت کا ٹھیک ٹھیک حال معلوم ہو سکتا ہے + یہ بیرونی تغیرات گردن اور چہرہ کے اس طور سے ظاہر ہوتے ہین یعنی اول جبکہ مادہ فاسد ریشہ ہائے پٹھون کے بیچ مین پہونچ جاتا ہے جسکی وجہ سے کہ جسم جو مثل ربڑ کے پھیلنے کی قابلیت رکھتا ہے پھول جاتا ہے (یہ حالت کم خطرناک ہے)

دوئیم بوجہ زیادتی تناؤ کے جوکہ الگ الگ ریشہ ہاے پٹھون کے سخت ہوجانیکے باعث ہوتا ہی + اس حالت کا خیال آپ لوگ بہت آسانی سے اپنے ذہن مین لاسکینگے اگر آپ ایک تکیہ[1] کا خیال کرین ہمعمولی طور سے بھرا ہونے مین اسکو ہر طرف موڑ سکتے ہین + اگر اسکو زیادہ ٹھونس کر بھر دیا جاوے۔ اسقدر زیادہ جتنا کہ کھال مین آسکے تو تکیہ اسقدر سخت اور تنا ہوا ہوجاوے گا کہ اُسکو آیندہ موڑ نہ سکینگے الا اُس حالت مین جب کہ کھال پھٹ جاوے + اسیطور سے جسم بھی ایک حد تک پھیل سکتا ہی جسکے بعد کہ ریشہ ہاے پٹھو نمین تناو واقع ہوجاتا ہے ایسا تناو بہت صاف طور سے نظر آتا ہے جبکہ مریض اپنی گردن اور سر کو گھوماتا ہے۔ یہ حالت زیادہ خرابی کی ہے + اب اگر ریشہ ہاے پٹھونکے بیچ مین مادہ فاسد کے جمع ہونے کے لیئے کافی جگہ نہ ہے تو مادہ فاسد ریشہاے پٹھون کے نزدیک کھال کے تلے ٹکڑون ٹکڑون مین جمع ہوجاتا ہے اور اُسوقت گردن پر صاف ظاہر معلوم ہوتا ہے + جب کہ ہمکو ایسے ٹکڑے سر اور گردن پر ملتے ہین تو ہمکو ان علامات سے یہ نتیجہ نکالنے مین غلطی نہین ہوتی کہ اسی کے مطابق دھڑ کے حصون مین بھی بہت زیادہ تعداد ایسے ٹکڑون کی موجود ہے + پیٹ کی جلد مین ایسے ٹکڑے مختلف قد و قامت کے آسانی سے چھوکر اور دیکھکر معلوم کر لیئے جا سکتے ہین ۔ کیونکہ گردن مین ایسی ڈلیان اُسوقت تک جمع نہین ہوتین جب تک کہ اس قسم کے ٹکڑے یا ڈلیان پیڑو مین جمع نہو گئی ہون + ان ٹکڑون کی خاصیت اور اصلیت کی ٹھیک ٹھیک تشریح جسکا کہ اسوقت تک کبھی بیان نہین ہوا ہے ۔ مین بعد کو کھولونگا جبکہ امراض پھیپھڑہ کا بیان کیا جاوے گا + برعکس اسکے دُبلے مریضون مین ہم دیکھتے ہین کہ کس طور سے جسم کے تندرست ریشہ ہاے کی جگہ واقعی مادہ فاسد سے گھر جاتی ہے جتنے کہ ریشہاے کا محض بقیہ گویا کہ سُکڑ کر ملے ہوئے ریشے مادہ فاسد کے بیچ مین نظر آتے ہین +

جلد کے مختلف قسم کے خلاف معمول رنگ بھی امراض کی شناخت مین ٹھیک امداد پہونچاتے ہین اور بعض امراض مین تو یہ ضرور موجود رہتے ہین ۔

اس موقع پر دونون موجود ہ تصاویر سے جوکہ زندہ شخص کی ہین ایک مریض ایسا نظر آتا ہے جوکہ مرض دل و مرض استسقی مین مبتلا تھا ۔ اول تصویر اُسوقت کی ہے جبکہ اُس نے مجھسے علاج رجوع کیا ۔ اور دوئیم تصویر اُسکی اُس شکل کی ہے جوکہ بعد چار ماہ علاج کرنیکے اوسکی ہوگئی

نوٹ [1] چمڑہ کی ایک تھیلی جسمین کہ پھلا ہوا گوشت بھرا ہوا اُسکو تکیہ کہتے ہین اور انگریزی مین افظ اسپیچ و ۱۲ [illegible] مراد ہے جلد کے خلاف معمول رنگون سے ۱۲ ۔

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے   بخار کیا چیز ہے۔

آپکو صاف طور سے اُسکی شکل مین وہ بڑی تبدیلی جوکہ اسوقت مین واقع ہوئی تھی نظر آتی ہوگی + جیساکہ آپ کو معلوم ہونا ہوگا۔ وہ شخص مادہ فاسد سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن تین مہینہ کے اندر ہی میرے طریقہ علاج کی مدد سے اس نے اپنے جسم کو بذریعہ قدرتی آلات اخراج بہت سی مقدار مادہ فاسد سے صاف کرلیا تھا جیسا تصویر ۲ سے صاف عیان ہے + مین اس موقع پر سائنس آف فیشیل اکسپریشن کا محض ذکر ہی کرسکتا ہون کیونکہ اُسکی تفصیلات مین داخل ہونے سے موجودہ لکچر کے مضمون سے ہم بہت دور نکل جاوینگے +

تصویر ۱

تصویر ۲

لیکن جسم کی شکل مین یہ تغیرات ہمکو مرض کی اصلیت کے بارہ مین کیا بات بتلاتے ہین؟ اولاً یہ بات ہے کہ یہ سوجن اور اُبھار ایک نہ ایک قسم کے مادہ فاسد کے جمع ہونے سے ہی درحقیقت پیدا ہوتے ہین + ابتدا مین کوئی شخص اس بات کی تمیز نہین کرسکتا ہے کہ آیا یہ وہ مادہ ہے جسکو کہ جسم کام مین لا سکتا ہو اور جوکہ غلط مقام پر جمع ہوگیا ہے۔ یا کہ یہ وہ مادہ ہے جوکہ جسم کی ملکیت ہی بالکل نہین ہے + اور نہ ہم ابتدا مین یہ جانتے ہین کہ آیا یہ وہ مادہ ہے جوکہ مرض کو پیدا کرتا ہے یا کہ یہ وہ مادہ ہے جوکہ مرض کی وجہ سے اکٹھا ہوا ہے۔ لیکن مزید تحقیقات ہمکو ٹھیک بات کے زیادہ قریب تک لیجاتی ہے + یہ اجتماع قریب قریب ہمیشہ جسم کے ایک ہی طرف ہونے شروع ہوتے ہین۔ اور بمقابلہ دوسری طرف کے اول طرف بہت زیادہ ہوتے ہین +

اور یہ ہمیشہ وہی سمت جسم کی ہوتی ہے جس کروٹ کہ ہم سونے کے عادی ہوتے ہین + پس ہم دیکھتے ہین کہ
مادہ فاسدہ مرکزکشش کیجانب میلان کے قانون کا پابند ہے گویا کہ تلی مین بیٹھ جاتا ہے + لیکن چونکہ یہ طرف جسم کی ہمیشہ
زیادہ تر بیمار ہوتی ہے اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مادہ ہی بیماری کا باعث ہوتا ہے - ورنہ بیماری دوسری جانب
بھی یقیناً کبھی کبھی تو ہوتی + آیندہ اسکی تائید مین مزید ثبوت دیئے جائین گے -

ہم اس سے یہ بھی نتیجہ نکال سکتے ہین کہ مادہ مذکور ضرور فاسد مادہ ہوویگا - یعنی اُس قسم کا جو کہ جسم
کی ملکیت بہر نوع اپنی موجودہ شکل مین نہین ہوتا ہے + اس امر کو ہم فرض نہین کر سکتے ہین
کہ قوت بخش جنس اس جسم کے اندر مرکزکشش کیجانب میلان کے قانون کی پابندی کرتی ہے ورنہ
ایک ہی طرف تندرست جسم مین بھی اجتماع مادہ کا ہونے لگے گا - اگر کوئی شخص برابر ایک جانب
سونے کا عادی ہو -

ل علاوہ اسکے جسم بھی خود ایسے مادہ کے دور کرنے کی کوشش علانیہ کرتا ہے - ناسور یا کشادہ
زخم پیدا ہونے لگتے ہین - یا پسینہ کثرت سے آتا ہے یا مختلف قسم کی جلد کی
بیماریان پھوٹ نکلتی ہین کیونکہ یہی طریقے ہین جنمین کہ جسم مادہ فاسد کو اپنے مین سے
نکال دینے کی کوشش کرتا ہے + اگر اُسکو کامیابی ہوئی تو بیماری کے بعد طبیعت کو ایک قسم کا
چین سا معلوم پڑ جاتا ہے - بشرطیکہ کافی مواد خارج ہوگیا ہو - ل

اب ہم قدرتی طور پر اس بات پر پہونچ گئے کہ مرض کسکو کہتے ہین + جسم مین مادہ فاسد
کی موجودگی کا نام مرض ہے + اس تعریف کی صحت کے لیئے ایک ایسا طریقہ جانچ کا موجود ہے
جو کہ کبھی خطا نہین کرتا + اگر وہ مواد جسکو کہ ہمنے فاسد کے نام سے بیان کیا ہے
جسم سے معقول طریقہ مین خارج کر دیا جاوے - اور بعد اسکے مرض خود بخود دور ہو جاوے
اور اُسیوقت جسم پھر اپنی حالت صحت کی شکل حاصل کر لیوے تو ہمنے جو مرض کی تعریف [۲]
کری ہے اُسکا صحیح ہونا ثابت ہو جاتا ہے ۔

اسکا ثبوت دے بھی چکے ہین اور بعد کے لکچرون مین آپکو بہت سے تجربے جو میتے کیئے ہین دکھلاؤنگا +
لیکن اب ہمکو اس سوال پر آنا چاہیئے کہ اس مواد فاسد کی اصلیت و خاصیت کیا ہے

نوٹ ۱ کھجلی - چیچک - داد وغیرہ - نوٹ ۲ یعنے کہ مادہ فاسد کا جسم مین موجود ہونا ہی مرض ہے ۱۲ -

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے اور یہ جسم مین کس طریقہ سے داخل ہوتا ہے ۔

صرف دو راستے ہین جنکے ذریعہ سے کہ مادہ جسم مین داخل کیا جاسکتا ہے - یعنی بذریعہ ناک کے پھیپھڑون مین اور بذریعہ منہ کے معدہ مین + ان دونون راستون پر دربان موجود ہین - لیکن وے ایسے نہین ہین کہ بالکل خراب نہو سکین - اور بعض اوقات ایسے اشیاء کو اندر داخل ہونے دیتے ہین کہ جو جسم کے موافق نہین ہین + یہ دربان ناک اور زبان ہین - ایک ہوا کے لیئے اور دوسری غذا کے لیئے ۔

جیون ہی کہ ہم قوت شامہ اور قوت ذائقہ کے احکام کی تعمیل نہین کرتے تو وے اپنے فرض منصبی کے انجام دہی مین زیادہ سست ہوجاتے ہین اور رفتہ رفتہ ضرر رسان مادہ کو بلا روک ٹوک کے جسم کے اندر داخل ہونے دیتے ہین آپ لوگ اس امر سے واقف ہین کہ بعض آدمی کیونکر تمباکو کے دہوئین کے بادلون مین بیٹھنے کا اور اسکو بطور عمدہ تازہ ہوا براہ سانس اندر لیجانے کا عادی ہوسکتا ہے + زبان اس سے بھی زیادہ خراب ہوگئی ہے اور ہم لوگ اس بات کو جانتے ہین کہ رفتہ رفتہ یہ کسقدر زیادہ خلاف قدرت غذا کی عادی ہوجاسکتی ہے + کیا ہمکو اس بات کی ضرورت ہے کہ مین بہت سے مختلف قسم کے کھانے اور پینے کی چیزون کی جوکہ آجکل ضروری خیال کیجاتی ہین اور جو چند صدی پیشتر معلوم بھی نہین تھین - آپکو یاد دلاؤن + موجودہ زمانہ کے لوگ ان اشیاء کے اسقدر عادی ہوگئے ہین کہ وہ بمقابلہ انکے قدرتی غذا کو چھوڑ دینا پسند کرینگے +

کل باتون کے لحاظ سے ہمارے پھیپھڑونکی غذا ایسی خراب نہین ہے جیسی کہ معدہ کی غذا - کیونکہ اول الذکر مین عیش افزا باتین نہین بڑھائی جاسکتین + آجکے دن بھی صاف سے صاف ہوا ہمیشہ ہمکو اچھی لگتی ہے حالانکہ لذیذ حلوے کی ایک رکابی (تمثیل کے لیئے) جس سے ہمارے بزرگون مین خون اور قوت بڑھتا تھا واقعی بہت کم لوگون کو مزیدار[ف] معلوم ہوتی ہے ۔

اور زیادہ صاف طور سے سمجھانے کی غرض سے کہ آلات الہضم کی بیخکنی کس طور سے انسے خلاف قدرت کام لیکر کیجاتی ہے مین تمثیل ذیل پیش کرونگا + بوجھ کی گاڑی کھینچنے والا ایک گھوڑا جوکہ آسانی سے پچاس من وزن کو کھینچ سکتا ہے + ممکن ہے کہ چابک کے ذریعہ سے تھوڑے وقت کیلیئے زیادہ بھاری وزن مثلاً اسی من بھی کھینچ لیوے - لیکن اگر اُس کا مالک یہ دیکھکر کہ اُس کا گھوڑا اسی من وزن کھینچ سکتا ہے روزانہ

نوٹ ف یہ حال یوروپ کا ہے جہانکہ حیوانی غذا کا استعمال اسقدر ہوگیا ہے کہ نباتاتی اور غلہ سے بنے ہوئے اشیاء کو بہت کم استعمال کرنے لگے ہین ۔۱۲

اُس سے اسیقدر وزن کھنچوائے تو گو اُسکا جانور یہ زیادہ بوجھ چندے کھینچنے کے قابل ہو لیکن یہ ضرورت سے زیادہ کام لینا اُسکو نقصان دہ جلد ثابت ہوگا۔ بوجہ وہ وسیدم زیادہ شُسکلاہٹ سے کھینچنے لگیگا حتےکہ پھروہ پچاس من بھی نہ لیجاسکے گا + یہ بات کہ جانور سے اُسکی قوت سے زیادہ کام لیا گیا ہے۔ اُسکے پیرون مین موتھڑے اور ہڈون سے اور دیگر علامات سے معلوم ہوگی + انسان کے آلات الہضم کی بھی یہی کیفیت ہے۔ موجودہ زمانہ کے محرک اشیار کی متواتر اثر کے ذریعہ سے بہت عرصہ تک وے اپنا کام اصلی مقدار کام سے زیادہ کرنے لگتے ہین۔ لیکن اُنکی اصلی قوتون کی رفتہ رفتہ بیخ کنی ہوتی جاتی ہے اور تب وے اُس کام کو جو اُنکو دیا جاتا ہے ادھورا ہی کرتے ہین + حالت تندرستی سے حالت مرض ایسے بے معلوم طریقہ مین پیدا ہوتی ہے (اکثر دس یا بیس یا زیادہ سال لگ جاتے ہین) کہ مریض اس تبدیلی کو بہت عرصہ تک خیال مین بھی نہین لاتا۔

یہ بتلانا بہت مشکل ہے کہ غذا کی وہ مقدار کسقدر ہے جو کہ بیمار معدہ ہضم کرسکتا ہے۔ مثلاً اکثر ایک سیب کمزور مریض کو فائدہ کریگا حالانکہ دو[۲] اُسکے لیئے مضر ہونگے + ایک سیب گو کہ کمزور معدہ ہضم کرلیوے دو[۲] اُسکے لیئے بہت زیادہ ہونگے + غذا مین ہر قسم کی زیادتی جسم کے لیئے زہر ہے + ہمکو یہ بات ہرگز نہین بھولنی چاہیئے کہ ہر ایک شئے جو کہ ہم معدہ مین داخل کرتے ہین ہضم کرنی پڑتی ہے + تندرست معدہ بھی ایک معین ہی مقدار غذا کی ہضم کرسکتا ہے۔ اس سے زیادہ ہر شئے اُسکے لیئے زہر ہے۔ اور اگر خارج نہو جاوے تو جسم مین مادہ فاسد پیدا کرتی ہے + پس کھانے اور پینے مین اعتدال دائمی تندرستی کی بنیاد ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مادہ[۱] فاسد کا کیا ہو جاتا ہے؟ مین اسکو مادہ فاسد اسوجہ سے کہتا ہون کیونکہ یہ جسم سے غیر ہے + جسم اسکو خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ بھی انہین طریقون مین جو کہ نیچر نے اس غرض کے لیئے مقرر کیئے ہین + پھیپھڑون سے یہ براہ راست ارد گرد کی ہوا مین سانس کے ذریعہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ معدہ سے اُسکو انتڑیان باہر لیجاتی ہین۔ یا اول یہ خون مین ملتا ہے اور پھر بطور پسینہ۔ بول اور سانس کی ہوا کے جسم سے خارج ہوتا ہے۔ یعنی کہ براہ جلد گردے اور پھیپھڑون کے

نوٹ[۱] انگریزی مین لفظ فارن میٹر آیا ہے فارن بمعنی غیر اور میٹر بمعنی مادہ۔ یعنی وہ مادہ جو کہ جسم سے غیر ہے اور جو جسم مین رہکر فساد پیدا کرتا ہے پس اسکا ترجمہ مادہ فاسد ہی کیا گیا ہے۔ لہذا مادہ فاسد سے مراد مادہ غیر یا فارن میٹر سمجھنی چاہیئے ۔ ۱۲

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے۔ بخار کیا چیز ہے

پس جسم بہت ہی احسان کے ساتھ اس امر کی خبر گیری کرتا ہے کہ ہمارے گناہوں کا کچھ خراب اثر نہونے پاوے + مگر ہمکو اُس سے بہت زیادہ کام لینا نہ چاہیئے + اگر اس قسم کے خارج کرنیکا کام ہم جسم کو بہت زیادہ دیوین تو وہ اپنے کامون کو بخوبی نہین کر سکے گا - اور مادہ فاسد کو اپنے اندر ہی جگہ دینے لگیگا + لیکن یہ مادہ جسم کے نقصان کو سدھارنے کے لیئے بیکار ہوتا ہے - اور درحقیقت ضرور نقصان دہ ہوتا ہے چونکہ یہ گردش خون کو روکتا ہے اور پس ہاضمہ کو خراب کرتا ہے + مادہ فاسد رفتہ رفتہ مختلف مقامات مین جمع ہوجاتا ہے خصوصاً مواد خارج کرنے والے اعضا کے قرب وجوار مین جنکی طرف کو کہ یہ رجوع ہوا کرتا ہے -

جیون ہی کہ ابتدا ایک دفعہ ہوئی تو مادہ فاسد تیزی کے ساتھ جمع ہونے لگتا ہے بشرطیکہ طرز معاشرت دفعتاً بدل نہ دیا جاوے -

جسم کی شکل مین تبدیلیان اب واقع ہونے لگتی ہین لیکن اولاً صرف چشم مشتاق کو ہی نظر آتی ہین + اس حالت مین جسم بیمار ہی ہے اگرچہ اسکا مرض مزمن یا پوشیدہ اور بغیر درد کے ہے - مرض ایسے آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے کہ شخص معلول اسکا خیال بھی نہین کرتا - صرف ایک معقول عرصے کے بعد وہ اپنی حالت مین ناگوار تغیر کو محسوس کرتا ہے + اُسکو اب پیشتر کی سی بھوک نہین لگتی - پہلی سی جسمانی محنت کرنے کے ناقابل ہوجاتا ہے وہ اسقدر زیادہ متواتر دماغی کام نہین کرسکتا - وغیرہ وغیرہ + اُسکی حالت اُسوقت تک قابل برداشت ہوتی ہے جب تک مادہ خارج کرنے والے اعضا اپنا فعل کرتے رہتے ہین - یعنے اُس وقت تک جبتک کہ انتڑیان - گُردے اور پھیپھڑے اپنا کام کرتے ہین اور جلد سے گرم پسینہ نکلتا ہے + لیکن جب کبھی کہ انکے افعال مین فرق آتا ہے تو اُسکو فوراً اپنی حالت جسمانی سے بہت ہی ناخوشی معلوم ہوتی ہے -

جیسا کہ ہم معلوم کر چکے ہین یہ اجتماع مواد فاسد خود رطوبت خارج کرنیوالے اعضا کے آس پاس ہوا کرتے ہین - لیکن زیادہ دور کے حصّون مین - خصوصاً جسم کے اوپر کے حصو نمین جلد جمع ہونے لگتے ہین + یہ بات گردن مین بہت صاف طور سے معلوم ہوا کرتی ہے + مادہ فاسد کے پھیلنے کے راستہ مین یہ تغیرات فوراً دیکھے جا سکتے ہین اور اُسکے ساتھ جب کہ گردن

موڑ ہی جاوے تو تناؤ کا بھی خیال کیا جا سکتا ہے جس سے کہ ہم یہ بات دریافت کر سکتے ہین کہ مواد نے کس سمت سے اپنا راستہ اوپر کو جانے کا نکالا تھا -

قبل اسکے کہ اس اجتماع مادہ فاسد کے نتایج کا زیادہ ذکر کیا جاوے مین یہ ضرور کہونگا کہ مرض کی پیدایش واظہار کا کل طریقہ اسکی ابتدا سے بہت ہی کم اوقات غور سے دیکھا جا سکتا ہے کیونکہ بہت زیادہ لوگ مادہ فاسد سے لدے ہوئے اس دنیا مین داخل ہوتے ہین + اور اسی موقع پر اسقدر اور کہتا ہون کہ یہی وجہ ہے کہ کیون مشکل سے کوئی بچہ عوارض اطفال سے بری ہو + یہ واقعی ایک قسم کی صفائی کرنیکا طریقہ ہے[۵] - یہ وہ طریقہ ہے جسمین کہ جسم مادہ فاسد سے اپنے تئین پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے - اسکا ذکر مشرح میرے لکچر مابعد مین کیا جاویگا -

اشیاء غیر جو کہ ابتدا مین زیادہ تر پیٹ ہی مین جمع ہو جاتے ہین آخرش تمام جسم مین پھیلتے ہین اور اعضا کے ٹھیک ٹھیک بڑھنے کو روکتے ہین -

اور گو کہ اعضا بعض اوقات قد و قامت مین بڑھ جاوین تاہم انکی بالیدگی ناتمام و ناقص رہیگی - کیونکہ جہان کہین کہ مادہ فاسد موجود ہو وہ جگہ قوت بخش اشیا کے لیئے خالی نہین رہتی علاوہ ازین چونکہ دوران خون مین بھی رکاوٹ ہو جاتی ہے پس پرورش کرنیکی کارروائی رک جاتی ہے اور اعضا بوجہ اس مادہ فاسد کے جو انمین جمع ہو گیا ہے چھوٹے رہ جاتے ہین -

یہ مادہ عرصہ تک بالکل خاموشی کی حالت مین یا مزمن طور سے پوشیدہ رہ سکتا ہے لیکن جب حالات اسکے موافق ہو وین تو شکل مین دفعتاً آسانی سے تبدیل بھی ہو سکتا ہے + یہ مادہ فاسد قریب قریب خالص ایسے اشیا کا بنا ہوا ہوتا ہے جو کہ قابل تحلیل ہوتی ہین اور از سر نو مرکب ہو سکتی ہین یعنی ایسے اشیا جنکے اجزا علیحدہ علیحدہ ہو سکتے ہین اور علیحدہ علیحدہ اس غرض کے لیئے ہوتے ہین کہ مناسب حالات مین نئی شکلون مین ہو جاوین یعنے ایسے اشیا جو کہ عفونت پذیر ہین -

اب یہ بات ہی کہ جسم کے اندر اکثر یہ عفونت واقعی ہوا کرتی ہی اور سب باتون سے زیادہ قابل لحاظ ہے -

جملہ قسم کی ایسی سڑن مین ایسی چھوٹی چھوٹی چیزین مادہ سے پھوٹ کر نکلا کرتی ہین جنکو کہ خورد بین سے ہی دیکھ سکتے ہین - اور سڑے ہوئے مواد مین ایک عجیب قسم کی تبدیلی واقع ہوتی ہے - یہ مواد قد و قامت مین نمایان طریق سے بڑھتا ہے +

نوٹ [۵] یعنے عوارض اطفال کا ہونا جسم کی صفائی ہونے کا ایک طریقہ ہے - ۱۲

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے۔ بخار کیا چیز ہے

سٹرن سے ہمیشہ گرمی پیدا ہوتی ہے۔ جتنی کہ زیادہ تیز سٹرن ہوگی اُسیقدر حرارت مین بھی زیادتی ہوگی + یہ حرارت مادہ کے ٹکڑونکے آپس مین ایکدوسرے کے ساتھ رگڑنے سے اور جسم کے ساتھ رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ نیز خود کارروائی سٹرن سے اور اُن تبدلات سے جوکہ سڑے ہوئے مواد مین اُنکی وجہ سے ہوتے ہین۔

مناسب حالات مین ہر ایک کارروائی جوش وسٹرن کی پھر اپنے ہی راستہ پر واپس کرائی جاسکتی ہے۔ اور ایسی سٹرن سے جو تمام تبدیلیان شکل مین ہوجایا کرتی ہین اُنہین بھی ایسا ہی کیا جاسکتا ہے + یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو ابتک معقول طور سے کبھی سمجھ مین نہین آیا ہے + لیکن مجھے اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ کو صرف یاد دلادون کہ قدرت مین برف کیونکر پگھلکر پانی ہوجاتی ہے اور پانی کیون زیادہ گرمی اور ہوا سے بھاپ ہوجاتا ہے اور یہ بھاپ بخارات نلے معلوم بنکر کیسے پھر اکٹھی ہوتی ہے اور نگاہ کو لبشکل بادل دکھلائی دیتی ہے۔ اور دریاؤن یا چشمون کو پھر بھرنے کے لیئے لبشکل بارش۔ برف یا اولا (پتھر) برس کر گرتی ہے اور سخت سردی کی وجہ سے پھر جمکر برف ہوجاتی ہے + اور یہ سب بات محض حرارت کے تفاوت کی وجہ سے ہی ہوئی ہے۔ گرمی کے متواتر بڑھنے نے پانی کی حالت مین یہ تبدیلیان پیدا کرین۔ اور ٹھہتی ہوئی سردی نے اس کارروائی کو پھر الٹ دیا۔ ایسی ہی بات جسم کے اندر غیر مادے کے ترقی کرنے مین واقع ہوتی ہے ایسے ہی حالات پھر اُنکو اصلی شکل مین تبدیل کردیتے ہین اور اُنکو جسم سے خارج کردیتے ہین۔

ان چھوٹے چھوٹے نباتاتی اجسام کی یعنی اُن اجسام کی جوکہ جوش سے پیدا ہوئے ہین صحیح صحیح خاصیت کا جاننا ہمارے لیئے زیادہ دلچسپی کی بات نہین ہے۔ لیکن اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ وے اُسی جگہہ بڑھتے ہین جہانکہ اُنکو زمین موافق ملتی ہے۔ یعنی وہ جگہہ جہانکہ وے اشیا موجود ہین جوکہ سڑ جانے کے لیئے طیار ہین۔

جہانکہ ایسے اشیا موجود ہین۔ وہان صرف صحیح قسم کے موسم یا دیگر تحریک کرنے والے سبب کی ہی جوش پیدا کرنے کے لیئے ضرورت ہے + جسم انسانی مین بھی ایسا جوش اول ہی تحریک پر پیدا ہوجاتا ہی یعنی فوراً جبکہ اُسمین کافی مادہ فاسد سٹرنے یا جوش مین آنیکے لیئے طیار ہے + ایسا اتفاقیہ تحریک کرنیوالا سبب تبدیل موسم ہوا کرتا ہے

نوٹ لہ یعنے کارروائی سٹرن سے ۱۲-

(اسکی وجہ ہے وہ جو عموماً زکام کے نام سے جانے گئے ہین ہوتے ہین) نیز اُس غذا کا کھانا جو کہ خصوصاً جوش مین آنے کی قابلیت رکھتی ہے اور جو کہ ہاضمہ کی نالی مین ضرورت سے زیادہ دیر تک قیام کرتی ہے۔ نیز غصہ خوف۔ زیادہ اضطراب۔ کوئی صدمہ وغیرہ وغیرہ۔

میری تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اوبال[لہ] یا جوش ہمیشہ پیٹ مین شروع ہوتا ہے + اکثر یہ صرف دست لاتا ہے اور اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن بارہا۔ خاصکر جبکہ قبض ہے۔ جسم اپنی خود جلدی سے امداد کرنے کی کوشش مین کامیاب نہین ہوتا۔ اور جوش جاری رہتا ہے خاصکر اُن حصون مین جہانکہ فارن میٹر اکھٹا ہو گیا ہے۔

حالت ایسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ مقابل کے صفحہ پر چھوٹی بوتل کی دکھلائی گئی ہے۔ اوسکے تلی مین کوئی راستہ نکاس کا نہین ہے اور جوش کھاتا ہوا مادہ اسواسطے اوپر کیجانب منہ کیطرف کو چلتا ہے + پس اسکے اثر اول ہمکو جسم کے بالائی حصّون مین ملتے ہین۔ ہمکو درد ہونے لگتا ہے + اس جوش سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور خون مین حرارت کے بڑھنے سے ہم جلد آگاہ ہو جاتے ہین + یہی وہ چیز ہے جسکو کہ ہم بخار (فیور) کہتے ہین + پس بخار صرف اُسی حالت مین پیدا ہو سکتا ہے جہانکہ مادہ فاسد موجود ہے۔ اور قدرتی نکاس بند ہو گئے ہین۔ یعنی (۱) جہانکہ معمولی صحیح پاخانہ نہین ہوتا ہے (۲) جہانکہ پیشاب مین قلت ہوتی ہے (۳) جہانکہ مسامات رُک گئے ہین (۴) جہانکہ سانس کم زور کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

ان سب باتون سے ہمکو ایک بہت سادہ وجہ بخار کی ملتی ہے جسکو سالہا سال کی تحقیقات اور تجربہ نے صحیح ثابت کر دیا ہے۔

جسم کے اندر جوش کا ہونا ہی بخار ہے + پس اُس کارروائی جوش کی جو کہ اکثر جسم انسان سے علیحدہ دیکھنے مین آتی ہے ایک صحیح تصویر بنا کر ہم بخار کی علامات کو بخوبی سمجھ لیوینگے + مثلاً اگر تازہ نکلی ہوئی شراب کی ایک بوتل چند روز کے لیئے رکھدیجاوے تو اُس مین ایک قسم کی تبدیلی نظر آویگی جسکو کہ عموماً لفظ جوش سے نامزد کرتے ہین + جوش کی خاصیت کے بارہ مین ہم اسقدر جانتے ہین کہ کسی شے کے اجزا کے علیحدہ علیحدہ ہو جانے کی کارروائی کا نام ہے یعنی ایک قسم کی سڑن جسمین کہ (جیسا ذکر کر چکے ہین) چھوٹے چھوٹے نباتاتی اجسام جنکو کہ خلیے سلاقی کہتے ہین پیدا ہو جاتے ہین +

نوٹ لہ مراد ہے مادہ فاسد کے جوش مین آنے سے ۱۲۔

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے

لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ یہ نئے سیلانی (جیسا کہ اکثر مان لیا جاتا ہے) محض باہر سے آکر جوش کھاتے ہوئے مادہ مین داخل ہوکر ہی نہین بڑہتی اور نہ زیادہ پھیلتی ہین - بلکہ وہی مادہ کی تبدیل صورت ہونے سے بھی اپنی پیدا ہوتی ہین - گویا کہ خود ہی اُس مادہ کی ایک بدلی ہوئی صورت ہین - یا کہ جوش سے پیدا ہوئی شئی ہین - سڑن کی کارروائی سے یا کہ شئے کے اجزا کے علیحدہ علیحدہ ہونیکی کارروائی سے اصلی مادہ شکل مین تبدیل ہو جاتا ہے + اسیطور سے زندگی رکھنے والے اجسام اشیائی خوردنی ونوشیدنی سے عمل ہاضمہ کے جوش کی وجہ سے اونکی شکل بدل جانے کے بعد پیدا ہوا کرتے ہین - یعنی ہاضمہ کے جوش کی اس کارروائی سے جو کہ غذا کے اجزا علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین اُن سے ہی ان کی جڑ[۵۱] پیدا ہوتی ہے -
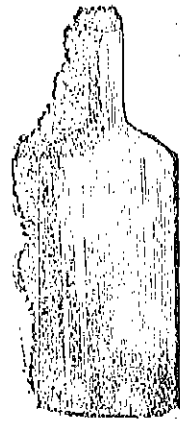
تصویر بوتل

اس طریقہ مین ہم قدرتاً اس نتیجہ پر آتے ہین کہ مقررہ حالات مین متواتر تبدیلی کا نام ہی زندگی ہے[۵۲] اور یہ کہ بغیر اُن کارروائیون کے جنکو کہ مین جوش یا سڑن کے نام سے پکارتا ہون یہ زندگی خیال مین بھی بالکل نہین آسکتی -

جوش یا سڑن کے اظہارات بیرونی حسب ذیل ہوتے ہین - یعنی اولاً جوش کھاتا ہوا مادہ رقیق شئے سے علیحدہ ہوکر بوتل کے تلی مین بیٹھ جاتا ہے + اب اگر بوتل کو ہلا دیا جاوے یا حرارت مین کوئی تبدیلی واقع ہووے - تو نیچے بیٹھا ہوا مادہ چلنا شروع ہو جاتا ہے اور پھیلنے کی جانب میل کے ہونیکا اظہار کرتا ہے +

نوٹ ۵۱ یعنی زندگی رکھنے والے اجسام کی جڑ جنکا کہ ذکر دوسطر اوپر آیا ہے غذا کے ہی اجزا سے ہوتی ہے - نوٹ ۵۲ یعنی ہر شئے مین جان اُسی متواتر تبدیلی سے پڑتی ہے جو کہ اُنمین جوش یا سڑن کے ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے - مثلاً گنّے کے رس کو دھوپ مین رکھکر اُنمین گرمی سے سڑن پیدا کرکے جب اُسکا سرکہ بناتے ہین تو آپ دیکھ سکتے ہین کہ اُسمین جانور کسطرح کیسے پیدا ہو جاتے ہین - دنیا مین اگر بغور ملاحظہ کیجئے تو ہر جاندار کی پیدایش کی یہی کیفیت ہے - ۱۲

پھیلنے مین یہ اوپر کو چلتا ہی اور ہمیشہ اُن جوش کھائے ہوئے مادہ کی مقدار کے لحاظ سے جو تلی مین جمع ہی اور بلحاظ حرارت (وہ اوپر کو چلتا ہے)
جوش کے سبب کو ہمکو اور زیادہ غور سے دیکھنا چاہیئے - اس بات کو ہر شخص جانتا ہی کہ جو کی شراب اور انگوری شراب بوتلوں مین بند کر کے
تہخانہ مین اس غرض کیلئے رکھدیتے ہین کہ جہانتک ہوسکے اُنمین جوش یا خمیر نہ اُٹھنے پاوے - تہخانے کی حرارت موسم سرما اور موسم گرما دونون
قریب قریب ایک سی ہی رہتی ہی - حرارت مین کوئی تبدیلیان دفعتاً واقع نہین ہوتی ہین پس تیزی کے ساتھ جوش کے اُٹھانیوالے سبب
خاص کی کمی ہے اسیطور سے انسان کے جسم کے اندر جوش یا خمیر گرم موسم مین بہت زیادہ جلدی اُٹھتا ہے +
ہمکو معلوم ہی کہ جنوب[9] مین اور منطقہائی حارہ مین مختلف قسم کے حار بخارات ہمیشہ پھوٹتے رہتے ہین - اور برعکس اسکے ہمارے شمال[10] کے
ہو ہین ہم امراض نزرین پھیلے ہوئے پاتے ہین - گرم ملکونکی آب و ہوا مین زیادہ تیزی کیساتھ حرارت مین بڑی تبدیلیوں کے ہونے سے خاصکر ایسا ہے
وہان دن مین تھرمامیٹر (گرمی ناپنے کا آلہ) کا پارہ ایکسو درجہ پر ہوتا ہے اور شب[11] مین چالیس درجہ پر حالانکہ ہمارے شمالی جرمنی مین دن اور رات کی حرارت[12] مین فرق
بائیس درجہ فیرن ہائٹ[11] سے شاذ و نادر ہی بڑھتا ہی - اور معمولاً اس سے کم ہوتا ہے - ہمارے ملک مین بخار اکثر موسم بہار مین پھوٹتے ہین
وجہ یہ ہے کہ اسوقت مین ہمکو حرارت مین بہت ہی بڑے تفاوت[12] نظر آتے ہین + اور بعض شخصونکو اسمین تعجب معلوم ہوگا کہ امراض حاد[13]
یعنی بچپن کی مشہور بیماریان بچونکو خصوصاً کیون ہوا کرتی ہین - حالانکہ زیادہ عمر مین مزمن شکلون کے ہی مرض
تماحصکر ہوتے ہین + مذکورہ بالا حرارت کی تبدیلی کو اس حالت مین بچہ کے جسم کی بڑی قوت سے امداد پہونچتی ہی - جو قوت کہ
اتنی بڑھی ہوئی ہوتی ہی کہ اُسکو کسی بیرونی تحریک کرنیوالے سبب کی بہت ہی کم یا کوئی ضرورت نہین ہوتی کہ بچہ کے جسم کو تندرستی
حاصل کرنیکے لیئے سخت کوشش کرنے کی تحریک کرے یعنی بذریعہ مرض حاد یا مادہ فاسد سے بری ہونے کی کوشش کرے +
وہی صورتین جو کہ بوتل مین پیدا ہوتی ہین ویسے جسم انسان مین معلوم ہوتی ہین + اسمین بھی جوش کھاتا ہوا
مادہ دھڑ کے حصہ زیرین مین جمع ہوتا ہے اور پھر اُسکو موسم کی کسی تبدیلی - بیرونی صدمہ
یا دماغی جوشش کی وجہ سے حرکت ہو جاتی ہے - اس موقع پر بھی اُسکی روشش حرکت اوپر
کی جانب ہوتی ہے - جوش کھاتے ہوئے اجزا پھیلنے کی طرف میل کرتے ہین اور

نوٹ[9] مراد ہی جرمنی کے جنوبی حصے سے ۔ نوٹ[10] مراد ہی ملک جرمن کے شمالی حصے سے ۔ نوٹ[11] حرارت ناپنے کا آلہ ہی - فیرن ہائٹ ایک جرمن عالم کا نام ہی جو کہ سترہوین
واٹھارہوین صدی مین گذرا ہی جسنے کہ یہ آلہ ایجاد کیا تھا آلہ بھی اسیکے نام سے پکارا جاتا ہی - نوٹ[12] مراد ہی دن اور رات کے حرارت کے فرق سے - نوٹ[13] ڈاکٹری مین امراض
کی بلحاظ انکی جلدی یا دیر سے پیدائش کے دو قسمین کی گئی ہین - انگریزی مین ایک کو اکیوٹ اور دوسری کو کرانک کہتے ہین اکیوٹ کو حاد اور کرانک کو
مزمن اردو مین - کہتے ہین اکیوٹ یعنے حاد کا لفظ جب مرض کے ساتھ لگاتے ہین تو مراد ایسی بیماری سے لی جایا کرتی ہے جسکا کہ دوران
بہ نسبت کچھ تیزی سے ختم ہوتا ہے یعنی جس مین جلد صحت ہونے کی قابلیت ہوتی ہے اور جسکے کہ علامات بھی سخت ہوتی ہین - مثلاً شدت کا بخار -
چیچک - اسہال وغیرہ - لفظ مزمن اسکے برعکس معنی مین استعمال کیا جاتا ہے کرانک یعنی مزمن بمعنی دیرینہ یعنی جو کہ دیر مین صحت پاتی ہے
اور آہستہ آہستہ پوشیدہ طور سے ہی پیدا ہوتی ہے - مثلاً سل و مختلف قسم کے دماغی عوارض وغیرہ وغیرہ -

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے۔ بخار کیا چیز ہے

جسم کو ڈھکنے والی کھال کے مقابل مین دباؤ ڈالتے ہین + جب تک کہ جلد نا ممکن الگذر رہتی ہے تو اس دباؤ کو رکاوٹ ملتی ہے + اس طریقہ سے رگڑ پیدا ہوتی ہے اور علیٰ ہذا گرمی بڑھ جاتی ہے + بخار کی گرمی کی جسکو سب لوگ بخوبی جانتے ہین یہی تشریح ہے +

اُسی طریق سے یہ بات بیان کرنا آسان ہے کہ کیون حالت بخار مین کسی شخص کے جسم کا گھیر معمول سے زیادہ ہوتا ہے + کھینچکر بڑھجانے کی قابلیت رکھنے کی وجہ سے کھال جوش کھائے ہوئے مادہ کے دباؤ کو قبول کرتی ہے۔ اور جسقدر کہ دباؤ زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر کھال کا تناؤ بھی زیادہ ہوجاتا ہے + جبکہ کھال کا تناؤ اُس آخری حد کو پہونچ گیا کہ جس سے اور زیادہ نہین جاسکتا تو بخار اپنی انتہا پر پہونچ گیا ہے اور خطرہ سب سے زیادہ ہے + کیونکہ جوش کھاتے ہوئے مواد کے ٹکڑون مین پھیلنے کا میل ابھی باقی ہے اور وے باہر نہین جاسکتے تو وے جسم کے اندر ہی اپنے لئے جگہ کرلیتے ہین + یہ کہہ سکتے ہین کہ جسم اندر سے جلتا ہے اور موت لازمی نتیجہ ہے۔ ضرور اگر جلد نا ممکن الگذر رہی رہے + اگر ہم باہر جانیکے راستون (مسامات) کو کھولنے مین کامیاب ہووین تو خطرہ دور ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اُسوقت جوش کھاتے ہوئے مادون کو باہر نکلنے کا راستہ ملتا ہے اور جسم سے بشکل پسینہ دور ہوجاتے ہین + اندرون جسم کو اب آرام ملتا ہے اور حرارت اور جلد کا تناؤ فوراً فرو ہوجاتے ہین +

اس امر کے دکھلانے کے لئے کنہین الفاظ کی ضرورت نہین ہے کہ جوش کھاتے ہوئے مادہ سے بھرے ہوئے جسم انسان اور ایسے ہی مادہ سے بھری ہوئی بوتل کے درمیان ہر بات مین مشابہت نہین ہے + بوتل مین جوش و ابال کو آزادی ہے + مادہ جملہ سمت مین بلا روکاوٹ کے پھیل سکتا ہے جبتک کہ وہ چارون جانب کی اطراف (دیوارون) تک نہ پہونچے + انسان کے جسم کے اندر اسکو رکاوٹین ہر جگہ ملتی ہین۔ ہر عضو اسکے آگے بڑھنے کے خلاف ہوتا ہے اور اسکی راہ کو روکتا ہے + روکنے والے عضو پر تب یہ دباؤ ڈالتا ہے اوسکو دھکا دیتا ہے اور اُسپر رگڑ کرتا ہے۔ اس طور سے اُسکے اندر حرارت پیدا کرتا ہے اور اگر اُسکے لئے باہر جانے کا کوئی راستہ نہ کردیا جاوے یا اسکی راہ تبدیل نکردی جاوے تو اُس عضو کو زائل بھی کردیتا ہے + بلحاظ مخصوص مقام ماؤف مرض کو مرض معدہ ۔ مرض پھیپھڑہ ۔ مرض جگر مرض دل وغیرہ وغیرہ کے نام سے پکارتے ہین + لیکن ہر فرد کی حالت مین مقام ماؤف کا انحصار

نوٹ ۱؎ یعنی اندر سے جلد پر اپنا زور ڈالتے ہین ۱۲ نوٹ ۲؎ یعنی اندر کی جانب سے دباؤ ۔ ۱۲

اُس راستہ پر ہے جو کہ جوش کھاتے ہوئے مادہ نے اختیار کیا ہے اور اس راستہ کا انحصار تمام اور طریقۂ اجتماع (مادہ فاسد) پر ہے +

اسلئے آگے چلکر میرا یہ کام ہوگا کہ آپ لوگون کو دکھلاؤن کہ رکی ہوئی جلد کس طور سے کھولی جاسکتی ہے +

مگر اول مین ایک دوسری علامت کا ذکر کرونگا + قبل اسکے کہ حرارت شروع ہوتی ہے - ہم بیشتر کئی دن تک یا ہفتون تک یا مہینون تک بھی ایک علامت (جو کہ بظاہر علامت مذکورہ بالا کی بالکل ضد ہے) دیکھتے ہین - یعنے **ایک قسم کی سردی** محسوس ہوا کرتی ہے + اسکی وجہ بہت صاف ہے + یہ جب ہی پیدا ہوتی ہے جبکہ اجتماع (مادہ فاسد) اسقدر زیادہ ہوگیا ہے کہ خون جسم کے اخیر سرون مین صحیح طور سے آیندہ گردش نہین کرسکتا - بلکہ یون کہا جاسے کہ اندرونی حصتون مین اوزنی زیادہ دب کر جمع ہوجاتا ہے - پس وہان بڑی گرمی پیدا ہوجاتی ہے -

مادہ اسوقت تک (اسمین وقت بلحاظ خاص مریض کے مختلف لگتا ہے) جمع ہوتا رہتا ہے جبتک کہ اُن اسباب مین سے جنکا ذکر ہوچکا ہے کوئی سبب یعنی **تبدیل موسم** - بیرونی صدمہ یا دماغی **جوش** وقوع مین نہ آوے اور اس طریق پر اُس مین جوش (ابال یا سٹرن) نہ پیدا کردیوے + جمع شدہ مواد دوران خون مین اور قوت پہونچنے[1] مین خرابی ڈالتا ہے - خون کی شریان یا نالیان کچھ کچھ رُکجاتی ہین خاصکر اپنی باریک شاخون مین پس خون جلدی کہ جسم کی تندرستی جاسکتا + سر و ہاتھ اور پاؤن کا اور تمام جسم پر سردی یا پھریری معلوم ہونیکی کوشش کرے + پس پھریری بخار کی آمد کی خبر دینے والی ہے - اور اگر ہم اسپر لحاظ نکرین تو ہم بہت ہی بڑی ہی جوش کھاتا ہوا اگر معقول علاج فوراً کیا جاوے تو بخار پورے طور پر نہین پیدا ہوسکتا ہے - گویا کہ اُسکی جڑ ہی صدمہ

اس سے قبل جب اس جوش یا سٹرن کی خاصیت کا ذکر مین کر رہا تھا تو مینے اس حرکت اوپر کہ سب قسم کے جوش مین چھوٹے چھوٹے نباتاتی اجسام جنکو ننھے سیلائی کہتے ہین پیدا ہوجاتے ہین + بخار مین بھی یہی حالت ہوتی ہے - پس یہ سلسلہ (نباتاتی ہے جو کہ سترہوین ڈاکٹری مین ابھرا تھا) کی پیدایش کے متعلق جو سوال کہ زیادہ زیر بحث رہ چکا ہے - اُس کا حل بہت اور کرا ایک سے ہوجاتا ہے + جیسا ہی کہ اُس مادہ مین جو کہ پیٹ و مین جمع ہوگیا ہے جوش آنا شروع جبکہ دوران شدت کا ہوتا ہے ننھے سیلائی خود بخود جسم مین پیدا ہوجاتی ہین - جوش و سٹرن سے اُنکی پیدایش صحت پاتی ہے

نوٹ[1] یعنی کھانے سے جسم کو قوت پہونچنے کی کارروائی ہین -

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے -

کہ جوش و سڑن بند ہو جاتی ہے اور جسم تندرست ہو جاتا ہے تو وے اسیطور سے اپنے آپ غائب بھی ہو جاتی ہین یعنی اسوقت جبکہ جوش کی حالت نیچے کو ہونے لگتی ہے -

پس یہ کہنا کہ جسم مین بغیر مادہ فاسد کی موجودگی کے ننھے سیلائی کے ذریعے سے کسی پوشیدہ طریق مین مرض اوڑکر لگتا ہے فضول ہے سوال یہ نہین ہے کہ ننھے سیلائی کو کیونکر مارا جاوے بلکہ سوال یہ ہے کہ جوش یا سڑن کے سبب کو یعنی مادہ فاسد (فارن میٹر) کو کیونکر دور کیا جاوے + ایسا کرنے پر یہ چھوٹے چھوٹے دیو جنہون نے کہ بہت سے بزدلون کو خوف زدہ کر دیا ہے لازمی دور ہو جاتے ہین - آگے چلکر مین اور زیادہ تشریح کے ساتھ چھوت کے خطرات کا ذکر کرونگا (صفحہ ۶۰ لغایت ۶۹)

چند مادہ مثالین بہت سی بیانات کی اور زیادہ وضاحت کرینگی - ایک کمرہ کو فرض کرو کہ باوجود زیادہ کوڑہ روزانہ جمع ہوتے جانے کے جھاڑو نہین لگی ہے اور نہ صفائی ہوئی ہے آپ اپنے خیال مین لائین + بہت ہی جلد قسم قسم کے کیڑے مکوڑے اس کمرہ مین ہو جاوینگے اور کمرہ کے باشندونکو اسقدر تکلیف دہ ثابت ہونگے کہ ہر طریقہ مین انکی نیست و نابود کرنیکی کوشش کیجاویگی - اب اگر ہم پرانے طریقہ مین زہر سے انکے رفع کرنے کی کوشش کرین تو بیشک ہم بہت سے کیڑے مکوڑونکو دور ہو جاتے ہین مگر اسیطرح جبر دائمی تبدیلی حالات مین پیدا نکرینگے کیونکہ کوڑا کرکٹ خود ان کیڑے مکوڑونکا واقعی پیدا اس اسکے بگولا ہی اور وہ متواتر نئے نئے جھنڈ کے جھنڈ پیدا کریگا لیکن ہمکو بالکل مختلف نتیجہ حاصل ہوگا اگر ہم فوراً جسم انسان اپنے تمام کوڑہ کرکٹ نکال دیوین - اور یہ طریقہ جاری رکھنے سے ہم ان کیڑون مکوڑونکو انکے مواقف مین جوش وارعوم کردینگے اور انسے ہمیشہ کے لیئے نجات پا وینگے -

اب الراف (دیا) دوسری مثال دیتے ہین - ایک جنگل کے دلدل دار کنارے کا موسم گرما مین تصور کیجیے + آپ لوگ بڑھنے کے ہین کہ مچھر ایسے مقام مین کسیادق کرتے ہین + آپ سب صاحبان پر یہ عیان ہوگا کہ انکے زائل کرنے دہکا دینا زہر کے استعمال سے کچھ فائدہ نہوگا + یہ سچ ہے کہ لاکھون تو مر جاوینگے لیکن کروڑون برابر اس دلدل سے لیئے باہر رہین گے + خود دلدل ان چھوٹے چھوٹے مفسدون کی جائے پیدائش ہے اور پس اول اس دلدل کو بھی کرونا چاہیئے قبل اسکے کہ مچھرون کا دفعیہ کیا جاوے + ہم اس امر کو جانتے ہین کہ اونچی خشک جگہون مرض و سکل سے کوئی مچھر زندہ رہتے ہین + اگر کوئی شخص بہت سے مچھرون کو جمع کرے اور

نوٹ راہ لیطہ مادہ فاسد کے دور کردینے پر ۱۲ -

ایسے خشک پہاڑ پر انکو وہان رکھنے کی غرض سے لیجاوے - تو وہ بہت جلد یہ بات دیکھے گا کہ تمام یہ چھوٹے چھوٹے جانور جوکہ ایسی محنت کے ساتھ وہان پہونچائے گئے تھے - اپنے اصلی دلدل کے گھر دن کو واپس اوڑے جاتے ہین خشک اونچا پہاڑ اُنکے لیئے نامناسب جگہ ہوا -

تیسری مثال سے یہ معاملہ اور بھی زیادہ صاف ہوجاویگا + آپ لوگ سب اس بات کو جانتے ہین کہ نئے حد گرم ملکون مین (جہانکہ گرمی زیادہ ہونے سے بمقابلہ معتدل و برفستان کے خطّون کے بہت ہی مختلف اور بڑے بڑے قسم کے جانوران پائے جاتے ہین) نیچر بہت ضروری اور سب سے بڑی تعداد گوشت خوار اور مردہ خوار جانوران کی پیدا کرتی ہے + اُنکے نیست و نابود کرنے کی خواہ کتنی ہی کوشش کیون نہ کیجاوے - نئی پود ہمیشہ اُنکی جگہ جوکہ مار دئے گئے ہین لینے کے لیئے پھر پیدا ہوجاویگی + پس آپ لوگ دیکھتے ہین کہ ایسے[1] جانوران صرف اُسی جگہ مین زیادہ ہوجاتے ہین جہانکہ زیادہ جاندار پیدا ہونے کی وجہ سے عفونت بھی زیادہ ہوتی ہے + اگر کوئی چارہ کار قریب موجود نہوتا تو جانوران مردہ فوراً اپنی عفونت سے ہوا کو زہریلی اور جانوران زندہ کے لیئے ناقابل استعمال بنا دیتے + اب یہ بات صاف ہوگئی کہ بڑے بڑے جانور جوکہ گوشت اور مردار پر بسر کرتے ہین وہ کسوجہ سے بیحد گرم ملکونکے باشندے ہین اور دنیا کے آخری حصہ شمال مین نہین رہتے جہانکہ سرد ملک کا ہرن بھی جوکہ گھاس و کائی یا سوار پر زندگی بسر کرتا ہے مشکل سے زندہ رہسکتا ہے -

پس اگر ہم ان بیحد گرم ملکون کے گوشت خوار و مردہ خوار جانوران کو نیست و نابود کرنا چاہین - تو ہم صرف جب ہی کامیاب ہونگے جبکہ اُنکے قایم رہنے کی لازمی باتون کو دور کردیوین - یعنی اُن دیگر جانورونکے لشکر کو جوکہ وہان موجود ہے - شکاری جانوران تب اُس مقام سے ازخود غائب ہوجاوینگے + جملہ دیگر طریقہ ہائے بیکار ہونگے + لیکن جانوران جسقدر کہ زیادہ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اُسیقدر زیادہ مشکل اُنکا نیست و نابود کرنا ہوجاتا ہے - اور اس بات کی مضبوط مثال نئے سیلائی مین دستیاب ہوتی ہے + ادویات کا استعمال انکو زہر دیکر نیست و نابود کرنے کے لیئے کارگر نہین ہوتا - اُنکے وجود کے قایم رہنے کے سبب کو ہی دور کرکے یعنی جسم سے تمام مادہ فاسدہ کو خارج کردینے سے ہی ہم اُنکو ختم کرسکتے ہین -

ان تمثیلات سے مین نے آپ کو دکھلایا ہے کہ نیچر کس طور سے بڑے طریقہ مین عمل کرتی ہے اور اُسکا عمل چھوٹے طریقہ مین بھی ٹھیک اوسی طور سے ہوتا ہے کیونکہ اُسکے تمام قوانین یکساں ہوتے ہین

نوٹ [1] یعنے گوشت خوار و مردہ خوار ۱۲ -

مرض کس طور سے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے

اور مرض کے معاملہ کو وہ اپنے قانون سے مستثنیٰ نہین کرتی + جیسے کہ کیڑے مکوڑے مچھر گوشت خوار و مردہ خوار جانوران ٹھیک ٹھیک اُس ہی جگہ پیدا ہوتے زندہ رہتے اور بڑہتے ہین جہانکہ انکو اپنے موافق باتین ملتی ہین - ایسے ہی بخار بھی بغیر ایسی باتونکے[1] قایم نہین رہسکتا - یعنی کہ اسکا وجود ہی نہین ہوسکتا جبتک کہ جسم مین مادہ فاسد کا بار نہو + جیسا کہ ہم معلوم کرچکے ہین جوش و سڑن صرف اسی جگہ کسی وجہ سے پیدا ہوسکتی ہے جہانکہ ایسا مادہ موجود ہے اس کارروائی جوش و سڑن کو ہم بخار کہتے ہین ۔

لیکن جبکہ یکدفعہ ہمکو یہ بات معلوم ہوگئی کہ بخار کیا چیز ہے تو اُسکے لیئے علاج کا دریافت کرنا کوئی مشکل امر نہین ہے + جلد کے مسامات جوکہ بند ہوگئے ہین اور جنپر کہ جوش کھاتے ہوئے مواد کے ٹکڑے (اجزا) دباؤ ڈالتے ہین کھولدینے چاہئین - اور یہ بات جسم کو صرف پسینہ لانے سے حاصل ہوسکتی ہے ۔

جسدم کہ پسینہ پھوٹ کر نکلنے لگتا ہے سڑے ہوئے مواد کے ٹکڑون کو (اجزا کو) راستہ ملجاتا ہے اور جلد کا تناؤ اور بخار کی گرمی دونون کم ہوجاتی ہین ۔

لیکن پسینہ نکلنے کے ساتھ مرض کا سبب دور نہین ہوجاتا - کیونکہ کسی ایک مرض کی حالت مین جوش صرف ایک جزو مادہ فاسد ہین (منجملہ اُسکے جوکہ جسم مین جمع ہے) آتا ہے - بقیہ جوکہ خاموش پڑا ہوا ہے متواتر نئے اجتماع کی وجہ سے بڑہتا رہتا ہے اور پس بخار کے لیئے ایک قسم کا منبع دائمی بنجاتا ہے جوکہ از سر نو پھوٹ کر نکلنے کے لیئے موقع مناسب کا ہی منتظر رہتا ہے - پس ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اس مادہ کو جوکہ خاموش حالت مین پڑا ہے نکالین + اس غرض کے لیئے مین نے فرکشن سِٹ باتھ[2] اور سِٹز باتھ[3] ایجاد کیئے ہین جنکو کہ مین آیندہ بتلاؤنگا (صفحہ ۱۰۹ لغایت ۱۱۶) جنکی امداد سے کہ جسم کو مادہ فاسد کے خارج کردینے کی تحریک کیجاتی ہے ۔

اُسکے ساتھ ہر ایک ایسی بات سے پرہیز کرنا چاہیئے جوکہ جسم کے کام مین مخل ہوتی ہو + مریض کو کافی آرام ملنا چاہیئے مثلاً اُسکو کسی قسم کا جوش نہین آنا چاہیئے - کسی چیز کو پڑہواکر سننے سے یا بذریعہ گفتگو کرنے کے + یہانتک کہ بنگلون مین آمدورفت کا غل و شور بھی مضر ہے - اور کمرہ مین کسیقدر اندہیرا رکھنا چاہیئے - شب کو بھی اُسمین تیز روشنی نکرنی چاہیئے - مگر اُسمین تازہ ہوا کی آمدورفت ضرور ہونی چاہیئے ۔

جبتک کہ مادہ فاسد کافی طور سے خارج نہین ہوجاتا ہے اُسوقت تک بخار کا سبب دور نہین ہوتا ہے اور نہ مرض کو شفا ہوتی ہے +

نوٹ[1] یعنی اپنے پیدایش کیلیئے موافق حالات ہونیکے بغیر ۱۲ نوٹ[2] و[3] یہ دو قسم کے غسل ہین جنکا مفصل بیان صفحہ ۱۰۹ پر شروع ہوکر صفحہ ۱۱۶ پر ختم ہوا ہے -

جو کچھ کہ ہم اوپر کہہ آئے ہین اُس پر مختصراً پھر نظر ڈال لینے دیجیئے تاکہ اُس سے چند ضروری نتیجے انجام کو نکالے جاوین۔

جملہ بیمار شخصون کی حالت مین جسم کی شکل مین تبدیلیان نظر آتی ہین + یہ تبدیلیان مادہ فاسد سے پیدا ہوتی ہین + جسم مین ایسے مادہ فاسد کی موجودگی کا نام مرض ہے + یہ مادہ اُن اجزاء سے ملکر بنتا ہے جنکی کہ جسم کو کچھ ضرورت نہین ہے۔ اور جو کہ جسم کے اندر بوجہ ہاضمہ ناقص کے رہجاتے ہین + مادہ فاسد اول اُن اعضا[1] کے قرب وجوار مین جمع ہوتا ہے جنکا کہ کام بدنی رطوبت کو جدا یا پیدا کرنے کا ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ (خاصکر جبکہ اُسمین جوش پیدا ہوجاتا) تمام بدن مین پھیل جاتا ہے + جسوقت تک کہ بدنی رطوبت کو جدا یا پیدا کرنے والے اعضا مادہ فاسد کے ایک حصہ کو خارج کرتے رہتے ہین اسوقت تک جسمانی حالت قابل برداشت رہتی ہے + لیکن جب کبھی کہ اُنکی چستی وچالاکی مین کمی آجاتی ہے تب زیادہ خرابیان واقع ہوتی ہین + مادہ فاسد کے اکٹھا ہونے کا عمل تکلیف دہ نہین ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ ایک پوشیدہ یا مزمن کارروائی ہوتی ہے جو کہ بغیر نوٹس مین آئے ہوئے زیادہ عرصہ تک جاری رہتی ہے +

ایسے طریق مین مادہ فاسد کے اکٹھے ہونیسے جو امراض کہ پیدا ہوجاتے ہین اُنکو ہم امراض پوشیدہ و بالاِرادہ نام بخوبی بتلا سکتے ہین۔ وے حقیقت مین وہی امراض ہین جو کہ عموماً مزمن یا دیر تک رہنے والے امراض کہلاتے ہین +

مادہ فاسد مین سڑجانے کی قابلیت ہوتی ہے۔ جوش کا بھی اصلی سبب یہی مادہ ہی ہے اور یہی مادہ وہ جگہ بناتا ہے جسپر کہ وبیسیلائی فروغ پاتی ہین + جوش پیڑو سے شروع ہوتا ہے جہانکہ سب سے زیادہ مقدار مادہ فاسد کی موجود ہوتی ہے۔ لیکن جلدی سے اوپر کو پھیل[2] جاتا ہے + مریض کی حالت تبدیل ہوجاتی ہے۔ وہ معلوم ہونے لگتا ہے اور بخار آنے لگتا ہے + مرض کی ان صورتونکو ہم امراض تکلیف دہ وطپش پیدا کرنے والی بیماریان کہینگے۔ یہ وہی ہین جنکو کہ اور طرح سے (امراض) حاد کہتے ہین +

مذکورہ بالا توضیحات سے ہمکو اب یہ اہم نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ مرض کا سبب صرف ایک ہی ہے۔ اور مرض بھی صرف ایک ہی ہے

نوٹ [1] یہ اعضا۔ جگر۔ گردے۔ انتڑیان۔ جلد اور پھیپھڑے ہین۔

نوٹ [2] یعنی مادہ فاسد کا جوش پیڑو سے شروع ہوکر اوپر کی جانب جلدی سے پھیل جاتا ہے۔

مرض کیسے پیدا ہوتا ہے - بخار کیا چیز ہے

جوکہ اپنے تئین مختلف شکلون مین ظاہر کرتا ہے + پس صحیح تو یہ بات ہے کہ ہمکو مختلف امراض مین فرق کرنا نہ چاہیئے بلکہ بعض مرض کی مختلف شکلون مین (فرق کرنا چاہیے) سرسری طور پر یہ بھی ذکر کردینا چاہیئے کہ بیرونی چوٹین (جوکہ مذکورہ بالا معنی مین واقعی امراض نہین ہین) انہین شامل نہین ہین - اُنکا ذکر مین مشرح آیندہ کرونگا جبکہ زخمون کے علاج کا ذکر کیا جاوے گا۔

پس یہ مرض کی وحدانیت کا مسئلہ ہے جسکو کہ مین مذکورہ بالا تشریحات کی بنیاد پر مضبوط کرتا ہون اور سکھاتا ہون -

اب مین نے وہ طریقہ بتلا دیا ہے جس طریق سے کہ مین اس یقین پر (اور بڑی جراءت کے یقین پر جیساکہ بہت سے لوگ خیال کرینگے) پہونچا کہ مرض صرف ایک ہی ہے۔

نظر کرنے اور اُس سے نتیجہ نکالنے کے ذریعہ سے پس ہم ایک ایسی بات پر آگئے ہین جوکہ بیمارون کے علاج کی غرض کیلئے اصلی ضرورت کی شے ہے لیکن کیا مین اسکی صحت کو واقعات سے ثابت کرنیکے قابل ہون؟

زمانہ حال کے سائنس مین ایک ہی قسم کا ثبوت ہے جسکو کہ تمام دیگر ثبوت پر ترجیح دیجاتی ہے اور صرف اُسکو ہی یقین دلانے والا خیال کرتے ہین - اور اُسکو آزمایشی یا مبنی بر تجربہ کہتے ہین - حالت زیر بحث مین تجربہ صرف اسیطور سے کیا جا سکتا ہے کہ تمام قسم کے امراض کا علاج ایک ہی طریقہ مین کرین - اگر ہمارا بیان صحیح ہے تو متواتر کامیابیان علاج مین حاصل ہونگی - اس قسم کا ثبوت مین دے چکا ہون اور دے رہا ہون + رپورٹ ہاے شفایابی مین جو اس کتاب کے ضمیمہ مین مندرج ہین آپ کو ان تجربات کے نتیجون کا خلاصہ ملیگا۔

اس موقع پر ایسے جلسہ مین بیشک غیر ممکن ہے کہ آپکے روبرو جملہ قسم کے مریضونکو مشورہ دیا جاوے اور اُن کا علاج کیا جاوے - اور آنکی حالت مین - اُنکی شکلون مین - اور اُنکی قابلیتون مین جو تبدیلیان واقع ہووین اُنکو دکھلایا جاوے - اور علاج مین جو ترقی اُنہون نے کی ہو اُسکی نسبت اُن سے رپورٹ ہاے حاصل کیجاوین + اس موقع پر لکچر ہاے ذیل ہین - مین صرف اسیقدر کرسکتا ہون کہ آپکی توجہ مرض کی اُن خوفناک اور اکثر ظہور مین آنیوالی شکلونکے سلسلہ پر مائل کرون جنسے کہ لوگ بہت آشنا ہین - اور اُنکا سبب مشرح بیان کرون اور اُس

راستہ کو بھی دکھلاتا چلوں جسپر کہ شفا کا گذر ہوا ہے۔ اور ساتھہ ہی ساتھہ جہانتک کہ ممکن ہوا اپنے مطلب سے مثالین پیش کرون تاکہ ہر حالت مین بہ آپ کو صاف معلوم ہو جاوے کہ کیونکر ہر ایک علیحدہ علیحدہ مرض کا سلسلہ ایک ہی یکسان سبب سے ملایا جا سکتا ہے۔

مین اپنے دوسرے لکچر مین اُن بیماریونکا ذکر کرونگا جو کہ عام طور سے بچّون کی بیماریونکے نام سے جانی گئی ہین۔
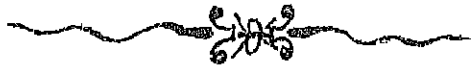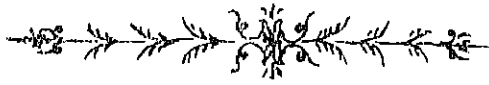
بچون کے امراض کی جہت پیدایش غرض اور انکا علاج - اور انکا ایک ہونا یعنی وحدانیت

میزلس (خسرہ) اسکارلیٹ فیور (سرخ بخار) ڈفتھریا - اسمال پاکس (چیچک سیتلا) ہوپنگ کاف (کوکو کھانسی یا کالی کھانسی) اسکروفیولا (خنازیر - کنٹھ مالا)

ایک لکچر

لیڈیز اور جنٹلمین -

مادہ فاسد کے جسم مین موجود ہونے کا نام مرض ہے -

یہی خاص نتیجہ اُن باتون سے ہمنے حاصل کیا تھا جو کہ آخر لکچر مین آپ لوگون کو بتلائی گئین تھین + مادہ فاسد کیا تو وقت ولادت سے ہی موجود ہوتا ہے یا بعد کو مضر اشیاء کے اندر پہونچنے سے (جسم مین) داخل ہوتا ہے + اس مادہ کو جسم بذریعہ انتڑیان - پھیپھڑے - گردے اور جلد خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے - اور جب اس عمل مین ناقابل ہوجاتا ہے تو جہان کہین کہ ہوسکتا ہے اسکو جمع ہونے دیتا ہے + اس طریق مین جسم کی شکل تبدیل ہوجاتی ہے - جیسا کہ سب سے تنگ حصون یعنی گردن اور چہرہ مین بخوبی دیکھا جاسکتا ہے -

اسکی تشریح کے لیئے اول اُس جوش کھاتے ہوئے مادہ کی بوتل کی جسکا ذکر ہوچکا ہے اور جسکی تصویر کہ دوسرے ہی صفحہ پر بنی ہے تمثیل لیجیئے + اُسوقت تک جبتک کہ بوتل کا مُنہ کھلا ہوا ہے جوش کھاتے ہوئے مادہ کے لیئے باہر نکلنے کا راستہ صاف ہے + مگر فرض کیجیئے کہ ایک بڑھنے والی اور خالی ٹوپی اس بوتل کے مُنہ پر ایسے باندھ دیجاوے کہ اندر کی ہوا باہر نہ نکل سکے + جس قدر کہ زیادہ زیادہ جگہ کی اُس جوش کھاتے ہوئے مادہ کو ضرورت ہوتی جائیگی - اُسیقدر زیادہ زیادہ وہ ربڑ جو کہ پہلے سکڑی ہوئی تھی سخت ہوتی جائے گی + تناؤ کی زیادتی سے اُس بڑھنے والی ٹوپی کے پھولنے مین بھی جلد زیادتی پیدا ہوگی + اگر آپ بجا

نوٹ - ڈفتھریا لفظ اصل زبان یونانی زبان کا ہے - اور لفظی معنی جھلّی کے ہین - یہ ایک چھوت دار شدید وبائی بیماری ہے جسمین کہ ہوا کی نالیون مین اور خصوصاً حلق مین ایک کاذبہ جھلّی کی تہہ مقامی سوزش سے نکلے ہوئے مواد کے جم جانے سے پیدا ہوجاتی ہے - اس مرض مین نقاہت زیادہ ہوجاتی ہے اور اکثر دیگر امراض بھی پیچیدگیان پیدا ہوجاتی ہین مثلاً فالج ہوجاتا ہے - یہ مرض بچونکو زیادہ ہوتا ہے - اور جھلّی سے ہوا کی نالیان رُک جانے کی وجہ سے دم گھٹ کر موت واقع ہوجاتی ہے - زیادہ کیفیت اور فائدہ ڈاکٹری مین اسکی کوئی خاص دوا نہ ہونا ڈاکٹری کتابون سے معلوم ہوسکتا ہے -

کانچ کی بوتل کے ایک ایسی بوتل کو خیال مین لائین جو کہ پھیل جانے کی قابلیت رکھتی ہو۔ اور جس مین کہ جوش کھاتا ہوا مادہ صاف معلوم ہوتا ہو تو ایسی حالت مین آپکو جسم انسان سے زیادہ مشابہت رکھتی ہوئی چیز تمثیل کے لیئے ملیگی + اس حالت مین آپ کو دکھلائی دیگا کہ اس تناؤ کا اثر کل بوتل پر کس طور سے ہوتا ہے اور کس طور سے بوتل کی شکل مین تبدیلیان اس جوش کئے ہوئے مادہ کے دباؤ سے ہی واقع ہوتی ہین + جسم انسانی کی بھی یہی کیفیت ہے۔ محض فرق اس قدر ہے کہ اسکے اندر کی تمام جگہ کھلی اور خالی نہین ہے بلکہ ہر جگہ اعضا واقع ہین جنکے اندر کو کیا تو (جوش کھاتے ہوئے مواد کا) اولاً گذر ہونا چاہیئے یا انکے بچکر (ایسے مواد کو) چلنا چاہیئے۔ کیونکہ جوش کو آزادی کے ساتھ پھیلنے سے وے (اعضا) روکتے ہین۔
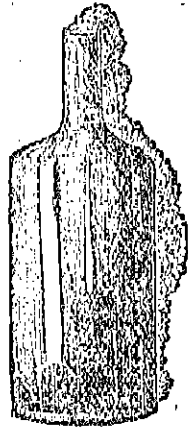
جسم کے اندر جوش کی اصلی جگہ یعنے خزانہ پیڑو ہے۔ جیسا کہ بوتل مین یہ جگہ اسکی پیندی (تلی) مین ہوتی ہے + لیکن دیگر باتون کے لحاظ سے دونون صورتون مین شکل کی تبدیلیان ٹھیک ٹھیک ایک ہی طریقہ مین پیدا ہوتی ہین۔

مادہ فاسد مین جو کہ جسم کے اندر جمع ہوتا ہے ایک قسم کی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس مین جوش آتا ہے اور جوش کھاتا ہوا مادہ تمام جسم مین پھیلتا ہے + پس جوش یا سڑن سے گرمی بھی پیدا ہوتی ہے اور تمام جسم کو تحریک ہوتی ہے۔ اس حالت کو ہم "بخار" کہتے ہین + اگر یہ سڑن خصوصاً حصون مین واقع ہوتی ہے تو حرارت بھی خاصکر اندرونی ہی ہوتی ہے۔ بیرونی حصے سرد ہوتے ہین۔ بمقابلہ بخار کی حالت کے یہ حالت زیادہ خطرناک ہے۔

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور اُنکا علاج

سردی جیسا کہ سبکو معلوم ہے ہمیشہ بخار کے قبل ہوتی ہے - اور یہ ایک ضروری بات ہو کہ اس سردی کی حالت کو بخار مین تبدیل کردیوین - یعنی اندرونی بخار کو باہر نکال لاوین اور جوش کھاتے ہوئے مادہ کو سطح پر لاوین + اگر (ایسا کرنے مین) ہم کامیاب نہین ہوتے تو بخار سے کوئی خطرناک مرض پیدا ہو جاتا ہے یا موت بھی واقع ہو جاتی ہے کیونکہ ایسی حالت مین یہ کہنا چاہیئے کہ اندرونی اعضا جل گئے ہین یا کہ (اگر اس نوبت کے پہونچنے کے قبل سڑن بند ہوگئی ہے) اُن مین مواد فاسد بہت زیادہ بھر گیا ہے -

قبل اسکے کہ بچون کے امراض کا ذکر کرنا شروع کرون مینے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اس معاملہ[ا] پر پھر آپ کی توجہ دلاؤن اور اسکا ذکر مشرح کرون + اب اس مضمون (بچون کی بیماریون) کی طرف ہم آتے ہین +

بچون کی بیماریون سے مراد بہت سی بخار کی قسم کی بیماریون سے ہے جو کہ زیادہ تر بچپن مین عام طور پر ہوتی ہین + مین آپکو یہ بات دکھلاؤنگا کہ کسطرح سے ان تمام بیماریون کی مشترکہ جڑ ایک ہی ہے - پس بات یہی ہے کہ ان امراض کی وحدانیت (آپس مین ایک ہونے) کو بخوبی سمجھ لیا جاوے + پس ہر ایک کو کسی خاص نام سے تمیز کرنا ہمارے لیئے قطعی ضروری نہین ہے - بلکہ یہ غلطی مین ڈالنے والا ہوتا ہے + یہ امراض بھی صرف اُسیوقت ظاہر ہو سکتے ہین جبکہ جسم مین ضروری جوش کھاتا ہوا مواد موجود ہو + اکثر بچے ایسے مواد کا بار لیئے ہوئے دنیا مین آتے ہین پس ہر بچہ ان امراض ایام طفولیت مین سے کسی ایک یا زیادہ مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے + یہ بات مین پیشتر بیان کرچکا ہون کہ بچون مین بمقابلہ بالغ آدمیون کے کیون حاد امراض (تیز امراض) زیادہ ہوتے ہین (صفحہ ۲۶) -

لیکن (مرض کا اُسکے ہونے سے پہلے ہی) روکنا ممکن ہے + مین آپکو ایک تمثیل دیکر بتلاؤنگا کہ یہ کیونکر ایسا ہو سکتا ہے + قصبے اور دیہات کو بربادی کے احتمال سے روکنے کی غرض سے اُنہین بارود یا اُڑا دینے والے دیگر اشیا کے بڑے بڑے ذخیرون کے رکھنے کی اجازت نہین دیجاتی ہے + ہم اس بات کو جانتے ہین کہ باوجود بہت ہی ہوشیاری کے کمبخت چنگاری کسی نہ کسی وقت اُنمین شاید جا لگے + اب مین یہ دریافت کرتا ہون کہ ہم لوگ کیون اسقدر ہوشیار اپنے جسم کے بارہ مین نہین بنتے؟ ہم کیون اُنکو متواتر مادہ فاسد سے بھرتے ہین جو کہ دفعتاً پھوٹ نکلتا ہے ؟ بلکہ ہم کیون موجودہ مادہ کو علیحدہ کرنے کے لیئے تکلیف گوارا نہین کرتے ؟ یقینی بات ہے کہ پھوڑے پھنسیان جسم کو ہمیشہ ضایع کرنے

نوٹ [ا] یعنے جس معاملہ کا ذکر کہ باب ہذا مین اس فقرہ کے قبل کیا جاچکا ہے -

والی نہین ہوتین تاہم اُن سے موت واقع ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ جوش کھاتے ہوئے مادہ
کو باہر جانے کا کوئی راستہ نہین ملتا۔

اب ہمکو امراض ایام طفولیت کے طریقہ کا مشرح پتہ لگانے دیجیئے۔ مین ایسا کرتے ہین
اُنکے معمولی نام رہنے دونگا۔ کیونکہ گو ہمارے نزدیک اُنکی کوئی خاص قیمت نہو (مگر) وہ مرض کی
مخصوص شکلون کا اچھے طور سے نشان دیتے ہین۔

جیساکہ ہم جانتے ہین بچونکے امراض بہت سی مختلف شکلون ہین پیدا ہوتے ہین اور مختلف
درجہ کے خطرے اُنکے ساتھ لگے رہتے ہین۔ پس یہ امر آسان معلوم نہین ہوتا کہ ہر حالت مین
صحیح علاج دریافت کیا جاوے۔ اب مین آپ کو صاف طور سے یہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہون
کہ ان امراض مین آپس مین کیا کیا فرق ہین۔ اور اُنکا علاج کامیابی سے کیسے ہوسکتا ہے۔
لیکن سب سے پیشتر مین آپ کو یہ بات یاد دلاتا ہون کہ بیماری کی مختلف سے مختلف صورتون مین
بھی ہمیشہ دو بڑی علامات موجود رہتی ہین یعنی گرمی اور سردی + الگ الگ علامات کی تشریحات
کے سمجھنے کی غرض سے مہربانی فرماکر اس بات کو ضرور یاد رکھیئے۔

خسرہ۔ ایک بچہ کو جوکہ خسرہ مین مبتلا ہو خیال مین لیجیئے۔ سب سے اول ہم اُسکو بیچین دیخواب مع گرم
و خشک جلد کے پاتے ہین معمولی گفتگو مین کہین گے کہ "بچہ کو بخار ہو رہا ہے"۔ مگر کوئی اسوقت یہ نہ کہہ سکیگا کہ یہ
مرض کس قسم کا ہے + مگر یہ امر کہ دیگر بچون کو خسرہ نکل رہی ہے خیال کو اسطرف لیجاتا ہے کہ یہ
بھی اُسی قسم کا وقوعہ ہے + باوجود ان باتون کے ہم فوراً علاج شروع کرسکتے ہین + بخار کے ہمارے
اصول سے اُسکے علاج کا طریقہ بہت صاف صاف نکلتا ہے۔

بخار کو محض طریقۂ ذیل مین ہی دور (شانت) کرسکتے ہین ہمکو جلد کے مسامات کھولنے کی کوشش
کرنی چاہیئے تاکہ جسم کو پسینہ آجاوے + اسیکے ساتھ کسی ٹھنڈک پہنچانے والے وسائل سے ہمکو گرمی
کھینچ لینی چاہیئے + اول ہی پسینہ ٹوٹنے کے بعد بخار کم ہو جاویگا۔

اس علاج کرنے پر بہت سے موقعون پر تو خسرہ درحقیقت نکلے ہی گی نہین + گو یا یون
کہنا چاہیئے کہ مادہ فاسد (فارن میٹر) کو ایسی شکل مین لیجائین گے اور خارج کردینگے کہ اُسکو
کسی خاص مرض کے نام سے نامزد نہین کرسکتے جسم سے بذریعہ قدرتی آلات اخراج مواد

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور انکا علاج

بحالت پسینہ پیشاب - ازراہ امعا (انتڑیان) وہمراہ سانس (اُسکو) خارج کرینگے + لیکن اگر ہم ایسا کرنا صحیح وقت مین بھول جاوین - تو ہمکو معلوم ہے کہ خسرہ نہایت سرخ دہبّون کی شکل مین ظاہر ہوکر پھوٹ نکلیگی + جتنا کہ زیادہ خسرہ نکلے گی (یا یون کہنا بھی وہی بات ہے کہ جسقدر زیادہ تیزی کے ساتھ جوش کھاتا ہوا مادہ فاسد جلد مین کو نکلتا ہے) اُسیقدر بچہ کی زندگی کمتر خطرہ مین آتی ہے + برعکس اسکے جسقدر کہ کم اور ہلکی خسرہ نکلیگی اُسیقدر اندرونی اعضا مین گرمی پیدا ہوجانیکی وجہ سے خطرہ بھی زیادہ ہے - کیونکہ ایسی حالت مین جوش کھاتے ہوئے مادہ کے ٹکڑے آنکو (اندرونی اعضا کو) جلا دیتے ہین + پھیپھڑون کی سوزش بہت آسانی سے تب پیدا ہوسکتی ہے - اور بچہ فوت ہوجاتا ہے - نہ اسوجہ سے کہ اُسکو خسرہ نکلی تھی بلکہ اسوجہ سے کہ خسرہ اُسکو بخوبی نہین نکلی تھی -

خسرہ کو پورے طور سے آرام کرنے کے لیئے ہمکو قدرتی راستے یعنی جلد - گردے اور انتڑیان کھولنی چاہیئین اور جسم کو ٹھنڈک اُسوقت تک پہونچانی چاہیئے جبتک کہ اندرونی گرمی بالکل رفع نہ ہوجاوے - اس سے ہاضمہ بھی درست و باقاعدہ ہوجاویگا -

فریکشن ہپ باتھ و فریکشن سٹز باتھ جو کہ مواد کو جڑ سے نکالنے کا اثر رکھتے ہین اُنکے ذریعہ سے ٹھنڈک پہونچائی جاسکتی ہے (دیکھو صفحات ۱۱۴ - ۱۱۶) + پسینہ بہت صفائی اور بہت آسانی سے لایا جاسکتا ہے اگر مان بچہ کو شب کے وقت اپنے ہی پاس سولائے اور اپنے ہی جسم کی گرمی سے اُسکے پسینہ نکلنے مین اسطریق پر امداد کرے + دوسرے طور پر اکثر بچہ کو پرون کے گدے یا کمبل لگے ہوئے بڑے پلنگ پر اُڑھا کر لٹانا ہی کافی ہوجاتا ہے + اس امر کی خبر رکھنی چاہیئے کہ اوپر کی کھڑکیان کھلی رہکر تازہ ہوا کی آمد شب و روز قایم رہتی ہے + اگر اس طریق مین کامیابی حاصل نہو تو ایک اسٹیم باتھ ضرور لینا چاہیئے + یہ غسل بہت آسانی کے ساتھ بذریعہ اُس آلہ کے ہوسکتا ہے جسکو کہ لپیٹ کر رکھ سکتے ہین اور جسکے ساتھ مین کہ بھاپ نکلنے کے برتن بھی جو بنے بنائے ہین موجود رہتے ہین + لیکن ضرورت مین غسل دوسرے مختلف طریقون سے بھی لیا جاسکتا ہے (دیکھو صفحات ۱۰۴ - ۱۰۵) + ہر ایک اسٹیم باتھ کے بعد مریض کو ایک فریکشن ہپ باتھ دیکر ٹھنڈک پہونچانی چاہیئے -

جبکہ ہم بچہ کو پسینہ لانے مین کامیاب ہوجاوینگے تو اُسکی حالت بھی بہت زیادہ اچھی ہوجاویگی - اور اگر بخار

لوٹ آوے تو ٹھنڈک پہنچانے والے **فریکشن ہپ اور سٹز باتھ** پھر دینے چاہئین - اور اسکے بعد بچہ کو بستر پر لٹانا چاہیئے تاکہ پسینہ آجاوے - ٹھنڈک پہونچانے اور پھر گرمی لانیکا عمل اس طریق پر پھر جب جبکہ بخار نمودار ہو تب تب کرنا چاہیئے -

جب کہ سر آنکھ یا کسی خاص حصہ جسم کی طرف (بخار کا) زور خاصکر زیادہ ہے - تو سب سے اول ہمکو چاہیئے کہ ایک مقامی استیم باتھ[5] اس حصہ کا جسمین کہ مواد فاسد بھرا ہے دیکر ایسے زور کو کم کرین + جیون ہی کہ جلد کو پسینہ آنا شروع ہوگا اس حصۂ جسم کو فوراً آرام پہونچے گا - اور جوش کھائے ہوئے مادہ سے کسی عضو کے ضائع ہو جانیکا خطرہ دور ہو جاویگا + ایسے جزوی استیم باتھ کے ہر دفعہ لینے کے بعد ایک فریکشن سٹز یا ہپ باتھ جسم کو ٹھنڈک پہونچانے اور اسکو تسکین دینے کے لیئے ضرور دینا چاہیئے -

اسوقت اگر آپ اُن سب باتون پر جو مینے بخار اور خسرہ کے بارہ مین بیان کی ہین غور کرین تو آپکو معلوم ہو جاویگا کہ یہ مرض مادہ فاسد کی ایک زیادہ مقدار کے جسم مین پوشیدہ حالت مین پڑے رہنے سے (جو کسی نہ کسی سبب سے سڑنے لگتا ہے) پیدا ہوتا ہے + اس طور سے بخار ہوتا ہے - اور مرض کی وہ شکل جسکو کہ خسرہ کہتے ہین پیدا ہو جاتی ہے + پس آپ لوگ دیکھتے ہین کہ خسرہ ٹھیک ٹھیک اسی طریق مین پیدا ہوتی ہے جس طریقہ مین کہ کوئی دوسرا بخار + اور آگے چلکر مین آپکو یہ بات دکھلاؤنگا کہ تمام دیگر شکل کے امراض کا (جنپر کہ مین گفتگو کرنا تجویز کرتا ہون) کس طور سے ایک ہی سبب[6] سے سلسلہ ملایا جا سکتا ہے (رپورٹ ہائے شفایابی حصہ چہارم مین اصلی خطون کی نقول کو ملاحظہ فرمایئے -)

اسکارلیٹ فیور (سرخ بخار) - بچہ مبتلائے اسکارلیٹ فیور مین وہی ضروری علامات نظر آتی ہین جو کہ کسی بچہ مبتلائے مرض خسرہ مین - مگر بخار معمولاً بہت زیادہ تیز ہوتا ہے - پس والدین کو فکر زیادہ ہو جاتی ہے - اور اس (فکر) کی وجہ ہوتی ہے -

سرخ بخار مین جلد پر دھبے نظر آتے ہین اور اُنکے سرخ رنگ سے اس مرض کو سرخ بخار کہتے ہین + اول دھبے چھوٹے ہوتے ہین مگر رفتہ رفتہ ایک دوسرے سے ملکر بڑے ہو جاتے ہین - پھنسیان تمام جگہ جسم پر مثل خسرہ نہین نکلتین - اکثر جسم کے ایک حصہ پر ہی نکلتی ہین - سر سینہ اور پیٹرو پر خاصکر نکلتی ہین اور

نوٹ [5] کسی خاص مقام جسم کا مثلاً سر یا ہاتھ یا پیٹ کو بھاپ سے غسل دینا - غسلون کے بیان مین مفصل معلوم ہوگا - ملاحظہ فرمایئے صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۰۶ - نوٹ [6] یعنی ایک ہی باعث سے پیدا ہوتی ہین ۱۲

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائیش - غرض اور انکا علاج

پانون کم وبیش اُن سے خالی رہتے ہین + آخر الذکر (یعنی پانون) اکثر سرد رہتے ہین حالانکہ بقیہ جسم سخت بخار مین مبتلا ہوتا ہے + شروع بخار مین سر اور دل پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے - اور یہ اکثر ہوتا ہے کہ اس مرض مین مبتلا بچے آنکھ اور کانون کے درد کی شکایت کیا کرتے ہین + یہ علامات[۵۱] اب آپکی سمجھ مین آسانی سے آوینگی + وہ حالت جسکا کہ ذکر مشرح ہوچکا ہے پیدا ہوگئی ہے - جوش کھانے کی حالت مین ہوکر مادہ فاسد نے پیڑو سے صرف اوپر کی سمت مین ہی اپنا راستہ بنالیا ہے یعنی گردن اور سر کی طرف کو - اور صرف وہی مادہ فاسد جوکہ بالائی حصہ جسم مین جمع تھا تیزی سے سڑنا شروع ہوگیا ہے + جسقدر کہ زیادہ چھوٹا وہ حصہ جلد کا ہوتا ہے جوکہ مواد فاسد کے خارج کرنے مین پھنسی نکال کر امداد کرتا ہے اُسیقدر خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے -

لیکن خاص سوال اب بھی باقی ہے - یعنی کہ تیزی کے ساتھ اور حکمی امداد ہم کیا بات کرکے پہونچا سکتے ہین ؟ اول ہمکو اس بات مین ہوشیاری چاہیئے کہ آنکھ اور کانونکے دوامی نقصان پہونچنے کے خطرہ کو ہٹادین - سر کو بخوبی بھاپ دیکر جلد کے مسامات کھولنے سے یہ بات ہمکو حاصل ہوسکتی ہے + (کل جسم کے اور حصہ جسم کے بھاپ سے غسل دینے کا طریقہ صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۰۶ پر بیان کیا گیا ہے) جیون ہی کہ سر بخوبی نم ہوجاتا ہے - تو مسامات کھلجاتے ہین - درد بند ہوجاتا ہے - اور اول خطرہ دور ہوجاتا ہے + لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سر کے لیئے ایسے بھاپ کے غسل کا دینا کئی کئی بار ضروری ہوتا ہے - کیونکہ درد بسا اوقات تھوڑے ہی عرصہ بعد لوٹ آتے ہین + اگر ہم اسبات کی فکر نکرین کہ جوش کھاتا ہوا مادہ کسی اور دوسرے راستہ سے نکالدیا جاوے تو فی الحقیقت درد متواتر تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد لوٹ آتا ہے + پیڑو کے لیئے ٹھنڈا پہنچانیوالا فریکشن[۵۲] ہاتھ لیکر ایسا کیا جاسکتا ہے - اس طریقہ مین انتڑیون اور گردون کے راستہ سے اور جلد کے راستے سے بھی مواد خارج ہوجاتا ہے + بخار کے شروع ہی سے ہاضمہ بلاشبہہ صحیح نرہا ہوگا - نہ اُسکے قبل صحیح رہا ہوگا - خواہ اس بات کا والدین نے خیال کیا ہو یا نہ کیا ہو - بخار کی وجہ سے وہ لیس دار شئے جوکہ آلات الہضم[۵۳] سے نکلتی رہی ہے خشک ہوجاتی ہے - اُنمین خشکی آجاتی ہے -

---

نوٹ ۵۱ یعنی پیرون کا سرد ہونا - آنکھ اور کانمین درد کی شکایت - نوٹ ۵۲ یعنی فریکشن سپ ہاتھ سے مواد فاسد دوسرے راستہ سے نکالدیا جاسکتا ہے - نوٹ ۵۳ مراد ہے الات الہضم سے ۱۲

وسے اپنا کام آیندہ نہین کر سکتے اور قبض اسکا ضروری انجام ہے + مذکورہ بالا ٹھنڈک پہونچانے اور اُسکے ساتھ ملنے[۱] کا ایک بہت عمدہ اثر ہاضمہ پر پڑتا ہے۔ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پاویگا کہ پاخانہ کھل جاویگا۔ یہ ہمیشہ اس بات کی علامت ہے کہ سرخ بخار موافق طریقہ اختیار کریگا + لیکن سرخ بخار کے مریضونکی حالت مین قریب قریب ہمیشہ زیادہ وقت اور علاج ہاے مذکورہ کے اچھی طرح سے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قبل اسکے کہ کامیابی حاصل ہووے + یہ ایک دوسرا ثبوت اس امر کا ہے کہ (اسکارلیٹ فیور مین) بمقابلہ خسرہ کے زیادہ مادہ فاسد موجود ہوتا ہے۔

آپ دیکھتے ہین کہ اسکارلیٹ فیور (سرخ بخار) بھی جسم مین موجودہ مادہ فاسد کے جوش مین آکر بخار کر دینے سے پیدا ہوتا ہے + اس موقع پر صرف جوش کھاتے ہوئے مادہ کی مقدار زیادہ ہے۔ اسوجہ سے بخار زیادہ زور کا ہوتا ہے اور جوش بھی اوپر کی جانب دور تک پھیلتا ہے + پس اس مرض کا سبب بھی وہی معلوم ہوتا ہے جوکہ تمام بخارونکا مشترکہ سبب ہے + سرخ بخار کے علاج کی مشرح کیفیت مین اپنے مطلب سے ایک تمثیل کے ذریعہ سے بتلاؤنگا۔

شہر لیپزگ مین ایک دستکار (کاریگر) کا لڑکا عمر دو سال و لڑکی عمر سات سال سرخ بخار مین مبتلا ہوے اور اُنکے خاندان کے مقررہ حکیم نے مرض کو بہت ہی سخت بتلایا۔ جس سے صحت یابی مین چھ یا آٹھ ہفتہ درکار ہونگے + مسٹر ڈبلیو نے جنہون نے کہ میرا بھاپ سے غسل دینے کا آلہ خود اپنے ہی استعمال کے لیئے خرید کیا تھا۔ مجھ سے اپنے بچون کے بارہ مین مشورہ لیا۔ علاج بذریعہ ادویات جو اُسکے خاندان کے ڈاکٹر نے تجویز کیا تھا فوراً وقت طلب نظر آیا + بچون کا امتحان کرنے کے بعد مین اُن کے باپ کو یہ تسلی بخش اطمینان دلاسکا کہ میرے علاج سے کل مرض قریب ایک ہفتہ کے اندر رفع ہوجاویگا + اس علاج کے سواے جسکا مین اوپر ذکر کرچکا ہون میرا کوئی دوسرا علاج نہ تھا۔ بچون کو روزانہ ایک اسٹیم باتھ اور اُسکے فوراً ہی بعد ایک فریکشن ہپ باتھ ۷۰ یا ۷۲ درجہ فیرن ہایٹ کی حرارت کے پانی مین دیا گیا + جب کبھی کہ بخار بہت زور کا ہوگیا تب ہی ایک ہپ باتھ دیا گیا۔ بلکہ ابتدا مین تو ہر دو گھنٹہ ایسا کرنا پڑا + یہ ظاہر ہے کہ اس حالت مین بھی غذا کی طرف توجہ خاص کرنا پڑی۔

نوٹ [۱] کیونکہ فریکشن ہپ باتھ مین پیڑو کو اندر پانی کے ملتے ہین۔ مفصل کیفیت اُسکی صفحہ ۱۰۹ پر معلوم ہوگی ۱۲

بچون کے امراض کی خاصیت ۔ پیدائیش ۔ عرض اور انکا علاج

کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ گوشت وغیرہ کے بنے ہوئے مصالحہ دار اور محرک کھانے بخار کو بڑہاتے ہین اور اُسکا آرام کرنا زیادہ مشکل کر دیتے ہین ۔ اسلیئے بچون کو محض روٹی گیہون کے بغیر چھنے آٹے کی لیسی اور کچے یا اُبلے ہوئے پہلون پر رکھا گیا اور اُنکو صرف اُسیوقت کہانے کی اجازت دیجاتی تہی جبکہ وہ واقعی بھوکے ہوتے تھے ۔ جیساکہ مینے پیشتر ہی کہدیا تھا ۔ بچے ایک ہی ہفتہ کے اندر صحت پا گئے ۔ اُنکے والدین خوش ہوئے اور خاندان کے ڈاکٹر نے جس نے کہ کہا تہا کہ ایسی جلدی کی شفا ضرور گردونکا مرض پیدا کر دیگی ۔ مجبوراً بعد کو تسلیم کر لیا کہ بچے کامل طور سے صحت پا گئے تھے ۔

ڈفتھیریا ۔ لفظ ڈفتھیریا ہر والدین کے لیئے دہشت دلانے والا لفظ ہے ۔ کیونکہ وہ بڑا خطرہ جو اس مرض کے ساتھ مین لگا رہتا ہے بہت مشہور ہے ۔ مذکورہ بالا امراض کے مقابل اس کی بیرونی علامات کچھ مختلف ہوتی ہین لیکن بخار بھی اُسکی ایک ضروری نشانی ہے ۔ یہ سچ ہی کہ بعض وقت بخار ظاہرا بالکل ہلکا ہوتا ہے ۔ خاصکر اُن بچون کی حالت مین جو کہ غفلت سی مین پلنگ پر پڑے رہتے ہین اور صرف سانس لینے مین ہی دقت ہونے کی شکایت کرتے ہین ۔ درحقیقت ٹھیک ٹھیک ایسے ہی بچے وہ ہوا کرتے ہین جو کہ بسا اوقات بہت سخت بیمار رہتے ہین ۔ ان حالتومین اندر کی جانب بخار زیادہ تیز ہوتا ہے ۔ جلد قریب قریب بالکل کام نہین کرتی ۔ انتڑیان اور گردے سست ہو جاتے ہین ۔ تاہم جوش کھاتے ہوئے مواد کے ٹکڑے باہر کی سمت کو زور کرتے ہین کیونکہ اندر اُنکے لیئے جگہہ نہین ملتی ہے ۔ ایسی حالتین بہت ہی خطرناک ہوتی ہین ۔ اگر مادہ فاسد کو بذریعہ جلد نکالنے مین جسم کو کامیابی ہو جاتی ہے جیسے کہ خسرہ اور سرخ بخار کی حالت مین ۔ تو تمام خطرہ فوراً رفع ہو جاتا ہے ۔ لیکن اُس حالت مین جبکہ بخار خاصکر اندرونی ہوتا ہے تو خطرہ زیادہ ہوتا ہے ۔ اگر اس اندرونی بخار کو سطح جسم پر لانے مین ہم کامیاب نہو وین تو آرام کی امید کم ہے ۔ ایسے وقت مین جسم کا صرف ایک ہی راستہ کھلا رہتا ہے یعنی حلق ۔ جسکی جانب جوش کھاتا ہوا مادہ تمام تیزی کے ساتھ رجوع ہوتا ہے پس اکثر دم گھٹنے سے دفعتاً موت واقع ہو جانے کا خطرہ موجود رہتا ہے ۔

جہان کہ یہ خطرہ سر پر موجود ہے تو اُس جگہ سب سے اول کرنے کی پہلی ہی بات ہے کہ مقامی علاج کرین اور حلق کو کھولین گو کہ صرف چند منٹ کے ہی لیئے ہو ۔

ڈفتھیریا مین یہ بات بہت جلد اور موثرانہ طریقہ مین بذریعہ بھاپ کے کیجا سکتی ہے۔ یہ درد کو کم کرتی ہے اور جمع شدہ مواد کو خارج کرتی ہے + یہ سچ ہے کہ ایسا کرنے سے کچھ زیادہ بات حاصل نہین ہوتی لیکن عارضی طور پر چین پڑجانے کی وجہ سے ہمکو مواد فاسد کی خاص جڑ کو صاف کرنے کے لیئے وقت ملجاتا ہے۔ اور اس اصلی جڑ کی پھر ہمکو پیٹ کے اندر اعضا مین تلاش کرنی ہوگی + ہیرنے تسکین دہ غسلون سے حلق کی حالت مین تیزی سے تبدیلی واقع ہونا حیرت مین ڈالتا ہے + فریکشن سٹز باتھ کا خصوصاً بہت ہی عمدہ اثر ہوتا ہے۔ یہانتک کہ نئے موقع بڑھی ہوئی چیزین چند ہی غسلونکے بعد دور ہوجاتی ہین + لیکن (مادہ فاسد کے) زور کی وجہ سے حلق مین ایک اور تبدیلی ہوجاتی ہے۔ اسمین ورم اور جلن پیدا ہوجاتی ہے۔ اور یہ سوجن اور سوزش بمقابلہ تمام بڑہی ہوئی کھال یا گوشت کے بہت زیادہ خطرناک ہے + ڈفتھیریا کے ہونے کے قبل اکثر مریض معمولاً جوڑون مین مثلاً گھٹنون اور کندھون مین درد کی شکایت کیا کرتا ہے + ان مقامات مین بہت زیادہ سوزش کو بھی کوئی شخص برداشت کرسکتا ہے۔ لیکن حلق کی سوزش کو نہین۔ پس آخر الذکر کے مقابلہ مین نہایت موثر طریقے اختیار کرنا چاہین + بڑہی ہوئی جھلّی کے دور ہوجانے کے بعد بہیرو کے علاج کو بند کردینا بڑی غلطی ہے۔ استقلال کے ساتھ علاج اُسوقت تک کرنا چاہیئے جب تک کہ پاخانہ بآسانی نہ آنے لگے اور ہاضمہ صحیح نہوجاوے + اور جب تک ایسا نہوجاوے تب تک مریض کو خطرہ سے باہر نہین کہہ سکتے + لیکن جیسا کہ بیان کرچکے ہین منجملہ اعضا کے جلد بھی ایک بڑا ضروری الہ مواد خارج کرنے کا ہے۔ اس کا خاص کام اوس مواد ناقص کو خارج کردینے کا ہے جو کہ اُسکی سطح کے قریب جمع ہوجاتا ہے۔

اب پھر اُس پھیلنے کی قابلیت رکھنے والی بوتل کو خیال مین لایئے + جس وقت تک کہ وہ بند ہے اُس وقت تک جوش کھاتا ہوا مادہ باہر نہین نکل سکتا اور بوتل پھیل جاتی ہے اور تن جاتی ہے۔ لیکن اُس کو چارون طرف سے سوئی سے چھیدنے پر۔ اور بس اُس مین مثل جلد کے مسامات کے چھوٹے چھوٹے سوراخ بنادینے پر وہ جوش کھاتے ہوئے مواد کے ٹکڑے فوراً اُنکے (سوراخون کے) ذریعہ سے باہر نکل جاتے ہین اور بوتل پھر اپنی اصلی شکل اختیار کرلیتی ہے + جلد کی بھی ٹھیک ٹھیک ایسی ہی کیفیت ہے + پسینہ وہی ناقص مواد ہے جو کہ اندر سے بوجہ کارروائی جوش کے باہر کو بزور نکالا جاتا ہے۔ پسینہ کوئی اور چیز نہین ہے۔

نوٹ ١٥ یعنے سوزش حلق ۱۲

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور اُنکا علاج

ہاضمہ کی کارروائی مین ایک قسم کا جوش ہوتا ہے - اور پس جلد کو اپنا کام پورے طور سے کرنا چاہیئے اگر جسم کو اچھا رکھنا منظور ہے + اسیوجہ سے تمام تندرست لوگون کی جلد نم اور گرم ہوا کرتی ہے - خشک اور سرد جلد بیماری کی یقینی پہچان ہے -

ڈفتھیریا کے مریضون مین جلد قریب قریب بالکل سست رہتی ہے - اور اُسکو بڑی قوی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے + اس مرض مین بھی اور تندرست کو بچہ کو اپنے پاس لٹانے مین خوف نہین کرنا چاہیئے ایسا کرنے سے شاید بچہ کی جان بچ جاوے + خاصکر اُن حالتون مین جبانکہ دست باقاعدہ نہین ہوتا ہے
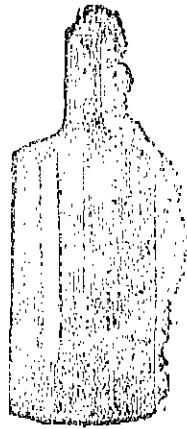
تو جسم جلد سے مواد خارج کرنے کا کام لیتا ہے - درحقیقت جلد کا ہمیشہ یہی کام ہے + اُسیوقت جبکہ جلد مین خشکی آنے لگی تھی اگر والدہ نے خود اپنے ہی جسم کی گرمی سے بچہ کے مسامات کھولدیئے ہوتے اور اُسکے ساتھ گردون[۱۵] اور انترٹیون[۱۲] کے فعل کو ٹھیک کردیا ہوتا تو مرض ڈفتھیریا غالباً کبھی نہ ہوا ہوتا -

صرف اُسی وقت مین جبکہ پسینہ کسی دوسرے طریقہ مین لانا غیر ممکن ہو تو مصنوعی امداد کا استعمال کرنا چاہیئے اور بچون کو اسٹیم یا تھہنر دینے چاہئین -

---

نوٹ ۱۵ و ۱۲ گردونکا فعل فضلہ کو بشکل پیشاب اور انترٹیونکا فعل فضلہ کو بشکل پاءخانہ خارج کردینے کا ہے -

اب آپکو معلوم ہوگیا کہ ڈفتھیریا کی پیدائیش ٹھیک ٹھیک ویسی ہی ہے جیسی کہ مرض کی دوسری صورتون کی۔ فرق صرف خارجی علامات مین ہی ہوتا ہے + صرف وہی شخص جو کہ بالکل ظاہری باتون کو دیکھتا ہے اس امر کے یقین کرنے مین دھوکا کھا سکتا ہے کہ مرض کی ان مختلف صورتون کی وجوہات بھی مختلف ہین + ایک علاج کا ذکر جو کہ مین نے اپنے مطب مین کیا تھا اس معاملہ کو زیادہ صاف کر دیوے گا۔

ایک عورت مسنر الیس نے جبکہ لڑکا عمر ۹ سالہ مرض ڈفتھیریا مین سخت بیمار تھا مجھے بلایا + لڑکے کو اول ایک اسٹیم باتھ (بھاپ سے غسل) دیا گیا + چونکہ بھاپ دینے کا اُس قسم کا آلہ جیسا کہ مین بناتا ہون اُسوقت موجود نہ تھا ایک دوسرا آلہ فوراً تجویز کیا گیا + پس اُس لڑکے کو ایک بید سے (سوراخ دار) بنی ہوئی کرسی پر بٹھایا۔ اور اُسکے نیچے ایک دیگچی مین ایک گیلن[۱] کہولتا ہوا پانی بھر کر رکھدیا۔ اور ایک برتن کے اوپر جسمین کہ کھولتا ہوا پانی نصف دور تک بھرا تھا۔ دو پتلی لکڑیان رکھکر اُسکے پیر اُن لکڑیون پر رکھدیئے گئے + تمام جسم بیشتر سے کمبل سے اسطور سے ڈہک دیا گیا تھا کہ ذراسی بھی بھاپ باہر نہ نکلنے پاوے + خوب پسینہ نکل جانے کے بعد مریض کو فریکشن ہپ باتھ مین بٹھالا گیا جسکے اندر کہ پانی ۷۲ درجہ فہرن ہائٹ کا موجود تھا۔ اسمین پیڑو کو اُسوقت تک غسل دیا گیا جبتک کہ سر سے گرمی رفع نہ ہوگئی + ابتدا مین جو سانس لینے مین بہت دقت معلوم ہوتی تھی وہ رفتہ رفتہ رفع ہوگئی + مگر پھر تین گھنٹہ بعد۔ اور شب مین بھی آدہ آدہ گھنٹہ کے لیئے فریکشن سٹز باتھ دینا پڑا۔ تا کہ بخار بڑہنے نہ پاوے + جبتک کہ بچہ پلنگ پر رہتا تھا تو مکان کی کھڑکی رات و دن ذرا سی کھلی رکھی جاتی تھی تا کہ تازہ ہوا ہمیشہ آتی رہے + بار بار غسلون کے دینے سے ہر دفعہ بخار کے کم کرنے مین ہم فوراً کامیاب ہوئے تھے۔ پس علاج کے اول ہی دن خطرہ جاتا رہا تھا + پانچ دن تک اسطور سے علاج جاری رکھنے سے بچہ پھر خوب اچھا ہوگیا + اسطور سے خوفناک ڈفتھیریا کو آرام ہوتا ہے حالانکہ ادویات کے علم کے جاننے والے اسوقت بھی اُسکے لیئے کسی دوا کی تلاش کر رہے ہین۔

اسمال پاکس (چیچک۔ سیتلا)۔ سیتلا بمقابلہ اُسکے جتنا کہ خیال کیا جاتا ہے زیادہ مترجم نکلتی ہے + یہ سچ ہے کہ سرکاری نقشون سے یہ بات

نوٹ [۱] ایک گیلن کا وزن ۳ سیر ۱۰ اچھٹانک پختہ ہوتا ہے ۱۲

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائیش ـ غرض اور انکا علاج

ظاہر نہین ہوتی - کیونکہ ہر ایک شخص جسکو کہ اس قدرتی علاج سے کچھ تہوڑی ہی واقفیت ہے اُسکو اس امر کی بڑی جلدی نہین ہیتی کہ ایسے وقوعہ کو حسب قاعدہ پولیس مین رپورٹ کرے + بغیر کسی نفع کے اپنے اور اپنے کنبہ کے تئین بہت ہی ناگوار قیود و فتوحات کا پابند اُسکو ہونا ہوگا + صحیح علاج کے ساتھ معمولاً سیتلا چیچک بالکل بلے ضرر ہوتی ہے - چنانچہ یہ بات ہم آیندہ دیکھین گے + امراض جنہین کہ آبلے خاصکر نکلتے ہین - وہ مختلف صورتون مین ظاہر ہوتے ہین مثلاً پانی کی سیتلا - موتیا سیتلا - چیچک سیتلا + پہلے سب امراض جو کہ جلد کو پھوڑ کر نکلتے تھے وہ پاکس (یعنی آبلے پھوڑے پھنسیون) کے نام سے پکارے جاتے تھے + بیشک سب سے زیادہ خطرناک چیچک سیتلا ہے کیونکہ اس مین بخار بہت تیز ہوتا ہے اور غلط علاج سے موت بہت جلد واقع ہو سکتی ہے + اور اسیوجہ سے اسکا اسقدر زیادہ خوف کرتے ہین + امراض جنہین کہ غلط علاج کرنے سے جان جلدی جاتی رہتی ہے وہ بمقابلہ اُن امراض کے جنہین کہ انجام بہت دنون تک بیمار رہکر ہوتا ہے ہمیشہ زیادہ خطرناک خیال کیئے جاتے ہین + لیکن واقعی جہان شفا کا ہوجانا بھی ممکن ہے - آخر الذکر باوجود صحیح علاج کے زیادہ مشکل سے آرام پاتے ہین اور اُنکے جڑ سے دور کرنے کے لیئے تو اور بھی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے - چیچک سیتلا ایسی خطرناک صرف اسوجہ سے ہوگئی ہے کہ اسکے علاج کو سمجھا نہین ہے اور پس ٹیکا لگانیکا طریقہ اختیار کیا گیا ہے + صحیح علاج کے ساتھ مین اس آخر الذکر (ٹیکہ) کا کبھی خیال بھی نہ آیا ہوتا -

چیچک سیتلا جبکہ اچھے طور سے نکل آتی ہے تب ہی آسانی سے پہچان مین آتی ہے لیکن اسکی ابتدائی حالتون مین بہت سے دیگر امراض سے بالکل مشابہت رکھتی ہے - کیونکہ بجز اونچے درجہ کی حرارت کے اور کچھ بات نظر نہین آتی + رفتہ رفتہ سُرخ دہبے چھوٹی مٹر کے برابر (جیسے کہ خسرہ مین) ظاہر ہوتے ہین - وے بڑہتے رہتے ہین - یہانتک کہ اُنکی شکل منقی کی سی ہوجاتی ہے - آدھے جسم کے اندر اور نصف باہر نکلے ہوئے + بیچ مین ایک سیاہ داغ پڑجاتا ہے + یہ آبلے خواہ تو تمام جسم پر پہیل جاوین خواہ علیحدہ علیحدہ مقامات مین واقع ہون + جسم کے اندر مادہ فاسد کا کہین کم کہین زیادہ جمع ہونا اور (مختلف مقامات جسم مین اُسکا) کم و بیش تقسیم ہونا انکا سبب ہوا کرتا ہے - اور اسی سے (جوش کہاتے ہوئے مادہ فاسد کے) بخارات کے راستہ کا اور زیادتی کا امتیاز کیا جاتا ہے اُن حالتون مین مریض زیادہ خرابی مین پڑتا ہے - جن مین کہ چیچک چہرہ پر نمودار ہوتی ہے کیونکہ

نوٹ (۱) یہ حالات ملک جرمن کے ہین جہانکہ چیچک کے وقوعہ کا پولیس مین رپورٹ کرنا فرض ہے ۱۲

اگر صحیح علاج نہ کیا جاوے تو اسکے بعد چیچک کے داغ باقی رہجانے کا احتمال ہوتا ہے +
یہ محض اتفاق ہی نہین ہے کہ ایک مریض کی حالت مین تو آبلے خاصکر کسی ایک حصۂ جسم پر نمودار ہوتے ہین اور دوسرے کی حالت مین کسی دوسرے مقام پر۔ یا یہ کہ سر پر خاصکر اثر ہوتا ہے۔ پس بہت سے مریضون کے جسم مین تو داغ بہت کم پاے جاتے ہین حالانکہ کل چہرہ بدنما ہوجاتا ہے + پھر ذرا دل مین اُس بوتل کی مثال خیال فرمائیے جسکے سر پر پھیلنے والی ٹوپی لگی ہے (جسکا ذکر صفحہ ۴۴ پر ہوا ہے) + جسم کے اُس طرف جہان کہ مادہ فاسد بہت زیادہ جمع ہوجاتا ہے اُس جگہ جوش سب سے زیادہ ہوتا ہے اور اسی مقام پر سب سے زیادہ چیچک کے آبلے پڑجاوینگے + لہذا اگر جسم کے دیگر محدود حصون مین بمقابلہ بقیہ جسم کے زیادہ مادہ فاسد بھرا ہوا ہے تو ایسے مقام پر بمقابلہ اور جگہون کے زیادہ آبلے پڑینگے + پس ایسا ہوجاسکتا ہے کہ کسی شخص کا چہرہ ایک کان سے دوسرے کان تک تمام جگہہ مین گھُنڈا ہوجاوے حالانکہ جسم کے دوسرے حصون پر صرف کہین یہان کہین وہان ہی داغ ہون + سر گویا کہ جسم کا ایک سرا ہے + جبکہ جوش کھاتے ہوئے مادہ کے ٹکڑے حرکت کرتے ہین تو اس جگہ پر اُنکو ایک حد ملتی ہے + ہمنے اُس بوتل مین جسکو کہ ہمنے ربڑ کی ٹوپی پہنائی تھی دیکھا کہ جوش کھاتا ہوا مادہ ہمیشہ اوپر کو زور کرتا ہے۔ اور اگر سر مین اُسکے جوش کے لیئے روکاوٹ مل جاوے تو اُسمین اور بھی زیادہ زور اس موقع پر ہوجاتا ہے۔

جیون ہی کہ چیچک کے دانے پورے طور سے بڑھ آتے ہین تو خطرۂ زندگی دور ہوجاتا ہے۔ کیونکہ معمولاً محض وہی مریض جان بحق ہوتے ہین۔ جنکا کہ جسم جوش کھاتے ہوئے مواد کو نکال دینے کی قابلیت نہین رکھتا + اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ آبلے بعد مرنے کے فوراً نکل آتے ہین۔ اور اس حالت مین بھی یہ اچھے طور سے کہہ سکتے ہین کہ مریض لوگ اسوجہ سے نہین مرے کہ اُنکو چیچک نکلی تھی بلکہ اس وجہ سے مرگئے کہ اُنکو چیچک نہین نکلی + ایسے مریض ہمیشہ شدت بخار کی حالت مین مرا کرتے ہین۔

اسمین کوئی شک نہین کہ اس بیماری کے ساتھ بھی بہت زور کا بخار ہونا چاہیئے۔ اور یہ امر واقعی ہو کہ خصوصاً قبل پھنسیان نکلنے کے۔ مریضان چیچک کو ہم بہت اونچے درجہ کے بخار مین پاتے ہین + جسم کی حالت طپش مین

بچوں کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور انکا علاج

اُن آبلوں مین بیحد کھجلی اور جلن معلوم ہوتی ہے جسکی وجہ سے کہ مریض خود اپنے آپکو کھرونچ لیتا ہے + پس آبلے قبل اسکے کہ وہ پختہ ہووین پھوڑ دیئے جاتے ہین[۱] اور بدنما کرنیوالے داغ چیچک رہجاتے ہین + پہلے وقتون مین بھی اسبات کیطرف خیال ہوا تھا جبکہ بیچارے بیمار کے ہاتھ اُسکو کھجلانے سے باز رکھنے کے لیئے باندہ دیئے جاتے تھے - جرمن کے زبان کی ایک کتاب جامع العلوم جو کہ بہت پڑھی جاتی ہے ابتک اسی طریقہ کی ہدایت کرتی ہے - بیچارے مریضون کیلیے کیسا عذاب ہے + لیکن ہمارے پاس اس سے ایک بہتر ذریعہ چیچک کے شفا کرنے کا ہے جسمین کہ وہ بدنما داغ باقی نہین رہتے - اور وہ ایسا ذریعہ ہے جس سے کہ اس خوفناک مرض کا تمام ڈر دور ہوجاتا ہے + ہم کھجلی اور کھجلانے کو ایسی سادہ علاج سے روکتے ہین جسکا کہ استعمال ہم بخار ہا سے مذکورہ مین کرتے ہین یعنی ہم مسامات کو کھولتے ہین پس جسم کو پسینہ آنے لگتا ہے - اور پیڑو کو ٹھنڈ پہنچاتے ہین جہانکہ (مادہ فاسد کے) جوش کا مخزن ہے - ہر شخص کو بخوبی معلوم ہے کہ شراب انگوری یا شراب جو کی حالت مین جوش اُسیقدر زیادہ آہستگی سے آتا ہے جسقدر کہ گرمی کم ہوتی ہے + جسم کے اندر جوش کھاتا ہوا مادہ بھی اُسی قانون قدرت کی تعمیل کرتا ہے - گرمی بڑہنے سے جوش کو مدد ملتی ہے - ٹھنڈ سے اُسمین رکاوٹ ہوتی ہے - جوش کم ہوتا ہے اور بند ہو جاتا ہے -

یہ چیچک ایسی بیماری ہے جسمین بہت ہی زیادہ توجہ اور ہوشیاری کی ضرورت ہے - کیونکہ جسم مین بہت ہی جوش ہوتا ہے + لیکن میرے طریقہ سے مرض کی ہیبت ناک صورت دور ہو جاتی ہے - اور ہر شخص کو اس امر کا یقین کرنا چاہیئے کہ بہت ہی کم موقعون کے سوا سے شفائے کلی جلد حاصل ہوگی + یہ چند موقعے اُن حالت مین ہوتے ہین جبکہ جسم مادہ فاسد سے اسقدر بھرا ہوا ہوتا ہے کہ باوجود جلد کے کام کرنے کے وہ (یعنی مادہ فاسد) کافی عجلت کے ساتھ نہین نکل سکتا یا شاید یہ بات ہے کہ جسم اُسکے خارج کرنے کے لیئے بہت ہی کم قوت رکھتا ہے - لیکن معمولاً یہ حالت صرف جب ہوتی ہے جب کہ علاج شروع کرنے مین دیر ہو جاتی ہے + اسلیئے مین بار بار بھی اس امر کی تنبیہ کردینا کافی نہین سمجھتا کہ بخار سے اُسیوقت سے لڑنا چاہیئے[۲] جبکہ وہ اولاً شروع ہی ہوتا ہے - ہمکو یہ دیکھنے کے لیئے ہرگز ٹھیرنا نہ چاہیئے کہ بیماری کیا شکل ظاہری اختیار کرے گی -

آپ دیکھتے ہین کہ ہم اس خوفناک چیچک کیلیئے ٹھیک ٹھیک وہی علاج کرتے ہین جو کہ دوسرے امراض مذکورہ کیلیئے + لیکن یہ بات اُسیوقت ممکن ہے جبکہ یہ مان لیا جاوے کہ اس مرض کا بھی وہی سبب ہے جو کہ امراض متذکرہ صدر کا یعنی کہ

نوٹ ۱ یعنی مریض خود کھجلا کر اُنکو پھوڑ دیتا ہے - نوٹ ۲ یعنی اُسکا علاج شروع کر دینا چاہیئے ۱۲

جسم مین مادہ فاسد کا بار۔ اور ہم دیکھ چکے ہین کہ یہ بات ایسے ہی ہے + فی زمانہ چیچک خسرہ
اور سرخ بخار مثل سابق کے چیچک سیتلا کے زمرہ مین نہین رکھے جاتے۔ اور پس چیچک سیتلا
ظاہری کم ہوگئی ہے۔ تو ہمارے لیئے پورے طور سے اُس زمانہ کی تصویر خیال مین لانا غیر ممکن ہے
جس مین کہ اُنکی آمد بطور ایک ڈرائونی وبا اور ہیبت مجسم کے دیکھی جاتی تھی + اب چونکہ تمام
امراض کی وحدانیت اور اُن کے علاج سے ہم واقف ہوگئے ہین۔ قدرتاً ہمکو بیماری کا
آیندہ ویسا خوف نہین رہا + علاوہ ازین سائینس آف فیشیل اکسپریشن
کی مدد سے ہم برسون پیشتر اس بات کی تمیز کر سکتے ہین کہ کس موقع پر مادہ فاسد کا
اسقدر زیادہ بار ہے کہ جسم کے صاف کرنے کی کارروائی مثل چیچک سیتلا کے وقوع
مین آیندہ آسکے + اور اس موقع پر بھی مین آپ کو چیچک سیتلا کے ایک دوسرے مریض کی کیفیت سے
جسکا کہ مینے ایک دفعہ علاج کیا تھا واقف کرونگا۔

ایک کاریگر کے گھر مین اُسکے تین بچے عمر ۷ - ۹ و ۱۳ سال چیچک سیتلا مین مبتلا ہوئے۔
اُنکے باپ نے جسکو یہ بیماری ہوچکی تھی جلد جان لیا کہ اُسکے بچے کس خطرہ مین تھے + اسکے ساتھ
اُسکو وہ ناقابل تکلیفات و مشکلات سے بھی واقفیت تھی جسمین کہ وہ اور اُس کے کنبہ والے
پڑجاوینگے اگر افسران سرکار کو اس چیچک کی خبر ہوگئی + پس اُس نے بہت ہی خفیہ طور سے
میرے طریق علاج کا ہر سہ بچون کی حالت مین استعمال کیا۔ صرف اسٹیم باتھ و فریکشن ہپ
باتھ اُنکو دیئے + بچے بہت ہی نازک حالت مین تھے + جلد سیاہ آبلون سے بھری ہوئی
تھی + اس بات کو چھپانیکے لیئے اُس نے بچون کے چہرے اور ہاتھون کو راکھ لپیٹ دی تھی
تاکہ زمانہ حال کے قواعد حفظان صحت سے بچ جاوین۔ خواہ ایسا کرنے مین نقصانات
کچھ ہی ہون + صرف چار اسٹیم باتھ اور ۱۷ درجہ فیرن ہائٹ پانی کی حرارت
مین دس فریکشن ہپ باتھ لینے کے بعد بخار پر اسقدر اثر ہوگیا تھا کہ تمام خطرہ رفع ہوگیا اور
کھال اوترنے لگی تھی + غیر محرک غذا اور تازہ ہوا نے بھی شفا کو امداد پہونچائی + اسٹیم باتھ
اور فریکشن باتھ کے برابر لینے سے چند ہی دنون مین بچے اسقدر صحت پا گئے تھے
کہ وہ پھر چل پھر سکنے کے اور باہر جانیکے قابل ہوگئے تھے۔ اگرچہ پوری

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور انکا علاج

شفا حاصل کرنے کی غرض سے ایک ہفتہ اور انکو میرے طریقے کے موافق علاج کرنا پڑا + سب سے زیادہ دلچسپ بات ان ہر سہ خطرناک مریضان چیچک کے متعلق یہ ہے کہ ان بچون مین سے ایک کے بھی کوئی داغ چیچک کا معلوم نہین ہوتا ہے + اس گھر کے پانچون بچون کے بار بار چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا تھا - تاہم ان کو چیچک سیتلا نکلی + ان مثالون سے ہم معلوم کرتے ہین کہ چیچک سیتلا کے مرض مین کتنا کم خطرہ رہجاتا ہے - جبکہ اسکا علاج سمجھ مین آجاوے - نیز یہ کہ ٹیکہ لگا کر اس سے محفوظ رہنا کسقدر زیادہ مشتبہ ہے + ہر شخص جو کہ ان عمل اور خلاف قدرت پیشبندیون سے واقف ہے جو کہ افسران صفائی چیچک سیتلا کے مرض شروع ہونے کی خبر پاکر اختیار کرتے ہین وہ انکو اور بھی نہین سمجھ سکتا جب کہ چیچک کا ٹیکہ لگا دیا گیا ہے - کیونکہ اس ٹیکہ کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پورا تحفظ کرتا ہے + ٹیکہ کی خرابیون پر مجھے کسی خاص ریمارک کرنے کی ضرورت نہین ہے ٹیکہ کے ذریعہ سے مادہ غیر (فارن میٹر) خون مین براہ راست مصنوعی طریقہ مین داخل کیا جاتا ہے + یہ درحقیقت ایک اچنبھا ہے کہ انسان کس طور سے اسقدر انحراف نیچر سے کرتا ہے - لیکن جہان کہ علم مین کمی ہے تو معجزات مین لوگ یقین کرنے کے لیئے تیار ہوجاتے ہین + بچون کی پرورش پر جو رسالہ مینے لکھا ہے اسکے اندر مینے زیادہ وضاحت کے ساتھ اس ٹیکہ کے بارہ مین گفتگو کری ہے -

کالی کھانسی - کوکر کھانسی - اگرچہ کالی کھانسی یا کوکر کھانسی کو اس قدر خطرناک خیال نہین کرتے جیسے کہ ڈفتھیریا یا چیچک سیتلا کو - لیکن بہت سے بچے اسمین ضائع ہوجاتے ہین اور بہت سے کم از کم کھانسی کے دورے کی وجہ سے بہت ہی تکلیف اٹھاتے ہین + اس امر کے متعلق مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ ہر کھانسی کو علامت بیماری سخت کی جاننا چاہیئے کیونکہ انسان ایک ایسا جاندار نہین ہے جو کہ کھانسنے اور تھوکنے کی غرض کے لیئے بنایا گیا ہو + کھانسی کبھی نہین اٹھتی ہے جبتک کہ مادہ فاسد (فارن میٹر) کا دباؤ اوپر کی جانب نہو - اور نیچے کی طرف اخراج کے راستہ مین روکاوٹ نہو + کیا تو جلد اپنا کام پورے طور سے نہین کرتی ہے - یا انتڑیان اور گردے اپنا کام صحیح طور سے انجام نہین دیتے ہین -

---

نوٹ ۵۱ چنانچہ ہندی مین کہاوت چلی آتی ہے کہ "روگ کی جڑ کھانسی"

اُن بچون مین جو کہ کالی کہانسی مین مبتلا ہوتے ہین معمولی علامات (مادہ فاسد کے) جوش کی بھی پائی جاتی ہین - دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ انکو بخار ہوتا ہے مواد اپنے باہر جانے کے لیئے راستہ حلق اور سر مین تلاش کرتا ہے اگرچہ اُن جگہون مین کوئی عضو اخراج کرنے کے لیئے موجود نہین ہے + سب سے اول یہ بات ضروری ہے کہ آیا کہانسی کے دورے کے وقت مریض کو پسینہ آجاتا ہے یا نہین + اگر پسینہ آتا ہے تو مریض بغیر کسی علاج کے اچھا ہوسکتا ہے + لیکن اگر کہانسی کے دوران کی حالت مین کچھ پسینہ معلوم نہین ہوتا ہے تو مریض کا چہرہ نیلا پڑجاتا ہے - اور اگر کوئی علاج نہ کیا جاوے تو کالی کہانسی سے یقیناً موت واقع ہوجاتی ہے + آخر کار آنکھ - ناک اور کانون سے خون نکلنے لگتا ہے کیونکہ مادہ فاسد ان مقامات مین سے باہر جانے کا راستہ تلاش کرتا ہے + اس حالت مین معمولاً مدد پہونچانا ممکن نہین + لیکن اگر جسم کو وقت پر مدد پہونچ جاتی ہے تو بہت سخت حالتون مین بھی وہ مرض پر قابو حاصل کرلیتا ہے -

اس مرض مین بھی علاج وہی ایک ہے - علاج کوئی دوسرا نہین ہوسکتا کیونکہ مرض کی اصلیت بھی ایک ہی ہے + سب سے اول اور خاص فرض یہ ہے کہ پسینہ فوراً نکالین + یہ بھی ضروری ہے کہ اس مادہ فاسد کو جو جسم مین اوپر کو چل رہا ہے نیچے کی جانب آعضاے اخراج مواد کی طرف کھینچین + جسم کے لیے اعضاے اخراج مواد مقررہ ہین - اور انہین کے ذریعہ سے مادہ ناقص کا قدرتی طریقہ مین خارج کرنا ممکن ہے + ہمارا مقصد پورے طور سے غسل ہاے مذکورہ بالا کے لینے سے حاصل ہوجاتا ہے - جب ہی کہ پسینہ آنا شروع ہوتا ہے کہانسی کو بہت آرام معلوم ہوتا ہے اور جب ہاضمہ مین ترقی ہوجاوے گی تو کہانسی بالکل بند ہوجاوے گی + آرام ہونے کے لیئے کوئی وقت معین نہین ہے + ممکن ہے کہ کہانسی اچھے طور سے چند ہفتہ مین رفع ہوجاوے - اکثر چند دنون ہی مین + یہ خیال کرنا کہ یہ دو تین مہینہ تک رہیگی غلطی ہے +

مین نے اب یہ بات دکھلادی کہ کالی کہانسی بھی اسی طریق مین پیدا ہوتی ہے جسمین کہ اور دیگر امراض - یعنی بدن کے اندر موجودہ مادہ فاسد سڑنا شروع ہوکر بخار پیدا کردیتا ہے + ان تمام توضیحات

بچون کے امراض کی خاصیت پیدایش۔ غرض اور اُنکا علاج

کے بعد آپ کو یقین ہوگیا ہوگا کہ جسم کے اُس مادہ فاسد کو جو اُسکی ملکیت نہین ہے نکالکر تندرستی
حاصل کرنے کی کوشش سے ہی تمام حاد (تیز) بخارات ہوتے ہین پس ہر ایک ایسے حاد (اکیوٹ) بخار کی آمد
مبارک ہونی چاہیئے + درحقیقت یہ شفا حاصل کرنے کا ایک موقع ہے۔ اور ہم جان چکے ہین کہ جسم کے
لیئے مناسب علاج کے ساتھ جسم کو تمام مادہ فاسد سے بخوبی صاف کرکے یہ کیسا کارآمد ہو سکتا ہے +
یہ اچھا ہوگا کہ اس امر کی کہ میرا مطلب کیا ہے ایک دوسری مثال پیش کرون۔

جسم کے اندر بخار کو طوفان باد و باران سے مثال دیجا سکتی ہے۔ جیسے کہ اکیوٹ (حاد۔ تیز) بخار کے کچھ
عرصہ قبل ٹھنڈ و بے چینی ہوا کرتی ہے۔ ایسے ہی آندھی کی آمد ہوا کے خشک و بھاری ہونے سے
(جسکا کہ ہر شخص بغیر ذکر کیئے ہوے باز نہین رہتا) معلوم ہو جاتی ہے + ہم کہتے ہین کہ ہوا بھاری ہے
ہمارا دم گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ طوفان کے ذریعہ سے ہی آرام ملیگا۔ کیونکہ یہ (آرام) گویا
ہوا ہی مین موجود ہے + گرمی اور خشکی اُسوقت تک بڑہتی ہے جب تک کہ اُس حالت
کو نہ پہونچے جو حالت کہ عین قبل آندھی کے ہوتی ہے + ہمکو نزدیک آنے والے طوفان
کا خطرہ معلوم ہوتا ہے لیکن واقعی خطرہ اُس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ طوفان ہمپر
آہی جاتا ہے۔ اور جیون ہی طوفان ختم ہو جاتا ہے تب خطرہ بھی دور ہو جاتا ہے + اسکے بعد
اب تازگی اور ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے گویا کہ نیچر مین از سر نو جان پڑگئی + ہوا کے
اندر مادہ غیر (فارن میٹر) مین جوش آنیکی کارروائی کا نام آندھی ہی۔ اسکے ذریعہ سے ہوا اُس بے معلوم
اور پھرتی ہوئی بھاپ کو جو کہ اس حالت مین مادہ غیر ہے۔ خارج کرنیکی کوشش کرتی ہے + پس طوفان
ایک قسم کی کارروائی ہوا کے صاف کرنے کی ہے + جوش یا سڑن کی وجہ سے بھاپ کی شکل مین تبدیلی
واقع ہوتی ہے۔ اول بے معلوم تھی۔ اب بوجہ تبدیلی حرارت کے یہ بادل بنجاتی ہے۔ اور اُسکے
بعد بطور بارش اور ژالہ (پتھر) برستی ہے۔

بخار مین بھی ایسا ہی ہوتا ہی + جبکہ بخار ہو جاتا ہے تو جسم کو اندیشہ ہوتا ہے۔ اور یہ اندیشہ جب ہی دور ہوتا ہے
جبکہ بخار رفع ہو جاتا ہی اور تازگی بخشنے والی جان از سر نو پڑتی ہے + آپ لوگ دیکھتے ہین کہ ان (ہردو) حالتون
مین خطرہ اولاً طوفان اور بخار کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے مگر بعد کو وے تروتازگی اور شفا بخشتے ہین + تروتازگی اور

شفا صرف اسی خطرناک کارروائی سے حاصل ہوتی ہیں۔ ایک حالت میں (نوٹ ۱) اسکا سبب ہوا میں زیادہ بوجھ اور بھاری پن ہوتا ہے اور دوسری حالت میں (نوٹ ۲) جسم کا مادۂ ناقص و فاسد سے بہت زیادہ بھرا ہونا + یہ مثال منطق کی رو سے آپکو یقین دلادیگی کہ جملہ صورتون مین قوانین قدرت ایک سے ہی ہوتے ہین ۔

اس بیماری کے متعلق بھی مین آپ سے ایک مریض کے علاج کا ذکر کرونگا جسکو کہ آرام میرے شفاخانہ مین ہوا + نصف جولائی ۱۸۹۹ء مین شہر لیپزگ کے ایک خاندان مین چار سال کے ایک لڑکے کو کالی کھانسی ہوگئی۔ شروع اگست مین مرض انتہا کو پہونچ چکا تھا + اسکے بعد چھوٹی لڑکی عمر دو سالہ بھی بیمار ہوئی + دس دن تک بیماری وسیع ہوکر خراب ہی ہوتی گئی اور اس درمیان مین بچہ کچھ غذا نہ کھا سکا آخرش والدین نے جو کہ اپنی واقفیت کے مطابق قدرتی طریقہ علاج کا استعمال اسوقت تک کررہے تھے مجھ سے درخواست کری۔ مینے علاج کرنا قبول کیا۔ چھوٹی لڑکی کی طاقت اسقدر جاتی رہی تھی کہ وہ کھڑی نہین ہوسکتی تھی + مینے چار فریکشن سٹز باتھ روزانہ لینے بتلائے ۔ اور اسکے بعد پسینہ لانے کیلیئے بچون کو بستر مین لٹانا یا سن باتھ (نوٹ ۳) یعنی دھوپ سے غسل دینا۔ نیز سادہ اور قدرتی غذا کا استعمال + عمدہ موسم کی وجہ سے دھوپ کے غسل لیئے جاسکے جنہون نے کہ فریکشن سٹز باتھ کے ساتھ ملکر عجیب نتائج پیدا کیئے + صرف چند ہفتہ کے قرار واقعی علاج کے بعد بچے خطرہ سے باہر ہوگئے ۔ اور دو ماہ مین وے بخوبی صحت پاگئے + غذا کے بارہ مین یہ کیسی عجیب بات دیکھنے مین آئی کہ چھوٹی لڑکی نے جئی کے آٹے کی لپسی کے چھونے سے بھی انکار کیا۔ جو کہ بغیر نمک۔ شکر یا گھی کے بنی تھی اور جو کہ اسکو بہت نفع بخشتی۔ وہ صرف اپنا معمولی بغیر پکا ہوا دودھ اور شوکولیٹ (نوٹ ۴) ہی کھاتی تھی + اس واقع سے ہر شخص یہ جان سکتا ہے کہ بچون کو سادی سے سادی غذا کا ابتدا ہی سے عادی کرنا کسقدر ضروری ہے + اور نہ یہ ممکن ہوسکا کہ اس کو مان کے پاس بستر پر رکھین۔ گو کہ پسینہ لانے کے لیئے یہ طریقہ سب سے عمدہ تھا۔ اپنے چھوٹے پلنگ کی اسقدر عادی ہوگئی تھی کہ اسکے واسطے وہ اسقدر زیادہ روتی تھی کہ ہمکو اسکا کہنا کرنا پڑا + باوجود ان سب باتون کے جسم انسانی کی گرمی ہی پسینہ لانے کے لیئے اور آرام دینے کے لیئے

نوٹ ۱ طوفان باد و باران کی حالت مین نوٹ ۲ یعنے بخار کی حالت مین۔ نوٹ ۳ دھوپ کے غسل کے لیئے صفحہ ۱۰۶ ملاحظہ فرمایئے۔ نوٹ ۴ ناریل کے دودھ سے ایک شے اور چیزونکے ساتھ ملاکر بناتے ہین اسکو گرم پانی مین گھول کر کھالیتے ہین ۔

نوٹ ۵ امیرونکو اس بات پر بہت خیال کرنا چاہیئے۔ انکے بچے مصالحہ جات۔ روغنی اشیا اور ریٹری مٹھائی کے اسقدر عادی اور چٹورے ہوجاتے ہین کہ بیماری کے وقت مین پرہیز کرنا انسے بہت مشکل بلکہ غیر ممکن ہوجاتا ہے ۱۲

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائش - غرض اور اُن کا علاج

سب سے عمدہ ذریعہ ہے + کسی شخص کو بیمار کے ابخرات کی وجہ سے اندیشہ نہین ہونا چاہیئے + حیوانات مطلق بیمار کے لیئے سب سے بہتر نظیر ہین - اپنے بیمار اور کمزور بچون کو طاقت پہنچانے کے لیئے وے انکو اپنے ہی جسم سے گرمی پہونچاتے ہین + حالت تندرستی ہی مین بچون کو مان کی چھاتی سے لگ کر آرام کرنے کی عادت ڈالدینا چاہیئے - شیر بیماری کی حالت مین انکو ایسا کرنے مین کوئی عجیب بات معلوم نہوگی + بیشک الفاظ "تندرست اور بیمار" اس موقع پر معمولی معنی مین استعمال کیئے گیئے ہین - کیونکہ یہ بات ہمکو معلوم ہے کہ کوئی واقعی تندرست بچہ ذرا بھی بیمار نہین ہوسکتا اگر اسکی پرورش معقول طریقہ مین کی گئی ہے -

اِسکروفیولا (خنازیر - کنٹھ مالا) - اسکروفیولا ایسی بیماری نہین ہے جس سے کہ گرمی پیدا ہوتی ہو - اور پس عموماً بخار کے زمرہ مین نہین رکھی جاتی ہے - گوکہ درحقیقت ایسا ہونا چاہیئے + کم ازکم یہ بھی ویسی ہی سخت بیماری ہے جیسا کہ دیگر بیماریان جنکا مین ابھی ذکر کرچکا ہون - مین کہونگا کہ اُنسے بھی زیادہ خراب ہے + یہ اُن پوشیدہ امراض مزمن مین سے ہے جوکہ عموماً موروثی ہوتے ہین جسم اسقدر قوی نہین ہوتا ہے کہ بخار پیدا کردیوے جیسا کہ مینے اپنے دوسرے کتاب مین بیان کیا تھا اس مرض کی پیدائش زمین کے خطہ ہا سے زیادہ سرد اور معتدل آب و ہوا مین ہوا کرتی ہے + بیرونی علامات زیادہ تر حسب ذیل ہوا کرتی ہین - بڑا سر - مربع یعنی چوکھونٹا چہرہ - آنکھین سوجی ہوئین - جسم پھولا ہوا - ٹانگین کمزور - بدشکل ہاتھ و پیر - دماغی سستی + لیکن ان علامات مین اکثر ہمکو صرف ایک یا چند ہر مریض مین ملتی ہین - جملہ علامات ایک ساتھ بہت شاذونادر + ان علامات کے ساتھ مین ہاتھ و پیر سرد ہوا کرتے ہین اور تمام بدن مین ایک قسم کی سردی سی معلوم ہوا کرتی ہے + یہ سردی سی لگنے کی حالت مرض کو خطرناک کرتی ہے + اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بوجہ مادہ فاسد کے بار کے جسم کے باہری حصونکی قوت اور افعال طبعی کی قابلیت جاتی رہی ہے اور یہ کہ اندر کی جانب پس ایک قسم کی زائل کرنے والی حرارت موجود ہے -

اس بات کو یون خیال مین لانا چاہیئے - کہ جسم کے باہری حصے خصوصاً خون پہنچانیوالی بال کے مثل باریک رگون کے سرے مادہ فاسد سے ٹھیک ٹھیک ایسے ہی رک گئے ہین جیسے کہ نلیندلو پانی لیجانے والی نالیان مٹی سے رک جاتی ہین + پس خون کھال کے سطح تک گردش نہین کرسکتا ہے اور اسوجہ سے سردی لگنے کی حالت پیدا ہو جاتی ہے -

نوٹ پیرا ۱۵ صفحہ ۳۵ کے شروع ہی مین بتلایا گیا ہے کہ بخار درحقیقت کیا چیز ہے - وہ موقع ملاحظہ طلب ہے ۱۲

چونکہ یہ مرض اکیوٹ (تیز) قسم کا نہین ہوتا ہے اسوجہ سے کوئی تکلیف معلوم نہین ہوتی پس جسم کی صرف عام طورسے حالت کو دیکھکر ہم معلوم کرتے ہین کہ اسمین مرض موجود ہے + اسوقت تک کوئی شخص درحقیقت یہ نہین کہہ سکا ہے کہ یہ مرض کیسے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسمین کیاکیا باتین ہوتی ہین۔ اور یہ بات اور بھی کم کہ یہ کسطورسے اچھا ہوسکتا ہے + معمولاً تبدیلئ آب وہوا سے امداد کی امید کیجاسکتی ہے۔ اور جبکہ مریض کے وسائل اس قابل ہوتے ہین تو اُسکو ملک کے دوسرے حصے مین یا کسی پانی کے کنارہ کے مقام پر بھیجدیا جاتا ہے + اس سے نفع کامل نہین ہوتا گو کہ بعض اوقات صورت افاقہ نظر آتی ہے۔

ہمارے تجربہ کے موافق بچہ جسکو کہ اسکروفیولا کا مرض ہے وہ تمامتر مادہ فاسد سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو (مادہ فاسد) کہ زیادہ تر اُسکے والدین سے اُسکو پہونچا ہے۔ یہ مادہ فاسد خاصکر سِرون[۱] کی جانب زور کرتا ہے اور بڑے زور کی وجہ سے سر کی گول شکل جاتی رہتی ہے اور ایک مربع یا چوکھونٹی شکل اُسکی ہوجاتی ہے۔

اس سلسلہ مین مہربانی کرکے اُس تمثیل کو یاد فرمایئے جو کہ جوش کھاتی ہوئی رقیق شے سے بھری ہوئی بوتل کی شروع لکچر ہذا مین دی گئی تھی۔ جب بوتل کے مُنہ پر کہ ہمنے ربڑکی ٹوپی پہنائی تھی + جیسے کہ آخر الذکر (مطلب ہے ربر کی ٹوپی سے) ان جوش کھاتے ہوئے مادہ کے ٹکڑون سے بھر جاتی ہے اور پھول جاتی ہے۔ اسیطورسے اسکروفیولا کے مریض کا جسم بھی پھول جاتا ہے + لیکن اپنے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے ہم اس مرض کی طرف ذراسی بھی رُجحان طبیعت کو معلوم کرسکتے ہین + درحقیقت یہ ضروری ہے کہ تندرست جسم کی شکل جان لیوین + اس بات کی تشریح میری چھوٹی کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن مین ملیگی۔

ہاتھ اور پیرون کا بدشکل ہونا بھی اُسی ایک ہی سبب سے پیدا ہوتا ہے + جلد کم و بیش سست ہوجاتی ہے۔ اور مادّے کے اُن ٹکڑون کو جو اُسکے نیچے جمع ہوجاتے ہین خارج نہین کرسکتی + جیسے کہ پیشتر کہا گیا ہے ان سے گردش خون رُک جاتی ہے۔ اس وجہ سے جلد بہت سے شخصون مین ہمیشہ سرد معلوم ہوا کرتی ہے۔

فوٹ [۱] مطلب ہے جسم کے اخیر سِرون سے۔ یعنی آخر حصے عضوہاے سے۔ مثلاً ہاتھ۔ پیر۔ اور سر۔ نیز جسم کی تمام جلد سے کیونکہ دھڑ کا اخیر سرا اُسکے چارون طرف کی کھال ہوتی ہے۔

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدائش - غرض اور انکا علاج

اندرونی اعضا مین اس کی وجہ سے گرمی اور بھی زیادہ ہوتی ہے - اور ایک قسم کی اندرونی بے چینی محسوس ہوتی ہے جو کہ اسکروفیولا کے مریضون مین ہمیشہ ایک درجہ ہمکو ملتی ہے + واقعی یہ ایک قسم کی پوشیدہ (مزمن) حالت بخار ہے + لیکن اگر اسکو آرام نہ ہوا تو اصلی مرض سے نئی نئی حالتین مرض کی پیدا ہو جاتی ہین جنکا کہ شفا کرنا بمقابلہ اسکروفیولا کے اور بھی زیادہ خطرناک اور مشکل ہوتا ہے + جہانکہ علاج مین غفلت ہوئی تو اسکروفیولا سے معمولاً سل ہو جایا کرتی ہے - پس ایک معنی کر کے اسکروفیولا کو خود اس سے بھی زیادہ ایک خراب مرض کی ابتدائی حالت جاننا چاہیئے -

لیکن ہم علاج کس طور سے شروع کرین + ہمکو چاہیئے کہ سردی کو بخار مین تبدیل کرین - حالت مزمن کو حالت حادہ مین (تبدیل کرین) - اندرونی بخار کو باہر لاوین + اور چونکہ ہمکو بخار سے ہی کام پڑتا ہے - تو ہمکو علاج بھی ویسا ہی کرنا چاہیئے جیسا کہ دیگر بخارون کا - ہمکو چاہیئے کہ راستون کو کھول دین - تاکہ جوش کھاتے ہوئے مواد کا انبار رفتہ رفتہ نکالدیا جاوے + اس لیئے ہمکو چاہیئے کہ اس طریق مین جسکو کہ ابتک ہم اچھی طرح جان گئے ہین - انتڑیون - گردون - اور جلد کو تحریک کرین + جلد رفتہ رفتہ گرم ہو جاویگی - شاید تیز گرم ہو جاوے گی - لیکن ایسی صرف اسی وقت تک رہیگی جب تک کہ پسینہ نکلتا ہے - اس کے بعد معمولی حالت مین پھر آجاویگی + اولاً تو علاج سے چند روز ہی افاقہ معلوم ہوگا - صبر اور محنت سے ہی مستقل فائدہ حاصل ہوگا + یہ بات کہنا مشکل ہے کہ کسقدر عرصہ شفا کے کامل مین صرف ہوگا + کئی دن یا کئی ہفتہ بھی کافی نہونگے - اسمین مہینے یا شاید برسون صرف ہو جاتے ہین اور جبکہ جسم مین کافی قوت نہین رہی ہے تو بعض وقت کامیابی بالکل نہین ہوتی -

مین نے اپنے دوسرے لکچر مین آپ کو یہ بات دکھلائی تھی کہ مریضون مین سردی کے معلوم ہونیکا وہی سبب ہے جو کہ بہت زیادہ بخار کا - اور یہی بات آپکو اسکروفیولا کی قسم کی بیماریون مین نظر آوے گی + اسطور سے مرض کی دو حالتین - جو بادی النظر مین ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین ٹھیک

ٹھیک ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتی ہین اور محض اسوجہ سے آپس مین مختلف معلوم ہوتی ہین کیونکہ وہ مرض
کے بڑھنے کے مختلف درجون مین اپنے تئین ظاہر کرتی ہین + تتلی کے کیڑے یا اُس کیڑے مین جسکے
کہ ابھی تک پہ نہین نکلے ہین - ہمکو وہی کیڑا پہچان ملتا ہے جسکو کہ ہم بعد کو ایک تتلی کی شکل مین
دیکھتے ہین - جسکی کہ اول اور دوم حالتین محض ابتدائی حالتین ہین + یہی کیفیت مختلف
امراض کی بھی ہے + ہم اُس شخص پر ہنسین گے جو کہ یہ بات دعوے کے ساتھ کہے کہ
تتلی کا کیڑا تتلی سے بالکل غیر ہی ہوتا ہے اور اسی طرح سے تتلی اپنے کیڑے سے + اور اب
بھی یہ افسوس کی بات ہے کہ بالکل اسی کے موافق آج کل بھی لوگونکو امراض کے متعلق
یقین پھیلا ہوا ہے - جن امراض کی وحدانیت کو ابتک کسی نے بھی تمیز نہین کیا ہے +

مین اسکروفیولا کے ایک علاج کا ذکر کرتا ہون جسکو کہ میرے شفاخانہ مین آرام ہوا تھا + پانچ سال
کی عمر کا ایک لڑکا اپنی عمر کے دوسرے سال سے ایسا زیادہ کنٹھ مالی ہوا تھا کہ پانچوین برس عمر
مین بھی وہ چلنے پھرنے کے قابل نہوا تھا + بچہ کی گاڑی مین وہ مثل لکڑی کے لوٹھ کے پڑا رہتا
تھا + اُسکے باپ نے اُسکا علاج سر ہر آوردہ طبیبون سے کرایا تھا مگر سب فضول + درحقیقت ادویات نے جنکا
کہ استعمال کیا گیا تھا ضرور ایک تبدیلی حالت مین بجانب خرابی پیدا کر دی تھی - یہانتک کہ اُس پروفیسر نے
جسکے زیر نگرانی وہ بچہ تھا کہہ دیا کہ یہ بچہ کبھی بھی چلنے پھرنے کے قابل نہو گا + ادویات - پیپرس ڈریسنگ
پلاسٹر غسل - بجلی - غرضکہ ہر چیز کی آزمایش کی گئی لیکن بے سود کیونکہ جن ڈاکٹرونکا معالجہ ہوا اونکو
اسکروفیولا کی خاصیت کا ذرا خیال نہ تھا + عمر کے پانچوین سال کے اخیر مین وہ بچہ میرے زیر علاج آیا +
ہاضمہ جسکی جانب پیشتر کے علاجون مین کسی کی بھی کما حقہ توجہ مبذول نہوئی تھی - بالکل بے ترتیب تھا +
جسم تنا ہوا سخت اور گومڑے دار تھا + اول ہفتہ کے اندر ہاضمہ نے میرے علاج کرنے سے بلاشبہ ترقی حاصل کری -
پس شفائے کلی ہونا اغلب ہو گیا + ہر ہفتہ بہفتہ جسم نرم ہوتا گیا اور چھٹے ہفتہ مین مریض بغیر سہارے کے کھڑا
ہو سکا + اُسکا جسم عرض و طول مین بہت گھٹ گیا اور نہ بہت سخت رہا - اور بہت سے گومڑے جو کہ ہاتھ سے
چھو کر آسانی سے معلوم کیئے جا سکتے تھے منتشر ہو کر غائب ہو گئے + بعد نصف سال کے اُس بچہ کا
سر جو کہ بہت ہی زیادہ بڑا تھا گھٹ کر قریب قریب درجہ اوسط پر آگیا اور بچہ کی نسبت کہہ سکتے
ہین کہ اب صحت ہو گئی - کیونکہ وہ مثل کسی دوسرے بچہ کے کود پھاند کر سکتا ہے اور خوش و خرم ہے

بچون کے امراض کی خاصیت ۔ پیدائش ۔ غرض اور اُسکا علاج

کیا مین جملہ دیگر امراض کو بھی گننا شروع کرون ؟ غالباً چند ہی کے نام بتلانا کافی ہوگا ۔ مثلاً گلسوا ۔ کرن مول ۔ پتی اوچھلنا ۔ تشنج جملہ قسم کے ۔ اسہال ۔ ایک قسم کا گنج[1] ۔ مونہا[2] وغیرہ وغیرہ ان سب کا سلسلہ ایک ہی سبب سے ملایا جاسکتا ہے ۔ ان سب کے ہمراہ تھوڑا بہت بخار ہوا کرتا ہے ۔ اور پس انکا علاج ایک ہی طریق پر ہونا چاہیئے ۔

ان جملہ امراض مین ہم ہمیشہ دو باتون مین سے ایک بات دیکھتے ہین ۔ کیا تو زیادہ حرارت (گرمی) یا زیادہ ٹھنڈ (سردی) + جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہین یہ دونون علامتین بخار کی ہین جس سے یہ لازم آتا ہے کہ ایک ہی علاج سے دونون کو آرام بھی ہو جاویگا ۔ یہ بات مین نے ہزارون مریضون مین ثابت کردی ہے بیماری کی جملہ صورتونکا سلسلہ جسم مین مادہ فاسد کے بارسے ملایا جاسکتا ہے ۔ یا دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ مرض صرف ایک ہی ہے جو کہ بہت بہت مختلف صورتون مین ظاہر ہوتا ہے پس ضروری باتونکے لحاظ سے صرف ایک ہی طریقہ علاج کی ضرورت ہے ۔ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہین ۔ مرض کی مختلف شکلین جسم کی تندرستی حاصل کرنے کی کوششین ہین + پس اُنکو دبانا اور پوشیدہ کرنا نہین چاہیئے جیسا کہ ادویات کے ذریعہ علاج کرنے والے عالمان سکھلاتے ہین بلکہ جسم کو مدد دینی چاہیئے تاکہ ایسے شفا یابی کے اوقات جسقدر جلد ہوسکے سب سے کم خطرناک طریق مین پیدا کرے + صرف اسی طریقہ مین جسم درحقیقت شفا پا سکتا ہے + اگر مرض دبا دیا جاتا ہے یا پوشیدہ کر دیا جاتا ہے تو آہستہ آہستہ لیکن یقیناً زیادہ سخت اور بالکل لاعلاج صورتین تندرستی مین واقع ہو جاتی ہین ۔ کیونکہ مادہ فاسد ۔ ایسی حالت مین جسم کے اندر خاموش نہین رہتا بلکہ اُس مین متواتر تغیرات اور شکل مین متواتر تبدلات واقع ہوا کرتے ہین +

مرض کی تمام صورتون مین اب ایک بات متعلق غذا کے کہتے ہین + یہ ایسی ہونی چاہیئے کہ جسم مین کوئی نیا مادہ فاسد نہ داخل ہونے پاوے اور نہ اُسکی وجہ سے سڑن بڑھنے پاوے چونکہ جسم کے اندر ایک زوردار عمل جاری ہے اسوجہ سے اسپر ہضم کرنیکا جسقدر ممکن ہو کم کام ڈالنا چاہیئے + پس سب سے

نوٹ[1] ۔ سر مین گول گول چکتے پڑجاتے ہین اور بالون کی جڑ سے ایک قسم کا مواد بہت زیادہ نکلکر انجام کو بال گرجاتے ہین ۔ اور گنج سر مین ہوجاتا ہے انگریزی مین لفظ اسکالڈہیڈ ہے ۔ نوٹ[2] ۔ مونہا یعنی غشہ ۔ منہ مین چھالے پڑجانے کا مرض ہے ۔

اول بات یہ ہے کہ مریض کو بہت تھوڑی غذا دو۔ اور اُسے کھانے پینے کی ترغیب نہ دو جبکہ وہ کھانا پینا نہیں مانگتا ہے۔

اور اس موقع پر مین چند باتین بیمارون سے چھوت لگنے کے خطرہ کے متعلق اور کہنا چاہتا ہون + کوئی بھی حاد مرض (بخار) خیال مین نہین لایا جاسکتا جسکے قبل کہ کوئی مزمن حالت (جسمین کہ جسم مین مادہ فاسد کا بار ہوتا ہے) واقع نہوئی ہو + اس وجہ سے مزمن حالت بہت ہی خطرناک ہوتی ہے + یہ سچ ہے کہ یہ حالت خرابی صرف والدین سے بچون کو پہنچتی ہے۔ لیکن یہ بات ہر حالت مین واقع ہوتی ہے جہانکہ والدین مادہ فاسد سے بھرے ہوئے ہوتے ہین اور پس ایسے مادہ کے نسلاً بعد نسلاً ترقی کرنے کا یہی نے خط طریقہ ہے + جب ہم دیکھتے ہین کہ بچے کس طور سے اپنے والدین سے بیرونی جسمانی شکل اُن کی آنکھون کا رنگ اور اُن کی دماغی خاصیتون کو وراثتاً حاصل کرتے ہین تو یہ بات آسانی سے خیال مین آتی ہے کہ مادہ فاسد (فارن میٹر یا مادہ غیر) بھی خاصکر والدہ سے منتقل ہوتا ہے + اسکا فے السبب یہہ ثبوت اس واقع سے حاصل ہوتا ہے کہ مرض کی وہی شکلین معمولاً بچون مین ظاہر ہوتی ہین جو کہ والدین مین ظاہر ہوئین تھین۔

اب تک یہ خیال کیا گیا ہے کہ چھوت محض امراض حاد کی ہی حالت مین لگا کرتی ہے۔ لیکن جیسا کہ مین دکھلا چکا ہون والدین سے بچون مین مادہ فاسد کا منتقل ہونا مرض کے منتقل ہونے سے کچھ غیر نہین ہے۔ یہی چھوت ہے + اس مادہ فاسد کے منتقل ہونے سے مطلب مرض حاد کے سبب کے منتقل ہونے سے ہے + جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون مادہ فاسد کے بار کا وراثتاً پہونچنا مان کر ہی بچّون کے امراض سمجھ مین آسکتے ہین۔

سوال یہ کیا جا سکتا ہے کہ آیا امراض حاد ایک شخص کو دوسرے شخص سے پہونچ سکتے ہین۔ اور اسکا جواب "نہین" اور "ہان" دونون لفظون کے ساتھ دیا جا سکتا ہے + پورے تندرست اشخاص یعنی وہ اشخاص جن کے جسم کہ مادہ فاسد سے بری ہین بذریعہ چھوت کوئی بیماری حاصل نہین کر سکتے۔ خواہ وہ کتنی ہی

بچون کے امراض کی خاصیت ـ پیدایش ـ غرض اور انکا علاج

بے سیلائی[1] ـ بیکٹیریا[2] ـ یا ـ مائی کروبس[3] بذریعہ سانس یا براہ منہ کہا کیون نہ جاوین + لیکن اُن شخصونکی حالت مین جن کے جسم مین کہ مادہ فاسد (فارن میٹر) کا بار موجود ہے ـ سڑن سے پیدا ہوئی یہ چیزین اُس مادہ کے سڑنے کے لیئے ایک تحریک کرنے والا سبب بنجاتی ہین خصوصاً اگر مقدار حرارت اُسکے موافق ہو ـ

مرض حاد کی حالت مین مادہ فاسد متواتر جوش مین آتا رہتا ہے اور جسم اُسکو خارج کرتا رہتا ہے ـ یہ حالت خاصکر اُسوقت ہوتی ہی جبکہ مریض شفا پارہا ہی یعنی جبکہ مادہ فاسد بدنی رطوبتونکے ذریعہ سے خارج ہو رہا ہی + پس اُن مریضونکے ذریعہ سے چھوت کا خوف بہت زیادہ ہی جبکہ مرض کے دور ہوجانیکے بعد قوت حاصل کرنیکی حالتمین ہین + بذات خود چھوت کیسے لگتی ہی اس بات کو مین ایک جانی ہوئی تمثیل کے ذریعہ سے صاف صاف سمجھانے کی کوشش کرونگا ـ

آسانی سے خمیر مین آنے والی کسی شئے کا اگر ہم خمیر اُٹھاوین مثلاً شراب کا پھین یا خمیر ـ اور اس حالت مین اُسکو کسی ایسی دیگر شئے مین شامل کرین جسمین خمیر جلد اُٹھتا ہے مثلاً گوندھے ہوئے آٹے مین یا دودھ وغیرہ مین تو یہ بات ہر شخص کو معلوم ہی کہ ان آخرالذکر اشیا مین خمیر جلد پیدا ہو جاویگا ـ بشرطیکہ گرمی کافی ہو + پس خمیر یا شراب کا پھین جو کہ خود خمیر اُٹھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے پھر خمیر پیدا کر دیتا ہے اگر دودھ یا گوندھے ہوئے آٹے مین اسکو شامل کردین ہم یون کہتے ہین کہ روٹی پھولتی ہے یا دودھ جم جاتا ہے + امراض حاد مین بھی کارروائی اسکے موافق ہوتی ہی جوش کھاتا ہوا مادہ فاسد مریض کی سانس یا بخرات جسم یا پاخانہ سے نکلکر ہوا مین شامل ہوتا ہی + اب اگر یہ کسی ایسے شخص کے جسم مین داخل ہو جسمین کہ مادہ فاسد کا بار رکھتا ہے اور وہان ٹھہر جاوے یعنی فوراً خارج نہو جاوے تو اُسکا اثر موجودہ مادہ فاسد پر ٹھیک ٹھیک ایسا ہی پڑیگا جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے مین شراب کا پھین یا دودھ مین جامن یعنی بطور خمیر کے + پس وہ جسم مین ویسا ہی خمیر یعنی ویسی ہی بیماری ہوتی ہی جیسا کہ اول مین + صحیح طور سے یون کہنا چاہیئے کہ چھوت لگنے کی کل کارروائی بجز اسکے اور کچھ نہین ہی کہ جوش کھاتے ہوئے مادہ فاسد کا اُسکی قدرتی اصلی حالت مین ـ کسی دوسرے شخص کے جسم مین ٹیکہ لگانا ہے + لیکن ایسا مادہ صرف جب ہی بطور خمیر کے اثر کرتا ہے جب کہ اوسکو کافی مادہ فاسد (فارن میٹر) پوشیدہ

نوٹ[1] بے سیلائی ـ یہ نباتاتی ایسے چھوٹے چھوٹے جسم ہین جو کہ صرف خوردبین کی ہی امداد سے دیکھے جاسکتے ہین ـ انکی شکل مثل لکڑی کے سیدھی ہوتی ہے یہ بھی ایک قسم کے بیکٹیریا ہی ہین ـ نوٹ[2] بیکٹیریا ـ انکی نسبت خیال کیا جاتا ہی کہ یہ ایک قسم کے بہت ہی چھوٹے درجہ کے جاندار ہین جو کہ بمدد خوردبین نظر آسکتے ہین یہ جاندار رقیق اشیا ہین جسمین کہ کوئی اجزا کسی شئے کے موجود ہون ـ ہوا کے کچھ دیر لگنے سے پیدا ہو جاتے ہین ـ یہ ایک قسم کے باریک باریک سوت ہوتے ہین معمولاً انکی شکل مثل گرہ دار چھڑی کے ہوتی ہی اور قد مین ۱/ ایک انچھ کا نو ہزاروان حصہ لمبے ہوتے ہین ـ نوٹ[3] مائی کروبس ـ گول یا مستدیر شکل کے بیکٹیریا کو مائی کروبس کہتے ہین

حالت مین کسی دوسرے شخص مین ملتا ہے۔ صرف انہین لوگون کو کسی مرض حاد سے چھوت کا اندیشہ ہے
جنکے جسم مین کہ کافی بار مادہ فاسد کا موجود ہے۔ یا (جیسے کہ عام طور سے ظاہر کیا جاتا ہے) اُن لوگون کو
جنکو رجحان ایسے مرض کی جانب موجود ہے + اسوقت تک یہ بات معلوم نہین ہوئی ہے کہ یہ رجحان طبیعت کس بات
سے ہوتا ہے + اس قدرتی طریقہ مین مادہ فاسد کا ٹیکہ لگنے مین اور غیر قدرتی طریقہ ٹیکہ چیچک مین جو بذریعہ نشتر کے لگایا جاتا
ہے فرق وہی ہے جو کہ ٹیکہ لگانے کے مواد مین اور اُسکے ہلکے یا بھاری پن مین فرق ہے + ہومیوپیتھی یہ بات بتلاتی
ہے کہ تمام اشیا پتلے ہونے کی حالت مین بہت ہی زیادہ پُر اثر ہوتی ہین۔ اس سبب سے جوش کھاتا ہوا اقسام مادہ
اپنے قدرتی حالت ہلکاپن مین بہت ہی زیادہ پر اثر ہوتا ہے جب کہ اُسکو زمین اپنے موافق ملتی ہے۔ الوپیتھک
کی دوا کی خوراکون مین چیچک کے ٹیکہ کا اثر (مثل جملہ الوپیتھک ادویات کے) زندگی کی طاقتون پر ایک قسم کا رکاوٹ
کرنے والا اثر ڈالتا ہے۔ یعنی یہ جسم سے اُس طاقت کو دور کر دیتا ہے جو کہ جسم کے لیئے امراض حاد (کیورے ٹیو کرائی سس۔
بخار) پیدا کر کے مادہ فاسد کو نکالدینے کے لیئے درکار ہے + خراب مواد کی مقدار کو بھی یہ بڑھاتا ہے اور اس طریقہ سے
ایک زیادہ خراب مزمن حالت پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ مزمن امراض کے اُس ترقی کرنے سے جو کہ ٹیکہ چیچک کے رواج دینے
کے زمانہ سے ہوئی ہے بخوبی ثابت ہے + بخار کی تمام دیگر ادویات مثلاً کونین[۱]۔ انٹی پائرین[۲]۔ انٹی فیبرین[۲]۔ مارفیا[۳] وغیرہ
کا ایسا ہی اثر ہے + جسم کے تندرستی حاصل کرنے کی کوششون کو وے محض نا کس کر دیتی ہین اور مادہ فاسد کے جوش کو
کم بلکہ بند بھی کر دیتی ہین۔ لیکن کبھی خارج نہین کرتین + اسی سے وہ امراض پیدا ہوتے ہین جو کہ پیشتر بہت کم پائے
جاتے تھے مثلاً سرطان۔ بے حد گھبراہٹ۔ دیوانگی (فالج) سیفلس۔ سل۔ اسکروفیولا وغیرہ وغیرہ + جسم مین
زیادہ زیادہ مادہ فاسد بھرتا تو جاتا ہے لیکن بذریعہ تیز بحران (کیورے ٹیو کرائی سس) کے اُسکو خارج کرنیکی
قابلیت جسم مین نہین ہوتی + امراض مذکورہ مین بار مادہ فاسد کا بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے اور پورا آرام
معمولاً آیندہ ممکن نہین + وہی ادویات جن مین کہ بخار کو بہت تیزی کے ساتھ دبا دینے کی قابلیت موجود ہے
مثلاً کونین۔ انٹی پائرین۔ انٹی فیبرین۔ فی نیسٹین[۴] وغیرہ اطبا کے نزدیک بخار کی عمدہ ادویہ ہوگئی ہین

نوٹ [۱] کونین بخار کی بہت مشہور دوائی عام لوگ جانتے ہین۔ نوٹ [۲] یہ دونون یعنی انٹی پائرین اور انٹی فیبرین وہ ادویات ہین جو کہ اکثر لوگ بغرض پسینہ
لانیکے مریض کو دیا کرتے ہین یہ ادویات زہریلی ہین بڑی احتیاط سے اور مقدار مقررہ مین ہی استعمال کیجاتی ہین۔ بے احتیاطی سے سم قاتل ہو جاتی ہین۔ نوٹ [۳] مارفیا
افیون کا جوہر ہے۔ اکثر قسم کے درد مین تخفیف کرنے کے لیئے دیا کرتے ہین۔ یہ بھی زہریلی دوا ہے اور نشہ بھی کرتی ہے مقررہ مقدار سے زیادہ بھی زہر قاتل ثابت ہو سکتی ہے
نوٹ [۴] یہ بھی بخار کی ایک دوا ہے جسکا استعمال ڈاکٹر لوگ کرتے ہین سخت درد سر کی حالت مین بھی اسکو استعمال کرتے ہین۔

بچوں کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور انکا علاج

یہ ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ ایسی قسم کی ادویات تندرستی کے نقصان پہونچانے کے لیئے سب سے زیادہ خطرناک ہین + ایک اور بھی بات کہہ سکتے ہین -

ہم سب لوگونکو اس امر کا تجربہ ہے کہ میڈیکل سائنس روزانہ نئی نئی قسم کی ادویات کے استعمال کرنے کی تلاش مین رہتا ہے کیونکہ پرانی قسم کی ادویات آیندا اثر نہین کرتین + ٹیوبر کلن ان آکیولیشن (مرض سل کے لیئے ٹیکے) کی نسبت جوا نذنا کیئے والا جوش وخروش (قبل اسکے کہ ایک مریض بھی ظاہرا شفا پایا ہو) ہوا تھا اوسکی یاد فرمایئے - ایسا تماشا دنیا مین اسکے قبل کبھی بھی یقیناً نہین دیکھا گیا ہے + اول ہر نئی دوا ضروری قوتون کو بیحس کر دیتی ہے - اور کچھ عرصہ مین جسم اسکے لیئے ایسا بیحس ہوجاتا ہی کہ آیندہ اسکا مقابلہ نہین کر سکتا + اب ایک نئی اور زیادہ زبردست دوا درکار ہوتی ہے کہ ضروری قوتون کو اور زیادہ بیحس کرے - یہانتک کہ مادہ فاسد مین جوش کا آیندہ اٹھنا کسی طریق سے نہین روکا جاسکتا - اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جان جاتی رہتی ہے + ایک تمثیل سے یہ بات اور زیادہ صاف ہوجاوے گی -

ہر شخص جوکہ تمباکو پینا سیکھتا ہی اُسے آیندہ اپنے معدہ سے اسوقت تک لڑنا پڑتا ہی جبتک کہ آخرالذکر (یعنی معدہ) اوسکے زہریلی نکوٹین[1] کیلئے بالکل بیحس نہوجاوے + اولاً معدہ مین کافی قوت اس بات کی ہوتی ہی کہ اس زہر کے اثر سے اپنے تئین بچانے مین کامیاب ہو لیکن بہت جلد ہی اسکی قوت کم ہوجاتی ہی اور نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ زہر کے اثر سے وہ بالکل بیحس ہوجاتا ہی + بمقابلہ پیشتر کے اب ہمکو ایک زیادہ قوی زہر کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ معدہ پر پہلا سا ہی اثر کرے -

وہ لوگ جوکہ تمباکو پینا شروع کرتے ہین اور اُسکو دفعتاً برداشت نہین کرسکتے وہ ہمکو متعجب کرنیوالی یہ بات کہا کرتے ہین کہ انکے معدے ابھی بہت کمزور ہین - انکو اسکی عادت ہونی چاہیئے - ابھی تک وہ تمباکو پینے کو برداشت نہین کرسکتے + حالت بالکل اسکے برخلاف ہی - جسوقت تک کہ معدہ تمباکو کا مقابلہ کرتا ہے تو اُس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ اسمین ابھی کافی ضروری قوت موجود ہی - یعنی اُسکے زہر کو جبریہ خارج کرنیکے لیئے اسمین کافی طاقت ہی - جب یہ کچھ بھی مقابلہ نہین کرتا تو گویا پیشتر کی قدرتی تیزی جاتی رہی - اور بمقابلہ پیشتر کے زیادہ کمزور ہوگیا -

اسطور پر اس پوشیدہ مادہ فاسد سے بھر نیکے بعد جسم کو کسی اور زیادہ طاقتور بیرونی تحریک کی ضرورت ہوتی ہی - اگر اس سے مادہ فاسد کا نکلوانا منظور ہے - وجہ یہ کہ اسکی ضروری قوت کم ہوگئی ہے + مین یہ بتلا چکا ہون کہ یہ تحریک کیا چیز ہی

نوٹ [1] یہ وہ زہریلی چکنی رقیق شئے ہے جوکہ تمباکو کو پینے سے اسمین سے نکلتی ہے -

عموماً تو یہ موسم کی ایک تبدیلی ہے جوکہ اسکا سبب اوّل ہوتی ہے - اور اسیوجہ سے غیر معمولی سردی ہونے کے بعد ہمیشہ بڑی بڑی عالمگیر بیماریان ظہور مین آتی ہین ۔

اس موقع پر مین چند تمثیلین پیش کرونگا + اگر شراب کی ایک بوتل کسی اندھیرے اور سرد تہ خانہ مین آپ لیجا دین تو جوش اُس مین آسانی سے نہ آویگا + لیکن بوتل کو دھوپ مین رکھنے اور زیادہ گرم حرارت مین رکھنے سے جوش اُس مین فوراً پیدا ہونے لگتا ہے - حالانکہ بوتل بہت مضبوطی سے بند کی گئی ہے + یہ جوش نہ توڑنے سیلائی اور نہ مائی کروبس سے پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن صرف روشنی اور حرارت سے + اسی کے ساتھ شراب جو کی بیرونی شکل تبدیل ہوگئی ہے - اولاً صاف تھی اب گدلی ہوگئی ہے - اور اگر اب اوسمین ننھے سیلائی موجود ہین تو وے سڑن سے پیدا ہوئی ہین ۔

ہوا مین بھی ہمکو وہی بات معلوم ہوتی ہے + ایک دن تو گرمیون کا صاف و پاکیزہ دن ہمکو ملتا ہے - دوسرے دن آسمان گھرا ہوا ہے + لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ پانی کی بھاپ جو ہوا مین نامعلوم موجود رہتی ہے وہ اکٹھی ہوکر موسم کی حرارت کی تبدیلی سے (اور اس موقع پر حرارت کی کمی سے) جم جاتی ہے + اس موقع پر ہم اس بات کو بھی دیکھتے ہین کہ کس طور سے ہر ایک خاص درجہ کی ٹھنڈک سے خود اُسکے موافق ہی شے نیچے گرتی ہے (اوس - کہر - بارش - اولہ یعنی پتھر - برف) تاہم اس بات کے جاننے مین کوئی دقت نہین ہوتی کہ یہ سب چیزین پانی سے ہی بنتی ہین -

گرم ملکون کے دلدل کی جگہون مین سڑتا ہوا مادہ دلدل سے اُٹھکر ہوا مین شامل ہوتا رہتا ہے - پس ایسے شخص کا جسمین کہ مادہ فاسد کا بار موجود ہے تھوڑی دیر اُس موقع پر کھڑا رہنا بخار (جوش سڑن) پیدا کرنے کیلئے کافی ہے + دلدل سے اُٹھتے ہوئے انجرات جسم کے اندر کے مادہ فاسد (فارن میٹر) پر ایسا اثر کرتے ہین جیسا خمیر گوندھے ہوئے آٹے مین - یعنی سڑن (بخار) پیدا کرتے ہین + تمام بند پانی بھی ایسے ہی اثر کرتے ہین گو اسقدر تیزی سے نہین + پہاڑکی صاف شفاف جھیلون (جنکی پتھریلی تلی کی وجہ سے سڑن نہین ہوتی) اور زمین کے دیگر بند تالابون کے فرق کو ذرا ملاحظہ فرمایئے -

بعض اوقات آخرالذکر (تالاب) بھی اچھے صاف رہتے ہین - لیکن موسم کی ہر ایک تبدیلی کے ساتھ پانی مین سڑن پیدا ہوتی ہے - سڑن نیچے سے اُٹھکر تمام جھیل کو گدلا کرتی ہے

بچون کے امراض کی خاصیت۔ پیدایش۔ غرض اور انکا علاج

پس اکثر اس بات کی شناخت کیجا سکتی ہو کہ پانی کے نیچے کی زمین کیسی ہو۔ ٹھیرے ہوئے پانی مین جسکی
تلی مین کیچڑ ہے اکثر ایک قسم کا جوش۔ ٹھیک ٹھیک اوسی طریقہ مین جیسے کہ دلدل کے پانی مین بوجہ تبدیل
موسم آیا کرتا ہے۔ اور تب دیگر اشیا مین یہ بطور خمیر کے کام دیتا ہو + یہ کارروائی جوش صاف طور سے نظر
آسکتی ہے اگر حالت موسم سرما اور گرما کا مقابلہ کیا جاوے + موسم سرما مین دلدل کا ٹھیرا ہوا پانی ذرا
زیادہ صاف ہوتا ہے کیونکہ سردی سے ہر طرح کا جوش اور سڑان رُکتی ہے۔ لیکن گرم موسم مین
یہ گدلا ہو جاتا ہے اور ناگوار معلوم ہوتا ہے +

سوال صرف یہ ہو کہ جب براہ راست چھوت کا لگنا غیر ممکن ہے تو کسی عالمگیر بیماری (وبائی مرض)
کا سبب کیا ہو سکتا ہو۔ کیونکہ ایک ہی مرض کو آج ہم ایک مقام پر دیکھتے ہین اور کل دوسرے مقام پر +
یہ امر ظاہر کیا جا چکا ہے کہ جسم کے اندر بغیر موجودگی مادہ فاسد (فارن میٹر) کے عالمگیر
بیماریون کے ہونے کا تو کوئی سوال ہی نہین ہو سکتا + زیادہ قریب دیکھنے پر عالمگیر بیماریان
ہر سال ہوتی ہوئی ہمکو ملتی ہین۔ گو کہ ہمیشہ اسقدر زیادہ پھیلی ہوئی نہین ہوتین جیسا کہ ابتدائے
سنہ ۱۸۹۰ء کا اِن فلوانزا + لیکن اس بات سے کون شخص واقف نہین ہے کہ ہر سال خاص
خاص وقتون پر امراض خسرہ۔ سُرخ بخار۔ ڈفتھیریا۔ کالی کھانسی۔ زکام۔ ان فلوانزا۔ وبائی
طریق مین ظاہر ہوتے ہین + عموماً عوام کے یکسان طرز معاشرت کے لحاظ سے یہ بات نکلتی ہو
کہ اُن مین مادہ فاسد کا بار عموماً (خواہ بحساب اُسکے مقدار خواہ بحساب اوسکی قابلیت کے)
اسیطور سے ایک قسم کی یکسان حالت ظاہر کیا کرتا ہے + اب اگر ایک ہی تحریک کرنیوالا سبب
اس مادہ پر اثر ڈالے یعنی اگر موسم ایک ہی قسم کی بیرونی تحریک جسم کی ضروری قوتون کو دلادے تو
آخر الذکر بھی ایسی ہی کوششین (بخار) مادہ فاسد کو خارج کرکے تندرستی حاصل کرنیکی کرینگی +
اور جبکہ بہت سے شخصون مین (مادہ فاسد کا) بار زیادہ تر یکسان ہو تو اوسکے مانند سبب بھی اُسی کے
مطابق اثر بہت سے لوگون مین پیدا ہوگا۔ اسطور سے مرض وبائی پیدا ہو جائیگا + لیکن کسی شخص کو
یہ ہرگز بھولنا نہین چاہیئے کہ امراض وبائی مین بھی علیحدہ علیحدہ مریضونکی حالت ایک سی نہین ہوتی
ہمیشہ انکی علامات اور طریقہ روائی مرض مین کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہو + جب کبھی کہ کوئی مرض وبائی

جیساکہ ہمنے انفلوانزا کی حالت مین دیکھا ہی۔ آج کہین اور کل کہین ظاہر ہوتا ہی تو سبب اوسکا محض موسم ہی ہی + اس بات مین ایسے امراض۔ طوفان باد و باران سے مشابہ ہوتے ہین۔ جو طوفان کہ یسا او قات وبائی طریق مین ظاہر ہوتے ہین یعنی آج ایک جگہ اور کل دوسری جگہ + جبکہ کوئی مرض وبائی کسی جگہ مین ایکبارگی پھوٹ نکلتا ہی تو براہ راست چھوت کا لگنا جیسے کہ ظاہر ہوچکا ہے۔ مرض کے پھیلانے مین بقیہ باتون کی کمی کو پورا کردیتا ہی ٹھیک ٹھیک ویسے ہی جیسے کہ گذشتہ وبائے انفلوانزا مین +

ایسی وبائین جو کہ بہت دور تک پھیلی ہون سالہا سال مین کم ہوئی ہین + لیکن جیسے کہ مذکور ہوا اسکا اکیلا سبب فقط یہی ہی کہ اطبا نے لوگونکی ضروری قوتون کو ایسا زیادہ بے حس کرنا سیکھ لیا ہی کہ لوگونکو ضائع کر ڈالنے والے حملہ وبائی اوقات نازک (کیوریٹیو کرائی سِس) مین جسم صرف اُسیوقت ضروری مقدار قوت زندگی کو پھر باقاعدہ اکٹھا کرتا ہی جبکہ خاص وباؤ کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہوتا ہی + مگر اسکا نتیجہ لازمی طور سے یہ ہوتا ہی کہ ایک اور زیادہ خراب اور تمام جسم مین مزمن (پوشیدہ) حالت مرض کی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہمکو شک نہین ہے کہ وہ وقت ضرور آئیگا جبکہ اس امر کو سب جگہ لوگ جان جائینگے +

اس کل گفتگو کے مطلب کو اکٹھا کرنے پر ہم یہ باتین حاصل کرتے ہین

(اول) مزمن حالتین امراض کے منتقل ہونے مین (یعنی والدین سے بچون مین کو) صرف مادہ[1] فاسد (فارن میٹر۔ مادہ غیر) ہی اس ارسال کا سبب ہی + جو کوئی شخص اسطور سے مرض کے ایک سے دوسرے مین پہونچنے کو روکنے کا خواہشمند ہی تو پس اوسکو سب سے اول اس مواد سے نجات حاصل کرنیکی فکر کرنی چاہیئے + یہ طریقہ ارسال بہت ہی خراب طریقہ مرض کے بڑھانے کا ہی۔ کیونکہ یہ بات[2] ہر مرض مین واقع ہوتی ہے۔ حالانکہ مرض حاد کے ذریعہ چھوت صرف اُسیوقت لگتی ہی جب رجحان طبیعت اُسطرف کو موجود ہے + اس بات کی تنقیح کہ جسم مین کس حد تک مادہ فاسد پوشیدہ حالت مین بھرا ہوا ہے بذریعہ سائنس آف فیشیل ایکسپریشن ہوسکتی ہے +

(دوم) مرض حاد کے بذریعہ چھوت لگنے کی حالتین۔ امراض حاد ایک شخص سے دوسرے شخص مین سڑے ہوئے مادہ کے معمولاً بذریعہ ہوا پہنچنے سے ہی پہنچتے ہین + لیکن اس دوسرے شخص کے جسم مین مادہ فاسد (رجحان طبیعت) کی موجودگی کے بغیر چھوت کا لگنا غیر ممکن ہی۔ کیونکہ مرض صرف اس مادہ کے سڑنے سے ہی پیدا ہوتا ہے + پس بیمار کے کمرے مین صاف ہوا کا

نوٹ [1] یعنے والدین سے اولاد مین وقت ولادت سے مرض کا پہونچنا ۔ ۱۱

نوٹ [2] یعنے ہر مرض بذریعہ والدین اُنکے بچون مین ابتداے پیدایش سے ہی آسکتا ہے ۔ ۱۲

بچونکے امراض کی خاصیت + پیدائش - غرض اور اونکا علاج

بوجود ہونا امر مقدم ہے + بجز اسکے کہ کھڑکیان کھولی رکھی جاوین یا مکان کو ہوادار کرنیکا کوئی آلہ استعمال کیا جاوے اور کوئی ذریعہ اسکے (صاف ہوا کے) حاصل کرنیکا نہین ہے + تمام خوشبویات اور ہر قسم کی ہوائی سمیات کے اثر کو دور کرنیوالی ادویات جبکہ کہ استعمال اسقدر زیادہ کیا جاتا ہے مادہ فاسد کو دفع نہین کرتین بلکہ محض ہوا کو خراب کرتی ہین + اوسیکے ساتھ وے ہماری تندرستی کے محافظ یعنی قوت شامہ کے حواس کو کُند کر دیتی ہین - اور مریض کے بہت ہی بدبودار انجرات کی طرف سے ویسے اوسکو لاپرواہ بنا دیتی ہین - اونکا عمل ٹھیک ٹھیک مثل مذکورہ بالا ادویات کے ہوا کرتا ہے یعنی بہتری کے لیئے نہین بلکہ خرابی کے لیئے + تمام کوششین ان نباتاتی اجسام کو جو کہ سڑن سے پیدا ہوتے ہین ضایع کرنے کی چاہین کی جاوین - لیکن اوس مین کامیابی کبھی نہوگی - اور چونکہ بہت تھوڑا ہی ناقص مادہ جسم مین سڑن پیدا ہونے کے لیئے کافی ہوتا ہے - پس ہوائی سمیات کا بذریعہ ادویات صاف کرنا کوشش بے فائدہ ہے + مناسب علاج محض وہی ایک ہے جو کہ جسم کو صاف کرتا ہے اور مادہ فاسد یعنی مرض کی جانب رُجحان کی جڑ کو باہر نکال دیتا ہے + آپ اسکو جانتے ہین - یعنی فریکشن ہپ اور سٹز باتھ اور اسٹیم باتھ[علٰحدہ] + مریضونکے علاج مین اکثر مین اُنکے متعفن انجرات کے سونگھنے پر مجبور ہوا ہون + اسکے بعد فریکشن سٹز باتھ لینے کے وقت ویسی ہی بُری بو اکثر خود میرے جسم سے نکلی ہے - یہ ذرا کم سخت تھی + اسجگہ ایک ثبوت ہمکو بہت صاف اس امر کا ملتا ہے کہ جسم کی ضروری قوتین بذریعہ غسل اسقدر زیادہ ہوگئی تھین کہ مرض کی سمیت کو وہ خارج کر سکا +

(سوم) یہ سادہ علاج ہمکو تمام وبائی امراض کے اثر لگنے سے بھی بچاتا ہے کیونکہ اسکے ذریعہ سے مادہ فاسد (رُجحان طبیعت) جسم سے دور ہو جاتا ہے اور بغیر اسکے کسی مرض - اور پس کسی وبائی مرض کا ہونا ممکن نہین + اس طرق پر مین دکھلا چکا کہ مرض کا ایک جسم سے دوسرے جسم مین پہونچنا اور اُس سے چھوت کا لگنا صرف اُسیوقت ممکن ہے جبکہ مادہ فاسد جسم مین موجود ہو + بغیر اسکے کوئی مرض نہین اور بغیر مرض کے کوئی چھوت نہین + لیکن جسم کے اندر مادہ فاسد (فارن میٹر) کے بارے مطلب صرف اندرونی غلاظت سے ہی ہے + جو شخص اپنے جسم کو اندر سے - اور نہ کہ صرف باہر سے صاف رکھنا جانتا ہے وہ جملہ قسم کی چھوت لگنے سے محفوظ ہے +

نوٹ ۱ اوس باتھ یعنی دہوپ سے غسل لینا اسمین اور شامل ہونا چاہیئے - دیکھو اسکے لیئے صفحہ ۱۰۷ لغایتہ ۱۰۹ +

یہ محض صفائی ہی ہے جس سے کہ شفا ہوتی ہے + ہر شخص یہ ہمیشہ خیال کرتا ہے کہ (مرض کی) مختلف صورتوں کے نیچے نئے اور مختلف اسباب پوشیدہ ہوتے ہین - اور اس امر کو بالکل بھول جاتا ہے کہ نیچر بسا اوقات ایک ہی چیز کو بہت زیادہ مختلف شکلون مین ظاہر کرتی ہے + یہ بات تتلی کے کیڑے اور تتلی کی حالت مین - نیز بارش - برف - اولہ - اوس اور کہر کی حالت مین ہمکو نظر آتی ہے +

مذکورہ بالا باتونکو لحاظ کرکے اگر ہم اب ان تدابیر کا خیال کرین جو کہ پیشہ ڈاکٹری امراض حاد مثلاً ڈفتھیریا چیچک سیتلا - ہیضہ - کی حالت مین چھوت لگنے کو روکنے کے لیئے استعمال کرتا ہے - تو ہر شخص کو درحقیقت افسوس معلوم ہوویگا + ہم دیکھتے ہین کہ تمام گھرون سے تعلق قطع کردیا جاتا ہے - اور مکانات مین ہر جگہہ کاربولک ایسڈ اور دیگر بیکار ہوا صاف کرنے والی ادویات کی بو بھری رہتی ہے جن ادویات کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ چھوت کے مواد کو رفع کرتی ہین + ہر شخص کا صبر جاتا رہتا ہے جبکہ وہ باربار اخبارون مین جہازون کے ہفتون بلکہ مہینون تک اس غرض سے کوارنٹ[۱] ٹائن مین رکھے جانیکا ذکر پڑھتا ہے تاکہ چھوت نہ لگے + جو شخص کہ اسقدر عرصہ تک مریضونکے عملی علاج مین لگا رہا ہو جسقدر کہ مین لگا رہا ہون - تو اوسکو چھوت کے خطرات کی ایک بالکل مختلف ہی تصویر نظر آوے گی اگر اوسکی آنکھین کھلی ہوئی ہین + مین نے ڈفتھیریا - سرخ بخار - خسرہ - چیچک سیتلا کے بیمار بچون کو اونکے بھائی یا بہنونکے ساتھ ایک ہی بستر مین سوتے ہوئے دیکھا ہے - اونکے خاندان کی حالت کے لحاظ سے کوئی اور طریقہ اختیار نہین کیا جاسکتا تھا - اسپر بھی چھوت نہ لگی کیونکہ اون دیگر بچون کو (مرض کی جانب) رجحان طبیعت نہ تھا یعنی اون مین مادّہ فاسد کا بار نہ تھا جو کہ مرض کے بڑھنے کے لیئے اسکو غذائیت پہنچانے والا ہوتا + برعکس اسکے مینے بعض بعض گھرانون مین دیکھا ہے کہ تمام بچے ایک دوسرے کے بعد مرض سرخ بخار مین - ڈفتھیریا مین - اور چیچک سیتلا مین بیمار ہو گیئے ہین باوجودیکہ حکیمون کی رائے کے موافق جملہ ہدایات متعلق ادویات صفائی پر عمل بہت ہی پورے طور پر کیا گیا تھا + ایسی حالتون مین بھی مین نے بچونکے والدین کو پیشتر سے آگاہ کردیا تھا کہ گو سردست ایک ہی بچہ بیمار ہوا ہے لیکن دیگر بچونکو بھی مرض لگ جاویگا - کیونکہ

نوٹ [۱] یہ بحری قانون ہے کہ اگر کسی جہاز پر کسی مرض متعدی کے موجود ہونیکا شبہہ ہو تو اوسکو ایک میعاد مقررہ کے لیئے سب جہازون سے علیحدہ کردیتے ہین تاکہ اوسکی چھوت دور ہو جاوے - بعد گذرنے میعاد کے وہ دیگر جہازون سے مل سکتا ہے اور اسکے دریا فرنگی آمد و رفت کھولدیجاتی ہے - پہلے یہ زمانہ چالیس دن کا رکھا جایا کرتا تھا - اب میعاد کم بھی کردیتے ہین - اس طریق مین علیحدہ رکھے جانے کو کوارن ٹائن کہتے ہین - ۱۲

بچون کے امراض کی خاصیت - پیدایش - غرض اور اُنکا علاج

سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مجھے یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ ایسے امراض کی طرف انکی طبیعت میل کرتی ہے + پس ہم دیکھتے ہین کہ ڈاکٹرون کی ان امراض وبائی کی روکنے والی مجوزہ تدابیر کیسی فضول ہین + ہمکو صرف نیچر کی طرف دیکھنا چاہیئے تاکہ یہ معلوم ہوجاے کہ واقعی بات ایسے ہی ہے جنگل مین ہمکو پُرانے درختون کی جڑین ملتی ہین جنکو کہ کیڑون مکوڑون نے کھا ڈالا ہے اور جنکے اوپر کہ لکڑی پھول کر مختلف چیزین پیدا ہوگئی ہین - اور برخلاف اسکے اوسیکے قریب ایک نیا پیڑ ہری بہار کے ساتھ نکل رہا ہے اور باوجودیکہ خطرناک دشمنان اسکے اردگرد موجود ہین یہ اُن کی بالکل پرواہ نہین کرتا + اگر اس نیچے درخت مین مرض کا تخم لگ گیا ہوتا اور پرورش کرنے والا ناقص مادہ اسمین بھرا ہوتا تو ضرور یہ کیڑون مکوڑون اور سانپ کی ٹوپی وغیرہ کی پیدایش سے بری نہو سکتا لیکن حالت موجودہ مین اسکی شاخین زور کے ساتھ نکلتی ہین - کوئی کیڑا مکوڑا اسکو ضرر نہین پہونچا سکتا - نہ سانپ کی ٹوپی وغیرہ کے قسم کی کوئی شے اسپر جم سکتی ہے - وجہ ان کل باتون کی یہ ہے کہ (اُن چیزون کے لیئے) مناسب قسم کی غذا اسمین موجود نہین ہے ۔

یہی میری آرزو ہے کہ جو کچھ چھوت کے بارہ مین مینے کہا ہے اُسکی ضرورت کو عام لوگ بخوبی سمجھ لیوین تاکہ ادویات سے علاج کرنیوالے متعصب اشخاص کی غلط اور وہم کی تعلیم کا اثر دور ہو - تب عام لوگ کسی مرض متعدی کے چھوٹنے پر اپنی عقل کو ہاتھ سے نہ دیوینگے بلکہ صبر اور اطمینان کے ساتھ علاج مین مصروف ہونگے

وجع مفاصل اور نقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑ جانا - لنگڑا و لنجا پن ہاتھون اور پیرون کا سن ہونا - سر کا گرم ہونا

ان سب کا سبب اور علاج

ایک لکچر

لیڈیز اور جنٹلمین۔۔۔

روماٹزم یعنی وجع مفاصل یا گٹھیا کا مرض ایسا زیادہ پھیلا ہوا ہے کہ اس ترقی کا ذکر سننے سے جو کہ سائنس نے اسکے علاج مین کی ہے۔ آپ لوگونکو دلچسپی ہوگی + زمانہ سابق مین صرف زیادہ عمر کے اشخاص خاصکر مرد ہی اس وجع مفاصل مین مبتلا ہوتے تھے۔ لیکن آج کل کسی عمر اور کسی جنس کے شخص کو یہ نہین چھوڑتی۔ بچے بھی خاصکر اس مین گرفتار ہوتے ہین + یہ بات بھروسے کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ باوجود بیشمار ادویات کے جو اس مرض مین استعمال کیجاتی ہین۔ یہ مرض بڑھ گیا ہے جسم کا ہر حصہ اس مین مبتلا ہوسکتا ہے + ایسا کون ہے جس نے کسی نہ کسی وقت گٹھیا کے ان موذی دردون کو پیر۔ ہاتھ۔ کندھے۔ سر۔ یا دانتون مین برداشت نہ کیا ہو + سب سے زیادہ خوف دلانے والا غالباً وہ درد ہے جو کہ جوڑون مین ہوا کرتا ہے۔ یعنی آرٹیکولر روماٹزم[۵] +

لوگ اس مرض کے سبب کو دریافت کرنیکے لیئے بہت ہی کم تکلیف اٹھاتے ہین۔ یہ بات ہمیشہ کہی جاتی ہے کہ مجھے سردی لگ گئی ہے۔ درحقیقت یہ تعجب کی بات ہے کہ ہماری صدی کی ایجاد کرنیوالی ذہانت نے کسی قسم کا ایسا موسم نکالنے کی کوشش نہین کی جسمین کہ جوان اور بڈھے ہونکو زکام پیدا کرنیکی قابلیت نہو + لیکن اس سردی لگجانے کے بارے مین کچھ اور بھی کہنا باقی ہے + فرض کیجیے کہ سردی اور تری کے موسم مین سپاہیون کی ایک رجمنٹ کھلے ہوئے میدان مین باہر بھیجی گئی ہے۔ یہ لوگ قریب قریب ایک ہی عمر کے

[۵] اسکو روماٹک فیور بھی کہتے ہین۔ یعنی جوڑون مین درد اور شدت سے بخار ہوتا ہے +

وجع مفاصل ونقرس ۔ عرق النسا ۔ اعضا کا مڑ جانا ۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اور عام لوگون کی راے مین قریب قریب ایک ہی تندرستی کے منتخب لوگ ہوا کرتے ہین + اُنکی واپسی پر یعنے رجمنٹ کے میدان سے واپس آنے پر مختلف طریقون مین اثر ظاہر ہونگے + بعض آمین کھانسی اور زکام کی شکایت کرینگے ۔ دوسرے لوگ شاید دانت کے درد کی یا چند دیگر لوگ درد گٹھیا کی ۔ لیکن زیادہ حصہ آدمیون کا اپنی اچھی حالت تندرستی مین ہوویگا یا کہ خفیف علالت مثل درد سر سے نجات ہی حاصل کر چکا ہوگا + لیکن اس سبکا سبب موسم ہی بتلایا جاتا ہے ۔ اور وہ لوگ جو کہ ایسا کہتے ہین ظاہرا صحیح کہتے ہوئے معلوم ہوتے ہین کیونکہ لوگون کے جسمون مین تبدیلیان (جیسا کہ خود اونکو معلوم ہوا) اُنکے ہمیشہ کھلی ہوئی ہوا مین ہونے سے ہوئین + مگر اولی سبب اسکا غلطی بہ نسبت تلاش کیا جاتا ہے + دنیا مین مشکل سے ہی کوئی نتیجہ بمقابلہ اوسکے کہ جو اس موقع پر نکالا گیا ہے زیادہ غلط نکالا گیا ہوگا یعنی کہ ایک ہی موسم ایک شخص کو تو ایک ہی وقت مین بیمار کر سکتا ہے اور دوسرے کو اچھا +

اور یہہ ایک امر واقعی ہے کہ صدیون تک بیمار انسان کو درحقیقت بہت ہی تھوڑی امداد ایک ایسے مثلہ مرض سے پہونچائی گئی ہے جو کہ اس قسم کی ایک دوسرے یعنی ضد باتون کو حل کرنے کے ناقابل ہے ۔ برخلاف اسکے گٹھیا کی شکایتین خاصکر بہت زیادہ بڑھ گئی ہین +

گٹھیا کا اثر صرف جسم کے ایک جانب ہوا کرتا ہے ۔ یا صرف ایک ٹانگ ایک بازو یا ایک کندھے پر + میری راے مین محض یہی واقعہ کافی طور سے ثابت کرتا ہے کہ موسم کا قصور نہین ہے کیونکہ یہ بات بالکل قیاس مین نہین آتی کہ گٹھیا صرف ایک ٹانگ یا ایک بازو کو ہی پکڑ لیتی ہے جب کہ دونون ٹانگ اور دونون بازون پر ایک سا ہی اثر باہر کی جانب سے پڑا تھا + یہہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایک ہوا دار دریچی کے جانب اپنا داہنا ہاتھ کر کے بیٹھا ہے مگر گٹھیا کا اثر اُسکے بائین ہاتھ مین ہوتا ہے اگرچہ بایان ہاتھ بمقابلہ داہنے کے ہوا سے زیادہ دور تھا اور زیادہ محفوظ تھا + پس اگر ہم گٹھیا سے بچنے مین بمقابلہ بیشتر کے زیادہ کامیابی چاہتے ہین تو ہمکو چاہیئے کہ اُسکے سبب کی زیادہ ہوشیاری کے ساتھ تلاش کرین +

اول ہمکو یہہ بات غور سے دیکھنی چاہیئے کہ اس بیماری مین اور دیگر امراض مین کیا کیا باتین مشترک ہین + اگر ہم اچھے طور سے گٹھیا کے کسی مریض کا امتحان کرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ اُسکو بخار بھی ہے ۔ اور درد کے مقامات

ہین ورم اور سوزش موجود ہے - ہاضمہ بھی درست نہین ہے + ہم یہ بات بھی دیکھتے ہین کہ سوزشش
خاصکر آرٹیکولر روماٹزم کی حالت مین ہمیشہ مقامات مقررہ مین ظاہر ہوا کرتی ہے + وہ علامات
جوکہ بتلائی گئی ہین ہمکو فوراً سبب کے ایک درجہ قریب ترلیجاتی ہین - سردست ہمکو تین علامتون
تک محدود رکھنا چاہیئے یعنی بخار - سوزش اور بدہاضمہ - اور اس بات کو دریافت کرنا چاہیئے کہ کس
وجہ سے یہ باتین پیدا ہوئین + یہ بات تو مین کہہ چکا ہون کہ جوڑون کی گٹھیا مین درد ہمیشہ
مقررہ مقامات پر ہوا کرتا ہے + تعجب ہے کہ میرے وسیع تجربہ مین ایک مرتبہ بھی ایسا نہ ہوا
کہ آرٹیکولر روماٹزم کے مرض مین بڑا حصہ درد کا - علاوہ جوڑ کے نیچے کے کسی اور دوسرے
مقام پر معلوم ہوا ہو - مثلاً گھٹنے کے اوپر کی جانب کبھی نہین بلکہ ہمیشہ اُسکے نیچے کی جانب + یہ بات
اتفاقیہ نہین ہے بلکہ اسکا کوئی سبب ضرور ہوگا -

جیساکہ بیان کرچکے ہین جسم مین فارن میٹر (مادّہ غیر - مادّہ فاسد) بغیر بخار پیدا کیئے ہوئے جس سے کہ مادّہ
جسم سے نکلے - اکثر جسم مین پھیل جاتا ہے + ایسی حالت مین جسم اسقدر زیادہ فارن میٹر سے بھر جاتا ہے جسقدر
کہ اُسکا بھر جانا ممکن ہے + بہرکیف برفستان مین اور معتدل ملکون مین یہ حالت واقعی بالغ اشخاص
کی ہوا کرتی ہے + اگر ایسی حالت مین ہوا کی حرارت دفعتاً گھٹ جاوے تو مواد اپنی اصلی جگہ کو پھر واپس
ہونے لگے گا + یہ بات ہم جانتے ہین کہ گرمی سے تمام چیزین پھیلتی ہین اور سردی سے سُکڑتی ہین + یہ عام
قدرتی قاعدہ جسم انسان مین بھی صحیح پایا جاتا ہے - بخار کی حالت مین اس پھیلنے کو ہم صاف صاف معلوم کرتے
ہین - اور برعکس اسکے جوتون اور دستانون کے اندر سردی سے ہاتھ پیرون کا سُکڑنا + اعضا کا اسطور سے
سُکڑنا اس مادہ فاسد پر جوکہ اُن مین جمع ہے ایک قسم کا دباؤ ڈالتا ہے - اوسکو (مادہ فاسد کو) حرکت
دیدیتا ہے اور اُسکی اصلی جگہ یعنی پیڑو کی طرف اوسکو واپس کرتا ہے + جوڑون مین مادہ فاسد اکھٹا
ہوجاتا ہے - اسکی رفتار مین جوڑون کی متواتر حرکت سے روکاوٹ ہو جاتی ہے + اس رکاوٹ کے
مقابل مین دباؤ[ف] پڑنے سے سوزش مع ورم پیدا ہوجاتی ہے جس سے کہ سخت درد معلوم ہونے لگتے ہین
اور چونکہ مادّہ واپسی کی حالت مین ہے سوزش معہ ورم اور درد ہمیشہ جوڑون سے نیچے معلوم
ہوا کرتے ہین یعنی گھٹنے کے نیچے - کندھے کے جوڑ کے نیچے وغیرہ وغیرہ +

ف یعنے اُس مادّہ کے دباؤ پڑنے سے جوکہ پیڑو کی طرف واپس ہورہا ہے +

وجع مفاصل ونقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑ جانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

سپاہیون کی تمثیل پر اگر ہم پھر غور کرین تو ہمکو اور بھی زیادہ یقین اس بات کا ہو جاوے گا کہ مرض کا اصلی سبب خود جسم کے ہی اندر ہونا چاہیئے اور تمام وہ بات جوکہ موسم کرتا ہے یہ ہے کہ جسم مین ایک قسم کی پلٹ پیدا کر دیتا ہے یعنی مزمن اور ناقص حالت کو حالتِ حاد یعنی حالتِ بخار مین تبدیل کر دیتا ہے + پس مرض کی علامات صرف جسم کے اُنہین حصون مین ظاہر ہوتی ہین جنہین کہ فارن میٹر (مادۂ غیر۔ مادۂ فاسد) کی کچھ مقدار موجود ہے +

ہمکو یہ بات بہت صاف معلوم ہوگئی کہ ارٹیکولر روماٹزم کسطور سے پیدا ہوتی ہے + اگر ہم گٹھیا کے کسی مریض کا علاج کرنا اختیار کرین تو مقامات ماؤف کا محض کوئی مقامی ہی علاج کرنا بیشک خلاف

تصویر بوتل

عقل ہوگا + تکلیف کم کرنے کے لیئے۔ مادہ کو پتلا کرنے کے لیئے۔ اور اُسکے لیئے راستے کھول دینے کو ایک مقامی اسٹیم باتھ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن شفا حاصل ہونے کے لیئے فارن میٹر (مادہ غیر۔ مادہ فاسد) کو رفتہ رفتہ قدرتی آلاتِ اخراجِ مواد کی جانب کھینچ لینا چاہیئے اور وہان سے خارج کر دینا چاہیئے +

بیشک یہ بات صرف آرٹیکولر روماٹزم کے ہی بارہ مین سچ نہین بلکہ عموماً روماٹزم کے بارہ مین + جہان کہین کہ یہہ (گٹھیا) ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً کندہون مین۔ کمر مین۔ کسی جانب مین۔ گردن یا جوڑون مین۔ (وہان یہہ) رگڑ کی وجہہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ فارن میٹر کے لیئے کوئی رُکاوٹ یا مقابلہ کرنے کے لیئے کچھ نہ کچھ ہونا چاہیئے۔ جسم کے اندر جوش کھاتے

ہوئے مواد کو رکاوٹ ملتی ہے کیونکہ جوش جیسے کہ بوتل کی حالت مین پھیلتا ہے - بغیر رکاوٹ پائے ہوئے نہین پھیل سکتا + بوجہ اس رکاوٹ کے جوکہ اعضا سے مثلاً گردے - معدہ - دل پھیپھڑے - اور جوڑون سے پہونچتی ہے - ہر جگہ رگڑ پیدا ہوتی ہے + اگر حرکت زیادہ ہے تو درد پیدا ہو جاتا ہے + لیکن یہ بات صاف ہے کہ چونکہ فارن میٹر اعضا سے لگتا ہے اُن مین اکھٹا ہوتا ہے اور جگہہ قائم کرلیتا ہے اسوجہہ سے آخر الذکر (یعنی اعضا) مین ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور اونمین مرض پیدا ہو جاتا ہے +

تمام درد تمام روماٹزم یعنی گٹھیا (خاص لفظ سے کچھ سروکار نہین ہے) ہر ایک قسم کی چیس - جلن کا معلوم ہونا - ہر ایک قسم کا دباؤ صرف رگڑ سے ہی پیدا ہوتا ہے - اور رگڑ فقط حرکت سے ہی آتی ہے +

یہی بات ہے جوکہ مین آپ صاحبون سے گٹھیا یعنی روماٹزم کے سبب کے متعلق سب سے اول کہنا پسند کرونگا اس مسئلہ کے ثابت کرنیکے لیئے منجملہ بہت سی حالتون کے چند حالتونکا جو میرے مطب مین بار بار ملتی ہین اب مین ذکر کرونگا - اور اس طریق سے آپ کو طریقہ علاج سمجھاؤنگا +

اس سال کے شروع مین مجھے ایک عورت نے بلایا جوکہ حسب بیان اُسکے شوہر کے - روماٹزم کے مرض مین بہت ہی گرفتار تھی - خاصکر داہنی ٹانگ مین - اُسکے اوپر بھی جوڑ مین - کمر اور گردن مین + عورت نے یہ سوال کیا کہ اے مسٹر کیوہنی آپ کس علاج سے کرنے کا ارادہ کرتے ہین" + پیشتر کے علاج مین جوکہ چند ہفتون تک ہوا تھا کوئی کامیابی نہوئی تھی + اس قسم کے سوالات سننے کا مین عادی ہوگیا ہون + اول مین نے یہ بات بتلائی کہ کسطور سے یہ درد پیدا ہوتے تھے + مینے جواب دیا کہ "میرے تجربہ کی رو سے ٹانگون کے کمر اور جانگھون کے علاج کرنے سے (اونکو گدے - رضائی وغیرہ مین لپیٹنے سے) کچھ مقصد برآری نہوگی + تمام درد جنکی کہ آپ شکایت کرتی ہین دبے اندرونی بخار کی علامات ہین + پس ہمکو گرمی سے کام نہین لینا چاہیئے بلکہ خرابی کی جڑ تک پہونچنا چاہیئے اور بڑھی ہوئی گرمی کو کم کرنا چاہیئے اس طریق علاج کی صحت آپ کو جلد نظر آجاویگی" + چونکہ عورت بالکل ہاتھ پیر نہ ہلا سکتی تھی اسوجہہ سے غسل ویشت کا ٹب اُسکے پلنگ کے قریب رکھا گیا +

وجع مفاصل و نقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑ جانا - لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اُس مریضہ کو جو کہ ذرا سی حرکت پر بھی بڑے زور سے چلاتی تھی - تین اشخاص نے ملکر پانی مین بٹھلایا + مینے بیمارونکی ایک وایہ کو بتلایا کہ اُس بیچاری مریضہ کو ایک فریکشن سٹز باتھ کرائے + مین خیال کرتا ہون کہ پندرہ منٹ بھی نہ ہوئے ہونگے جبکہ وہ مریضہ جو کہ ابتدا مین متواتر کراہتی رہی تھی - چپ ہوگئی - مین نے کہا کیا خوب تم تو دفعتاً بڑی ہی خاموش ہوگئین" اسکا جواب اُسنے یون دیا کہ "ہان سب درد جاتے رہے" + اس سے آپ دیکھتے ہونگے کہ علاج صحیح ہوا تھا + کمر جانگھون اور گردن مین درد اُسی طریقہ مین اُٹھتے تھے جیسے کہ مین بتلا چکا ہون - اور صرف ایسے ہی علاج سے اچھے ہو سکتے تھے + چند دنون مین وہ عورت بغیر مدد پلنگ سے اُٹھنے اور خود غسل کرنے کے قابل ہوگئی اور چند ہفتون مین وہ پھر اپنا کام کرنے لگی +

ایک دوسرا واقعہ اور ہے + ایک زیادہ عمر کے شخص نے جو کہ مہینون سے ایکیوٹ آرٹیکولر رومیٹزم کا علاج بغیر کچھ نفع حاصل کیئے ہوئے کرا رہا تھا - مجھے طلب کیا اور مجھ سے دریافت کیا کہ کیا مین اوسکی ایسی حالت مین امداد کر سکونگا + سائنس آف فیشل ایکسپریشن کے ذریعہ سے تشخیص کرنے کے بعد مین نے بتلایا کہ اُسکی امداد کرنے کے لیئے ابھی بہت دیر نہین ہوئی ہے + اوسکی بائین ٹانگ مین درد تھا + علاج اُسی طریق پر کیا گیا جیسے کہ پیشتر کی مریضہ کی حالت مین - اور دو غسلون نے اُس شخص کو پیدل واپس جانے کے قابل بنا دیا حالانکہ وہ گاڑی مین آیا تھا + اب سوال یہ ہے کہ صرف بائین ٹانگ مین کیون مرض ہوا اور نہ کہ داہنی ٹانگ مین +

اس بات کو مین تمثیل کے ذریعہ سے سمجھاؤنگا +

اُس لکچر مین جو کہ مینے بخار پر دیا ہے - مین مادہ فاسد کے ایک ہی جانب اکٹھے ہونیکو اوتل کے اندر اوسکے مانند کارروائیونکو دکھلا کر مشرح بیان کر چکا ہون + غالباً آپ لوگونکو بھی بغیر اور زیادہ سمجھانیکے صاف معلوم ہوگیا ہے کہ ایک جانب کا مرض - فالج ہیمپلیجیا وغیرہ کے ایک ہی جانب اکٹھا ہونے سے پیدا ہوتا ہے + اب آپ شاید یہ بات دریافت فرمائینگے کہ آخر الذکر حالت کیسے پیدا ہوتی ہو - کیونکہ یہ اغلب ہے کہ جسم جہانتک کہ ممکن ہو - زیادہ جگہ گھیرنیکے لیئے مادہ کو (الگ الگ) تقسیم[۱] کر دیوے گا + ہان واقعی یہ اجتماع معمولاً بالکل ایک ہی جانب نہین ہوتے ہین - بلکہ وے قریب قریب ہمیشہ ایک جانب شروع ہوا کرتے ہین +

---

[۱] یعنے جسم مادہ فاسد کو تمام اپنے مختلف حصون مین علیحدہ علیحدہ پہونچا دیویگا +

اوراسی جانب ہوتے رہتے ہین جب تک کہ وہ جانب ضرورت سے زیادہ بھر نہ جاوے - جسکی وجہ یہ ہے کہ مادّہ کم و بیش دوسری جانب مجبورًا جاتا ہے + لیکن اول جانب بہت عرصہ سے (مادّہ) زیادہ جمع ہورہا ہے + ایک طرف اکٹھے ہونے کا سبب محض کشش سے متعلق ہے - یہ سبب محض اس بات سے پیدا ہوتا ہے کہ مادہ اُس قاعدہ کا پابند ہے جو کسی شئے کو مرکز کشش کی طرف رجوع کرتا ہے +

چند سادہ تجربون سے یہ بات صاف ہوجاوے گی + فرض کیجئے کہ ہم کانچ کی دو بوتلو نکو لیوین - اولاً اُن کو پانی سے بھر کر بند کردین اور اسی حالت مین اُنکو رات بھر رہنے دیوین + صبح کے وقت اُنکو دیکھنے سے ہمکو کوئی تبدیلی معلوم نہین ہوتی اور نہ یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ بوتلین کس جانب پڑی رہی ہین + لیکن اگلی شب اگر ہم تھوڑی سی مٹی ہر ایک بوتل کے پانی مین ملاکر اوسکو ہلادیوین اور پھر اُن بوتلون کو پہلے دن کی سی حالت مین رکھدیوین تو اگلی صبح کو ہمکو ایک فرق نظر آوے گا + بوتلون کو ہوشیاری کے ساتھ اُٹھانے سے ہمکو فورًا معلوم ہوجاتا ہے کہ شب گذشتہ مین وہ کس جانب رکھی رہی ہین - کیونکہ جس جانب وہ رکھی رہی ہین اُس جانب مٹی جمع ہوجاوے گی جسکے اوپر کہ پانی بالکل صاف ملیگا + اور اگر تیسری شب اس مٹی مین ہم کوئی چیز تیز خمیر پیدا کرنے والی شامل کردیوین تو اُسکے بعد صبح کو ظاہرا حالت تو ایک سی ہی معلوم ہوگی لیکن بوتلو نکو کھولنے پر اور اونکو کسی گرم جگہ لیجانے پر بوتل کے اندر اس بیٹھی ہوئی مٹی مین جوش پیدا ہونے لگے گا + جوش کھاتا ہوا مادّہ اُٹھکر اوس طرف کو نکل جاتا ہے جس جانب کہ بوتل لیٹی رہی ہے (دیکھو تصاویر - اے اور بی) + پس یہ محض کوئی اتفاقیہ ہی بات نہین ہے کہ مادّہ بوتل کے ایک خاص جانب سے نکلجاتا ہے - کیونکہ یہ ہمیشہ اوسی جانب سے نکلے گا جس جانب کہ بوتل مین یہہ اکٹھا ہوا تھا +

مٹی مین بغیر کسی خاص خمیر کے بھی جوش شروع ہوا ہوتا - ایسی حالت مین اسکا انحصار صرف موسم کے اثر پر ہوا ہوتا - اور اسکے لیئے شاید ہمکو بہت عرصہ انتظار کرنا پڑا ہوتا + اگر جوش کھاتے ہوئے مادہ کو کسی بہتر عمدہ طور سے بند بوتل کے اندر آپ خیال مین لاوین تو اُس مین آپ کو جسم انسان سے اور بھی زیادہ مطابقت رکھتی ہوئی تمثیل ملے گی + جوش کھاتے ہوئے مادہ کے ٹکڑون کو جگہہ کی ضرورت ہے اور اسکو وہ بوتل کے اطراف کو پھیلاکر حاصل کرتے ہین کیونکہ بوتل تو بند ہے +

وجع مفاصل ونقرس۔عرق النساء۔آعضا کا مُڑ جانا۔لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اُن کارروائیون کو جو کہ جسم کے اندر ہوتی رہتی ہین یہ سادہ تجربے تمثیل کے ساتھ بتلاتے ہین۔ مادّہ نیچے کی سمت جمع ہو جاتا ہے اور اِس بات کا انحصار کہ یہ نیچے کی سمت کونسی ہے۔ خاصکر اِس طریقہ پر ہوتا ہے جو کہ ہم سونے کی حالت مین اختیار کرتے ہین +

کسی پورے تندرست شخص کو دیکھکر کوئی شخص یہ نہین تمیز کرسکتا ہے کہ وہ شخص کس پل سونے کا عادی ہو + اُسکو بھی یہ بالکل یکسان ہے کہ آیا دہنی کروٹ سوئے یا بائین۔ کیونکہ وہ ایک جانب ایسے ہی
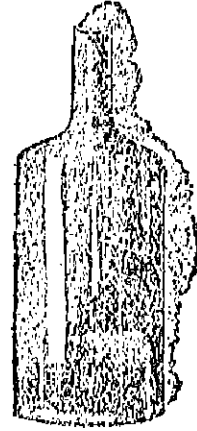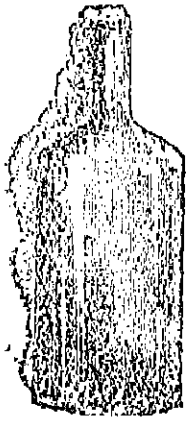
تصویر لــہ　　　تصویر فی

آرام سے لیٹ سکتا ہے جیسا کہ دوسری جانب + لیکن جبکہ جسم مین فارن میٹر (مادّہ غیر۔ مادّہ فاسد) کا بار موجود ہے تو میرے نئے طریقہ تشخیص کی رو سے یہہ بات کہ بمقابلہ ایک جانب کے دوسری جانب اجتماع مواد کم ہے یا زیادہ۔ فوراً جان لینا بہت آسان ہو + جبکہ اجتماع مواد بہت ہی زیادہ ہو گیا ہے تو اسکا تقسیم[۵۱] ہونا زیادہ تر باقاعدہ ہو جاتا ہے حالانکہ حالت ایسی نیچی کی ہو جاتی ہے کہ شخص معلول کسی کروٹ بھی آرام کے ساتھ نہین لیٹ سکتا بلکہ بیقراری کے ساتھ ہاتھ پیر مارتا ہے اور کروٹین بدلتا ہے +

جبکہ ایک جانب خاصکر بھری ہوئی ہے تو یہ سمت بمقابلہ دوسری سمت کے زیادہ آسانی کے ساتھ یا زیادہ شدت کے ساتھ مبتلائے مرض ہوویگی + پس آپ لوگ دیکھتے ہین کہ یہ بات

---

[۵۱] یعنی فارن میٹر کا جسم کے حصّون مین منتشر ہونا یا پہونچنا +

کیسے ممکن ہے کہ مثلاً کوئی شخص اپنا وا ہنا ہاتھ کسی ہوادار کھڑکی کے سامنے کرکے بیٹھے اور پھر بھی اُسکے بائین ہاتھ مین گٹھیا ہو جاوے +

یہ بات سچ ہے کہ جسم انسان مین ایک جانب مادہ کا جمع ہونا ایسا جلد واقع نہین ہوتا جیسا جلد کہ بوتل کے اندر + لیکن بچے اکثر مادہ کا بار ایک ہی جانب لیئے ہوئے پیدا ہوتے ہین - اسکی وجہ کیا تو اُنکی والدہ کا ایام حمل مین ایک ہی جانب لیٹ کر سونے کا عادی ہونا - یا وہ جگہہ جو کہ بچہ نے رحم کے اندر اختیار کرلی تھی - ہوتی ہے +

اب آپ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ سپاہیو نکی حالت مین جنکا ذکر کہ اوپر آچکا ہے کیون درد دندان وغیرہ ایک ہی جانب ہوا تھا - اور اسیطور سے آپکو یہ بھی بغیر دقت کے معلوم ہوجاویگا کہ کیون میرے مریض کی صرف بائین ٹانگ مین ہی گٹھیا ہوئی تھی + متواتر برسون تک اپنی بائین کروٹ سے ہی وہ سویا کرتا تھا - اسوجہ سے بار (فارن میٹر کا) ایک ہی جانب ہوا تھا +

سب سے پچھلے مریض کا علاج کرنے کیے تھوڑے عرصہ بعد شہر مگڈے برگ مین ایک ایسے واقعہ گٹھیا کے متعلق جسکو کہ عجیب خیال کرتے تھے - مشورہ لینے کے لیئے مجھے بلایا + پس مین گیا - اور دیکھا کہ مریض بالکل معمولی قسم کا تھا - صرف علامات بہت سخت تھین + گھٹنا اور ٹخنے سخت سوجے ہوئے تھے اور درد کرتے تھے اور گھٹنے کے اوپر کا حصہ بھی بہت سوجا ہوا تھا - پس مریض اپنی ٹانگ سیدھی نہین کر سکتا تھا + اُسنے مجھ سے کہا کہ اُسنے اپنی زندگی مین بہت تکلیف اُٹھائی تھی - مرض نے ہر سال اُسپر حملہ کیا تھا اور ہر دفعہ مرض زیادہ بگڑتا گیا + سر سے پیر تک وہ شخص مادہ ناقص سے بھرا ہوا تھا + نیا فارن میٹر (مادہ غیر) اُسکے گھٹنے کی طرف دباو ڈال رہا تھا حالانکہ پرانا واپس نیا چاہتا تھا + سختی جلد آگئی ہوتی اور تب مرض نقرس ہوگیا ہوتا[1] + اسکی وجہ تھوڑی سی یہ تھی کہ مرض کا اب تک ہمیشہ مقامی علاج گرمی سے کیا گیا تھا + یہہ سچ ہے کہ اس علاج[2] مین حالت تبدیل ہوگئی تھی اور ظاہر اشفا ہوگئی تھی - لیکن درحقیقت مرض محض تبدیل ہوکر مرض مزمن ہوگیا تھا - مواد خاموش پڑا تھا لیکن ہر قسم کی جدید بیٹھرن سے حرکت مین آنے کے لیئے طیار رہتا +

---

[1] یعنی اگر علاج ٹھیک ٹھیک میرے طریقہ سے شروع نہوا ہوتا تو گھٹنے مین سختی آگئی ہوتی اور یہی پھر نقرس کہلاتا +

[2] یعنی مقامی علاج مین جو ہمیشہ گرمی سے کیا گیا تھا +

وجع مفاصل و نقرس، عرق النساء، اعضا کا مڑ جانا - لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

مقامات معلول (دلائی) پر اسٹیم باتھ ملائم کیے گئے اور مادہ ناقص کو کھینچنے کے لئے بہت دیر تک کٹ ٹھنڈے غسل دیئے گئے +

چند ہی دنوں میں اس علاج کو بہت ہی بڑی کامیابی حاصل ہوئی +

ایک مرتبہ ایک عورت نے جسکے ہاتھ اور پیروں میں مرض نقرس کی بہت ہی تکلیف تھی مجھ سے مشورہ لیا + اسنے کہا کہ تمام علاج جو کیا جا سکتے تھے کئے گئے ہیں مگر سب بے سود ثابت ہوئے ہیں + میں نے اسکو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ اسکی بیماری محض مادہ ناقص کے باعث ہوئی ہے اور افاقہ ہونا ممکن ہے جبکہ آخر الذکر (یعنی مادہ) خارج ہو جاوے اور تمام اعضا اپنا اپنا کام ٹھیک طور سے کرنے لگیں + میں نے اسکے لیئے تین فریکشن سٹز باتھ روزانہ تجویز کیا - نتیجہ ظاہر ہوا کہ کوئی نیا فارن میٹر (مادہ غیر - مادہ فاسد) جسم میں داخل نہ ہو جاوے + چند ہفتہ تک پیر اسقدر سرد نہ رہے جیسے کہ پیشتر سرد تھے - بلکہ کافی گرم ہو گئے ذرا سے فاصلہ پر گرمی صاف طور سے محسوس ہو سکتی تھی - پس ٹھنڈے غسلوں نے جسم میں سردی پیدا نہیں کر دی تھی بلکہ گرمی + انکا کام فارن میٹر کو دور کر دینے کا ہے اور اس طریقہ میں خون کی گردش کی حالت پیدا کر دینے کا - جس سے گرمی صحیح آجاتی ہے + تھوڑے سے عرصہ کے اندر جوڑوں میں سے حرارت رفع ہو گئی اور جسم میں اصلی (قدرتی) درجہ کی گرمی آگئی - مریضہ کو آرام ہو گیا +

مرض نقرس کا ایک دوسرا واقعہ -

ایک خاندان میں جہاں کہ میں نے چند ہفتے بچوں کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا تھا - مجھے ایک چھوٹے کمرہ کے اندر بلایا گیا جس میں کہ مجھ سے کہا گیا کہ ان بچوں کی دادی رہتی ہے + اوسنے مجھے ایک بات کہنے کی آرزو خواہش ظاہر کی تھی + اوسنے کہا "میں دیکھتی ہوں کہ میرے پوتوں کے علاج میں آپ کو کیسی کامیابی ہوئی ہے - کیا آپ مجھے بھی امداد نہیں کر سکتے ؟ - میں بڑی تکلیف میں ہوں اور ان تمام لوگوں کو جو میرے گرد رہتے ہیں بہت بڑی تکلیف دیتی ہوں - میں تین سال سے پلنگ پر پڑی ہوں" میں نے فوراً جواب دیا "یہ بالکل ممکن ہے - اگرچہ

مالشیں مہیا کی جاویں لیکن اوّل یہ کہ

سلسلہ الذکر [illegible] +

انتڑیون۔ گردون اور جلد کا پہلے سے عمدہ فعل + آپ کی بیماری اخراج مواد مین نقص آنے سے پیدا ہوئی ہے "مسٹر کیوہنی شاید اس بات مین آپ صحیح ہین۔ واقعی مین آمین بڑی خوش ہوئی۔ کئی سال سے مجھے پسینہ نہین آیا ہے پیشتر مجھے بہت پسینہ آیا کرتا تھا + انتڑیونکا بھی یہی حال ہے۔ چوتھے پانچوین یا چھٹے دن ایک دفعہ۔ ورنہ میرا ہاضمہ اچھا ہے"

لوگون کو یہہ اکثر کہتے ہوئے سنا جاتا ہے کہ اُن کا معدہ اور ہاضمہ بہت ہی عمدہ ہین۔ صرف اُن کو قبض کی تکلیف ہے + یہہ ایک بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ لوگ عمدہ ہاضمہ سے کس قدر کم واقف ہین + مین نے مریض کو جواب دیا کہ ہان۔ غذا جسم مین داخل تو آسانی سے ہوتی ہے لیکن ٹھیک ٹھیک باہر نہین نکلتی + اور اُن چیزونکا کیا ہوتا ہے جو کہ جسم کے اندر داخل ہوتی ہین؟ نقرس ناقص ہاضمہ کا نتیجہ ہے۔ اس سے کچھ کم و بیش نہین ہے" + یہ بات اُس ضعیفہ کو جسکو ستروان سال تھا معقول معلوم ہوئی۔ اور اُس نے مجھ سے درخواست کری کہ اُسکا ایک یا دو دن کے اندر علاج شروع کر دیا جاوے + مین نے اپنے یہان کی غسل دینے والی عورت بھیجدی اور وہ طریقہ جسمین کہ غسل لیئے جانیکو تھے تجویز کر دیا + مریضہ کو تین غسل روزانہ لینے پڑے جنکے بعد کو اُسکو بستر مین اس غرض کے لیئے رکھا گیا کہ اگر ممکن ہوسکے تو اوسکو پسینہ آجاوے + اُسکو پسینہ بمقابلہ ہماری امید کے جلد آنا شروع ہو گیا۔ اور ہر غسل کے بعد ایسا کھل کر آتا تھا کہ شب کے وقت اُسکی رات کی پوشاک دو مرتبہ تبدیل کرنی پڑتی تھی + چند ہفتہ مین اُسکو اسقدر افاقہ ہو گیا تھا کہ وہ بلا تکلیف کے اُٹھ سکتی تھی اور اپنے کمرے مین ٹہل سکتی تھی +

اس مریضہ کو نقرس کا مرض تھا + سبب اول یہ تھا کہ اُسکا ہاضمہ بیقاعدہ تھا۔ اور اُس کے ناقص ہاضمہ کے پہلے اثرون مین سے ایک کا نتیجہ گٹھیا ہوا + مریضہ نے ایک دن مجھ سے کہا کہ جبتک کہ میری دکان موجود تھی تب تک مجھے ہمیشہ بہت کام کرنا پڑتا تھا۔ اور اپنے گٹھیا کے دردون پر زیادہ توجہہ نہ کری۔ لیکن بعد دکان چھوڑنے کے مجھے نقرس کا مرض ہو گیا + دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ گٹھیا کی خبر نہ لی گئی تو نقرس پیدا ہو گیا +

عرق النساء بھی کولہے کے جوڑ مین سوزش و ورم کے علاوہ کچھ اور چیز نہین ہے۔ یہ بھی اسی طریقہ مین پیدا ہوتا ہی جسمین کہ گٹھیا۔ اور پس اوسی طریقہ مین اچھا بھی ہو جاتا ہی + میرا ایک پیشہ ور کا

وجع مفاصل ونقرس ۔عرق النسا ۔ اعضا کا مڑ جانا ۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

مریض جو کچھ اپنے شکریہ مین تحریر کرتا ہے اُسکو سُنئیے ۔

اُپنے ناقابل بیان تکلیفات کے شفا ہونے کے بارہ مین اپنی دلی مشکوریون کو آپ کی خدمت مین اس تحریر کے ذریعہ سے بھیجتا ہون +

۱۸۸۵ء کے موسم خزان مین بائین کولہے کے شدید درد مین جسکے ساتھ کہ سختی بھی لگی ہوئی تھی مبتلا ہوا ۔ اسکے بعد داہنے کولہے مین اور زیرین حصہ کمر مین (درد ہو کر) تمام جسم مین سختی اور اکڑا پن بڑھ گیا + اُس حکیم نے جس سے کہ مینے علاج رجوع کیا مرض کو عرق النسا تشخیص کیا + اسکے طریقہ علاج نے سخت فوٹو فوبیا (روشنی کا خوف) نس ٹیگمس (آنکھ کے پپوٹو نکا کانپنا) ۔ چہرہ مین تیز درد ۔ سر مین بھاری پن بائین بازو اور ہاتھ مین بہت ہی سخت درد اور اینٹھن کی تکلیفات اور عام طور سے پوری کمزوری ۔ اور ایزاد کردین ۔ یہانتک کہ مین نہ تو اپنے پاتابے اور جوتے نکال سکتا تھا ۔ اور نہ بغیر مدد کے پلنگ پر لیٹ سکتا تھا + بوجہ بہت شدید درد کے میرے بال تھوڑے عرصہ مین بہت سفید ہو گئے +

بارہ سے زائد اس شہر کے مشہور پروفیسران اور ڈاکٹرون نے میرا علاج ناکامیابی کے ساتھ کیا تھا اور چند لکچرار یونیورسٹی نے بھی مجھے بطور ایک عجیب مریض کے طالبعلمونکو مشاہدہ کرایا تھا + ایک نوجوان طبیب نے سرکاری میڈیکل سند حاصل کرنے کے لیئے امتحان پاس کرنے کی غرض سے مجھے (اپنے امتحان کا) ایک مضمون قرار دیا + مین نے ایک ایک مرتبہ اکثر مہینون تک میونی سیپل شفاخانہ اور یونیورسٹی کے کمزور بیمارون کے علاج گاہ مین قیام کیا + آخرش لیپزگ یونیورسٹی پالی کلینک کے ایک ڈاکٹر نے مجھے ۱۸۸۹ء مین مسٹر لوی کیوہنی سے جو کہ اُسوقت مین عوام کو لکچر دیتے تھے مشورہ لینے کی صلاح دی + ۲۳ جنوری ۱۸۸۹ء کو مین نے مشورہ حاصل کیا +

۲۴ ۔ جنوری کو مین نے اُس کے غسل شروع کیئے + اول ہی غسل سے پیشاب بہت آیا ۔ پیڑو چھوٹا ہو گیا ۔ سر ہلکا معلوم ہوا ۔ اور برسون بعد اول ہی مرتبہ مین بلا مدد لکڑیون کے ۔ جنکا کہ استعمال برابر ابتک رہا تھا ۔ چلنے کے قابل ہوا + اُسی دن مین نے یونی ورسٹی پالی کلینک کے پروفیسران کی درخواست پر اپنے آپ کو اُنکے روبرو پیش کیا تاکہ اپنی حالت مین حیرت انگیز ترقی ہونے کا ثبوت اُن سے حاصل کرون +

تین ہفتہ تک آپ کے مجوزہ طریق علاج کو پورے طور سے کرنے کے بعد مین ایک جماعت عام مین میڈیکل یا نیشنل طلبا کی موجودگی مین ۱۳ر فروری ۱۸۸۹ء کے دن آپ سے یہ رپورٹ کرنے کے قابل ہوا کہ مین کامل حالت تندرستی مین ہون - اور ساتھ ہی ساتھ اپنے کلام کی تائید مین ہر قسم کے حرکات کا نظری مشاہدہ کرایا +

" اسوقت سے مین بالکل اچھا رہا ہون اور کام کرنے کے قابل ہون + مین ایک سو پاونڈ (قریب پچاس سیر) کا وزن ہر ایک ہاتھ مین لیجا سکتا ہون - حالانکہ پیشتر مین ہاتھ ہلا بھی نہین سکتا تھا اور کام کرنے اور بوجھہ لیجانے کا تو ذکر ہی کیا ہے + ۱۸۸۸ء کے موسم خزان سے ۲۳- جنوری ۱۸۸۹ء تک لیپزگ شہر کے سر برآوردہ حکما نے میرا علاج کیا تھا - میری حالت دمبدم زیادہ خراب اور ردی ہوتی گئی تھی + آپ نے اپنے نئے طریق علاج سے مجھے ۲۳ر جنوری اور ۱۳ر فروری ۱۸۸۹ء کے درمیان حالت تندرستی اور کام کرنے کی قابلیت کو پہونچادیا +
لیپزگ ہینرک - کے"

اب ہمکو سرد ہاتھ اور پیرون کی اور گرم سر کی اصلیت پر غور کرنے دیجیئے + ہم سب لوگ جانتے ہین کہ سر واقعی سرد ہونا چاہیئے - اور ہاتھ اور پانون گرم - لیکن ہمکو اکثر اسکے بالکل ضد حالت ملتی ہے + اب دیکھیئے کہ یہ علامات مرض کیسے پیدا ہوتی ہین + مین نے اپنے کسی پہلے لکچر مین کہا تھا کہ بغیر بخار کے کوئی مرض نہین ہوتا اور بغیر مرض کے کوئی بخار نہین ہوتا + پس میرے کہنے کے مطابق یہ حالت بھی ایک قسم کی حالت بخار ہونی چاہیئے + یہہ کہ گرم سر کی حالت مین واقعی ایسا ہوتا ہے - یہین کوئی شخص شک نہین کرتا + سرد ہاتھ اور پانون کا علامات بخار خیال کیا جانا گمان کمتر ہے + لیکن مین دعوی کے ساتھ کہتا ہون کہ دونون یعنی گرم سر اور سرد ہاتھ اور پانون ایک ہی طریقہ مین پیدا ہوجاتے ہین + یہہ کس طور سے ہوسکتا ہے ؟ ہر مرض جسم کے اندر فارن میٹر (مادۂ غیر - مادۂ فاسد) کی موجودگی سے پیدا ہوتا ہے + بخار یعنی سڑن کے ذریعہ سے یہہ مادہ پیٹرو کے مقام سے چلکر جسم کے بعید از بعید حصون مین جاتا ہے + کچھ تو ان مقامات بعید مین اکھٹا ہوجاتا ہے یعنی سر - پانون اور ہاتھو نہین + جوش کھاتا ہوا مادہ اگر پانون اور ہاتھون مین پہونچتا ہے تو وہان اسکو بہت ہی کم رکاوٹ ملتی ہے

وجع مفاصل ونقرس۔ عرق النسا۔ اعضا کا مڑ جانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

فارن میٹر (مادہ فاسد) اول پیر کی انگلیون مین اور انگوٹھون مین جمع ہوتا ہے۔ اسکے بعد پائون مین اور اسطور سے رفتہ رفتہ گردش خون کو کم کرتا ہوا اور پس گرمی کو گھٹاتا ہوا اوپر کی جانب ٹانگو نمین کو پھیلتا ہے + ہاتھون کی بھی یہی کیفیت ہے + بہت سے لوگون کے اول صرف انگلیونکے سرے ہی سرد ہوتے ہین بعضون کا صرف ایک پیر۔ بعد ازان برسونکے عرصہ مین اُن لوگونکو ٹانگونکی بھی شکایت ہونے لگتی ہے جوکہ گھٹنون تک سرد ہوجاتی ہین + گرم پاتابون کا استعمال کیا جاتا ہے مگر وہ بھی زیادہ عرصہ تک مدد نہین کرتے + سمّور کے جوتے بھی چند روزہ ہی آرام پہونچاتے ہین۔ پھر ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ کوئی گرم کپڑا کام نہین دیتا + پائون اب گرم نہین کیئے جاسکتے + اس سے یہ بات صاف ہوگئی جیساکہ مشہور ہے کہ پوشاک جسم کو گرم نہین کرتی بلکہ جسم پوشاک کو گرم کرتا ہے + اور اگر شروع مین گرم پوشاک کسیکو سردی معلوم ہونے سے محفوظ رکھتی ہے تو سبب یہ ہے کہ ہاتھ پیرون مین ابھی کچھ مقدار حرارت باقی ہے جوکہ موٹے کپڑون مین پہونچتی ہے اور اُنمین قائم رہتی ہے + لیکن یہ حفاظت جوکہ گرم کپڑون سے ملتی ہے بہت عرصہ تک نفع نہین دیتی + جلد سے مواد کے خارج ہونے اور خون کی صحیح گردش مین جب کبھی کہ رفتہ رفتہ کمی آویگی تو گرم سے گرم پوشاک بیکار ہوجاوے گی +

سر کی کیفیت بالکل ہی اسکے مختلف ہے + دماغ جسمین کہ کافی خون پہونچتا رہتا ہے۔ بمقابلہ ہاتھ اور پاؤن کے اس مادہ فاسد (فارن میٹر) کو جو اُسپر دباؤ ڈالے ہوئے ہے بہت ہی زیادہ روکنے کی قابلیت رکھتا ہے + پس بہت زیادہ رگڑ اسکا نتیجہ ہے اور اسکا نتیجہ گرمی ہے + اس طریقہ مین معاملہ[۹۱] ہوگیا + وہی بات جس سے کہ ہاتھ اور پاؤن سرد ہوجاتے ہین۔ ٹھیک ٹھیک سر کو اولاً گرم کردیتی ہے + لیکن سر مین گرمی بھی جلد یا دیری سے ختم ہوجاتی ہے + اپنے مطب مین۔ مین نے کافی مریض ایسے دیکھے ہین جنکے کہ سر بالکل ٹھنڈے ہوگئے تھے + پس اسجگہہ بھی ایک حد ہے + جبکہ مادہ فاسد (فارن میٹر) بہت بڑی مقدار مین سر کی طرف دباؤ ڈالتا ہے تو کچھ عرصہ بعد یہان بھی رکاوٹ جاتی رہتی ہے اور سر اس طریق مین سرد معلوم ہونے لگتا ہے + اس خیال کی صحت کا ثبوت صرف اُن ہی شفا یابیون کے ذریعہ سے دیا جاسکتا ہے جوکہ اُس علاج سے جو اس خیال پر مبنی ہے حاصل ہوئین ہین + اگر کوئی مریض

[۹۱] یعنے رگڑ کا نتیجہ گرمی ہے۔ رگڑنے سے گرمی پیدا ہوتی ہے +

ہاتھ اور پاؤن کی سردی اور سر کے اندر جلن کے احساس سے آرام ہونا چاہتا ہے تو اسکو اپنا علاج اوسی جگہ سے شروع کرنا چاہئیے جہان سے کہ سٹرن (جوش) شروع ہوئی یعنی پیڑو سے + ہاضمہ درست کرنا چاہیئے اور تب ہاتھ اور پاؤن گرم۔ اور سر سرد ہو جاوے گا + سر جو کہ سرد ہو گیا ہے[ف۱] اوّل گرم ہو جاوے گا اور تب مناسب سردی حاصل کرے گا + اور یہ بات ہزارون مریضون مین دیکھی گئی ہے - میرے مطب مین روزانہ نئی نئی مثالین اسکی ملتی ہین + اس موقع پر مین یہ بات اور کہونگا کہ سرد ہاتھ اور پاؤن کے مرض مین مبتلا اشخاص ہمیشہ خاصکر گٹھیا کے حملون مین گرفتار ہوا کرتے ہین +

اب مین اعضا کے مُڑ جانے یا ٹیڑھے ہو جانے کا ذکر کرتا ہون +

آپکو میرے بیان سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بیماری کی جملہ شکلونکا - جنکا کہ ذکر ابتک کیا گیا سلسلہ ایک ہی شترکہ سبب سے ملایا جاسکتا ہے + ممکن ہے کہ اسپر بھی آپ تعجب کرین کہ نقرس اور گٹھیا سے مین سیدھا جسم کی شکل مین تبدیلیون مثلاً اُبھرے ہوئے کندھے - ریڑہ کا ترچھا ہونا - اعضا کا مُڑ جانا اور اینٹھ جانا - وغیرہ وغیرہ پر آتا ہون + اور تاہم ان آخرالذکر کی بھی - جیسا کہ مین آپکو دکھلاؤنگا - وہی مشترکہ اصلیت ہے جو کہ اُن امراض کی جنکا ابھی ذکر ہو چکا ہے یعنی جسم مین فارن میٹر (مادہ فاسد) کا بار اور جسم کے مختلف حصون مین اُسکا زیادتی کے ساتھ جمع ہو جانا + یہ امراض بسا اوقات ساتھ ہی ساتھ نمودار ہوتے ہین + اگر ہم انکا سبب دریافت کرنے لگین تو آپ لوگ خود ہی یون جواب دینگے کہ "یہ تبدیلیان صرف مادہ فاسد (فارن میٹر) کے اکھٹے ہو جانے سے ہی ہونا ممکن ہین۔ ویسے ایک قسم کی بڑھے ہوئے درجہ کی مرض نقرس ہین" اور آپ کا جواب صحیح ہے لیکن ان باتون کو کہ کس طریق مین یہ جمع ہوا - اور کسطور سے لسنے رفتہ رفتہ ایک خاص مقام تک اپنا راستہ نکالا - مین آپکو چند مثالون کی امداد سے سمجھاؤنگا + تجربہ اس بات کو دکھلاتا ہے کہ مادہ فاسد (فارن میٹر) کو جسم مین بڑے بڑے اُبھار اور تبدیلیان پیدا کرنے کے قابل ہونے مین بہت عرصہ لگتا ہے - اس کام مین برسون صرف ہو جاتے ہین + لبعض اوقات جسم کو کسی مرض (حاد) کے ذریعہ سے اسقدر زیادہ مادہ فاسد خارج کرکے اتنا وقت ملجاتا ہے کہ او بہار

[ف۱] یعنے جو کہ بیمار ہو کر گرم ہوا تھا اور پھر مرض کی وجہ سے ہی سرد ہو گیا ہے + اسکا ذکر گذشتہ صفحہ ۸۳ مین آیا ہے ہی

اور تبدیلیان چند سے رفع ہو جاتی ہین - پس ممکن ہے کہ قبل اسکے کہ ابتدائی حالتون کے بعد بدشکلی پورے طور سے پیدا ہو برسون گذر جاوین + پس وہی فارن مٹیر جو کہ ایک حالت مین چیچک سیتلا پیدا کرتا ہے - دوسری مین ٹائیفائڈ فیور (بخار) تیسری مین ڈفتھیریا وغیرہ - وہی ان بدشکلیون اور اعضا کے مڑ جانے کا بھی سبب ہوجاتا ہے جبکہ جسم مین کافی قوت اس مادہ کو بذریعہ کسی مرض حاد کے خارج کر دینے کی نہین رہتی ہے + فاسد مادہ عموماً خاص جگہون مین جمع ہوتا ہے - زیادہ تر اونہین جنہین کہ یہ جسم کیلئے کم از کم تکلیف دہ ہوتا ہے اور جہانتک ممکن ہوتا ہے ان حصون سے دور رہتا ہی جنہین کہ حرکت متواتر ہوتی رہتی ہی + پس جبکہ اجتماع مواد فاسد ایسے مقام پر ہوتے ہین جہان کہ اعضاء رئیسہ واقع نہین ہین تو مرض خود بہت تھوڑی ہی سی چپی سی پیدا کریگا - لیکن بیرونی تبدیلیان رفتہ رفتہ توجہ کو اپنی جانب مائل کراتی ہین اور تمام ممکن الوقوع تشریحات تلاش کیجاتی ہین + معمولاً اسکا الزام پیشہ پر لگیگا جسمین کہ جسم کے ایک ہی جانب سے کام لیا جاتا ہو - یا کسی خاص عادت پر جیسے کہ سیدھے نہ بیٹھنا + بیشک یہ بات کچھ کچھ ایسی ہی ہے - لیکن اس قسم کی عادات صرف راستہ[51] اختیار کرنے مین مدد دیتی ہین اور اس لیے تبدیلی کی صورت پر ایک قسم کا محض اثر ڈالتی ہین + پورے تندرست آدمیون مین جب تک کہ وہ کام کے وقت تو آرام لیوین اور جسم کو کچھ کچھ عرصہ بعد نقصان کے پورا کرنے کے لیئے فرصت دیوین - جھک کر بیٹھنے سے ٹیڑھا پن نہین آسکتا ہے +

اِسطور سے مینے اکثر دیکھا ہے کہ دیہات کے لوگ جو کہ تمام دن جھک کر کام کیا کرتے ہین اونکا ایک بہت ہی عمدہ اور سیدھا قد نظر آتا ہے جب کہ وے سیدھے کھڑے ہوتے ہین + اگر یہ لوگ تندرست نہ رہے ہوتے تو اونکی شکل پر یقیناً فارن میٹر (مادہ غیر) کا اثر پڑا ہوتا + ابتدا مین بہت سے لوگ اپنے روزافزون بھدا پن کو دوسرونکی نگاہ سے درزی اور پوشاک قطعہ کرنے والون کی امداد سے چھپانے کی کوشش کرتے ہین - لیکن کچھ زیادہ عرصہ تک ایسا کرنا غیر ممکن ہے +

بدنمائی کی بھی قسمین بہت مختلف ہین + پیشہ - عادات - سونے کی حالت مین طریقہ جو اختیار کیا جاوے اور زیادہ تر اسلی مزاج کی وجہ سے یہ پیدا ہوتی ہی + شکل[52] سے دو اشخاص ایسے ملینگے جنکی کہ شکلین یکسان ہی ہون - تاہم حاصل

---

[51] یعنے مادہ فاسد کو اسکا راستہ اختیار کرنے مین + [52] مراد ہے بدنمائی سے +

خاص تندرست شکلمین پہچانی جاسکتی ہین - جو کہ تصاویر ذیل مین ہین آپ کو دکھلاؤنگا +

تصویر پہلی سے ایک شخص قریب قریب تندرست شکل کا ظاہر ہوتا ہے - یہ فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ اُسکے اعضا بہت ہی عمدہ مناسبت سے واقع ہوئے ہین + نہ تو کوئی چیز بہت چھوٹی ہے نہ بہت لمبی نہ بہت موٹی اور نہ بہت پتلی - تمام اعضا سڈول واقع ہوئے ہین +

تصویر دوسری سے ایک مختلف نظارہ معلوم ہوگا + بائین جانب کی تبدیلیان یعنی ایک چوڑا کا اوپر اور نیچے دونون جانب دراز ہوجانا آپ کو فوراً معلوم ہوجاویگا + دونون ہین سے آخر الذکر (یعنی نیچے کی جانب کا) اولاً خود دکھلائی دیوے گا کیونکہ فارن میٹر پیڑو سے چلنا شروع ہوتا ہے اور اس لیئے تبدیلی ہمیشہ اسی مقام کے گرد پیش مین شروع ہوتی ہے + قبل اسکے کہ نتھا اوپر کو اُبھر گیا ہو دسے یہ حالت برسون تک قائم رہی ہوگی + اگر اُسکے رشتہ مندو نکو نیچے کی جانب کی درازی مناسب وقت مین نظر آگئی ہوتی اور اُنہون نے خطرہ کو نگاہ کرلیا ہوتا تو یقیناً اُنہون نے معقول طریقہ علاج کے شروع کرنے مین دیر نہ کی ہوتی + واقعی مین کسی شخص کو ایسی حالت مین الزام نہین لگا سکتا کیونکہ وہ طریقہا ے علاج جو اسوقت تک جاری ہین ایسے امراض کا ذرا بھی علاج نہین کرسکتے اور زیادہ تر تو اُنکو امراض ہی نہین جانتے + وہ شخص جسکی ایسی شکل بگڑ جاتی ہے اُسکو کرپل کہدیتے ہین اور بس ایسا کہنے پر معاملہ ختم ہوجاتا ہے + لیکن یہ بات کہ یہ بد شکلی کیسے پیدا ہوئی یعنی کن اسباب نے اسکو پیدا کیا غالباً بیشتر کبھی نہین جانی گئی + میرا نیا طریقہ علاج جبکہ اُسکے سامنے ایسے مریض آتے ہین ایسا لاچار نہین ہوجاتا ہے جیسے کہ پیشتر کے علاجون کے طریقے ہوجایا کرتے تھے - اور طریقہ شفایابیون نے جو کہ اس علاج مین حاصل ہوئی ہین اسکے صحیح علاج ہونیکو بہت مختلف حالتو مین ثابت کردیا ہے + میرے اصول ہمیشہ میرے عمل کرنے کے بعد قائم کیے گئے ہین +

مادہ فاسد جسم مین خاصکر بائین جانب جمع ہوگیا ہے - اس موقع پر بھی اسکا پھیلنا ٹھیک ٹھیک اوسی طریقے مین واقع ہوا ہے جیسا کہ اُسی پھیل جانے والی بوتل مین جس مین کہ جوش کھاتا مادہ صرف بائین جانب ہی اکٹھا ہوا تھا + مادہ کو زیادہ جگہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب باہر جانے کا راستہ نہین ملتا ہے تو متواتر دباؤ ڈالکر یہ مادہ - اطراف کو پھیلا دیتا ہے +

---

(۱) کرپل انگریزی مین لنگڑے لنجے یا اُس شخص کو کہتے ہین جسکا کوئی عضو اپنے فعل طبعی کی قابلیت سے محروم ہوگیا ہو +

وجع مفاصل ونقرس عرق النساء اعضا کا مڑ جانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اب اگر جوش کھاتا ہوا مادّہ صرف بائیں جانب ہی جیسے کہ اس موقع پر ہوا ہے واقع ہو تو وہ جگہ جو کہ معمولاً پھیلے گی وہ صرف یہی آخر الذکر[1] جگہ ہو گی +

ہمارے نئے طریق تشخیص یعنی سائنس آف فیشل اکسپریشن کے ذریعہ سے یہ مرض آسانی سے مخض

تصویر اے

تصویر بی
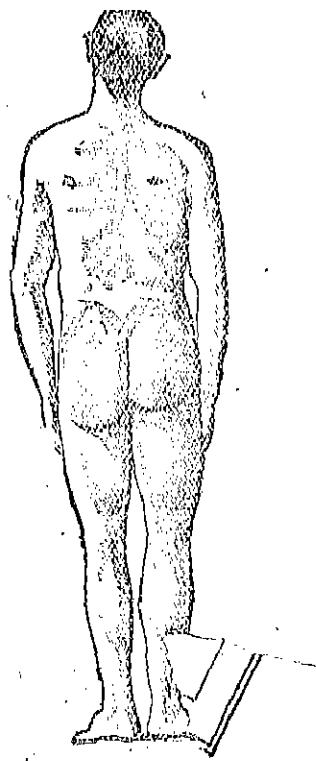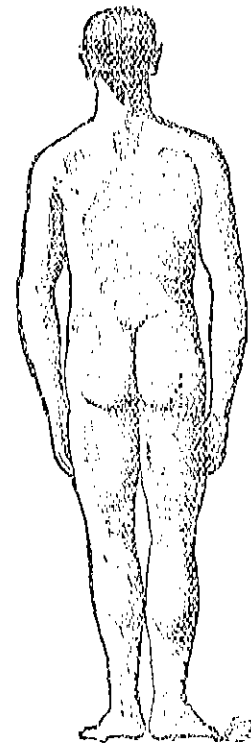
ابتدا میں ہی شناخت کر لیا گیا ہوتا۔ اور مناسب طریقہ علاج جسم سے اس بار کے سبب یعنی فارن میٹر (مادّہ فاسد) کے نکالنے کے لیے اختیار کیا گیا ہوتا + بہت عرصہ قبل اس بات سے کہ چوتڑوں کے بائیں جانب کوئی ورائی نظا ہر ہوتی گردن کے بائیں جانب زیادتی بار[2] کا ہونا دریافت ہو گیا ہوتا + اور اب جب کہ ہم نے جملہ امراض کی وحدانیت کو

[1] مراد ہے بائیں جانب سے + [2] یعنی بار مادّۂ فاسد۔ مادّہ فاسد کا بوجھ +

جان لیا ہے اور اس بات کو جانتے ہین کہ یہ تفاوت اُسی فارن میٹر کی وجہ سے ہوا جس سے کہ
دوسری حالتون مین ٹائیفس بُخار۔ ڈفتھیریا وغیرہ پیدا ہوتے ہین ۔ تو ایسی بدنمائیون کا روکنا اور
اُنکا شفا کرنا دونون باتین آسان ہین +
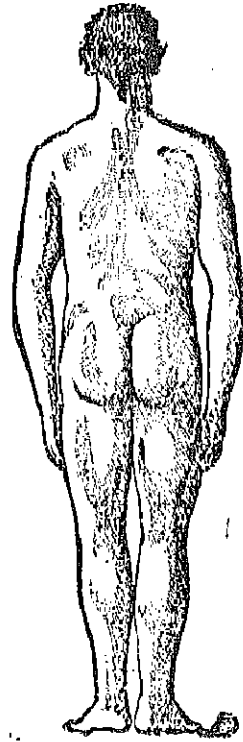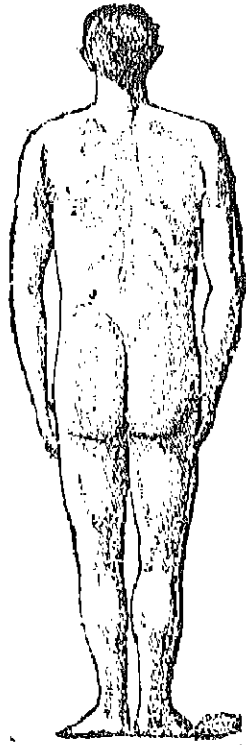
تصویر ل

تصویر سی

لیڈیز اور جنٹلمین ۔ آپ نے اب اول دفعہ اس بات کو سُنا ہے کہ کبڑاپن اور جسم کی بدنمائی
کیسے پیدا ہوتی ہین + اب مین آپ کو اور زیادہ تمثیلات سے دکھلاؤنگا کہ یہ تمام صورتین
ایک ہی سبب سے پیدا ہوتی ہین +
اوپر کی تصویر سی مین ایک ایسا جسم آپکی نظر کے سامنے ہے جسمین کہ سُرین دونون جانب دراز ہوگئی ہین + اولاً شاید

وجع مفاصل و نقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑجانا - لنگڑا اور لنجاپن وغیرہ

آپ کو محض ایک موہوم خیال اس امر کا ہوا ہوگا کہ اس جسم مین جو کہ اس موقع پر دکھایا گیا ہے سچی مناسبت اعضا کی کمی ہے - لیکن تصویر اے کے ساتھ مقابلہ کرنے سے فوراً یہ بات معلوم ہوجاتی ہے کہ اس مین کل دھڑ بہت لمبا ہے - حصہ زیرین خاصکر ایسا ہی ہے جسکی وجہ سے کہ ٹانگین اور گردن

تصویر ڈی
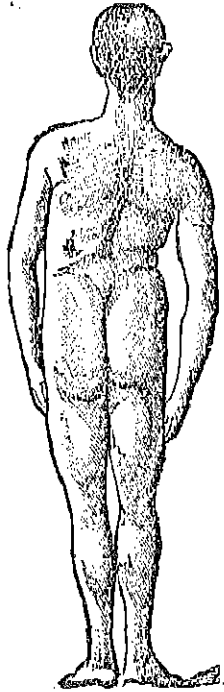
تصویر ای

بہت چھوٹی ہوگئی ہین - آخر الذکر تھوڑی سی کندھون کے بیچ مین چھپ گئی ہے + اس حالت مین سُرین مین محض ایک ہی جانب فارن میٹر کا بار نہین ہوگیا ہے بلکہ یہ بار کل مین برابر پھیلا ہوا ہے - اسکی وجہ سے کل سُرین دونون جانب سے مادہ فاسد نے برابر دراز کردیئے ہین + ان حالتون مین یہ بھی ہوتا ہے کہ مادّہ اوپر کو زور کرکے گردن کے راہ

سر بن کو جاتا ہی - اور تب سر کی ایک غیر معمولی شکل پیدا کر دیتا ہے جیساکہ آپ لوگ اکثر دیکھتے ہونگے + مین پھر
آپکو اُس بوتل کی یاد دلاتا ہون جسکے اوپر کہ ہنے ربڑ کی ٹوپی[51] پہنائی تھی + سر مین تبدیلیان ایک اوسیکے
مثل طریقہ مین پیدا ہوتی ہین جس طریق مین کہ بوتل کے اندر پیدا ہوئی تھین +
مگر اکثر اوقات ان شکلون کے بالکل برعکس بھی حالت آپ کے دیکھنے مین آوے گی - یعنی کہ ٹانگین اور
بازو تو بہت لمبے اور دھڑ اُنکے لحاظ سے بہت چھوٹا + پھر بھی سبب ایک ہی ہے - صرف اس حالت مین
فارن میٹر شروع کے ہی زمانہ مین ان آخری حصون[52] مین داخل ہو گیا اور اس لیئے دھڑ کئی سال تک
ان اعضا کی بڑھن کے ساتھ ساتھ قدم نہ رکھ سکا +

کوئی شخص شکل سے ہی اس بات کو خیال مین لائیگا کہ ہم اپنے سادہ طریقہ سے ان جملہ حالتون
مین اعضاے بدن مین پوری مناسبت پیدا کر سکتے ہین + واقعی قبل اسکے کہ حالت مرض پھر درست
کیجا سکے میرے طریق علاج کو متواتر برسون تک مناسب طور سے معمولاً جاری رکھنے کی
ضرورت ہوتی ہے - اور جب کہ جسم بہت پورانا ہو گیا ہے اور پس ضروری قوت اصلی آئین
سے جاتی رہی ہے تو پورے طور سے شفا کرنا غیر ممکن ہو جاتا ہے +

تصویر ڈی (صفحہ ۸۹) مین ایک ایسی شکل ہمکو دکھلائی دیتی ہے جوکہ بدقسمتی سے زمانہ
حال مین بہت عام ہے - مادہ نے جمع ہو کر کمر کا اُبھار پیدا کر دیا ہے جسکی وجہ سے کہ ایک ہی وقت
مین سینہ کا صحیح طور سے بڑھنا رک گیا ہے - پس آخر الذکر[53] کی شکل ظاہرا طور سے چپٹی دکھلائی
پڑتی ہے + قریب قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ کمر مین زیادتی کی گئی ہے وہ سینہ کی جگہ
سے لیکر کی گئی ہے + سینہ فوراً ہی پھیل جاویگا جب کہ کمر کا بوجھ دور کیا جاویگا + اس
حالت مین بھی مریض واقعی عرصہ دراز پیشتر سے (مادہ فاسد کا) بار اُٹھاے ہوئے ہین
پس ایسی صورت مین ہمکو ہمیشہ یہ بات بھی ملتی ہے کہ پیٹ روکیا تو بہت بڑا ہو گیا ہی
یا بہ سخت + بعض اوقات یہ بار شروع بچپن مین یا زائیدگی کے قبل بھی موجود ہوتا ہی
اور اسی وجہ سے یہ بات ہے کہ محض چار یا پانچ سال کی عمر کے بچون مین بھی ہمکو
مدور پشت اور چپٹا سینہ دکھلائی دیتا ہے + اس عمر مین یہ خرابی بہت جلد اور آسانی سے درست ہو سکتی ہے

نوٹ [51] دیکھو صفحہ ۲۵ + [52] ٹانگین اور بازون سے مراد ہے + [53] سینہ سے مراد ہے +

وجع مفاصل و نقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑجانا - لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

کیونکہ ہمارے علاج مین کم عمر جسم اکثر ایک ماہ مین اسقدر زیادہ ترقی کرجاتا ہے جتنا کہ زیادہ عمر والا ایک سال مین + یہ بات واقعی نوعمری مین ضروری قوتون کے بڑھے ہوئے ہونے کے باعث سے ہوتی ہے + مین آپ کو بتلا چکا ہون کہ ہر کوئی شخص ان بدنمائیون کو آنکے ابتدا ہی مین کس طور سے معلوم کرنے مین کامیاب ہوسکتا ہے - یہ بات صرف میرے سائنس آف فیشیل ایکسپرشن کی ہی مدد سے ممکن ہے +
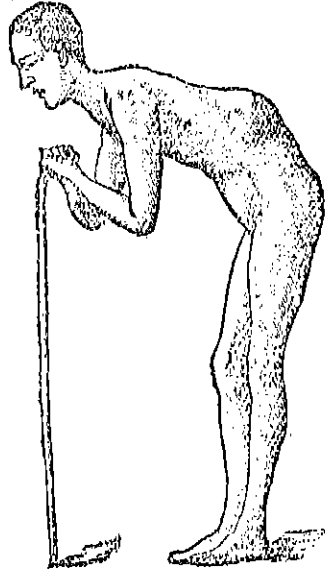
تصویر الف

مادّہ فاسد بعض وقت ایک بہت بیقاعدہ راستہ بھی اختیار کرسکتا ہی - یعنی ایک جانب سے دوسری جانب جاکر پھر پہلے ہی جانب واپس آجاتا ہے + یہ بات ہمکو تصویر ای (صفحہ ۸۹) مین ظاہر کی ہوئی معلوم ہوتی ہی + اس حالت مین ہم دیکھتے ہین کہ مادّہ اوّلاً بائین جانب خاصکر جمع ہوا ہے - لیکن درمیان مین اسکا راستہ کسی عضو سے جو اُس مقام مین موجود ہے رُک گیا ہے - پس یہ داہنی جانب جانے کو مجبور ہوا - اور بعد کو پھر دوسری جانب کو گذرا + اوپر اور نیچے ہر دو جانب کو کل بائین جانب کی درازی آپ صاف صاف ملاحظہ کرسکتے ہونگے

نیز درمیان مین اسکا جھکاؤ داہنی جانب کو + اس موقع پر ریڑھ کی ہڈی مین ٹیڑھا آگئی ہے + اول یہ بات ہے کہ یقیناً یہ ٹیڑھ موروثی بار (فارن میٹر) کی وجہ سے ہوئی ہے + اگر ہم کندھون کو سہارنے والے طریقے یا دیگر قسم کی پٹیان - جسم کو سیدھا کرنے کے لیئے استعمال کرین تو اُلٹے ہم بغیر کچھ بھی آرام کیئے ہوئے مریض کو محض ایذاہی پہونچاویونگے + درحقیقت مادّہ کو جگہ درکار ہے - اور میرے تجربہ مین یہ اکثر وقوع مین آیا ہے کہ مثلاً ٹیڑھی کمر کے زبردستی سے نیچے کو دبا دیئے جانے کے بعد دفعتاً فارن میٹر (مادہ غیر مادّہ فاسد) سینہ پر جمع ہونے لگا + پشت کی جانب سے اس مواد کو دور کرنے کی کوشش مین تو کامیابی ہوئی لیکن اُسکے بجائے وہ مادہ صرف سامنے کی جانب پھر نمودار ہوا + وہ جگہ جو کہ مواد کے لیئے ضروری تھی اُس سے چھین نہ لی جاسکی - صرف اُسکے اکٹھا ہونے کی جگہ کو تبدیل ہی کرسکے +

تصویر الیف سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوتا ہے جسمین کہ فارن میٹر نے کمر کے درمیان مین اپنے قیام کی جگہ بنائی ہے اور جسم کو ایک قسم کے دوامی کُبڑے پن کی حالت مین کردیا ہے + اس قسم کا اجتماع (فارن میٹر) شاذونادر ہوتا ہے - کیونکہ معمولاً مواد آخر سرون کی طرف زور کیا کرتا ہے + اس حالت کو سمجھانے کے لیئے مین ایک اور عجیب تمثیل جیساکہ تصاویر حی اور اے جے (صفحہ ۹۳) مین دکھلائی گئی ہے - اپنے مطب سے پیش کرونگا +

اس سلسلہ مین آپکو اُن غریب کوزہ پشت - کبڑی کمر والے - لوگونکی یاد ضرور آوے گی جو کہ اس بدنمائی کی وجہ سے یقیناً بدشکل ہوجاتے ہین + اکثر اوقات ریڑھ کی ہڈی مین ہمکو بالکل ٹیڑھ نظر آتا ہے + ان مین سے بہت زیادہ حالتون مین اسکا سبب (فارن میٹر کا) موروثی بار ہوا کرتا ہے + لیکن مرض کی مختلف شکلون کا ذکر کرنے سے قبل ایک خاص قسم کی بدنمائی پر مجھے توجہ کرنی چاہیئے -

یہ اکثر ہوتا ہے کہ مادّہ گردن کی راہ اپنے تئین اوپر کو زور کرکے لیجاتا ہے اور سر کے اندر جمع ہوجاتا ہے + مین ذکر کرچکا ہون کہ سر کا سرد ہوجانا اس سے کسطور سے پیدا ہوتا ہے + بچون مین اس سے بہت آسانی سے سر خلاف قدرت طور پر پھیل جاتا ہے + دیگر اعضا کی مناسبت کے لحاظ سے سر کا بڑا ہونا ہمیشہ علامت کسی سخت مرض مزمن کی ہے + سر کا اسطور سے پھیل جانا اکثر زائیدگی سے قبل واقع ہوتا ہی اور اُسکا پہلا نتیجہ یہ ہے کہ تکلیف کے ساتھ زائیدگی ہوتی ہے + اور یہ بات تو عام لوگونکے دیکھنے مین آتی ہی

وجع مفاصل و نقرس - عرق النساء - اعضا کا اکڑ جانا - لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

کہ بڑے سر کے بچے بہت ہی کم زیادہ عرصہ زندہ رہتے ہین + آجکے دن آپ کی توجہ اس بات کے سبب کی جانب دلائی گئی ہے جسکو کہ اسکے قبل آپ نے شاید ہی کسی سے سنا ہوگا + اس بار کی وجہہ مین آپ کو اس بوتل کی مثال دیکر بتلا چکا ہون جسکے اوپر کہ ربڑ کی ٹوپی رکھی گئی تھی +

ان بیانات کی صحت کا ثبوت صرف انہین علاجون کے ذریعہ دیا جا سکتا ہے جو کہ ان اصولون پر مبنی ہین
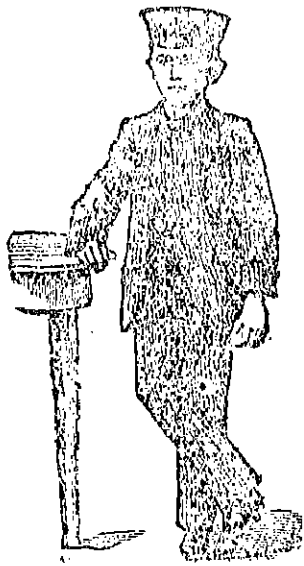
تصویر - جی

تصویر - ایچ
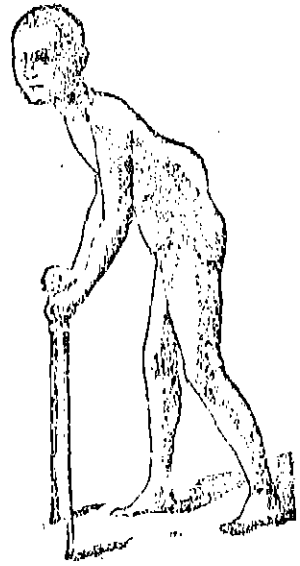
جو کہ سمجھائے جا چکے ہین + میری ہدایت سے ایک بڑی تعداد ایسی شفا پایون کی واقعی حاصل کیجا چکی ہے + علاج وہی رہا ہے جیسے کہ مرض کی ان صورتون مین جنکا ذکر پیشتر ہو چکا ہے - اور گو یہ بات تعجب کی معلوم ہو کہ مین کبڑی کمر کو اسی علاج سے آرام کرتا ہون جس سے کہ کھانسی اور زکام کو - لیکن مین اسکے خلاف کیسے کر سکتا ہون جب کہ مرض کا سبب بھی ایک ہی ہے ؟ واقعات نے خود اس بات کو ثابت کر دیا کہ مین صحیح کہتا ہون - کیونکہ جب علاج ثابت قدمی کے ساتھ کیا جاتا ہے تو مرض کی جملہ علامات دور ہو جاتی ہین + صرف یہی ایک شرط ضروری ہے کہ

کہ جسم مین کافی قوت اصلی موجود ہے اور سلسلہ اعصاب کا تمام جسم مین کہین بھی شکست نہین ہوا ہے
پس کارروائی شفا اپنی راہ حاصل کرسکتی ہے + جوکہ مین نے پیشتر کہا ہے مین پھر اُسکو دوبارہ کہتا
ہون یعنی کہ تمام امراض (یا بلکہ مرض کی تمام صورتین) قابل علاج ہین۔ لیکن تمام اشخاص نہین +
اب مین آپ کی توجہ اسی قسم کی چند شفا یابیون پر جوکہ میرے مطب مین واقع
ہوئی ہین۔ دلاتا ہون +

۱۸۸۹ء مین ایک لیڈی مسمسز۔ ایچ اپنے لڑکے عمر ۱۳ سالہ کو بچون کی گاڑی
مین لیکر میرے پاس اُن اوقات مین آئی جب کہ مین مریضون کو دیکھا کرتا ہون + وہ لڑکا ریڑھ کے
ٹیڑھے پن مین جسمین کہ درد بھی تھا مبتلا ہورہا تھا۔ ریڑھ کے اوپر جیسا کہ تصویر جی (صفحہ ۹۱)
مین دکھلایا گیا ہے ایک بڑا اُبھار پیدا ہوگیا تھا + وہ لڑکا بہت ہی بڑی دقت کے ساتھ
دو لکڑیونکے سہارے سے چل سکتا تھا۔ اور معمولاً اُسکو گاڑی مین بٹھلاکر چلایا کرتے تھے +
مینے اُسکی والدہ سے دریافت کیا کہ کیا کیا علاج کیا جاچکا ہے + اُسنے مجھسے کہا زائد از
دو سال تک یہ مرض ایسا تکلیف دہ رہا تھا کہ اُسکو میڈیکل مشورہ کی ضرورت ہوئی تھی + ایک مشہور
حکیم نے جوکہ شہر لیپزگ مین پروفیسر تھا لڑکے پر عمل جراحی کیا تھا اور اُسکو بُری طرح سے ایک
گھٹنے بڑھنے والے پلنگ اور لوہے کی تختیون اور جنبش نکردینے والے دیگر آلات کے ذریعہ سے جکڑدیا
تھا۔ لیکن کچھ کامیابی نہوئی + مسمسز ایچ نے یہ بات صاف طور سے دیکھ لی تھی کہ ادویات اور عمل جراحی
سے کچھ نفع نہین ہوا۔ اسی وجہ سے میرے پاس آنے کے قبل اُسنے کچھ عرصہ تک گھر کی دواؤن کا
استعمال کیا تھا + مین نے اُسکو سمجھایا کہ اس مریض کی حالت مین مادہ فاسد نے اکٹھے ہونیکے لیئے کمر کے
اوپر جگہہ تجویز کری ہے اور مرض کے آرام کرنے کا محض یہی ایک طریقہ ہے کہ اس مادہ کو دور کیا جاوے +
وہ میری گفتگو کو سمجھ گئی اور اُس ہی دن علاج شروع کیا گیا + اُس لڑکے نے تین فرکشن
سٹز باتھ روزانہ لیئے۔ ہر ایک غسل نصف گھنٹہ لیا گیا + غذا پوری پوری غیر محرک تھی اور مین نے
اس امر پر اصرار کیا کہ بچہ کو جسقدر زیادہ ہوسکے شہر کے باہر کشادہ ہوا مین رکھین + اس صغیر سن
جسم مین فارن میٹر بیحد تیزی کے ساتھ واپس ہونے لگا۔ پس نتیجہ بہت ہی تعجب خیز ہوا + ایک
ہفتہ کے بعد بچہ کو گاڑی مین پھرانے کی ضرورت نہوئی بلکہ وہ اپنی دو لکڑیونکے سہارے سے اکیلا چل پھر سکتا تھا +

وجع مفاصل و نقرس - عرق النساء - اعضا کا مڑجانا - لنگڑا اور لنجاپن وغیرہ

دو ہفتہ بعد یہ آخر الذکر بھی غیر ضروری ہوگئین اور جسم بہت زیادہ سیدھا ہوگیا - اُسکے اور دو ہفتہ بعد تک علاج کرنے سے وہ لڑکا پھر مدرسہ جاسکا جہان کہ وہ عرصہ دراز سے مجبوراً نہین جاسکا تھا + اُس بچہ نے اس علاج کو نصف سال تک کیا اور اس قدر تندرست ہوگیا تھا کہ وہ پھر اپنا جسم بالکل سیدھا رکھنے لگا جیسا کہ تصویر اسکیچ سے واضح ہے +

اگر مین یہ کہتا ہون کہ یہ فارن میٹر جس نے کہ اس موقع پر یہ مرض پیدا کیا ہے وہی ہے جو کہ چیچک سیتلا - سرخ بخار - ڈفتھیریا وغیرہ دوسرے موقعون پر پیدا کرتا ہے - تو یہ بھی جسم سے اوسی طریقہ مین خارج کر دیا جاسکتا ہے - اور اسطور سے شفا عمل مین آسکتی ہے + اور اُسکے والدین کو اس لڑکے کی حالت مین - مین نے اس بات کا واقعی ہونا ثابت کر دیا +

اُسی دن جس دن کہ یہ لڑکا میرے پاس لایا گیا تھا ایک عورت نے جسکے کہ حیض ہونے کے وقت مین بہت زیادہ خون خارج ہوا تھا اور ایک ٩ سالہ لڑکی نے بھی جسکو کہ جلد کی ایک بڑی خوفناک بیماری (کھجلی) نے تکلیف دے رکھی تھی - جنہون نے کہ ہر دیگر قسم کے علاج کی بیفائدہ آزمایش کر لی تھی مجھسے مشورہ لیا + بیشک ہر شخص کے علیحدہ علیحدہ حالات کا لحاظ کر کے ان دونونکا بھی علاج اُسی طریقہ مین کیا گیا جیسے کہ اُس لڑکے کا علاج - اور تینون شخصون کو شفا ہوئی + لیکن یہ بات جب ہی حاصل ہوسکتی تھی جب کہ تینون امراض کا سبب بھی ایک ہی ہو - اور یہ بات ان شفایابیون نے ثابت کر دی +

ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص پچاس سال کی عمر نے میرے طریق علاج پر چار سال تک مناسب طور سے عمل کرنیکے بعد دھڑ اور ٹانگونکے درمیان صحیح مناسبت پھر حاصل کرنے مین کامیابی حاصل کر لی تھی + اول الذکر بلحاظ مناسبت بہت بڑا تھا - حالانکہ گردن اور ٹانگین بہت چھوٹی تھین + دوران علاج مین مریض نے یہ بات دیکھی کہ اُسکا پاجامہ چھوٹا ہوتا گیا حالانکہ اُسکا کوٹ کندھونکے پاس سے ہمیشہ زیادہ زیادہ ڈھیلا ہوتا گیا + پس چند چند مہینہ بعد اُسکو اپنے کپڑے درزی کے یہان واسطے ترمیم کے اُسوقت تک بھیجنے پڑے تھے جب تک کہ آخرکار اُسکے جسم نے اپنی قریب قریب صحیح شکل پھر نہ حاصل کر لی تھی -

مین امید کرتا ہون کہ ان تمام باتون کے کہنے کے بعد جملہ امراض کی وحدانیت یعنی اُنکا یکسان سبب آپکو صاف صاف معلوم ہوگیا ہے +

اس امر کے ثبوت آپ کو میرے مطب مین روزمرہ مل سکتے ہین +

اس مضمون کے ختم کرنیکے پیشتر مین آپکے روبرو چند ثبوت سائنس آف فیشیل ایکسپریشن کی فوقیت کے بارہ مین جو اُسکو مروجہ طریقہ (تشخیص) پر حاصل ہے پیش کرونگا +

اس امر نے کہ میرے بہت سے مریض آخری درجہ پر پہونچکر ہی گویا کہ جملہ دیگر طریقہا سے علاج کو بلا نفع کے آزماکر مجھسے امداد کے خواہان ہوئے ہین - مجھے باعلم پیشہ طبابت کے طریقۂ تشخیص مین بہ نسبت اُسکے جیساکہ بہت سے لوگ یقین کرین - زیادہ نظر تعمق سے دیکھنے کا موقع عطا کیا ہے + ایکمرتبہ ایک بڑے قدآور شخص نے (جسکو کہ لوگ تصویر تندرستی کہتے تھے) جسکو شکایت یہ تھی کہ وہ کام کرنے کے بالکل ناقابل ہے مجھسے مشورہ لیا + جملہ اطبا نے (اور اُسنے بہتون سے مشورہ لیا تھا) جہانتک کہ ٹھوکنے - چھونے اور کان سے سُننے سے ہوسکتا تھا اُسکا بہت احتیاط کے ساتھ امتحان کیا تھا اور آخرکار اُسکو پورا پورا تندرست ظاہر کیا تھا - یعنی کہ وے کوئی مرض نہ معلوم کرسکے بلکہ وہ اپنے تئین محض خیال ہی مین بیمار سمجھتا تھا + سب سے عمدہ بات جو کہ وہ شخص ایسی حالت مین کرسکتا تھا وہ یہ تھی کہ سفر کرے تاکہ اُسکی طبیعت بہلے اور پھر اوسکو کوئی بیماری نظر نہ آوے[۹۱] - اُسنے اُنکی ہدایات پر عمل کیا لیکن کچھ نفع حاصل نہ ہوا اور تب وہ میرے پاس آیا + گردن اور سر پر ایک نظر ڈالنے سے - اول الذکر (یعنی گردن) کا امتحان دہنی اور بائین جانب موڑ کرنے سے مجھے یہ بات صاف صاف معلوم ہوگئی کہ اُس کے جسم مین فارن میٹر کا بہت ہی زیادہ بار موجود ہے - کل جسم اُسمین لدا پڑا ہے + مینے اپنا معمولی علاج بتلادیا - چھہ ہفتہ مین اسکا اسقدر ناقص مادہ خارج ہوگیا کہ وہ اپنے تئین دن بھر کام کرنے کے قابل ہوجانے کی خوش خبر مجھے بھیج سکا + آپ دیکھتے ہین کہ کونسی تشخیص اس حالت مین زیادہ کارآمد ہوئی + میرے مطب مین اس قسم کی حالتین قریب قریب روزانہ دیکھنے مین آتی ہین جن مین کہ مریضون کو عام لوگ تو تصویر تندرستی ہی قرار دیتے ہین گو کہ وے خود اپنے آپکو بہت بیمار معلوم کرتے ہین + ایسے مریض کسی طبیب سے مشورہ لینے مین بہت ہی پس و پیش کرتے ہین کیونکہ پیشتر کے ناگوار تجربہ کے لحاظ سے اُنکو یہی امید ہوتی ہے کہ انکا مرض پھر "خیالی"[۹۲] ہی بتلایا جائیگا - ٹھیک ٹھیک ایسے ہی موقعون پر مجھے ایسا عمدہ موقعہ

---

[۹۱] یہ بات اُس مریض کے پہلے طبیبون نے جنہون نے کہ اُسکے مرض کو خیالی تجویز کیا تھا اُس سے کہی تہی + [۹۲] جسکو کہ اطبا وہم کہدیتے ہین اور کہتے ہین کہ اسکی دوا لقمان کے پاس بھی نہین ہے - وہم بھی ایک ایسا مرض ہے جو کہ قابل علاج ہے اسکا بیان کتاب ہذا کے حصہ دوم مین دماغی اور اعصابی امراض کے باب مین آیا ہے +

وجع مفاصل ونقرس۔ عرق النساء۔ اعضا کا مڑ جانا۔ لنگڑا اور لنجا پن وغیرہ

اس بات کے بغور دیکھنے کا حاصل ہوا ہے کہ مروجہ طریقہ تشخیص کیا ہے +

پھر ایک حالت ملاحظہ فرمایئے + ایک لڑکی ۱۸ سال کی عمر کی میرے پاس آئی جو کہ کلوروسس[ا] (گرین سکنیس) مین مبتلا تھی + ڈاکٹرون نے اس سے کہا تھا کہ وہ کسیقدر محض مائل بہ کلوروسس تھی لیکن اور طریقہ مین بالکل اچھی تھی اوسکو آئرن (فولاد) کا استعمال کرنا چاہیئے اور تب وہ اپنی گئی ہوئی تندرستی پھر جلد حاصل کرلیوگی + ضرور اسنے آئرن (فولاد) کا استعمال کیا اُسکا خون کسی بات مین بھی بہتر نہوا + چہرہ کو دیکھکر تشخیص کے میرے علم نے مجھے بتلا دیا کہ وہ ایک ہی وقت مین "بالکل اچھی" اور مائل بہ کلوروسس نہین ہوسکتی کیونکہ اُسکے جسم مین زیادہ مقدار مادہ فاسد کا بار موجود تھا + خون کی باریک سے باریک تمام رگین جو کہ جلد تک خون کو پہونچاتی ہین رُک گئی تھین + بیرونی جلد تک خون کافی مقدار مین نہین پہونچ سکتا تھا جسکی وجہ سے کہ دیکھنے مین کھال (جلد) زرد اور بیمار سی معلوم ہوتی تھی + اس بیماری کا سبب بر ہونیکا پورا نا ناقص ہاضمہ تھا۔ یہ مریضہ نے خود تسلیم کیا + اور اس موقع پر مین یہ کہونگا کہ بہت سے لوگ بدقسمتی سے یہ بات نہین جانتے کہ واقعی صحیح ہاضمہ کیا ہوتا ہے پس اسکی پوری پوری ضرورت بہت ہی کم سمجھ مین آتی ہے + میرے مطب مین یہ بات روزانہ تجربہ مین آتی ہے + اس نوجوان لیڈی کیلئے بھی مینے وہی علاج تجویز کیا جو کہ اُس مریض کی حالت مین جسکا ذکر اس سے قبل ہوچکا ہے۔ اور چند مہینون مین خرابی دور ہوگئی اور مریضہ کی شکل بالکل تبدیل ہوگئی + آپ دیکھتے ہین کہ میڈیکل سائنس کی تشخیص اس مریضہ کی صحیح حالت کے بارہ مین۔ پھر غلطی پر تھی + کلوروسس تو مرض کی محض ایک ظاہری علامت تھی جو کہ خود فارن میٹر سے پیدا ہوا تھا۔ اور یہ آخر الذکر یعنے فارن میٹر جسم مین بوجہ ناقص ہاضمہ کے چھوٹ گیا تھا + مریضہ کی گردن اور سر پر ایک ہی نظر کرنے سے مین نے ان تمام باتون کو جان لیا۔ حالانکہ پیروان میڈیکل سائنس اسکو بالکل دریافت نکرسکے تھے +

ایک دوسرا واقعہ یہ ہے + ایک عورت جسکو کہ بہت ہی بڑے سخت قبض کی شکایت تھی میرے پاس آئی + کوئی علاج اُسکو فائدہ نہ کرتا تھا۔ اور ڈاکٹر نے اوس سے کہدیا کہ اُسے بیچین نہین ہونا چاہیئے۔

نوٹ [ا] کلوروسس لفظ انگریزی ہے۔ ایک مرض کا نام ہے جو کہ مخصوص بہ عورات ہے۔ یہ مرض اکثر ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر مین ہوا کرتا ہے۔ اسمین جلد کا رنگ سبز یا زرد مائل بہ سبزی ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے کہ اس مرض کو گرین سکنس کے نام سے مشہور کرتے ہین + اس مرض مین علاوہ تمام علامات مرض اینیمیا (عدیم الدم) یعنی کمی خون کے یہ چند خاص کوائف ظاہر ہوتے ہین یعنی جلد کا رنگ زرد یا زرد مائل بہ سبزی جسمی لاغری وکمزوری۔ دماغی کام سے نفرت۔ ہاتھ پاؤن سرد۔ ذرا محنت کرنیسے دل کا دھڑکنا و مریضہ کا ہانپنا۔ دردسر۔ دوران سر۔ کانون مین مختلف قسم کی آوازین آنا۔ جسم مین بعض مقامات مین اور بائین پہلو و پشت مین عصبی درد + کبھی مرگی سی بھی آجاتی ہے۔ اور حیض مین ضرور خرابی ہوتی ہے + دائمی قبض و بھوک کم تو لازمی ہے +

پورے تندرست آدمی بھی قبض مین مبتلا رہتے ہین - اور یہ خود بخود اچھا ہو جاے گا + مین نے
معلوم کرلیا کہ وہ عورت مادہ فاسد سے بہت بھری ہوئی تھی جس نے پیٹ مین خاصکر ایک اونچے
درجہ کی مرض بخار کی گرمی پیدا کردی تھی - جس گرمی نے کہ انتڑیونسے نکلنے والی چکنی رطوبت تمام خشک
کر دی تھی اور پائخانہ کو قریب قریب بالکل جلا دیا تھا - پس یہ آنتون مین سخت اور خشک حالت
مین رہ گیا تھا + اپنے طریق کا علاج مین نے تجویز کر دیا - اور تعجب انگیز قلیل عرصہ مین یعنے
شروع کے غسلون کے بعد اندرونی گرمی باہر کو کھینچ آئی اور انتڑیان کام کرنے لگین +
اس حالت مین بھی پھر آپ صاف طور سے مروجہ طریقہ تشخیص کی نادرستی کو دیکھتے ہین + مین قریب
قریب اس بات کا دعوی کرونگا کہ اس سے زیادہ نقصان رسان اور سب جگہ پھیلی ہوئی غلطی کوئی نہین
ہے کہ کوئی آدمی پوری حالت تندرستی مین بھی ہو اور قبض مین بھی مبتلا ہو + مرض کے بارہ
مین ایسا خیال کسقدر راستی سے دور ہٹا ہوا ہے + واقعی یہ ایسا خیال ہے جیسا کہ کسی
بچہ کا ہوسکتا ہے - بچہ جوکہ محض اُن ظاہری علامات کو ہی دیکھتا ہے جنکا کہ سبب وہ کچھ نہین
بتلا سکتا + مین دعوی کرتا ہون کہ ناقص ہاضمہ سب امراض کی مان ہے +

ایک قابل حکیم نے مجھسے ایک مرتبہ ذکر کیا کہ بہت سی نعشونکو چیر پھاڑ کر امتحان کرنے مین
اوسنے اکثر اپنے دماغ کو اس بات کے دریافت کرنے مین بہت پریشان کیا ہے کہ شخص مردہ
کیون فلان یا فلان بیماری سے مرا ہے اور نہ کسی اور دیگر بیماری سے + جسم کے کل حصے اور
اندرونی اعضا بہت اچھی حالت مین تھے اور مرض کا کسی جگہ نشان بھی نہ پایا جاسکا + مین نے
جواب دیا کہ میری تشخیص اور اُسکی تشخیص مین فرق اسیقدر ہے کہ حکما لوگ تو خاصکر مردہ جسمون کو
کاٹکر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہین اور مین صرف انہین کارروائیون پر نظر کرتا ہون
جوکہ زندہ جسمون مین ہوتی رہتی ہین - پس میرے لیئے مردہ جسمون کا دیکھنا بیکار ہے +
اپنا مطلب زیادہ صاف کرنے کے لیئے مین تمثیل ذیل پیش کرتا ہون +

کوئی شخص ایک سینے کی کل خریدنے جاتا ہے - دوکان مین بہت سی اعلے قسم کی
کلین رکھی ہوئی دیکھتا ہے اور اُن مین سے ایک مشین (کل) پسند کر لیتا ہے + ظاہرا
اوس مین کوئی نقص نظر نہین آتا - دیکھنے مین اسکی بناوٹ ذرا ذرا سی بات مین بہت عمدہ ہے +

وجع مفاصل و نقرس۔ عرق النساء۔ آعضا کا مڑجانا۔ لنگڑا اور لنجاپن وغیرہ

اس شخص کا ایک دوست اب اسکو بتلاتا ہے کہ یہ کل بغیر چلے ہوئے بہت عمدہ معلوم ہوسکتی ہے
مگر نقص اوّلاً جبھی نظر آویگا جبکہ اسکو چلا دینگے + چلنے مین ایک ہی نقص جو کہ کسی دیگر
طریقہ مین معلوم نہین ہوسکتا کل مشین کو ناکارہ کردیگا۔ اسلئے بہتر ہے کہ مشین کو چلا کر دیکھ لیا جاوے +
جسم انسان کی بھی کیفیت ایسی ہی ہے + کام نکرنے کی حالت مین (اس موقع پر مطلب مردہ
سے ہے) یہ کہنا غیر ممکن ہوجاتا ہے کہ ماجرا کیا ہے + زندہ جسم مین ہر ایک باقاعدہ
کارروائی صاف صریحاً نظر آجاتی ہے + پس جو کوئی کہ ان خلاف قاعدہ کارروائیون پر
(مرض کی جملہ صورتون اور اوسکی علامتون کو) توجہ کے ساتھ خیال کرنا چاہتا ہے وہ مردہ
جسمون کو چیر پھاڑ کر دیکھنے سے اپنا مقصد حاصل نہین کرسکتا بلکہ زندہ شخصون کو صرف
بغور ملاحظہ کرکے اپنا مقصد حاصل کرسکتا ہے + میرا سائنس آف فیشیل اکسپریشن
اسی قسم کے معائنہ پر مبنی ہے +

اب مرض کی جملہ صورتون کی وحدانیت کو (اسکا مجھے یقین ہے کہ ثابت ہوگئی) ثابت
کردینے کے بعد اس قدر اور کہونگا کہ زمانہ حال کے میڈیکل سائنس کے مروجہ طریقہائے
تشخیص بنسبت امراض کے نام اور اُن کے مقامات کے۔ بالکل غیر ضروری ہین۔
اور جہان تک کہ علاج سے تعلق ہے سراسر بیکار ہین + درحقیقت انکی وجہ سے
غلطی مین بآسانی پڑسکتے ہین + سوال صرف یہ ہی ہے کہ یہ بات جان لی جاوے کہ آیا فلان
جسم تندرست ہے یا بیمار۔ یعنی آیا وہ جسم مادہ ناقص سے بری ہے یا اُس سے
بھرا ہوا ہے۔ نیز یہ کہ کس طور سے یہ بار اُس مین آگیا اور کتنے عرصہ سے یہ بار اسمین
آ تا رہا ہے تاکہ ہم قریب قریب اُس وقت کا تخمینہ کرسکین جو کہ شفا حاصل کرنے مین
صرف ہوگا + جس وقت کہ ہمنے یہ بات جان لی کہ فلان جسم بیمار ہے تو ہمکو یہ بات
بھی معلوم ہوگئی کہ اوسکو تندرست بنانے مین کیا کیا کرنا ہوگا۔ پس مریض کے علاج
مین ابتدا ہی سے جملہ قسم کی غلطیان نہونے پائینگی +

میرے علاج کے طریقے

اسٹیم باتھہ - سن باتھہ - فریکشن ہپ باتھہ - فریکشن سٹز باتھہ

بعد بیان کیئے جانے بہت سی بیماریون اور اونکے اسباب کے یہ ضروری ہوگا کہ مختلف بیماریون کے جوکہ انسان کو تکلیف دیتی ہین دور کرنے کے طریقون سے واقفیت حاصل کیجاوے + اور اس موقع پر بھی پھر ہمکو امید ایک ہی طریقہ علاج کے دریافت کرنے کی کرنی چاہیئے محض اس وجہ سے کہ جملہ اقسام کے امراض کی اصلیت ایک ہی ہے +

سب سے اول اسٹیم باتھہ یعنے بھاپ کے ذریہ سے غسل لینے کا ذکر کرتے ہین اور اونکے لیئے جانے کے کئی طریقے ہین + اسٹیم باتھ ایسا مجرب طریقہ ہے جسکے ذریعہ سے جلد اپنا فعل مناسب طریقے سے کرنے کے لیئے ٹھیک ہوسکتی ہے اور یہ حالت (جلد کا ٹھیک کام دینا) اُن سب لوگون کے لیئے ضروری ہے جوکہ اپنی تندرستی قایم رکھنا چاہتے ہین - نیز اُن لوگون کے لیے جو تندرستی حاصل کرنا چاہتے ہین +

پورے جسم کا اسٹیم باتھ یعنی بھاپ کا غسل - عرصہ دراز تک مینے ایک ایسے واقعی سادہ اور کارآمد آلہ کے دریافت مین کوشش کی جوکہ معمولی استعمال مین آسکے اور کمزور مریضونکے لیئے بھی کام آسکے - آخرکار مینے بھاپ سے غسل لینے کا اپنا آلہ جسکے کہ حصے علحدہ کرلیئے جاسکتے ہین ایجاد کیا + یہ آلہ جب اس کے حصے علیحدہ کرکے رکھے جادین تو معمولی کرسی سے زیادہ جگہہ نہین گھیرتا اور ہر شخص اسکو ٹھیک کرسکتا ہے یعنی حصون کو لگا سکتا ہے - چیزین جنکی اس آلہ کے استعمال مین ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہین یعنے **ایک بڑا کمبل - چند دیگچی - اور ایک میرا ایجاد کیا ہوا ٹب** یا معمولی نہانے کا ٹب + ایک خاص آرام اس آلہ مین یہ ہے کہ تمام جسم یا صرف اوسکا

اسٹیم باتھز - سن باتھز - فریکشن ہپ باتھز - فریکشن سٹنز باتھز

کوئی حصہ بھاپ سے غسل دیا جا سکتا ہے جیسا کہ منظور ہو +

اس آلہ کو جیسا کہ ذیل کے طریقہ مین دکھلایا گیا ہے رکھنے کے بعد (دیکھو تصویر ا سے) کچھ پانی کو تین یا چار دیگچی یا پتیلیون مین چولہہ پر جوش دیوین یا بہتر ہوگا اگر میرے خاص ایجاد کیئے ہوئے بھاپ دینے کے برتن جسکے ہمراہ اسپرٹ لمپ اور پانی کا خانہ ہوتا ہے استعمال کیئے جاوین + ایسے تین برتن پورے جسم کے غسل کیلئے کافی ہین اور انکے استعمال مین کسی دوسرے شخص کی ضرورت نہین + اگر پانی کی معمولی دیگچیان استعمال کیجاوین تو یہ آسانی کیلیئے بہتر ہے کہ انکو بالکل اوپر تک نہ بھرین +

تصویر - اسے
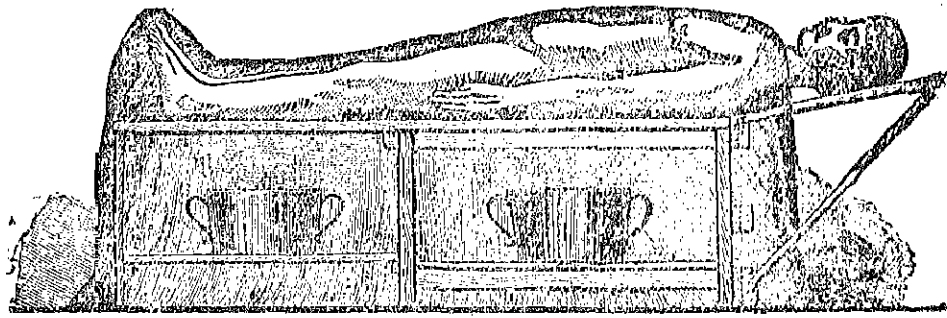
جب پانی پکنے لگے تو مریض کو اس آلہ پر بالکل برہنہ ہوکر چت لیٹنا چاہیئے + اسکے بعد مریض کو ایک اونی کمبل سے ڈھک دینا چاہیئے اور کمبل دہنے بائین اسقدر نیچے تک لٹکتا رہے کہ بھاپ باہر نہ نکل جاوے + ابتدا مین سر کو بھی کمبل سے ڈھک لینا اچھا ہے + دوسرا شخص کمبل کو ایک طرف سے ذرا اٹھا کر بینچ کے نیچے پکتے ہوے پانی کی دیگچیان رکھے + برتنون کے ڈھکنون کے کم و بیش اگھاڑنے سے جس سے کم و بیش بھاپ نکل سکے گی گرمی مین کمی بیشی کیجا سکتی ہے + بڑے آدمی کے لیئے دو یا تین دیگچیان رکھنی چاہیئین بچو نکے لیئے ایک ہی کافی ہے - ایک زائد دیگچی پانی کی چولہے پر احتیاطاً پکتی رہے + اول دیگچی (اور بچو نکے لیئے بہی ایک ہی ہوگی)

اگلے خانہ بینچ مین مریض کی کمر نیچے کے حصہ کے تلے رکھنا چاہیئے۔۔ دوسری دیگچی پیرونکے نیچے - اور تیسری اگر ضرورت ہو تو اول سے ذرا اوپر کو بیٹھ کے نیچے رکھی جاوے +

جبکہ بھاپ کی آمد کم ہونے لگے (بعد قریب دس منٹ کے) تو زائید دیگچی کو چوکھے سے اُٹھا کر اول دیگچی کی جگہ رکھین اور اول کو آٹھا کر پھر آگ پر رکھین + معمولاً پیرونکے نیچے والی دیگچی کے تبدیل کرنیکی ضرورت نہین ہوتی ہی + جب ہمیرے بنائے ہوئے برتن واسپرٹ لمپ کا استعمال کیا جاتا ہی تو یہ ہدایات اُس سے متعلق نہین +

تصویر بی
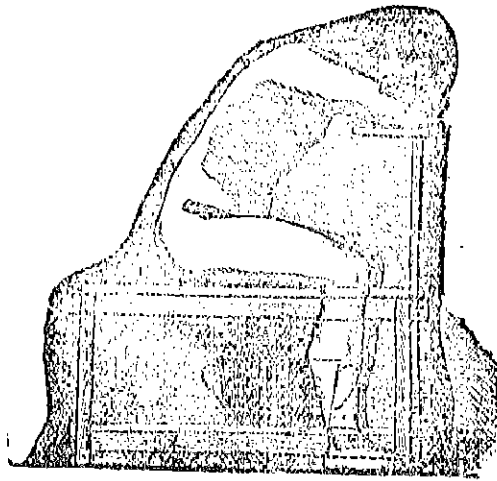
اور تب برتنون کی تبدیلی کی ضرورت نہین رہتی جیسا کہ مشرح آن ہدایات مین مندرج ہی جو اُس آلہ کے ہمراہ مہیا کیجاتی ہین +

دس پندرہ منٹ کے اندر مریض کو لوٹ[1] جانا چاہیئے تاکہ گرمی بہت جلد سینے کو اچھی طرح سے لگے + اگر اسوقت تک پسینہ نہین آیا ہے تو اب بہت اچھی طرح سے آویگا اور سر اور پانون کو ایک ساتھ پسینہ آنا شروع ہوگا + بچون کی حالت مین اکثر اوقات دیگچی تبدیل کرنیکی ضرورت نہین

نوٹ (۱) یعنی پیٹھ سے چت ہو جانا چاہیئے ۔۔

اسٹیم باتھ - سن باتھ - فریکشن ہپ باتھ - فریکشن سٹز باتھ

جن لوگون کو جلد پسینہ نہین آتا ہے اُنکو سر ڈھکے رہنا چاہیئے اور یہ سر ڈھکنا ایسا ناگوار نہ معلوم ہوگا جیساکہ ابتدا مین خیال کیا جاتا ہے +

پسینہ ½ یا ¼ گھنٹہ تک جسقدر کہ ضرورت ہو جاری رکھنا چاہیئے - اور حسب خواہش دیگچیان تبدیل کیجاوین یا نکیجاوین + جسم کے وہ حصّے جو خاص کر کے سڑے ہوئے مادہ فاسد (فارن میٹر) سے بھرے ہوئے ہین مشکل سے پسیجتے ہین اور مریض کو خود ایسی جگہون مین زیادہ گرمی لینے کی خواہش پیدا ہوگی +
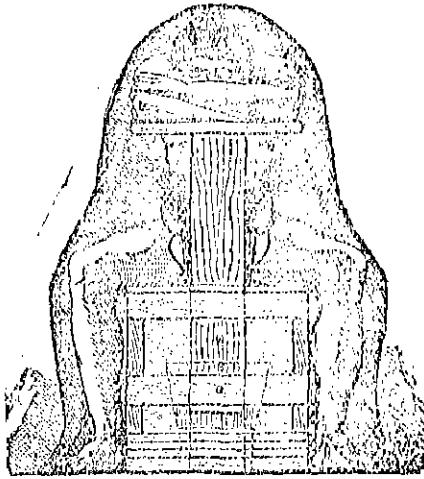
تصویر ۳ سی

مریض کی ایسی خواہش ہمیشہ پوری کرنی چاہیئے کیونکہ یہی طریقہ ہے جس سے بہت کامیابی کے ساتھ ان بھاپ کے غسلون سے امراض اچھے ہوتے ہین +

کمزور آدمی اور وے لوگ جو کہ کچھ زیادہ بیمار ہین اور خصوصاً مراقی مریض کو بھاپ سے غسل کبھی نہین لینا چاہیئے + ایسے مریضونکو فریکشن سٹز باتھ اور فریکشن ہپ باتھ سے جو کہ مواد کو جڑ سے خارج کرتے ہین اگر سن باتھ (دھوپ کے غسل) کے ساتھ لیئے جاوین تو شفا سے کلّی حاصل ہوگی + جن لوگون کو قدرتی طور پر آسانی سے پسینہ آتا ہو وے بعض وقت بھاپ کے غسل کو بالکل ترک کرسکتے ہین + ایک ہفتہ مین دو سے زائد بھاپ کے غسل اُسوقت مین لینے چاہیئین جبکہ خاص طور سے مبتلا ہوگئے ہون +

نوٹ ۵ - مطلب یہ ہے کہ بھاپ سے غسل لینے کی حالت مین کمبل سے سر ڈہک لینا چاہیئے +

بھاپ کا غسل ختم ہونیکے بعد ایک فریکشن ہپ باتھ ۶۸ تا ۸۱ فہرن ہائیٹ[ف۱] درجہ کی حرارت کے پانی مین ضرور لینا چاہئیے تاکہ جسم کو ٹھنڈا کیا جاوے + طریقہ فریکشن ہپ باتھ لینے کا شرح صفحہ ۹۰ مین دیا گیا ہے اور برتن اسکا تصویر دو مین ظاہر کیا گیا ہے + ایسے غسل کے شروع مین یا آخر مین پیٹرو کے علاوہ بقیہ جسم کو بھی (یعنی سینہ - ہاتھ - ٹانگ - اور پیر سر اور گردن کو) بہت جلدی کے ساتھ دہو ڈالا جاوے تاکہ وے بھی صاف ہو جاوین اور ٹھنڈے کر لیئے جاوین + جسقدر جسم زیادہ گرم ہوگا اسیقدر سردی بھی کم معلوم ہوتی ہے - اس طریقہ سے پسینہ آنے پر جسم مین کوئی اندرونی حرکت پیدا نہین ہوتی بلکہ جسم کی صرف جلد ہی بخوبی گرم ہو جاتی ہے - اور کوئی وجہ نہین ہے کہ ایسے غسل سے کوئی برے اثر پیدا ہونیکا اندیشہ کیا جاوے + فولاد کو جب تپا کر سرخ انگارہ کی مانند کرتے ہین تو اسکو ضرورت کے موافق مضبوطی دینے کے لیئے ضرور ٹھنڈے پانی مین غوطہ دیتے ہین + اسی طریقہ سے انسان کا جسم بھی بعد بھاپ کے غسل کے ٹھنڈے کیئے جانے پر مضبوط اور جفاکش ہو جاتا ہے +

بعد فریکشن ہپ باتھ کے - یعنی بعد پیٹرو کے غسل کے - یہ ضروری ہے کہ غسل کرنیوالا پھر گرم کیا جاوے تاکہ خفیف پسینہ آجاوے + مضبوط مریض لوگ کھلے میدان - خصوصاً دہوپ مین محنت جسمانی کر کے یہ گرمی حاصل کر سکتے ہین + کمزور کو (حالانکہ ایسے لوگونکو بھاپ کا غسل لینے مین بہت ہی احتیاط کرنی چاہیئے) کپڑا اوڑھکر پلنگ پر جانا چاہیئے اور کمرہ کی کھڑکیان[ف۲] تھوڑی سی کھول دی جاوین +

بھاپ پانی کے ۲۱۲ درجہ تک گرم ہونے پر فوراً پیدا ہو جاتی ہے - بھاپ جو برتنون مین پیدا ہوتی ہے وہ بالکل ویسی ہی ہے جیسے کہ بھاپ انجن مین پیدا ہوتی ہے - صرف فرق بھاپ کی مقدار مین ہے - مگر ایکمرتبہ تجربہ کرنے سے یقین ہو جاوے گا کہ میرے بھاپ دینے کے برتن اسکے لیئے بہت کافی ہین +

جہانتک میرا بھاپ لینے کا آلہ بھی نہو اور نہ کوئی بید کی بنی ہوئی بینچ ہو جو کہ آلہ کی جگہ کام دے سکے تو ایک بید کی بنی ہوئی معمولی کرسی سے کام لیا جاسکتا ہے + مریض اسپر بیٹھکر اپنے کو کمبل سے بالکل ڈھک لیوے + کرسی کے نیچے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا پکتے ہوئے پانی کی ایک دیگچی رکھ لیوے -

---

ف۱ فہرن ہائیٹ تھرمامیٹر سے معلوم ہو سکتا ہے بلکہ اسکے لیئے اگر کنوئین کا تازہ پانی ہر موسم مین لیلیا جاوے تو درست ہے اسکی حرارت قریب قریب ہر موسم مین انہین درجونکے درمیان ہوتی ہے اگر کسیقدر اور سرد کرنیکی ضرورت ہو تو مٹی کی گھڑی کا انقدر ضرورت اسمین شامل کر سکتے ہین + ف۲ ولایت مین مہنیکے مکانات مین چھت کے قریب ہوا کی آمد و رفت کے لیئے کھڑکیان لگی رہتی ہین جیسکے مکان مین کھڑکی یا روشندان نہون تو دروازہ ہی اسقدر کھولدے کہ ہوا صاف و تازہ کی آمد و رفت بخوبی رہے - ہر مکان مین یہ ضروری ہے - اگر مکان کی ہوا صاف رکھنا منظور ہے - کہ چھت کے قریب دیوار مین کافی کھڑکیان رکھی جاوین - ان کے ذریعہ سے ہر وقت مکان مین تازہ ہوا کی آمد و رفت رہیگی اور زہریلی ہوا ابھی نہین لگے گی + ہندوستان مین اسکا رواج کم ہے - لیکن انکا رکھنا حفظ صحت کے لیئے ضروریات سے ہے +

اسٹیم باتھ۔ سٹ باتھ۔ فریکشن ہپ باتھ۔ فریکشن سٹز باتھ

اور مریض کے پیر بھی دوسری دیگچی کے اوپر رکھے جاوین جوکہ آدھی دور تک پکتے ہوئے پانی سے بھری ہے اور جسکے اوپر دو پتلی لکڑیان رکھی گئی ہین +

میرے بھاپ پینے کے آلہ مین یہ بڑا فایدہ ہی جیساکہ بیان کر دیا گیا ہی کہ بھاپ اگر ضرورت ہو تو جسم کے خاص حصونکو دیجا سکتی ہے +

شکل بی (صفحہ ۱۰۲) مین پیڑو کے لیئے بھاپ کا غسل دکھلایا گیا ہے جوکہ خاصکر دقت طلب امراض شکم اور کلوروسس[۵۱] کی بیماری کے لیئے جس مین جسم زردی مائل ہو جاتا ہے۔ نیز خرابی حیض مین۔ اور عورات کے دیگر امراض مین بہت مفید ہے +

شکل مذکورہ سے اس غسل کے لینے کا طریقہ عیان ہے + صرف ایک برتن ایک وقت مین رکھا جاتا ہی اور حسب خواہش مریض تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے + چونکہ جسم کے جملہ حصے بھی گرم ہو جاتے ہین۔ کل پیڑو کو اوس طریقے سے ٹھنڈک پہنچانی چاہیئے جیساکہ کل جسم کو بھاپ کا غسل لینے کے بعد۔ درحقیقت دونون حالتونمین کل طریقہ ایک ہی ہے۔ بہت سی بیماریون مین خصوصاً عورتون کے امراض مین یہ بہتر ہے کہ بھاپ سے غسل کرنے کے بعد فریکشن سٹز باتھ لیا جاوے۔ یہہ[۵۲]۔ یا فریکشن ہپ باتھ اس عرصہ تک لینا چاہیئے جب تک کہ ٹھنڈک کی حالت پیدا ہونی شروع ہو +

ان بھاپ کے ذریعہ سے غسلونکا اثر تعجب خیز ہوتا ہے اگرچہ ہوشیاری سے لیئے جاوین +

بھاپ کا غسل گردن اور سر کے لیئے شکل سی (صفحہ ۱۰۳) مین دکھلایا گیا ہے + بنچ پر ایک تختہ رکھکر اسکے اوپر پانی کا برتن رکھا جاتا ہے اور سر اور گردن کو اُسوقت تک بھاپ دیجاتی ہی جبتک انکو بہت زور کے ساتھ پسینہ نہ آجاوے + جب کہ پسینہ آنا شروع ہوتا ہے ہر قسم کا درد ہمیشہ بند ہو جاتا ہی اور دانت کے درد ہونیکی حالت مین یہ بات خاص کرکے پائی گئی ہی + سر اور سینہ اگر گرم ہین تو ٹھنڈے پانی سے فوراً جلدی سے دھو ڈالے جاوین اور ایک فریکشن ہپ یا سٹز باتھ فوراً لیلیا جاوے + اگر کچھ دیر کے بعد درد پھر ہونے لگے تو بھاپ سے کل جسم کو غسل۔ اور گردن کو غسل نمبروار[۵۳] دینا چاہیئے (پیڑو کو خاصکر بخوبی بھاپ دینی چاہیئے)

اسطور سے بدن کے حصونکا بھاپ سے غسل دینا بہت ہی ضروری ہی اور بہت ہی جلد تکلیفات کو کم کرتا ہے

[۵۱] کلوروسس کیا امراض ہی۔ اسکو صفحہ ۲۲۱ پر دیکھیئے۔ [۵۲] یعنی فریکشن سٹز باتھ۔ [۵۳] یعنی ایک مرتبہ کل جسم کو اور دوسری مرتبہ [illegible] بھاپ سے غسل دیا جاوین اور [illegible] [۵۴] یعنی کل تمام جسم کو بھاپ سے غسل دینے مین پیڑو کو خوب [illegible] +

مثلاً کان - آنکھ - ناک اور حلق کی تکالیف مین اور خاص کر دانتون کے درد مین - اور علاج پھوڑے و پھنسی مین اور ڈھیٹھ پھوڑے کے علاج مین +

بدن کے حصونکے بھاپ کے غسل بلا میز نو ایجاد آلہ کے بھی دیئے جاسکتے ہین اگرچہ اُس آرام کے ساتھ نہین جیسا کہ آلہ کے ذریعے سے + پیڑو کو بھاپ کا غسل معمولی کرسی پر جو بید کی بنی ہوئی ہو دیا جاسکتا ہے - سر کو بھاپ کا غسل دینے مین ایک معمولی بینچ کام دیسکتی ہے - اوسپر بھاپ کا برتن رکھکر ایک معمولی کرسی سامنے ہاتھونکے سہارے کے لیئے رکھ لیجاوے +

سن باتھ یعنی دھوپ لینے کا طریقہ - طریقہ دھوپ لینے کا جو کہ صرف بہت گرم اور دھوپ نکلنے کے دن ہی لیجاسکتی ہے حسب ذیل ہے -

مریض ہلکے کپڑے پہنکر ایک جگہہ جو کہ ہوا سے محفوظ ہو لیٹ جائے اور چٹائی یا کمبل یا قالین پر لیٹے تو اور بھی اچھا ہے + موزہ اور جوتہ اتار دینے چاہئین اور عورات اور لڑکیان چولی نہ پہنین + سر اور چہرہ سورج کی کرنون سے بچانا چاہیئے جو سبز پتونکے ذریعے سے بہت اچھی طرح ہوسکتا ہے جیسے کہ ریونیدچینی کے درخت کا پتہ اور چند چھوٹے چھوٹے پتونسے + برہنہ پیڑو کو بھی اسی طریقے سے ایک پتہ سے ڈھکنا چاہیئے اور اگر پتہ دستیاب نہو سکے تو ایک گیلے کپڑے سے +

اس طریقے سے دھوپ نصف گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ تک لیجاسکتی ہے + مریض جنکو پسینہ جلد نہین آتا اس سے زیادہ بھی دھوپ مین پڑے رہسکتے ہین بشرطیکہ اونکو نقصان معلوم نہو + بہت گرم دن مین دھوپ بہت زیادہ دیر تک نہین لینی چاہیئے + جن لوگونکو دھوپ لینے مین درد سر ہونے لگے یا چکر آنے لگے اونکو اولاً تھوڑی ہی دیر دھوپ اس طریقے سے لینا چاہیئے + یہ حالت خاصکر اُن مریضون کی ہوتی ہے جنکو پسینہ قطعی نہین آتا یا بہت زیادہ دشواری سے آتا ہے +

اس طریقے سے دھوپ لینے کے بعد ٹھنڈ پہنچانیوالا فرکشن ہپ باتھ (دیکھو صفحہ ۱۰۹) یا فرکشن سٹز باتھ (دیکھو صفحہ ۱۱۱) ضرور لینا چاہیئے تاکہ وہ مواد فاسد جو اس طور سے ڈھیلا کیا گیا ہے نکالا جاوے + اُن مریضونکو جنکو کہ بعد لینے فرکشن سٹز باتھ یا ہپ باتھ کے گرمی جلد واپس نہین آتی چاہیئے کہ پھر دھوپ مین سر ڈھانپ کر بیٹھین یا دھوپ مین ٹہلین + یہ خصوصاً اُن مریضون سے واسطہ رکھتا ہے جو کہ زیادہ بیمار ہین اور نازک مزاج ہین + بلکہ درحقیقت ایسے شخصونکے لیئے اس طریقہ سے

نوٹ ۹ یہ سرد ملک یعنی ولایت جرمن کا حال ہے جہان بمقابلہ ہندوستان کے سردی بھی زیادہ پڑتی ہے اور دھوپ بھی کم نکلتی ہے ہندوستان مین بھی مختلف جگہون پر مختلف موسم رہتے ہین ولایت کا بہت گرم دن ہندوستان کی معمولی درجہ کی گرمی سے بھی کم گرمی رکھتا ہوگا - ہندوستان مین اور دیگر گرم ملکونمین بہت زیادہ گرمی اور تیزی دھوپ کے وقت جبکہ گرم ہوا چلتی ہو اور دھوپ معمولی آدمی کو زیادہ ناگوار ہو میرے خیال مین دھوپ لینا نہین چاہیئے بلکہ جاڑے کے دنون مین اور نیز گرمیون مین جس وقت کہ دھوپ قابل برداشت ہو اور ناگوار نہ گذرے تو مریض کو دھوپ بلا ایذا از زیادہ اوسیقدر عرصہ تک جبتک کہ اوسکو نقصان معلوم نہو بطریق مذکورہ دیجا سکتی ہے -

۹۲ سبز کیلے کا پتہ یا اور کوئی بڑا سبز پتہ بھی ایسا کام دیسکتا ہے دیگر درختونکے سبز پتے دار الیان بھی ایسا کام دیسکتی ہین - یا اور کسی چیز کے سبز پتے +

اسٹیم باتھہ - سن باتھہ - فریکشن ہپ باتھہ - فریکشن سٹز باتھہ

دہوپ لینا بسا اوقات بہت تیز علاج ہی اور ابتداء معالجہ مین اسکا استعمال ہونا نہین چاہیئے +

طریقہ مذکورہ مین دہوپ لینیکا سب سے عمدہ وقت دس [۱] بجے صبح سے تین بجے شام تک ہے + اگر ضرورت ہو تو دوپہر کا کھانا کھانیکے بعد فوراً بھی لیا جا سکتا ہے - مگر یہ بہتر ہی کہ ۱/۲ یا ایک گھنٹہ ٹھہر کر ایسا کرین کیونکہ ہاضمہ کیلئے گرمی جسمانی کی ضرورت ہوتی ہے اور ٹھنڈک [۲] پہنچانے والے غسل سے جو کہ دہوپ لینے کے بعد لیئے جاتے ہین جسم کی حرارت مین بہت زیادہ کمی ہو جاویگی +

جسم کے حصونکا دہوپ سے غسل یا جسم کے حصونکو دھوپ دینا - بدن کے مختلف حصونکو دھوپ سے غسل دیکر یا دہوپ دیکر ایسے مرضونمین جنمین گوشت کہین بدن پر ابھر جاتا ہی - یا بہتے ہوئے زخمون مین - یا کسی عضو کے سخت ہو جانے کی حالت مین یا مرض رسولی مین - یا جب جسم کے اندر کوئی حصہ بدن بڑھ جاتا ہی - اور سب قسم کے درد کرتے ہوئے مقامات وغیرہ کی حالت مین مین نے بہت ہی کامیابی حاصل کی ہے - جسم کے حصون کا دہوپ سے غسل اسی طریقہ سے ہوتا ہے جیسا کہ کل جسم کا دہوپ سے غسل - صرف اسقدر فرق ہی کہ اسمین یہ بات زیادہ کیجاتی ہی کہ خاصکر وہ حصہ جسم کا جسکو دہوپ دینا منظور ہے برہنہ کر دیا جاتا ہے اور ایک یا زیادہ سبز پتونکے ذریعے سے آفتاب کی شعاعون سے محفوظ رکھا جاتا ہے +

عموماً دہوپ سے غسل لینے کے متعلق ایک بات یہ کہی جا سکتی ہی کہ پانی اور غذا کو لیکر آفتاب سب سے ضروری وسیلہ ہے جو ہمکو بیماریون کا علاج کرنیکے لیئے دیا گیا ہے - اور کوئی دوسرا ایسا موثر طریقہ نہین ہے - خاصکر مزمن حالتونکے لیئے کوئی دوسرا ایسا موثر اور اسی کے ساتھ ملایم طریقہ مادہ فاسد کو حرکت دینے اور نکالنے کا نہین ہے جیسا کہ دہوپ کا غسل (سن باتھ) + ناظرین کو یہ بات ایک تمثیل سے صاف ہو جائیگی + یہ بات اچھی طرح سے جانی ہوئی ہے کہ اگر مٹی کا سنا ہوا کپڑا دہوپ مین پھیلا دیوین تو مٹی جلد تر سوکھتی ہے لیکن اگر ہم کپڑے کو ایکدفعہ دہوپ مین رکھین اور ایک دفعہ پانی مین رکھین تو دہوپ سے اسکا میل کم و بیش نکلجاتا ہے اور دہونے سے زیادہ صفائی ہوتی ہے یعنی اسطرح سے سپیدی آتی ہے +

جملہ جانداروںکے وجود کا انحصار سورج - پانی - ہوا - اور زمین کے یکے بعد دیگرے اثر پڑنے سے ہوتا ہی + چھوٹے پودے اور درخت صرف جب ہی فربہ ہوتے ہین جب اونکو دھوپ - پانی - ہوا - اور مٹی ملتی ہی - جسوقت کہ زندگی کے یہ اجزا پورے طور سے یا جزوی طور سے علیحدہ کر دیئے جائین تو پودہ یا درخت کا بڑھنا بند ہو جاتا ہی مادہ خشک ہونے لگتا ہے + ایسا ہی طریقہ اور تمام جان رکھنے والی چیزونکے ساتھ بھی ہی اور پس انسان کے ساتھ بھی + بد قسمتی سے

نوٹ [۱] یہ وقت جاڑون مین ہندوستان مین بہت مناسب ہی - مگر اور موسمون مین کوئی دوسرا وقت مقرر کیا جا سکتا ہی جسمین لحاظ اس امر کا ضرور ہے کہ اسوقت گرم ہوا نہ چلتی ہو اور نہ دہوپ اسقدر سخت ہو کہ معمولی آدمی کے لیئے بھی ناقابل برداشت ہو + [۲] مراد ہے فریکشن سٹز باتھہ اور فریکشن ہپ باتھہ سے +

اکثر لوگ دھوپ اور پانی سے ضرورت سے زیادہ پرہیز کرتے ہین + جسم نازک ہوجاتا ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ مائل بہ امراض ہوجاتا ہے +
تندرست آدمی سورج کی گرمی کو بلا کسی خراب اثر کے برداشت کرسکتا ہے - برخلاف اسکے مریض اور کمزور شخص اُس سے خود ہی بچنا ہے
کیونکہ اُس سے ایک قسم کی بے چینی معلوم ہوتی ہے + دھوپ کی وجہہ سے مادہ فاسد کو جسم مین جو تیز حرکت ہوتی ہے اُس سے
قدرتی طور پر درد سر - چکر - تکان اور بھاری پن پیدا ہوتا ہے اگر وہ اعضا انسانی جنکا کام مواد کے خارج کرنے کا
ہے ابھی زیادہ کمزور ہین + بہرکیف یہ علامات یقینی اس بات کی پہچان ہین کہ مادہ فاسد منتشر ہونے لگا + محض
دھوپ سے غسل کرنے یا دھوپ لینے سے بغیر پانی کے غسل[۵۱] کے جو اوسکے بعد لیئے جانے چاہئین وہ نتیجہ نہین
حاصل ہوسکتا جو ہم چاہتے ہین کہ ملے + پانی مین جسم کی قوت زندگی بڑہانے کا اثر موجود ہے اور اسی قوت زندگی کا
بڑہانا ہمارا سب سے اول نشانہ ہونا چاہیئے + پودے بھی جب اُنمین سورج اور پانی دونوں کا یکے بعد دیگرے اثر پڑتا ہے تو بڑہتے اور
تازہ ہوتے ہین - اور جلد مرجھانے لگتے ہین اگر صرف سورج کا ہی اثر اونپر پڑے + جب ایکمرتبہ ہم اُس راستے سے واقف
ہوگئے جسپر قدرت کام کرتی ہے تو ہمکو اس بات کے سمجھنے مین کوئی دقت نہین ہوسکتی کہ کیونکر جیساکہ امراض کہنہ مین ہوجاتا ہے
تھوڑی دیرکی اضطرابیان (بیماری[۵۲] سے صحت کیطرف رجوع ہونیکے اوقات) جو کہ دھوپ سے غسل لینے مین ہوتی ہین
ٹھنڈک پہنچانیوالے پانی کے غسلون سے فوراً ہی روک دی جاسکتی ہین + بھرے[۵۳] پانی کے غسل جنکا بیان اوپر
ہوچکا ہے دھوپ والے غسلونکے سلسلہ مین جب لیئے جاوین تو ہماری کھود بینے مین ایک تعجب خیز اثر رکھتے ہین +
کوئی شخص ایسا خیال کرسکتا ہے کہ ننگے بدن پر سورج کا اثر بمقابلہ ڈھکے یا کپڑے پہنے ہوئے جسم کے زیادہ تیز ہوگا +
لیکن یہ ایک بڑی ہی غلطی ہے نیچر کیطرف ایک نظر دیکھنے سے ہمکو اسکا یقین ہوجاویگا + مثلاً انگور کے درخت کو
دیکھیئے - کیا انگور دھوپ سے بچنے کی غرض سے پتون کے نیچے ہمیشہ نہین ہوجاتے ہین ؟ اگر ہر جگہ پتون سے محفوظ رکھے
جاوین تو وہ بہت عمدہ پکتے ہین - جنکو کہ دھوپ لگتی رہتی ہے وے ترش اور چھوٹے چھوٹے ہوجاتے ہین + یہی
کیفیت شاہ دانہ کے درختون کی ہوتی ہے اگر پھل کے پکنے کے وقت تمام پتیان کیڑون نے کھالی ہین +
پھل ایسا اچھا نہین پکتا جیساکہ دوسری حالت مین پکتا - برعکس اُس کے شاہ دانہ کے پھل بغیر پورے
بڑہے ہوئے خشک ہوجاتے ہین + ہر ایک پھل کو پکتے وقت اپنی حفاظت کے لیئے

نوٹ [۵۱] فرکشن سیپا اور سٹنز باتھ کہ جنکا ذکر صفحہ ۱۰۱ کے اخیر فقرہ مین کیا گیا ہے - [۵۲] جسکو انگریزی مین ہیلینگ کرائسس کہتے ہین یعنی وہ ایسا وقت جبکہ مرض ایک اچھی طرف پلٹا لیتا ہے - جب کہ ایسا وقت آتا ہے اسوقت طبیعت کو گھبراہٹ ضرور ہوتی ہے کیونکہ کمزوری معلوم ہوتی ہے - مثلاً جب بخار دور ہوجاتا ہے یا دورہ دینیکو ہوتا ہے ایک قسم کی گھبراہٹ کمزور آدمی کو ضرور ہوتی ہے اور کمزوری بھی از حد معلوم ہوتی ہے + [۵۳] فرکشن سیپا اور فرکشن سٹنز باتھ سے مراد ہے +

اسٹیم باتھ - سن باتھ - فریکشن ہپ باتھ - فریکشن سٹز باتھ

پہونچنے کی ضرورت ہوتی ہے + تمثیلین جو نیچے سے لیکر پیش کیگئی ہین ہمکو بہت صاف طور سے دکہلاتی ہین کہ دہوپ کے براہ راست لگنے مین اور کسی چیز کے ذریعہ سے لگنے مین کسقدر فرق اُسکے اثر مین ہوجاتا ہے +

سورج کا اثر ننگے سر پر نقصان پہنچانیوالا ہوتا ہے - اور سب قسم کی تکالیف ننگے سر کو دہوپ لگنے سے ہوتی ہین + اگر ہم جسم کو اپنے کپڑون سے ڈہکا رکھین تو جسم کی کھال اپنے مسامات کو دفعتاً کہولدیتی ہے اور جلدی نم اور گرم ہوجاتی ہے اور پسینہ لانا شروع کردیتی ہے + مگر اسکا فعل زیادہ ہوجاتا ہے - اگر ہم ننگے جسم پر ایک ایسا غلاف رکھین جسمین کہ بہت پانی بند حالت مین موجود ہو + ایسا غلاف ٹھیک ٹھیک بڑے سبز اور تازہ عرق دار پتون سے بنجاتا ہے +
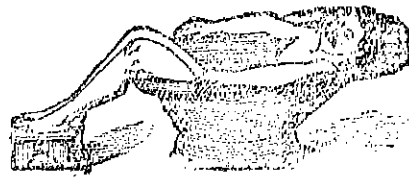
تصویر - ڈی

یہ بات اچھی طرح جانی گئی ہے کہ سیاہ کپڑون مین سورج کی کرنون کا اثر بمقابلہ سفید کپڑون کے بالکل مختلف ہوتا ہے + اسواسطے یہ امر کہ ہم پہننے کے کپڑے یا مختلف قسم کے پارچہ یا سبز عرق دار پتے حفاظت کیلئے استعمال کرین - عدم توجہی کے قابل نہین ہے + بہت سے تجربے جو مینے اپنے کارخانہ مین حاصل کیا ہے مجھے اس امر کا یقین دلادیا ہے کہ دہوپ کا سبز پتون کے اندر سے جاکر جسم پر پڑنا ہی مواد فاسد کے منتشر کرنیکے لیے سب سے عمدہ اثر پڑتا ہے + دہوپ سے غسل لینا بہترین سے بہتر طریق علاج گرین سکنیس[1] خصوصاً پیڑو کے اندر گومڑے پڑجانے کی حالت مین - یا کمی خون - یا کنٹھ مالا (خنازیر) یا سل اور گٹھیا کی حالت مین بہت زیادہ مفید پایا جاویگا +

فریکشن ہپ باتھ - یہ غسل حسب ذیل طریقہ مین لیا جاتا ہے + ایک ٹب[2] نہانیکا اُس شکل کا جو تصویر ڈی مین دکھلایا گیا ہے پانی سے اسقدر بھرا جاتا ہے کہ پانی ناف تک اور جانگھون تک پہونچے + پانی ۹۸ درجہ سے ۸۴ درجہ فہرن ہایٹ تھرمامیٹر کی حرارت رکھنے والا ہو اور غسل کرنے والا کچھ بیٹھکر اور کچھ پیچھے کو سہارا لیکر بغیر ٹھہرے اور تیزی سے

[1] اسکو کلوروسس بھی کہتے ہین جسکا مفصل ذکر صفحہ ۲۳۲ لغایتہ ۲۳۹ مین ہوا ہے - اس مرض مین جلد کا رنگ زرد مائل بہ سبزی ہوجاتا ہے اسوجہ سے اسکو گرین سکنیس کہتے ہین کیونکہ گرین انگریزی مین سبز کو کہتے ہین اور سکنیس یعنی بیماری + یہ مرض اکثر عورات کو جوان عمر مین ہوتا ہے + [2] اسکے لیے معمولاً کنوئین کا تازہ پانی ہر موسم مین مناسب ہے اور ایسے پانی کی حرارت بھی قریب قریب انہین درجونکے درمیان ہوتی ہے اِن صورتون مین جنمین کہ تازہ پانی کی حرارت سے کم و بیش درجہ کی حرارت کا پانی درکار ہو تو تازہ پانی مین تہوڑا تہوڑا گھڑی کا رکھا ہوا سرد پانی یا خوب گرم پانی ملاکر جس درجہ حرارت کا پانی چاہین حاصل کرسکتے ہین + فہرن ہایٹ تھرمامیٹر سے پانی کی گرمی و سردی کے درجے معلوم کیے جاسکتے ہین جس سے کہ ہوا کی بھی گرمی سردی معلوم کیجاتی ہے - یہ گرمی ناپنے کا آلہ یعنی فہرن ہایٹ تھرمامیٹر شہرون مین بڑے سوداگرونکے یہان ملتا ہے +

کل پیٹرو کو ناف سے نیچے کی جانب اور ایکطرف سے دوسری طرف تک ایک اوسط درجہ کے موٹے بھیگے ہوے کپڑے سے ملے
(جو بٹا کپڑا یا موٹا کپڑا) + یہ عمل اسوقت تک کرنا چاہیئے جبتک کہ جسم خوب ٹھنڈا[10] ہوجاوے + اولاً پانچ منٹ سے دس منٹ تک کافی ہونگے
بعد ازان غسل کچھ زیادہ دیر تک لیئے جاسکتے ہین + دوم یہ کہ بہت زیادہ کمزور آدمیونکے لیئے اور بچونکے لیئے پندرہ منٹ[11] کافی ہین + سوم یہ بہت
ضروری ہے کہ ٹانگین - پاؤن اور جسم کے اوپر کا حصہ بقیہ جسم کے ساتھ ٹھنڈے نہ کیئے جاوین - کیونکہ انہین معمولاً
خون کم ہوتا ہے - اول الذکر اسوجہ سے کمبل سے ڈھانک لیئے جاوین + بعد فریکشن ہپ باتھ کے جسم فوراً پھر گرم کیا جانا چاہیئے -
جو کہ کھلے ہوئے میدان مین محنت[12] کرنے سے بہت جلد ہوجاتا ہے + اون مریضون کو جو زیادہ کمزور ہین یا نازک ہین بستر پر لٹاکر
اچھی طرح سے ڈھک دینے سے گرمی آجاتی ہے + اگر گرمی بہت آہستہ آہستہ آوے تو ایک پیٹ[13] سے لپیٹنے کی پٹی باندھ دیجاوے +
اس قسم کے فریکشن ہپ باتھ ایک مرتبہ سے تین مرتبہ تک روزانہ لیئے جاسکتے ہین اور وقت[14] کا اندازہ اور پانی کی حرارت مریض کی
حالت کے مناسب ہونی چاہیئے + بہت سی حالتون مین اس غسل کے بجا فریکشن سٹز باتھ لینا چاہیئے یا دونون قسم کے غسل لیئے جاوین +
فریکشن سٹز باتھ یہ غسل عورتون کی بیماریون مین خاصکر نفع بخش ہے اور ذیل کے طریقہ مین لیا جاتا ہے +
اس ٹب[15] مین جسکا ذکر اوپر کے غسل مین آگیا ہے ایک اسٹول یا لکڑی کی بیٹھک جسپر کہ بیٹھنا ہی ہوتا رکھدی
جاتی ہے + تب اس ٹب مین پانی ڈالا جاتا ہے مگر صرف اتنا کہ بیٹھنے کی چیز کے اوپر کے کنارہ کے برابر رہے
اور اسکی اوپر کی سطح خشک رہین + غسل کرنے والی (عورت) تب اس خشک تختہ پر بیٹھتی ہے اور ایک موٹا کپڑا
(جو بٹا کپڑا یا موٹی تولیا) پانی مین ڈبوکر بہت آہستگی کیساتھ اس سے بچہ پیدا ہونیکے راستہ کے منہ کو دھوتے ... انگوٹھے جسقدر
زیادہ پانی اٹھ سکے اٹھاوین + یہ بہت ضروری ہے کہ فرج کے باہر کے ہونٹھ نہ کہ اندر کے چھوٹے دھوئے جاوین - اور پٹے بھی

ن۱۰ یعنے گرمی شانت جبتک نہو اسوقت تک یہ عمل کرنا چاہیئے + ن۱۱ بیٹھنے کے بعد یہ چاہیئے کہ کمبل سے سر سے پیر تک ... لیکن کمبل اوپر سے پھیلا لیا
جاوے تاکہ ٹب کے باہر اور باہر لٹکتا رہے اور پاؤن کے باہر تک پڑا رہے اور سر کے اوپر ہوکر ٹب کے باہر سر اپنے لٹکتا رہے + تاکہ سر پر اسکا بوجھ نہ پڑے
اور پیٹرو کے ملنے مین ہاتھ نہ رکے یہ مناسب ہوگا کہ ایک بغیر ہاتھ کی کرسی تکیہ کی جانب ٹب سے ملاکر رکھین تاکہ کمبل سر سے ہوتا ہوا کرسی کے تکیہ پر ہوتا ہوا کرسی پر
رکھا جاوے اور پاؤن بھی زمین سے کسیقدر اونچی چیز مثلاً کوئی مونڈھا یا چوکی پر رکھے جاوین تاکہ غسل لینے مین آسانی ہو اور کمبل بھی ایک بوجھ نمعلوم ہووے
پیر کی جانب سے کمبل کا سرا پیرون سے داب لیا جاسکتا ہے + ن۱۲ مثلاً ٹہلے یا ورزش کرے یا کوئی کھیل مثل لان ٹینس یا کرکٹ کے کھیلے غرض کہ کوئی
ایسا کام کرے جس سے جسم مین گرمی آجاوے - اور پسینہ بھی چپک چکا جاوے - اگر خوب پسینہ آوے تو اور بھی بہتر ہے + ن۱۳ کسی اونی کپڑے کی یا
فلالین کی دبیز کوئی سہ گرہ چوڑی پٹی جسمین پیٹ پر دو لپیٹ آجاوین پیٹ کے چارون طرف لپیٹ لیجاوے تو گرمی جسم مین جلد آویگی + ن۱۴ یعنی
کتنے دیر تک ایک غسل ہونا چاہیئے اور کس درجہ کی حرارت کے پانی مین + ن۱۵ معمولی ٹب جو کافی بڑا عرض نہانیکیلئے ہو انہین بیٹھکر ہپ باتھ لیے سکتے ہین +

اسٹیم باتھ ۔ سن باتھ ۔ فریکشن ہپ باتھ ۔ فریکشن سٹز باتھ

سختی سے آگے پیچھے کو ملنے نہین چاہئین بلکہ نرمی اور آہستگی کے ساتھ جسقدر کہ پانی کپڑے مین آسکے اُس سے دہو دیئے جاوین + معلوم ہو کہ اس غسل مین بھی ٹانگین ۔ پاؤن اور جسم کے اوپر کا حصہ خشک رہتا ہے + لیکن اگر جو تر بھیگ جاوین تو غسل کے اثر ہونے مین یہ کچھ حرج نہین ڈالتا ۔ عورات کے ایام حیض مین یہ غسل بند کر دینے چاہئین + لیکن اگر اجرا سے خون اعتدال سے زیادہ ہو تو اس ایام مین بھی لیئے جا سکتے ہین ۔ مگر صرف اُس حالت مین جبکہ کسی مریض کیلیئے یہ خصوصاً تجویز کیئے ہون + ایام حیض دو یا تین دن سے زیادہ نہین ہونے چاہئین یا چار دن اس سے زیادہ خون کے جاری رہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت اعتدال سے تجاوز کر گئی ہے اور مرض کی حالت ہو گئی ہے +

اس فریکشن سٹز باتھ کے لیئے پانی اُس درجہ کی حرارت کا ہونا چاہیئے جو کہ قدرت ہمکو دیتی ہے (۵۰[۵۱] سے ۶۰ درجہ فہرن ہایٹ) گو خاص حالتون مین پانی اس سے زیادہ حرارت کا بھی (۶۶ درجہ فہرن ہایٹ کے قریب تک) لیا جا سکتا ہے +

یہ غسل دس[۵۲] منٹ سے ایک گھنٹہ تک بلحاظ عمر اور مریض کی حالت کے لیا جا سکتا ہے + خصوصاً جاڑے کے موسم مین وہ کمرہ جسکے اندر یہ غسل لیا جاوے خوشگوار حد تک گرم رکھنا چاہیئے + اس فریکشن سٹز باتھ مین پانی جتنا کہ زیادہ سرد ہو گا اسیقدر نفع زیادہ ہو گا + مگر پانی اُس سے زیادہ سرد نہو جتنا سرد غسل کرنیوالے کے ہاتھ سہ سکین + گرم ملکو نمین اور منطقہ حارہ مین اسقدر سرد پانی نہین ملسکتا جسقدر کہ اس ملک مین ۔ لیکن اسقدر سرد جسقدر کہ دستیاب ہوتا ہے پانی استعمال کیا جا سکتا ہے + اور ایسی حالت مین کچھ اندیشہ نہین ہونا چاہیئے کہ غسل کا اثر کیا ہو گا ۔ کیونکہ گرم ملکون مین پانی اور ہوا کی حرارت کی مناسبت قریب قریب وہی ہے جو یہان اس ملک کے پانی اور ہوا کی حرارت مین ہے ۔ اسلیئے اثر غسل کا دونون حالتون مین ایک ہی ہو گا + اس میری راے کی تائید بطرح سے اُن رپورٹون سے ہوئی ہے جو کہ میرے پاس بعید گرم ملکون سے آئی ہین +

جہانکہ ہپ باتھ لینے کا برتن نہو تو کوئی نہانے کا ٹب اس فریکشن سٹز باتھ مین استعمال کیا جا سکتا ہے + یہ صرف کافی بڑا ہونا چاہیئے تاکہ ایک اسٹول یا کوئی دوسری آرام سے بیٹھنے کی چیز

---

[۵۱] یہ ملک جرمن کے تازہ پانی کی حرارت ہے ۔ ہندوستان مین خصوصاً ہمارے حصہ ملک مین تازہ پانی کنوئین کا قریب قریب ۷۰ سے ۸۰ درجہ کا ہوتا ہے مگر اُسکو کسی گگڑے مین رکھکر بہت سرد کر سکتے ہین + [۵۲] یہ اندازہ ایک غسل کا ہے اور دن رات مین کئی کئی غسل بلحاظ مرض اور مریض کے لیئے جا سکتے ہین جیساکہ آیندہ اس کتاب مین تمثیلون سے واضح ہو گا +

اسمین آ سکے۔ اور کم سے کم پانچ چھ گیلن[۵۱] پانی اسمین اسٹول کے کنارہ تک آجاوے + ان غسلون مین اگر بہت تھوڑا پانی لیا جاوے تو وہ جلد گرم ہوجاتا ہی اور اسواسطے غسل کا اثر بھی کم ہوتا ہی + ہلکا اور خالص[۵۲] پانی بمقابلہ چشمہ کے پانی کے بہتر ہوتا ہی لیکن جہان صرف چشمہ کا ہی پانی دستیاب ہوسکے تو اسکو تھوڑی دیر رکھدینا چاہیے مگر اس امر کا لحاظ رہے کہ زیادہ گرم نہو جاوے + قریب قریب ہر شریف خاندان مین اسکی مانند غسل ایک قسم کی چوکی پر محض بغرض پاکیزگی لیے جاتے ہین مگر اسقدر سرد پانی اونہین استعمال نہین کیا جاتا نہ غسل اتنی دیر تک لیا جاتا ہی نہ اس طریقہ مین لیا جاتا ہی جیسا کہ مین بتلاتا ہون +

مرد[۵۳] ون کیلیے بھی غسل اسیطور سے طیار کیا جاتا ہی اور عضو تناسل کے منہ کے اوپر کی کھال[۵۴] کے آخر کو یعنی آخر کنارہ[۵۵] کو سرد پانی کے اندر دھو یا جاتا ہی + غسل کرنیوالا اپنے بائین ہاتھ کی بیچ کی اور انگوٹھے کے پاس کی انگلیون سے یا انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی سے آلت کے منہ کو ڈھکنے والے چمڑے کو پکڑکر آلت کی سپاری کے سرے کے اوپر کو جسقدر کہ ہوسکے لیجاوے تاکہ سپاری بالکل ڈھک جاوے اور سرکہ محفوظ رہے + پھر وہ شخص ٹاٹ کے کپڑے سے یا ٹین کے کپڑے سے جو معمولی رومال کی برابر ہو دہنے ہاتھ مین پانی کے اندر لیکر اس انگلیون مین پکڑی ہوئی[۵۶] کھال کو ملائمت کے ساتھ برابر دھوتا رہے + ان ہدایات پر عمل کرنا بہت ہی ضروری ہی + ہر شخص کہ جسکو یقین کامل نہین کہ وہ طریقہ مذکور کے موافق صحیح طور پر عمل کرنا سمجھے گا مین اسکو مشورہ دیتا ہون کہ وہ خاص ہدایت کے لیے مجھ سے رجوع کرے تاکہ بیفائدہ تکلیف اور تضیع اوقات (شاید اپنی تندرستی مین یقینا نقصان) سے بچ جاوے +

ان مریضون مین جنکے جسم کے اندر کوئی مقام ورم کرآتا ہی یا کسیجگہ بطرن پیدا ہوگئی ہی یا جبکہ مرض مزمن اور پوشیدہ مین ایکا یکبارگی واقع ہو کر مرض حاد معلوم ہونے لگتا ہی تب ورم اندرونی بہت جلد لیکن بسا اوقات اول ہی غسل کے بعد سطح کو پہنچ آتا ہی اور اس مقام مین یا اسکے قریب ظاہر ہوتا ہی جو مقام کہ دھوتے مین رگڑا گیا ہی + یہ کیسطور پر ہوتی ہی عملا نہین ہی + دوسرے حصہ کتاب ہذا مین سرطان پھوڑے کے بیان مین بھی اسکا مفصل ذکر کرونگا +

---

۵۱ ایک گیلن پانی مین تخمیناً ۵ سیر اچھے تا کے وزن ہوتا ہی۔ پانچ چھ گیلن کا تخمینہ ۸ آنا ۲۲ سیر یا کچھ کم ہوا۔ ۵۲ انگریزی مین لفظ سافٹ واٹر آتا ہی یہ وہ پانی ہی جسمین کوئی معدنی اجزا یا مین کے نمک شامل نہون بارش کا پانی خالص حالت مین یا آب کشیدہ کو سافٹ واٹر کہسکتے ہین + چشمہ کے پانی سے مراد زمین مین بہتے ہوے پانی سے ہی۔ بہتے ہوئے پانی مین چونکہ مٹی اور مختلف قسم کے ریزے ہوتے ہین غالبا اسلیے یون کہا گیا ہی کہ بہتے ہوئے پانی کو رکھدیا جاوے تاکہ وہ صاف ہوجاوے اور ریزے ہر قسم کے بیٹھ جاوین وہ پانی جوکہ معمولاً پینے مین آتا ہی بہت عمدہ کام دیگا اگر کسی جگہ پانی بالکل کھاری ہو اور وہی پیا بھی جاتا ہے تو وہ بھی ضرور نفع دیگا لیکن شیرین پانی ہمیشہ کھاری پانی سے بہتر ہوتا ہے +

۵۳ اس غسل کے واسطے بجاے ٹب کے ایک مٹی کی ناند لے لی جاوے اور بیٹھنے کی چیز اسٹول یا مونڈھا یا چوکی جو اونچائی مین اسکی برابر ہو ناند کے برابر ملاکر رکھدی جاوے۔ اور اس مونڈھے وغیرہ پر پیر لٹکاکر بیٹھکر غسل عضو تناسل کا بطریق مذکورہ کیا جاوے۔ ایک مریض کی استعمالی ناند دوسرے مریض کے لیے استعمال نہین کرنی چاہیے اور اسکا پانی غسل کے لیے بدلا ہوا ہونا چاہیے۔ مناسب ہی کہ چند گھڑے اس غرض کے لیے اوس کے رکھے ہوئے تیار ہون تاکہ سرد پانی جسوقت ضرورت ہو دستیاب ہوسکے۔ ناند ایسی ہو کہ جسمین ۱۰ سیر پانی کم از کم آجاوے کیونکہ اسقدر پانی معمولاً اوقات ۲۰ لغایت ۳۰ منٹ تک کام دیسکتا ہے۔ اگر پانی اس سے زیادہ ہو تو زیادہ دیر تک کام دے سکتا ہے۔ اس استعمال کیے ہوئے پانی کو درخت وغیرہ مین نہ دینا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے اُنکے خشک ہوجانے کا احتمال ہے +

۵۴ اس کھال سے مراد ہی جسکو کہ اہل اسلام ختنہ کردیتے ہین یعنی جوکہ پیشاب کے سوراخ کو معمولاً ڈھکے رہتی ہی۔ انگریزی مین اسکو فور اسکن اور ہندی مین کھلڑی کہتے ہین +

۵۵ مسلمانون کے لیے دیکھو طریقہ جو باب ہذا کے اخیر مین حرف الف کے فوٹ مین تحریر کیا ہی نیز دیگر عام ہدایتین جو اس باب کے اخیر مین مندرج کی گئی ہین ملاحظہ کرو +

۵۶ وہ کھال جو بائین ہاتھ کی انگلیون مین پکڑی ہوئی ہی پانی کے اندر ہی اندر دھوئی جاوے گی +

اسٹیم باتھ، سن باتھ، فریکشن ہپ باتھ، فریکشن سٹز باتھ

کوئی اندیشہ رگڑ کی وجہ سے سوزش پیدا ہونے کا نہیں ہونا چاہیئے غسل برابر جاری رکھے جاویں اگر ضرورت سمجھی جاوے تو پہلے سے ذرا زیادہ ٹھنڈے کپڑے کا استعمال کیا جاوے[۹۱] نشست کے تین انگل اوپر تک پانی رکھنے میں بہت سے مریضوں میں فائدہ جلد تر حاصل ہوگا + ایسی حالت میں پانی ۶۳ درجہ سے ۷۲ درجہ فہرن ہائٹ کے حرارت تک کا ہونا چاہیئے + تب چوتڑ تو پانی میں رہینگے بقیہ طریقہ وہی ہے جیسا کہ ذکر ہوا ہے +

بہت سے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی ہوگی کہ یہی خاص حصہ جسم کا جس کا ذکر ہو چکا ہے بلکہ کوئی دوسرا حصہ کیوں پسند کیا گیا ہے جس پر کہ ایسا غسل دیویں + لیکن دراصل کوئی دوسرا حصہ بدن اس غرض کے لیئے ایسا موزوں نہیں ہے جیسا کہ یہ + کسی دوسری جگہ میں اسقدر زیادہ اور ضروری باریک رگوں کے سرے نہیں ہیں + خاصکر یہ ان اعصاب[۹۲] کی شاخیں ہیں جو کہ ریڑھ سے نکلتی ہیں نیز نروس پٹھائی کس کی جو کہ بوجہ اسکے کہ انکا سلسلہ دماغ سے ہے تو اس طریقہ عمل سے کل نظام عصبی پر اثر ڈال سکتے ہیں + پھر اعضائے تناسل کے ہی مقام سے ہی جو کہ کل نظام عصبی پر اثر ڈالا جا سکتا ہے ایک معنی کر کے اس جگہ میں زندگی کے پورے درخت کی جڑ ہے + سرد پانی کے اندر ہونے سے نہ کہ صرف بیجا اندرونی گرمی ہی کم ہوتی ہے بلکہ اعصاب میں بھی زیادہ تازگی معلوم ہوتی ہے۔ گویا تمام جسم کی جان میں قوت دیدی گئی ہے یہانتک کہ چھوٹے سے چھوٹے حصہ میں بھی + اس میں مستثنیات بھی ملتے ہیں جہاں کہ سلسلہ رگوں کا (اعصاب کا) شکست ہو گیا ہے مثلاً عمل جراحی کی وجہ سے +

ہر ایک معقول شخص جو کہ عملیہ تجربہ کرنے کو نہیں ڈرتا ہے اس بات کو تسلیم کریگا کہ فریکشن سٹز باتھ اس طریقہ سے جیسا کہ میں تجویز کرتا ہوں جملہ امور کو جو کہ اعضائے جسمانی کے افعال کو درست کرنے کے لیئے ضروری ہیں پورا کرتا ہے +

یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ فریکشن سٹز باتھ جو کہ ہزاروں شخصوں کو نفع بخش ہو چکا ہے صرف انہیں کے لیئے رکھا گیا ہے جنکی تندرستی[۹۳] خراب ہے + ہر ایک شخص جو اس بات کو جانتا ہے کہ کیسے تکلیف دہ اور ناگوار

نوٹ نمبر ۹۱ یعنی فریکشن سٹز باتھ اور خاص کر حال کے دنوں میں + نوٹ ۹۲ معمولی فریکشن سٹز باتھ میں پانی کی حرارت ۵۰ سے ۶۰ درجہ تک رکھی گئی ہے اور بعض حالتوں میں ۴۶ درجہ بھی (دیکھو صفحہ ۱۱۱ - اور اسکے متعلق نوٹ) اس سے واضح ہو کہ ایسے [illegible] اسٹول رکھا جاوے [illegible] پانی رکھا جاوے تو پانی ۶۳ درجہ کی حرارت سے کم نہ ہو تازہ ہو [illegible] تازہ پانی کی حرارت ۶۳ درجہ کی حرارت سے کم نہیں ہوتی اس فریکشن سٹز باتھ کیلیئے گرم پانی کبھی نہیں لیا جاتا ہے + نوٹ ۹۳ اعصاب ایک قسم کی رگیں یا تار حیوانات کے جسم میں ہیں جو کہ ریڑھ اور دماغ سے نکلکر تمام جسم میں پھیلتے ہیں اور ایسی پھیلتی ہیں کہ انکا جال تمام جسم میں بچھا ہوا ہے۔ ایسے کوئی جگہ جسم کی خالی نہیں ہے۔ انکے دو کام ہوتے ہیں اور کام کے لحاظ سے انکی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جنکے ذریعہ حس ہوتی ہے دوسری وہ ہیں جنکے ذریعہ سے حرکت ہوتی ہے + اگر کسی موقع سے انکا سلسلہ شکستہ ہو جاوے تو اسکے بعد کے حصہ کو نہ حس ہوگی نہ حرکت ہوگی اور اگر کچھ خرابی [illegible] اس قسم کے امراض ہوتے ہیں کہ حس و حرکت معدوم ہو جاتی ہے یہ دونوں قسم کے اعصاب برابر اپنے مقام سے نکلکر تمام جسم میں پھیلتے ہیں + نوٹ ۹۳ سمپیتھٹک سسٹم یا آرگنک [illegible] نروز (اعصاب) یا جسکو گریٹ سمپیتھٹک نروز (عصب) بھی کہتے ہیں دراصل ایک قطار سی گانٹھوں کی جو کہ کھوپڑی سے مقعد کی ہڈی تک دونوں طرف پیٹھ کے مہرے کے پھیلی ہوئی ہیں اور تمامی اعضاء دروں اور شریانوں کو شاخیں پہنچاتی ہیں + کھوپڑی اور ریڑھ کی نلی سے گذر کر سیدھے [illegible] جو پیٹ اور سینے میں ٹھہرتے ہیں + اس [illegible] اعصاب بھی اور نیز [illegible] انکی انتہا کے [illegible] شاخیں ہمراہ ان شریانوں کے جو کہ اعضاء مختلف کو خون پہنچاتے ہیں جا کر کچھ ایسا اثر پیدا کرتی ہیں کہ جا لوگی [illegible] اور انکا مطابق ان شریانوں کے [illegible] گانٹھوں کا شمار محققین یوں کرتے ہیں کہ سر میں ۵ - گردن میں ۳ - پیٹھ میں ۱۲ - کمر میں ۴ - [illegible] ۴ - [illegible] شاخیں [illegible] ہیں (۱) اوپر کو جانے والی شاخیں جو کہ اوپر کی گلٹی سے ملحق ہو جاتی ہیں (۲) نیچے کو اترنے والی شاخیں جو کہ نیچے کی گلٹی سے ملجاتی ہیں (۳) بیرونی شاخیں جو کہ ریڑھ کے پٹھوں کے ساتھ شامل ہو جاتی ہیں اور (۴) درونی شاخیں کہ طرف مقابل کے سمپیتھٹک کے ریشوں سے جڑ جاتی ہیں اور شریانوں کی پھیلتی ہیں [illegible] اسلام اور مخفی ہیں اور انکا بیان [illegible] لعض لوگوں نے [illegible] کہ وہ ایک وسیلہ ہے جس سے اثر خیالات دلی کا افعال عضوی میں پہنچتا ہے [illegible] کہ منہ کی حالت ہے جیسا کہ دیکھا گیا (دل ٹلی) اور [illegible] زیادہ ہونے میں آنسو نکلے اور بھوک اور رطوبت پستان میں [illegible] دونوں میں موافقت ہے " انتخاب از کتاب معین الجراحین مصنفہ ڈاکٹر [illegible] + نوٹ ۹۳ پوری تندرستی شخص کی پہچان کے لیئے دیکھو صفحہ ۹ افادیت ۱۲ ۔

اور محض اعمال جراحی انسان کے جسم پر ماہران فن جراحی کے ہاتھوں سے کیئے جاتے ہین - وہ اس سادے لیکن یقینی دافع امراض فریکشن سِٹز باتھہ کو نے تعصبی کی نگاہ سے دیکھیگا + اس موقع پر جہان معاملہ تکلیف انسانی کے دور کرنیکا ہے بیجا شرم نہین ہونی چاہیئے + پورے پورے تندرست آدمیون پر فریکشن سِٹز باتھہ کا کچھہ اثر نہین ہوتا اور اُنکے لیئے اس غسل کے لینے کی ہدایت بھی نہین کیجاتی ہے + ایسے لوگون کو یہ عمل تھکانے والا معلوم ہوگا اور بیمار آدمی اکثر اسکو ضرورت سے زیادہ کرینگے +

نیچر مین جو لگاتار کوششین برابری پر پہونچنے کی پائی جاتی ہین[۵۱] اُنکی طرف بھی توجہ دلانا یہان ضروری ہے + یہ کوششین بیجان مادہ کے متعلق کارروائیون مین ہی صرف نہین ہوتین - جیسا کہ[۵۲] اکثر غلطی سے خیال کرلیا جاتا ہے + وسے اُس متواتر کمی وبیشی مین بھی جو حرارت جسم انسانی مین بلحاظ اُسکے چارونطرف کی چیزونکے ہوتی ہے - پائی جاتی ہین + اندر سے باہر کی جانب اور باہر سے اندر کی جانب ایک تبدیلی حرارت مین ہواکرتی ہے جسکو بجلی کی لہر یا روانی بتلانا غلطی نہین ہے + اور جیسے کہ ایک مادّی لہر مین ویسے ہی اسمین بھی کچھہ زور ضرور ہوگا + اب جیسے جیسے یہ بڑھتی جاتی ہے مثلاً ایک جسم مین جسکو بخار ہے - ویسے ہی اُس شخص کی حالت ناقابل برداشت ہوتی جاتی ہے اور ویسے ہی مرض کی علامت بھی سخت تر ہوتی جاتی ہے + جیسے کہ خاک کا طوفان حبس اور بیچینی سے لیئے ہوتا ہے اسی طور پر انسان کے جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی اثر رکھتی ہے - اسموقعہ پر حالت مساوات کے پیدا کردینے سے بہتر کیا اور کوئی دیگر حالت زیادہ قابل قدر اور زیادہ قرین عقل ہوسکتی ہے جو زیادہ درجہ کی حرارت کم درجہ کی گرمی سے ملکر برابر ہونی چاہیئے اور اعتدال[۵۳] سے زیادہ حرارت کو اعتدال پر لانا چاہیئے + اور وہ پل[۵۴] جو اس مقصد تک پہونچاتا ہے میرے علاج کرنیکے دیگر طریقونکے ساتھہ ملکر فریکشن سِٹز باتھہ ہے - جو فریکشن باتھہ کہ اُن مختلف وجوہ سے جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے ہمیشہ صرف ٹھنڈے پانی مین لینا چاہیئے + ان غسلونکا عمل الوکھا ہے اور بیشمار حالتون مین مجرب ہے + اگر کسی حالت مین نتیجہ حسب دلخواہ نہ حاصل ہو تو یہ اسی وجہ سے ہوگا کہ جسم سے اصلی طاقت زندگی جاتی رہی ہے +

اگر جسم کے اندر مادہ فاسد بھرا ہوا ہے جسکی کہ مشابہت زنگ خوردہ مشین سے دیجا سکتی ہے تو بگڑی ہوئی قوت ہاضمہ اس قابل نہوگی کہ معمولی مقدار غذا سے آیندہ اسقدر قوت پہونچاوے جو کہ انسان کو اُسکی پہلی حالت قایم رکھنے کے لیئے کافی ہو + بمقابلہ پیشتر کے زیادہ مقدار غذا کی ضرورت ہونے لگتی ہے اور معمولاً خاصکر محرک غذا کی

---

۵۱ مثلاً ایک گرم چیز کسی سرد چیز کے پاس رکھی ہے تو دونون مین ایسی کوشش ہوتی ہے کہ دونونکی حرارت ایک سی ہوجاوے - پس اگر وہ کافی دیر تک پاس رکھی رہین تو دونونکی گرمی برابر ہوجاویگی یعنی ایک کی سردی کم ہوگی اور دوسرے کی گرمی کم ہوکر دونون برابر ہوجاوینگی - یہ قانون قدرت یہانتک پایا جاتا ہے کہ اگر ایک عالم و ایک جاہل پاس پاس رہتے ہون تو ایک کی نزدیکی کا اثر دوسرے پر ضرور پڑیگا جاہل کی کوشش عالم سے فائدہ اُٹھانیکی اور عالم کی کوشش اسکو اپنا علم دینے کی ہوگی - کوشش ضرور ہوگی خواہ اُسمین دونون کامیاب ہون خواہ نہون + + + +

۵۲ مطلب یہ ہے کہ غلطی سے اکثر ایسا خیال کرلیا جاتا ہے کہ یہ کوششین بیجان مادہ کے متعلق کارروائیون مین ہی صرف ہوا کرتی ہین + ۵۳ ہر تندرست آدمی کے جسم کی حرارت کا ایک درجہ مقررہ ہے اُسکو نارمل کہتے ہین جب حرارت اُس سے تجاوز کریگی وہی بخار ہے اس حرارت کا پھر گھٹا کر نارمل یا اعتدال پر لانا ہی بخار کا دفع کرنا ہے + ۵۴ تشبیہ ایک پل سے دیگئی ہے جیسے کہ پل انسان کو دریا یا سمندر کے پار یا آر سانی پہونچاتا ہے اسیطور سے فریکشن باتھہ معہ دیگر غسلونکے انسان کو بیماری کے سمندر یا دریا کے پار بحفاظت پہونچنے کا ذریعہ ہے - مگر جیسے کہ اگلی چند سطرون سے واضح ہوگا یہ ضرور ہے کہ جسم مین اصلی جان اسقدر رہگئی ہو کہ اس کنارہ سے اُس کنارہ تک پہونچنے کی مہلت دے + انگریزی مین لفظ وائٹیلیٹی ہے یعنی وہ اندرونی قوت جو زندگی قائم رکھنے کے لیئے ضروری ہے +

اسٹیم باتھہ ۔ سن باتھہ ۔ فریکشن ہپ باتھہ ۔ فریکشن سٹز باتھہ

تاکہ وہ شخص کاروبار کرنے کی حالت مین رہے ۔ مگر ایسے موقع پر ہضم کرنیکی قوتین قدرتاً دمبدم زیادہ گھٹتی جاوینگی +

اگر ہم پھر جسم کی قوت زندگی کا بڑھانا چاہین تو ہم کسی ایسے وسائل کی مدد سے کر سکتے ہین جو ہاضمہ کو ترقی دیوین + سب سے اچھے طریقے جو مجھے معلوم ہین وے قدرتی غذا اور اسی کے ساتھہ ٹھنڈک پہونچانے والے غسل ہین + وے خراب سے خراب ہاضمہ کو (اُسوقت تک جبتک کہ وہ درست ہونیکے قابل ہے) بمقابلہ کسی دوسرے علاج کے جلد تر درست کرتے ہین ۔ اور مزید برآن قدرتی طریقہ مین اثر کرتے ہین + علاوہ اسکے یہ غسل بخار کی حرارت کو جو مادہ فاسد کے رگڑ سے پیدا ہوئی ہے گھٹا کر درجہ اعتدال پر لاتے ہین جس سے کہ مرض کا آیندہ کو بڑھنا رک جاتا ہے + کاروبار روزانہ سے ایک مثال لیتے ہین مثلاً اگر ہم چاہین کہ اُس بھاپ کو جو ایک کمرہ کے اندر پکتے ہوئے پانی سے نکل رہی ہے پھر اُسکی اصلی شکل مین یعنی پانی کی شکل مین لاوین تو طریقہ صرف یہ ہوگا کہ گرمی کو کم کردین + یہی کیفیت مادہ فاسد کی یعنی[۵۱] ہر ایک مرض کی ہے + مرض جسم مین حرارت بڑھجانے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر برعکس حالت پیدا کردی جاوے تو دور بھی ہو سکتا ہے یعنی لگاتار ٹھنڈک پہونچانے اور اندرونی حرارت کے جو حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے کم کرنے سے +

لیکن ٹھیک ٹھیک جیسے کہ ایک مشین (کسی قسم کی کل) ایک ہی جگہ سے جیساکہ چاہین آہستہ اور تیز چلائی جا سکتی ہے ویسی ہی کیفیت انسان کے جسم کی ہے + قوت زندگی پر ایک ہی مقام سے ٹھیک طور سے اثر ڈالا جا سکتا ہے یعنی وہ مقام کہ جو مینے فریکشن سٹز باتھہ کرنے کے لیئے پسند کیا ہے +

اس بیان کے بعد سب کو صاف معلوم ہو جاوے گا کہ مین کس طور سے امراض چشم و گوش کا اُسی طریقہ سے کامیابی کے ساتھہ علاج کرتا ہون (بیشک ہر مریض کے حالات کے موافق تجویز کرکے) جس سے کہ مین دوسری بیماریون کو یعنی چیچک ۔ اسکارلیٹ فیور ۔[۵۲] ہیضہ وغیرہ کو آرام کرتا ہون + اصلی قوت کل جسم کی بڑہادی جاتی ہے اور اُسکے ساتھہ یہ ممکن نہین کہ ایک حصہ جسم مین بمقابلہ دوسرے کے زیادہ تیزی آجاوے بجز اُس صورت کے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ جہان سلسلہ اعصاب کا شکست ہو گیا ہو + اکثر لوگ اس بات کو نہین جانتے

---

۵۱ کیونکہ شروع مین ہی صفحہ ۸ اپر مادہ فاسد کی جسم مین موجودگی کو ہی مرض بتلایا گیا ہے +

۵۲ ایک قسم کا بخار ہے جو چیچک کے بخار کے مشابہ ہے مگر اُس سے زیادہ سخت ہے مفصل بیان صفحہ ۴۰ پر آیا ہے +

کہ اصلی طاقت کا بڑھنا کس طور سے ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات مریض کی امید کے بالکل برعکس ظہور میں آتا ہے + مثلاً ایسا واقع ہو سکتا ہے کہ تمباکو پینے والے اس قسم کے غسلوں کے لینے کے بعد تمباکو زیادہ استعمال نہیں کر سکتے ہیں۔ اور پس وہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ انکے معدے کمزور ہو گئے ہونگے حالانکہ اصلیت یہ تھی کہ انکے ہو + اور اب انکے معدے تمباکو کے زہریلے جزو کا مقابلہ کرنیکے لئے بہت کمزور تھے مگر اب پھر انہیں کافی قوت آگئی ہے اس زہر کا مقابلہ کریں جس حالت میں کہ اعصاب ان غسلوں کے ذریعہ قوت حاصل کرنیکی قابلیت رکھتے ہیں جسم میں ہمیشہ ایسی طاقت آجاتی ہے کہ قدرتی آلات اخراج مواد - مادہ فاسد کو جو جسم میں جمع ہو گیا ہے خارج کر دیویں +

فریکشن سٹز باتھ کے علاوہ پیڑو کا دھوتی (گیلی حالت میں جیسی مٹی یا پنڈول) کی بندش بیرونی حرارت کے نکالنے اور مادہ فاسد کے نکالنے کے لئے بہت ہی مفید ہوگی + ایسی بندش بیرونی چوٹ اور خشونتوں میں بھی بہت نفع بخشنے والی ہے + کسی شخص کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ علاج کے طریقے (جو کہ ہر شخص کے حالات کے لحاظ کے موافق تجویز کیئے جاتے ہیں) ہر مریض کو ضرور ہی شفا سے کلی پہونچا وینگے + جیسا کہ میں پیشتر ذکر کر چکا ہوں میں ہر مرض کو آرام کر سکتا ہوں نہ کہ ہر مریض کو + کیونکہ بعض مریض ہیں کہ اصلی قوت جسم اور پس ہضم کرنے کی قوت ٹوٹ جا چکی ہے اُسکو ان طریقہاے علاج سے نفع بیشک ایسا ہوگا جو درحقیقت کہ کسی دوسرے علاج سے نہیں ہوگا۔ لیکن ایسے مریض کو دے شفا سے کلی نہیں دے سکتے +

بعض حالتیں ایسی بھی سخت ہوتی ہیں کہ جنہیں میرے غسل بہت ہی اعتدال کے ساتھ لینے چاہئیں اور جنہیں کہ اکثر اوقات چند روز کے واسطے بند بھی کر دینے چاہئیں + ایسی سخت حالتوں میں ان ہدایات کی ہی بنا پر بلا اسکے کہ میرے طریق علاج سے پوری واقفیت حاصل کریں۔ مریضوں کے لئے خود ہی علاج کرنے لگنا نامناسب ہوگا + ایسی حالتوں میں بہتر ہے کہ بذریعہ تحریر کے مجھسے مشورہ کریں تاکہ کوئی برے نتائج اس طریقہ سے علاج کرنے میں پیدا نہوں +

(الف) متعلق صفحہ ۱۱۲ + یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان لوگ یا اور لوگ جنکی پیدائش کھال کاٹ دیجاتی ہے کس طور سے اس فریکشن سٹز باتھ کو کر سکتے ہیں - اس سوال کو میں نے ڈاکٹر کوئی صاحب موصوف اس عمل کو جو ملک جرمن میں رہتے ہیں تحریر کیا انہوں نے اسکے جواب میں مجھے لکھا کہ "مسلمان مریض لوگ انکو جنکی کہ آلت کے منہ کو ڈھکنے والی کھال موجود نہیں ہوتی چاہیئے کہ اس مقام کو جو کہ ٹانگوں - اور فوطوں کے درمیان واقع ہے تولیا سے ملیں زیر کے نیچے کے حصہ کو + باقی تین انگل اکڑی کی نشست کے اوپر رکھنا چاہیئے" + یعنی اس مقام کو جو کہ مقعد اور فوطوں کے درمیان واقع ہے۔ اور زیر کے نیچے کے حصہ کو ٹب کے اندر تین انگل تک پانی رکھکر اسمیں بیٹھکر - تولیا سے ملیں + پس صرف چوتڑ تین انگل بھیگینگے - باقی اوپر کا جسم اور ٹانگیں بالکل خشک رہینگے + پانی جسقدر کہ ٹھنڈا ہو سکتا ہے ہونا چاہیئے مگر ۳۲ درجہ فرنہائٹ سے زیادہ سرد پانی نہ کیا جاوے + عام ہدایت فریکشن سٹز باتھ میں ایک اور ضروری جو کہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے دریافت کرنے پر معلوم ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ اس غسل کے کرتے وقت کپڑے بالکل جسم سے اتار دیئے جاویں + یہ غسل کمرہ کے اندر ہونا چاہیئے + خصوصاً موسم سرما میں یا سردی کے وقت دوسرے موسم میں بھی کمرہ بند بلکہ باہر کی ہوا سے گرم رکھنا چاہیئے جو کہ انگیٹھی وغیرہ کے ذریعے سے ہو سکتا ہے مگر احتیاط لازم ہے کہ کوئلوں کا زہر کمرے میں نہ پھیلنے پاوے اسکے لئے مناسب ہے کہ انگیٹھی باہر سلگا کر جبکہ انگارے خوب دہک جاویں تب اندر لیجاویں اور پھر بھی اس مکان میں کچھ ہوا کی آمدورفت کا موقع رہے + یہ احتیاطیں سٹز باتھ کے لینے کے وقت بھی اختیار کرنی ضروری ہیں + سٹز باتھ اور فریکشن سٹز باتھ دونوں کے بعد اگر مریض قوی ہے تو کھلے ہوئے میدان میں ٹہلے یا دو گھڑی کام محنت کا بیس تیس منٹ تک کرے - اگر مریض کمزور ہے تو کمبل اوڑھ کر لیٹ جاوے جب تک کہ گرمی کافی نہ آجاوے - مگر منہ کھلا رہے یعنی کمبل سے ڈھکا نہ جاوے -

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

فرکشن سٹنر باتھ اور اصل زندگی انسانی کے بارہ مین جو تشریحات تحریر ہو چکی ہین اون سے یہ ثابت ہوا ہی کہ بیماری غذاے نامناسب ہی کا نتیجہ ہوتی ہے + ہاضمہ کی خرابی ہی سے مادہ فاسد (فارن میٹر) پیدا ہوسکتا ہے اور جسم مین بیماری بڑہتی ہے + لہذا ہمارے واسطے یہ سوالات نہایت ہی ضروری ہین کہ "ہم کیا کھائین؟ اور ہم کیا پئین"؟

یہ بخوبی معلوم ہے کہ برقی قوت خواہ مستقل برقی روانی (یعنی بجلی کی مسلسل دھارا) پیدا کرنیکے واسطے بعض خاص مفرد اشیاء درکار ہوتی ہین + ایک تیزاب کی ہی مدد سے یہ بات حاصل ہے کہ کاربن[ف۱] اور جست کی تختیونکے تبدیل ترکیب خواہ علیحدگی اجزاے ترکیبی کی وجہ سے ہم اُس قوت کو نکالتے ہین جو پہلے اون تختیون کو اصلی ساخت کی حالت مین قائم رکھنے کے لیئے ضروری تھی + پھر یہی قوت بذریعہ تارون کے بنام مثبت اور منفی[ف۲] - برقی روانی لیجائی جاتی ہے تاکہ بطور برق استعمال مین آوے + لیکن اگر بجاے ان اشیاء مفرد کے (یعنے جست و کاربن یعنی خالص کوئلہ کے) اشیاء دیگر جو اُن سے ملتی ہین - یا مثل اونکے اجزاے ترکیبی رکھتی ہین - یا خود وہی اشیا بہ تبدیل شکل مثلاً چورا کی ہوئی استعمال کیجائین تو فوراً فرق معلوم ہوجاویگا + ان صورتون مین کیا تو برقی قوت بالکل پیدا نہوگی یا اوسمین تغیر عظیم اور کمی پائی جاوے گی باوجودیکہ دیگر حالات بجنسہ ویسے ہی رہے ہون جیسے کہ جست اور کاربن کی تختیونکے وقت تھے + جسم انسانی مین قوت زیست کے

ف۱ کاربن یہ ایک شے مفرد ہے جسکی کہ تمثیل مین خالص کوئلہ پیش کیا جا سکتا ہے +

ف۲ و ف۳ بجلی کے متعلق رسالون مین تار برقی کی بجلی کے بنانیکی ترکیب معلوم کرلی جاسکتی ہے - بجلی کی مستقل لہر دو دہاتونکے تیزاب مین ڈالنے سے پیدا ہوتی ہے + مختلف اشیا پر تیزاب کا اثر مختلف ہی ہوتا ہے یعنی کم و بیش ہوتا ہے جیسے ہاتونکو تیزاب مین ڈالین تو جس دہات سے کہ زیادہ بجلی پیدا ہو اوسکی بجلی کو مثبت قسم کی اور جس دہات سے کم بجلی پیدا ہوگی اوسکی بجلی کو منفی قسم کی بجلی کہینگے + اگر جست اور تانبے کی تختیونکو پانی ملے ہوئے تیزاب گندہک مین ڈالین تو جست سے منفی اور تانبے سے مثبت قسم کی بجلی پیدا ہوگی - ایسے ہی جست اور کاربن کی حالت ہے - کاربن سے مثبت قسم کی اور جست سے منفی قسم کی +

پیدا کرنے کی بھی یہی کیفیت ہے+یہان بھی کم یا زیادہ قوت زلیست کی ترقی کا دار مدار اشیا مفرد یعنی غذا کے صحیح انتخاب پر ہے+ہوا کے بارہ مین جو ہماری خاص غذا ہی یہ بات صاف دیکھی جاویگی اور معلوم ہوجاویگی+اگر ہم چند ہی لحظون کے لیے کسی شخص کو معمولی ہوا سے جدا کرین اور دوسری قسم کی ہوا (گیس) کے اندر چھوڑ دیوین تو فوراً معلوم ہوجاویگا کہ نئی شے مفرد اُسکی قوت زلیست کی قائمی مین اوسکی مدد نہ کرسکی - لہذا وہ چند لحظہ مین مرگیا+

غذاے نامناسب کے مضر اثر سریع اور بہت نمایان نہین ہوتے بلکہ دیر مین ظاہر ہوتے ہین+ قدرتی غذا اور زہر مہلک مین صد در از واقع ہی+مگر قدرتی اور غیر قدرتی غذا مین اکثر اوقات اتنا کم فرق ہوتا ہے کہ اول تمیز اوسکی مشکل ہوسکتی ہے+لیکن چونکہ یہ معلوم ہے کہ مادّہ فاسد کا پیدا ہونا محض نامناسب غذا کا نتیجہ ہوتا ہے - یعنی جسم مین صرف ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے یہ پیدا ہوتا ہے ایسی نامناسب غذاؤن سے پرہیز کرنا اور ہاضمہ کی خرابی کا انسداد ہمارا فرض ہے+

نامناسب غذا اور خرابی ہاضمہ کے اس مسئلہ کو سمجھانے کی غرض سے چند تمثیلات جو روزمرّہ تجربہ مین آتی ہین تحریر کیجاتی ہین+بعض ایسے فربہ اور جسیم اشخاص ہم سے ملتے ہین جو اپنے خورد و نوش کی قلت کا یقین دلاتے ہین اور شکایت کرتے ہین کہ باوصف اس قلت کے وے برابر زیادہ فربہ ہوتے ہین+ایسے اشخاص مین یہ فربہی دراصل زیادتی غذا کے سبب سے ہوتی ہی+بعض دیگر اشخاص لاغر و افسردہ ہین گو وے اپنی دانست مین نہایت مقوی اشیا اکل و شرب غیر معمولی افراط سے تناول کرتے ہین+مقدار خورش کے اندازہ سے ایسے اشخاص کو بالکل برخلاف حالت مین ہونا چاہئیے مگر جسم مین ہوکر غذا گذرتی تو ہی مگر جسم کو اس سے کچھ نفع نہین پہونچتا+خوراک کا حصّہ کثیر بلا کام مین آئے ہوئے باہر نکلجاتا ہی - یا کم سے کم اُسکا پورا نفع نہین حاصل کیا جاتا ہے+یہ مثال اس امر کی تصدیق کرتی ہی کہ ظاہراً محض خوردنی اور نوشیدنی اشیا کا جسم مین ہوکر نکلجانا کچھ بھی ثبوت ہاضمہ صحیح کا نہین ہے - افسوس کہ بہت سے لوگ ایسا[1] خیال کرتے ہین+

اس طرح دو مخالف گروہ انسانون مین پاے جاتے ہین+ایک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خورونوش کی کمی مقدار کے باعث ایک انسان فربہ ہوجاتا ہے

[1] یعنے کہ غذا کا جسم سے ہوکر نکلجانا ہی صحیح ہاضمہ ثابت کرتا ہے+

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

اور دوسرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خورد و نوش کی کثرت کے سبب دوسرا انسان لاغر ہو جاتا ہے + ظاہری اختلاف کے باوجود بھی دونون صورتون مین بیماری کا سبب ایک ہی ہے - یعنی غذا ے نامناسب اور خرابی ہاضمہ + اس تمہید کے بعد یہ بات بآسانی سمجھ مین آسکتی ہے کہ (مثلاً) ایک تپ دق کا مریض اپنے خیال کے موافق نہایت مقوی اور مفید غذا کھاتا ہے اور اسکا جسم کیون اسکا نفع قطعاً حاصل نہین کرتا - برخلاف اسکے اس بات پر ہمکو کبھی تعجب نہین ہوگا کہ بظاہر تندرست اور مضبوط - مگر مراقی (نروس) انسان کو اشتہا کیون نہین ہوتی +

ان تشریحات کے بعد اور باب ماقبل کے بیانات متعلق بہ قوت زیست کے یاد رکھنے کے بعد یہ مشکل نہین ہے کہ زیادتی غذا سے بچاؤ کی راہ معلوم کیجاوے + ناظرین فہیم کو بیشک اب ہی یہ یقین ہوگیا ہوگا کہ اکل و شرب کے اشیا مین لحم و بیضہ و ماء اللحم و شراب انگور و شراب جو و کوکو و قہوہ و چاے وغیرہ نہایت قوت بخش اور نہایت مناسب غذائین نہین ہین بلکہ جلد اور بآسانی ہضم ہونے والی غذائین ہی نہایت قوت بخش اور مناسب ہین + جتنا جلد ہمارا جسم اوس غذا کو جو اسے ملے ہضم کرسکے اُتنا ہی زیادہ نفع اسکو اوس غذا سے حاصل ہوگا - اور لہذا اوتنی ہی زیادہ قوت زیست وہ پیدا کرسکیگا + پس کھائی ہوئی غذا کے زود ہضم ہونے پر قوت زیست کی کمی و بیشی کا مدار ہے +

جسقدر کوئی غذا دیرہضم (مشکل الہضم) ہوتی ہے جسم کو اوسیقدر زیادہ وقت عمل ہاضمہ مین لگتا ہے + لہذا اگر ہم ایسی غذائین کھاتے ہین تو ہمکو (اگر صحت جسمانی مین خلل ڈالنا نہین چاہتے) ضرور کم سے کم اتنا کرنا ہوگا کہ جب تک اول کا کھایا ہوا ٹھیک طور سے ہضم نہو جاوے - دوسری بار کھانے سے باز رہین + بدقسمتی سے ایسا کم کیا جاتا ہے - بالخصوص چونکہ ہمارے روزمرہ کے عادات اس ظاہری فاقہ کے مخالف ہین + روزہ کی اصلی غرض پس ہمکو فی الحقیقت آج تک معلوم نہین ہے + انسان عام طور سے قدرت کے مقرر کیئے ہوئے روزون[1] کی مطلق پرواہ نہین کرتا + بلکہ خلاف اس کے وہ (ہم دیکھتے ہین) موسم سرما مین (جسمین بمقابلہ موسم گرما کے عام طور پر وقت زیادہ ملتا ہے) بمقابلہ گرما کے زیادہ کثرت سے اور زیادہ مرتبہ کھانے کھاتا ہے +

[1] یعنے قانون کی جسکو کہ ہندی برت کہتے ہین +

تقریباً ہرجگہ یہ خیال غلط مروج پایا جاتا ہے کہ موسم سرما مین سردی کے مقابلہ کی قوت حاصل کرنیکی غرض سے انسان کو شکم خوب پُر کرنا اور روغن بافراط کھانا چاہیئے + لیکن یہ بات قدرتی قوانین کے بالکل برخلاف ہی + بارہا مین نے موسم سرما مین کثرت اکل وشرب کی مضرتین ظاہر کی ہین + نیچیر (خلقت) مین ہرجگہ فاقہ کا ایک مقررہ زمانہ پایا جاتا ہے + یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک مرتبہ پوری خوراک کھا لینیکے بعد سانپ اکثر ہفتون تک غذا کا ناغہ کرتے ہین + یہ بھی تجربہ مین آیا ہی کہ ہرن اور خرگوش ہفتون اور مہینون تک بہت کم مقدار خوراک پر بسر کرتے ہین اور پھر بھی سرما کے کل شدائد کو برداشت کرتے ہین + اگر ان حیوانات کو اوتنی خوراک کے حصول کا موقعہ[91] ہوتا جتنی کہ گرمیون مین انکو ملتی ہی تو وے بلاشک بیمار ہو جاتے اور جاڑے کی سردی برداشت نکر سکتے + جیسا کہ ہمکو معلوم ہی کہ سردی سٹرنے یعنی خمیر اٹھنے کو روکتی ہے لہذا ہضم غذا مین مانع ہے + جسقدر خوراک گرمیون مین بآسانی ہضم ہو جاتی ہے جاڑون مین بہت زیادہ مشکل سے ہضم ہوتی ہی + یہی سبب ہی کہ پالے ہوئے جانور جنکو اکثر طویلہ یا اور گھر کے اندر چارہ کھلایا جاتا ہے اور جو تقریباً ہمیشہ زیادتی خوراک سے بیمار ہوتے ہین کھلے میدان مین جاڑے کی سردی کو برداشت نہین کر سکتے + اور قدرتی حالت مین رہنے والے جانور سخت ترین طوفان باد و باران خواہ برف کو جھیل سکتے ہین + اسکا سبب یہ ہی کہ جنگلی حالت مین جانورون مین جسمانی قوت برداشت[92] ہوتی ہے جسکی طرف ان دنون (افسوس کی بات ہے) توجہ بہت کم کیجاتی ہے + ان تشریحات سے اب یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ ایک قسم کی زیادتی خوراک سے ہی بیماری پیدا ہوتی ہی + لہذا یہ یقین ہمارے دلون مین قدرتی طور سے ہوتا ہے کہ یہ باتین کہ کیا ہم کھائین اور کسی شے کو اوس کی کس حالت مین ہم کھائین - اور کیسے مقام مین ہم کھائین لاپروائی کے لائق نہین ہین +

اس مضمون کو اور بھی صاف کرنیکی غرض سے ہم چند مثالین پھر پیش کرتے ہین + اگر جوش کیا ہوا پانی ہم نوش کرین تو وہ بدمزہ اور ناگوار معلوم ہوتا ہے + برعکس اسکے تازہ پانی کا گھونٹ (جرعہ) کتنا خوشگوار ہوتا ہی - سبب کسقدر قوت بخش ہوتا ہی + یہی حال ہوا کا ہی - معمولی مکان کے اندر کی بند او مستعمل ہوا دم گھونٹنے والی - رگ پٹھونکو سست اور ڈھیلا کرنیوالی اور اکثر ونکو دردسر پیدا کرنیوالی ہوتی ہے

[91] یعنی موسم سرما مین اوسیقدر خوراک کے حصول کا موقع ہوتا جسقدر کہ انکو موسم گرما مین ملتی ہی + [92] یعنی تکالیف سہنے کی طاقت رکھتے ہین +

ہم کیا کھائیں؟ ہم کیا پئیں؟ عمل ہاضمہ

بالخصوص جبکہ مکان تنگ یا چھوٹا ہو اور بہت اشخاص اسمین بیٹھے ہون + ایسی حالت مین انسان کتنا آرزومند باہر کی فرحت بخش اور جان تازہ کرنے والی ہوا کا ہوتا ہے +

اور اسیکے برابر ضروری یہ امر ہے کہ کس مقام مین ہم اپنی غذا نوش کرین + کشادہ میدان یا کھلی ہوا مین ہم جو کھائین وہ ہمیشہ بمقابلہ اُسکے جو کہ مکان کے اندر کھایا جاتا ہے۔ زیادہ آسانی سے ہضم ہوجاتا ہے سبب یہ کہ چبانے مین غذا کے ساتھ ہوا شامل ہوجاتی ہے۔ اور بمقابلہ مکان کے اندر کی خراب ہوا کے۔ تازہ ہوا غذا کے ہضم ہونے کی قابلیت پر بالکل مختلف اثر رکھتی ہے +

جیساکہ پہلے ذکر ہوا ہے غذائین جو نہایت سریع الہضم ہین وہ واقعی جسم کی پرورش کے لیئے بہت موزون و مناسب ہین۔ اوور نیوٹریشن یعنی زیادتی غذا بھی بہت کم واقع ہوگی جب غذا آسانی سے ہضم ہوجاویگی + لہذا ہمارا اول کام یہ تجویز کرنا ہے کہ کون سی غذائین نہایت ہی سریع الہضم ہین۔ یعنی ہمکو سب سے زیادہ قوت زیست دیتی ہین + اس سب سے زیادہ ضروری اور نزاعی (جھگڑے کے) سوال کا جواب جتنا قدرتی اُتنا ہی صاف ہے اور ذیل کے جملون مین دیا جاتا ہے +

ایسی غذائین۔ جو اپنی قدرتی (اصلی) حالت مین خوش ذائقہ ہوتی ہین اور جو ہمکو اُنکے کھانے کی طرف رغبت دلاتی ہین ہمیشہ وہ ہوتی ہین جو کہ بہت ہی زود ہضم ہین اور جو کہ قوت زیست ہمکو بہت ہی زیادہ بخشتی ہین +

جملہ غذائین جنکو ہم پکاکر۔ دُھوان لگاکر۔ مصالح لگاکر۔ نمک لگاکر۔ سرکہ یا آب نمک مین ڈالکر طیار کرتے ہین کم قابل ہضم ہوجاتی ہین اور قوت زیست بخشنے مین اصلی حالت والی غذاؤن سے بہت کم مفید ہوتی ہین گو کہ یہ طریقے طیار کرنے کے غذا اونکے دیر تک ٹھہرنے مین مدد دیوین + پکائے ہوئے اور طیار کیئے ہوئے کھانون مین وہ کھانے نہایت زود ہضم ہین جو بہت سادہ طور سے پکائے یا طیار کیئے جاتے ہین اور جنمین نمک اور مصالح جات کم لگائے جاتے ہین +

رقیق حالت والی غذائین مثلاً شوربے اور خوشبودار طیار کی ہوئی پینے کی اشیا مثلاً شراب جو۔ شراب انگور کوکو وغیرہ بمقابلہ اُن اشیا کے زیادہ مشکل سے ہضم ہونے والی ہین جو اپنی اصلی حالت مین منجمد اور چبائے جانیکے قابل ہین + اسی وجہ سے رقیق غذا کا مسلسل استعمال شکم کی درازی اور ہضم مین خلل پیدا کرتا ہے +

وہ غذائین جو اپنے اصلی حالت مین نفرت اور امتلا انسان مین پیدا کرتی ہین ہمیشہ مضر تندرستی ہوتی ہین چاہے کتنی ہی خوش ذائقہ وہ طیار کی ہوئی اور پکائی ہوئی حالت مین کیون نہون + اور سب سے زیادہ گوشت۔غذا کی اس قسم مین داخل ہے + کوئی انسان کبھی اس کا خیال بھی نکرے گا کہ زندہ چوپایہ (بیل) کے جسم مین منہ یا دانت مارے ۔ یا بھینڑ کا کچا گوشت کھاوے + نمک ومصالح لگا کر پکانے سے ہماری خلقی تمیز اور عقل گمراہ ہوجا سکتی ہے۔ مگر جو غذائین کہ ہماری اصلی تمیز یعنے قوت شامہ وذائقہ کو نفرت دلانے والی ہین وہ ایسی ترکیبون سے کبھی شفا بخش نہین بن سکتی ہین +

قدرتی غذا کے اصول کے زیادہ تر صاف سمجھانے کی غرض سے امور ذیل کا تحریر کرنا ضروری ہے +

سب اشیاے خوردنی زیادہ زود ہضم اور زیادہ قوت بخش ہوتی ہین جبتک کہ وے پوری پختگی کو نہ پہونچی ہون (یعنے ابھی تک پوری بڑھی ہوئی حالت مین نہین ہین) بمقابلہ اسکے کہ وہ زیادہ پکی (پختہ) ہوجاوین + بدقسمتی سے عام لوگون مین یہ غلط خیال ہے کہ کچی اشیاے خوراک مضر تندرستی ہین کیونکہ اسہال وپیچش پیدا کرتی ہین + یہ خیال بالکل غلط ہے + بیشک اس شخص کو جو خاصکر گوشت کی غذاؤن کا عادی ہے اور پھر اتفاق سے کچا سیب یا اور کوئی کچا پھل کھالیوے دست لگ جاوینگے + مگر برخلاف عام خیال کے اس تمثیل مین ہم بہت ہی عمدہ ثبوت کچے میوہ کے زود ہضم ہونے کا پاتے ہین + ہر زود ہضم غذا کو ہاضمہ کا سڑانے والا یا خمیر پیدا کرنے والا عمل جلد ایسی طرح مبدل کرتا ہے کہ جو دیر سے ہضم ہونے والی غذاؤن مین ممکن نہین ہے + اگر ہضم کرنے والے اعضا مین مشکل سے ہضم ہونے والی یا بذریعہ خمیر مشکل سے تبدیل ہونے والی غذائین موجود ہون تو اون پر کچے میوہ کا جلد تر خمیر اُٹھانے والا عمل ایسا اثر کرے گا کہ وے خود بھی سڑنے کی اور خمیر اُٹھنے کی حالت مین ہوجاوینگی + اور اس طرح وہ اسہال پیدا ہوتا ہے جسکا اسقدر زیادہ (اگرچہ بیجا) خوف کیا جاتا ہے + ایسے اسہال کا وقوع

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پیئین؟ عمل ہاضمہ

جسم کے اندر کی ایک زیادہ مقدار مواد فاسد (فارن میٹر) کو ایک تعجب انگیز قلیل عرصہ مین اُس سے (یعنے جسم سے) دور کر دیتا ہے اور میرے تجربہ کی رو سے جسم کے کل حصونکے واسطے بہت ہی نافع ہے +

ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ جو کتّے مالکان کی زیادتی مہربانی کے باعث بہت فربہ ہو جاتے ہین وہ بسا اوقات گھاس کھاتے ہین یعنی ایسی غذا جو کہ گوشت خوار جانور کے لیئے حقیقتاً نہین بنائی گئی ہے + ایسا کرنیکا سبب یہ ہے کہ کتّے کی عقل حیوانی اُسکو سکھلاتی ہے کہ بوجہ زود ہضم ہونے کے گھاس اُسکے ہاضمہ کی عمدہ ترین امداد ہے جبکہ اُسکی قوتِ ہاضمہ پر زیادہ ثقیل غذا کا بار ہوتا ہے +

لہذا اُن لوگون کے واسطے جنکو معدہ کی بیماریان اور ہاضمہ کے فتور ہین بجاے پختہ میوہ (پھل) کے میوہ (پھل) خام تجویز کرنا چاہیئے۔ اور کچّے پھلون کا استعمال اُسوقت تک جاری رکھنا چاہیئے کہ معدہ پھر پختہ پھلون کے ہضم کرنے کے قابل طاقت ور نہو جاوے +

مثل پھل اور دیگر غذاؤن کے اجناس غلہ (جو ایسی مختلف درجہ کے ہضم کی قابلیت مطابق طیاری و طریقہ خورش کے رکھتے ہین) اپنے اصلی (قدرتی) حالت مین ہی یعنی لشکل ثابت دانہ ہمیشہ زود ہضم ہوتے ہین + قدرتی طور پر غلّہ کے چبانے مین دانتونکو بہت کام پڑتا ہے لیکن چبانے ہی سے اور چبانے کے ذریعہ سے جو مُنہ کے لُعاب کا بخوبی شامل غذا ہونا ہوتا ہے وہ خاصکر ہاضمہ کی ترقی کرتا ہے + بیشک وہی لوگ جو مضبوط دستہ دندان خوش قسمتی سے رکھتے ہین غلہ کو اس حالت اصلی[۱] مین کھا سکتے ہین۔ اور جنکے دانت کم و بیش جاتے رہے ہین وہ اس چبانے کے عمل سے معذور ہونگے + ایسے مریضون کو پہلے سے دلا ہوا یا پسا ہوا غلہ چبانا چاہیئے +

جب حالات مقتضی اس بات کے ہون دلا ہوا یا پسا ہوا غلہ زیادہ سخت مریضونکے واسطے بہت ضروری غذا ہے۔ اور اُسوقت تک برابر استعمال کیا جاوے جبتک کہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی ہضم ہوسکے + ایسی صورت مین میٹھا دلیا اور میوہ (پھل) آدھا پکّا یا خام نہایت ہی مفید ہوتا ہے اور اگر مریض کچھ بھی قابل شفا ہو تو بہت جلد افاقت ہونے لگے گی + بمقابلہ کچّا غلہ کھانے کے اُسکے بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اسقدر زود ہضم نہین ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر ہم تحریر کر چکے ہین + لیکن روٹی کی سب قسمونمین سے گیہون کے

نوٹ [۱] — یعنے ثابت غلہ کو دانتون سے چباکر +

بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی (ملاحظہ کرو نسخہ مصنف صفحہ ۲۴۷ ابر) نہایت ہی زود ہضم ہے +
اکثر تو روٹی بنانے کے واسطے غلہ کے اندر کا سفید گودہ (مغز) استعمال کیا جاتا ہے اور باہر کا ثقل
(چھلکا) یعنی چوکر تقریباً ہمیشہ دیگر اغراض مین صرف ہوتا ہے + اس طرح ایک بہت باریک آٹا
تو حاصل ہوتا ہے لیکن اسکی روٹی بمقابلہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے قوت ہاضمہ یعنی معدہ پر
بار زیادہ ڈالتی ہے + بس یہ قبض پیدا کرتی ہے کیونکہ چوکر جو غلہ کا نہایت ضروری جزو ہے الگ
کر دیا گیا ہے +

جئی (اوٹس) جیساکہ ہر شخص جانتا ہے گھوڑون کی بہت عمدہ خوراک ہے + لیکن ہر مالک
اسپ اس امر کی تصدیق کریگا کہ جئی کے نفع بخش خوراک ثابت ہونیکے واسطے یہ کسقدر ضروری
ہے کہ کس حالت مین یہ جنس گھوڑون کو کھلائی جاوے + اگر گھوڑون کو چوکر کے ساتھ
جئی ملاکر کھلائی جاوے تو بہت آسانی سے وہ اسکو ہضم کرسکتے ہین اور بہت ہی زیادہ قوت
انکو پیدا ہوگی + برخلاف اسکے اگر ان جانورونکو جئی بلا چوکر کے کھلائی جاوے تو فوراً معلوم
ہوجاویگا کہ ان کو چارہ (یا دانہ) اب ایسی آسانی سے ہضم نہین ہوسکتا ہے + اور اگر
بجاے اس خوراک کے دیگر اجناس غلہ مثل گیہون یا دلیو گندم انکو بلا شمول چوکر کے کھلاے
جاوین تو گھوڑونکے ہاضمہ سے اور بھی زیادہ صاف معلوم ہوگا کہ وے غذائین تنہا بہت
ثقیل ہین + ہاضمہ کی مشکل اور دقت اور بھی زیادہ صاف معلوم ہوگی اگر گھوڑونکو محض وہ جئی جسکا
چھلکا دور کر دیا گیا ہے کھلائی جاوے + یہ جانور ایسی جئی کھانے سے فربہ تو ہوجاتے ہین مگر
انکو اوسکے ساتھ قبض پیدا ہوجاتا ہے۔ اور کام کے قابل نہین رہتے +

غلہ کے جلد ہضم ہونے کی قابلیت زیادہ تر بوجہ اسکے چھلکے یا چوکر کے ہوتی ہے۔ چوکر جتنا
زیادہ ہو اتنا ہی ہضم کے واسطے مفید ہے + جملہ اجناس مین جئی ایسی جنس ہے
جسمین کہ چوکر کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور بس بمقابلہ گیہون اور دلیو گندم[۱] کے
گھوڑون کی خوراک کے واسطے زیادہ مناسب ہے +

اگرچہ جئی کا چھلکا اور چوکر ظاہرا بلا تغیر لید مین پایا جاتا ہے۔ اسلیئے یہ فرض نہین کرلینا چاہیئے کہ گھوڑے کے

[۱] ایک قسم کا غلہ جو گیہون کے مقابلہ مین خراب ہوتا ہے مگر اُسی قسم کا ہوتا ہے +

ہم کیا کھائین ؟ ہم کیا پئین ؟ عمل ہاضمہ

ہاضمہ کے واسطے یہ چھلکا وچوکر مفت کا بار ہے + ایسا خیال کرنا ایک بھاری غلطی ہوگی + گھوڑے کے ہاضمہ صحیح کے واسطے یہ بار[1] اُسیقدر ضروری ہے جتنا کہ غلہ کا اندرونی مغز + ٹھیک ٹھیک جس شکل مین خوراک کی کوئی شئے خدا نے پیدا کی ہے (یا قدرت مین پائی جاتی ہے) اُسی حالت مین ہمیشہ وہ ہاضمہ کے واسطے سب سے اچھی ہوتی ہے +

اسیطرح ہر انسان کیواسطے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اشیاء خوراک کس حالت مین ہم کہاتے ہین + بارہا لوگونکو یہ کہتے ہوئے ہم سنتے ہین "دالون کو مین ہضم نہین کرسکتا ہون - اُنسے مجکو ریاحین پیدا ہوتی ہین" + لیکن یہ بات زیادہ تر اسپر منحصر ہے کہ وہ کس طریقہ مین پکائی گئی ہین + شوربہ (دال کا پانی) یا گھٹی ہوئی اور پتلی حالت مین جیساکہ عام طور پر لوگ (دالون کو) کہاتے ہین وے ضرور مشکل سے ہضم ہونیوالی ہین - پھر کیا عجب جو وہ معدہ مین خلل پیدا کرین + بشکل شوربہ وہ خاصکر قابل اعتراض ہین کیونکہ شوربہ بلا چپانے کے معدہ مین جاتا ہے لہذا ہضم کیواسطے درست حالت مین نہین ہوتا + برخلاف اسکے اگر تھوڑے ہی پانی مین مثلاً مٹر کو ہم جوش دین تاکہ وقت طیاری کے تقریبًا کُل پانی اُنمین جذب ہوگیا ہو اور وہی مٹر کے دانہ اپنی اصلی مدور حالت مین نظر آوین تو ہم مشکل سے ایک ثلث مقدار اُسکی کھا سکین گے بمقابلہ اسکے کہ اُنکو ہم شوربہ کی شکل مین نوش کرتے ہین + ہم یہ بھی دیکھین گے کہ یہ کمتر مقدار اگرچہ چھلکے سمیت کھائی جاتی ہے - معدہ مین کچھ بیچینی پیدا نہین کرتی اور بمقابلہ شوربہ کے زیادہ قوت بخش ہوتی ہے +

ایک مزدور کی حالت مجھے اسوقت یاد آتی ہے جسکو محض بحکم ضرورت قریب تین ماہ تک سوائے مٹھی بھر کچے مٹر کے روزانہ اور کچھ کھانا نہ ملا + یہ شخص مسرت علانیہ کے ساتھ اُس مصیبت کے زمانہ کے حالات مجھسے بیان کیا کرتا تھا کہ بارہا اُنکو اپنے منہ کے اندر خشک مٹر کے دانونکو گھنٹون تک تر ہونے کے واسطے رکھنا پڑتا تھا تاکہ چبانے کیواسطے وہ دانے بقدر ضرورت ملایم ہوجاوین + تاہم باوجود اس قلیل غذا کے وہ کہا کرتا تھا کہ اوسکی تندرستی بہت ہی اچھی خود اُسکو معلوم ہوتی تھی - اور سچ تو یون ہے کہ وہ عمر بھر کبھی ایسا تندرست نہین رہا + یہ مثال خوراک کی اشیا کو اُنکی اصلی حالت مین کھانے سے اُنکی اعلیٰ درجہ کی غذائیت کی تصدیق کرتی ہے + اس مثال سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غذا کے قوت بخش ہونیکی تحقیقات مین بھی قدرت کا قاعدہ جسکو ہم ہر جگہ تمیز کرسکتے ہین اور موجود پاتے ہین موجود پایا جاتا ہے - یعنی کہ چھوٹے سے چھوٹے اور سادہ سے سادہ وسایل سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جاوے +

[1] یعنے چوکر یا بھوسی -

ان تشریحات سے ناظرین کو صاف ظاہر ہوگیا ہوگا کہ خوراک کی زیادتی سے کیونکر پرہیز کیا جاوے +
اسمین شک نہین کہ مین یہ ٹھیک نہین بتلا سکتا ہون کہ کیا شے اور کتنی مقدار مین ہر شخص یا ہر مریض کو خوراک کی
زیادتی سے آیندہ بچنے کے واسطے کھانی چاہیئے + مشکل سے دو مریض ایسے ہونگے جنکے ہاضمہ کی قوت
بالکل برابر ہون - لہذا خوراک کی ٹھیک مقدار - یا قسم سرسری طور پر تجویز نہین کیجا سکتی ہے + ہر شخص کو خود
معلوم کر لینا چاہیئے کہ کیا چیز اُسکے واسطے نہایت مناسب ہے + لہذا اتنا ہی کافی ہوگا کہ خوراک کے
مختلف اشیا کی نسبتی قابلیت ہاے ہضم تحریر کر دی جائین +

ہاضمہ کے عمل کے بارہ مین اطبا و قدیم ہمکو قابل اطمینان بنیاد واسطے تحقیقات کے نہین دیتے +
آگ مین نہ ٹوٹنے والے شیشون و نازک سے نازک ترازوُن - و انواع و اقسام کے دیگر آلات
کی امداد سے جو بڑی بڑی معلومات علم کیمیا مین ہوئی ہین - وے اس نئے علم شفا بخشی
کے واسطے کچھ بھی کارآمد نہین ہین +

عمل ہاضمہ جسم کے اندر خود ایک کارروائی سڑن (جوش) کی ہے + اُسکے ذریعہ سے غذائین جسم انسانی کے
اندر اپنے ایسے اجزا مین جو ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہین مبدل ہو جاتی ہین + اونمین سے جسم انسانی
اُسیقدر کو جو مناسب ہین یعنی جزو بدن ہونے کے قابل ہین - اپنے واسطے قبول کر لیتا ہے + جملہ غذائین
جنکے سڑنے کی قابلیت کو ہم مصنوعی ترکیب سے تبدیل کرتے ہین یا بذریعہ پکانے کے یا بذریعہ آمیزش نمک یا
شکر کے اس قابلیت کو دبا دیتے ہین مشکل سے ہضم کے قابل ہین - یعنی جسم انسانی بہت مشکل کے ساتھ اونکو
جزو بدن کر سکتا ہے + اسطرح اُنکے سڑنے کی قابلیت پر اثر ہو جانے کی وجہ سے معمول سے زیادہ عرصہ درکار ہے
قبل اسکے کہ وہ اشیا ہضم کے واسطے مناسب حالت مین پھر آوین + مراد یہ ہے کہ حالت مطلوب کو پہونچنے
کے واسطے معدے مین یعنی ہضم کے مقام مین بہ نسبت اُسکے کہ جتنا ٹھیرنا چاہیئے زیادہ دیر تک اُنکو رہنا پڑتا
ہے - نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ سڑنے کی حالت معمول سے زیادہ درجہ کی - اور اس سڑن کے
باعث حرارت معمول سے زیادہ درجہ کی پیدا ہو جاتی ہین + اس حالت مین جو اندرونی حرارت
زیادہ پیدا ہوتی ہے اُس سے آخر کار آنتونکے اندر پائخانہ مین زیادہ سختی ہو جاتی ہے اور اُسکا رنگ بھی زیادہ سیاہ ہو جاتا ہے +
سب کو بخوبی معلوم ہے کہ ہضم غذا کا انسان کے مُنہ کے اندر ہی شروع ہو جاتا ہے +
اُسکے بعد غذائین معدے مین پہونچتی ہین جہان کہ اُنمین

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

ہضم کرنیوالا معدہ کا لعاب شامل ہوتا ہی اور اپنا پورا اثر انپر کرتا ہی + اسطرح وہ غذائین اپنے اصلی اجزا مین جدا ہونے یا سڑنے کی حالت کو پہونچتی ہین اور انمین سڑنے سے بھاری تغیر ہوجاتا ہی + آنتو نمین سڑنے کا عمل تیزی مین اور بھی زیادہ ہوجاتا ہی اور سڑنے والی غذا مین لبلبے کا لعاب اور ہضم مین مدد دینے والے دیگر عروق اور شامل ہوجاتے ہین +

جسم انسانی کیواسطے جو حصہ غذا کا بیکار ہی وہ پھر بذریعہ آنتونکے - گردونکے اور جلد کے خارج کردیا جاتا ہی + بعض اوقات دیکھا جاتا ہی کہ جانور تھوڑے سے عرصہ مین ایسے بظاہر ناقابل اشیا کو جیسے ہڈیان سنگریزے اور ٹھیکری مٹی کے ٹکڑے پورے طور سے ہضم کر لیتے ہین (یہ اشیا مرغیون کے معدے مین برابر پائی جاتی ہین) ایسے جانورونکی بیٹ یعنی پاخانہ کو اگر امتحان کیا جاوے تو سخت پتھر یا ہڈی کے ٹکڑے اسمین بالکل نہین ملینگے + برخلاف اسکے انسانون مین یہ پایا جاتا ہے کہ ہضم کے مقام مین اکثر غذا ہفتہ بھر تک رہتی ہے + اس سے ایک غیر معمولی کیفیت سڑنے کی پیدا ہوتی ہے + اس سڑنے کی وجہ سے جو گیس یعنی ریاح پیدا ہوتے ہین اور جنکا جسم کے بنانے مین کچھ تعلق نہین ہے جلد تک پہونچا دیے جاتے ہین اور بشکل پسینہ[5] اور انجرات کے اور بشکل ریاح کے خارج ہوتے ہین + اس ریح کو ہرگز نہ روکنا چاہیے کیونکہ جسم کیواسطے وہ نہایت مضر ہے +

براز یعنی پاخانہ جب خفیف بھورے رنگ کا - ملایم اور بستہ ہو اور اسپر لیس دار ایک تہ پائی جاوے - جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ جسم کے اندر کے مختلف لعاب لیس دار ہوتے ہین - تو جاننا چاہیے کہ ہاضمہ کی حالت صحیح ہی + پاخانہ گلے (لنگوچہ) کے شکل کا ہونا چاہیے اور ایسا ہونا چاہیے کہ خارج ہونے کے وقت جسم مین کچھ بھی نہ لگ جاوے + یہ بات سب تندرست جانورون مین پائی جاتی ہی اور تندرست انسانون مین بھی یہ بات پائی جانی چاہیے + انسان کے جسم مین پاخانہ بھرنے کا جو مقام ہے اسکا کنارہ ایسا مناسب شکل کا بنا ہے کہ اگر ہضم اصلی حالت پر ہو تو پاخانہ بلا جسم کو کسیطرح گندہ کرنے کے یا لگنے کے خارج ہوسکتا ہے + پاخانہ مین جو کاغذ استعمال کیا جاتا ہے وہ بیمار انسانون کیواسطے ضروری سامان ہے جیسا پہلے بیان کیا گیا ہی وہان کے تندرست انسان اس کاغذ کا استعمال نہین کرتے ہین + علاوہ اسکے پاخانہ مین کوئی ناپسندیدہ - ناگوار مضرت رسان بو کبھی نہ نکلنی چاہیے + اگر ایسی بو نکلے تو یہ جاننا چاہیے کہ ہضم کے ترتیب مین کوئی غیر معمولی حالت پیدا ہوگئی +

نوٹ[1] معدے کی تلی مین ایک گلٹی ہوتی ہے یہ اسکا کام ہے - اس گلٹی سے لعاب نکلکر غذا مین شامل ہوکر اسکے ہضم ہونے مین مدد دیتا ہے +

[5] جیسے کہ پسینہ تو معلوم ہوتا ہی اور انجرات جسم سے نکلتے ہوئے دکھلائی نہین دیتے - مگر مسامات کے ذریعہ جلد سے ریاح بشکل انجرات خارج ہوتی رہتی ہین - اسیواسطے یہ بہت ضروری ہی کہ فرکیش بستر یا تہ بند لینے کے وقت انسان بالکل برہنہ ہوکر بیٹھے - اگر موسم سرد ہے تو کمرہ کو گرم رکھے - اسکا مفصل حال غسلون کے باب مین آچکا ہے +

اس سے **خشکی یا قبض** پیدا ہوتا ہے + خشک آنتون مین فضلے کے ٹکڑے زور سے جم جاتے ہین
اور اپنی جگہ سے بالکل نہین ہٹائے جا سکتے + پھر بھی جسم کے اندر سڑنے کا عمل بدستور
جاری رہتا ہے اور اس سے فضلہ کے سخت ٹکڑون کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے اور ریاح کی
پیدایش زور شور سے ہوتی ہے حتیٰ کہ ریاح کل جسم مین پھیل جاتے ہین + ہضم کی اس کیفیت سے جو اندرونی
دباؤ اور تناؤ پیدا ہوتا ہے - وہ جسم کے آخری سرون اور جلد کی جانب کو رجوع ہوتا ہے + پس اگر
آخر الذکر یعنی جلد آپ اپنا کام انجام نہین دیتی تو ریاحی مادہ فاسد کو باہر نکلنے کا راستہ نہین ملتا ہے
اور جلد کے نیچے یہ دمبدم زیادہ جمع ہوتا جاتا ہے + تب جلد اپنے کام مین اور بھی سست ہو جاتی
ہے اور اسکی حرارت اصلی حرارت سے کم ہو جاتی ہے + اور سکے آوردے (خون پہنچانے کی
باریک رگین) مادہ فاسد سے ایسے بھر جاتے ہین کہ صاف خون جسکے بغیر کہ جلد مین گرمی آ ہی
نہین سکتی - آیندہ جسم کے بیرونی حصہ تک گردش نہین کر سکتا + لہذا جسم کی بیرونی
حرارت کم ہو جاتی ہے اور جلد کا رنگ آبی - پیلا سیا ہی مائل یا سبزی مائل یعنی ایسا رنگ جیسا کلوروسس
کے عارضہ مین ایک نہ ایک قسم کا ہوا کرتا ہے - ہو جاتا ہے + معمولاً پیلا یعنی لعش کا سا رنگ
جلد کا ہو جاتا ہے - (ملاحظہ کرو تشریحات متعلق عارضہ کلوروسس حصہ دوم مین) لیکن خون کی خاصیت اور
مادہ فاسد کی خاصیت کے موافق واقعی رنگ جلد کا مختلف ہوا کرتا ہے + اگر خون مین پیشاب زیادہ شامل ہو
تو جلد کا رنگ سرخ ہوتا ہے - اور صورتون مین جلد کا رنگ زرد یا مٹیالہ یا سبزی مائل ہوتا ہے + اندرونی
حرارت کے مقابلہ مین جلد کی بیرونی حرارت کی کمی ریاحی مادہ فاسد کو اور بھی زیادہ سخت کر دیتی ہے - کم درجہ
کی خارجی حرارت اور اندرونی دباؤ کے مشترکہ فعل سے دب کردہ مادہ جسم کی سطح مین بھر
جاتا ہے یا جمع ہو جاتا ہے + اسطرح جسم کی شکل مین رفتہ رفتہ تغیر پیدا ہوتا ہے -
اسکو ہم مادہ فاسد کا بار کہتے ہین + اس بار کی کمی بیشی میرے نئے طریقہ تشخیص یعنے سائنس آف فیشیل
ایکسپریشن سے دریافت ہو سکتی ہے + اسطرح پر ہی سر کے متعلق جملہ عوارض مثلاً کان
آنکھ دماغ کی بیماریان اور ضعف دماغ اور دردسر وغیرہ پیدا ہوتے ہین + اس قاعدے
کو جس کی تردید نہین ہو سکتی پہچان کر - یا مان کر - ہم بیمار انسانون کے معالجہ مین سب سے

نوٹ ۵۱ ملاحظہ کرو صفحہ ۲۲۳ کتاب ہذا کے حصہ دوئم مین -

نہین کہ ان آخر الذکر اشیا خورد نوش مین بھی بروے امتحان کیمیائی جسم انسانی کے اجزاے ترکیبی پاے جاتے ہین لیکن یہ کچھ ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ یہ اشیا ہمارے لیئے سب چیزون سے زیادہ مناسب غذائیت بخشتی ہین +

جسم انسانی نہایت سادہ غذاؤن مین مثلاً غلہ مین سے وہ سب اجزا جو بروے علم کیمیا اُسکے ساخت کے واسطے نہایت ضروری ہین اخذ کر سکتا ہے + غلہ اس حالت مین جیساکہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی مین ہوتا ہے اگر اچھی طرح چبایا جاوے اور لعاب دہن اُسمین اچھی طرح ملایا جاوے تو معدے مین داخل ہوتے ہی ترش ہوجاتا ہے + ہضم کے عمل سے جسم کے واسطے جو ضروری اور پرورش کرنے والے اجزا ہین اُس غلہ مین سے مثل شراب و شکر وغیرہ کے پیدا ہوجاتے ہین + ان اشیا کو جسم جلد جزو بدن کر لیتا ہے کس واسطے کہ جسم نے اُنکو بنایا ہے + غلہ کے وہ اجزا جو جزو بدن نہین ہو سکتے جسم سے پھر ایک خاص معین شکل مین اور معین رنگ کے ہوکر خارج ہوجاتے ہین +

اگرچہ اکثر اوقات میرے پیش کیئے ہوئے دلائل اور ثبوت کو لوگ نہین مانتے لیکن ہمیشہ ترقی کرنے والی بیماریون کا شکر علم طب کی ترقی کے مفید مراد ثبوت نہین دیتا ہے + عام لوگون کو اس موقع پر عمل علم طب قدیم کے نتائج کے جانچنے اور ناپنے کا پیمانہ اور اندازہ حاصل ہے + پیشۂ طبابت کی غلط تعلیم سے کتنے لوگون نے اپنے آپ کو گمراہ ہونے دیا ہے - کتنے آدمیون نے قدرت کے قوانین کو نیک نیتی سے اس خیال مین توڑا ہے کہ وہ عقلمندی کا اور عمدہ عمل کر رہے ہین + لیکن ہر خلاف ورزی اپنی قدرتی سزا بیماری یا روگی پن کی شکل سے اپنے ساتھ لاتی ہے +

اس موقع پر ایک خط کا حصہ چھاپنے سے مین باز نہین رہتا جو میرے پاس ایک دور کے ملک ہونولولو کے ایک سرگرم پادری صاحب کے پاس سے پہونچا تھا + صاحب موصوف نے یہ تحریر کیا ہو کہ اُس مقام کے اصلی باشندے قبل یورپین کی آمد کے فقط پوئی پر (ہونولولو کی قومی غذا جسمین تارو کی جڑ پانی کے ساتھ پھینٹکر لیئی سی بنائی جاتی ہے اور جو نہایت ہی طاقت دینے والی غذا ہے) کیلہ اور دیگر میوہ جات کے ساتھ بسر اوقات کیا کرتے تھے - صاف پانی ہی اُنکے پینے کی چیز تھی +

ہم کیا کھائیں؟ ہم کیا پئیں؟ عمل ہاضمہ

اس طرح وہ محض قدرتی خوراک پر بسر کرتے تھے۔ اُنکے قد دیو کی طرح ہوتے تھے اور اُنمین طاقت اور تندرستی وافر پائی جاتی تھی + پھر یوروپین تشریف لائے اور نیٹو کو سکھلا دیا کہ محض گوشت سے ہی طاقت حاصل ہو سکتی ہے اور محض شراب سے ہی خصوصاً جِن[۹۱] سے زور پیدا ہوتا ہے + یہ حالت دیر تک جاری نرہی کہ اول مویشی اس مقام مین باہر سے لائی گئی اور شراب نے اپنی برکت سب ملک مین پھیلا دی + مقام ہوای کی تاریخ مین اُس حاکم کا نام بھی درج ہے جس نے اول بتاریخ ۱۸ مئی ۱۸۱۹ء علانیہ اپنا طریقہ معاشرت تبدیل کیا + گوشت خشک اب قومی خوراک ہوگئی اور شراب جِن قومی پینے کی شے ہوگئی۔ لیکن اسکے کیا نتائج ہوئے + یہان کے باشندے (یعنے کنک) کثرت سے جلد کے عوارض مین یعنے پھوڑے پھنسی مین اور دمہ مین مبتلا رہتے ہین۔ امراض آلات تناسل عام ہین اور جذام کی ترقی ہو جو اُن باشندونمین بہتون کو ہلاک کرتا ہے + اس سے ہمکو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس مقام کے باشندے خورونوش کے جدید رواج کے باعث (جسکو کہ اُن لوگونمین ہماری اسقدر تعریف کی ہوئی تہذیب نے پھیلایا) جلد بیماریونمین مبتلا ہو گئے + اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حکمت ڈاکٹری کے مسائل غذاؤن کے بارہ مین سراسر غلط ہین + قدرتی طور پر اس ملک کی حالت مین گرم آب و ہوا اس مرض[۹۲] کے پھیلانے مین بہت مدد کرنیوالی تھی۔ اور جس مرض کا اظہار ایسی سرد آب وہوا مین جیساکہ ہمارے ملک کی آب وہوا ہے۔ زیادہ بدیر ہوتا +

اب اُن اصول پر غور کرنا چاہیئے جنپر قدرتی طریقہ خوراک مبنی ہو۔ یہ اصول مسٹر ایمی ہیمننگ صاحب نے اپنے لکچر مین بہت خوبی کے ساتھ بیان کیئے ہین اُنکو ہم یہان نقل کرتے ہین +

ہملوگ اپنے جسم کے اندر دو اعضا کے ذریعہ سے غذا کو داخل کرتے ہین یعنی پھیپڑے اور معدہ۔ ان دونون مین سے ہر عضو کیواسطے ایک دربان جسم مین موجود ہے یعنی پھیپڑے کیواسطے ناک اور معدہ کیواسطے زبان ہے + تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری بدقسمتی سے ان دونون دربانون مین سے کوئی بھی پورے طور سے ایسا نہین کہ جسکو بگاڑ نہ سکین + اس مین کچھ شک نہین کہ تازہ کوہستان کی

نوٹ ۹۱ ایک قسم کی شراب ہے + ۹۲ مراد ہے مرض جذام سے +

ہوا ہمارے پھیپھڑون کے واسطے سب سے اچھی غذا ہے اور ایسی ہوا مین دم لینے سے
ہماری قوت شامہ پورے طور سے سیر ہوجاتی ہے + وہ شخص جو ہمیشہ اس صاف ہوا مین رہا ہو
دہوئین وارکہر وغیرہ گندگیون تک رہنا اپنے بس کے باہر پاتا ہے کیونکہ اُسکی قوت شامہ ہر مرتبہ
سانس لینے مین اُسکو آگاہ کرتی ہے + لیکن اگر وہ آدمی باربار ایسی جگہون مین جاتا رہتا ہے
تو تنبیہ کرنے والی آواز رفتہ رفتہ کمزور ہوجاتی ہے حتی کہ آخرکار وہ آواز خاموش ہوجاتی
ہے - سچ تو یہ ہے کہ سونگھنے کی قوت آخرکار بُری ہوا کی ایسی عادی ہوجاتی ہے کہ وہی اُسکو
خوشگوار معلوم ہونے لگتی ہے + پس سونگھنے کی قوت بگڑ گئی اور اُسکی خرابی کے دور
کرنے کے واسطے بہت وقت درکار ہے +

لیکن چونکہ ہر منٹ مین سولہ سے بیس مرتبہ تک سانس لیا جاتا ہے اسوجہ سے
مادہ فاسد کے براہ راست جسم مین جذب ہونے کے بُرے نتائج جلد ظاہر ہوجاتے
ہین - اور غالبًا یہی سبب ہے کہ ہماری عقل تو ابتدائی کا کام اختیار کرتی ہے جبکہ
ہماری سونگھنے کی قوت نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا +

زبان کی حالت اور بھی بدتر ہے کیونکہ زبان بدقسمتی سے ایام طفولیت سے بگڑ جاتی ہے
اور اسلیے وہ پوری قابل اعتبار نہین خیال کیجا سکتی + درحقیقت یہ مشہور بات ہے کہ ہماری
عادتون کے موافق کس طرح ہماری قوت ذائقہ بدل سکتی ہے + تاہم یہ بہت ضروری
بات ہے کہ ہمارا جسم صحیح و مناسب قسم کی غذا حاصل کرے کیونکہ جملہ خلاف قدرت غذاؤن مین جسم
منتشر اجزا شامل ہوتے ہین اور اسطور سے جیسا کہ ہم پیشتر دیکھ چکے ہین - قسم قسم کے امراض پیدا کرتے ہین +
اسکے بعد ہمکو اس سوال پر غور کرنا چاہیے کہ کیا غذا قدرتی تھی جسکو ذائقہ یا زبان پورا
پورا معلوم کرسکتے ہین پھر اس سوال کا جواب باحتیاط آگاہ کرکے اور اس سے نتائج
نکال کر دوسرے اطراف مین حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے +

اس کل بحث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال محض سائنس سے ہی تعلق رکھتا ہے + پس
اس مشکل عقدہ کے حل کرنیکے واسطے وہی ایک طریق تحقیقات جو سائنس مین رواج ہے یعنی خاص سے عام نتیجے
اخذ کرنیکا طریقہ (انڈکشن) اختیار کرنا چاہیے اور خاص خاص واقعات سے عام نتائج نکالنے چاہئین +

ہم کیا کھائیں؟ ہم کیا پئیں؟ عمل ہاضمہ

اس تحقیقات کے ہم تین حصے کرتے ہین یعنے ہمکو لازم ہے کہ

(۱) نظری تجربون کو جمع کرین۔

(۲) اُن سے نتائج اخذ کرین۔

(۳) اُن کی آزمایش و امتحان کرین۔

نظری تحقیقات کا میدان نہایت ہی وسیع ہے اور یہ ممکن نہین کہ کوئی شخص واحد خود ہر حصہ سے آگاہ ہوسکے + لہذا چند گشت (گھوم پھر کر دیکھنے) پر ہی ہمکو اکتفا کرنا چاہیئے اسیطرح جیسے کوئی شخص کسی ملک کے پھولون کی ماہیت حاصل کرنے کی غرض سے کیا کرتا ہے +

غذا کے بارہ مین سائینس کے موافق تحقیقات کرنے مین وہ میدان جسپر ہمکو گذرنا ہے اس قدر وسیع ہے کہ ابتدا ہی سے ہمکو چاہیئے کہ اپنے خیال کو قریب ترین حدود کے اندر رکھین۔ کیونکہ اگر اس بحث کو پوری وسعت دیجاوے تو یہ لازم آویگا کہ ہر ایک قسم کے جسم رکھنے والے جاندار (آرگینک) کی خورش یا غذا کی تحقیقات کرین + لیکن ہمارے واسطے یہ کافی ہوگا کہ مسلسل با قاعدہ عملیات کی بنیاد قائم کرنے اور نتائج اخذ کرنیکی غرض سے جانورون (حیوانات) مین سے اعلے قسمون پر ہی ہم غور کرین یعنے اُن پر جو انسان سے مشابہت زیادہ رکھتے ہین + لیکن فضول تحریر سے یا طوالت سے بچنے کے لیئے مین یہ فرض کرلیتا ہون کہ آپ لوگ اُن تمام امور سے واقف ہین جنمین کہ سبکو اتفاق راے ہے اور جو نظری تجربہ کی رو سے محتاج ثبوت نہین بلکہ عیان ہین یا جنکے ثابت ہونے مین غور و اشک نہین ہے +

نیچر مین زندگی پر ایک نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جاندارونکو غذا کے حصول کی ضرورت اسغرض سے ہے کہ اجزاے جسم کے رد و بدل کی کارروائی کو جاری رکھین۔ البتہ غذا کے انتخاب مین وہ ضرور مجبور اور محدود ہین + پھری سال کی ہتو زمین مین جو پودہ خوب سرسبز ہوتا ہے وہ خشکی مین (جو کہ اندر سے زمین ہین) جاکر مرجھاجاتا ہے اور تلف ہوجاتا ہے۔ اور دوسرا پودہ جو خشک ریگستان مین سرسبز ہوتا ہے وہ باغ مین جاکر خشک ہوجاتا ہے اور برعکس اسکے کائی ہوئی زمین کے لگائے ہوے پودے جنکو زیادہ ترقی کی۔ عادت ہے ریگستان مین نہین جم سکتے +

بالکل یہی حال حیوانات کا ہم دیکھتے ہین اور یہ حال اسقدر نمایان ہے کہ باعتبار انکی غذا کے حیوانات کی تفریق و تقسیم ہم بہ صحت کرسکتے ہین + تفریق حیوانات کی گوشت خور

اور نباتات خور پر جو کیجاتی ہے وہ تو سبکو معلوم ہے۔ لیکن یہ تقسیم سرسری ہی ہے + اس مضمون پر زیادہ غور و تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیڑے کھانیوالے جانورونکو خاص گوشت کھانیوالے جانورونسے الگ کرنا چاہیئے۔ اور نباتات خور حیوانات کی تفریق ساگ و گھاس وغیرہ کھانیوالون اور پھل یا میوہ کھانیوالونپر ہوسکتی ہے + علاوہ ازین بعض کمتر ایسے ہین جو دونون قسم کی خوراک پر بسر کرتے ہین + ہماری نظری تحقیقات ہر قسم کے جانورون کے اعضاے مویدہاضمہ کے بابتہ بھی ہونی چاہیئے + یہ اعضاے مویدہاضمہ ہمکو غذا کا ایسا صحیح پتہ بتلاتے ہین کہ ہڈیونکے ڈھانچہ (کھانکڑ) سے بھی ہم یہ تجویز کرسکتے ہین کہ فلان جانور کس قسم کا[1] ہے + ہم اپنی توجہ خاصکر دانتون کی طرف معدہ (ہضم کی نالی) کی جانب۔ اون اعضاے حس کی جانب جو جاندار کو اُسکی خوراک تک رہبری کرتے ہین۔ اور اُس طریقہ کی طرف جسمین جاندار اپنے بچون کی پرورش کرتا ہے۔ مایل کرینگے + اس لیئے چار سفر ہمکو اس میدان مین جو ہمنے اپنی تحقیقات کے لیئے معین کیا ہے کرنے ہونگے +

آپکو معلوم ہے کہ دانت تین قسم کے ہوتے ہین یعنی کترنے یا کاٹنے کے دانت (انسایزرز) سے کترنے کے دانت یعنی کیلے (کینابن) داڑھ یعنی پیسنے والے دانت (مولرز) + گوشت خور حیوانات مین کترنے یا کاٹنے کے دانت کمتر بڑھتے ہین اور مشکل سے ہی کبھی کام مین آتے ہون اور اونکے کیلے اتنے دراز ہوتے ہین کہ تعجب ہوتا ہے + یہ دانت باقیونسے بہت آگے تک نکلے ہوتے ہین اور صف مقابل مین خاص خالی جگہ یا خانے اُنکی آمد کے واسطے ضرور ہوتے ہین + یہ دانت نوکدار چکنے اور ذرا خمدار ہوتے ہین + وے کسیطرح چبانیکے واسطے موزون نہین ہوتے مگر شکار کو پکڑنے اور تھامنے کے واسطے خاصکر مناسب ہین + شکاری (خونخوار) جانورونمین ان دانتونکو فینگ (بڑے دانت) کہتے ہین اور اُن مین یہ نظر آتا ہے کہ واقعی کیونکر یہ دانت بحیثیت بڑے دانتو کے استعمال کیئے جاتے ہین + گوشت کو چھوٹے ٹکڑون مین کاٹنے کے لیئے پیچھے کے دانت کام مین آتے ہین جنکی سطح کہ خاردار ہوتی ہے + ان خارونکی نوک سے نوک نہین ملتی ہین بلکہ ایک خار دوسرے کے پاس برابر بیٹھ جاتا ہے نتیجہ یہ کہ چبانے کے عمل سے وہ گوشت کے (عضلاتی) پٹھونکے ریشونکو محض جدا جدا کردیتے ہین + جبڑے کی حرکت طرفی اس عمل مین مانع ہوگی اور چبانے کا عمل گوشت خور حیوانات مین ممکن بھی نہین ہے + لہذا یہ عیان ہے کہ اس قسم کے حیوانات اپنی خوراک کو دانتونسے پیس نہین سکتے۔ مثلاً یہ دیکھنے مین آیا ہے کہ کتون کو

نوٹ (۱) یعنے گوشت خور ہے یا نباتات خور ہے یا کیڑہ خور یا پھل خور ہے۔

ہم کیا کھائین ؟ ہم کیا پئین ؟ عمل ہاضمہ

روٹی کے ٹکڑونکا بخوبی چبانا کسقدر مشکل ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ بالآخر تقریباً بلا چبائے غذا کو نگلجاتے ہین +

نباتات کھانیوالے حیوانات مین کترنے یا کاٹنے والے دانت زیادہ بڑے ہوتے ہین اور گھاس او رساگ کترنیکا کام دیتے ہین + انین کیلیے معمولاً چھوٹے ہوتے ہین - اگرچہ کبھی انکو ہم اسقدر بڑہا ہوا پاتے ہین کہ وہ اپنی حفاظت کے کام مین بطور ہتیار استعمال ہوتے ہین جیسا ہاتھی کے دانتونکا حال ہی + مولر یعنی پیسنے والے دانت اوپر (باہر) کے سرے پر چوڑے ہوتے ہین اور صرف انکے اطراف مین چمکدار روغن لپٹا ہوا ہوتا ہے - وے نباتات کی خوراک کو چبانے یعنی کچلنے اور پیسنے کے لیئے نہایت ہی مناسب ہین +

حیوانات مین پھل کھانیوالے بہت نہین ہین + ہماری تحقیقات کیواسطے وہ بندر جو انسان سے مشابہ ہوتے ہین نہایت ضروری ہین + پھل خور حیوانات مین ہی دانتونکو بہت ہی ہموار طریقہ مین بڑھا ہوا ہم پاتے ہین + انکے سب دانت یکسان بلند ہوتے ہین - صرف کنیاین دانت یعنی کیلے اور دانتونسے ذرا زیادہ نکلے ہوئے ہوتے ہین - گو تقریباً اتنے نکلے ہوئے نہین ہوتے کہ وہ مثل گوشت خور حیوانات کے دانتونکے کام دیسکین + یہ دانت گاودم (مخروطی شکل کے) مگر سرے پر گٹھل ہوتے ہین - اور چکنے ہموار نہین ہوتے لہذا وے شکار پکڑنے کا کام نہین دیسکتے + ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ وے بہت مضبوط ہوتے ہین - ہم جانتے ہین کہ وے بندر جو انسان سے مشابہت رکھتے ہین اپنے دانتونسے عجیب عجیب حرکتین اور کام کرسکتے ہین + انکے مولر دانتونکے سر وپر روغن چمکدار کی کئی تہ ہوتی ہین اور چونکہ انکا نیچے کا جبڑا حرکت طرفی بہت کرسکتا ہی انکے دانتونکا کام چکی کے پاٹونکے کام سے ملتا ہے + یہ امر کہ کوئی بھی مولر دانت نوکدار نہین ہوتا ہی خاص معنی رکھتا ہے - کیونکہ ہم اس سے معلوم کرتے ہین کہ گوشت کے چبانے کے لیئے کوئی بھی دانت ان جانورون مین نہین ہے + یہ امر اور بھی زیادہ قابل لحاظ ہے کیونکہ وے حیوانات جو سب چیزین کھاتے ہین (جس تعریف مین صرف ریچھ صحیح طور پر داخل ہین) دو نو طرح کے یعنی نوکدار اور چپٹے سرے والے مولر دانت رکھتے ہین + بیشک ریچھونکو بھی مثل گوشت خورونکے کنیاین دانت یا کیلے ہوتے ہین جنکے بغیر وہ شکار کو پکڑ نہین سکتے - مگر برخلاف اسکے ریچھونکے انسایزرز (کترنے یا کاٹنے والے دانت) میوہ خور حیوانات کی مانند ہوتے ہین +

انسان کے دانت ان اقسام مین سے کس قسم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہین + اسبارہ مین شک کی گنجایش نہین - کیونکہ ہم سانی سے دیکھسکتے ہین کہ انسان کے دانت تقریباً بالکل میوہ خور حیوانات کے دانتونکے مانند ہین + انسان مین کنیاین دانت یعنی کیلے اتنے

نوٹ سلہ مولر جسکی جمع انگریزی مین مولرز ہے - وہ دانت ہین جو کہ کچلنے اور پیسنے کا کام دیتے ہین یعنی داڑھین +

لمبے نہین ہوجاتے جتنے کہ میوہ خور حیوانون ہین اور دیگر دانتونسے آگے کم نکلتے ہین یا بالکل نہین
نکلتے مگر یہ فرق غیر ضروری ہے + محض کینائن دانت کی موجودگی سے اکثر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ جسم انسان
بھی گوشت کی غذا کے کھانے کے واسطے بنایا گیا ہے + اگر انسان کے کینائن دانت وہی کام دے سکتے جو
گوشت خور حیوانات کے کینائن دانت کرسکتے ہین - اور اگر مثل بھیڑیون کے ہمارے منہ مین کم سے کم چند
پیچھے کے دانت گوشت کاٹنے کے واسطے ہوتے تب ہی ایسا نتیجہ نکالنا درست ہوتا +

اوپر کی تحقیقات سے جو نتائج ہم ضرور نکالتے ہین وہ حسب ذیل ہین -

(۱) انسان کے دانت گوشت خور حیوانونکے دانتون سے نہین ملتے لہذا وہ گوشت خور حیوان نہین ہے (۲) انسان
کے دانت ساگ وگھاس کھانے والے حیوانونکے دانتون سے نہین ملتے ہین لہذا وہ گھاس وساگ
کھانے والا حیوان نہین ہے (۳) انسان کے دانت اُن حیوانونکے دانتونسے نہین مطابق ہین جو ہر قسم کی
خوراک (گوشت میوہ وساگ پات) پر بسر کرتے ہین لہذا انسان ہر قسم کی خوراک کھانیوالا (اومنی وورس)
حیوان نہین ہے (۴) انسان کے دانت پھل کھانیوالے اُن بندرون کے دانتون سے قریب
قریب ٹھیک ملتے ہین جو بندر کہ انسان سے مشابہت رکھتے ہین لہذا یہ قرینہ غالب ہے کہ انسان پھل کھانیوالی قسم کا جانور ہے +

نتیجہ مذکورہ بالا دوسری شکل سے غلط طور پر اکثر یون پیش کیا جاتا ہے "دانتونکے جانچ سے انسان نہ
گوشت خوار اور نہ ساگ پات کھانیوالا حیوان ہے بلکہ ان دو قسمونکے درمیان ایک بیچ کی حالت مین ہے - لہذا
وہ ان دونو قسم کا حیوان ہے" یہ کہنے کی حاجت نہین کہ یہ نتیجہ بروے منطق بالکل غلط ہے + درمیانی حالت کا خیال
ایسا عام اور غیر متعین ہے کہ اسکا اطلاق وہان نہین ہوسکتا جہان سائنس کے مطابق ثبوت درکار ہے
صرف علم ریاضی مین درمیانی حالت صاف سمجھ مین آتی ہے +

اب ہمکو اپنی دوسری گوشت ترغیب سے الگ تحقیقات مین لگانا چاہیئے اور حیوانات کے معدونکی طرف
ہمکو اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے + گوشت خور (شکاری و خونخوار) حیوانات مین شکم چھوٹا اور قریب قریب مدور
ہوتا ہے اور انتڑیان بمقابلہ جسم کے صرف تین چار گونہ تک زیادہ لمبی ہوتی ہین - جسم کی لمبائی منہ سے دم
کی جڑ تک شمار ہوتی ہے + ساگ پات کھانیوالے حیوانونکا یا مخصوص جگالی کرنے والونکا شکم بڑی
ترکیب کے ساتھ بنا ہوا ہے اور جسم کی لمبائی سے ۲۰ گونہ سے ۲۸ گونہ تک زیادہ لمبی انکی انتڑیان ہوتی ہین +

نوٹ ۱ یہ دلیل اکثر گوشت خوری کے حامیداران پیش کیا کرتے ہین +

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پیئین؟ عمل ہاضمہ

پھل کھانیوالے حیوانات مین شکم بمقابلہ گوشت خوار حیوانات کے شکم کے کسیقدر زیادہ چوڑا ہوتا ہی اور انکے شکم کا سلسلہ ڈیوڈینم مین ہوتا ہی جسکو شکم ثانی کہسکتے ہین + جسم کی لمبائی سے دس گونہ سے بارہ[12] گونہ تک زیادہ لمبی آنتین انکی (پھل کھانیوالے حیوانات کی) ہوتی ہین + اسپنے[51] ٹومی کی کتب مین یہ اکثر بیان کیا گیا ہی کہ آنتون[52] والی نالی انسان مین جسم کی لمبائی سے چند سے پنج گونہ تک زیادہ لمبی ہوتی ہی اور اسوجہ سے گوشت کی خوراک کے واسطے زیادہ مناسب ہے + ایسا کہنا قدرت یعنی نیچر کو تہمت بزعم خود غلط (یعنے اپنی حکمت کو خود قطع کرنیوالی) کی لگاتا ہی کیونکہ بلحاظ دانتون کے قدرت نے انسان کو عام لوگون کی رای مین سب چیز (گوشت و میوے و ساگ وغیرہ) کھانیوالا حیوان بنایا اور باعتبار آنتون کے گوشت خور حیوان بنایا + مگر یہ اختلاف ظاہری ہی ہی + اس[53] مقابلہ مذکورہ بالا مین انسان کے جسم کی لمبائی سر کی چوٹی سے تلوے تک پیمایش ہوئی ہی حالانکہ دیگر حالتون سے مطابقت کرنیکے لیئے صرف منہ سے ریڑھ کی ہڈی کے آخر سرے تک پیمایش لینی چاہیئے + لہذا جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہی وہ غلط ہی + انسان کی آنت کی لمبائی ۱۶ سے ۲۸ فیٹ تک ہی اور انسان کے قد پر اسکا انحصار ہی + اور جسم کی لمبائی سر سے ریڑھ کی ہڈی کے آخر سرے تک ڈیڑھ فیٹ سے ڈھائی فیٹ تک ہے - اس تقسیم[54] سے قریب دس یا گیارہ کے حاصل قسمت ہوتا ہی + لہذا دوسری بار پھر ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہین کہ انسان پھل کھانیوالا جانور ہی + اپنی تیسری منزل کے شروع مین غذا کے سائن پوسٹ[55] یعنی حواس خمسہ سے ہمکو مشورہ کرنا چاہیئے + جہانکہ ذائقہ اور شامہ کی قوتین ہی حیوانات کو انکی خوراک کیطرف رہبری کرتی ہین اور ساتھ ہی انکو کھانیکی ترغیب دیتی ہین + جب ایک شکاری جانور اپنے شکار کی بو پاتا ہی اسکی آنکھین چمکنے لگتی ہین + وہ ذوق و شوق سے شکار کے رستہ پر جاتا ہی اور اپنے شکار پر جھپٹتا ہے اور گرم خون کو ندیدہ پن کے ساتھ چپ چپ کرکے پی جاتا ہی - اور بظاہر اسکو اس کل کارروائی سے حد درجہ کی مسرت حاصل ہوتی ہی + ساگ کھانیوالا حیوان بخلاف اسکے اپنے ہمجنسون کے پاس ہوکر بلا جوش و خروش گذر جاتا ہی - اور زیادہ سے زیادہ کبھی کبھی دیگر ہی سبب سے انپر حملہ کرنیکے واسطے آمادہ کیا جاسکتا ہی - اسکی قوت شامہ کبھی اسکو گوشت خوری کی تحریک نہین کرتی - وہ اپنی قدرتی خوراک کو بھی ترک کردیگا اگر اسپر خون چھڑک دیا جاے + اسکی بینائی اور قوت شامہ گھاس و ساگ کیطرف رہبری کرتی ہین اور گھاس و ساگ اسکے ذائقہ یعنی زبان کو بھی خوش و سیر کرتی ہین +

نوٹ [51] جسم کے چیر پھاڑ کے علم کو کہتے ہین + [52] چونکہ آنتون مین ہوکر غذا گذرتی ہی اسوجہ سے خود انکو ایک نالی کہا ہی + [53] مراد ہی اس مقابلہ سے جو کہ چند سطر اوپر سے گونہ سے پنج گونہ تک کا درمیان جسم اور آنتون کی نالی کے کتب تشریحات مین کیا ہی - [54] یعنے آنتون کی لمبائی ۱۶ الغایت ۲۸ فیٹ کو ۱½ الغایت ۲½ فیٹ جسم کی لمبائی سے تقسیم کرنے پر ایا ا جواب آتا ہی - اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنتین جسم سے ۱۰ یا ۱۱ گنی لمبی ہین + اور اس صفحہ کے شروع مین دوسرے فقرے مین کہا گیا ہی کہ پھل خور جانور وہین آنتین بمقابلہ جسم کے ۱۰ الغایت ۱۲ گنی لمبی ہین - چونکہ انسان کی آنتون اور جسم مین بھی بلحاظ انکی لمبائی کے مناسبت تقریباً وہی ہی جو کہ پھل خور حیوانات کے جسم اور آنتون مین ہی لہذا انسان بھی پھل خور ہی ہوا + [55] یہ الفاظ انگریزی مین سائن بمعنے نشان پوسٹ بمعنی مقام یعنے وہ چیز جو کہ کسی بات کا پتہ دیوے - مثلاً آپنے ایسے مقامات پر جہان سے کہ کئی کئی راستے چند جگہون کو جاتے ہین اکثر ستونون پر تختیان لگی ہوئی دیکھی ہونگی جن پر کہ ان مقامات کا جہان کو کہ وہ راستے جاتے ہین پتہ لکھا رہتا ہے انکو سائن پوسٹ کہتے ہین +

پھل کھانے والے حیوانات مین بھی یہی کیفیت ہم دیکھتے ہین - اُنکے حواس اُنکو کھیت اور درخت سے پھلون کی طرف رہنمائی کرتے ہین +

لیکن انسان کے حواس خمسہ کسطرح عمل کرتے ہین + کیا کبھی نگاہ اور شامہ کی قوتین انسان کو نرگائو کے ہلاک کرنے کی طرف تحریک کرتی ہین ؟ کیا انسان کے بچہ کو جسنے جانورونکے ہلاک کیئے جانیکا حال کبھی نہ سُنا ہو - گو کہ گوشت اُسنے پہلے کھایا بھی ہو - ایک فربہ راس (نرگاو) کو دیکھکر یہ خیال پیدا ہوگا کہ "یہ راس میرے واسطے ایک لذیذ طعام ہوگا" ؟ محض اُسوقت ایسے خیالات ہمارے دلون مین پیدا ہوسکتے ہین جبکہ ہم اپنے ذہن مین باہم زندہ جانور کے اور اُس کباب کے جو دسترخوان پر آتا ہے تعلق کو قایم کرسکین - یہ خیالات ہمکو نیچر نہین دیتی یعنی ہم مین فطرتی یا خلقی نہین ہوتے +

ہلاک کرنے کا محض خیال ہی ہمارے حواس کو کریہہ معلوم دیتا ہے - اور کچا گوشت نہ آنکھ کو نہ ناک کو خوشگوار ہوتا ہے + ہمارے شہرون سے ہمیشہ ودور پر کیون مذبح بنائے جاتے ہین ؟ بہت مقامون مین گوشت کے بلا ڈھکے ہوئے لیجانے کے بارہ مین ممانعت کے قواعد کیون بنے ہین ؟ کیا واقعی اسکو (گوشت کو) قدرتی غذا کہہ سکتے ہین درحالیکہ آنکھ اور ناک دونون کو یہ اسقدر ناگوار ہے ؟ کھائے جانے سے پہلے گوشت کو بذریعہ مصالحون کے ذائقہ اور شامہ کے حواس کے واسطے مرغوب بنانیکی ضرورت ہوتی ہے - اگر فی الحقیقت یہ حواس پہلے سے غیر معمولی درجہ تک سست نہ بنگئے ہون + برخلاف اسکے میوہ (پھل) کی خوشبو کو کسقدر مفرح و خوشگوار ہم پاتے ہین + واقعی یہ اتفاق کی ہی بات نہین کہ پھلون و میوجات کی نمایشون مین نامہ نگاران تقریباً ہمیشہ اپنے دل کی کیفیتین اس مقررہ فقرہ سے ظاہر کیا کرتے ہین یعنی کہ "پھلون کے دیکھنے سے ہی منہ مین پانی بھر بھر آتا ہے" + یہ کہا جاسکتا ہے کہ بہت سے غلہ کے اجناس بھی خوشگوار بو گو کہ خفیف بو - اور نیز خوشگوار ذائقہ - خامی کی حالت مین رکھتے ہین + غلہ کو کاٹ کر جمع کرنے اور پکانے مین کوئی کراہیت ہمکو نہین معلوم ہوتی - اور دیہات کا انسان وجہ کے ساتھ ہی خوش اور قانع دہقان کہا گیا ہے + لہذا بار سویم بھی ہمکو ضرور یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ انسان فطرت سے ضرور پھل کھانے والا حیوان ہے +

منزل چہارم مین - جب ہم قدرت کی حکمت اور انتظامات دربارہ افزایش نسل کو بغور دیکھتے ہین اور انکا امتحان کرتے ہین تو

ہم کیا کھاتے ہین؟ ہم کیا پیتے ہین؟ عمل ہاضمہ

نظری تحقیقات مین زیادہ مشکل پائی جاتی ہین + پیدایش[۱] کے وقت جملہ حیوانات ایسی ایک غذا مہیا پاتے ہین جو اُنکی جلد بالیدگی مین مدد ہے + نوزائیدہ بچہ کیواسطے بلاشک ماں کا دودھ ہی قدرتی غذا ہے + اور اس موقع پر ہم یہہ دیکھتے ہین کہ بہت سی ماؤن کو دودھ پلانے کی قابلیت اس باعث نہین ہوتی کہ بچہ کے واسطے غذا پیدا کرنے کے لایق اُنکے جسم کی حالت نہین ہوتی + یہ بات خاصکر قابل افسوس ہے کیونکہ ایسے بچے ابتدائی عمر سے ہی حواس کے اثرون کے قدرتی پیمانہ یا معیار سے محروم رہ جاتے ہین کیونکہ قدرتی خوراک سے کوئی انسان کی ایجاد کی ہوئی غذا ہر بات مین مشابہ نہین ہوسکتی ہے + تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ اعلے مرتبہ کے لوگون مین جنکی غذا خاص گوشت ہے اُن مین عورات کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے - اور مجبور ہوکے وہان سے جہان کہ گوشت کی خوراک کمتر استعمال ہوتی ہے دائیون کو بلاکر نوکر رکھتے ہین + دایہ بعد نوکر ہوجانے کے معمولاً اُسی خوراک پر بسر کرتی ہین جو قصبہ والے اُس گھر کے اور لوگ کھاتے ہین - اسکا نتیجہ کمتر نہین بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ اونکی قابلیت بچہ کو دودھ پلانے کی جاتی رہتی ہے + بحری سفرون مین جَو کے آٹے کی پکی ہوئی لپسی اُن عورات کو جو دودھ پلاتی ہین دیجاتی ہے - کیونکہ اُس خوراک سے جو جہازون مین معمولاً مہیا ہوتی ہے بوجہ گوشت کے جزو کثیر ہونے کے اُنکی چھاتی مین دودھ جلد خشک ہوجاویگا +

ان تجربون سے یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ گوشت ماں کے دودھ[الف] کے پیدا کرنے مین کم مدد دیتا ہے یا بالکل کچھ مدد نہین دیتا ہے +

لہذا بار چہارم اس نتیجہ کے نکالنے پر ہم مجبور ہین کہ انسان قدرتی طور پر پھل کھانے والا حیوان ہے +

اگر یہ نتیجہ صحیح ہو تو ضرور یہ بات نکلتی ہے کہ بنی نوع انسان کا بیشتر حصہ قدرتی خوراک سے کم و بیش الگ اور گمراہ ہوگیا ہے + مخلوقات قدرت اپنی قدرتی غذا سے منحرف ہوگئے ہین + یہ بات سننے مین عجیب معلوم ہوتی ہے اور

نوٹ [۱] یعنی دنیا مین داخل ہونیکے وقت + نوٹ [الف] یہ نوٹ مصنف کا ہے - وہ کہتا ہے "ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ نباتاتی غذا پر بسر کرنے سے ہر ایک ماں اپنے بچہ کو اپنا دودھ پلاکر پرورش کرسکیگی - اس غرض کے لیئے ایک درجہ تندرستی کی بھی ضرورت ہے جو کہ دفعتاً حاصل نہین ہوسکتی" +

ثبوت مزید کی محتاج ہے + کیا یہ ممکن ہی کہ دیگر جاندار بھی اسیطرح اپنی قدرتی خوراک کو چھوڑ سکتے ہین - اور ایسا کرنے کے کیا نتایج ہوتے ہین ؟ آگے چلنے سے پہلے اس سوال کا جواب دینا ضروری ہے +

ہم بخوبی آگاہ ہین کہ کُتّے اور بلیّان نباتات کی خوراک کے عادی ہو سکتے ہین - لیکن کیا ہم نباتات کھانے والے حیوانات کے گوشت خور بن جانے کی مثالین بھی پیش کر سکتے ہین ؟ ایک بار ایک نہایت دلچسپ واقع کی دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا تھا + ایک خاندان مین ایک ہرن کا بچہ پالا گیا جو گھر کے کُتّے کا جلد یار بنگیا + ہرن کے بچّہ نے کُتّے کو گوشت کا شوربہ زبان کے ذریعہ سے پیتے ہوئے اکثر دیکھا - اور حاضری کے اوقات پر اپنا بھی حصّہ لینے کی اوسنے جلد کوشش کی + اول وہ شوربہ کے ذائقہ سے ہی باظہار نفرت ہمیشہ مُنہ پھیر لیتا تھا - لیکن اُس نے بار بار کوشش کی اور چند ہی ہفتون مین اپنا حصہ مزہ کے ساتھ کھانے لگا + اور چند ہفتون مین وہ گوشت بھی کھانے کے لایق ہو گیا اور گوشت کو بالآخر اپنی قدرتی خوراک سے زیادہ پسند کرنے لگا + لیکن اس خوراک کے نتائج جلد نمایان ہوئے - وہ جانور بیمار پڑا اور ایک برس کی عمر کا ہونے سے پہلے ہی مر گیا + مین یہ بھی کہے دیتا ہون کہ یہ بچّہ ہرن بند کر کے نہ رکھا گیا تھا بلکہ باغ اور جنگل مین آزادانہ دوڑتا پھرتا تھا +

ہم یہ بھی جانتے ہین کہ پھل کھانے والے بندر بآسانی - بحالت مقید رہنے کے - گوشت کی خوراک کے عادی ہو جا سکتے ہین - لیکن ایسا کرنے سے معمولاً ایک یا دو سال مین ہی بعارضہ دق یا سل مر جاتے ہین + یہ موت معمولاً آب وہوا کے باعث بیان کیجاتی ہی - لیکن چونکہ منطقہ حارّہ کے رہنے والے دیگر حیوانات ہمارے طبقہ مین بخوبی فروغ پاتے ہین اسکا ماننا جایز ہوگا کہ خلاف نیچر کے خوراک یعنی خلقی عادت کے خلاف جو خوراک استعمال ہوئی اُسکا ہی چاہئے کہ قصور ہی + تحقیقات جو حالمین کیگئی ہین وہ بھی اس رای کی تصدیق کرتی ہین +

لہٰذا یہ تحقیق ہے کہ حیوانات اپنے قدرتی غذا سے منحرف ہو جا سکتے ہین اور اس لیئے یہ قیاس اور بھی غالب ہو جاتا ہے کہ انسان مین سے ایک بڑے حصّہ نے قدرتی غذا سے انحراف کیا ہے + لیکن اگر ایسا ہوا ہے تو اسکے نتائج بھی ہمکو ضرور ظاہر ہو جانے چاہئین - یعنے بیماریان ضرور ظاہر ہونی چاہئین یا ظاہر ہو چکی ہین +

ہم کیا کھائیں؟ ہم کیا پئیں؟ عمل ہاضمہ

اگر ہم سچ طور پر دریافت کریں کہ کتنے انسان ایسے ہوئے ہین جنکو طبیب کی ضرورت کبھی نہین ہوئی تو مجکو یقین ہے کہ بہت ہی کم انسان ایسے ملین گے + اور کتنے انسان ایسے ہین جو واقعی پیری کے باعث موت کو پہونچتے ہین ؟ ایسے انسان اسقدر کم ہین کہ اخبار والے معمولاً اُنکے حالات قلمبند کیا کرتے ہین + بہت ہی کم انسان ایسے پائے جاتے ہین جنمین مادہ فاسد کا بار نہین ہے + عام طور پر دیہات کے زیادہ تر پھل کھانے والے انسان اگرچہ پوری طور پر قاعدہ قدرت کے موافق زندگی بسر نہین کرتے اس امر مین زیادہ خوش نصیب ہین - اور گو کہ تازہ ہوا اپنا کام کرے تاہم خوراک یہان اصلی باعث ہے + اگرچہ یہ تحقیق ہے کہ ہماری تندرستی کی خرابی جزاً اور دیگر اسباب سے پیدا ہوتی ہے - لیکن جانورونکے ساتھ مقابلہ کرنیسے ہم معلوم کر سکتے ہین کہ خوراک (تندرستی کی خرابی کا) سب سے زیادہ ضروری باعث ہے + مثلاً اصطبل مین جو جانور بند رکھے جاتے ہین وہ نہایت ہی ناموافق حالت صفائی مین رہتے ہین جو کہ ہمارے خیال مین آسکتی ہے - اپنے غلیظ سے نکلی ہوئی ہواؤن کو لگاتار سانس کے ذریعہ اندر لیجانے پر وہ مجبور ہوتے ہین - اور آزادانہ جسم کی ورزش سے وہ تقریباً بالکل محروم کیئے جاتے ہین + اس سبب سے قدرتی طور پر وہی ضرور بیمار ہوجاتے ہین اور یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ ایسی مویشی کبھی پوری تندرست نہین ہوتین + لیکن باوصف ان ناموافق صفائی کی حالتونکے جانورون مین بیماریان اتنی کثرت سے نہین پھیلی ہوئی ہین جتنا کہ انسان مین - حالانکہ انسان ان سب باتون مین اپنی خبرگیری زیادہ اچھے طور پر کر سکتے ہین اور کرتے ہین + لہذا تندرستی کی خرابی کا الزام خاصکر خوراک پر ضرور لگانا چاہیئے +

اب ہم اسقدر کافی دور تک پہونچ گئے کہ آخری قدم بڑھاوین اور عملی طریقہ سے اپنے اخذ کیئے ہوئے نتائج کی صحت خواہ غلطی کو ثابت کرین + دونون اعتراض کی جانچ جو اکثر پیش کیئے جاتے ہین ہم ایک ساتھ ہی کر سکتے ہین + اول یہ کہ بوجہ اپنی اعلٰے تر ساخت جسم کے انسان اُن قاعدونکا تابع نہین ہے جو اُس سے نیچے درجہ والے حیوانات کے واسطے ہین + اور دوم اعتراض یہ ہے کہ گوشت کی خوراک کے مدت کے استعمال سے انسان کے جسم نے (ڈارون صاحب کے متوافقت کے اصول کے مطابق) نئی غذا کے ساتھ شاید موافقت کرلی ہے + اس دوسرے اعتراض کے پھر دو حصے کیئے جاتے ہین - اول یہ کہ کل نسل انسان اس کارروائی موافقت کے زیر اثر آگئی - اور دوم یہ کہ کم سے کم

بالغ انسان اُس خوراک کو جسکے وہ عادی ہوگئے ہین بلا اندیشہ کے ترک نہین کرسکتے +

بچون اور بڑونکے ساتھ جو عملی امتحانات کیئے جاوین اُنسے ان سب سوالات کے جواب قطعی طور پر دیئے جاسکتے ہین + اور ایسے عملی امتحانات بہت سے ابتک ہوچکے ہین ۔ اُنکے نتیجے مختصر آمین اسموقعہ پر بیان کرونگا + کئی گھرون مین بچے پیدایش سے ہی بلا خوراک گوشت کے پرورش کیئے گیئے ہین اور انکی بالیدگی کو غور سے برابر دیکھنے کا کام مینے خاص اپنے ذمہ لیا ہی + مین اطمینان سے کہسکتا ہون کہ عملی تجربون کا نتیجہ قطعی طور پر مفید بحق قدرتی خوراک (خوراک جسمین سے گوشت خارج کردیا گیا ہے) ہوا ہے + یہ بچے جسم اور دماغ دونون مین بلحاظ فہم ۔ ہمت خواہ مزاج ۔ عجیب طور سے بڑھے +

اس سے مجھے تحریک ہوتی ہے کہ چند خاص باتین درستی اخلاق کی تعلیم پر کہون + یہ تعلیم کا سوال روزمرہ کی بحث مین داخل ہو ۔ نوجوانان کی بدچلنی کا افسوس ہر روز زیر بحث رہتا ہی + اب فرمایئے کہ نیک چلنی کا سب سے زیادہ خراب دشمن کون ہے ؟ جملہ مذاہب کے پادریون سے دریافت کیجیئے ۔ فلاسفرون سے اور اخلاق پر نصیحت و تعلیم دینے والے اُستادونسے پوچھیئے تو آپکو ہمیشہ یہی جواب ملیگا کہ "وہی خواہشات نفسانی"[۱] ان خواہشات کے فروکرنیکے واسطے غیر معمولی تکلیف اُٹھائی جاتی ہی ۔ لیکن زیادہ تر خلاف قدرت تدبیرون[۲] کے ذریعہ سے مثلاً بذریعہ ازحد فاقہ کشی و تازیانہ کی سزا دیکر اور بذریعہ اُس قید کے جو بحکم پادریونکے[۳] عمل مین آتی ہے وغیرہ وغیرہ ۔ اور پس تغیر زیادہ اثر کے + لیکن جس طرح کہ سپہ سالار غنیم کو جلد اور بلا خطا کے اس تدبیر سے تسخیر کرسکتا ہی کہ جنگ کی ترتیب مین غنیم کی فوج کو آراستہ نہونے دے ۔ پس یہی حالت تعلیم کرنے والے کی ہے + اگر وہ خواہشات نفسانی کی افزایش کو روک دے تو نیک چلنی کا دشمن عظیم مغلوب ہوجاتا ہے ۔ اس مقصود کے حصول کا ایک اعلیٰ ذریعہ یہ ہے کہ بچونکی پرورش غیر محرک اور قدرتی غذا پر کرین + ان باتونکی تصدیق امتحانات عملی سے ہوگئی ہے اور یہ امر ایسا زیادہ مفید اور ضروری ہے کہ جتنا زور اُسپر دیا جاوے اُتنا ہی کم ہے +

خواہشات نفسانی سے بری ہونا اور اُسکے باعث جو قرار کہ دل کو حاصل ہوتا ہے

یہ دونون اسیطرح عمدہ قسم کی دماغی تربیت کے واسطے

نوٹ[۱] یعنے خواہشات نفسانی سب سے زیادہ خراب دشمن نیک چلنی کی ہین + [۲] یعنے زیادہ تر خلاف قدرت تدابیر سے خواہشات نفسانی کے فروکرنے کی کوشش کیجاتی ہی + [۳] یعنے طریقے خلاف قدرت عمل مین لائے جاتے ہین اسلیئے اثر بھی زیادہ نہین ہوتا +

ہم کیا کھاتے ہین؟ ہم کیا پیتے ہین؟ عمل ہاضمہ

مضبوط بنیاد ہوتے ہین + ہر حکیم (علم روح کے محقق) کو معلوم ہے کہ دماغی ستعدی و غور کامل و تجویز صائب کے واسطے سنتوش یعنی قناعت سب سے زیادہ مفید ہے - اور یہ آسودگی خاطر بجز خوراک نباتاتی کے اور کسی ذریعے سے ایسی پورے طور پر حاصل نہین ہوسکتی ہے +

اگرچہ مین بخوشی اس مضمون پر زیادہ تحریر کرتا مگر افسوس کہ اس مضمون کو یہان ضرور ختم کرنا چاہیئے کیونکہ آپ کی دیر تک سمع خراشی کا اندیشہ ہے پھر بھی یہ ضروری ہے کہ ہم اُن بہت سے عملی تجربون پر ذرا غور کرین جو بڑی عمر والے انسانونکے ساتھ ہوئے ہین - اور ہم لوگ قدرتی طریقہ معاشرت کے پیروکاران بطور مثالونکے آپکے سامنے موجود ہین + جو فایدے ہم نے ان تحقیقات سے حاصل کیئے ہین جلد اس امر سے معلوم ہو سکتے ہین اور سمجھ مین آسکتے ہین کہ ہم اس طرز معاشرت کے صدق دل سے پیرو ہوگئے اور اب تک پیرو ہین + مین یہ بھی تحریر کرونگا کہ آپ کو بھولنا نہ چاہیئے کہ نباتات کی خوراک کھانے والے بہت سے لوگ سخت بیماری کے باعث اس اپنی نباتاتی خوراک کے اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ہین + اگرچہ وے خود اسمین خوش ہین کہ اسکے ذریعے سے اچھی خاصی تندرستی کی حالت انکو پھر حاصل ہوسکی - اسمین شک نہین کہ یہ توقع نہین کیجاسکتی کہ وے سب مضبوط اور سرخ و سپید رنگ کے ہوجاوین - بہت تو اس حالت تندرستی کو بھی پہونچ جاتے ہین اور بعض دیگر نہین پہونچتے ہین + مثلاً تھیوڈ ورہان صاحب کی حالت کو لیجیئے بعمر ۲۹ سال وہ قبر مین پیر لٹکا چکے تھے اور ڈاکٹرون نے کہدیا تھا کہ انکا شفا ہونا غیر ممکن ہے + قدرتی خوراک کی مدد سے اوسط درجہ کی حالت صحت انکو حاصل ہوگئی اور تیس سال اور وہ زندہ رہ سکے + تجربہ اس عمل کا یقیناً بغیر گوشت کی خوراک کے حق مین ثابت ہوا - پس واقعی حیرت ہوتی ہے جبکہ ہمارے مخالفین بڑی خوشی کے ساتھ نعرہ بلند کرتے ہین کہ "دیکھو وہ [۱] صرف ۵۹ برس کی عمر تک ہی زندہ رہا" +

بلا دوا اور بغیر عمل جراحی کے اس جدید طریقہ معالجہ کے علم نے غیر محرک غذا کا قدرتی غذا ہونا اور نیز شفا کامل کیواسطے قطعاً ضروری ہونا ثابت کردیا ہے + تجربہ نے بھی یہ ثابت کردیا کہ شفا ہمیشہ زیادہ جلد ہوتی جاتی ہے اگر پوری پوری غیر محرک غذا کا استعمال جاری رکھا جاوے + جو لوگ گوشت اور شراب ہاے کے ترک کرنے پر اپنے دل کو آمادہ نہین کرسکتے وے اپنی شفا مین دیر لگاتے ہین - سبب یہ ہے کہ اپنے

نوٹ ۱ اشارہ ہے طرف تھیوڈ ورہان صاحب کے +

جسم کے اندر سے لوگ برابر جدید مادہ فاسد داخل کرتے جاتے ہین جسکو کہ پھر خارج کرنا ضرور پڑیگا + لہذا عارضہ کے پیدا کرنے کیطرف طبیعت کا رجحان کبھی دور نہین ہوتا +

جو لوگ اوسط درجہ تندرست ہین وہ اپنے جسم پر اس مزید عمل کا بار ڈال سکتے ہین - گو کہ ایسا کرنا ہمیشہ اُنکے ہی واسطے مضر ہوتا ہے + مگر جو شخص کہ اپنی تندرستی پھر حاصل کرنا چاہتا ہے اُسکو اپنی کل قوت جسمانی کی مدد مادہ فاسد کے اخراج کے واسطے درکار ہے - اور تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قوت صرف غیر محرک غذا سے ہی حاصل ہوسکتی ہے + مروجہ خوراک مرکّب اس بات کے لئے کافی ہے کہ جواب اس سوال کا دیوے کہ کیون ہمکو ہر طرف بیماری اور روگی پن نظر آتے ہین +

لیکن اب آپ تفصیل کے ساتھ دریافت کرینگے کہ کیا کیا اشیا ہمکو کھانی اور پینی چاہئین + پینے کے اشیا کے بارہ مین ہمکو ایکدفعہ پھر اس میدان تحقیقات کیطرف مراجعت کرنی چاہیئے + بجز انسان کے کوئی اور حیوان ہمکو ایسا نظر نہین آتا جو کہ سوائے پانی کے اور شے کو اپنی تشنگی رفع کرنیکے واسطے خلقی طور پر پسند کرتا ہو + اور یہ بات قابل غور ہے کہ حیوانات تقریبًا ہمیشہ آب روان کو تلاش کرتے ہین اور ندی اور نالون سے پانی پینا بمقابلہ پہاڑون سے نکلتے ہوئے چشمون کے زیادہ پسند کرتے ہین - اور یہ بات اس مشاہدہ واقعہ کے مطابق ہے کہ جس پانی پر سورج کی کرنین پڑی ہین اور جو پتھر کے[۹۱] ٹکڑون پر بہتا آیا ہے وہ چشمہ کے تازہ پانی سے بہتر ہوتا ہے + علاوہ ازین جو حیوانات رس دار اشیاء خوراک کھاتے ہین وہ پانی کم پیتے ہین اور خود انسان کو بہت کم پیاس لگتی ہے اگر وہ اپنی خوراک مین رس دار پھلون کو ترک نہین کرتا ہے + لیکن جب اُسکو پینے کی ضرورت ہو تو اُسکے واسطے پانی ہی قدرتی پینے کی شے ہے + اگر پھلون کے عرق پانی کے ساتھ ملائے جاوین تو وہ بھی آسانی سے انسان کو ضرورت سے زیادہ پینے کی تحریص کرینگے بالخصوص جبکہ اُن مین شکر زیادہ شامل ہو + اگر ہم بیماری سے بری ہونا چاہتے ہین تو یہ ضروری ہے کہ اُسی شے پر جو نیچر نے ہمارے لیئے پینے کو بنائی ہے قناعت کرین اور محض پانی سے ہی اپنی پیاس بجھایا کرین +

لیکن ہمکو کیا کیا کھانا چاہیئے ؟

نیچر یعنے قدرت میوہ جات کیطرف اشارہ کرتی ہے - لہذا پھلون اور میوون کی خوراک سب مین بہتر ہے جملہ قسم کے پھل و میوے و غلے کی اجناس و جملہ قسم کے چھوٹے[۹۲] پھل اور کندمول جو زمین کے...

نوٹ[۹۱] واضح ہے کہ پہاڑون سے نکلے ہوئے دریائون کا ریت بھی پتھر کے ہی باریک ریزے ہین + نوٹ[۹۲] اصل لفظ انگریزی مین جو آیا ہے اُسکا مطلب ہے کہ ایسے پھل جس مین کہ لفظ بیری آخر مین آیا ہے مثلاً اسٹابری - رس بھری وغیرہ وغیرہ +

ہم کیا کھائین ؟ ہم کیا پئین ؟ عمل ہاضمہ

وشامہ اور ذایقہ کو مرغوب ہین ہماری خوراک کا کام دیسکتے ہین + کرہ زمین کے سب طبقون اور ملکون مین باستثناے ازحد سرد حصّون کے یہ اشیاء خوراک بافراط ملتی ہین + آخرالذکر (یعنی ازحد سرد حصّے) انسان کی آبادی کیلئے موزون نہین ہین اور وہان کے باشندے جسم کی بالیدگی مین کم اور دماغی ترقی مین پست پاے جاتے ہین +

جہانتک ممکن ہو قدرت کے عطئے اُنکی صورت اصلی مین کہائے جانے چاہئین + بیشک یہ بات بوجہ ہماری تندرستی کی بگڑی ہوئی حالت ہونیکے بالخصوص دانتونکی خراب حالت کے اکثر آسان نہین ہوتی ہے لیکن عموماً یہ مفید ہوتا ہے کہ حتّی الامکان سب مصالحہ جات سے اور اشیا کے مقطرات و جوہرات سے پرہیز کیا جاوے کیونکہ غذا کا ایسی حالت مین (یعنی حالت مقطرات و جوہرات مین) ہونا نیچر کے خلاف ہے + غذا ایسی حالت مین ہمکو نیچر نہین بخشتی ہے + تیز مصالحہ جات کا اور اگر ممکن ہو شکر و نمک کا شامل غذا کرنا بھی لایق ترک ہے +

فی زمانہ غذا بیجا طریقے سے پکائی جاتی ہے - مثلاً پانی جوکہ جوش دینے کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے اور جوکہ غذا مین سے اُسکا ایک بڑا قوت بخش حصّہ جذب کرلیتا ہے معمولاً پھینکدیا جاتا ہے - پھر ترکاریان جنکا پانی بعد جوش کے پھینکدیا گیا ہے ہمارے دسترخوان پر پیش کیجاتی ہین + یہ سراسر غلط طریقہ ہے + یہ چاہئیے کہ ترکاریان بہت کم پانی مین جوش دیجاوین یا بھاپ مین پکائی جاوین اور پانی جو اُنمین جذب ہوگیا ہے نہ نکالا جاوے + مختلف اشیا کے طیاری کے طریقے کے بارے مین ترکاری و ساگ پکانے کی بہت سی کتب مین سے بعض کو ملاحظہ کرنیکی آپ سے مین باادب درخواست کرتا ہون - اڈ - بالٹنر صاحب کی مجربہ کتاب (قیمت ایک شلنگ چھ پنس) کا حوالہ دیا جاسکتا ہے (ملاحظہ کرو اشتہار اس کتاب کے خاتمہ پر) -

لیکن یہ خیال کرنا صحیح نہوگا کہ جو غذائین اسمین بیان ہوئی ہین اُنمین سے ہر ایک کھانا بیمارونکے واسطے قابل سفارش ہے + ٹوٹی بانہہ سے کوئی شخص اپنا معمولی کاروبار انجام نہین دیسکتا ہے - اسیطرح ضعیف معدہ اور بگڑا ہوا ہاضمہ کسی غذا کو صحیح طور سے ہضم نہین کرسکتا ہے + معدہ خود ہی خوب بتلا سکتا ہے کہ کیا شے وہ ہضم کرسکتا ہے شکم مین درد یا ریاح یا ڈکارین یا موہنہ کا ذایقہ ترش ہونا یا کسی اور خلل معدہ کا پیدا ہونا اسکی دلیل ہے کہ ہمنے کھانا بہت زیادہ کھا لیا ہے یا کوئی ناموافق غذا کھائی ہے + مریض اگر غور سے دیکھے تو اُسکو خود جلد معلوم ہوجاویگا کہ اُسکے لئے کیا شئے مفید ہے + اکثر مریضون کے واسطے شروع مین بہترین غذا بغیر چھنے ہوئے موٹے آٹے کی ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکو باحتیاط اور خوب چبا چبا کر کھایا جاوے + اگر یہ ہضم نہوسکے تو بلا چھنے

نوٹ: علیحدہ نکیا گیا ہو ... سے جوکہ مع چوکر کے ہوتا ہے +

گیہون کے آٹے کو بہت نفع کے ساتھ کھا سکتے ہین کیونکہ بھوسی ملا آٹا جب ہی نگلا جا سکتا ہے جبکہ مُنہ کا
لعاب اُس مین بخوبی ملا لیا جاوے - پس مریض کو اُسکے زیادہ کھا جانیکا ڈر نہین ہی + مریض کے لیئے
دو باتونکا یعنی کھانے مین اعتدال کا اور مناسب غذا کے انتخاب کا خیال رکھنا بہت ضروری ہی + مریض
کیلیئے نہایت مفید اور پرہیزی غذا سے بھی نقصان ہوتا ہے اگر اُسکو زیادہ آزادی کے ساتھ کھا دین +
بیمار کے واسطے جَو کے آٹے کا شوربہ یا لپسی نہایت مناسب غذا ہوتی ہے اُسکو گاڑھا کر لینا
چاہیئے - اور کوئی شے بجز قدرے نمک اور بغیر جوش کیئے ہوئے تازہ دودھ کے اُسمین ملائی نہ جانے +
ٹھنڈا اور بلا جوش کیا ہوا دودھ پینا چاہیئے - اور کسیطرح دودھ نہ کھانا چاہیئے + لیکن پہلے
یہ دیکھ لو کہ بو اور ذائقہ مین وہ ناگوار تو نہین ہے - اگر بو اور ذائقہ مین ناگوار ہو تو وہ غذا کے واسطے
نامناسب ہے + یہ مت خیال کرو کہ جوش کرنیسے دودھ بہتر ہو سکتا ہی - جوش کیا ہوا دودھ زیادہ مشکل سے
ہضم ہوتا ہے کیونکہ دیر سے سڑتا ہے اور اجزاء مضر صحت اُسمین سے بذریعہ جوش کرنیکے نہین نکلتے
ہین بلکہ بعد جوش کے بھی اُسمین رہتے ہین + لہذا بطور طاقت بخش غذا کے اُسکی قدر کم ہے اور اگر
وہ بہت فایدہ کرے تو جسم کو بغیر مضبوطی بخشے ہوئے فربہ کر سکتا ہی + کھانا کھانے کے وقت تازہ میوے
کھائے جائین + اگرچہ یہ نہایت ضروری نہین ہے تاہم اگر تبدیل غذا کو جی چاہے تو غذا کے طور
پر ہم چانول - جَو وغیرہ اور بتلا سکتے ہین - سبز ترکاریان مثلاً گوبھی - اسپیرگس اور اُبلے
ہوئے پھلونکو اُنمین شامل کر کے انکو مزیدار کر سکتے ہین + پورے تندرست لوگونکے لیئے یا اونکے لیئے
جو معمولاً تندرست ہین بہت سی اشیا سے خوردنی دستیاب ہو سکتی ہین + کھانے بنانے کی
مذکورہ بالا کتابون مین سے کسی ایک پر بھی ایک نظر ڈالنے سے ہر شخص کو یقین ہو جاویگا
کہ غذاؤن کی کمی سے اُسکو تکلیف نہین اُٹھانا پڑیگی +

اس غرض سے کہ غلط فہمی پیدا نہو مین پھر اس امر کیطرف توجہ دلاتا ہون کہ جو شخص بیمار ہو خاصکر جسکو
سخت بدہضمی کی شکایت ہو - اوسکو محض نہایت ہی سادہ غذا کھانی چاہیئے اور وہ صرف ایسی غذا ہونی چاہیئے
جسکو پورے طور پر چبانے کی ضرورت ہو + ایسے مریض کے واسطے گیہون کے بلا چھنے [illegible] ہو کر کے
آٹے کی روٹی اور پھل سب سے اچھی خوراک ہے - ذائقہ کیطرف توجہ اُسوقت تک نہ کیجاوے جبتک کہ [illegible] جو [illegible] ہونے لگے +

ی مین جو آیا ہی اُس

نوٹ ۱۵ - کسی مریض کو ایک سیب اگر بہت نفع بخشے تو ممکن ہے کہ دو سیب اُسکو ازحد نقصان کرین +

ہم کیا کھائیں؟ ہم کیا پئیں؟ عمل ہاضمہ

بعض لوگوں میں یہ سوال کرتے سنتا ہوں "لیکن کیا یہ ذائقہ میں اچھا لگتا ہے؟ کھانے[51] میں مزہ کہاں سے آتا ہے؟"

غذا سے تیزی کا اثر جو زبان (ذائقہ) کی رگوں پر (گسٹے ٹوری نروز پر) پیدا ہوتا ہے اُس سے مزہ معلوم ہوتا ہے + اسی تحریک یا تیزی کے اثر کا مقابلہ دیگر اثر وں سے جنکے ہم عادی ہیں کیا جاتا ہے اور پچھلے تجربہ سے جسقدر کہ یہ مطابق ہوا ہے اسیقدر مسرت یا نفرت ہمکو معلوم ہوتا ہے + شاذ و نادر اس مزہ کو ہم قدر سے زیادہ کر لیں تو وہ اور بھی زیادہ مزہ دیتا ہے + لیکن اگر یہ اکثر اور بار بار کیا جاوے تو لوگ اسکے ہم عادی ہو جاتے ہیں اور زیادہ خوشی پھر نہیں حاصل نہیں کر سکتے + اسلئے جیسے کہ ہم اعلیٰ درجہ کے اور کباب لذیذ اشیا کے عادی ہو جاتے ہیں تو وہ سے اعلیٰ درجہ کی اور کباب لذیذ اشیا ہمکو اتنا ہی خوش نہیں کرتیں جتنا کہ پیشتر والی ادنیٰ درجہ کی اشیا دیا کرتی تھیں نہ کہ ان سے زیادہ۔ اور یہ پہلے والی اشیا اسقدر لطیف اور گران نہیں تھیں + اور انمیں یہ اور فائدہ ہے کہ رگوں کو بغرض حصول لذت غیر معمولی تحریک کرنیکی ضرورت نہیں ہوتی +

اور کیا میں ان نتائج کی جو شروع میں بیان کیے گئے ہیں آپکو دوبارہ یاد دلاؤں؟ خلاف فطرت ہی خوراک تھی جسنے کہ انسان میں مادہ فاسد کا بار پیدا کیا۔ قدرتی خوراک اُس مادہ کو جسم میں داخل نہیں کرتی اور اگر یہ ایسا ہی کرتی ہے تو صرف ان ہی لوگوں میں جو اسکو بخوبی ہضم نہیں کر سکتے یا جو ورزش میں اعتدال نہیں رکھتے + اگر مادہ فاسد کو ہم رفع کر سکیں۔ تو قدرت کے موافق غذا کا استعمال اس بات کا ذمہ کرتا ہے کہ ہم آیندہ تندرست رہ سکتے ہیں بشرطیکہ دیگر شرائط متعلق تندرستی میں بالکل غفلت نہ کی جاوے +

قدرت یا فطرت کے موافق طرز زندگانی ہونے سے جو فوائد کثیر کہ انسان کو مفرداً یا مجموعی طور پر مثل خاندان یا کل قوم کے حاصل ہوتے ہیں وہ سب ملک میں ہر جگہ جلد معلوم و مشہور ہو جاویں یہی مصنف کی خواہش دلی ہے!

بغیر چھنے ہوئے[52] آٹے کی عمدہ روٹی بنانیکے لئے ہدایتیں +

جن کے مطابق لوئی کیوہنی نے ۱۸۶۸ء سے عمل کیا ہے +

بلا چھنا گیہوں یا کسی اور غلہ کا آٹا (گرم ملکوں میں باجرہ[53] کا آٹا ہمراہ گیہوں یا چاول وغیرہ کے آٹے کے) تین پونڈ ایک تھالی میں رکھدو اور اسپر قریب قریب ڈیڑھ پائنٹ کے (صرف پندرہ چھٹانک) ٹھنڈا پانی ڈالو

نوٹ سطر ۵۱ اسجگہ سے اسکے اقبل کے سوال کا جواب شروع ہوتا ہے + ۵۲ مراد ہے اُس آٹے سے جو غلہ کو معہ چھلکے کے پیسکر حاصل ہوتا ہے۔ یعنی وہ آٹا جسکا چوکر کا حصہ علیحدہ نہ کیا گیا ہو + ۵۳ انگریزی میں جو لفظ آیا ہے اُسکے معنے باجرے۔ جوار و مکا کے ہیں۔ پس ہر قسم کا آٹا اس کام میں آسکتا ہے +

اور بخوبی ملا دو + گرم پانی سے سرد پانی کو ترجیح ہے - کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ سرد کے گرم پانی روٹی مین جلد خمیر پیدا کرتا ہے - اور گو کہ گرم پانی روٹی کو زیادہ ہلکی کر دیوے تاہم وہ روٹی خوش ذائقہ اور قوت بخش کم ہوتی ہے +

پھر اس آٹے کے دو برابر حصے کر لو اور ہر حصے کو لمبی روٹی کی شکل مین بنا لو خشک کھپڑون پر (اینٹون پر نہین) بغیر چھنا آٹا چھڑکا کر اوسپر روٹیون کو دھر دو روٹی کے اوپر کے حصے کو پانی سے خوب تر کر دو - اور ہر روٹی کو کھپڑے سمیت گرم تنور کے اندر خالی جگہ پر رکھ دو +

کوئی اور شے یا برتن اوسوقت تنور مین نہ رکھنا چاہیئے + تنور کے اندر گرمی یکسان آگ کے ذریعہ سے قایم رکھنی چاہیئے +

آدھ گھنٹہ بعد (اسکے درمیان - تنور کھولنا نہ چاہیئے) روٹیونکا سامنے کا حصہ پیچھے کی طرف پھیر دینا چاہیئے +

پھر پاؤ گھنٹہ بعد دیکھ لو کہ اوپر کا حصہ روٹی کا بخوبی سک گیا اور سخت ہو گیا اور چونکہ اُنکا نیچے کا حصہ معمولاً ابتک نرم ہوتا ہے روٹی اوپر تلے لوٹ دو +

اب روٹیون کو ضرور اُس وقت تک سکنے دو کہ بیچ مین اونگلی مارنے سے خالی یا کھوکل کی سی آواز دینے لگین - اسمین معمولاً آدھ گھنٹہ اور لگتا ہے + پھر یہ یقین ہو جانا چاہیئے کہ روٹی خوب سک گئی - اور اوپر کا چھلکا بہت سخت نہین ہوا +

بغیر چھنے ہوئے (معہ چوکر کے) آٹے کی لپسی بنانیکی ہدایتین

بقدر ایک طشتری لپسی بنانے کیواسطے ایک بڑا چمچہ بغیر چھنے آٹے کا اوپر تک بھرا ہوا لیو اور تھوڑا پانی ملا کر اُسے چلا کر پتلی لئی بنا لو + بعد اُسکے اس لئی کو کھولتے ہوئے پانی مین ڈال دو اور چند منٹ تک اسکو برابر چلاتے ہوئے سکنے دو + گھی و نمک بہت کم شامل کرنا چاہیے یا نہ ملانا چاہیئے + اُسپر منقے یا کشمش کے

چھڑکنے سے یہ لپسی بھی بہت مزیدار معلوم ہوتی ہے۔

قدرتی غذا کے انتخاب معقول کے بارہ مین مختصر نصیحتین یا اشارے

برک فاسٹ (حاضری اول یعنے ناشتہ)۔ بغیر چھنے ہوئے یعنی بلا چوکر نکلے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھل + خواہ بغیر چھنے ہوئے آٹے کی لپسی ہمراہ روٹی کے + خواہ جئی کے آٹے کا حلوا ہمراہ پھل اور روٹی کے + دودھ محض بغیر جوش کیا ہوا +

ڈنر یعنی حاضری کلان (جو دن مین قبل دوپہر کے کھاتے ہین) شوربہ یعنی کسی چیز کا جھول اگر ہو تو گاڑھا ہو۔ خواہ غلہ بطور گاڑھے حلوے کے مثلاً چانول - جو - گروٹس - جئی کا آٹا محض پانی مین اور ذرا سے گھی مین طیار کیا ہوا۔ یا اس مین تھوڑا سا حصہ پھل یا میوہ کا شامل کر کے + خواہ دال کا اناج مثلاً جملہ قسم کی مٹرین - سیم - لوبھیا - موٹھ - مسور محض پانی مین گاڑھی پکی ہوئین گھٹی ہوئی یا کچلی ہوئی ہون اگر پسند ہو تو مروے کی پتی یا ترہ تیز کی پتیون سے اسکو خوش ذائقہ بنا لو + خواہ کوئی ترکاری جو کہ تمہارے ملک مین ملتی ہو اور جسکی فصل ہو + خواہ جوش دیئے ہوئے یا تازہ پھل ہمراہ بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے +

سپر (شام یا رات کا کھانا یعنی بیالو) بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھل (تازہ خواہ جوش کیے ہوئے) + یا کہ آٹے یا بغیر چھنے ہوئے آٹے کی گاڑھی پکی ہوئی لپسی ہمراہ روٹی خواہ پھل کے +

بعض سلیس نسخے یا کھانون کی ترکیبین +

سرخ کرم کلا اور سیب۔ ایک بڑے سے سرخ کرم کلے (بند گوبی) کو لمبے لمبے ٹکڑون مین کترو اور قریب نصف پیالہ پانی مین اوسکو پکاؤ جبتک کہ آدھا نرم ہو جاوے + تب چار سے لیکر چھ ترش سیب تک باریک باریک ٹکڑون مین کاٹکر مع قدرے نمک و گھی کے اوسمین ملا دو۔ اور اوسوقت تک جوش دو جبتک کہ کل تری جذب ہو جاوے + (بغیر نمک و گھی کے بھی بہت خوش ذائقہ معلوم ہوتا ہے) یہ تین شخص کے لیئے +

سفید کرم کلا اور ٹماٹو یعنی ولایتی بیگن۔ ایک سفید کرم کلے (بند گوبی) کو مثل قاعدہ مذکور تراش کر جوش دے لو۔ تب قریب قریب نصف پیالہ کے ٹماٹو کا عرق اسمین شامل کر دو۔ یا چار سے لے کر دس تک (بلحاظ بڑے چھوٹے ہونے کے) تازہ ٹماٹو کو لوہے کی چھلنی مین نکال کر شامل کر دو۔ اور ذرا نمک

نوٹ ۵ لفظ انگریزی ہے۔ چھڑی ہوئی جئی اور گیہون کو کہتے ہین۔ یعنی موٹی دلی ہوئی جئی اور گیہون سے مراد ہے ۱۲

اور گھی ملادو + تب چھ سے لیکر آٹھ آلو چھلے ہوئے اور محض ایک ایک کے دو دو کرکے اوپر رکھدو اور بغیر چلانے کے سب کو جوش دو + (بغیر نمک اور گھی کے بھی بہت مزیدار ہوتا ہے) بجاے ٹماٹو کے ترہ تیز کا استعمال کرسکتے ہین + یہ تین شخصون کے لیئے ہے +

سویا - پالک - بتھوا - اور آلو - سویا پالک یا بتھوے کو توڑنیکے بعد اُسکو دو مرتبہ دھو ڈالنا چاہیئے اور (ہر کسی ہی حالت مین) کتر لینا چاہیئے اور بہت تھوڑے پانی مین ذراسے نمک و گھی اور کچے آلو کے ساتھ جوش دے کر گلا دینا چاہیئے + اگر کچھ پانی رہجاوے تو ایک بڑے چمچے بھر بغیر چھنا ہوا آٹا ملا دینا چاہیئے +

کرم کلا (بند گوبی) اور گروٹس[۵۱] + بند گوبی کو باریک کتر کے دھو کر قریب دو پیالے پانی مین جوش دیوین + جب خوب گلجاوے تو ذرا سا نمک اور گھی اور نصف پیالہ گروٹس اوسمین شامل کردین - اور (چند بار) چلا دیوین - اور جبتک کہ گروٹس گل نہ جاوین جوش دیتے رہین +

گاجر اور آلو - پانچ سے لیکر آٹھ گاجر تک (بلحاظ قد کے) لمبی لمبی پھانک کرلیوین اور قریب ایک پیالہ پانی مین پکاوین + تب اُسکے اوپر چھ لغایت آٹھ چھلے ہوئے کچے آلو دو دو ٹکڑے کیے ہوئے رکھدیوین - اور قدرے نمک اور گھی کے ہمراہ پکادین (بغیر نمک و گھی کے بھی مزیدار ہوتے ہین) یہ تین شخصون کے لیے ہے +

شلجم اور آلو - چند بڑے بڑے شلجم کی قاش کرکے ایک سے لیکر ڈیڑھ پیالہ پانی مین جوش دے لو تاکہ آدھے گلجاوین - ذرا سا نمک اور گھی اور چھ سے آٹھ تک کچے آلو بغیر چھلے ہوئے شامل کرکے خوب جوش دیو (بغیر نمک اور گھی کے بھی مزیدار ہوتے ہین) یہ تین شخصونکے لیئے ہے + یہ ترکاری اور اُس سے ماقبل کی ترکاری ایک ساتھ ملاکر بھی پکائی جاسکتی ہین - وے بہت ہی خوش ذائقہ ہوتی ہین +

چانول اور سیب - نصف پونڈ چانول اور چار لغایت آٹھ سیب قاش کیئے ہوئے ہمراہ چار پیالہ پانی کے آہستہ آہستہ پکاکر مثل سخت حلوے[۵۲] کے کرلیئے جاوین + بہت خوش ذائقہ ہوتا ہے + ذرا سا نمک اور گھی کبھی شامل کردیا جاسکتا ہے - مگر اُسکی ضرورت نہین ہے + تین شخصون کے لیے ہے +

چانول کے سادہ گلگلے - اس سے قبل کے ذکر کیئے ہوئے چانول کے حلوے مین چہارم پونڈ (قریب دس تولہ) کے کشمش ملاکر اور ایک طشتری مین گھی لگاکر اور روٹی کے ٹکڑونکا چورا ڈال کر پکاؤ +

لوبیا اور ٹماٹو - نصف پونڈ (بیس تولہ) لوبیا شام کے وقت ٹھنڈے پانی مین بھگو دیا جاتا ہے اور اسکے بعد صبحکو اسقدر

[۵۱] گروٹس انگریزی مین موٹے دلے ہوئے گندم اور جی کو کہتے ہین - جئی کو دلکر یا چھیر کر دلی ہوئی ہو - [۵۲] مین کہونگا کہ مثل اُس کھچڑی کے کرلیجاوے جوکہ خوب خشک و گھٹی ہوئی ہو

ہم کیا کھائین؟ ہم کیا پئین؟ عمل ہاضمہ

پانی اور ڈالا کیچا پایا جاتا ہی کہ جس سے وہ ڈھک جاوین + جب گلجاوے تو ثمین نصف پیالہ ٹماٹو کا عرق ۔ یا پانچ سے دس تک عدد تازہ ٹماٹو چلنی مین نکلے ہوئے اور ملا دیوین ۔ قدرے نمک اور گھی اگر پسند ہو تو ملا دیوین + ٹماٹو کا مصالحہ شامل کرنیکے بعد یہ بہت خوب ہوگا اگر اس کھانے کو ایک سے دو گھنٹہ تک گرم رہنے دیوین + اگر پانی باقی رہجاوے تو ایک چمچ بغیر چوکر نکلا ہوا آٹا اوسکو گاڑہا کرنیکے لیئے اوسمین شامل کردیوین + تالم یا تر و تیز بجائے ٹماٹو کے استعمال کیا جاسکتا ہی + یہ دو آدمیونکے لیئے بہت کافی ہوگا +

ہرا (سبز) لوبیا ۔ سیم ۔ باقلہ کی پھلی اور سیب ۔ لوبیا ۔ سیم یا باقلہ کی پھلیون کے سوت صاف کر کرا ونکے ٹکڑے کیئے جاوین ۔ اور کھولتے ہوئے پانی مین ڈالدیئے جاوین اور ترش یا خام سیب کی قاش کرکے اوسمین اور ملادی جاوین اسکے بعد پیاز یا اجمود کتری ہوئی اور ذرا سا نمک اور گھی اسی مین شامل کردیا جاوے + جبکہ پھلیان گل جاوین تو قدرے بغیر چھنا آٹا گاڑھا کرنے کے لیئے اس مین ملادیا جاوے +

موٹھ مسور ۔ آلو بخارے ۔ نصف پونڈ (چالیس تولہ) موٹھ خواہ مسور شام کو بیشتر بھگو دیجاوین ۔ اور دھیمی آگ پر ابال کر ہمراہ تیس آلو بخارے کے اسقدر پانی مین جو کہ اونکے ڈھکنے کے لیئے کافی ہو گلا دیئے جاوین ۔ قدرے نمک اور گھی اگر پسند ہو تو شامل کرلین + یہ تین شخصون کے لیئے ہے +

دہرتی کا پھول اور آلو ۔ دھرتی کے پھول خوب دھو لیئے جاوین اور ہمراہ کتری ہوئی پارسلی[1] یا پیاز کے جوش دیکر گلائی جاوین + قدرے نمک گھی تب ملادیا جاوے اور اس شوربہ کو دو بڑے چمچ بغیر چھنا ہوا آٹا ڈالکر مثل چاشنی کے گاڑھا کرلیوین + تب آلو جو کہ معہ چھلکے ابلے ہوئے ہین چھیل لیئے جاوین ۔ اور ٹکڑے کرلیئے جاوین اور اس چاشنی کے اندر دھرتی کے پھول مین شامل کردیئے جاوین + اس کل کو تب پھر جوش دیتے ہین اور آخرکار کچھ دیر تک گرم رکھا رہنا چاہیئے +

چقندر کی چٹنی ۔ چقندر کو دھو لیتے ہین اور چولہے مین کھپر رکھکر اوسپر اوسکو کھلکا لیتے ہین + تب انکو چھیل لیتے ہین ٹکڑون مین کاٹ لیئے جاتے ہین اور لیمون کے پانی ملے ہوئے عرق کے ہمراہ کھانے کے لیئے پیش کیئے جاتے ہین +

کاہو ۔ اسکو دھو کر اور قدرے تیل و عرق لیمون (نہ کہ جوہر لیمون) اور ذرا سی شکر کے ہمراہ طیار کرلو ۔

آلو و سیب کی چٹنی ۔ آلو معہ چھلکے خوب ابالکر چھیل لیئے جاتے ہین اور کتر لیئے جاتے ہین + اسیطور سے چند ترش سیب بھی تراش لیئے جاتے ہین ۔ اور دونون کو ذرا تیل اور عرق لیمو کے ہمراہ ملا لیا جاتا ہے +

[1] انگریزی لفظ ہے ۔ اجمود یا اجموداکے درخت کو کہتے ہین ۔ ہندی مین راندھنی کہتے ہین ۔

مٹر ہوٹھا اور مسور بغیر چھلکے نکالی ہوئی خشک مٹر خواہ موٹھ یا مسور ایکدن پیشتر شام کو ٹھنڈے پانی مین بھگوئی جاتی ہین - اور اگر ممکن ہو تو سافٹ واٹر یعنے خالص ہلکے پانی مین + صبحکو ایک دیگچی مین ہمراہ اسقدر پانی کے جو کہ انکو ڈھک لیوے رکھدین تھوڑا نمک (بہت ہی کم نمک سا) ترہ تیز اور مروے کی پتی اسمین چاہین تو شامل کرلیوین + دال کو بخوبی پکاؤ لیکن ایسا کہ جب پک چکے تو سب یا قریب قریب سب پانی جذب ہوجاوے + مٹر یا موٹھ مسور اسطرح پر مین اپنی صورت مین قائم رہتی ہین اور زیادہ قوت بخش اور زیادہ زود ہضم ہوتی ہین بمقابلہ اسکے کہ کچل دیجاوین یا روغن زرد اسمین ملادیا جاوے +

آلو کے لڈو (دو شخصونکے لیے) خستہ آلو قریب دس چھٹانک لیکر خوب جوش کرو + پھر چھلکا اوتار کر ٹھنڈے کرلو - اور کدوکش پر اونکو کس لو + کچھ روٹی کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرلو اور گھی مین اونکو بھون لو - اور ایک بیضہ مرغ اور وہ کسے ہوئے آلو اور تھوڑا معمولی یا بغیر چھنا ہوا آٹا اچھی طرح سے اسمین ملاؤ - اور ہاتھ سے سب کے برابر برابر اونکے لڈو بنالو + اسکے بعد اونکو معمولی یا بغیر چھنے ہوئے خشک آٹے مین لپیٹ لو - اور پکتے ہوئے پانی مین قریب دس منٹ تک رکھدو - اس امر کی خبر رکھو کہ وے گھل نہ جاوین + وے کسی پھل - پیاز یا مکھن کے ساتھ کھائے جاسکتے ہین +

نوٹ - سوال یہ پیدا ہوسکتا ہے اور اکثر سبب سے لوگون نے اس امر کو دریافت کیا کہ اون ہندوستانی لوگونکو جو کہ اس علاج کو کرین - کیا کیا غذائین کھانی چاہئین - اس بارہ مین ہدایات ذیل میری رائے اور تجربہ مین ضروری معلوم ہوتی ہین (۱) مریض کی قوت ہاضمہ کے لحاظ سے اوسکو وہ غذا کھانی چاہیئے جو کہ اسکا معدہ ہضم کرسکے (۲) غذا نباتاتی ہو پھل ہون خواہ دودھ ہو (۳) غذا جسقدر سریع الہضم مریض کو دیجاویگی اسیقدر نافع ہوگی (۴) ہر غذا جو پکائی جاوے بہت سادہ طریقہ مین پکائی جاوے - صرف نمک اور پانی کے ساتھ مصالحہ جات کا استعمال نہ کیا جاوے اگر روغن زرد ڈالا جاوے تو خفیف بلحاظ قوت ہاضمہ مریض کے - اور پکتی ہوئی حالت مین غذا مین شامل کیا جاوے - ابتدائے علاج مین روغن زرد سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے + (۵) بہت کمزور مریضونکے لیے ذرا موٹے اور بغیر چھنے ہوئے آرد گندم کی لپسی خواہ پکی ہوئی دال کا پانی - یا گیہون کا دلیا - یا گائے کا دودھ یا آش جو بہت موزون ہے + چند عدد منقے بھی نافع ہونگے خواہ تنہا یا دیگر اشیاء مذکورہ کے ہمراہ (۶) روٹی بغیر چھنے ہوئے یعنی مع چوکر کے ذرا موٹے آٹے کی کھانی چاہیئے - گیہون کے آٹے کی عمدہ ہوگی + روٹی خوب عمدہ طور سے سینکی ہوئی ہو - ہندوستانی طریقہ مین جس طور سے کہ روٹی بنائی جاتی ہے جسکو چپاتی یا پھلکا کہتے ہین بہت عمدہ بنتی ہے (۷) ترکاریان بنانیکا طریقہ سب لوگ جانتے ہین - بلحاظ ہدایات مندرجہ نمبر ۳ کے طیار کرنا چاہیئے - پکانے مین اونکو عمدہ طور سے گلانا چاہیئے - جہانتک ہوسکے شوربہ دار ترکاریان نہ کھائی جاوین - جو غرض یعنی کھانے مین سہولت شوربہ سے حاصل ہوتی ہے وہ غذا کو چبا کر لعاب دہن سے حاصل ہونی چاہیئے - جو ترکاریان کہ قابض ہین اور دیر سے یا ثقیل الہضم ہین اُن سے پرہیز کرنا بہتر ہے + (۸) مصالحہ جات مین زیرہ سفید - سونف - دھنیا - اجوائن کا استعمال بگھار دیتے وقت یا بعد کو پیسکر ترکاریون مین شامل کرکے کیا جاسکتا ہے - گرم مصالحجات مثل لونگ - مرچ - ہینگ وغیرہ کے استعمال نہ کیے جاوین لیکن بغیر کسی مصالحہ کے صرف قدرے نمک شامل کرکے پکانا بہتر ہے اور زیادہ نافع ہے + (۹) غذا جہانتک ہو مفرد کھانی چاہیئے مثلاً اگر ایک وقت مین روٹی اور ایک قسم کی ترکاری کھاسکتے ہو تو ساتھ مین دال یا دوسری ترکاری نہ کھاؤ - (۱۰) مریض کو غذا تھوڑی دینی چاہیئے اور خوب چبا چبا کر کھانا چاہیئے تاکہ لعاب دہن غذا مین خوب شامل ہوجاوے - مسٹر گلیڈ اسٹون وزیر انگلستان ہر ایک لقمہ کو ۳۲ بار چباتے تھے - اونکی عمدہ تندرستی اور درازی عمر کی ایک یہ بھی بقول خود اُنکے بہت بڑی وجہ تھی + (۱۱) ہمیشہ بھوک رکھکر کھاؤ اور بار بار کے کھانیسے پرہیز کرو - جبتک ایک دفعہ کا کھایا ہوا ہضم نہو جاوے تب تک کوئی دوسری شے یا دوسری بار کھانا نہ کھاؤ - بار بار کھانے سے ہاضمہ مین نقص آتا ہے +

تنبیہ - ہدایات مذکورہ کے علاوہ جو باتین کہ اسی غذا کے باب مین آئی ہین اُنپر بھی لحاظ رہے + واضح ہو کہ یہ مثل کہ "بدپرہیز شخص اپنی قبر خود اپنے ہاتھ سے کھودتا ہے" واقعی بہت صحیح ہے بدپرہیزی کے ساتھ کوئی علاج نفع بھی نہین کرسکتا شفاء کلی کا تو سوال ہی کیا ہے - بدپرہیز مریض کی صحت حاصل کرنے کا کوئی حکیم یا طریق علاج ذمہ دار نہین ہے - اگر شفاء کلی چاہتے ہو تو اول ان ہدایات پر عمل کرو اور تب اس پانی کے علاج کا استعمال کرو +

حصہ دوم

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریاں نیند نہ آنے کی شکایت

بیماریوں کی وحدت کا مسئلہ نروس اور منٹل بیماریوں سے بھی متعلق ہے + انیسویں صدی کو صحیح طور پر نروس بیماریونکی صدی لوگوں نے کہا ہے۔ کیونکہ یہ بیماریاں اب ہر جا ہزارہا شکلوں میں پائی جاتی ہیں + جملہ جدید عارضونکے صحیح نام رکھتے ہیں اور انکی خاصیت اور اونکے سبب معلوم کرتے ہیں اس غرض سے سعی کیجاتی ہے کہ اونکے علاج کا کوئی (اگر پورا صحیح نہیں تو کم سے کم صحیح کے قریب) طریقہ تجویز کریں +

نروس نس (گھبراہٹ)۔ نیورس تھینیا[۱]۔ نیورل جیا (عصبی درد) ہائی پوکونڈریا (وہم۔ مراق)۔ ہسٹیریا[۲] (بائے گولہ۔ اختناق الرحم)۔ ان سینٹی (دیوانگی)۔ ایم بیسیلیٹی (خلقی مخبوطی) پیرلیسس (فالج)۔ یہ بیماریاں اب ہر جا مشہور ہیں۔ اور دوسری اسی قسم کی بیماریونکا جنکا وہی ایک سبب ہے تو ذکر ہی کیا ہے +

ان سخت نروس (اعصابی) بیماریوں کی زیادتی کے ساتھ نئی نئی خارجی علامات ہمیشہ ظاہر ہوتی جاتی ہیں + لیکن یہ خارجی علامات ان بیماریونکے اصلیت کے فہم صحیح (ٹھیک سمجھنے) کے واسطے کچھ معقول اور معین سراغ یا پتہ نہیں دیتی + مگر نروس (اعصابی) بیماری کے مریضونکی حالت کے امتحان سے ہمکو ہمیشہ ایک قسم کی اندرونی بے چینی اور پریشانی کے آثار معلوم ہونگے + ایسے مریض کو ہمیشہ ایک خاص بے معلوم۔ ناقابل بیان جس بیماری کا ہوتا ہے۔ ہر چند کہ وہ سبب بیماری کا نہیں جانتا ہے اور خود مرض کو تسلیم نہیں کرتا ہے +

---

[۱] ایک قسم کی اعصابی کمزوری ہے جو کہ حرام مغز کے افعال میں نقص پیدا ہونے سے خیال کیا جاتا ہے کہ ہوتی ہے + ایسی رائے ڈاکٹر لوگونکی ہے۔ سبب اسکا کچھ ہی ہو گر ظاہر علامات یہ ہیں کہ غذا جزو بدن نہیں ہوتی۔ مریض کو ایک یہ خیال ہر وقت ہوتا ہے کہ میں اچھا ہونگا یا نہیں۔ خیالات خودکشی موجود رہتے ہیں وحشت طبیعت پر ہر وقت سوار رہتی ہے۔ اندرونی تکالیف بھی ایک قسم کی ایسی ہوتی ہے جسکو مریض خود ہی جان سکتا ہے۔ اعصابی خرابی ہونے سے ہر جگہ جسم میں ایک قسم کی ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ یہ تکلیف ہر وقت نہیں رہتی بلکہ اسکے دورے ہوتے ہیں۔ بے چینی اور بے اطمینانی تو ہر وقت طبیعت پر رہتی ہے + مرض کی زیادتی میں نیند بھی ضرور جاتی رہتی ہے۔ قوت ارادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ ذرا ذرا سی باتوں سے خوف لگتا ہے۔ ہاضمہ میں تو فرق بہت ہی آجاتا ہے۔ بہت لوگ اسکو ایک قسم کا وہم کہتے ہیں +

[۲] ایک دماغی مرض ہے جس میں کہ مریض خصوصاً اپنی تندرستی کی نسبت خیالات متوحش اور غمگین میں مبتلا رہتا ہے۔ مرض خاصکر بوجہ فتور افعال نظام عصبی ہوتا ہے + [۳] ایک اعصابی بیماری ہے جو کہ عموماً عورات کو ہوتی ہے۔ اس میں مریضہ بیہوش ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کھنچنے لگتے ہیں۔ حلق میں رکاوٹ معلوم ہوتی ہے۔ گویا پیٹ سے گولا سا اٹھکر حلق میں جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے کبھی ہنسنے کبھی رونے لگتی ہے۔ ناواقف لوگ اکثر خیال کرتے ہیں کہ آسیب کا خلل ہے۔ عورات خاصکر کسی دیوتا کی کہور سمجھتی ہیں + اس کج فہمی کی وجہ سے بہت عورات ضائع ہوتی ہیں۔ کیونکہ انکا علاج سحر و جادو سے ہی کیا جاتا ہے۔ مرض موروثی بھی ہوتا ہے +

کوئی شخص بہت بکتا ہے اور کوئی خاموش اور کم گو ہوتا ہے + اکثر اشخاص کو نیند نہ آنے کی شدید شکایت
ہے بعض دیگر اشخاص مین نچلاپن اور مستعدی ظاہر ہوتی ہے ۔ اور بعض ایسے بھی ہین جنمین ناقابل
علاج کی سی حالت نمایان ہے + کوئی خودکشی کی دھن مین آوارہ پھرتا ہے کیونکہ اپنے آپ کو وہ فضول
سمجھتا ہے اور تمام جہان سے وہ ناراض ہے + اور ہر ایک لکھپتی (تونگر) کو دیکھیئے کہ آیندہ کے
بے بنیاد اندیشون سے روزانہ تنگ ہوتا ہے اور اندیشے کبھی اوسکو نہین چھوڑتے +
اور لوگون کا جسم ہمیشہ سب کانپتا ہے + بعض لوگون کا ایک عضو یا ایک جانب
یا کل جسم بیکار ہو جاتا ہے اور مارا جاتا ہے + پھر جنون کی نہایت مختلف اور
اکثر باہم دیگر ضد والی علامتین (جن مین سب سے خراب فالج ہے) قابل غور ہین
علاوہ ازین یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ عارضے لوگون کو اپنے قویٰ کو کام مین لانے سے
کم و بیش روکتے ہین + کوئی اپنے اعضا کے کام مین لانے کا اختیار کھو دیتا ہے کسیکو
اپنے خیالات خواہ اپنے ارادہ خواہ اپنی تقریر پر قابو نہین رہتا + ان بیماریون کی شکلین اتنی
مختلف ہین کہ ہم اگر نروس بیماری کے ہزارون مریضون کو دیکھین تو مشکل سے ایسے دو
ملین گے جنمین خارجی علامات ٹھیک مطابق و یکسان ہون + لہذا تعجب کا مقام نہین ہے
اگر ڈاکٹرون نے اتنی کثیر ضد والی علامات مین کوئی کافی بنیاد واسطے صحیح تشخیص اور نامزدگی
اور دفعیہ نروس بیماریون کے نہین معلوم کی + ان بیماریون مین دواؤن سے افاقت خواہ
ازالہ مرض پیدا نہین ہوا ہے ۔ اگرچہ نروز (اعصاب) کا کچھ وقت کے واسطے (عارضی)
بیکار کرنا تو کبھی پیدا ہو جاتا ہے +
یہ سراسر غلط خیال ہے کہ خود دوائین کچھ اثر پیدا کرتی ہین + دراصل خود جسم ہی تنہا کل مادہ فاسد
کو دفع کرنے کی سعی کرتا ہے چاہے اس عمل مین مستعدی کم ہو چاہے زیادہ ہو +
ایک خاص صورت مین زہر کے بجبر خارج کرنے کی غرض سے جسم کی بڑھی ہوئی مستعدی کے آثار صاف
نمایان ہوتے ہین + یہ صورت اوسوقت ہوتی ہے جب اتنی کم مقدار مین دوا دیجاوے کہ
جسم پر بے حس و بیکار کرنے والا اثر پیدا ہو سکتا نہ ہو + زہردار دواؤن کے زیادہ
(الوپیتھک) مقدار مین دینے کی حالت مین جسم کے بے حس ہونیکے آثار صاف نظر آتے ہین +

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان - بیندرہ آنیکی شکایت

ساتھہ ہی اسکے جسم کی کوششین صحت یابی کے واسطے (حاد امراض - تیز امراض) اور مرض کہنہ کی خارجی علامات یکسان موقوف ہوجاتی ہین + الوپیتھی کے طریقہ معالجہ ہین - علامات مرض کے عارضی طور پر غائب ہوجانے اور پھر بار بار عود کرنے کا بھی یہی سبب ہے + اول نروز کے بےحس ہوجانے سے وہ علامات موقوف ہوجاتی ہین لیکن جب جسم ذرا اصلی حالت پر پھر آتا ہے وہ علامات پھر نمایان ہوتی ہین + زوردار زہریلی دوائین زیادہ مقدار ہین جسم کو اس حدتک بےحس کرتی ہین کہ ہلاکت واقع ہوتی ہے - کمتر مقدار ہین دیئے جانے کی حالت ہین بےحس ہونا باعث ہلاکت نہو - تاہم کل جسم کو نقصان تو پہونچاتا ہی ہے +

یہ بھروسہ کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے کہ بہت سی نروس بیماریان دراصل دواؤن کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین جو دوائین کسی کم سخت مرض کے دفع کرنے کی غرض سے پہلے کھلائی گئی تھین + بہت کم مقدار ہین دواون کے کھلانے کی حالت ہین بظاہر جسم پہ بالکل اُلٹا اثر پیدا ہوتا ہے جسم بےحس نہین ہوتا ہے - سبب یہ کہ بجاے بےحس ہونے کے جسم زہر کو خارج کرنے کے واسطے دوچند سعی کرتا ہے + مگر یہ بڑھی ہوئی مستعدی بےحسی کا پیش خیمہ ہی ہے اور کبھی کچھ اور نہین ہوسکتی +

نروس (اعصابی) بیماریونکے علاج ہین (اس سے انکار نہین ہوسکتا ہے) ڈاکٹر صاحبان جنکی بہت تعریفین ہوتی ہین بالکل بےبس ہین - یہانتک کہ نامی ڈاکٹرون نے اکثر تسلیم بھی کرلیا کہ ایسے مرضون ہین وہ کچھ مدد نہین کرسکتے ہین + تبدیل ہوا - سفر سے دل بہلانا اور اسی طرح کی امدادی تدبیرین جنمین کچھ نقصان نہین ہے تجویز کیجاتی ہین + لیکن اگر عارضی نفع ہو بھی جاوے تاہم ہمکو ایسی تجویز سے صاف معلوم ہوجاتا کہ نروس بیماریونکی خاصیت اور سبب سے ڈاکٹر صاحبان کم آگاہ ہین + قدیم اطبا اور ڈاکٹرونکو جو بات نصیب نہ تھی اور جس بات نے ڈاکٹرون کے سر چکر ہین ڈالدیئے وہ بات جدید علم علاج (نیو سائنس آف ہیلنگ) کے ذریعہ حل اور صاف ظاہر کردیگئی + شفا کے بارہ ہین میری رپورٹین اور مسلکہ خطوط شکریہ اور سارٹیفکٹ میرے بہت مریضون ہین سے چند کے - تمام علمی اور زبانی تقریرون تحریرون سے زیادہ صاف اور زیادہ اطمینان دہ طریقہ پر مطلب ادا کرینگے + لہذا مجھے اجازت دیجاوے

کہ ان بیماریون کے بارہ مین ضروری امور پر اپنی تحریر کو محدود کرون +
یہ بخوبی معلوم ہے کہ ہمارے جسم مین نروز (اعصاب) دو قسم کے ہوتے ہین اوّل وہ جو ارادہ کے تابع ہین - دویم وہ جو ارادہ کے تابع نہین ہین اور جو سانس لینے و ہضم کرنے اور دوران خون مین مدد کرتے ہین + لیکن اگر مین یہ بیان کرون کہ جسم مین مادہ فاسد کے بارسے جو سب بیماریان پیدا ہوتی ہین وہ ہی نروس بیماریان ہین تو بہت لوگون کو اولاً تعجب ہوگا + یہ امر آسانی سے صاف بیان کیا جا سکتا ہے + بیماری کا علم اول اُسوقت ہمکو ہوتا ہو جب جسم کے معمولی کامون مین خلل آتا ہے - یا درد پیدا ہوتا ہے + اس سے قدرتی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بیماری کم و بیش زیادتی کے درجہ مین آگئی ہے - جسکی کہ صحیح تشخیص میری کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی مدد سے ہو سکتی ہے + ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ جسم مین بغیر موجودگی مادّہ فاسد کے بیماری کا ہونا ممکن نہے + جسم مین مادہ فاسد کا بار خاص آعضا پر ہی خلل ڈالنے والا اثر نہین پیدا کرتا بلکہ جسم کے ان اعضا یا حصّون سے جو رگین (نروز) تعلق رکھتی ہین یا جو اُن کے کام کو با ترتیب جاری رکھتی ہین اُن رگون پر بھی اُسیقدر بُرا اثر کرتا ہے + جب تک کے رگون کے تعلق یا سلسلہ پر بھی مادّہ فاسد کا اثر نہین ہوتا تب تک ہمکو بیماری کا علم نہین ہوتا + سرسری طور پر دیکھنے والا شخص محض اُن رگون کو جو اوس کے ارادہ کے تابع ہین اور اُن عارضون کو جو اُسکے ارادہ کے تابع رگون کے ماتحت آعضا پر اثر کرتے ہین خیال مین لاتا ہے +

جو بیماریان سانس لینے مین اور خون کے دوران مین اور ہضم مین خلل پیدا کرتی ہین وہ بہت آہستہ اور بہت تدریج کے ساتھ معلوم اور ظاہر ہوتی ہین + یہان بھی اسی طرح سے رگون پر اثر پڑتا ہے اور وہ ہمکو بیماری سے خبردار کرتی ہین + یہ رگین ارادہ کے ماتحت نہین ہین لیکن اُن کے معمولی مستعدی پر اُن اعضا کی حرکت منحصر ہے جو ارادہ کے تابع نہین ہین مثلاً پھیپھڑے - دل - معدہ - گردے - آنتین مثانہ + اوس وقت تک ہمکو ہضم کے تکلیف کی یا گردون - مثانہ - دل پھیپھڑون یا معدہ کی کسی بیماری کی خبر نہین ہوتی جبتک اُنکے تعلق والی رگونکا

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان ۔ نیند نہ آنے کی شکایت

عمل بھی بوجہ بار مادہ فاسد خلل پذیر ہو جاوے + لہذا ان عارضون مین سے ہر ایک ہمیشہ ساتھ ہی ساتھ رگون کا خلل بھی ظاہر کرتا ہے ۔ مثلاً خلل ہاضمہ کی شکایت ہو نہین سکتی جب تک کہ ساتھ ہی اوسکے ہضم کے متعلق رگون کی حالت مین بھی خلل نہو +

جیساکہ مینے اوپر ذکر کیا ہے ۔ تندرست جسم حاصل کرنیکے لیئے اول شرط یہ ہے کہ ہاضمہ صحیح ہو کیونکہ سب مادہ فاسد اگر یہ وراثتاً نہین آیا ہے تو اول بذریعہ ہاضمہ ناتمام و ناقص کے جسم کے اندر پہونچتا ہے ۔ لہذا ہر بیماری اور اسیوجہ سے تمام نروس بیماریان خواہ خلل ہضم سے پیدا ہوتی ہین یا والدین سے اولاد کو پہونچتی ہین + جملہ عارضونکا چاہے کچھ بھی ہون یہی مشترک سبب ہے + جب کہ جسم مین ہنوز کافی قوت زیست باقی ہے تو وہ مادۂ فاسد کو خارج کرنے کی کوشش بذریعہ تیز (حاد) بیماری کے کرتا ہے + لیکن جب ضروری قوت زیست باقی نہین رہتی ہے تو مزمن (پوشیدہ) مرض پیدا ہو جاتے ہین + ایسی بیماریان کبھی بالکل دفع نہین ہوتی ہین ۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی شکل تبدیل کرلیتی ہین اور بالآخر وہ بشکل افسوسناک نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریون کے اعلے درجہ زیادتی تک پہونچتی ہین + نروس بیماریان محض مزمن (پوشیدہ) جسمانی بیماریان ہین ۔ علامتین انکی چاہے کچھ بھی ہون + نروس بیماریون مین مثل سب بیماریون کے ہمکو (بطور ایک خاص علامت) سردی یا تیز گرمی کا محسوس ہونا نظر آتا ہے ۔ اور یہ سردی اور گرمی جسم کے بخار والی حالت کے نتیجے ہین +

اسطرح ہم ایک بہت ضروری نتیجہ پر پہونچتے ہین ۔ یعنی یہ کہ نروس بیماریان بھی محض مزمن (پوشیدہ) بخار کو ظاہر کرتی ہین + لہذا اگر مین یہ بیان کرون کہ نروس بیماریون کا وہی سبب ہے جو چیچک ۔ خسرہ ۔ اسکارلیٹ فیور (سرخ بخار) ڈفتھیریا ۔ سفلس وغیرہ کا ہوتا ہے تو یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ جس طریقہ سے ان بیماریون کا علاج کامیابی کے ساتھ ہوتا ہے وہی ضرور نروس بیماریونکو شفا کریگا + اور یہ ایسا امر ہے کہ اپنے طبابت کے تجربہ مین صدہا بلکہ ہزارہا لفظونکے بارہ مین ثابت کر دکھلایا ہے ۔ جیساکہ اس کتاب کے خاتمہ پر دیئے ہوئے سارٹیفکٹ ظاہر کرتے ہین +

ان توضیحات سے تمام نروس بیماریون کی کیفیت و خاصیت و علاج معین طور پر ہمارے فہم مین آتے ہین + آیندہ ہم مثل ڈاکٹر صاحبان کے لاچاری کی حالت مین بیٹھے دیکھتے نرہین گے۔ بلکہ بیماری کا سبب معلوم کرکے ہم پوری مدد دینے کا یا شفا دینے کا ٹھیک طریقہ بھی جانتے ہونگے +

ہر شخص جو مثل میرے لشکر امراض کو غور سے دیکھتا ہی اُسکو باسانی نظر آجاویگا کہ وہی شخص کارآمد صلاح متعلق علاج یا شفا کے دیسکتا ہی جو کہ بیماری کے علامات کی اصلیت سے بخوبی واقف ہی + بیماریونکا وہی حال ہی جو ایک لشکر کا ہوتا ہی۔ کسی لشکر کی صحیح طور پر وہی سپہ سالار پیش روی کرسکتا ہی جو اُس فوج کے اجزا یعنی سپاہیون سے پورا واقف ہو + وہ سپہ سالار جو اُس فوج سے ناواقف ہی جس سے کہ اُسکا لشکر ترتیب پایا ہی خواہ مخواہ شکست کھاجاویگا + ایسا ہی حال آجکل کے زمانہ کے اسپیشل ازم[۱۵] کا ہے + علم طب مین اسپیشل ازم ضرور اس علم کی بربادی کا باعث ہوگی۔ اور لوگون کے دلون مین اسکی طرف سے حقارت کا خیال بڑھتا جائیگا + کیونکہ اسپیشل اسٹ کسطرح علم کو نفع پہونچا سکتا ہی اگر وہ اُن قاعدون پر جنکا کہ جسم انسان پابند ہے عمل نہین کرتا ہی اور بلا کُل جسم پر لحاظ رکھنے کے ایک حصۂ جسم کا علاج کرتا ہے +

علم طب مین جملہ اسپیشل ازم ہمکو معلوم ہوتی ہی کہ گویا ایک قدم پیچھے کو ہٹنے۔ وہ فضول طریقہ ہے۔ کل سے علیحدہ کیا ہوا ایک جزو ہی۔ وہ سوائے اسکے اور کچھ کام نہین دیتا کہ ہماری عقل کی نگاہ کو تیرہ کرے + وہی شخص جو کُل کو بخوبی اور صحیح طور پر سمجھتا ہی اور جو کارخانۂ قدرت کو ایک عالیشان ناقابل تقسیم وحدت مانتا ہی اس قابل ہی کہ جملہ عجیب واقعات کو جو پیش نظر ہون صحیح طور پر سمجھکر انکی اصلیت بیان کرسکے۔ اور جن قوانین کے تابع کہ یہ قدرتی واقعات ہون اُنسے فیض حاصل کرسکے + بارہا یہ تجربہ ہوا ہے کہ ایک شی یا مادہ محض گرمی کے درجہ کی کمی و بیشی کے باعث ایک دوسرے سے نہایت مختلف اور نہ ملنے والی شکلوں مین نظر آتا ہی + مجھے پھر آپ صاحبونکو پانی کی نسبت یاد دلانا ہے جسکو کہ ہم مختلف شکلون مین دیکھتے ہین یعنی بطور رقیق شے۔ بطور کہرا۔ بطور بھاپ۔ بطور بادل + محض گرمی کی کمی و بیشی (درجہ) کے سبب یہ حالتین پانی کی پیدا ہوتی ہین۔ اور ہر حالت مین مادہ یا شے واحد ہی ہی +

نروس بیماریون کی تشخیص مین علم طب اتنا ہی قاصر ہے جتنا کہ اُن کے اچھا کرنے مین + بہت سی صورتون مین تو ڈاکٹر صاحبان نروس بیماریونکو

---

[۱۵] اسپیشل ازم لفظ انگریزی ہی۔ معنی ہین کہ کسی علم ہنر یا سائنس کے ایک جزو خاص کو محدود کرکے اُسمین ہی ترقی کی کوشش کرنا۔ مثلاً ڈاکٹرون مین بعض ایسے ہین کہ آنکھ کے متعلق امراض اور اُسکے علاج مین اُنھون نے تلاش و تحقیقات کی ہی۔ بعض نے کان کے متعلق۔ بعض نے اعصاب کے متعلق۔ وغیرہ وغیرہ +

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان۔ نیند نہ آنیکی شکایت

بالکل شناخت ہی نہین کر سکتے ہین + کتنے بہت سے نروس مریضون نے ہر دیگر
جگہ آزما کر مجھ سے علاج رجوع کیا ہے + یہ تمام اشخاص پیشہ طبابت کے اس بارہ مین
ناقابلیت کا زندہ ثبوت ہین + ڈاکٹر صاحبان نے انہین سے بہتون کو بالکل تندرست
تجویز کیا تھا۔ اور انکی شکایت یا مرض کو محض خیالی ہونا ظاہر کیا۔ اور مین چہرہ کی
صورت و حالت کے علم (سائنس آف فیشیل اکسپریشن) کی مدد سے فوراً ہی
مریض مین مادّہ فاسد کا بہت موجود ہونا معلوم کر سکا + میرے طریقہ علاج سے
میرے سب نروس مریضون نے اپنی حالت مین حیرت انگیز افاقت اور ترقی کا
جلد وقوع مین آنا معلوم کیا ہے۔ اور انہون نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جتنا زیادہ
اخراج مادہ فاسد کا ہوا اوسیکے مطابق نفع اور آرام بھی ہمیشہ ہوتا گیا + جس
کسی نے ایک بار مادہ کے اس اخراج کی طرف توجہ کی ہے اور اپنی حالت کے
مستقل طور پہ ترقی کرنے کا تجربہ کیا ہے وہ شخص میرے طریقہ تشخیص کے صحت مین
اور میرے طریق علاج کی کامیابی مین ایک لمحہ بھی آیندہ شک نہین کر سکتا +

جو لوگ میرے طریقہ پہ چلنے والے ہین اونکو فن شفا کے عامل بن جانے مین میرا طریقہ
تشخیص ایک بار ہمیشہ کے واسطے بہت عمدہ مدد بخشیگا + اوسکی مدد سے ہر نروس
بیماری کی صحیح تشخیص ممکن ہے اور اسی کی مدد سے یہ بھی ممکن ہے کہ خود مریض کو اپنے مرض
کے موجود ہونے کی خبر ہونے سے برسون پیشتر اسکے امراض کی آہستہ پیدایش اور
افزایش معلوم کر لی جاوے + جیسا کہ سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے رسالہ مین
صاف تحریر کیا گیا پیٹھ (پشت) مین مادّہ فاسد کا جمع ہونا خاصکر ایک علامت
نروس بیماری کی ہے +

دماغی عوارض۔ جملہ دماغی عارضون کا بھی یہی حال ہے + اسیطرح انکی صحیح خاصیت کے
بارہ مین ڈاکٹر مین بالکل غلط فہمی ہے + وہ سبب جو عموماً بیان کیے جاتے ہین خلل دماغ کا باعث نہین ہوتے

بلکہ اسکا باعث محض جسم کے اندر مادہ فاسد کا بار ہوتا ہے جو مادہ فاسد سالہا سال سے جمع ہوتا آیا ہے + دماغی عارضہ ہین اور اُس فالج مین جسکو پروگریسو (درجہ بدرجہ بڑھنے والا) کہتے ہین آخری اور اکثر ناقابل علاج نوبت آپہونچتی ہے + جیسا مین پہلے لکھ چکا ہون یہ آہستہ جمع ہونے والے پوشیدہ فاسد مادّے ہاضمے کی قوّتون کے - بوجہ خلاف قدرت طرز معاشرت بتدریج کمزور ہوجانے سے پیدا ہوتے ہین + قدرتی طور پر چونکہ سب لوگ یکسان خلاف قدرت زندگی بسر نہین کرتے ہین اس لیئے ہر شخص دماغی عارضہ مین مبتلا نہین پایا جاتا + اس بیماری کا ہونا مادہ فاسد کی پیدایش اور افزایش اور اُسکی تیزی پر منحصر ہے + دماغی مرض جبہی پیدا ہوتا ہے جبکہ جسم کے اندر مادہ فاسد بہت جمع ہوگیا ہو - اور یہ بھی اُسیوقت جبکہ پشت مین مادہ فاسد ہو جسکے ساتھ سر کیطرف اُسکی (یعنی مادہ فاسد کی) یورش ہو + دماغی عارضون کی زیادتی اور کثرت کا الزام صرف ایک حد تک ذمہ روز افزون شایستگی کے ہے کہ یہ شایستگی لوگونکو قانون قدرت کے خلاف عمل کرنے اور قدرت کے ناقابل قاعدون کو توڑنے پر انسان کو مجبور کرتی ہے + خاص الزام محکمہ ڈاکٹری کے ذمہ ہے جنکی رایین اور قاعدے متعلق تندرستی کے بالکل خلاف اُس امر کے ہین جو نیچر یعنی (قدرت) سکھلاتی ہے + پانی کو مضر صحت مان کر اُس سے یعنی پانی سے پرہیز کیا جاتا ہے اور بجائے اُسکے بیئر وائن اور شرابین جنمین الکوحل شامل ہے خواہ پیل ایل و الٹر (وہ پانی جسمین معدنیات مثل گندھک وغیرہ شامل ہون) استعمال کیجاتی ہین + انسان حتّٰی اس کثرت سے پیتے ہین کہ چمنی (دھوان نکلنے کا مینار) بنجاتے ہین اور شرابین اس کثرت سے پیتے ہین کہ شراب کے پیپے بنجاتے ہین + جسمانی کمزوری اور سستی اُسکا قدرتی انجام ہے + کچھ تعجب نہین جو اسطرح کمزور کی ہوئی رگین (نروز) محرک دواؤن سے ہمیشہ مضبوط کیئے جانے کی محتاج ہون + اور وہ کمرے اور کارخانے جنمین آدمی حد سے زیادہ بھرے ہون تندرستی کا بہت خون کرتے ہین +

دیہات مین جہان کہ باشندے ابتک کم و بیش موافق قدرت کے زندگی بسر کرتے ہین اور برابر کھلی ہوا مین کام اور محنت کرتے ہین اور جہان حال کے محکمہ ڈاکٹری کے بنائے ہوئے قواعد متعلق تندرستی نے ابتک عام رواج نہین پایا دماغی عارضہ کو قریب قریب جانتے ہی نہین + اگر پایا بھی جاتا ہے تو عادی شرابخورونکی اولاد مین ہی یہ دماغی عارضہ ہوتا ہے + ایسا بچہ موروثی مادہ فاسد کے بار مین مبتلا رہتا ہے - اور یہ مادہ عارضہ دماغی خواہ کسی خوفناک عارضہ کا باعث ہوتا ہے + کیونکہ

نروس (اعصابی) اور مینٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

اولاد ہمیشہ اپنے مان باپ کی جسمانی ساخت اور مزاج کی سچی نقل ہوتی ہے +

شرابین جسم کے اوپر ہضم کا اتنا بھاری کام ڈالتی ہین کہ کسی اور کام کے واسطے طاقت باقی نہین رہتی + شرابخوارونکو جو حد سے زیادہ تکان اور کوفت اور اکثر خلاف قدرت نیند معلوم ہوتی ہے اسکا یہ ہی سبب ہے - کیونکہ اونکے معدونکو غیر معمولی ہضم کا کام اختیار کرنا پڑتا ہے + ہضم کے وقت غذا کے سڑنے کے دوران مین جو ہوائین پیدا ہوتی ہین اون کا جو دباؤ اور اثر دماغ پر پڑتا ہے وہ زیادہ کثرت سے شراب پینے والون مین دماغی عارضونکا سبب ہوتا ہے + باپ کے نشہ کی حالت مین ہونے کے وقت جو حمل رہتا ہو چاہے نشہ پورا ہو یا کم ہو تو بچہ تقریباً ہمیشہ دیوانگی کیطرف مائل پایا جاویگا اگر درحقیقت اس حالت کو پہونچنے سے پہلے مر نجاوے +

ہر دماغی عارضہ جو خواہ موروثی خواہ مکسوبہ مادۂ فاسد کے جمع ہونے سے پیدا ہوا ہو ہمیشہ ہضم کی غیر معمولی حالت یعنی ہضم کے خلل سے پیدا ہوتا ہے اور بس اسکی ابتدا مثل تمام دیگر عارضون کے شکم خورد (پیڑو) مین ہوتی ہے +

جتنا زیادہ سادگی سے اور موافق قدرت کے انسان زندگی بسر کرتا ہے اتنا ہی زیادہ تندرست اور خوش وہ رہیگا + یہی سبب ہے کہ حبشی اسوقت دماغی عارضہ سے محفوظ تھے جب غلامی کا رواج تھا اور جب اسکی وجہ سے اونکو مجبور محنت اور کفایت سے زندگی بسر کرنی پڑتی تھی - بخلاف اسکے اب وے بحالت آزاد ہونے کے اور اعلے درجہ کے طریقۂ زندگی سے فائدہ اٹھانے کے وہ ان تمام خرابیون کے زیر مشق ہین جو شائستگی کے زہر نوش کرنے سے پیدا ہوتی ہین +

یہ بخوبی معلوم ہے کہ دماغی عارضہ عورتون مین بمقابلہ مردونکے عام طور پر کم ہوتا ہے + سبب اسکا بیشک یہ ہے کہ عورتین عام طور پر بمقابلہ مردونکے زیادہ اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہین خاصکر دربارہ تمباکو اور شراب کے استعمال کے + ان صورتون مین جہان عورتین دیوانگی مین مبتلا پائی جاتی ہین بیماری کا سراغ تقریباً ہمیشہ موروثی مادہ فاسد تک چلا یا جا سکتا ہے -

دماغی خلل کی بہت سی صورتون مین یہ دیکھا گیا کہ بیماری کے پہلے یا بیماری کے ساتھ جسمانی اور دماغی حرکت اور مستعدی زیادہ پیدا ہوتی ہے جسکا سبب خاص ان امراض کے ڈاکٹر ان

بالکل بیان نہین کرسکتے + جسم مین اور خاصکر دماغ مین مادہ فاسد کا بتدریج جمع ہونا دماغ پر برابر زیادہ بڑہنے والا اثر اور دباؤ ڈالتا ہی اور اسطرح اعصاب کے مرکزون پر اثر ڈالتا ہی اور برسون کے عرصہ مین انجام یہ ہوتا ہے کہ ان اعضا مین غیر معمولی شدت کی مستعدی اور حرکت پیدا ہوجاتی ہی + اسکا ظہور بہت مختلف ہوتا ہے جیسا کہ نروس بیماریون کے بارہ مین پہلے بیان کر چکے ہین + جسم اور دماغ بلا استراحت ایک کام سے دوسرے کی طرف دوڑتے ہین اور کہین امن اور آسودگی خاطر نہین پا سکتے ہین + لڑکپن مین یہ غیر معمولی حالت اکثر بطور خاص قابلیت کے نظر آتی ہے او جوانی تک اسکے ضد دوسری حد تک تبدیلی واقع نہین ہوتی - عجیب الخلقت بچے طفولیت سے گذر کر خاص قابلیتین بہت کم ظاہر کرتے ہین +

دماغی عارضونکا سبب پشت مین مادہ فاسد کا جمع ہونا ہے جسکا اثر خوفناک شکم خورد کی خاص رگون پر ا اسپینل کارڈ (خاص رگ موٹی) پر اور نروس سمپیتھیٹکس[۵۱] پر ہوتا ہے - اگر مادہ فاسد کو جسم کسی حاد (تیز) بیماری کے ذریعہ سے خارج نکرسکے + پوشیدہ بجائے مزمن مرض کی کوئی حالت پیدا ہوسکتی ہے جو بڑھکر آخر ش خلل دماغ تک پہونچتا ہے + حاد (تیز) بیماریو نمین دماغی خلل اکثر جلد پیدا ہوجاتے ہین اور جلد دفع ہو جاتے ہین مطابق اُس دباؤ اور اثر کے جو کہ مادہ فاسد اندر پیدا کرتا ہے + بخلاف اسکے جنون کے بہت سی صورتون مین دماغ کے بالکل صحیح ہوجانے کے اوقات کم و زیادہ دراز دیکھنے مین آئے ہین کیونکہ مادہ فاسد کا دباؤ کچھ عرصہ تک درمیان مین کم ہوگیا تھا + لیکن جسوقت مادہ فاسد کا اثر اور زور پھر شدت کا ہوجاتا ہی اُسوقت دماغ کے صحیح ہونے کی عارضی حالت جاتی رہتی ہے +

پروگریسیو پرالیسس (بتدریج زیادہ ہونیوالا فالج) سوای دماغی عارضہ کے زیادتی کی نوبت کے اور کچھ نہین ہی + ڈاکٹرون کو جب ہم شد و مد سے یہ کہتے ہوئے سُنتے ہین کہ جو لوگ اس قسم کے فالج مین مبتلا ہوتے وہ اکثر نہایت تندرست اور قوی ہی شخص ہوتے ہین تو ہمکو محض یہ ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اصلی تندرستی سے بہت ہی کم واقف ہین + اس سے بہتر ہمکو اس بارہ مین آگاہی ہے - ہم یہ جانتے ہین کہ کوئی خوفناک بیماری مثل پروگریسیو پرالیسس کے اسقدر یکبارگی نہین آسکتی

نوٹ ۵۱ اسکے متعلق نوٹ صفحہ ۱۱۳ پر دیدیا گیا ہی - اُس صفحہ مین بھی یہ لفظ آیا ہے - وہان ملاحظہ فرمالیجئے +

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

بلکہ سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ماہر کو بیماری سے ایک عرصہ پہلے اسکے ابتدائی درجے اور نوبتین معلوم ہو جاتی ہین + لہذا ہم جانتے ہین کہ یہ بیان محض بے معنی اور لغو ہے کہ نہایت ہی تندرست انسان یکبارگی دماغی عوارض مین مبتلا ہو سکتے ہین +

دماغی بیماریان مادہ فاسد کو جو انکا سبب ہے خارج کرنیسے ہی اچھی ہو سکتی ہین یا رفع ہو سکتی ہین + میرے علاج کے تجربہ مین بہت سے مریضان جنون اس طریقہ سے شفا پا چکے ہین جنسے میرے بیانات کی صداقت بہت ہوتی ہے + یہان مین ایک ہی ایسے مریض کا ذکر لکھتا ہون +

ایک لڑکی ۲۳ سال عمر کی کئی برس سے جنون مطلق مین مبتلا تھی اسکو میرے پاس اسکے والدین (جنکو اوسکی حالت ہمیشہ باعث تردد تھی) لائے + مادہ فاسد کا مقام موافق مراد تھا لہذا مین نیک نیتی سے اوسکے والدین کو یہ صلاح دیتا کہ کم سے کم میرے طریقۂ علاج کی آزمایش کرین + مریضہ کی حالت یہ تھی کہ وہ خود غسل بھی نہین کر سکتی تھی اوسکی مان اوسکو غسل کراتی تھی + لیکن چار ہفتہ مین اوسکی حالت اتنی بہتر ہوئی کہ وہ خود باتھ (غسل) لے سکی اور نیز آیندہ اوسکی عادات مین ناپاکی نرہی + چھ مہینے کے اندر وہ اپنے خاندان کے تندرست آدمیون مین شمار ہونے لگی +

یہ حیرت انگیز جلدی کی شفا اس وجہ سے ممکن تھی کہ مادہ فاسد کا مقام اوسط درجہ موافق مراد تھا جسکے سبب سے ہاضمہ کی اصلاح زیادہ جلد ہو سکی + شفا اس وجہ سے بھی زیادہ آسان تھی کہ مریضہ برّاتی نہ تھی بلکہ خلاف اس کے لاپرواہ اور سکوت کے ساتھ متردد رہتی تھی +

لیکن اُن صورتون مین جہان مادہ فاسد کا مقام کم موافق مراد ہوتا ہے یا جہان مریض کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ میرے طریقہ کے موافق علاج ممکن نہین تو بیماری قابل شفا نہین خیال کیجا سکتی ہے + مثلاً مین نے اکثر ایسی صورتین دیکھی ہین کہ مریض غسل لینے پر کسیطرح آمادہ نہین کیا جا سکا + عام طور پر دماغی خلل مثل عارضہ سِل کے بیماری کا اخیر درجہ ہے - لہذا امید شفا خصوصاً اسمین ہے کہ بیماری کا علاج اسیوقت تک شروع

کیا جاوے جبتک کہ وقت مناسب اسکے لیئے باقی ہے + سابق مین یہ بات غیر ممکن تھی
کیونکہ صحیح طریقہ علاج معلوم نہ تھا اور بیماری اول اسوقت معلوم ہوتی تھی جب شفا
کے ساتھ علاج کرنے کا وقت جاتا رہتا تھا + آجکل میری کتاب سائنس آف فیشیل
اکسپریشن مین کبھی خطا نکرنے والا ذریعہ دماغی عارضہ کی آمد کو برسون پہلے معلوم کرنیکا
موجود ہے - نتیجہ یہ کہ ہم اس عارضہ کا مقابلہ یقینی کامیابی کے ساتھ کرسکتے ہین +

بہت سے دماغی عارضے آجکل ناقابل علاج تجویز کیئے گئے ہین لیکن یہ رائے بالکل خلاف واقعات
ہے + اسکی تائید مین حسب ذیل ذکر ایک مریض کی شفایابی کا لکھتا ہون +

یہ مرض سخت پروگریسیو پیرالیسس کا تھا جو آتشک کے پیچھے ہوا تھا - مریض بہت برسون
سے ہاضمہ کی کمزوری مین مبتلا تھا جو بوجہ دماغی بےچینی (کاروبار کے تفکرات جسکے
سبب تھے) ہمیشہ بدتر ہوتا رہا - باوجودیکہ ہر قسم کا علاج کیا گیا + جولائی سنہ ۱۸۹۰ع
مین مریض کئی طبیبون کی صلاح سے اس مقام پر گیا جہان سرلی واٹر (معدنی اشیا
سے ملا ہوا پانی) کا چشمہ تھا + ان کا اتنا خراب اثر ہوا کہ اسکی حالت اور بھی
زیادہ خراب ہوگئی + اوسکی گفتگو بہکی ہونے لگی اور اب اسکو یہ ہوش نرہا کہ مین کیا بکتا ہون +
بہت مشہور طبیبون مین سے چار اطبا بلائے گئے اور بعد مشورہ ورازا نہون نے مرکری (پارہ)
کی مالش تجویز کی (لیکن اسکا استعمال دو ہی دفعہ ہوا) + مریض کی حالت آخر کار اتنی خراب
ہوگئی کہ جب طبیب کچھ سوال کرتا تو مریض صرف اس سوال کو دوہرا سکتا تھا کچھ جواب نہین
دیسکتا تھا + اسیطرح جب امید شفا بالکل جاتی رہی تو مریض کو مقام واپنا کو لیگئے تاکہ ایک
مشہور ڈاکٹر سے جسکو ایسے مرضون مین خاص مہارت تھی مشورہ لیوین + تشخیص سے یہ ظاہر ہوا
کہ مریض کو مرض اٹروفیا سیریبری (دماغی اٹروفی[1]) متعدی قسم کا اور پروگریسیو پیرالیسس
تھا اور مریض کو پاگل خانہ مین جلد بند کرانا پڑیگا + اس ڈاکٹر کی رائے مین کوئی امید افاقت
نرہی تھی تاہم اوسنے آیوڈین پینے کے واسطے تجویز کیا (اس تجویز پر عمل نہین ہوا)
ایک دوست کے کہنے پر مریض کو اسکے رشتہ دار لے کر سیدھے مقام

---

[1] یعنے دماغ کا زائل ہونا ۱۲

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

لپ زگ مین آئے تاکہ میرے طریقہ علاج کی آزمایش بطور "اخیر تدبیر" کے کرین + معالجہ کے شروع مین مریض ایک لفظ نہ بولتا تھا - وہ بالکل لاپروا تھا اور جو اوس سے سوال کیئے جاتے تھے ادنکی طرف توجہ نکرتا تھا + علاوہ اس کے وہ اپنی قدرتی ضروریات کو مثل انسان کے رفع کرنے کے قابل نہ تھا کیونکہ جسم مین ارادہ کی قوت بالکل باقی نہ تھی + ٹھنڈک پہونچانے والے باتھ (غسل) اور سادہ قدرتی غذا کا یہ نتیجہ ہوا کہ جلد افاقت معلوم ہونے لگی اور تین دن مین ہاضمہ اصلاح پذیر ہوگیا + گئے ہوئے حواس ایک ہفتہ مین پھر ٹھیک ہوگئے اور وہ پھر گفتگو کرنے کے قابل ہوگیا + برابر اصلاح اور افاقت جاری رہی اور آٹھ ہفتہ مین اوسکو پوری شفا ہوگئی کیونکہ پروگریسو پرالیسس کے سب علامات دور ہوگئے +

بیماری کے وحدت کے مسئلہ کا حیرت انگیز ثبوت ان دو مریضون کے معالجون سے ہوتا ہے + اگر دماغی امراض کی اصل بنیاد وہی نہوتی جو دیگر امراض کی ہے تو اون کو انہین وسائل سے جو کہ دیگر امراض کے علاج مین اسقدر مفید ثابت ہوئے ہین دفع کرنا (جیسا ان مریضون کے علاج مین ہوا) ممکن نہوتا +

امراض پھیپھڑہ - پھیپھڑہ کا ورم معہ سوزش - سل یا چھئی روگ - ذات الجنب - لیوپس

ایک اور مرض جو طبیبونکو پریشان کرتا ہے اور چکر مین ڈالتا ہے - اور سب موجودہ علاجونکا تحقیر کیساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ سل یا چھئی روگ ہے + موجودہ زمانہ مین یہ وہ ملک الموت ہے جو کہ تمام بنی انسان کو ہیبت دلانیوالا اور بلا لحاظ عمر اور پیشہ اپنے مریضون کا شکار کرنے والا ہے +

غالباً کوئی دوسری بیماری ایسی زیادہ دنیا مین نہین پھیلی ہوئی ہے جیسا کہ پھیپھڑہ کے ضائع ہونے کا مہلک مرض اپنی مختلف شکلون اور حالتون مین + ظاہرا علامات اس بیماری جانکاہ کی ایسی مختلف ہوتی ہین کہ دو مریضون مین شاید کبھی ہی یکسان ہون + ایک مریض کو شکایت ہے کہ سانس لینے مین تکلیف ہوتی ہے - یہ دمہ ہے - دوسرا درد سر کی شکایت کرتا ہے - تیسرا خرابی ہاضمہ کا شاکی ہے - چوتھے کو اُس وقت تک کچھ بھی معلوم نہین ہوتا جب تک کہ دو ہفتہ قبل اوسکی موت سے دفعتاً سوزش و ورم اُسکے پھیپھڑون مین پیدا نہو جاوین + پانچوین کو بھی کچھ نہین معلوم ہوتا جب تک کہ دفعتاً سل تیزرو[۹۱] اوسپر حملہ آور نہو جاوے اور وہ چند ہی دن مین جان بحق ہو جاتا ہے + چھٹا یقین کرتا ہے کہ اوسکی ہڈیان سڑنے لگین حالانکہ درحقیقت اوسکو مرض سل ہے + بہت سے اشخاص جنکے پھیپھڑون مین خرابی ہے اونکے گلند ہون مین درد ہونے لگتا ہے - اور بہت سے ایسے ہین جنکو امراض چشم و گوش ہو جاتے ہین جس سے کہ اصلی سبب مرض کا پوشیدہ رہتا ہے + اکثر اوقات حلق کی بیماری - حلق کی سوزش - ہوا کی نالیون کی سوزش ناک کی جھلی کی پرانی سوزش وغیرہ وغیرہ کی اصل جڑ سل ہوتی ہے + علی ہذا بعض اشخاص پانون کی پرانی بیماری مین مبتلا ہو جاتے ہین - ٹانگون اور پیرون پر کشادہ زخم ہو جاتے ہین - اور لیوپس[۹۲] اور ہرپیز[۹۳] کی بیماریان بھی ہمکو ملتی ہین جو کہ

---

[۹۱] یہ گیلپنگ کنزمپشن کہلاتی ہے - گیلپنگ معنی دوڑتی ہوئی - کنزمپشن معنی سل + [۹۲] زہریلی بیماری ہے جس سے کہ نتھنے کی ہڈیان گلجاتی ہین صفحہ ۱۸۴ ملاحظہ طلب ہے + [۹۳] اسکا نام مکڑی ہے ایک قسم کی بیماری ہے جسکا ذکر مفصل صفحہ ۲۰۷ پر آیندہ آیا ہے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیو پلس

اسیطرح ہر شخص کو جوکہ میرے اُس علم سے جسکے ذریعہ سے چہرہ کو دیکھکر امراض جانے جاتے ہین پوری وقفیت نہ رکھتا ہو- بیماری کی اصل جگہ کے دریافت کرنے مین دہوکہ ڈالتی ہین +

قریب قریب تمام اُن اشخاص کا جنکی طبیعت کو کہ مرض سل کی طرف رُجحان ہوتا ہے یا جنکو سل ہوتی ہو یہ خاصہ ہے کہ وے کم و بیش اپنے منہ کھلے رکھتے ہین - دنہین ہی نہین بلکہ شب مین بھی سونیکی حالت مین تاکہ ہوا اندر جلدی جلدی جاوے + اسکی وجہ یہ ہے کہ اندرونی گرمی جسم مین زیادہ بڑھجاتی ہے جسکو کہ ضرورت باہر سے ٹھنڈی ہوا کے جلد جلد پہونچنے کی ہوتی ہے +

پھیپھڑون کا یہ کام ہے کہ اُس خون کو جوکہ جسم مین گردش کرتا ہے بذریعہ تازہ ہوا کے ہر وقت صاف کرتے رہین + جب کہ وے یہ کام مناسب طور پر اسوجہ سے کہ مادّہ فاسد اُنہین موجود ہے نہین کرسکتے تو تمام فضول مادّہ[۵] جوکہ دوسری حالت مین خارج ہوگیا ہوتا جسم مین ہی رہتا جاتا ہے اور برابر مقدار مین بڑھتا جاتا ہے - اور اُس مادّہ فاسد کو جوکہ پیشتر سے موجود ہے مقدار مین بڑہاتا جاتا ہے + اس کام مین پھیپھڑون کا تعلق خاص کر ہے - اور وے ہی اسوجہ سے سب سے زیادہ نقصان اُٹھاتے ہین - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کی حالت بالکل غیر معمولی ہوجاتی ہے جس سے کہ جسم کے اندر ایک خشک کرنے والی مہلک گرمی پیدا ہوجاتی ہے + اِس اندرونی بڑھی ہوئی حرارت کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑون مین پورانی سوزش ہوجاتی ہے اور وے گلنے لگتے ہین - ایسے گلے ہوئے حصّے وہ شے ہوجاتی ہے جو مردہ حصّہ (ڈیڈ ٹیشو) کہلاتا ہے اور اکثر کھانسنے مین بشکل بلغم خارج ہوتا ہے +

آجکل تمام زائل کرنے والی بیماریان صحیح طور سے بڑے خوف کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین + ادویہ کے ذریعہ سے علاج کرنیوالا طبیب - اسمین صحّت ہونہین سکتی - ان امراض کی یقین کے ساتھ تشخیص پھیپھڑون کے فعل کی آواز کو سنکر اور انکو ٹھوک کر اُسوقت تک نہین کرسکتا جب تک کہ وے اوس حالت کو نہ پہونچ گئے ہوویں کہ عموماً اُن کو شفا دینا غیر ممکن ہے + باوجود اس امر کے کہ ایسی زائل کرنیوالی بیماریون کی ابتدائی حالت بیماری کے واقعی شروع ہونیسے برسون پیشتر معلوم ہوسکتی ہے

[۵] خون کے صاف کرنے سے جو خراب مادّہ نکلتا ہے -

مگر یہ خیال کرکے افسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر لوگ اپنے نادرست طریقہ تشخیص کے ذریعہ سے اونکو دریافت کرنے مین ناقابل ہین + معلول پھیپھڑہ کا اچھا کرنا بذریعہ مشہور ٹوبرکیولن[51] کے ایسا ہی غیر ممکن ہے جیسا کہ اُسپر عمل جرّاحی کرنا جیسا کہ حال مین کوششین پھیپھڑہ کے گڈھے[52] کو کاٹ کر علیحدہ کردینے مین ہوئی ہین + درحقیقت کوئی علاج ایسا نہین ہے جوکہ پھیپھڑیکے زائل ہونے کی کارروائی کے نقصان کے لیئے اثر تریاق کا رکھتا ہو مگر ایک ذریعہ ایسا ہے جس سے کہ ہم زائل ہونے کی کارروائی کو اوسی راستہ سے واپس کرسکتے ہین۔ جس راستہ سے کہ یہ رفتہ رفتہ اکثر برسون تلک ترقی پاتی رہی ہے + اپنے طریقہ سے مین بیماری کے ترقی کرنے کو پھر اُلٹا واپس کرنے مین کامیاب ہوتا ہون + سب سے ضروری امر جملہ امراض پھیپھڑہ کے علاج مین یہ ہے کہ اونکی ابتدائی حالتونکا مناسب وقت مین تمیز کرلینا۔ جوکہ میرے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے ہی برسون پیشتر اور اکثر اوقات ایام طفولیت مین ہی جان لیجا سکتی ہین + اسوجہ سے میرا طریقہ تشخیص مسلول کے لیے بہت ہی کارآمد ہے + ڈاکٹرونکے لیئے اس مرض کا مناسب وقت پر تشخیص ہوجانا یا نہ ہوجانا ایک سا ہی ہے۔ کیونکہ وے لوگ سل کو آرام نہین کرسکتے خواہ اسکی ابتدائی حالت ہو یا اوسکے بعد کی + ابتدائی حالتین ایسی ہوتی ہین کہ مریض کو عموماً خود اس مرض کا ذرا سا بھی خیال نہین ہوتا اور اسوجہ سے اکثر یہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ مریض کو اس امر کا یقین دلایا جاوے کہ اوسکی طبیعت اس مرض سل کی طرف مائل ہے + بہت عمدہ ارادون سے جوش مین آکر اسی طور سے مین نے اپنی ایک خدمتگارہ کو جوکہ ظاہرا مضبوط اور تندرست لڑکی تھی مطلع کیا کہ وہ سل کے مرض مین مبتلا ہے۔ اور اُسکے لیئے یہ اچھا ہوگا کہ وہ میرے طریقہ پر علاج شروع کرے ورنہ اُسکی بیماری ایک سال کے اندرہی مہلک ہوجاویگی + لڑکی نے غصّہ ہوکر کہا کہ وہ بالکل اچھی ہے اور اُسے کوئی علاج کرنے کی ضرورت نہین ہے + مینے کچھہ نہین کہا مگر اُسکے مرنے کے چار مہینہ پیشتر مین نے اسکو دوبارہ نصیحت کی مگر افسوس وہی نتیجہ رہا جوکہ

[51] ایک دوا ہے جسکا کہ ٹیکا مرض سل کو آرام کرنیکے لیئے لگاتے ہین + [52] یعنی وہ حصہ جو کہ بوجہ زخم سل کے خالی ہوگیا ہے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

پہلے ہوا تھا + تین مہینہ بعد اُس نے کھاٹ پکڑلی اور چار ہفتہ کے اندر ہی تیز رَو سِل کا شکار ہوئی +
اب مین امراض پھیپھڑہ کے اسباب کا بیان کرونگا + پھیپھڑونکے جملہ امراض کسی پیشتر کے ہوگئے ہوئے مرض کی جو کہ پورا آرام نہین ہوا اور جو کہ ادویات کے ذریعہ علاج سے اندر کردیا گیا ہے - آخری حالتین ہین + اکثر پھیپھڑون کی بیماریون کی ابتدا (جڑ) امراض آلات تناسل سے ہوا کرتی ہے - اور یہی حالت اُن بچون کے ساتھ بھی ہوتی ہے جو کہ جنم سے ہی اس مرض کی طرف مائل ہوتے ہین + مادّہ فاسد جسم مین جمع ہوکر پورانا ہوجاتا ہے اور پیدایش کے وقت پھر بچہ مین ظاہر ہوتا ہے جو کنٹھ مالی یا چھٹی روگی ہوجاتا ہے + منی درحقیقت ایک مقطر ہے جس مین کہ تمام خواص والدین کے موجود ہوتے ہین اور وہ اولاد مین بھی منتقل ہوجاتے ہین + مینے دیکھا ہو کہ وہ لوگ جنکو کنٹھ مالا کی بیماری ہوتی ہے بلا کسی مستثنیات کے بعد کو مبتلائے مرض سل ہوجاتے ہین گویا کہ پہلا مرض پچھلے مرض کی محض ایک ابتدائی حالت ہے + پس یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ شروع مین یعنی کنٹھ مالا کی بیماری کی حالت مین جسم مین کافی طاقت مادّہ فاسد کے باہر نکال دینے کی اور اعضاء رئیسہ کے محفوظ رکھنے کی ہوتی ہے + جسم دمبدم طاقت کو کھوتا جاتا ہے اور آخر کار یعنی جبکہ حالت سل کی ہوجاتی ہے اس قابل نہین رہتا کہ اندرونی اعضا کا مادّہ فاسد سے زائل ہونا روک سکے + یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ اُن لوگون کو جو حقیقت مین تندرست ہین کسی قسم کی سل کی بیماری بحالت موجود ہوتے چند روزہ مادّہ فاسد کے دفعتاً دُکھ دیسکے باوجودیکہ کتنے ہی سل کی بیماری کے کیڑے بذریعہ سانس اُنکے جسم کے اندر چلے جاوین + مرض سل کے ترقی پانیکے لیے اندرونی حرارت بہت زیادہ اور زائل کرنیوالی ہونی چاہیئے کیونکہ اس مرض کے کیڑے ایسی ہی غیر معمولی حرارت[1] مین ترقی پاتے ہین + ایسی زیادہ غیر معمولی حرارتون کا جسم مین صرف خاص حالت موجودگی مادّہ فاسد مین ممکن ہے - کیا تو یہ کئی پشت سے چلی آئی ہین یا جہان کہ مریض نے بوجہ خلاف قدرت زندگی بسر کرنے کے اپنی تندرستی کو بالکل کھو دیا ہو +

خاص امر صریحاً یہ معلوم کرنیکا ہے کہ پھیپھڑے کی تمام بیماریون کی جڑ مثل جملہ دیگر بیماریونکے

نوٹ [1] مراد ہے غیر معمولی حرارتون سے +

شکم میں ہے - یعنی ہاضمہ کے بہت خراب ہوجانے کی حالت میں + گو کہ بہت سی حالتوں میں مرض کا وراثتاً پہونچنا ممکن ہے لیکن ایسے موقع پر ہمکو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ پھیپھڑون میں مادّہ فاسد براہ راست سرایت کرگیا ہے + اصلیت یہ ہے کہ بمقابلہ دیگر اعضا کے پھیپھڑے مناسب طور سے نہیں بڑھے بلکہ کمزور اور نازک رہ گئے اور چونکہ ایسی حالت میں اونمین روکنے کی طاقت کم ہوجاتی ہے پھیپھڑے قدرتاً بہت زیادہ مادّہ فاسد کے جمع ہونیکی جگہ بن جاتے ہیں + مادّہ فاسد جو جسم میں جمع ہوتا ہے بوجہ ناقص ہاضمہ اور اندرونی دباؤ کے اُس جگہ میں خاصکر اکٹھا ہوجاتا ہے جہان کہ اُسکو کم سے کم رکاوٹ ملتی ہے + اسوجہ سے یہ بہت ضروری ہوا کہ وے لوگ جنکو موروثی امراض پھیپھڑہ کی طرف رجحان ہے اپنے جسم میں اور زیادہ مادّہ فاسد کے جمع ہونے کو روکیں +

وہی سبب جسکی وجہ سے کہ ہمارے تجارب گھروں میں گرم ملکوں کے بندر سل کی بیماری سے جلد جلد مرجاتے ہیں (یعنی کمزوری ہاضمہ بوجہ تبدیل غذا کے) نیز اسکا بھی باعث ہے کہ اونپر اس مرض سل کے حملے اسقدر جلد جلد کیون ہوتے ہیں + اسوقت تک محض الزام سرد آب و ہوا پر ہی لگایا گیا ہے + اس میں صرف اسیقدر سچائی ہے کہ زیادہ سرد آب و ہوا ہمیشہ ہضم ہونے میں غذا کے پکنے اور اوسمین جوش آنے کو سست کرتی ہے + اور یہ حالت خاصکر اُسوقت زیادہ ہوتی ہے جبکہ جانورون کو وہ غذا بھی نہ ملے جو کہ قدرت نے اونکے لیے تجویز کی ہے - اور ایسی حالت میں وہ باتین[1] اون کے خلاف اثر کرتی ہیں + مجھکو اکثر ایسے موقعے ملے ہیں کہ بندرون میں اُنکے گرم ملک سے علیحدہ کرکے جانے کے بعد انکی تندرستی کی مختلف حالتیں دیکھوں - اور میں اپنی تشخیص سے اس امر کا ٹھیک ٹھیک اطمینان کرسکا ہوں کہ ابتدا میں انکا ہاضمہ غیر معمولی ہوگیا تھا - اور تب دوسری خرابیاں واقع ہوئیں + انسان کے ساتھ بھی ٹھیک ٹھیک ایسا ہی ہے - فرق یہی ہے کہ اسکی حالتیں معمولاً زیادہ بہتر ہوتی ہیں کیونکہ[2] ہم لوگ عادی آب ہوا کے ہوگئے ہیں + پس ہملوگون کو درحقیقت صرف اپنی غذا اور طرز معاشرت کا ہی لحاظ چاہیئے +

[1] یعنی سرد آب و ہوا و خلاف قدرت غذا + [2] کیونکہ انسان اپنے ملک میں عرصہ سے رہتا چلا آتا ہے +

امراض پھیپھرہ - ذات الجنب - لیوپس

مرض سل کے بیمارون مین مینے اکثر اس امر کا خیال کیا ہے کہ جسم کی بوجہ بے حد اندرونی گرمی سے خشک ہوجانے کے ایسی حالت نہین رہتی کہ خود اپنی پرورش عمدہ سے عمدہ منتخب غذا پر کرسکے + غذائیت پہونچانے کا انحصار نہ تو کھانے کو مرکب کرنے پر ہے نہ اوسکے جوہر نکالنے پر - اسکا انحصار صرف جسم کی قابلیت ہاضمہ پر ہی ہے + لیکن ہر شخص جسکو مریضون سے سابقہ پڑا ہے بخوبی جانتا ہے کہ قوت ہاضمہ کسقدر مختلف پائی جاتی ہے + اگر جسم مین مادّہ فاسد بہت زیادہ مقدار مین موجود ہے تو پھیپھڑون کو خاصکر بوجہ اونکے زیادہ جگہہ گھیرنے کے زیادہ خطرہ ہے کیونکہ مادّہ فاسد جسکا دباؤ سر کی سمت مین ہوتا ہے اکثر پھیپھڑون مین ہوکر گذرنے پر مجبور ہوتا ہے + اب جبکہ پھیپھڑے ایکمرتبہ زیادہ تر مادّہ فاسد سے گھر گئے تو اکثر یہ مادّہ فاسد کے اجتماع کی ایک خاص جگہ ہوجاتے ہین تب یہ مادّہ فاسد مثل سابق کے سر کی طرف دباؤ نہین ڈالتا +

جب پھیپھڑون مین سڑن شروع ہوتی ہے تو اُسکے اوپر کے سرے ہی معمولاً ابتدا مین ضائع ہوتے ہین + ایسا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جسم مین مادّہ فاسد اُسوقت جبکہ یہ جوش کھاتا ہے یا اُسکی حالت مین تبدیلی ہوتی ہے ہمیشہ اوپر کیطرف کو دباؤ ڈالتا ہے + پھیپھڑون کے اوپر کے سرے کندھون مین ختم ہوتے ہین جبکہ مادّہ فاسد مین جوش آنے کی حالت پیدا ہوجاتی ہے تو جوش کھاتے ہوئے مادّہ کا اوپر کو دباؤ اخیر کے سرے تک ہوتا ہے - اور چونکہ اسکے اور آگے بڑہنے کیلئے کندھے رکاوٹ کرتے ہین یہ زیادہ آگے نہین بڑھ سکتا - اسلئے یہ پھیپھڑون کے آخر سرے ضرور سب سے زیادہ نقصان اُٹھاتے ہین + یہی سبب کندہون مین سوئیونکے سے چبھنے کے درد کا ہے جس درد مین سل کے مریض قبل ضائع ہوجانے پھیپھڑونکے مبتلا رہتے ہین +

مرض سل کی گلٹیون کی اصلیت اب مین بیان کرتا ہون + یہ گلٹیان بالکل اُسی طریقہ سے پیدا ہوجاتی ہین جیسے کہ بواسیر کے مسّے یا سرطان کے غدود - اور درحقیقت جملہ قسم کے غدود بہانتک کہ چھوٹے سے چھوٹا مسّہ + صاف بیان کرنیکے لیے ضروری ہوگا کہ اسموقعہ پر ذرا پوری طور سے سمجھایا جاوے + مین اسکا ذکر پیشتر کرچکا ہون کہ تندرست جسم کی جلد ہمیشہ نم ہوتی ہے اور پرانے مریض کی جلد

برعکس اسکے عام طور پر خشک اور سست[۵۰] ہوتی ہے + حالت اول الذکر مین جسم کافی قوت اصلی[۵۱] رکھتا ہے جسکی وجہ سے کہ کل مادّہ فاسد کے خارج کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ حالت آخر الذکر مین ایسا نہین رہتا جسکی وجہ سے کہ بہت زیادہ مادّہ فاسد جو کہ مناسب طور پر خارج ہونا چاہیئے تھا جسم مین رہ جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت کا رجحان مرض کی طرف ہوجاتا ہے + آپنے اکثر غور کیا ہوگا کہ بہت سے لوگون کو پھوڑو نکی تکلیف وقت مقررہ پر ہوجایا کرتی ہے خصوصاً چوتڑ۔ گردن یا بازوٗن پر + ایسے مریض کے جسم مین ایک قسم کے بھاری پن کی تکلیف معلوم ہوتی ہوگی جو کہ صرف بروقت ٹوٹنے پھوڑو نکے رفع ہوجاتی ہے + اور جبکہ یہ عین وقت شفا گذر جاتا ہے تو اس شخص کو گویا نئی زندگی معلوم ہوتی ہے اور بہر کیف جسم بہت ہلکا اور تازہ معلوم ہونے لگتا ہے + ہمکو اسکا امتحان اور زیادہ کرنے دیجئے خاصکر ان پھوڑیون کی اصلیت کا + ہم دیکھتے ہین کہ جس جگہ کہ پھوڑا عنقریب پیدا ہونے والا ہے وہ جگہ چند دن یا چند ہفتہ قبل اسکے سخت اور سرخ معلوم ہونے لگتی ہے + یہ جگہ بڑھنے لگتی ہے اور ورم کر آتی ہے یہانتک کہ ایک موٹی اور سخت گلٹی۔ درد اور سوزش لیئے ہوئے جلد کے نیچے بنجاتی ہے + کھال تن جاتی ہے اور حرکت کرنے مین درد اکثر بہت تیز معلوم ہوتا ہے + جبکہ پھوڑا اپنی حد کو پہونچگیا تو یہ بتدریج ملائم ہونے لگتا ہے۔ آخرش یہانتک کہ اسکے اندر کا مواد جلد مین باہر کو ایک راستہ کر لیتا ہے اور خارج ہوجاتا ہے + اسطور سے مادّہ فاسد جس سے کہ پھوڑا بنا تھا جسم سے صریحاً نکل جاتا ہے + اس کارروائی مین اور خود جسم کے تئین مادّہ فاسد کو عین وقت پر خارج کردینے مین کوئی فرق نہین ہے + یہ سوال ہوسکتا ہے کہ ایسی کارروائی ہر شخص کی حالت مین ہم کیون نہین دیکھتے + مین پیشتر کہہ چکا ہون کہ پسینہ کا بھی یہی حال ہے۔ بعض شخصو نکو پسینہ آتا ہے اور ونکو نہین + اسکا انحصار جسم کی قوّت اصلی کی مقدار پر ہے + جہانتکہ جسم مین کافی خزانہ اصلی قوت کا موجود ہے اور کل مادّہ فاسد قدرتی خارج کرنے والے اعضا کے ذریعہ سے خارج ہو نہین سکتا ہے تو جسم اُسکو پھوڑیون کے شکل مین خارج کرتا ہے + اگر جسم مین ضروری اصلی طاقت ایسا کرنیکی موجود نہین ہے مثلاً اگر دواؤن سے کمزور ہوگیا ہے یا ایسا کرنے[۵۲] مین کمزور ہوگیا ہے یا خلاف قدرت زندگی بسر کرنے مین کمزور ہوگیا ہے

نوٹ ۵۱ یعنی اپنا فعل نہین کرتی اسکا فعل یہ ہے کہ پسینہ وغیرہ کے ذریعہ سے مادّہ فاسد کو یہ بھی نکالتی رہے + ۵۲ مواد کے خارج کرنے مین بھی جسم کی طاقت زائل ہوتی ہے اور بعض اوقات بہت کمزور ہوجاتا ہے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

تو مادہ فاسد جمع ہوجاتا ہی اور سمٹنے لگتا ہے۔ ٹھیک اُسیطور سے جیسے کہ پھوڑے کی حالت مین لیکن جسم اُسکو
جلد تک نہین کھینچ سکتا کہ بشکل پھوڑہ ظاہر کرے + مقامات سخت پڑنے لگتے ہین جس سے کوئی تکلیف نہین ہوتی۔ مگر طریقہ
وہی ہے۔ بجاے پھوڑہ کے ایک گلٹی ہوجاتی ہی + پس یہ گلٹی بجز ایک ادھورے پھوڑے کے اور کچھ نہین ہی یا
یہ ایک مقدار مادہ فاسد کی ہی جوکہ اکھٹا ہوگیا ہی اور جوکہ بہت سی حالتون مین جسم کے اندر ہی بند رہتا ہی +
اگر جسم مین ابھی کافی قوت ہے تو یہ گلٹیان جلد تک آجاوینگی + ہم اکثر ایسی گلٹیون کو گردن اور دوسرے حصے
جسم مین صاف طور پر معلوم کرسکتے ہین اور دیکھ سکتے ہین + جبکہ جسم مین قوت اصلی آیندہ کافی
نہین رہتی تو یہ گلٹیان جسم کے اندر بننے لگتی ہین اور بواسیر کے مسّے - سل یا سرطان
کی گلٹیونکے نام سے جانی جاتی ہین + اگر ہم کسی طریقے سے جسم کی اصلی قوت کے بڑہانے مین کامیاب ہووین تو ہمکو
ان گلٹیونمین ایک تبدیلی فوراً معلوم پڑیگی + بہت عرصہ سے یہ دیکھا گیا ہی کہ پانی سے علاج کرنے مین ایسے بہت سے
پھوڑے بنجاتے ہین + اس طریقہ علاج مین جوکہ آجکل بھی قدیم نیچری علاج کے پیروکاران کے استعمال مین ہی
جسم مین ایسی قوت آجاتی ہی کہ وہ پھر اُسی کارروائی کو جاری رکہنے کے قابل ہوجاتا ہی جوکہ بند ہوگئی تھی - اور
پس پھوڑے نکلنے لگتے ہین + جبکہ ہم جسمانی قوت زندگی کو اور بھی زیادہ بمقابلہ اُسکے جوکہ ابتک
پانی کے علاج کرنے والون کے طریقون سے ممکن ہوا ہے - بڑہا سکتے ہین تو ہم اس قسم کی گلٹیون کو
خود ہی گھلا سکتے ہین اور اُنکو منتشر کرسکتے ہین + پس اگر ہم کوئی فعل مواد کا اکھاڑنے والا جلد پیدا
کرسکتے ہین - جیسا کہ میرے غسلون کے ذریعہ سے - تاکہ اس طریقہ پر اُکھڑا ہوا مادہ فاسد قدرتی
اعضاء اخراج رطوبت کی طرف چلا یا جاوے - اور اُس وقت مین اس امر کا بھی لحاظ رہے
کہ نیا مادہ فاسد غذا کے ذریعہ سے جسم مین داخل نہووے ۔ تو تکلیف وہ پھوڑے ہرگز جلد پر قطعی
نہ بننگے کیونکہ گلٹیان جسم کے اندر ہی اندر اوسیطور سے جس طور سے کہ بنگئی تھین گھل جاتی
ہین + قدیم طریقہ پانی کے ذریعہ سے علاج کا بھی ایسی گلٹیونکے منتشر کرنے مین کامیاب ہوا اگر مادہ فاسد
کو کھینچنے کے قابل نہ ہوا - پس اوس حالت مین جبکہ جسم مین کافی اصلی قوت موجود تھی
پھوڑے اور مسّے پیدا ہوئے جوکہ میرے طریقہ علاج مین شاذ نادر ہی واقع ہوتے ہین + مین مادہ فاسد کو

ف۱ یعنی مادہ فاسد ایک جگہ یا کئی جگہ کھینچکر اکھٹا ہوجاتا ہے + ف۲ جوکہ ابھی تک پورے پھوڑے کی حالت مین نہین پہونچا ہے +

زیادہ تر جلدی اور قدرتی طریقہ سے نکالنے مین کامیاب ہوتا ہون + پس ہم دیکھتے ہین کہ سل کی گلٹیان ادہورے پھوڑون سے کچھ بھی زیادہ نہین ہین - جوکہ اوسی وجہ سے پیدا ہوتی ہین جس وجہ سے کہ جسم مین تمام دیگر قسم کی گلٹیان + اس امر کا انحصار کہ مختلف اشخاص مین گلٹیان جسم کے مختلف مقامات پر نکلتی ہین - محض مادۂ فاسد کی کمی وبیشی پر ہے +

جملہ قسم کی گلٹیون کے اور پس سل کی گلٹیون کے بھی سبب اور صحیح اصلیت معلوم کرنیکے بعد اونکے آرام کرنیکا طریقہ بھی ہمکو روشن ہے + ہم فوراً دیکھتے ہین کہ گلٹیون کا کاٹ ڈالنا جیسا کہ ڈاکٹری مین سکھایا جاتا ہے سب سے زیادہ خراب ممکن الوقوع طریقہ ہی جسکے ذریعہ سے مرض کے دفع کرنے کی کوشش کیجاتی ہے + اس طریقہ سے ہم مرض کی علامت کو دور کرتے ہین مگر اُسکے سبب کو ہرگز نہین + اصلی قوت کے بڑھانیسے ہی صرف گلٹیون کو صحت ہو سکتی ہے جس سے کہ جسم کی حالت مادۂ فاسد کو خارج کرنے کے قابل ہوجاتی ہے + بوجہ خاصیت قوت زندگی وکیفیت وجود (انسانی) اس قسم کی گلٹیان چونہ گون ہونے کی حالت مین بھی اپنے بیشتر کے راستہ پر ہٹائی جاکر منتشر کیجاسکتی ہین + اسطریقہ مین وے جسم سے بالکل خارج کردی جاسکتی ہین اور یہ ایک ایسی کارروائی ہے جسمین کہ میرے علاج کے اکثر اوقات برسون تک جاری رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے +

وہ سمتین جنمین کہ مادۂ فاسد جوش ہو کر اُٹھنے کے بعد چلتا ہے ہمیشہ ایک ہی نہین ہوتین - ایسا ہوتا ہے کہ ایک حالت مین تو اول پھیپھڑونکے اوپر کے سرون پر اثر پڑتا ہے اور دوسری حالت مین جوش کھاتا ہوا مادہ درمیان مین یا سامنے کی جانب زیادہ اُٹھتا ہے اور وہ زکام یا ہوا جانے کی نالیون مین سوزش پیدا کرتا ہے + درحقیقت مرض سل کے بہت زیادہ مریضون مین ہوا کی نالیون مین سوزش کی تکلیف ہوا کرتی ہے - اگرچہ سوزش پوشیدہ حالت مین ہی اکثر کیون نہو +

پھیپھڑون مین مواد فاسد کی موجودگی کی مختلف مزمن پوشیدہ حالتین بھی سوزش کی حاد بیماریان پیدا کرتی ہین مثلاً پھیپھڑون کی سوزش اور ذات الجنب یعنے ورم اوس جھلی کا جوکہ پھیپھڑون کو ڈھکے رکھتی ہے + یہ بخار کی حالت کے وہ عین اوقات ہین جب کہ طبیعت کو آرام کی طرف رُجحان جسم کی اوس کوشش

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

سے جوکہ مواد فاسد کے نکالنے مین ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے اور باعث ہلاکت ہوسکتے ہین جبکہ اُسکا
علاج سمجھ مین نہ آوے + بہرکیف یہ حاد امراض جنمین کہ بخار بھی ہوتا ہے عموماً خطرہ سے خالی
ہوتے ہین اگر اُنکا مقابلہ فوراً میرے طریقۂ علاج سے کیا جاوے + مرض پر پورا قابو پانے والے وسائل
ہمارے پاس پیٹھ ٹھنڈک پہونچانیوالے غسل ہین - پس یہ (مرض) مشکل سے جسم کو خطرہ پہونچانیوالا
کہا جاسکتا ہے اور آرام اُن تمام بیماریون کو عموماً تعجب خیز عجلت کے ساتھ ہوتا ہے +

مذکورہ بالا کی تشریح کرنے کی غرض سے مین کچھ حالات اون مریضون کے جنسے سابقہ مجھے
اپنے مطب مین پڑا ہے تحریر کرتا ہون + ایکمرتبہ مجھے ایک خاندان مین طلب کیا جہان کہ ایک نو برس کی
لڑکی سخت سوزش پھیپھڑونکے مرض مین لاچار پڑی تھی + اوس خاندان کا مقررہ ڈاکٹر ایلوپیتھ اُسکا
علاج دو ماہ سے بذریعہ کریوسوٹ[۱] بلا کامیابی کے کررہا تھا اور اس زہر سے ہاضمہ کو
اسقدر خراب کردیا تھا کہ والدین کو کچھ امید اپنی لڑکی کے بچنے کی نرہی تھی + حالات اس طور
پر تھے جبکہ مجھے آخری وقت مین بلایا + مین نے والدین سے کہدیا کہ اگر وہ اپنے خاندان کے مقررہ
ڈاکٹر کی ہدایتونکو نہ مانینگے اور میری ہدایتون پر من وعن چلینگے تو تھوڑے عرصہ مین طبیعت مین درستی
پیدا ہوجائیگی + اور ایسا ہی ہوا + دوسرے ہی دن بہتری کیطرف تبدیلی معلوم ہوئی اور ایک ہفتہ کے
اندر تمام خطرہ دور ہوگیا + چند ہفتہ مین لڑکی مکان کے باہر پھر دوڑنے لگی + اگر میرا علاج ابتدا ہی سے
ایسے سنگین مرض کی حالت مین (بجائے دو ماہ غیر قدرتی علاج ذریعہ کریوسوٹ کے) کیا گیا ہوتا تو
آرام چند دن مین ہی ایسا کامل ہوگیا ہوتا جیسا کہ چند ہفتون مین ہوا تھا +

تمام امراض پھیپھڑہ مین ہمکو ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی گرمی پھیپھڑونکے اندر ملتی
ہے - سانس کے اندر اور باہر لینے کی حالت مین ہمیشہ پھیپھڑون کے اندر ایک بہت تیز
کارروائی اس قسم کی ہوتی ہے جس سے کہ ہوا کے اجزا علیحدہ علیحدہ ہوجاتے ہین + جس
لمحہ کہ ہم سانس لیتے ہین ہمارے پھیپھڑے اس ہوا کو اُسکے اجزا (آکسیجن[۲] اور نائیٹروجن[۳]) مین
جلسے کہ وہ ملکر بنتی ہے علیحدہ علیحدہ کردیتے ہین - آکسیجن کچھ جسم مین رہجاتی ہے اور نائیٹروجن

---

[۱] ایک انگریزی دوا کا نام + [۲و۳] یہ دونون علیحدہ علیحدہ ایک قسم کی ہوائین ہین +

معہ جسم کی ہوائی گندگیونکے بذریعہ سانس پھر باہر نکالدی جاتی ہے + اسطورسے پھیپھڑونکے اندر ایک قسم کا کسی شے کے اجزا علیحدہ کرنیوالا فعل (جلن ۔ اگنی داہ) ہوا کرتا ہے جس معاملہ کیطرف کہ قبل اسکے دریافت ہونیکے بہت عرصہ تک کیمیا سازون[۱] کی توجہ مبذول رہی + یہ فعل مذکورہ خود ہی ایک بڑے درجہ کی حرارت پیدا کرتا ہے جو حرارت کہ جہان کہین کہ پھیپھڑون مین مادہ فاسد جمع ہو یا جوش کھاتا ہے ۔ بڑھ جاتی ہے اور زیادہ غیر معمولی ہوجاتی ہے +

جیسا کہ مین پیشتر بیان کرچکا ہون امراض کے بے معلوم کیڑونکا وجود مادہ فاسد موجودہ بدن کے جوش مین آنے سے یا سڑنے سے ہی ہوتا ہے ۔ اور انکے بڑھنے کا انحصار بلحاظ اونکی قسم کے ہمیشہ بعض حرارتون[۲] پر ہوتا ہے + سل کے مرض مین چونکہ ایک بہت بڑے درجہ کی حرارت موجود رہتی ہے تو ہمکو اس موقع پر وہ حالت ملتی ہے جسمین کہ مرض سل کے کیڑے فروغ پاتے ہین + علم ڈاکٹری مین یہ بات جانتے ہین مگر افسوس ہے کہ اپنے اس علم کو کام مین لانا نہین جانتے + یہ صرف ان کیڑونکے لیئے خلاف قدرت علاج کی تلاش مین رہتا ہے اور انکی اصلیت پر لحاظ نہین کرتا + پیشہ ڈاکٹری ہر مرض مین ایک قسم کے کیڑون کی موجودگی مان کرکے اوس مرض کے بتلانے کی کوشش کرتا ہے + اسکا خیال نہین ہے کہ جسطورسے کہ ایک ہی قسم کا درخت اور ایک ہی قسم کی جڑیون کے پر مختلف ملکونمین مختلف ہوتے ہین ۔ اسیطورسے جملہ امراض کے کیڑونکی شکل وقد کا دارومدار حرارت پر (آب وہوا پر) ہونا چاہیئے +

ہر شخص کیلیئے جسنے کہ میرے کہنے کو صحیح طور پر سمجھا ہے سل کی قسم کی بیماریونکے اچھا کرنیکا طریقہ معلوم کرنا آسان ہوگا + غیر معمولی اندرونی حرارت ٹھیک کیجانی چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ قوت زندگی کو بھی تقویت پہونچانی چاہیئے تاوقتیکہ جسم کے اندر کی غیر معمولی حالتین کلیتہً پیچھے کو نہ ہٹنے لگین[۳] + اِس مقصد کے حاصل ہونے کے لیئے میرے غسلونکا استعمال ہمراہ پرہیز غذا

[۱] اون اشخاص سے مراد ہے جو کہ مختلف اشیاء کی خاصیت اور اجزا کے دریافت کرنے کے علم کو جانتے ہین ۔ اونسے مطلب نہین ہے جنکی نسبت عوام الناس کو خیال ہے کہ تانبہ کا سونا اور رانگ کی چاندی بنا سکتے ہین ۔ [۲] یعنی ایک خاص درجہ کی حرارت مین ایک خاص مرض کے کیڑے پیدا ہوتے ہین اور دوسرے درجہ کی حرارت مین کسی دوسرے مرض کے کیڑے پیدا ہوتے ہین یہ بات مان لی گئی ہے کہ ہر مرض کی حالت مین جسم مین ایک قسم کے بے معلوم کیڑے ہوتے ہین جو کہ بڑی بڑی قوت کی خوردبین سے بھی نظر آسکتے ہین ۔ [۳] یعنی جس طریق سے کہ غیر معمولی حالات درجہ بدرجہ وقوع مین آئی ہے اسیطورسے وہ حالت پھر درجہ بدرجہ کم ہوکر دور ہوجاوے یعنی مرض (مواد فاسد) الٹے پیرون پھر اوسی راستہ پر واپس ہونے لگے جس راستے سے کہ آیا تھا +

وعمل ودیگر ہدایات بہت ہی ضروری ہے + سب سے مشکل کام غسلون کا صحیح ترتیب سے لیناہے[1] جسم کے اندر کی غیر معمولی درجہ کی حرارت ایک زیادہ عرصہ تک گھٹنے مین نہین آتی ہے - پس غسلون کی مدت ہی نہین بلکہ اونکی ترتیب[2] بھی بلحاظ حالت مریض درست ہونی چاہیئے + یہ بات صرف زیر نگرانی کسی ایسے شخص کے جو میرے طریقۂ علاج مین مہارت رکھتا ہو جان لی جاسکتی ہے اور اسکی زیادہ یون ضرورت ہے کہ اس معاملہ مین عام طور پر زیادہ غلط فہمی ہوتی ہے + مریض کو تازہ دہوپ دار ہوا زیادہ ملنی چاہیئے + پوری صحت حاصل کرنیکے لیئے یہ امر بہت ہی زیادہ ضروری ہے اور ہرگز نظر انداز نہین ہونا چاہیئے + خصوصاً سل کے مریضون کو دہوپ کے غسل (سن باتھز) بہت ہی عمدہ صحت بخشتے ہین +

ٹیوبر کیولن سے ٹیکہ لگانے کو تو مین بالکل ہی خراب بتلاتا ہون + اسکا عمدہ اثر بہت آسانی سے بیان کیا جاسکتا ہے + زہریلا مادہ جس سے سل کے مریضون کو ٹیکا لگا یا جاتا ہے مادہ فاسد پر اپنا اثر بعض حالات مین اسیطور سے ڈالتا ہے جیسے کہ گوندھے ہوئے آٹے مین خمیر - اور جوش (یعنے بخار) پیدا کرتا ہے + اسکی وجہ سے مادۂ فاسد کی اصلی حالت جوش مین ایک قسم کی تبدیلی ہوجانا ممکن ہے اور اوسی کے مطابق حرارت مین بھی تبدیلی ہوجاتی ہے + نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سل کے لا معلوم کیڑے جو کہ صرف حرارت اول الذکر مین ہی فروغ پانے کے قابل ہوتے ہین وہ ایک دوسری حالت مین گذر جاتے ہین جس حالت کو کہ عام طور پر "نیستی" کے لفظ سے نامزد کیا جاتا ہے + لیکن مادۂ فاسد در حقیقت کبھی خارج نہین ہوتا ہی نہ مرض کا سبب فی الواقع کلیتہً دفع ہوتا ہے + ٹیکہ ایک محض غلط علاج ہے اور ہمیشہ ہی ایسا رہیگا جیسکے کہ تندرستی کے لیئے مضرت رسان اثر یقیناً جلد یا دیر مین روشن ہوجاوینگے + صرف چند مہینے بعد اُس خوشی کے نعرہ کی جگہ مین جو کہ ٹیوبر کیولن کے ٹیکہ کی وجہ سے بلند ہوا تھا بجز نا امیدی کے کچھ نہ آگئی + اب ہم سب طرف سے بلکہ ڈاکٹرون مین آزاد خیال والے ڈاکٹرون سے بھی اس ٹیکہ کی برائی کے سوا اور کچھ نہین سنتے + آج کے دن ٹیوبر کیولن سے ٹیکہ لگانے کا معاملہ کچھ تاریخی دلچسپی بھی

---

[1] یعنی غسل کرنے کے وقت کی تعداد مثلاً ۲۰ منٹ یا ۳۰ منٹ وغیرہ وغیرہ + [2] یعنی کون کون غسل کس کس وقت ہونا چاہیئے +

نہین رکھتا + ہمکو یہان ایک ثبوت پھر اس واقعہ کا ملتا ہے کہ چیچک کا ٹیکہ یا کسی اور قسم کا ٹیکہ سب سے بڑی کچی طبابت ہے جو کہ موجود ہے +

میرے طریقہ علاج پر برسون تک عمل کرنے سے بڑھے رہے ہوئے مرض سل کو واقعی آرام ہوسکتا ہے گو کہ بہت ہی بڑھی ہوئی حالت مین یہ مشکل ہو + بہر حال مریض کی حالت آخر دم تک قابل برداشت بنادی جاسکتی ہے + مسلول کے آرام ہونیکا انحصار محض اسکی اصلی قوت پہ ہے اور اس امر پر کہ آیا قوت ہاضمہ ترقی کرنے کے قابل ہے + اگر ہم اوسکو مستقل طور سے ترقی دینے مین کامیاب ہوجاوین اور اُسکو معمولی حالت پر کردیوین تو مریض ایک تھوڑے و تعجب انگیز وقت مین ہی اچھا ہوجانا شروع ہوجاویگا۔ اور اگر اسمین ہم ناکامیاب ہوئے تو شفا غیر ممکن ہے + میرے زیر علاج بہت سے مریض مرض سل کے تھے جو کہ اسوجہ سے کہ اُنکی قوت ہاضمہ جلد ترقی کرنے کے قابل تھی غیر قابل یقین قلیل عرصہ مین آرام ہوگئے + برعکس اسکے اون مریضون کی حالتین جنکے کہ پھیپھڑون مین سخت اور پر از ریم دانہ موجود تھے۔ مین نے دیکھا ہے کہ ان دانون کے مواد کی واپسی مین برسون لگ گئے ہین۔ اور ہر مرتبہ جب کہ ایک دانہ منتشر ہوا تو ایک بہت ہی سخت موقعہ پیش آیا جو کہ گو خطرناک نہ تھا مگر اکثر بہت تکلیف دہ تھا + میرا طریقہ اندرونی حرارت درست کرنا بتلاتا ہے جسکی وجہ سے اگر مناسب انتظام کیا جاوے تو مادّہ فاسد اپنی جگہ سے واپس لوٹا یا جاتا ہے اور آرام بتدریج ہوجاتا ہے +

اگر جسم کافی مضبوط ہے تو فریکشن سٹز باتھ مادّہ فاسد کو پھیپھڑے اور پیٹ سے نکالنے کا سب سے عمدہ ذریعہ ہے + اسٹیم باتھ لینیکی جنکے بجاے گرمیون مین سن باتھ بہتر ہوتے ہین صلاح اکثر دیجاتی ہے + ہوشیاری کے ساتھ غذا اور کافی وافی تازہ ہوا بھی قدرتاً نہایت ضروری ہے + اُن صورتون مین جہانکہ مرض بہت ہی زیادہ بڑھ گیا ہے - یہ غسل بہت ہی محرک ہونگے اور ایسے وقت مین ہلکے فریکشن ہپ باتھ مناسب ہین + پانی کی حرارت ۸۱ تا ۸۴ درجہ فہرن ہائٹ ہونی چاہیئے اور کندھون تک پانی پہونچنا چاہیئے + مریض اولاً پانچ منٹ اور بعد ازان اُس سے زیادہ

جیساکہ پسند خاطر ہو غسل مین رہ سکتا ہے + غسل دن بھر مین کئی مرتبہ لینے چاہئین - اور اگر جسم بعد کو زیادہ مضبوط ہو جاوے تو فریکشن سٹنر باتھ لیئے جا سکتے ہین - بیشتر اوقات قوت زندگی اور جسم مین پلٹا[91] لینے کی طاقت مرض کے شفا ہونیکے لیئے کافی نہوگی - مگر ہر صورت مین یہ غسل ہمیشہ حالت کی اصلاح کرینگے[92] + جب کبھی کہ ہاضمہ ترقی کرنیکے قابل ہے تو امید آرام ہونیکی بھی ہے +

مین چند علاج جنکے حالات بیان کرکے اسکو ختم کرونگا

دمہ - ایک لیڈی ۴۵ سال کی عمر کی اسقدر دمہ کے عارضہ مین مبتلا تھی کہ ڈاکٹر معالج نے جسکے کہ کریوسوٹ کی گولیون اور پوڈریون نے اوسکی تمام حالت اور خاصکر ہاضمہ کو بہت خراب کر دیا تھا اوسکو آخر چارہ ملک دکہن[93] مین قیام کا بتلایا کیونکہ اور کوئی علاج نہ تھا جو ایسی زیادتی حالت دمہ مین امداد کر سکتا + سانس لینے مین ایسی مشکل اسکو پڑتی تھی کہ مریضہ دس قدم بھی ایک ساتھ نہ چل سکتی تھی + کوئی شخص جو کہ اس قدیم علاج ڈاکٹری سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ مریض کو زیادہ گرم ملک مین بھیجنا صرف اسی کہنے کی برابر ہے کہ "تمہارے لیئے اب کچھہ کیا نہین جا سکتا + جہانتک ہمارا تعلق ہے ہم جواب دیتے ہین + آپ آزمایئے کہ ہوا ور نیچر تمہاری مدد کر سکتی ہے یا نہین" + یہ مریضہ بھی اس ہدایت کو اسی معنی مین سمجھی اور اس لیئے اُسنے ایک دوست کی سفارش سے اپنے تئین میرے زیر علاج رکھا - اور اپنے معالج ڈاکٹر سے کہدیا کہ وہ بمقابلہ غیر ملک کے یہان ہی مرنا پسند کریگی + شروع ماہ دسمبر مین جو کہ خراب اور کہر کا موسم ہوتا ہے اُسنے اپنے تئین میرے سپرد کیا - اوسکے جسم مین مادّہ فاسد کا اوپر کو جوش بہت ہی زیادہ تھا + اُسنے میری ہدایات پر پورے طور پر عمل کیا اور بہت دن نہین ہوئے تھے کہ مادّہ فاسد کا اوپر کو دباؤ کم ہونے لگا - اور اُسکا ہاضمہ بھی قابل اطمینان ترقی کرنے لگا + مادّہ فاسد کا اخراج پسینہ اور فضلہ کی شکل مین خوب ہوا + مریضہ نے میری ہدایات کے موافق ٹھنڈے پہونچانیوالے غسل روزانہ لیئے اور اکثر بھاپ کا غسل بھی لیا + اس طریقہ سے چند ماہ مین ہی مرض کا اُلٹا واپس ہونا ختم ہو گیا + تمام علامات جو کہ وقتاً فوقتاً مرض کے ترقی کرنے کی ہی حالت مین ظاہر ہوئی تھین اب پھر ظاہر ہوئین -

[91] یعنی آرام کی طرف پلٹا لینے کی + [92] یعنی تکلیف کو کم کرینگے + [93] ملک جرمن کے دکہن سے مطلب ہے بمقابلہ اور حصہ ملک کے آب و ہوا گرم ہے +

اگرچہ مرض بمقابلہ اُسوقت کے کہ جوکہ مرض کے پیدا ہونے مین لگا تھا - بارہ گُنا جلد تر اُلٹا واپس ہوا + ہر مہینہ کے علاج مین اوسیقدر مادّہ فاسد خارج ہوا جوکہ بارہ مہینہ مین جمع ہوا تھا اور پس تین ماہ مین اُسکے مرض دمہ کو بالکل آرام ہوگیا +

ایک دوسرے دلچسپ دمہ کی حالت کا ذکر کرتے ہین + ایک شخص عمر ۶۰ سال کا یہ ذکر ہے جوکہ کئی سال سے مرض دمہ مین مبتلا تھا اور اُسکے ڈاکٹرون نے اُسکو بالکل جواب دیدیا تھا + بوجہ اُن ادویات کے جوکہ وہ برسون سے کھارہا تھا وہ بہت ہی زیادہ کمزوری کی حالت مین تھا + شروع کے ہی غسلون نے مریض کو نفع بخشا مگر چونکہ یہ نفع غسل لینے کی حالت مین ہی یا بعد غسل کے تھوڑی دیر تک ہی معلوم ہوا کرتا تھا مریض نے میرے بتلانے سے زیادہ مرتبہ[1] غسل لیا + بسا اوقات شب مین بھی اُسنے غسل لیا کیونکہ تکلیف وہ کھانسی سونے نہ دیتی تھی + ہر مرتبہ بعد نصف گھنٹہ تک غسل لینے کے وہ ایک گھنٹہ تک آرام سے سوسکتا تھا - اُسوقت تک جبکہ بخار بڑھنے کے ساتھ کھانسی بھی ایسی سخت اوٹھتی تھی کہ اور نہ سونے دیتی تھی + ہر غسل لینے مین اوسکی طبیعت کو ایسی قوت آجاتی تھی کہ وہ زیادہ مقدار پیپ نما مادّہ کی تھوک ڈالتا تھا اور اس سے ہمیشہ چین پڑتا تھا + ماہ بماہ وہ مریض جوکہ زندگی کی حالت مین مردہ سے ذرا بہتر تھا مضبوط اور زندہ دل ہونے لگا + ایک سال سے کچھ زیادہ علاج کرنے کے بعد اُس نے اور باتون مین بھی ایسی تندرستی حاصل کرلی کہ اُسکے تمام دوستون کو متعجب کرنے کے لیئے اُسکا سر جوکہ اُسوقت تک قریب قریب بغیر بال کے تھا دوبارہ نکلے ہوئے سفید بالون سے بھر گیا +

سِل - چھپی روگ (بڑھی ہوئی) ایک عورت ۳۰ سال عمر والی نے جوکہ بڑھی ہوئی سل مین مبتلا تھی اپنے کو میرے زیر علاج سپرد کیا + وہ قریب قریب ہمیشہ منہ سے سانس لیتی تھی - خاصکر سونے کی حالت مین + اُسکی ماں ۴۵ سال کی عمر مین مرض سل مین قضا کرچکی تھی - اوس کے بچون نے اس مرض کیطرف رُجحان کی اُسی سے میراث پائی تھی + بچپن مین میری مریضہ اور اُسکے بھائی اور بہنین بکثرت

[1] مطلب ہے کہ جتنی بار روزانہ غسل لینا مین نے اُسکے لیئے تجویز کیا تھا اُس سے زیادہ مرتبہ اُسنے غسل روزانہ لیئے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

مرض گلٹیون مین مبتلا رہے تھے + ۲۰ سال کی عمر کی لڑکی ہونیکے وقت اُسکا چہرہ گول
اور بھرا ہوا تھا - اور رخسارے ناتندرستی سے سُرخ تھے - جاڑون مین بالکل نیلے پڑجاتے
تھے + تیس سال کی عمر کے بیشتر ہی اوسکا موٹاپا رفتہ رفتہ کم ہوگیا تھا - اور اوسکے رخساروںکا
رنگ اور تمام جسم کی حالت زیادہ تر اوسط درجہ پر آگئی تھی + لیکن ۲۹ سال ختم ہونے کے قریب مرض
سل کیطرف رُجحان ومیدم زیادہ عیان ہوا + ہاضمہ مین فرق آگیا - ایک مرتبہ قبض اور ایکدفعہ اسہال ہونیلگا
اور رنگ وبوئے بول وبراز سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ ہاضمہ کا طرز کسقدر غیر معمولی ہی + دردسر اور درد دندان کے
علاوہ اوسکو سوئی کے سے چبھنے والا درد خصوصاً سینہ اور شانون مین معلوم ہوتا تھا + اسی قسم کے درد
صرف پھیپھڑونکے زائل ہونیکی حالت کے دوران مین ہوا کرتے ہین + جون ہی کہ پھیپھڑونکے حصّے واقعی
ضائع ہوچکتے ہین تو درد بند ہوجاتے ہین + مریضہ کو حیض بھی تکلیف دہ اور بیقاعدہ ہوتا تھا - اکثر اوقات
مہینونکے لئے بند ہوجاتا تھا اور پھر جلد جلد ہوتا + ان سب کے ساتھ عام طور سے سُستی - بڑا فکر اور
ناراضی موجود تھی + ہر شخص جو کہ میرے سائنس آف فیشیل اکسپریشن سے (میرے اوس
علم سے جسمین کہ چہرہ دیکھکر تشخیص ہوتی ہے) ناواقف ہو - اوس عورت کو اوس وقت
جبکہ اُس نے میرا علاج شروع کیا تھا تندرستی کی تصویر سمجھتا + ایک عمدہ سرخ رنگ کی اور بھری
ہوئی تصویر نے میرے علم کے نہ جاننے والونکو اوس مریضہ کی واقعی خطرناک حالت بتلانے مین مغالطہ
دیا + اوس لیڈی نے اپنی نازک حالت کو معلوم کرکے میرا علاج شروع کیا + مین نے اُسکیلئے ٹھنڈ پہونچانے
والے غسل - بھاپ کے غسل اور بالکل غیر محرک غذا اور کُھلے ہوئے میدان مین زیادہ دیر قیام کرنا تجویز
کیا + اس طریقے سے اوسکی عام تندرستی چھہ مہینے مین ایسی درست ہوگئی تھی کہ اوسکو کھڑے پڑجانے
اور دور تک ٹہلنے مین جس سے کہ پیشتر اوسکو ضعف ہوجایا کرتا تھا کچھ بھی محنت نہ پڑتی تھی +
ہاضمہ قابل اطمینان ہوگیا اور مزاج پیشتر سے بہت زیادہ شانتی کا ہوگیا اور دردسر
بالکل جاتا رہا + یہ صاف طور سے دیکھا جا سکتا تہا کہ مواد پھیپڑو کی طرف واپس ہونیلگا +
اول سال کے علاج مین اوس وقت دو مرتبہ سخت کرائیسس (بحران) ہوئے
جب کہ پھیپھڑون کی گلٹیان منتشر ہوئین + ان ایام مین جو کہ وہ پائین

ہفتہ کے ہوتے تھے مریضہ کو اکثر کچھ کمزوری کی سی حالت معلوم ہوا کرتی تھی + یہ صحت کی طرف طبیعت کے پلٹا لینے کا عین وقت تھا جو کہ بخیال اوسکی مزمن حالت کے قابل لحاظ نہ تھا + علاج کے دوسرے سال مین مریضہ کی حالت مین بلاشبہ اصلاح معلوم ہوئی + صرف دو مرتبہ نازک وقت آنے کی نوبت پہونچی اور اس طور سے قریب دو سال کے بعد اُس لیڈی کے پھیپھڑون کے مرض کو شفا ہو گئی +

سِل - ایک دوسرا واقعہ بیان کرنے کے قابل حسب ذیل ہے + مریض ایک جنٹلمین تھا جسکی عمر قریب چالیس سال کے تھی جو کہ کئی مشہور حکیمون کی راے مین مرض سِل مین مبتلا تھا اور اسیوجہ سے اوسکو ملک اٹلی کے جنوب مین مستقل طور سے رہنے کا مشورہ دیا گیا تھا + مینے اوسکا امتحان اپنے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے کیا اور معلوم کیا کہ مرض اوسکا بہت پُرانا ہو گیا تھا جسکی وجہ سے کہ گرم ملک مین قیام کرنا اوسکی زندگی کو ممکن نہین کہ ایک سال سے زائد بڑھا سکے + مینے اپنا طریقہ علاج فوراً شروع کیا + صرف چار ہفتہ علاج کے بعد جسمین کہ اوسکی تندرستی برابر درست ہوتی گئی مثانہ اور انتڑیونکی سوزش جسمین کہ نو سال پیشتر وہ عرصہ تک سخت مبتلا رہا تھا نمودار ہوئی + بہرحال اس مرتبہ یہ مرض بہت ہی ہلکی کی حالت مین ظاہر ہوا اور دو ہفتہ کے اندر ہی اچھا ہو گیا + میرے طریقہ علاج سے قوت جسم کی بڑھجانے کی وجہ سے پیشتر کے دبے ہوئے اور مزمن امراض پھر حاد شکل مین ظاہر ہوئے + پھر حلق کو سوزاک کی بیماری بھی ہوئی تھی جسکا کہ وہ اپنی عمر جوانی[۱] مین کئی بار شکار ہو چکا تھا - لیکن جو کہ پچکاری سے اندر دوا پہونچا کر ہمیشہ داب دیا گیا تھا + اوسکو بھی دو ہفتہ مین پورا پورا آرام ہو گیا + پھیپھڑے کے مرض نے اب ایک بالکل نئی شکل اختیار کر لی تھی اسلیئے مریض نے اپنے تئین بالکل اچھا ہو جانا سمجھ لیا + میرے مشورہ سے اُس نے علاج کو کچھ عرصہ اور جاری رکھا اور ڈیڑھ سال مین اوسکو پورا آرام ہو گیا +

ہڈی پر گومڑیون کا ہو جانا اور ہڈی کا سڑنا - کثیر التعداد مریضون نے جو کہ امراض صدر مین مبتلا تھے میرے زیر علاج رہکر بہت نفع حاصل کیا قریب قریب تمام

---

[۱] مطلب ہے بیس اور تیس سال کے درمیان مین +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس -

شخصونکی حالت مین مریضونکو بچپن مین ریکیٹس[۵۱] کی بیماری ہوچکی تھی - ایک معنی کرکے بعد کے مرض کی یہ صرف ابتدائی حالت تھی بچپن سے ہی اُنکی ہڈیان صحیح نہ تھین سڑی ہوئی اور آسانی سے ٹوٹنے کے لائق تھین بہت سے مریضون مین یہ بات بہت صحت کے ساتھ معلوم کیجا سکتی تھی + بالغ ہونیکے وقت یا اُسکے بھی قبل ہڈی کے سڑنے کا مرض ظاہر ہوا تھا - ٹانگ اور بازو کی ہڈیون مین پیپ پڑنے لگی تھی اور مثل اسفنج کے پھول گئین - جوڑ کے مقامات بھی بہت بڑے ہوگئے تھے + چند شخصونکی حالت مین اونکی ٹانگ یا بازو کاٹ ڈالے گئے تھے - اور زیادہ تر مریضونکو میرے پاس علاج کی غرض سے آنیکے پیشتر ہی لاعلاج بتلادیا گیا تھا + میرے طریقہ سے مرض کا پھر پیچھے کو واپس ہونا فوراً شروع ہوگیا - مگر کٹے ہوئے اعضا پھر اپنی جگہ نہین آسکتے ہین + میرے خیال کے مطابق عمل جراحی خواہ کسی ہی مرض مین کیون نہو سب سے زیادہ نامناسب طریقہ ہے جوکہ مرض کے آرام کرنے مین اختیار کیا جانا ممکن ہے + مین اسبات کا دعوی کرتا ہون کہ اس قسم کے خلاف قدرت طریقہ نے ابتک کبھی ایسی کسی بیماری کو فی الحقیقت آرام نہین کیا - نہ اُسکے سبب کو دور کیا + جبکہ ہم اس بات کو سمجھین کہ مرض اُسی راستہ کس طور سے واپس کیا جاسکتا ہے جس راستہ کو کہ وہ آیا تھا - تب ہی صرف ہم اُسے آرام کر سکتے ہین +

مجھے ایک لڑکے کی حالت جوکہ علاج کرانے آیا تھا یاد آتی ہے + اُسکی دونون ہڈیان پیر کی سامنے کی جانب گھٹنے سے ٹخنے تک کھلی ہوئی تھین اور اُنہین پیپ پڑرہا تھا + ڈاکٹرون نے دونون پیرونکا کاٹ ڈالنا تجویز کیا تھا - اسوجہ سے والدین اُس لڑکے کو میرے پاس لائے + ٹھنڈک پہونچانیوالے غسل اور غیر محرک غذا شروع کیگئی اور صرف چار ہی ہفتہ کے بعد وہ کھلی ہوئی ہڈیان اندر کیجانب سے باہر کو ڈھکنا شروع ہوئین - کھال زخم کے اوپر جوکہ پورے آٹھ انچ لانبے تھے اُسیطور پر آنیلگی جیسے کہ کسی درخت کے زخمی حصہ پر چھال پیدا ہوجاتی ہے + چھ ماہ مین دونون پیر بالکل اچھے ہوگئے بجز دو بہت ہی خفیف خارشی جگہونکے جوکہ اُسیطور سے خود ہی بعد کے دوسرے دو مہینو مین جاتی رہین + علاوہ اسکے اوس لڑکے کی عام تندرستی بھی بالکل تبدیل ہوگئی - اور بجاے پیشتر کے رنجیدہ مزاج رہنے کے اب اُسمین سچی بچونکی خوشی آگئی +

ایک دوسرا ذکر ہے - دس سال کے عمر کے ایک بچے کے گھٹنے کی ہڈی مین ایک گوڑی پڑگئی تھی - گھٹنے کا کاٹ ڈالا جانا تجویز کیا گیا + اس دفعہ ۹ ماہ تک یہ گومڑہ رہا قبل اسکے کہ مادۂ فاسد

---

[۵۱] یہ ایک جسمی بیماری ہے جوکہ بچون مین جبکہ وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوتے ہین اسطرح ظاہر ہوتی ہے کہ لڑکا چل نہین سکتا اور اگر چلے بھی تو ہڈیون کے ملائم ہونے کی وجہ سے پاؤن ٹیڑھے ہوجاتے ہین عضلاتی طاقت بھی کم ہوجاتی ہے اور بچہ کھڑا ہونے سے کبڑا معلوم ہوتا ہے +

گھٹنے کے جوڑ سے سب کھنچکر مرض کی جگہ مین یعنی ہیٹروین آگیا جہانسے کہ وہ ایک جانگھہ کی ہڈی سے زخم سے خارج کیا گیا جس سے کہ متواتر تین ماہ تک پیپ نکلتی رہی + تین ماہ سے زیادہ اور لگ گئے قبل اسکے کہ وہ مثل اور بچون کے چل سکا یا دوڑ سکا +

لیوپس - اس مرض لیوپس مین بھی بیشمار مریضونکے علاج مین میرے طریق معالجہ سے کامیابی کا ہونا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ اس مرض مین مثل اور کل امراض کے میرا اصول جملہ بیماریونکے ایک ہی ہونیکا صحیح ثابت ہوتا ہے + اسموقع پر مین ایک لیوپس کے مریض کے علاج کی تمثیل دونگا جو کہ سبکے لیئے باعث دلچسپی متصور ہے + مریضہ ۴۱ سال کی عمر کی ایک عورت تھی - اور جب تک کہ اوسکی عمر کے دوسرے سال مین ٹیکہ نہ لگایا گیا تھا بالکل تندرست تھی - اوسیوقت سے اوسکی آفت کی ابتدا ہوئی تھی اور ٹیکہ لگانے کے بعد ہی جلد مین پھنسیان و کھجلی پیدا ہونے لگین جو کہ اُسکی عمر کے دسوین سال مین بڑھکر چہرہ کا لیوپس ہوگئین + تیس ۳۰ سال سے زائد تک یہ عورت اس تکلیف دہ بدنما کرنیوالے مرض مین مبتلا رہی تھی اور باوجود اس امر کے کہ اُسنے بہت سے مشہور حکما سے مشورہ لیا تھا کہین بھی اوسکو نفع نہوا تھا + اُسکا چہرہ دیکھکر ڈر معلوم ہوتا تھا - درحقیقت وہ اسطور سے کہین نہین جاسکتی تھی کہ اوسکو دیکھکر لوگ اپنی نگاہ کو اُس سے بوجہ کراہیت نہ پھیر لیوین + چونکہ تمام ڈاکٹرون نے اوسکی بیماری لاعلاج بتلائی پس ایسی حالت لاچاری مین وہ میرے پاس آئی + میری تشخیص سے اوسکے مادہ فاسد کے موجود ہونے کا موقعہ بہت ہی زیادہ موافق معلوم ہوا - پس مین اُسکو جلد آرام ہوجانے کے لیئے عمدہ صورت امید ہونیکا یقین دلا سکا + یہ رائے صحیح ثابت ہوئی + صرف دو ہفتہ کے بعد چہرہ پہ وہ بدنما لیوپس کے مقامات کی حالت بہت زیادہ تبدیل ہوگئی تھی اور وہ مقامات اب ایسے زیادہ کراہیت دلانے والے نرہے تھے + خاصکر اُسکے ہاضمہ نے بھی جسکی طرف اسوقت تک کوئی توجہ ہی کبھی نہ ہوئی تھی بالکل عجیب طور سے ترقی کی + نتیجہ یہ ہوا کہ پائخانہ و پیشاب معمول سے زیادہ مقدار اور اوقات مین آئے جس سے کہ مواد فاسد خارج ہوگیا + سات ہفتہ مین مریضہ کی جلد معمولی رنگت کی ہوگئی +

اسموقع پر اسقدر جلد آرام ہونیکا سبب یہ تھا کہ مادّہ فاسد سامنے کی جانب واقع ہوا تھا - میرے نئے طریقہ تشخیص کی کتاب سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے پڑہنے والے اس[له] امر کو سمجھا سکینگے +

له یعنی کہ سامنے کی جانب مادّہ فاسد کے موجود ہونے مین کیون جلد آرام ہوتا ہے بمقابلہ اسکے کہ مادّہ فاسد طرفین مین یا پشت کی جانب موجود ہو +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

میرے پاس لیوپس کے مریض بھی تھے کہ جنمین گو اتنی گہری (مرض کی) جڑ نہ تھی مگر بہت زیادہ وقت اونکے آرام کرنے مین لگا + جیساکہ تجربہ بتلاتا ہے سب سے زیادہ دقت طلب وہ حالتین ہوتی ہین جن مین کہ اجتماع مادۂ فاسد کا پشت کی جانب یا بائین طرف ہوتا ہے +

بہت سے ایسے مریضون نے صرف چند ہفتہ بعد ہی علاج بند کر دیا ہے کیونکہ اونکو اپنی حالت مین کوئی خاص تبدیلی یا کم از کم ہاضمہ کی ترقی نہ معلوم ہوسکی +
بدقسمتی سے اونہین اسقدر استقلال نہ تھا کہ وہ (علاج کو) اوس مدت تک جاری رکھتے جو کہ اونکے مرض کے آرام کرنے کے لیئے ضروری تھی +

میرا طریقہ علاج ایک لیڈی سکھ سٹیڈ ٹین کی بیماری مین بہت ہی مجرّب ثابت ہوا + مریضہ چہرہ کی لیوپس کی بیماری مین عرصہ ۱۹ سال سے مبتلا رہی تھی اور کبھی دوستونکو اپنی شکل نہین دکھلاتی تھی + اپنے بدنما چہرہ کو چھپانے کی غرض سے وہ ایک موٹے کپڑے کا برقع ہمیشہ ڈالے رہتی تھی + میرے زیر علاج آنے کے قبل اوس لیڈی نے ۱۹ سال تک تمام علاج جو کہ زمانہ حال کے علم طب کے زیر حکومت ہین ناکامیابی کے ساتھ آزمائے تھے + فوراً صحت ہونی شروع ہوگئی اور شفا سے کلی جلد حاصل ہوگئی +
اوس لیڈی نے مندرجہ ذیل چٹھی شکریہ کی از خود مجھے بھیجی ہے -

"پیارے مسٹر کیوہنی   سٹیڈ ٹین"

"آپ کے طریق علاج نے جو عمدہ نتائج میری سخت بیماری مین دکھلائے اونکے لیئے مین آپکا بڑی خوشی کے ساتھ شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہون + مین اس علاج کو بہت ہی بڑی کامیابی کے ساتھ کرتی ہون اور پھر تندرست اور مضبوط معلوم ہوتی ہون اور بلا کسی دقت کے اپنے فرائض کی طرف پھر متوجہ ہونے کے قابل ہون + مجھے اور بھی زیادہ خوشی اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ تمام ڈاکٹر لوگ جنکا مین نے پچھلے ۱۹ سال مین علاج کیا مجھے مدد

دینے کے یا میری تکلیف کم کرنے کے بھی قابل نہووے +
اسوجہ سے مین اس طریق علاج کی سفارش تمام بیمارون سے خواہ کچھ بھی وجہ مرض کی کیون نہو اس امر کا پختہ یقین کرکے کرتی ہون کہ یہ اونکو مدد دیوے گا۔ اور اے صاحب درخواست کرتی ہون کہ آپ اس چٹھی کو واسطے مفاد اس علاج اور جملہ بیمار لوگون کے چھاپ دیوین +

سچی شکرگزاری کے ساتھہ
مین قایم ہون
آپ کی وفادار
اے۔ ایس

امراض آلات تناسل

حجاب کو دور کرو جھوٹی شرم کو چھوڑو - جوکہ اندھا کرنیوالے محض نقصان رسان پردے ہین
وہ پردے جنکے پیچھے نظر سے پوشیدہ بُرائی پیدا ہوتی ہے اور تمام اپنی ہیبتناک کدورتی مین
بڑھتی ہے - وہ برائی جوکہ علم اور معمولی فہم کی روشنی مین اوڑجاویگی اور نیست و نابود
ہوجاویگی + اگر ہمکو انسانی پوشیدہ برائیون اور خفیہ امراض کا ذکر کرنا ہی ہے تو یہ صاف
صاف اور بلا کسی رکاوٹ کے ہونا چاہیئے + وہ نقصان جوکہ امراض آلات تناسل بنی نوع انسان
کو پہونچاتے ہین اس قدر زیادہ اور دور تک پھیلا ہوا ہے - کہ اگر مین - ایسی حالت مین
جب کہ میرے طریق علاج نے مجھے ان شکایات کے اوپر ایسی پوری قدرت دیدی ہے
خاموشی اختیار کرون تو یہ گناہ سے ذرا بھی کم نہوگا + عام ناواقفیت جوکہ ان امراض کی خاصیت
کے متعلق اور خصوصاً دواؤن کے ذریعہ اونکے علاج کرنے مین پھیلی ہوئی ہے اوسکی وجہ سے
ایک بہت بڑی تکلیف انسان کو پہونچائی جاتی ہے + صرف ایک اس ہی وجہ سے اس معاملہ مین صاف صاف
گفتگو کرنا بہت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے + اس امر مین حجت نہین ہوسکتی ہے کہ آجکے دن امراض
آلات تناسل بمقابلہ کسی گذشتہ زمانہ کے زیادہ پائے جاتے ہین + خصوصاً سفلس (آتشک) جوکہ
لاکھون شخص کا شکار سالانہ کرتی ہے اپنی ہمراہی مین ناقابل بیان خرابیان لاتی ہے +
بجز نیچر اسکول کے طریقے کے جو طریقے کہ استعمال مین ہین وے سفلس کے مقابلہ کرنے مین لاچار ہین +
جسم کو پارہ سے یا مثل اوسکے ادویات سے بھر کر زیادہ از زیادہ مرض کو چند روزہ پوشیدہ حالت مین لاتے ہین وہ
کامیاب ہوتے ہین جوکہ اوسوقت کے لیئے ایک خاموشی کی حالت ہے اور جسکو بدقسمتی سے اکثر شفا کہتے ہین
اور مریض بھی اُسے شفا ہی سمجھتا ہے - مگر درحقیقت اسی وجہ سے ناگفتہ بہ خرابی پیدا کردی گئی ہے +

ف ۵ میرا خاموشی اختیار کرنا +

کیونکہ بہت سے مریضون نے ڈاکٹر کے یقین دلانے کی تقویت پر کہ اونکو آرام ہوگیا ہے اپنی شادی کر لی۔ اور بہت ہی جلد شادی کے بُرے نتائج سے معلوم کر لیا کہ اُنکو کیسا زیادہ وہو کا ہوا + ایک ایسے شوہر کے ساتھ صحبت کرنیکی وجہ سے جسکے کہ بدن مین چھپی ہوئی سفلس موجود ہے بیوی کی تندرستی اور جان بہت ہی بڑے خطرہ مین آجاتی ہے + زن و مرد کی صحبت کی حالت ایسی ہے کہ ایک درجہ دونون جسمون مین تبادلہ ہوتا رہتا ہے + پس اگر عورت بہت تندرست نہین ہے تو اُس مین پوشیدہ سفلس جلد پہونچ جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک نہ ایک مرض کا شکار بنتی ہے + ایسی شادیون کے بچے ہمیشہ ناقابل ہوتے ہین۔ مناسب طور سے کبھی نہین بڑھتے + اسوجہہ سے مین دعویٰ کرتا ہون کہ پوشیدہ حالت مین سفلس بہت ہی زیادہ خطرناک ہے بمقابلہ حاد سفلس کے۔ کیونکہ آخر الذکر حالت مین شخص بیمار کی ایک پہچان ہوتی ہے جو کہ اُسکی صحیح حالت کو صاف طور سے ظاہر کرتی ہے +

پیشہ طبابت ایک پوشیدہ حالت سفلس کو مانتا ہی اگرچہ اسکا وجود یقین کے ساتھ جاننے کے قابل صرف جب ہی ہوتا ہے جبکہ حاد سفلس بعد ایک سلسل زمانہ پوشیدگی کے پھر پھوٹ نکلتی ہے + تب جبکہ اُسکے وجود سے بالکل انکار نہین کیا جا سکتا تو پیشہ طبابت اس امر کو مان لیتا ہی کہ مرض جسم مین تمام وقت پوشیدہ حالت مین رہا ہے + لیکن اگر یہ واقعات ایسے صاف طور سے نہ بتلاتے تو اس زمانہ کا علم اس موقع پر بھی اس مرض (آتشک) کے پوشیدہ حالت کے وجود کو تسلیم ہرگز نہ کرتا +

سائینس آف فیشیل اکسپرشن کے ذریعہ سے سفلس کی دبی ہوئی حالت پوشیدہ نہین رہ سکتی اور نہ دیگر حالتون مین جہان کہ یہ ابھی تک ظاہرا پھوٹ نہین نکلی ہے + اور اُسکے ذریعہ سے اسیطور پر بہت عرصہ پیشتر طبیعت کا رُجحان بطرف امراض آلات تناسل جان سکتے ہین جسکی وجہہ سے کہ مرض سے بچت ہو سکتی ہے + مختلف امراض آلات تناسل کی تشریح کرنیکی مجھے ضرورت معلوم نہین ہوتی۔ مثلاً سفیدی کا آنا۔ سوزاک۔ سفلس کا پھوڑا (عموماً آلات تناسل پر)۔ بد سفلس یعنی آتشک۔ منی کا ازخود نکلنا وغیرہ وغیرہ + ہر خاص مرض آلہ تناسل کے نام سے ہمکو سروکار نہین ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ سب بیماریون کا ایک ہی مشترکہ سبب ہے + ہم جانتے ہین کہ اونکی شکل مین فرق کا انحصار محض تفاوت رُجحان

امراض آلات تناسل

طبیعت بطرف مرض یہ ہے یعنی خاص شخص مین مادّہ فاسد کی موجودگی ہے +

یہ محض اتفاقیہ ہی نہین ہوا ہی کہ نیچر نے آلات تناسل کو اور رطوبت خارج کرنیوالے آلات کو جزوی ایک دوسرے سے ملا دیا ہی + جسم کوشش کرتا ہے کہ خارج شدہ رطوبت کو ان بیرونی راستونکی طرف رجوع کرے جسکی وجہ سے کہ مادّہ فاسد کی زیادہ سے زیادہ مقدار اُن جگہون مین اکٹھی ہوئی ملتی ہے + عورتون مین یہ بات بہت صاف طور سے دیکھی جاتی ہے اور اسیوجہ سے خاص تعلق زن و مرد مین یہ بہت قابل لحاظ ہی + اس سے بچا نہین جاسکتا کہ ایسی تیز اور خارج شدہ رطوبتین بطور مرحم کے جسم مین بوجہ جلد کی قوت جاذبہ کے سرایت کرین + اسطور سے خراب سے خراب مادّہ فاسد جو عورت مین موجود ہے مرد مین منتقل ہوجاتا ہی اور مرد کا عورت مین + اگر مرد مین بمقابلہ عورت کے زیادہ مادّہ فاسد موجود ہے تو منی جو کہ جسم کے عروق سے ملکر بنتی ہے عورت کے جسم مین شامل ہوجاویگی اور اُسکو بہ نسبت پیشتر سے زیادہ بیمار کرویگی +

ایک امر اور بھی ہے جسکو ذرا اچھی طرح بیان کرنا چاہیئے + خواہش نفسانی ایک ایسی خواہش ہے کہ جو گو کہ عام ہے مگر اطمینان کے قابل تشریح اُسکی نہین کیگئی ہے - اور ابتک کم و بیش اندہیرے مین ہی + پرانی طبابت اُسکی خاصیت کے متعلق بہت ہی کم بیان کرتی ہے - اور اور بھی کم اس امر مین کہ یہ کب صحیح حالت مین ہوتی ہے - اور سب سے کم اُن اسباب کا ذکر کرتی ہے جنسے کہ یہ (خواہش نفسانی) غیر صحیح ہوجاتی ہے + تاہم کتابون مین یہ بات ملتی ہے کہ جسم (حیوانی) مین اپنے حفاظت کے ذاتی خیال سے دوسرے درجہ اثر کرسب سے قوی قدرتی خواہش اولاد پیدا کرنیکی ہوتی ہے + پس یہ بات خیال مین نہین آتی کہ وہ امر جو صرف زندگی ہی سے کم ضروری ہے آجکل اسقدر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاوے کہ ایک درجہ اُسکو خلاف قدرت و بالکل بے مذاق و بیہودہ خیال کیا جاوے + خواہش نفسانی[۱] مثل تمام دیگر خواہشات کے ایک تو حالت اعتدال - اور جسم مین مادّہ فاسد کے موجود ہونیکی وجہ سے - دوسرے حالت غیر اعتدال رکھتی ہے + خواہش نفسانی کی حالت کا ہر شخص کے پاس اُسکی تندرستی کی حالت کیلیئے ایک بہت ہی صحیح تھرمامیٹر[۲] موجود ہی - خصوصاً پوشیدہ مرض حالت مرض کے

[۱] اس کا مطلب یہ ہی کہ جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی ہی کی وجہ سے ہے کہ خواہش نفسانی کی حالت بھی صحیح نہین رہتی - جس جسم مین کہ مادّہ فاسد کا بار نہین ہے اُسکی خواہش نفسانی کی حالت بھی صحیح یعنے اعتدال پر ہووے گی +

[۲] یعنی تندرستی کی جانچ کرنے کے لیئے بطور ایک آلہ کے ہے - تھرمامیٹر انگریزی مین حرارت ناپنے کے آلہ کو کہتے ہین +

اور جسم پر طرز معاشرت کے اثر کے معلوم کرنیکے لیئے + آخر الذکر حالت اعتدال کی حالت سے بوجہ زیادہ دباؤ مادہ فاسد کے اعضاء رطوبتی کی طرف اور پس اعصاب کے زیادہ حرکت مین آنے سے پیدا ہوتی ہے + یہ دباؤ آلات تناسل پہ بھی اثر ڈالتا ہے اور خواہش نفسانی کو زیادہ بڑھاتا ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ منی بھی درجہ بدرجہ گھٹتی جاتی ہے + صحیح حالت خواہش نفسانی کی انسان کو تمام پراگندہ مقصد یا فحش خیالات سے پاک رکھتی ہے + یہ خواہش صرف تندرست ہی شخصون مین صحیح ہوتی ہے اور یہ حالت فقط بالکل غیر محرک غذا اور قدرتی طریقہ بود و باش سے صحیح قائم رکھی جا سکتی ہے + اور یہ غیر صحیح ہو جاتی ہے جب کبھی کہ جسم مین مادہ فاسد موجود ہے یا جب کہ مزمن اور پوشیدہ حالت مرض کی شروع ہونے لگتی ہے +

یہ صرف وہی شخص ہے جسکے جسم مین کہ مادہ فاسد پہلے سے موجود ہے جو کہ کسی مرض آلات تناسل مین مبتلا ہو سکتا ہے + اس طور سے یہ بتلایا جا سکتا ہے کہ کیونکر ایک شخص مین تو سوزاک ۔ آتشک ۔ اور آتشک کے پھوڑے کا زہر اثر کرتا ہے اور دوسرے مین نہین کرتا + مجھے ایسی حالتین معلوم ہین جسمین کہ دو شخصون مین سے جنکو مرض کے لگنے کا ایک ہی سا موقع تھا ۔ ایک بالکل اچھا رہا اور دوسرے کو مرض لگ گیا +

مجھے ایک دوسری حالت بھی معلوم ہے جسمین کہ ایک عورت ایک عرصہ دراز تک صرف ایک ہی شخص کے ساتھ صحبت کیا کرتی تھی اور وہ مرد بھی صرف اسی عورت کے ساتھ صحبت کیا کرتا تھا + اس مرد کے اس جگہ سے چلے جانے کے بعد ایک دوسرے شخص نے اس عورت پر قبضہ کیا + اب اگرچہ ان مردون مین کوئی بھی مریض نہ تھا نہ کسی دیگر عورتون کے ساتھ صحبت کی تھی ۔ مگر دوسرے شخص کو تھوڑے ہی عرصہ مین آتشک ہو گئی حالانکہ اس عورت کو اس مرض کا ذرا بھی اثر نہوا +

جیسا کہ ذکر چکے ہین مادہ فاسد جو کہ ایک شخص کے آلات تناسل مین جمع ہو گیا ہو وہ صحبت کرنے سے براہ راست منتقل ہوتا ہے اور دوسرے شخص کے مادہ فاسد پر ایسا اثر کرتا ہے جیسا کہ خمیر گوندھے ہوئے آٹے مین ۔ اور جوش پیدا کرتا ہے خصوصاً جبکہ باہمی مساوات کی وجہ سے جسم پر ایک قسم کا تقویت و

امراض آلات تناسل

لتسکین وہ اثر پیدا ہوا ہے + اس اثر کیوجہ سے جسم مین اسقدر قوت بڑھتی ہے کہ اُسمین مادۂ فاسد موجودہ کو بذریعہ کیوریٹیو کرائی سس (مثل آتشک وادسکے پھوڑے وسٹور اکے) خارج کرنیکی کوشش پیدا ہو جاتی ہے + یہ واقعات ان حالات پر بھی جو کہ اکثر وقوع مین آتے ہین روشنی ڈالتے ہین جسمین کہ مثلاً ایک شوہر اپنی بیوی سے بہت سالہا سال ہم صحبت رہنے کے بعد اتفاقیہ کسی دوسری ظاہرا تندرست عورت کے ساتھ صحبت کرکے مرض آتشک مین مبتلا ہوجاتا ہے + زن وشوہر کی آپس کی صحبت نے ایسا کوئی اثر نہ دکھلایا۔ دونون شخصون کے جسمون نے باہمی کمی وبیشی پوری کرلی تھی۔ برعکس اسکے جدید صحبت کو بالکل مختلف قسم کے مساوات کی ضرورت پڑی تھی جس سے کہ مرض پیدا ہوا +

مین ان حالات کو صرف یہ ظاہر کرنیکے لیئے بیان کرتا ہون کہ امراض آلات تناسل کسطور سے پیدا ہوتے ہین اور چھو لینے سے لگ جانے والے مادہ کا براہ راست داخل ہونا اس حالت مین کیا اثر رکھتا ہے + میرے ارادہ سے یہ بہت دور ہے کہ مین تعلقات ناجائز کی کسیطور سے بھی امداد کرون + لیکن یہان مجکو مرض اوسکی خاصیت۔ اوسکے سبب اور علاج سے کام ہے اور اسوجہ سے ضروری ہے کہ ایسی تمثیلات کو پیش کرون جیسی کہ اوپر آئی ہین جو کہ افسوس ہے کہ بہت ہی زیادہ پائی جاتی ہین +

پس ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ امراض آلات تناسل جسم کے کیوریٹیو[۱] کرائیسس ہی ہین جسکے ذریعہ سے کہ جسم مادۂ فاسد کے جو اُسمین موجود ہے نکالنے کی کوشش کرتا ہے + پس شفا حاصل ہونیکے لیئے ہمکو مرض کے سبب کو دور کرنا چاہیئے یعنی مادۂ فاسد کو جو جسم مین موجود ہے۔ اوسکے دور کرنے سے تمام بیماریان جو اُسکے سبب سے پیدا ہوئی ہین رفتہ رفتہ خودبخود دور ہو جاوینگی + ادویات کے ذریعہ علاج کرنے والون کی یہ غلطی بہت ہی زیادہ نقصان رسان ہے۔ پچکاری سے ادویات کو (بہت ہی زیادہ خطرناک زہرون کو) مثلاً پارہ کو اوسکی مختلف شکلون مین۔ آیوڈین۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ آیوڈوفارم وغیرہ کو جسم کے اندر پہونچاکر ڈاکٹر لوگ مرض کو شفا کرنا خیال کرتے ہین۔ حالانکہ اصلیت مین وہ جسم کے شفا کرنے کے فعل کو محض دبا دیتے ہین + یہ بات قدرتاً جسم کی اصلی قوت کے خرچ پر ہوسکتی ہے۔ جو کہ دوسری حالت مین شفا حاصل ہونے کا موقع پیدا کرتی + زہر کے جسم مین داخل ہونے پر جسم کی اصلی قوت اوسکو غیر

---

[۱] یعنی وہ موقعے جنمین کہ جسم شفا حاصل کرتا ہے +

مضر کرنیکی کوشش کرتی ہو تاکہ جسم قایم رہے + پس اسطریقہ سے یہ اپنے شفا کرنیکے کام سے بالکل ہٹا دیجاتی ہے + جسکو کہ اطبا لوگ آرام کہتے ہین - وہ اس طور سے بمقابلہ اصلی بیماری کے ایک بہت بڑی مضرت معلوم ہوتی ہے + تاہم اسکی اصلی خاصیت پوشیدہ ہے - کیونکہ یہ ایک دلپسند اور دہوکہ دینے والی پوشاک مین حالت پوشیدگی کی جو کہ بلا تکلیف ہو اور مغالطہ دینے والی ہے پہنے ہوئے ہے + پس اسکو غلطی سے - جب کہ یہ حالت پیشتر کے مرض آلہ تناسل کے تیز علامات کو ظاہر نہین کرتی - بہت سے لوگ شفا خیال کر لیتے ہین + لاجواب ثبوت اپنی تائید مین رکھکر مین اس پیشہ طبابت کے (جو بہت اچھا کہا گیا ہے) ایسی سخت غلطیان کرنیکی اسطور سے مذمت کرنا چاہیے سمجھتا ہون + اسمین سے چند ثبوت مین یہان پیش کرونگا +

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہین امراض آلات تناسل کو ادویات کے ذریعہ سے دبا دینے سے کوئی بھی بہتری معلوم نہین ہوتی بلکہ صرف ایک نمایشی[۵۱] صحت یعنی حالت مرض کا بڑے نقصان دہ درجہ تک بڑہا دینا ہے + اگر ہم جلد یا دیر مین - گو کہ یہ ہون کیون نہ لگ جاوین - اور شخص کی جسکا جسم دواؤنکی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو - اصلی قوت پھر لے آنے مین کامیاب ہون تو یہ ہوگا کہ تمام علامات جو کہ دبا دی گئی ہین پھر چند روزہ ایک ہلکی صورت مین نمودار ہونگی + میرے مطب مین یہ امر بہت ہی مضبوط طور سے بیشمار مرتبہ ثابت ہو چکا ہے + میرے غسلون کا مادہ کو خارج کرنے کا فعل ہمکو ان امراض کو اچھی طور سے قابو مین رکھنے کے قابل کرتا ہے کہ وے اپنی ہیبت ناک شکل کو بالکل[۵۲] دور کر دیتے ہین + کسی شخص کو ان نہایت ضرر کیورے ٹیوکراہی سیس کا خوف نہین ہونا چاہیئے + مادہ فاسد کے جسم مین منتشر ہونے کے جو ضروری نتائج ہین نیز ان ادویات کے جو کہ خارجی[۵۳] طریق استعمال کیگئی ہین +

میرے طریق علاج مین جملہ امراض آلات تناسل بلکہ بہت خوفناک سفلس تک بھی اپنی مجب وضع کو چھوڑ دیتی ہین + مین مبالغہ نہین کرتا جبکہ مین اس بات کا دعوی کرتا ہون کہ یہ مرض جو کہ ادویات کے ذریعہ لاعلاج ہے میرے طریق علاج سے مثل کسی دیگر مرض کے (اور مریض کی آیندہ نسل پر کسی برے اثر پڑنے کا اندیشہ نہین ہے) جڑ سے جاتا رہتا ہے +

---

۵۱ اچھے ہونے کا صرف نام ہی نام ہے + ۵۲ یعنی ایسی ہو جاتی ہین کہ ان سے کسی خطرہ کا اندیشہ نہین رہتا +
۵۳ یعنے مثل مرہم وغیرہ کے جنکا استعمال کہ امراض آلات تناسل کے زخمون پر کیا جاتا ہے +

امراض آلات تناسل

اوسی کے ساتھ ہی مین یہ کہنے سے بہت دور ہون کہ ہر مریض سفلس قابل علاج ہے بلکہ صرف ان لوگ جنکا کہ ہاضمہ درست ہونے کے قابل ہے (قابل علاج ہین) + اون حالتون مین بھی جبکہ یہ علاج بہت عرصہ تک کرایا جاوے تو ہمیشہ بلحاظ قوت زندگی اور خاصیت مادّہ فاسد جو کہ مریض مین موجود ہون شفا ہونا ممکن ہے +

جیسا کہ ذکر ہوا ہے کسی مرض آلہ تناسل کا ظاہر ہونا یقینی علامت اس بات کی ہے کہ جسم مین مادّۂ فاسد بہت زیادہ موجود ہے۔ یا دوسرے الفاظ مین۔ علامت پوشیدہ بیماری کی ہے + اگر شفا نہ ہو تو یہ بیماریان دوسری مرض اور معمولاً خراب تر امراض مثلاً دمہ۔ امراض پھیپھڑہ۔ سِل۔ سرطان۔ مرض دل۔ استسقا۔ نقرس وغیرہ کی ابتدائی حالت ہو جاتی ہین + اور اگرچہ یہ ہمیشہ خود مریض ہی مین نہ ظاہر ہوویں۔ تاہم بدقسمتی سے غلط علاج ادویات کے نتائج صرف بہت ہی زیادہ اوقات اولاد مین دکھلائی دیتے ہین + بہت سی سادہ دل اور پاکدامن مائین اپنے بچون مین کسی ایسے مرض جیسا کہ پھیپھڑون کا مرض سِل۔ گلٹیونکا بڑھنا۔ ریکٹس کے نمودار ہونیکے سبب کو خیال مین لانیسے قاصر ہین کیونکہ وہ ان امراض کی صحیح وجہ کو نہین جانتے ہین اور اپنی[۵۱] ذات پر الزام لگا نہین سکتیہین[۵۲] + اور اپنے شوہر کے خفیہ امراض آلات تناسل اور اوسکے اولاد پر اثر سے وہ بالکل ناواقف ہین + یہان پر ہم اولاد کی طرف والدین کے گناہونکو دیکھتے ہین۔ بیمار اور کمزور بچہ مثل ایک آئینہ کے ہے اور میری نئی ہدایات سے واقف ہو کر اُسکے ذریعہ سے اوسکے والدین[۵۳] کی جسمانی حالت تندرستی۔ بچہ کے ولادت کے وقت کی ٹھیک ٹھیک جان لیجا سکتی ہے +

بہت ہی عام امراض آلات تناسل مثلاً سفیدی و سوزاک کے طریقہ و روش کا امتحان کرنے پر ہمکو اور تازہ پختگی مادّہ فاسد کے متعلق اپنے اصولون کی ملتی ہے + مقامی سوزش کو لیکر طبیعت مادّہ خراب یا فارن (پیپ) کو جسم سے باہر نکالتی ہے + اس جوش کھانے والے بخار لیے ہوئے طریقہ کی وجہ سے اندرونی اعضا مین بھی ساتھ ہی ساتھ تکلیف اور سوزش ہو جاسکتی ہے جب کہ کسیکو یہ نہین معلوم ہے کہ اس کارروائی کو جسم کیلیے کسطور سے بالکل ہی غیر مضر بنایا

[۵۱] یعنی یہ نہین کہتا ہون + [۵۲] کیونکہ وہ پاک دامن رہی ہے اور اُسکا واقعی کوئی قصور بھی نہین ہی + [۵۳] یعنی والدہ کی تو ایام حمل کی حالت جسمانی اور والد کے نطفہ قرار پانے کے وقت پر والد کی حالت جسمانی کا اندازہ بچہ کی حالت تندرستی سے کیا جاسکتا ہے +

مضر کرنیکی کوشش کی جاتی ہیں یہ کارروائی ایک کیوریٹیو کرائسس[1] ان الفاظ کے صحیح معنی میں ہوگی + جتنا کہ زیادہ
مادہ فاسد کی خارج ہوگی اُسیقدر زیادہ پاک کرنیوالا اثر جسم پر پڑیگا + خاص بات یہ ہے کہ اس خارج کرنیوالے طریقہ
کو جسم کیلئے جسقدر کہ کم تکلیف دہ اور کم خرابی ڈالنے والا ہوسکے بنانا چاہیئے - اور اسکے ساتھ ایسا نہو کہ جسم کے پورے
کام کرنے میں خلل ڈالے + میرے غسلون کے ذریعہ سے جو کہ ہر مریض کے حالات کے موافق تجویز کیئے جاوینگے
ہم بہت ہی قابل اطمینان طریقہ میں اس مقصد کو حاصل کرتے ہین + ہمارے علاج کا انحصار قدرتاً مادہ فاسد
کے مقدار و وسعت پر ہوگا +
اون علاجون کو جنکا کہ امراض آلات تناسل میں ڈاکٹر لوگ استعمال کرتے ہین ذرا خیال میں لائیے مثلاً بذریعہ پچکاری
کاٹ کرنیوالی ادویات سیسہ - پارہ جست - ایوڈو فارم پانی کے ہمراہ مثانہ اور اندام نہانی کے اندر اس
غرض سے پہونچائی جاتی ہین کہ مہربان نیچر (طبیعت) کے مواد خارج کرنیکی کوششونکو زبردستی روکدیا
جاوے + ادویات کی محض خاصیت ہی اس امر کیلئے کافی ہے کہ روکنے کی کوششونکی بیہودگی کو دکھلاوے +
یہ تعجب کی بات ہے کہ کسی نے ابتک اپنے آپسے یہ سوال نہین کیا کہ پیپ کہان چلی جاتی ہے بعد اسکے
کہ اُسکا نکلنا ادویات کے ذریعہ روک دیا جاتا ہے + نیچر کوئی کام بغیر کسی خاص وجہ کے نہین کرتی +
قدرتی کارروائیون کو قدرتی وسائل سے ہی امداد پہونچائی جاسکتی ہے نہ کہ خلاف قدرت
علاجون سے جو کہ زندگی کے تمامی حالات کے خلاف واقع ہون +
ادویات کے ذریعہ علاج کے پختہ اعتقاد والونکی ہی فاش غلطی کی وجہ ہے کہ ہر جگہ پاگل خانے شفاخانے
بہت ہی کمزور مریضون کی علاجگاہین - اور ایسے مقامات جو کہ تندرستی حاصل کرنے کیلئے مخصوص کیئے
گئے ہین - اسطور سے بڑہتے چلے جاتے ہین جیسے سانپ کی چھتری[2] یا کوکرمتا + اگر پیشہ طبابت کے علاج واقعی نفع
پہونچانیوالے ہوتے تو ہر شخص برخلاف مذکورہ کے ایسے گھرونکی تعداد مین کمی ہونیکی امید رکھتا +
موجودہ باب کے بند کرنے مین مین دو وقوعے اپنے مطب مین سے پیش کرونگا + چند سال ہوئے کہ ایک شخص نے
جسکی عمر قریب پچاس برس کے تھی مجھسے ایک سخت بیماری دل کے متعلق مشورہ لیا + بعد اسکے کہ مین نے اُسکو ضروری
مشورہ دیا اور میرے علاج کو دو ہفتہ تک عمل کرنیکے بعد گردے کی ایک پہلی بیماری پھر نمودار ہوئی - اور جب یہ
اچھی ہوگئی تو پھر ٹھیک دو ہفتہ بعد سوزاک نے زور دکھلایا جس مین کہ وہ اٹھارہ برس پیشتر مبتلا ہوچکا تھا +

[1] یعنی جسم کو شفا دینے کا عین طریقہ ہوگا + [2] ایسے اشخاص کیلئے جو کہ چارپائی سے اُٹھ نہین سکتے + [3] پہاڑون مین جیسے منصوری و نینی تال وغیرہ +

امراض آلات تناسل

دونون بیماریان بمقابلہ اُسوقت کے جبکہ اُسکو اولاً ہوئین تھین بہت ہی ہلکی صورت مین ظاہر ہوئین + ایک ہفتہ کے اندر سوزاک بھی اچھا ہوگیا۔ اور مریض کی تندرستی تعجب انگیز طریقہ مین ترقی کرنے لگی۔ اور اُسکے دل کی بیماری پورے طور سے دفع ہوگئی + دوران علاج مین مریض نے مجھسے کہا تہا کہ پہلے جب اوسکو سوزاک ہوا تھا تو اُسنے دو بہت مشہور پروفیسرون سے مشورہ لیا تہا جنکے علاج کا وہی اثر ہوا تہا جسکی کہ خواہش کی گئی تھی یعنی علامات سوزاک کا دور ہوجانا + چند سال بعد سوزاک پھر لوٹ آیا۔ اور دوسری مرتبہ استعمال ادویات سے اوسکی شکایت جلد رفع ہوگئی + دو برس اسکے بعد مرض گردہ نے اوسپر حملہ کیا تھا جسنے کہ اوسکو زیادہ تکلیف دی تھی + آٹھ بڑے مشہور حکیمون سے مشورہ لینے کے بعد یہ مرض بھی بذریعہ ادویات اسقدر دب گیا تھا کہ خوف دلانے والی علامات دور ہوگئی تھین + بہت دن نہ ہونے پائے تھے کہ دل کی بیماری شروع ہوگئی تھی جسنے کہ ہر ایک علاج[۵۱] کی اطاعت قبول کرنیسے انکار کیا۔ اور آخرکار استسقا کی حالت مین پہونچنے کا خوف دلاتی تھی چنانچہ اوسکو سمجھایا کہ سوزاک کو آرام نہین ہوا تھا بلکہ جسم کے اندر دبا دیا گیا تھا۔ اور اسطریقہ سے اُسکے بعد والے مرض گردہ کی ابتدائی حالت ہوگیا تھا اور جو کہ دبا دیے جانے پر[۵۲] اپنے نمبر مین مرض دل کے ہونے کا باعث ہوا جو[۵۳] بلا میرے علاج کے استسقا ہوگیا ہوتا +

اب مین ایک سفلس (آتشک) کے مریض کا بیان کرتا ہون

بیرن وان ای عمر ۴۷ سال نے چند سال ہوئے کہ سفلس کے بارہ مین جسمین کہ وہ دس سال مبتلا رہے تھے مجھسے مشورہ لیا + اُنہون نے بتلایا کہ مشہور ڈاکٹرون نے اونکے جسم پر پارہ کے مرکب ادویات ملکر کسطور سے اونکا الوپتھک معالجہ چار مرتبہ کیا تھا + اسیطور سے پوٹیسیم آیوڈائڈ کا استعمال بھی اوسکے ساتھ کیا گیا تھا لیکن باوجودان تمام باتون کے علامات سفلس لوٹ آتی تھین اور منہ مین اور پیرون پر کشادہ زخم نمودار ہوگئے تھے + نتیجہ یہ ہوا کہ اوسکا اعتقاد الوپیتھی سے بالکل اوٹھ گیا۔ زیادہ تر اسوجہ سے کہ اوسکی عام تندرستی پارہ ملی ہوئی ادویات سے علاج کرنیکے بعد ایسی عمدہ نہ رہی تھی جیسی کہ پیشتر تھی + حال مین ایک قسم کی تکلیف اُسکے سر مین معلوم ہوئی تھی

[۵۱] یعنی کہ علاج سے بھی کم نہ ہوئی تھی + [۵۲] یعنی مرض گردہ + [۵۳] یعنی مرض دل +

اور اُسکا شفاف حافظہ جاتا رہا تھا + مینے اپنے سائنس آف فیشیل ایکسپریشن کے ذریعہ سے معلوم کرلیا کہ میرا مریض ایک بہت زیادہ مقدار مادہ فاسد کی جسم مین رکھتا ہے اور علاوہ اسکے ادویات زہر پھیل جانیکی علامات بھی صاف عیان تھین + یہ بہت صاف معلوم ہوتا تھا کہ پارہ کے استعمال سے سِفلس پوشیدہ کردی گئی تھی + مین نے دو یا تین غسل روزانہ اور سادہ قدرتی غذا بتلادی + نتیجہ اچھا ہوا کیونکہ نصف سال مین مریض کی حالت بالکل تبدیل ہوگئی سب مین زیادہ اُسکے ہاضمہ نے ترقی کری اور اوسکی شکل بھی تازہ اور تندرست ہوگئی + سبب کے دور ہونیکے ساتھ ہی سِفلس بھی بالکل دور ہوگئی اور نہ یہ پھر کبھی عود کریگی + اور زیادہ رپورٹین ان معالجات کی حصہ چہارم مین ملینگی +

ضعف باہ - نامردی - موجودہ نسل کی ذلیل حالت کا مضبوط ثبوت اس بیماری ضعف باہ کے عوام مین موجود ہونے سے اور زیادہ کوئی نہین ہے + میڈیکل سائنس[1] نے اسوقت تک اس بیماری کے لیئے کوئی علاج دریافت نہین کرپایا ہے + چونکہ پیدائش مرض کی خاصیت سے یہ ناواقف ہے اسلیئے اسکا مقابلہ کرنیکے لیئے بالکل کمزور ہے + ادویات مین پختہ اعتقاد رکھنے والا شخص اس بات کو نہین جانتا کہ مریض کی ہر ایک بیماری کی حالت کا باعث محض جسم مین مادہ فاسد کا موجود ہونا ہی ہے + ضعف باہ کا ہر مریض صحت پاسکتا ہے اگر ہم جسم سے مادہ فاسد دور کرسکین + اپنے طریق علاج کا تجربہ اور اُسکے عمدہ نتائج کو اپنے پاس موجود رکھکر ہم ایسی خوش حالت مین ہین کہ یہ مقصد حاصل کرسکین + اپنے دل مین بلا کسی اندیشہ کے مین یہ کہہ سکتا ہون کہ بہت سے مریضونکو شفا اسوقت تک ہوچکی ہے اور اس مرض کو شفا ہوتی چلی جائیگی اگر میرا طریق علاج سمجھکر استعمال کیا جاوے اور یہ علاج مضبوط ارادہ[2] کے ساتھ جاری رکھا جاوے + آلات تناسل مین اونکے کام کرنے کی قوت کی تمام خرابیان اُنکے سبب کے دور کردینے سے دور ہوسکتی ہین + اوسیطور سے خواہش نفسانی بھی درجہ اعتدال پر لائی جاسکتی ہے - تاکہ صحت یاب شخص بلحاظ حالت خواہش نفسانی بالکل قدرتی طور سے زندگی بسر کرنیکے قابل ہوجاوے + کتنی زیادہ اوقات یہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ مضبوط سے مضبوط اخلاقی اصول آلات تناسل کی بڑی سے بڑی غیر قدرتی زیادتیون سے مثلاً جیساکہ جلق سے محفوظ رکھنے مین ناتوان ہین +

---

[1] اشارہ ہے طرف میڈیکل سائنس کے + [2] انگریزی مین جو الفاظ اس موقع پر استعمال کیئے گیئے ہین اون سے مطلب ایسے مضبوط ارادہ سے ہے جیسے کہ فولاد مضبوط ہوتی ہے +

امراض آلات تناسل

بہت سی تحریرات اظہار مشکوری سے - جنکا کہ مین سچے مرد اور نوجوانان نیک چلن سے جنہون نے کہ میرے طریق علاج سے ان عادات مہلک سے آزادی حاصل کی ہے مستحق ہوا ہون - مجھے تسکین وہ یقین حاصل ہوتا ہے

(ملاحظہ فرمایئے رپورٹین صحت یابی کی حصہ چہارم مین)

عورات مین ضعف باہ کو بانجھپن جانتے ہین - اندرونی آلات تناسل کی خراب ساخت یا وجہ اوسط سے کمی و بیشی ہونے کیوجہہ سے ہی محض یہ واقع ہنین ہوتا ہے - ان آلات مین کلیتاً عدم احساس[1] بھی ہوسکتا ہے + مین نے اس معاملہ پر وضاحت کے ساتھ حصہ سوم کے باب موسومہ امراض عورات مین بحث کی ہے +

مردون مین خواہش نفسانی کی حالت عورتون کی حالت سے بالکل مختلف ہے اور اسوجہ سے مردون مین ضعف باہ بھی دوسری شکل مین ظاہر ہوتا ہے + اس حالت کے ظہور مین آنیکے برسون قبل ہم مقررہ علامات دیکھ سکتے ہین یعنی اعتدال سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی اور عصابی خواہش جماع یعنی مرض ہرمن کا اثر + بچون اور نوجوان آدمیون مین ایک قسم کی زیادہ کھجلاہٹ ہوتی ہے جو مرض سوزش آلات تناسل سے پیدا ہوتی ہے اور اسی سے وہ خرابی جوکہ آجکل اسقدر زیادہ پھیلی ہوئی ہے یعنی جلق پیدا ہوتی ہے + بالغ آدمیون مین یہ کھجلاہٹ غیر معمولی زیادتی خواہش جماع کی شکل مین ملتی ہے اور اسی کے ساتھ دل کم و بیش محض خیالات عشق بازی مین گرفتار رہتا ہے + عورتون کے روبرو ایک قسم کی بڑھی ہوئی شرم جوانون مین پیدا ہوجاتی ہے جوکہ بہت سی حالتون مین پورے خوف کی حد تک پہونچ جاتی ہے اور قریب قریب ہمیشہ نامردی یا ضعف باہ اسکے ساتھ ہی ساتھ موجود ہوگی + اگر آجکل دن ہم اچھے درجہ کے اتنے زیادہ آدمیونکو بلا شادی کیئے ہوئے پاتے ہین تو اس واقع کا اصلی سبب عورتونکی موجودگی مین ایک قسم کی شرم ہے جو نامردی کی وجہہ سے پیدا ہوجاتی ہے + کتنے زیادہ جوان آدمی عالم شباب مین عورت کے ساتھ مناسب طور سے ہم بستری کرنیکے بالکل ہی ناقابل ہوتے ہین کیونکہ جلق کیوجہہ سے نامرد ہوگئے ہین + کتنی ہی خودکشیان یا اوسکے اقدام کیا اسی سبب سے منسوب نہین کیے جاوینگے[2] ؟

مندرجہ ذیل دلچسپ واقع کا بیان تمثیلاً پیش کیا جاتا ہے

اب سے چند سال پیشتر ایک نوجوان شخص عمر ۲۳ سالہ نے جوکہ ایک بڑی ریاست کا وارث تھا مجھ سے مشورہ لیا +

---

[1] یعنی حس قطعی جاتی رہی + [2] یہ سوال ہے - مطلب یہ ہے کہ اسی سے منسوب کیئے جاوینگے +

بارہوین سال کی عمر سے وہ جلق کی مشق کیا کرتا تھا - اب اوسنے میرے طریق علاج کو جسکی کہ اوس سے بڑی سرگرمی کے ساتھ سفارش کی گئی تھی اپنی بدکاری پر قابو حاصل کرنیکے لیئے آزمانا چاہا + دن رات وہ اپنی تکلیف کے خیال مین رہتا تھا - اوس وقت وہ کوئی چیز سیکھنے کے قابل بالکل نہ تھا + اگرچہ وہ اپنی تمام قوت کے ساتھ اس سے بچنے کی کوشش کرتا تھا لیکن پھر بھی وہ اس ذاتی خرابی مین پڑنے کے لیئے مجبور ہوتا تھا - بقول خود لاچار تھا + بے فائدہ کسی علاج کی تلاش مین اب تک رہا تھا - اوسکی قوت ارادہ بھی اسقدر مضبوط ثابت نہوئی کہ اوسکے دفعتًا اندرونی دھکے کو روک سکے + یہ سچ ہے کہ بعض اوقات وہ بہت ہی بڑا ارادہ کرکے اس برائی کو مہینون تک دور کرنے مین کامیاب ہوا - مگر پھر دفعتًا ایسے اندرونی دھکے کے - جو کہ روکا نہین جاسکتا - قابو مین آکر اور بھی زیادہ اپنے نفس امارہ کے شوق پورا کرنے مین اپنے آپ کو لگاتا + بہت ہی زیادہ اندرونی ناراضی کے خیال نے اوسپر قبضہ کرلیا تھا - دنیا مین اپنے آپ کو بیکار سمجھتا تھا - خودکشی کرنے کے خیال مین ادھر اودھر پھرتا تھا + اب اوسکے والدین نے اوسکی شادی کرنی چاہی مگر بوجہ بالکل نامرد ہونے کے اوسکو اس سے نفرت معلوم ہوئی + میرے طریق علاج مین اوسنے اپنی اخیر امیدین قایم کرین - اس سے اگر کامیابی نہوئی تو وہ شادی کرنے سے انکار کریگا +

بذریعہ سائنس آف فیشیل اکسپریشن اوسکی حالت کے جانچ کرنے سے یہ ظاہر ہوا کہ اوسکی نامردی کا سبب پرانی سوء ہضمی تھی + بوجہ شروع جوانی اوسکا جسم شفا حاصل کرنے مین پھر بہت عمدہ طریقہ مین کام کرے گا - پس مین اوسکو بہت اچھی امیدون کا یقین دلاسکا + ایمانداری اور مضبوطی کے ساتھ اوس نے میرے طریق علاج پر عمل کیا - اور چند ہی مہینہ کے بعد اوسکی حالت بہت درست ہوگئی + میرے خیال کے سچ ہونے کی ایک اور بہت صاف شہادت یہان دستیاب ہوئی + غسل جو کہ مرض کی جڑ تک سیدھے پہونچ گئے قدرتی اور غیر محرک غذا سے ملکر بہت ہی موثر ثابت ہوئے + بعد تیرہ مہینے کے علاج کے نامردی اور جلق اوسی طریقہ مین صحت پاگئے جیسے کہ اور بہت سی دوسری بیماریون کا علاج کامیابی کے ساتھ ہوا ہے +

---

۵۱ یعنی جسم بوجہ جوان عمری کے شفا کے حاصل کرنے مین مدد دیگا +

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس - یوریمیا - بڈویٹنگ - امراض جگر سنگ جگر یا سنگ مرارہ - یرقان - انتڑیون کی بیماریان - تلوؤن کا پسیجنا - ہرپیز -

بہت سی بیماریون کی حالتونکو جنہین کہ معمولی آدمی کے نزدیک کوئی باہمی تعلق نہین اسطور سے ایک ہی زمرہ مین رکھنا بہت بیقاعدہ اور بالکل ہی بے ترتیب معلوم ہوگا + پیشہ طبابت کی نگاہ مین یہ سچ ہی کہ یہ سب مختلف بیماریان ہین اور ہر ایک کا پس علاج بھی خاص ہی + تاہم اس ہیرے نئے علم شفابخشی کے آئینہ[1] کے نیچے ہم انکی مشترکہ اصلیت اور قریبی تعلق کو دریافت کرنیکے قابل ہین + سب بیماریون کی ابتدا کا پھر آسانی سے بوجہہ اجتماع مواد فاسد ہونا سمجھہ مین آسکتا ہے - اور اس موقع پر ہمکو خصوصاً اوس اجتماع مواد فاسد سے کام ہے جوکہ اون اعضا کے معمولی کام پر اثر ڈالتا ہے جوکہ فاضل مادّہ کو جسم سے خارج کرنے مین بہت ضروری ہین - مثلاً گردے اور جسم کی جلد (کھال) + اُن ہواؤن کے ذکر سے بھی یہان ہی تعلق ہے جوکہ معدے مین بوقت ہاضمہ اوٹھتی ہین جوکہ ریاح کہلاتی ہین +

یہ ہوائین ہاضمہ کی نالی مین پھیلنے کی وجہ سے اور انتڑیون کی حرکت کی وجہہ سے (جوکہ کیڑے کی حرکت کے مانند ہوتی ہے) اولاً کھانے کو آگے بڑھاتے ہین - اور دویم بخارات کی حالت مین بوجہہ اپنی قوت پھیلاؤ کے وے (ہوائین) ہاضمہ کی نالی کے دیوارون مین گذر کر تمام جسم مین اور خون مین سرایت کرتی ہین +

[1] جیسے کہ خوردبین کے نیچے کسی چیز کو رکھکر بخوبی دیکھہ سکتے ہین اور اُسکی باریکی دریافت کرسکتے ہین اُسیطور سے اس نئے علم کو اس آئینہ خوردبین سے تشبیہ دی گئی ہے +

اسکو صاف سمجھانے کے لیے مین آپکے روبرو ایک تمثیل پیش کرونگا + پانی زمین پر محدود کیا گیا ہے سمندرون مین - جھیلون اور دریاؤن مین - گویا کہ زمین پر ایک طرح کی پانی کی رگین ہین - جو جسم انسانی مین خون کی نالیون سے مشابہ ہوتی ہین + تو بھی اسی کے ساتھ مین پانی بخارات کی شکل مین تمام ہوا مین اور زمین کے تمام حصون مین بھرا رہتا ہے + غذا اور پانی کی بھی جو کہ جسم مین داخل ہوتا ہے وہی حالت ہے + ظاہرا[۵۱] وہ مقررہ رستون اور اعضاؤن مین محدود رہتی ہین لیکن بخارات کی صورت مین وہ تمام جسم مین گھسی ہوئی رہتی ہین + اسوجہ سے پھول شراب (بییر[۵۲] - واین - برانڈی) بہت جلد اُسکے پینے کے بعد ہی تمام جسم مین اثر دکھلاتی ہے - خصوصاً سر مین - حالانکہ اُسکے بخارات بشکل پسینہ اور بشکل ہوا اگر جلد اپنا فعل مناسب طور پر کرتی ہو جسم کے باہر خارج بھی ہو جاوین + وسے بلا پسینہ کے اور بشکل پسینہ ہر دو طریق سے خارج ہوتے ہین + یہ پسینہ قریب قریب ہر شخص مین مختلف بو کا ہوتا ہے + جب کبھی اُسمین پرانا مواد فاسد معمول سے زیادہ ملا ہوتا ہے تو اسکی بو ناگوار ہوتی ہے + تندرستی کی حالت کا پسینہ برعکس اسکے ہماری قوت شامہ پر خراب اثر نہین ڈالتا ہے + جسم کے اندر اُن بخارات کا اخراج گردون مین کو بھی ہوتا ہے - رطوبت سے ملکر وے گردو نکے ذریعے نالیون مین ہوکر مثانہ مین پہونچتے ہین + پسینہ اور پیشاب اسلیے قریب قریب ایک ہی سے اشیا ہین جو کہ جسم سے خارج ہوتے ہین - جیون ہی کہ مثانہ کافی طور سے بھر جاتا ہے پیشاب کی حاجت معلوم ہونے لگتی ہے فوراً رفع کر لینی چاہیے اگر جسم کو ضرر واقعی پہونچانا منظور نہین ہے + یہ بات ایسی زیادہ ضروری ہے کہ اسکا فکر ترک نہین کیا جا سکتا + بدقسمتی سے موجودہ زمانہ کے رواج اور حجاب اکثر ہملوگونکو اس امر مین اسطرح سے عمل کرنے مین جیسا کہ ہمکو کرنا چاہیے باز رکھتے ہین - پس اس مین زیادہ تعجب نہین ہے کہ ہمکو گردون اور مثانہ مین وہ مادہ[۵۳] موجود ملے جو کہ خارج ہو جانا چاہیے تھا + والدین اور اوستادون کو پورے طور سے تنبیہ نہین کیجا سکتی کہ وہ اپنے بچونکو پیشاب اور پائخانہ کے روکنے کی خرابیون کو اچھے طور پر سمجھا دوین + کسی حالت مین بھی بچون کو

---

[۵۱] غذا اور پانی + [۵۲] انگریزی شراب کی قسمین ہین + [۵۳] یعنی کتنی ہی تنبیہ کرین وہ اس اہم معاملہ مین کافی خیال نہین کیجا سکتی ترجمہ انگریزی محاورہ سے کیا گیا ہے مگر مطلب اُسکا یہ ہی ہے جو کہ مذکور ہوا +

مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

بلکہ محض [illegible] مرض [illegible] بالغونکے جلد تبدیل ہوتی ہی اور جسکی کہ قوت زندگی بھی بہت زیادہ
ابتدا [illegible] سیات رفع کرنیسے روکنا نہین چاہیئے اگر یہ ہمکو منظور ہی کہ اونکو مضر بلکہ
[illegible] ایک مثانہ مین سے پیشاب ٹھیک وقت پر خارج نکیا جاوے - تو مثل ہر شی کے جسم
[illegible] بیرونی بجنبہ تبدیلی ہوتی رہتی ہی جوش ہوتا رہتا ہی + حرارت مثانہ مین بڑھجاتی ہی اور رقی
[illegible] ملتی ہی اسکا رقیق مادہ بشکل بھاپ اوڑنے لگتا ہی اور اوسکے نمک[52] رہتے جاتے ہین +
[illegible] بندی نکالنے [illegible] گردونکی آیندہ کی خارج کی ہوئی رطوبتین مثانہ مین جانیسے رکجاتی ہین اونمین
[illegible] خراب حالتین بھی واقع ہوتی ہین + اگر مثانہ یا انتڑیونکے خالی کرنیکی حاجت ٹھیک وقت پر رفع نکیجاوے
[illegible] بیطس خارج رہتی ہی اور بعدہ پھر اگر ہم چاہین بھی تو مشکل سے معلوم ہوتی ہی + لیکن تب پیشاب کا
[illegible] اون مریضونکو جو بھاپ مثانہ مین کم ہوجاتا ہی پس ضرور پھر جسم مین ہی چلا گیا ہوگا + کچھ حصہ پیشاب کا ہم جانتے ہین
[illegible] کو وسے کم کرنے جوش ہونیکے پھر حالت بھاپ مین ہوگیا ہی اور تمام جسم اور خون مین اوسیطور سے ملگیا ہی
پتھری ایسے وقت ہین + (بول کے) اس طریقے سے بھاپ ہوکر اوڑجانیکی حالت مین نمک ہاے دیگر
سبب دور کردیون اور مثانہ مین بشکل چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے بلوری شیشہ کے ٹکڑونکے رہجاتے ہین
پیشاب کے ساتھ ہمیشہ سب نہین - خارج ہوجاتے ہین + پیشاب کے برتن کی تلچھٹ کو اگر خوردبین وسے گونہ
وہ کسقدر زیادہ امتحان کرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ اسمین زرد رنگ کے چھوٹے بلوری ٹکڑے ہوتے ہین جو الگ
ہین کہ یہ تمامہ سے زرد لیکن اکٹھا دیکھنے سے سرخی مائل معلوم ہوتے ہین + اس طریقے سے جبکہ خصوصاً مثانہ
بھاپ ہوکر اسد سے) بہت بھرا ہوا ہے وہ معمولی بیماری پیدا ہوتی ہی جسکو پتھری (سنگ مثانہ)
لایا گیا ہی اون جسکا علاج صفحہ ۲۰۳ پر ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ بتلایا گیا ہی + سنگ ہاے مثانہ جسم کی فقط
غسل کی حا[illegible] حالتون مین پیدا ہوتے ہین یا خلاف قدرت غذا کا نتیجہ ہے + یہ اوسی طریق سے پیدا ہوتے
بدرجہ سبب وسے کہ انجن مین پانی پکنے کی جگہہ مین پپڑی جم جاتی ہے جو کہ بہت ہی اونچے درجہ کی حرارت
شہنشاہ ولیم ہے جبکہ بھاری پانی استعمال کیا جاتا ہے - بارش کے ہلکے پانی مین بہت کم ہوتی
عمر کا ہو سکتا [illegible] پیشاب گردونمین رک کر بشکل بھاپ اوڑتا ہی اور چھوٹے چھوٹے ریزے اکٹھے ہو جاتے ہین +

[52] [illegible]پیشاب مین جو اجزا مثل نمک وغیرہ کے - نیچے بیٹھ جایا کرتے ہین اون سے مراد ہی + جو کہ گھل نہ سکے +

جسوقت تک کہ وے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہین وے پیشاب کے ساتھ ... + پانی زمین پر محدود کیا گیا
دئے ہوئے مثانہ مین چلے جاتے ہین لیکن جبکہ وے بڑے ہوجاتے ہین تو بیشک تکلیف ... رگین ہین - جو جسم
وہ درد پیدا کرتے ہین جسکو کہ قولنج متعلق سنگ مثانہ کہتے ہین - اونکی لڑتے ہوئے ... انھ مین پانی بخارات
نالی کی جھلی کو رگڑتی ہے اور نقصان پہونچاتی ہے + مثانہ مین بھی پیشاب کی ... ر پانی کی بھی جو کہ
اگر پیشاب کے باہر نکلنے کے راستے بوجہ پیڑو مین مادہ فاسد کے زیادہ جمع ہوتی ... ن مین محدود
ہون تو یہ آسانی سے وقوع مین آسکتا ہے کہ پتھریان پیشاب کے ساتھ ... ہین + اسوجہ
مین ایک بڑی مقدار کی اشیاء بلوری کے بننے کے لئے ایک جز قائم کردیتے ... بعد ہی تمام
پتھری کے متواتر حرکت کرنے کی وجہہ سے اسکی شکل گول سی ہوجاتی ہے ... شکل ہوا
ہمیشہ پھر بلور کی کیفیت قایم رکھتی ہے +

اس سے یہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا کہ اگر پیشاب روکا جاوے تو پتھریان ضرور بن جاوین ... ہوتا
اس قسم کا ہوسکتا ہے کہ سبکا سب تبدیل ہوجاوے اور جسم مین بطور مادہ فاسد کے ... پیشاب
ایسی حالت مین اس سے مختلف قسم کی بیماریان ہوسکتی ہین - مثلاً گمڑیون ...
جیساکہ صفحہ ۱۷۱ - ۱۷۴ پر مذکور ہوا ہے + چند سال ہوئے کہ میرے زیر ... علاج ایک
لڑکا تھا جسکا کہ کل جسم مٹر کی برابر گمڑیون سے بھرا ہوا تھا + یہ جب پیدا ہوا ... ہوئی تھین
جبکہ ایک مرتبہ سردی کی وجہ سے وہ کئی دن تک پیشاب نکر سکا تھا + ... رفع کرلیتی ہین نے یہ
بتلایا کہ اگر یہ گمڑیان صرف پیشاب روکنے کی وجہ سے ہی ہوئی ہین تو وہ فوراً رفع ہو ... ترک نہین
ہمارا کام اونکو پھر پیشاب مین تبدیل کردینے کا ہوگا + اوس لڑکے نے میرا علاج شروع کیا ... سطرح سے
ہی دنون مین اوسکو بہت زیادہ مقدار پیشاب کی ہونے لگی جو کہ کئی دن تک جاری رہی ... ہے کہ ہمکو
گمڑیان گویا دفعتاً غائب ہوگئین - جس سے کہ اوسکی مان کو بہت ہی تعجب ہوا + اس حالت ... الدین اور
مادہ فاسد نے جو کہ پیشاب کی حالت تبدیل ہوجانیسے پیدا ہوا تھا ان گمڑیونکو پیدا کیا تھا ... پیشاب اور
جسم بوجہ زیادہ اصلی طاقت ہونے کے خارج کردینے کے قابل تھا + ... بھی بچون کو

اسہال و قبض جیساکہ مین اوپر دکھلا چکا ہون ایک ہی سبب سے پیدا ہوتے ہین یعنی جسم مین ... مان نہین کہجا سکتی
کی موجودگی سے + پیشاب کی بھی وہی حالت ہے - صرف اسمین رکاوٹ صاف نہین معلوم

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

بلکہ محض بھیرے سے معلوم ہوتی ہے یعنی جلد کے غیر معمولی رنگ سے - غیر معمولی سرخی سے مرض گرمی سے - درد سر - رسولی - پتھری وغیرہ وغیرہ سے + ایک معنی کرکے یہ ایک مرض ابتدائی حالت دوسرے امراض کی ہمکو ملتی ہے -

ذیابیطس ایک مرض جوکہ اسہال کے مشابہ ہے - برخلاف اسکے - صاف معلوم ہوتا ہے + سوزش جوکہ اندرونی بخار کی وجہ سے ہوتی - جسکی وجہ سے کہ مریض ذیابیطس کو بیچین کرنیوالی پیاس بھی لگتی ہے اس حالت مین قبض پیدا نہین کرتی - اور پتھری اور رسولیان نہین بناتی - بلکہ مادہ کو بہت جلدی نکالتی ہے اور اوسی کے ساتھ عروق کو بھی سڑاتی ہے + پس پیشاب جسم سے خراب حالت مین جوش کھایا ہوا - اور میٹھی حالت مین نکلتا ہے + پتھری اور ذیابیطس خاصیت مین ایک ہی ہین - صرف ظاہری علامات مین مختلف ہین + اون مریضونکو جو ان بیماریون مین مبتلا ہین میرے غسل بہت ہی مفید ہین - اندرونی حرارت کو وے کم کرتے ہین پس زیادتی پیاس کو نفع پہونچاتے ہین +

پتھری اور ذیابیطس دونوںکو میرے علاج سے ایک ہی طریقہ مین آرام ہوگیا ہے یعنی اونکا سبب دور کرنے سے + پتھری چھوٹے چھوٹے دانون مین الگ ہو جاتی ہے - اس شکل مین وہ معمولاً پیشاب کیساتھ نکل جاتی ہے + پتھری کے مریضونکا علاج کرنے مین یہ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسقدر زیادہ مقدار پیشاب کی مجبوراً غسل لینے کی حالت مین خارج کرتے ہین + مریض لوگ تعجب کرتے ہین کہ یہ تمام پانی کہان سے آگیا اگرچہ اوسکی وجہ بتلانا بہت ہی آسان ہے + پیشاب جوکہ پیشتر بھاپ ہوکر اوڑگیا تھا اور تمام جسم مین بطور مادہ فاسد کے اکٹھا ہوگیا تھا پھر قدیم راستے سے واپس لایا گیا ہے اور آخرش جسم سے بشکل پیشاب نکلتا ہے + میرے زیر علاج ایسے مریض رہے ہین جوکہ غسل کی حالت مین صرف ٹھیک طور سے پیشاب کرسکتے تھے + رفتہ رفتہ مرض کے درجہ بدرجہ سبب دور ہونے پر مثانہ اپنی صحیح حالت پر آگیا +

شہنشاہ ولیم اول کی حالتین ہم یہ بات معلوم کرتے ہین کہ باوجود مرض پتھری کے بعض انسان کتنی زیادہ عمر کا ہوسکتا ہے - کیونکہ باوجود اسکے کہ اوسکے مثانہ مین ایک بڑی پتھری تھی اوسکی عمر ۹۰ سال کی ہوئی

اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ شہنشاہ متوفی کے جسم مین مادہ فاسد ایک مناسب[1] مقام پر تھا + یہی مرض اوسکے لڑکے یعنی شہنشاہ فریڈرک متوفی کی حالت مین جلدتر اور زیادہ تر خراب شکل مین ظاہر ہوا + یوریمیا ایک حالت ہی جسمین کہ یوریا[2] تمام جسم مین اور خون مین پایا جاتا ہی اور جو کہ عموماً مثانہ کی بیماری اور پتھری کے ساتھ ساتھ چلتی ہے + میری سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ماہران سے یہ مرض اپنی ابتدائی حالت مین بھی جسوقت کہ مریضون کو خود اسکا گمان بھی نہو پوشیدہ نہین رہ سکتا - کوئی علاج ایسا نہین ہے جو کہ خون کو اور تمام جسم کو اس مادہ فاسد سے اسقدر جلد صاف کرے جیسے کہ میرے بتلائے ہوئے غسل +

بیڈ ویٹنگ سلسلبول یعنے وہ ناگوار حالت بھی جسمین کہ مریض لوگ پیشاب روک نہین سکتے محض پیٹ مین مادہ فاسد کی موجودگی کی وجہ سے ہی ہوتی ہی + مثانہ مین معمولاً ایک ناسور ہوجاتا ہے جسمین کو پیشاب نکل جاتا ہے + یہ حالت بھی قریب قریب ہمیشہ پیشتر کے امراض کیوجہ سے جو کہ اچھے نہین ہوئے ہین اور بذریعہ ادویات وخلاف قدرت معالجہ کے جسم مین دبا دیئے گئے ہین - ہوا کرتی ہے + (مقابلہ کرو رپورٹ ہائے شفایابی حصہ چہارم) اس شکل کا مرض اور آنت کا ناسور (انٹسٹائینل فسٹیولا) دونون اکثر میرے مطب مین بہت ہی تھوڑے عرصہ مین بسا اوقات چند دن یا ہفتون مین ہی جڑ سے آرام کر دیئے گئے ہین + زیادہ عرصہ تک علاج کی ضرورت صرف جب ہی ہوتی ہی جبکہ مرض مزمن ہوگیا ہو اور مریض کو ادویات کے ذریعہ علاج سے ضرر پہونچ گیا ہو +

کٹارہ آف دی بلیڈر یعنے سوزش مثانہ - ایک درجہ صرف حاد ابتدائی حالت بخت بیماری مثانہ و پتھری کی ہے - اور یہ ایک نازک اور سوزش لی ہوئی حالت مثانہ اور پیشاب کی نالی کی ہے جسمین کہ پیشاب کرنے مین تکلیف ہوا کرتی ہی + مثل تمام حاد قسمو نکے بخار کے - یہ بھی میرے طریق علاج سی بہت جلد ہی آرام ہوسکتی ہی - اس مرض کا سبب بھی وہی ہی جو کہ تمام دیگر بیماریونکا +

---

[1] یعنی ایسے مقام پر تھا کہ جہاں اُسکی موجودگی سے زیادہ نقصان نہین تھا - مادہ فاسد جسم مین (۱) آگے کیجانب (۲) طرفین کی جانب اور (۳) پشت کیجانب جمع ہوتا ہے + پشت کیجانب کا بار امراض سنگین پیدا کرتا ہی جنکے علاج مین زیادہ دیر لگتی ہی یعنے پشت کی جانب جو مادہ فاسد موجود ہی وہ دیر مین خارج ہوتا ہی - اس سی کم دیر مین طرفین کی جانب کا مادہ خارج ہوتا ہے اور اس سے بھی جلد سامنے کی جانب کا مادہ خارج ہوتا ہی +

[2] ایک خشک شے ہے جو کہ پیشاب کا جزو ہے +

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

ایکمرتبہ ایک مریض نے مجھے بتلایا جوکہ دو ہفتہ سے سوزش مثانہ مین مبتلا تھا + پراسٹیٹ گلینڈ (غدۃ قدامیہ) بہت ہی سوج گئی تھی اور مریض بہت ہی تکلیف کیساتھ پیشاب کرسکتا تھا + ہر دس منٹ کے بعد مثانہ مین بہت ہی سخت اینٹھن بھی ہوتی تھی + چونکہ پیشاب کرنے مین ہر روز زیادہ دقت اور تکلیف ہوجاتی تھی ڈاکٹر صاحب نے چودھوین دن شام کو سلائی ڈالنے کی تجویز کی جسکا ڈالنا بلحاظ پراسٹیٹ گلینڈ کی سوجی ہوئی حالت کے بالکل غیر ممکن تھا + ڈاکٹر نے کہا مریض کو کلوروفارم[1] دینا پڑیگی جسکی کہ مریض نے اجازت نہ دی اور مجھے اسی شب کو طلب کیا + اول فرکشن باتھ نے اینٹھن کو جوکہ ہر دس منٹ مین ہوا کرتی تھی بند کردیا اور بعد نصف گھنٹہ تک غسل کرنیکے مریض بلا تکلیف کے پیشاب کرسکا + پون گھنٹے تک غسل کرنے پر مریض آرام سے پلنگ پر لیٹ رہا شب مین خوب پسینہ آیا اور بلا کسی تکلیف کے اوسنے بہت بہت سا پیشاب کیا + اس طریقہ سے چند دن مین سوزش (مثانہ کی) بالکل جاتی رہی +

جگر کی بیماری - جگر کی پتھریان - یرقان یعنی کنول بائے خاصکر اون حالتون مین پیدا ہوتی ہین جہان کہین کہ مادہ فاسد کا بوجھ دہنی جانب جسم مین ہوتا ہے + جگر سے خارج ہونیوالی رطوبت یعنی پت جسکو ہم جانتے ہین کہ گال بلیڈر (پت کی تھیلی یعنی پتہ) سے نکلکر پہلی چھوٹی انتڑی مین جاتی ہے - کارروائی ہاضمہ مین ایک طرحکا اثر ڈالتی ہے - جوش سڑن کو کم کرتی ہے + جب کبھی کہ مادہ فاسد کے دہنی جانب موجود ہونے سے جگر مین نقصان ہوتا ہے اور اسوجہ سے اوسکا صحیح فعل پت خارج کرنیکا بگڑا ہوا ہوتا ہے - تو مین نے دیکھا ہے کہ بمقابلہ اوس حالت کے جبکہ بار مادۂ فاسد کا بائین طرف ہوتا ہے پسینہ ایک بالکل مختلف مقدار کا نکلتا ہے + اس طریقہ مین - بار مادۂ فاسد کی خاصیت کے لحاظ سے - جگر کی پتھریان اور جگر کی سختی پیدا ہوتی ہین + اس قسم کے تمام مریض تھوڑے سے (اکثر خراب) اور بدبودار پسینہ آنے مین مبتلا رہتے ہین اور خصوصاً تلوے پسیجنے کے مرض مین + پت کا اوڑنا - اوسکا سڑنا اور جوش کھانا

[1] کلوروفارم دوا ہے جوکہ مریض کو سونگھانے سے بیہوش کردیتی ہے - اور ڈاکٹر لوگ اس شخص کو جسپر کوئی سخت عمل جراحی کرنا منظور ہوتا ہے جسکو کہ وہ ہوش کی حالت مین برداشت نہین کرسکتا ہے اکثر یہ دوا سونگھایا کرتے ہین +

بہت صاف طور سے جلد کے سیاہ رنگ ہوجانیسے (لیور اسپاٹس یعنی خرابی جگر کے دہبونسے) ظاہر ہوجاتا
ہی اور بہت سی صورتونمین یرقان پیدا کرتا ہی + (مقابلہ کرو رپورٹ ہاے شفا حصہ چہارم) ان امراض کے
علاج کرنیمین مین نے یہ دیکھا ہی کہ میرے طریق علاج سے شفا بہت ہی جلد ہوتی ہے +

تلوؤنکا پسیجنا۔ جیسا کہ اوپر معلوم ہوا ہی یہ شکایت جگر کی خرابی سے بہت ہی تعلق رکھتی ہی + جیسا کہ مین نے
اکثر دیکھا ہی یہ شکایت صرف خرابی آخر الذکر کے ساتھ ہی ساتھ ہوتی ہے پس تلوؤنکو زیادہ پسینہ آنا اس امر کو
برسون پیشتر ظاہر کرتا ہے کہ مادہ فاسد کا بوجھ وہنی جانب جسم مین بڑھ رہا ہی + امراض جگر و امراض پتہ
کی حالت دیرینہ مین پسینہ اکثر اوقات بند ہوجاتا ہے + مریض کی حالت تب برابر خراب ہوتی جاتی ہی
کیونکہ تلوؤنسے خارج ہونیوالا فاسد و بدبودار مادہ جسم مین رہجاتا ہی۔ اور دیگر امراض اس سے زیادہ خراب حالت کے
مثل مکڑی۔ سرطان وغیرہ کے۔ پیدا کرتا ہی۔ جنکا کہ آرام ہونا ذرا زیادہ تر مشکل ہی اور وقت بھی زیادہ ہی لیتا ہی +
تلوؤنکے زیادہ پسینہ آنیکو بذریعہ ادویات مثل کروماک ایسڈ کے جبر یہ بند کرنیسے مریض کی تندرستی کو
بہت ہی نقصان پہونچتا ہی + ادویات کے ذریعہ علاج کے نقصان رسان نتایج اکثر اوقات بہت عرصہ تک
بلکہ برسون تک بھی۔ جبتک کہ کوئی اور بھی زیادہ خراب بیماری ظاہر نہو جاوے معلوم نہین ہوتے ہین۔ خراب پسینہ
کا ادویات کے ذریعہ غیر قدرتی طریقہ سے روک دینا بالکل ایسا ہی ہی جیسا کہ کسی بڑے شہر کے صدر گندہ نالہ کو جسمین تمام
چھوٹی نالیان آکر گرتی ہین۔ اسوجہ سے بند کردینا کہ اُسکے نکاس پر ناگوار بو آتی ہی + بیشک صدر گندہ نالہ کے
منہ پر بدبو بند ہوجاویگی۔ مگر شہر کے اندر ایک اس سے بھی بہت زیادہ خراب حالت پیدا ہو جاویگی
اور شہر ہر جگہ وبا پیدا کرنے والی بدبو سے بھر جاویگا +

یہ بہت ہی افسوسناک بات ہی کہ ہماری فوج کے انتظام کرنیوالے۔ علم ڈاکٹری کی ہدایتون پر چلکر
جو کہ ان امراض کی خاصیت سے بالکل ہی ناواقف ہی۔ سپاہیونکے تلوے پسیجنے کے مرض کو آرام کرنیکے
لیے ادنسے (سپاہیون سے) کروماک و سیلی سیلک ایسڈ وغیرہ کے استعمال کی سفارش کرتے ہین +
مین ضرور سب شخصون کو اس نقصان رسان علاج سے متنبہ کرتا ہون + میرے نئے طریق
علاج مین یہ مضطرب کرنے والا پسینہ جلد از خود غائب ہوجاتا ہی۔ بوجہ اسکے کہ سبب ہی دور ہوجاتا ہے +

۵۱ تلوؤنکا پسیجنا + ۵۲ خرابی جگر سے مراد ہی + ۵۳ مکڑی۔ سرطان وغیرہ جو سطوت سے پیدا ہوتی ہون + ۵۴ ما۔ جرمن کی فوج سے مطلب ہے +
۵۵ یعنی پیر پسیجنے کا علاج بذریعہ کروماک، دسیلی سیلک ایسڈ وغیرہ کے + ۵۶ یعنے پسینہ خراب آنے کا سبب +

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ -

مکڑی اور جلد کی بیماریان - ان بیماریونکی بھی جو اکثر دیکھنے مین آتی ہین ایک ہی مشترکہ جڑ ہی - اس سے کچھ مطلب نہین کہ کس شکل مین مرض پھوٹ نکلے + مینے بہت سے اشخاص کا جوان امراض مین مبتلا تھے علاج کیا ہی - نتیجہ بہت ہی عمدہ رہا ہی - اور قریب قریب ہمیشہ اس بات کی تائید مجھے ملی ہی کہ تلوے اور جلد کے پسینے کو دبا کر بند کردینے کی بڑھی ہوئی حالت یہ امراض ہین + یہ امراض حالت مرض کو ظاہر کرتے ہین جو کہ دوسری بیماری کے دبنے سے ہوئی ہے اور بس علاج جسکی اونکو ضرورت ہوتی ہے زیادہ عرصہ تک اور بہت ہی ٹھیک ٹھیک کرنا چاہیئے +

مکڑی کیا تو خشک ہوتی ہی یا اوسمین پانی سا نکلتا رہتا ہے + اول الذکر معمولاً زیادہ وقت سے آرام ہوتی ہی + بچون کو مکڑی اکثر ہوجاتی ہے - یہ ہمیشہ پشتینی مادّہ فاسد سے یا بچپنے کے امراض جو دبا دئے گئے ہین - اور اکثر ٹیکہ کی وجہ سے شروع ہوا کرتی ہے + زیادہ صاف سمجھانے کی غرض سے مین یہان دو وقوعے اس قسم کے بہت سے وقوعون مین سے منتخب کرکے پیش کرونگا +

انمین سے جو پہلا مریض تھا وہ دوسری مرتبہ اوسکے ٹیکا لگنے کی تاریخ سے کھال مین پھنسیان نکلنے مین مبتلا ہوگیا تھا اور مرض تمام جسم پر پھیل گیا تھا + شب کے وقت وہ دستانہ پہن لیا کرتا تھا - اور اپنے ہاتھ بند ہوا لیتا تھا تاکہ وہ اپنے تئین کھرونچ نڈالے - اپنے پائجامہ اور بڑے کوٹ کی جیبون مین سے تھوڑے عرصہ مین اوسنے کھرونچ ڈالا + اپنے ساتھیو نکے ساتھ وہ کھیل مین شریک نہین ہوسکتا تھا اور اپنی وقت کو پڑ پڑ کر گذارنا چاہتا تھا - جس سے اوسکی حالت افسردگی مین اور ترقی ہوئی + جتنی کہ اوسکی عمر بڑھتی گئی اوسیقدر اوسکی بیماری نے بھی ترقی کی - اوسکی خوش وخرمی بالکل جاتی رہی اور وہ ایک جلد نزدیک آنیوالی موت کا ہی جو اوسکا انتظار کررہی ہو خیال کرسکتا تھا +

اتفاقیہ اوسنے پرانے قدرتی علاج کا ذکر سنا - اور اوسکے بعد ہی میرے طریقہ علاج کا ذکر - بذریعہ دیکھنے میری کتاب موسومہ نیو سائنس آف ہیلنگ + میری صلاح پر عمل کرکے اوسنے روزانہ دو غسل لیئے - اور تھوڑی اور غیر محرک غذا کا استعمال کیا اور خوشی کے ساتھ جلد اپنی عام حالت تندرستی مین ایک ترقی دیکھی -

جسکے بعد درجہ بدرجہ پھنسیان اچھی ہونے لگین + کچھ عرصہ مگر ہی جوکہ چیچک کے ٹیکہ کا پھل تھا بالکل آرام ہوگئی + دوسرا معاملہ مرض چھاجن کا تھا + ایک نوجوان شخص عمر ۲۴ سال اس خوفناک مرض مین مبتلا تھا - سر اور گردن پر ہی خاصکر اثر ہوا تھا + مرہم اور ادویات مفید ثابت نہوئی تھین لہس اوسکا اعتقاد علاج ادویات سے اوٹھ گیا تھا - وہ میرے پاس آیا اور میرے خاص مشورہ سے اوسنے علاج شروع کیا + اس مریض کو بھی مین یقین دلاسکا کہ اُمید کامیابی ہے کیونکہ تشخیص سے اجتماع مادہ فاسد سامنے کی جانب معلوم ہوا + چند روز مین اوسکا خراب ہاضمہ بہتر ہوگیا - اور اوسکے ساتھ چھاجن بھی صریحًا اچھا ہونے لگا تیسرے دن پانی نکلنا بند ہوگیا اور سولہ دن مین اس خرابی کا نشان بھی باقی نرہا + مریض کی گردن بھی جوکہ بہت موٹی تھی اس زمانہ مین قریب ۱½ ڈیڑھ انچہ کے گھٹ گئی وہ فاسد مادہ جوکہ باعث اس موٹی گردن اور چھاجن کا تھا گردون[1] اور انتڑیون کی راہ بہت بہت مقدار مین خارج ہوگیا + زیادہ رپورٹین شفا ہونے کی جسمین کہ ایک رپورٹ سائی کوسس (ٹھوڑی کے قریب پھنسیان) کی بھی شامل ہے حصہ چہارم مین ملینگی -

[1] یعنی پیشاب اور پاخانہ کی شکل مین - کیونکہ گردون کی راہ پیشاب اور انتڑیون کی راہ پاخانہ کی حالت مین مادہ فاسد خارج ہوتا ہے -

دل کی بیماری اور استسقا یعنی جلندہر

دل کی بیماریون کی ایک بہت بڑی فہرست ہے جس مین کہ انسان مبتلا رہتا ہے اور جنکا کہ پیشہ طبابت والے - بلحاظ ہر ایک مرض کے مختلف علامات کے - مختلف طریقون مین علاج کرتے ہین + یہ امراض تقسیم کیئجاتے ہین دل[1] کے امراض آرگینک ہین اور کارڈیک والور یعنی دل کی کیواڑیون کے امراض آرگینک ہین اور دل کے علامات مین جن علامات کی پیدایش عارضی باعثون سے ہوا کرتی ہے لیکن اگر ہم بلاتعصب کے امراض دل کے اسباب کی تحقیقات کرین اور اونکی وجوہات کو قدرت کی کارروائی مین تلاش کرین تو بھی ہم اِسی نتیجہ پر آوینگے کہ دل کی تمام بیماریون کی جڑ اوس مین (دل مین) مادۂ فاسد کا موجود ہونا ہے + پس ان شکایات کا مختلف قسمون مین تقسیم کرنا بالکل بیفائدہ ہے + کسی خاص حالت کے واقعی خطرناک ہونے کا انحصار دل کے مزاج پر اور مضر اثرونکے روکنے کی کم و بیش قابلیت پر ہے - مثلاً اگر اجتماع مادہ فاسد بائین جانب ہو تو مرض کے بڑھ جانے کا گمان غالب ہے بہ نسبت اسوقت کے جبکہ اجتماع مادۂ فاسد داہنی جانب ہو + دل جوکہ بوجہ موروثی مرض کے کمزور پیدا ہوا ہو قدرتاً مادۂ فاسد کو برداشت نہین کرسکتا +

اوس حالت مین کہ جس مین دل مین مادۂ فاسد موجود ہوتا ہے ہمکو عموماً علامات مادۂ فاسد کے جسم مین ہونے کی بھی ملتی ہین + صرف آس پاس حصّون مین ہی مادۂ فاسد کی موجودگی کا اکثر یہ شکل چربی بڑھنا ظاہر نہین ہوتا بلکہ دل کے پٹھے بھی بسا اوقات مادۂ فاسد سے ایسے بھر جاتے ہین اور پھول جاتے ہین کہ وہ اپنے معمولی کام کرنیکے لیے بالکل قابل نہین رہتے +

[1] آرگینک وہ امراض کہلاتے ہین کہ کسی عضو رئیسہ مین بذاتہٖ ہی ہوجاوین یعنی اونسے اُسکی ساخت مین فتور ہوجاوے +

ہر حالت مین یہ ضروری نہین ہے کہ دل کے پٹھے بڑھ جائین۔ دلکے پٹھو نمین مادہ فاسد کی موجودگی اکثر اونکے زیادہ سخت زیادہ گھنے یا زیادہ تنے ہونیمین ظاہر ہوتی ہے + اس حالت مین پٹھونکے کام کرنیکی قابلیت کم ہوجاتی ہے + ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ جب کبھی کہ جلد مین کوئی سوجن ہوتی ہے تو یہ تناؤ تمام جسم کے کام مین مخل ہوتا ہے + دل کے حالت مین بھی اوسکے پٹھون مین مادہ فاسد کی موجودگی کا اظہار دل کی بیقاعدہ حرکت سے معلوم ہوتا ہے + جب کبھی دل سے کوئی زیادہ کام لیا جاتا ہے مثلاً جب کبھی کہ ہمکو کوئی صدمہ پہونچے یا کوئی خلاف امید جوش دلانے والی بات واقع ہو۔ یا سخت جسمانی محنت کے ذریعہ سے یعنی جس حالت مین کہ غیر معمولی مقدار خون کی دلکی طرف کو رجوع ہو۔ تو ہمکو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ آلہ اپنا کام پورے طور سے کرنیکے قابل نہین ہے + اختلاج قلب۔ فالج خون کی گردش کا رک جانا۔ فالج۔ سانس لینے مین تکلیف وغیرہ وغیرہ امراض ہوجاسکتے ہین + معمولاً انہین زیادہ تکلیف نہین ہوتی لیکن سستی اور طبیعت پر ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتا ہے خواہ متواتر یا صرف چند سے گویا کہ کوئی شئے غیر۔ دل پر دباؤ ڈال رہی ہے +

دل کے سوراخون کے کام مین خرابیان اوسی ہی طور سے ہوجاتی ہین + جب کسی حد تک انہین مادہ فاسد موجود رہتا ہے۔ تو اپنے تئین بند کرنے کا کام یہ آیندہ ٹھیک طور سے نہین کرسکتے۔ اونکی سطح بوجہ جمع ہوجانے مادہ فاسد کے ایسی ناہموار ہوجاتی ہے کہ اب خون کے خانون کے منہ پر ٹھیک نہین بیٹھتی + دل کے سوراخون مین نقص اسوجہ سے بھی ہوسکتا ہے کہ خانہا خون کے منہ کی سطح بیڈول ہوگئی + ہر دو حالت مین وجہ ایک ہی ہے +

دل[1] کی اعصابی خرابیان واقعی بہت ہی ذہانت کی "ایجاد ہین" جیسا کہ مین اعصاب کے امراض کے باب مین تذکرہ کرچکا ہون۔ کوئی ایک عضو بغیر اوسکے متعلق اعصاب مین بھی خرابی ہوئے بیمار نہین ہوسکتا + نیچر اور آئین نیچر کے متعلق بالکل ہی غلط فہمی ظاہر ہوتی ہے اس خیال کرنے سے کہ اعصاب پورے تندرست ہوسکتے ہین اور صرف یہ یا وہ عضو بیمار رہو۔ یا کل جسم سوائے اعصاب کے پورا تندرست ہوسکتا ہے + میری نزدیک یہ خیال ایک گذری ہوئی بات گئی +

---

[1] یہ طنزاً کہا گیا ہے +

دل کی بیماری اور استسقا

آجکے دن ہم یقین کے ساتھ جانتے ہین کہ دلکی مختلف بیماریان وا دنکے صدہا مختلف نام اونکی مختلف شکلین اور اونکی مختلف ظاہری علامات ان سبکا ایک ہی مشترک سبب ہے یعنی جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی +

لیکن اگر دل کے مرض کا سبب دور نہین ہوا یا اگر اور زیادہ مادہ فاسد یا زہریلا مادہ بطریق ادویات جسم مین داخل کیا گیا ہے - تو ایک بدتر حالت پیدا ہوجاویگی - یعنی استسقا نمودار ہوجاوے گا + استسقا ہمیشہ دیگر امراض کی جو اس سے قبل ہوچکے اور آرام نہین ہوئے ہین آخری حالت ہے + پانی جو جسم مین استسقا کی حالت مین ملتا ہے بالکل غیر مادہ ہے + اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جسم اب ایسی حالت مین نہین ہے کہ کیا تو تندرست خون پیدا کرے یا کہ جو خون اوسمین موجود ہے اُسکو کافی طور سے صاف کرے +

نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہ عروق جو خون بناتے ہین مادہ فاسد کی وجہہ سے جوش مین آتے ہین اور اپنی شکل وہئیت کو بدل دیتے ہین + کسی اور مرض مین ہم اسقدر صاف طور سے مادہ پیدا ہونے اور اُسکے جسم مین سڑنے اور اسوجہہ سے اوسکی شکل مین تبدیلیہ ہونیکی کارروائی کا پتہ نہین لگا سکتے ہین + کچھ عرصہ گذرا کہ ایک مریض استسقا نے جسکا جسم پانی سے اسقدر بھرا ہوا تھا کہ مثل بیر کے نل کے پھولا ہوا معلوم ہوتا تھا مجھ سے مشورہ لیا + اندرونی دباو پانی کا اسقدر زیادہ تھا کہ پیرونکی کھال مین سے پانی برابر ٹپکتا تھا - یہان ہر جگہہ جہانکہ وہ مریض بیٹھتا تھا وہان تری کے نشانات رہجاتے تھے + سب سے زیادہ لحاظ کے لایق اس مرض مین یہ بات تھی کہ وہ مکھن فروش تھا اور روزمرہ اوسکو بہت سے مکھن کا مقابلہ[۱] کرنا پڑتا تھا + پانی جو کہ پیرون سے نکلتا تھا ایسی زیادہ مکھن کی بو اوسمین آتی تھی کہ اوسکی اصلیت مین کچھ شبہہ ہو ہی نہین سکتا تھا + کچھ عرصہ مین اوسکا معدہ اُسقدر مکھن کے کافی طور سے ہضم کرنے کے لایق نرہا تھا جسقدر کہ اوسکو روزمرہ مکھنون کا مقابلہ کرنے مین بلا روٹی وغیرہ کے کھانا پڑتا تھا + مکھن دمبدم کم ہضم شدہ رہتا گیا اور آخرکار جسم مین مادہ فاسد بنگیا + وہ شخص بائین[۲] کروٹ سے سونیکا عادی تھا - اور اسجگہہ

---

[۱] یعنے چاکھہ کر مقابلہ کرنا پڑتا تھا + [۲] یعنے بائین جانب +

مین جمع ہوگیا - دل کے اندر اور اوسکے قریب اور کم و بیش تمام جسم پر بمقدار چربی کی جمع ہوتی گئی + اسکا اول نتیجہ مرض دل ہوا - جو برسون تک قائم رہا + آخر کار مادہ فاسد ایک دوسری حالت خرابی[۵۱] مین تبدیل ہوا اور اپنے تئین پانی کی شکل مین ظاہر کیا +

دل کا مرض تمام حالتون مین گذر چکا تھا + اول یہ اختلاج قلب یا ہول دلی کہلایا - پھر دل کے اعصاب کی بیماری - پھر فیٹی ڈیجنریشن[۵۲] جسکے ساتھ کہ فوراً ہی دل کی کیواڑیون مین نقص پیدا ہوگیا + پھر پیری کارڈیل[۵۳] ڈراپسی - یعنی پردہ دل مین استسقا شروع ہو کر تمام جسم مین استسقا ہوگیا + مریض نے تمام مختلف طریقہ ہاے علاج کا تجربہ کرلیا تھا اور آخر کار جبکہ بدقسمتی سے بہت ہی ناوقت ہوچکا تھا - وہ میرے پاس بتلاش صحت آیا + وہ اسوقت ایسی حالت مین نہ تھا کہ میری ہدایات پر پوری کامیابی کے ساتھ چل سکے + تمام قسم کی ادویات وزہرون سے اوسکا علاج ہوچکا تھا - اور اُسکے مرض کی ہر حالت کا ایک نیا نام رکھا گیا تھا اور ساتھ ہی اوسکے کوئی نئی دوا بھی اُسکو دیگئی تھی +

جسم مین پانی جمع ہوجانے کا سبب ایک قسم کی سڑی ہوئی حالت کا پیٹ مین واقع ہوجانا ہے جو کہ بہت زیادہ حالتون مین معلوم بھی نہین پڑتی کیونکہ یہ بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے + صرف جبکہ پانی سانس لینے مین دقت پیدا کرتا ہے اور دل مین بیچینی کرتا ہے تب یہ خرابی نظر آتی ہے + جبکہ جسم مرض کا مقابلہ کرنے لگتا ہے اور مریض اپنی اصلی طاقت کو کافی طور سے حاصل کرنیکے قابل ہوتا ہے تو مرض میں ایک حاد سڑی ہوئی حالت مین ظاہر ہوتا ہے + اگر بیمار کی بیماری بہت ہی بڑھ گئی ہے تو یہ گرم سڑی ہوئی حالت اوسکو اسقدر کمزور کردیتی ہے کہ کامل شفا کا ہونا اب ممکن نہین رہتا - وہ اندر سے ضائع ہوتا جاتا ہے + برخلاف اسکے اگر کافی اصلی طاقت زندگی[۵۴] اب بھی موجود ہے جسکے باعث کہ جسم مدافعت لیجا سکتا ہے تو وہ اس قابل ہوگی کہ اس سوزش وورم کو جسم سے نکال دیوے + مین اسکو دو مریضون کے حالات بیان کرکے جنکا علاج میرے شفاخانہ مین ہوا ہے سمجھاؤنگا +

ایکمرتبہ ایک شریف آدمی غیر ملک کا رہنے والا جو کہ برسون سے استسقا مین بیمار تھا اور جسکو ایلوپیتھک علاج سے کچھ نفع ہوا تھا

---

[۵۱] سڑنے کی حالت سے مراد ہے + [۵۲] یہ عضلاتی ریشہ ہاے قلب کا جزوی یا کلی چربی مین تبدیل ہوجانا ہے + [۵۳] اُس جہلی سے مراد ہے جسمین دل رہتا ہے اور جو دل کے گرد رہتی ہے - [۵۴] اصلی طاقت زندگی +

دل کی بیماری اور استسقا

میرے پاس آیا۔ اوسکے پیر معمول سے دوگنے۔ پانی سے پھولے ہوئے تھے اور جسم بھی + باوجود اسکے مریض کو صرف سانس لینے مین دقت اور پیرون مین بھاری پن کی شکایت تھی۔ وہ اسوقت بھی خوب اچھی طرح سے چل سکتا تھا + مینے اوسکو سمجھا دیا کہ اوسکی حالت اسقدر زیادہ بڑھ گئی ہے کہ شفا نہوگی۔ پس میرے خیال مین یہ بہتر ہوگا کہ وہ میرا علاج شروع ہی نکرے + لیکن مریض نے اصرار کیا اور باوجود میرے اوسے روکنے کی کوشش کرنے کے اوسنے بہتری کی امید رکھکر علاج شروع کیا +

شروع کے ہفتون مین امید سے بہت زیادہ سب باتین اچھی رہین۔ وافر پسینے اور زیادہ مقدار پاخانے جلد ہی مقدار پانی کو کم کر دیا پس مریض اوسپر خوش معلوم ہونے لگا + اسوقت تک اوسکے جسم نے صرف مرض کے مادہ کو ہی خارج کیا تھا یعنی پانی کو۔ اب اِسنے پانی کے جمع ہونے کے سبب کو دور کرنا شروع کیا + یہ اندرونی سٹرن[1] تھی جو کہ معلوم بھی نہین ہوئی تھی + جسم ایک ہی طریقہ سے شفا حاصل کرسکتا ہے۔ یعنی مزمن سٹرن کو حالت گرم وحاد مین تبدیل کر دینے سے + اگر جسم مین اب بھی ضروری اصلی قوت زندگی موجود ہے تو وہ مادہ فاسد کو جسکی وجہ سے کہ یہ خراب حالت ہوئی تھی نکال دیوے گا۔ اور شفا کامل طور سے ہوجاوے گی +

اسکے برعکس حالت مین جسم اندرونی گرمی کی وجہ سے ضائع ہوتا جاویگا + میرے مریض کے ساتھ اوسکی حالت نے آخر الذکر طریقہ اختیار کیا جیسا کہ مین پیشتر سے معلوم کرچکا تھا + تیسرے ہفتہ مین پرانی سٹرن کی تبدیلی دہنے پیر مین شروع ہوئی + یہ دم بدم زیادہ سوجنے لگا یہان تک کہ اونگلیون سے پنڈلی کے درمیان تک ایک کھلا ہوا زخم ہوگیا۔ جو کہ دوسرے ہی دن بالکل سیاہ ہوگیا تھا + وہ سٹرن جو کہ پیشتر اندر پوشیدہ تھی اب قدرتاً مریض کو زیادہ تکلیف دیتی ہوئی۔ باہر نکالی گئی + چوتھے ہفتہ مین وہ سیاہ مادہ مثل ایک موٹی کھال کے زخم سے علیحدہ ہوگیا اور زخم پھر اچھا ہونے لگا + اور اب اوس مریض کی اندرونی حرارت (جو کہ اسوقت بھی بھاری جسم کا تھا) روزانہ بڑھنے لگی۔ یہ علامت یقینی اس امر کی ہے کہ اندرونی سٹرن مین تبدیلی اسوقت بھی ہورہی تھی +

---

[1] اشارہ ہے پانی کے جمع ہونے کے سبب سے +

اول اثر شدت کی پیاس کا ہونا تھا + باوجود اس علاج کے مواد نکالنے کے فعل کے یہ علاج سٹرن پر قابو حاصل کرنے مین اور بے حد گرمی کے کم کرنے مین کامیاب نہوا - جیساکہ مریض کی کمزوری بڑہنے سے صاف عیان تھا + غسل کرنے کی بھی جلد ہی طاقت نرہی اور انتیسوین دن مریض بیہوش ہوگیا اور تیسوین[۳۰] دن قضا کرگیا + یہ مریض محض بوجہ بے حد اندرونی گرمی کے فوت ہوا جیساکہ مین نے اوسکو اول سے ہی بتلا دیا تھا کہ ظہور مین آویگا +

اب مین ایک واقعہ کا ذکر تا ہون جسمین کہ انجام بالکل قابل اطمینان ہوا ہے + مریض اِس کا عرصہ دراز تک ہستسقی رہا تھا - اوسکی حالت نازک تھی - مگر خوش قسمتی سے بوجہ اسکے کہ اوسکا علاج ہومیوپیتھک طریق سے ہوا تھا اوس نے دوا بہت کم کھائی تھی + میرے علاج مین تین ہفتہ کے اندر ہی پانی دور ہوگیا - جس کے بعد چوتھے ہفتہ مین بے حد اندرونی گرمی معلوم ہونے لگی - جسکے ساتھہ کہ عجیب علامات موجود تھین + مثلاً چوتھے ہفتہ مین دوسرے دن بار بار دست بہت ہی زیادہ بدبودار - بالکل سیاہ رنگ پائخانہ کے وبھینہ وپیچش کے سے آئے + یہ تین دن تک جاری رہے + اوسکے کتُب مین کوئی بھی اسبابت کو سمجھا نہ سکا کیونکہ مریض بہت تھوڑی ہی غذا کھاتا تھا + اوسکی بی بی اسکی نسبت بہت ہی زیادہ اندیشہ کرکے میرے پاس آئی تو مین نے اوسکو سمجھا دیا کہ اوسکا شوہر اب بچگیا محض ایسے نازک وقت کے آنے سے + اسکے ذریعہ سے جسم صرف اندرونی سٹرن کے ہی خارج کردینے کے قابل نہین ہوا تھا بلکہ اوسکے سبب کو بھی[۱] - یعنے اوس مادہ فاسد کو جو برسون تک جسم مین جمع ہوتا گیا تھا + مریض بوجہ اس مادۂ فاسد کے دفعتاً نکل جانے سے بہت ہی خالی ہوگیا تھا اور بے حد دُبلا ہوگیا تھا لیکن روز بروز ترقی کرتا ہوا جلد ہی صحت پانے لگا + آجکے دن وہ ایسا تندرست ہے جیساکہ وہ بیس[۲۰] برس پیشتر تھا - اور پانی کا ایک نشان بھی ظاہر نہین ہوا + اس حالت مین - خوش نصیبی سے - جسم اس قابل تھا کہ حالتِ سٹرن کے حالتِ مزمن سے حالتِ حادّ مین تبدیل ہونیکو برداشت کرسکے +

[۱] یعنے اُسکے سبب کو بھی دور کردینے کے قابل ہوا تھا +

دل کی بیماری اور استسقا

استسقا واقعی قابل علاج ہے - صرف اوس حالت مین جبکہ مریض کو میرے طریق علاج کی پوری پابندی کرنے کے ساتھ ہی اون حصّون مین جنمین کہ استسقا کا اثر ہے بلا مدد اور آزادی کے ساتھ پسینہ آوے یا لایا جاسکے + تب یہ ممکن ہے کہ پانی اور دیگر قسم کا مادۂ فاسد نکالدیا جاسکے اور ہاضمہ پھر زیادہ اچھا بنادیا جاوے + جبکہ جسم کی قوت زندگی اسقدر کم ہوگئی ہے کہ وہ مادۂ فاسد کو خارج نہین کرسکتا ہے تو استسقا لاعلاج ہے + ایسی حالت مین - اور سب باتون سے زیادہ - ہاضمہ کا ہمیشہ کے لیئے درست کرنا غیر ممکن ہے +

اس موقع پر مین پھر ایکمرتبہ اپنے نئے طریقۂ تشخیص - یعنی سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی طرف توجہ دلاونگا جو کہ ہمکو ایک سچا طریقہ استسقا کی آمد کو اوسکے برسون قبل جان لینے کا بتلاتا ہے + اس نئے علم سے مصلح ہو کر ہم اوسوقت تک انتظار[۱] کرنے کے لیئے مجبور نہین ہوتے جب تک کہ امراض اس درجہ نہ بڑھ جاوین کہ وہ لاعلاج ہوجاوین ہم جڑ سے ایسے وقت مین علاج شروع کرسکتے ہین جبکہ مرض کی حالت ایسی ہے کہ اوسکو کلی طور پر اور آسانی سے شفا ہوجاوے +

مذکورۂ بالا کی سچائی کے ثبوت صرف عملی طریقہ سے دکھلا کر دیئے جاسکتے ہین اسلیئے مین ایک دلچسپ واقع سخت مرض دل کا جسکے ساتھ استسقا اور جزام بھی ملا ہوا تھا ذیل مین پیش کرتا ہون +

ایک جنٹلمین شہر بیڈیو یا ملک جاوا کا رہنے والا اوس جگہ مین ۴۲ سال تک مال باہر بھیجنے کا پیشہ کرتا رہا اور بقول اوسکے اوس زمانہ مین اوسکی تندرستی قابل اطمینان بھی گو کہ گاہے گاہے - سوجی ہوئی آنکھین - ٹانگون پر ورم اور عارضہ بخار مین مبتلا رہا + یہ علامات ہمکو اس بات سے آگاہ کرنے کے لیئے کافی ہین کہ اوسکا جسم تندرست نہین تھا بلکہ مادۂ فاسد سے بہت بھرا ہوا تھا + یہ مادۂ فاسد

---

۱ یعنے مرض کے علاج شروع کرنے مین انتظار نہین دیکھنا پڑتا +

اولاً ایک حصہ جسم مین جمع ہوا - پھر دوسرے حصہ مین - اور بوجہ گرم ملک کی آب وہوا کے اسمین بمقابلہ ہمارے معتدل ملک کی آب وہوا کے جوش زیادہ جلدی آیا + اسطریقہ سے مرض کی ایک حالت حاد پیدا ہو گئی + ان باتون کی سچائی کے لیئے اس بڑے دلچسپ معاملہ کی آیندہ حالت ہمکو بہت ہی عمدہ ثبوت دیتی ہے + نومبر ۱۸۷۹ء مین یہ مریض سر کے پیچھے بائین کان کے قریب کی ایک بڑی سوجن مین مبتلا ہوا + زہریلی ادویات نے اسکو دبا دیا اور پھر جسم کے اندر زبردستی سے گھسا دیا + اسکے کچھ عرصہ بعد یہ دوسری شکل مین ظاہر ہوا یعنے اوسکے ہاتھ کی ایک اونگلی سوج گئی اور بہت کثرت سے اوس سے مواد خارج ہوا ایسا کہ ہڈی کا ایک ٹکڑہ بھی سڑکر نکل گیا +

ہاتھ کی انگلی مشکل سے آرام ہونے پائی تھی کہ انتڑیون مین سے غیر معمولی مقدار خون کی نکل گئی - یہ یقینی علامت اس امر کی ہے کہ مسّون کا ایک گچھا پھٹ گیا + اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد بائین پیر پر ایک کشادہ زخم نمودار ہوا جو کہ بہت عرصہ تک کشادہ رہا اور بہتا رہا + اسکے علاوہ مریض کے ہاتھ پیر ٹھنڈے رہتے تھے - سرد پسینے آتے تھے اور بار بار بخار کے حملے ہوتے تھے - ان سب باتون سے کسی گہرے مرض کی موجودگی ظاہر ہوتی تھی + فروری ۱۸۸۲ء مین معمول سے اونچے درجہ کا بخار اوسکو آیا اور کئی دن تک اوسی تیزی کے ساتھ چڑھا رہا - یہان تک کہ اوسکے خاندان کے مقررہ طبیب نے - جس نے کہ اسکو مرض جذام تشخیص کیا تھا - یورپ کے سفر کرنے کی بہت مضبوطی کے ساتھ صلاح دی + پس ۱۳ اپریل ۱۸۸۲ء کو مریض شہر بٹیویا سے رخصت ہوا + یورپ مین پہونچنے پر اوسنے پروفیسر جے ساکن شہر بیسلی سے مشورہ لیا - اونہون نے خون کی سوزش تشخیص کی اور اوسکو مقام باد کران کینہل قریب لوز واقع اوپری نلے ویریا مین ڈاکٹر لیچ کے پاس اوسکی سفارش کرکے بھیجدیا + اس ڈاکٹر کے علاج کے دوران مین ایک سرخ دھبا مریض کے ہاتھ پر نمودار ہوا جو کہ باوجود اوسپر کروٹیو سلیمیٹ[۱] کے رگڑنے کے پھر بھی قایم رہا + اس سلسلہ علاج کے ختم کرنے پر مریض کو کسیقدر تازگی زیادہ معلوم ہوئی لیکن موسم خزان مین اوسکے جسم پر اور بھی زیادہ سرخ دھبے نمودار ہوئے + پرانے بخار کی حالت اسطریقہ سے بڑھ گئی + اپریل ۱۸۸۳ء مین وہ ملک جاوا کو واپس ہوا اچھا تھا کہ گرم آب وہوا مین پہونچ

[۱] یہ ایک انگریزی دوا کا نام ہے جو کہ بعض جلدی بیماریون مین جلد کے اوپر رگڑی جایا کرتی ہے +

دل کی بیماری اور استسقا

دھبّے کثرت پسینہ کے ساتھ غائب ہوگئے + ماہ مئی میں ہیڈیو یا مین پہونچکر دل کی خرابی معہ ایسے سخت بخار کے محسوس ہوئی کہ وہ پھر ڈاکٹری مشورہ کا متلاشی ہوا اور آخرش مئی ۱۸۸۵ء مین ایک مرتبہ پھر ایک معقول زمانہ کے لیئے بغرض علاج یورپ جانے پر مجبور ہوا +

مذکورہ بالا سے یہ بالکل عیاں ہے کہ مقام بادکران کینہل مین علاج ہونے سے مرض کا سبب کسیطرح جسم سے دور نہین ہوا تھا + مرض کا ازسر نو ملک جاوا مین مریض کی واپسی پر پھوٹ نکلنا اس بات کا کافی ثبوت تھا + یورپ کے سرد آب وہوا مین قیام کرنے سے مرض زیادہ پوشیدہ اور مزمن حالت مین منتقل ہوگیا تھا + پس مریض کو مرض کی موجودگی کی کمتر خبر تھی - کیونکہ مرض کا حالت حاد مین پھوٹ نکلنا اب کم ہوگیا تھا + گرم ملک کو پھر واپس جانے نے مرض کو دفعتاً حالتِ حاد مین تبدیل کر دیا + اوسکے طبیب نے تاہم اس ظاہری بہتری تندرستی کو جو کہ تبدیلیِ آب و ہوا سے پیدا ہوئی تھی حالات موجودہ مین کافی آرام ہوجانا سمجھ لیا +

ملک یورپ واپس جانے پر مریض قصبہ فرائی برگ واقع شہر بیڈن مین زیر مشورہ اپنے گھر کے طبیب وڈاکٹر این شاہی طبیب کے اپنے تئین شفا دینے کی پوری تجاویز کرتا ہوا قیام پذیر ہوا + موسم خزان مین سرخ دھبے تمام جسم پر - اور ۱۸۸۲ء کے مقابلہ مین بہت ہی زیادہ خراب حالت مین پھر نمودار ہوئے + یہ ایک سچی علامت اس امر کی تھی کہ جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی اور بھی زیادہ ہوگئی ہے + ڈاکٹرون نے سرخ دھبون اور دیگر علامات کی ماہیت کو ذرا بھی نہ سمجھکر اپنے مریض کو مطلع کیا کہ مرض کا اچھا کرنا نیچر پر چھوڑ دینا چاہیئے + اونکی سفارش سے اوسکا مقام سول باد رینفلڈن کو جانا سب سے زیادہ مضر ہوا + مرض رفتہ رفتہ زیادہ مزمن ہوتا گیا اور قدرتاً اوسکی جسمانی خرابی کے ساتھ ہی ساتھ اوسیکے موافق اوسکی زندہ دلی مین کمی واقع ہوئی + یہ اوسکی حالت اوس درجہ مصیبتِ دیرینہ کو پہونچ گئی تھی جسمین کہ ہر شخص جو کہ ہر جگہہ بے فائدہ تندرستی کی تلاش مین رہتا ہے مبتلا ہوا کرتا ہے + یہی وہ افسردہ دلی ہے جو کہ مالیخولیا و مایوسی - پس وپیش - بزدلی و زندگی سے سیری کا منبع ہے + تب یہ کوئی تعجب کی بات

نہین ہے کہ وہ مریض جسکا کہ آخر ۱۸۸۸ء مین مشہور ڈاکٹرون نے ناکامیابی کے ساتھ علاج کیا تھا
بہت ہی زیادہ مایوس ہوجاوے + امید بھری حالت جوانی سے گذر کر وہ - تھکا ہوا - ناخوش -
شکستہ دل - پیش از وقت حالت پیری مین پہونچ گیا +

ضروری کام نے اب جنوری ۱۹ سنہ ۱۸۸۹ء کو اوسکو جاوا کا سفر واپسی اختیار کرنے پر مجبور کیا +
اوسکا مرض اسوقت تک ایسا مزمن ہوگیا تھا کہ اوسکی جلد جسکو کہ مشرقی آفتاب کے نیچے
بھی مشکل سے ہی ۳ سال کے درمیان پسینہ آیا ہو - اپنا فعل محض ناکافی طور سے کرتی
تھی + بیٹویا مین پہونچکر بیماری نے تیزی کا پلٹا لیا + بیشتر کی دل کی خرابی
پھر زیادہ سختی کے ساتھ ظاہر ہوئی + اسکے ساتھ جو بخار تھا اوسنے مریض کی طاقت
صریحاً کم کردی - اور پانی بھی پیرون مین دکھلائی دینے لگا + مزید بران بیٹویا کے ڈاکٹرون نے
اوسکے مرض کو جذام بتلایا اور اوسمین اسوجہ سے اونکا یقین اور بھی پختہ ہوا کیونکہ
مریض کے آخری یورپ مین قیام کی حالت مین بہت مشہور یوروپین ماہرین امراض از قسم
جذام نے اوسکے خون مین جذام کے کیڑونکی ایک بڑی تعداد مین موجودگی دریافت کرلی تھی + بوجہ اوس
بڑے خوف کے جو کہ وہان جذامیون سے اس مرض کے لگنے کا عوام کو تھا - بیٹویا کے ڈاکٹرون
نے اپنے مریض کو فوراً وہان سے چلا جانے کی صلاح دی - الا اوس حالت مین
کہ وہ چاہے کہ اوسکے پاس آمد و رفت تمام آدمیون کی بند ہوجاوے + پس ۱۹ دسمبر
سنہ ۱۸۸۹ء کو مریض نے ایک مرتبہ پھر یورپ کے لیئے جہاز طیار کیا - اوسکے ہمراہیون نے
یہ بہت مشکل سے ممکن سمجھا کہ وہ شہر جنیوا مین زندہ پہونچ سکے گا + مگر سمندر کی ٹھنڈی
ہوا نے اوسکی طاقت زندگی کو جگا دیا اور وہ بخیریت یوروپ پہونچ گیا - جہانکہ اوسکی حالت پھر
حالت حاد سے زیادہ مزمن حالت مین تبدیل ہوگئی + قصبہ فرائی برگ مین اوسکے
معالج ڈاکٹرون نے اوسکو بالکل ناامیدی کی حالت سمجھ کر جواب دیدیا +

ایسی دردناک حالت مین ہونے کے وقت اوس مریض کی توجہ منجانب ایک
اوسکے پرانے دوست باشندہ لیپزگ جس نے کہ اوسکو برسون تک جاوا
مین جانا تھا - میرے طریق علاج کے طرف دلائی گئی + ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء کو مریض لیپزگ پہونچا

دل کی بیماری اور استسقا

اور چار دن بعد - گو کہ قریب قریب ناامیدی کے ساتھ - اوسنے میرا علاج شروع کیا +

یہ وقوعہ ایک سب سے زیادہ عجیب ثبوت میرے طریق علاج کے صحیح ہونے کا ہے - اور میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کی سچائی کی یقینی تائید ہے + خوش قسمتی سے ابتدائے علاج مین مینے اس مریض کی فوٹو لوالی تھی - اور بعد کو بھی + تصاویر نمبر ۱ و ۲ - اصلی تصویرون سے پھر طیار کیگئی ہین + اوسکا جسم مادہ فاسد کی وجہ سے بالکل تبدیل ہوگیا تھا +

تصویر نمبر ۱

تصویر نمبر ۲

گردن بہت تھوڑی رہ گئی تھی جسپر کہ ایک گھینگا نمودار ہوچکا تھا - دیکھنے مین یہ چشم[۵۱] مین ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھی اور دونون کے بیچ مین کوئی مناسب حد فاصل نہ تھی + پیشانی پر ایک بڑا گومڑا قریب ایک انچہ اونچا موجود تھا + آنکھونکے چارونطرف کی جگہ سوج رہی تھی - اور تمام سر[۵۲] بھی جو کہ مادہ فاسد کا بہت زیادہ جمع ہونا ظاہر کرتا تھا + دہنے پیر کی پنڈلی سڑ گئی تھی - اور پیر اور ٹخنہ مین دونون جگہ پانی تھا - اور سڑے ہوئے مقام سے اوپر بھی پانی تھا - جسکی وجہ سے مریض اپنی ٹانگ کو مشکل سے کام مین لاسکتا تھا + دھڑ مین اجتماع مواد فاسد کا اوسی مناسبت سے تھا جتنا کہ سر اور گردن مین + ہاضمہ بالکل خراب تھا - نہ گردے[۵۳] اور نہ انتڑیان[۵۴] اپنا کام مناسب طور سے کرتی تھین + دل کی خرابی دن ورات چین نہ لینے دیتی تھی - اور اوسنے

---

۵۱ یعنی گردن - ۵۲ یعنی سر بھی سوج رہا تھا یا بڑا ہوا معلوم ہوتا تھا - ۵۳ و ۵۴ یعنی بول و براز ٹھیک طور سے نہیں ہوتا تھا +

ایک حالت بیقراری اور گھٹن کی پیدا کر دی تھی + مریض کے ہاتھ اور پاؤن مثال برف سرد تھے
اور سیاہ نیلگون رنگ کے ہوگئے تھے +

میرا علاج شروع کرنیکے بعد جلد ہی خاطرخواہ ثمرے ملے + ہاضمہ نے جلد ترقی کری ۔ آنتین جو کہ پیشتر
بیکاری سے ہی کام کرتی تھین ۔ اور گردے ۔ تیسرے ہی دن سے اپنا کام برابر کرنے لگے + پیشاب جو کہ پہلے ہلکا
اور صاف تھا اب گدلا اور میلے رنگ کا ہوگیا ۔ ظاہرا ایک مقدار مادۂ فاسد کی اوسمین تھی + دوسرے
ہی دن مریض کو آرام اور تازگی معلوم ہونے لگی ۔ اگرچہ کچھ تکان سا بھی معلوم ہوا تھا ۔ جو کہ اُس قوت
کی وجہ سے جو مادۂ فاسد کے جسم سے نکالنے مین صرف مین آتی ہے پیدا ہوا تھا + بہت زیادہ پسینہ
کے نکلنے نے بھی آرام ہونے مین زیادہ امداد پہونچائی + جسم کی بیرونی شکل مین بہت جلد ایک قسم
کی محسوس ہونے والی تبدیلی زیادہ تر اسوجہ سے واقع ہوئی کہ اوس شخص کی حالت مین مادہ
فاسد کا اخراج جسم سے بہت تیزی سے ہوتا گیا +

پنڈلی کے گرد وہ سڑی ہوئی جگہ کسطرح سے رفع ہوئی اس بات کو بغور دیکھنا دلچسپی کا باعث تھا + اول یہ جگہہ
سیاہ مائل بسپیدی تھی ۔ پھر سرخ مائل بہ آسمانی ہوئی اور پورے سوا چار انچہ چوڑی تھی + یہ بشکل پانی گھل گئی ۔ اور ٹانگ
بھی اوسکے ساتھ بہت موٹی ہوگئی + آخرش دہنی ٹانگ بے حد موٹی ہوگئی + مادہ فاسد کے جوش مین آنیکی و
تبدیل ہونے کی قابلیت کے ظاہر کرنے کے لیے یہ کارروائی قابل لحاظ تھی +

یہ ایک حالت سے دوسری حالت مین جانیکا نازک وقت جسکے اندر کہ مریض کا گذر ہو رہا تھا بہت ہی سخت
تھا ۔ مگر اوسکی قوت زندگی کی بڑی مقدار نے اوسکی اچھی مدد کری + اگرچہ زیادہ چلنے پھرنے کے قابل نہ تھا ۔ مگر
میرے غسلون نے اُن جگہون مین جہان کہ استسقا کا اثر تھا پسینہ خوب نکالا ۔ جو کہ ایک ثبوت اُسکے جسم
مین پلٹا[ل۲] لینے کی قوت کی موجودگی کا تھا + چار ہفتہ مین اوسکے جسم سے تمام پانی خارج ہوگیا + اسکے بعد
شفا بے حد تیزی سے ہوتی[ل۱] گئی + ہر روز مریض زیادہ تازہ اور زیادہ جوان اپنے تئین معلوم کرنے
لگا ۔ اور بعد چار مہینہ کے علاج کے ۔ جسمین کہ چند صحت دینے والے نازک وقت بھی آئے ۔ اسقدر
شکل مین تبدیل ہوگیا (دیکھو شکل ۲) کہ مشکل سے پہچان مین آسکے + دل کا مرض اور استسقا بالکل

ل۱ مطلب ہے کہ طبیعت اچھی ہونے لگی + ل۲ یعنے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اوسکے جسم مین ایسی قوت موجود ہے جو کہ مرض کو پلٹ کر صحت کی طرف
رجوع ہوسکتی ہے ۔ یعنی اتنی قوت ابھی باقی تھی کہ اوسکو تندرست کرسکے +

دل کی بیماری اور استسقا

جاتے رہے۔ اور درحقیقت اچھے ہوگئے۔ اور بجائے مایوسی کے بالکل مختلف اور خوشی کی حالت مع لہو ولعب کے آگئی +

بیٹویا مین اس نیک انجام کا لوگونکو یقین نہ آیا۔ اور اُنہون نے لکھا کہ مریض کو ملک جاوا مین اوسوقت تک جہاز سے اوترنے کی اجازت نہ دیجاویگی جبتک کہ یہ ثابت نہو کہ وہ جرام کے کیڑون سے بالکل پاک ہے + اسوجہ سے اوسنے اپنے تئین اون چند مشہور ماہران مرض جرام کے سپردگی مین بغرض معائنہ کیا جنہون نے کہ اوسکا امتحان اور علاج پیشتر کیا تھا اور اسوقت شہر ہیمبرگ مین مقیم ہے + بعد اس امتحان کے جوکہ چار ہفتہ تک ہوتا رہا تھا مریض کو اطمینان دلایا گیا کہ اب وہ جرام کے کیڑون سے پاک ہے + یہ جنٹلمین جوکہ ۱۸۹۲ء مین جاوا مین واپس آیا ابھی زندہ ہے اور بہت اچھی تندرستی کی حالت مین ہے + اوسکی پیشتر کی کوئی شکایات پھر ظاہر نہین ہوئی ہین +

اس وقوعہ سے ایک اور ثبوت مروجہ میڈیکل سائینس۔ اوسکی تشخیص اور طریق علاج کے ناقص ہونے کا ملتا ہے + یہان پر ایک ایسا مریض تھا جسکو کہ لایق اوستادون نے جواب دیدیا تھا۔ مگر میرے طریق علاج سے وہ موت سے بچا لیا گیا اور اپنے خاندان اور دوستون کو واپس دیدیا گیا +

حرام مغز یعنی ریڑھ کے بانس کی بیماری + ریڑھ کے بانس یا حرام مغز کا زائل ہونا + مسّون کی بیماریان

قبل اسکے کہ ریڑھ کی ہڈی کا کوئی خوفناک مرض پھوٹ نکلے - کوئی پرانی بیماری عرصہ تک ضرور رہی ہوگی + سائینس آف فیشیل اکسپرشن کے ذریعہ سے بہرکیف ہم برسون پیشتر انجام دریافت کرسکتے ہین - مرض کی طرف رجحان طبیعت کو معلوم کرسکتے ہین - اور وہ اسباب بتلا سکتے ہین جنکی وجہ سے اعصاب مین مادہ فاسد موجود ہے + آخرالذکر کے متعلق - مریض خواہ مجرد ہو یا بی بی والا خصوصاً بدخوابیان اکثر ہوا کرتی ہین + لیکن یہ اخراج منی ہمیشہ اعصاب کی مزمن سوزش ظاہر کرتے ہین - خاصکر ریڑھ کے گودے کی اور نروس سمپیتھائی کس کی جو کہ پشت مین مادہ فاسد جمع ہوجانے سے ہوئی ہے + سوزش کے بڑہنے کے ساتھ ہمیشہ اعصاب طاقت مقابلہ مین کم کم ہوتے جاتے ہین حتے کہ مریض آیندہ اپنے اعضا پر قابو نہین رکھ سکتا - پیرون پر سے عموماً سب مین اول اوسکا قابو جاتا رہتا ہے + بدخوابیونکے ساتھ اور بھی خراب علامات ظاہر ہوتی ہین + بہت سے لوگ کمر کے قریب ایک خاص قسم کا جکڑاپن[۵۱] معلوم کرتے ہین جو کہ بلحاظ مادۂ فاسد کی موجودگی کے بہت مختلف ہوتا ہے + بہت کر اس اندرونی بند یا پیٹی پر ایک خفیف قسم کی سردی بھی معلوم ہوتی ہے + مرض کی زیادہ بڑھی ہوئی حالت مین اکثر گاہے گاہے یا متواتر تیز عصبی درد اور درد کمر ہوا کرتے ہین - جو کہ از حد دکھ دائی اور دقّت مین ڈالنے والے ہوسکتے ہین + ریڑھ کے بانس کے امراض بہت مختلف شکلون کے ہین + جیسا کہ ان بیماریون مین ہوتا ہے - بہت سی اور بھی بیماریان مادۂ فاسد کے ایک ہی طریقے مین موجود ہونے سے پیدا ہوجاتی ہین مثلاً سینٹ وائی ٹس ڈانس[۵۲]

---

[۵۱] مراد اوسی جگہہ سے ہے جہان کہ کمر مین جکڑاپن معلوم ہوتا ہے +

[۵۲] ایک مرض ہے جسمین کہ مریض ہاتھ پیر اور منہ بلکہ تمام جسم کو اینٹھتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مریض کو رعشہ ہوگیا ہے - ایک قسم کی غیر منتظم حرکت مریض کے اختیاری عضلات مین ہوتی ہے + اسکو انگریزی مین کوریا بھی کہتے ہین +

حرام مغز کی بیماری یسّون کی بیماریان

بہت بڑھی ہوئی حالت مین۔ جسکو آخری حالت کہتے ہین ۔ یہ قریب قریب غیر ممکن ہوجاتا ہی کہ ریڑھ کے گودے کے امراض اچھے کرلیئے جاوین + ایسی حالتون مین زیادہ سے زیادہ یہ کیا جاسکتا ہی کہ بہر نمط تمام درد مریض کا دور کردیوین + معمولاً یہ تھوڑے ہی عرصہ مین کیا جاسکتا ہی اگر باضمہ ترقی کرنیکے قابل ہی۔ پس اندرونی اطمینان ۔ نیند اور بھوک معلوم ہونے لگتی ہے +

خوش قسمتی کی بات ہے کہ میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے جیسا کہ مذکور ہوچکا ہے آیندہ یہ ضروری نہین ہے کہ اس آخری حالت مرض کا انتظار کیا جاوے + ہم[۱] اس کے روکنے کی غرض سے بہت عرصہ قبل ہی علاج شروع کرسکتے ہین یہ ایک ایسا نفع ہے کہ جو بیش بہا ہے + ریڑھ کے بانس کی خرابیان ابتدائی حالت مین آرام کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بہت سی دوسری خفیف بیماریون کا آرام کرنا + اگر برخلاف اسکے مرض کی حالت بڑھ گئی ہے اور خصوصاً اگر مرض کا علاج ادویات سے ہوا ہے تو شفا زیادہ تر مشکل ہے + ایک مکان جسکو کہ آتش نے اچھے طور سے پکڑ لیا ہی وہ بچایا نہین جاسکتا اگر ایک دفعہ بھی بہت دور تک آگ پھیل گئی ہے +

میرے زیر علاج بہت سے مریض رہ چکے ہین جو کہ امراض حرام مغز (ریڑھ کا بانس) مین مبتلا تھے ۔ مگر مین سب مریضونکو اچھا نہین کرسکا + بہتونکو اسی پر قناعت کرنی پڑی کہ اونکی افسوسناک حالت مین بہتری واقع ہوئی تکلیف کم ہوگئی + آخرالذکر[۲] صرف وہی اشخاص ہوئے ہین جنہون نے اپنے جسم کو ادویات کے استعمال سے اسقدر بےحس کردیا تھا کہ بہت ہوشیاری کے ساتھ علاج کرنے سے بھی اونکا جسم پورے طور پر آرام ہونے کے قابل نہ تھا + مذکورہ بالا کو صاف کرنے کی غرض سے مین پھر اس موقع پر چند کیفیتین اون لوگونکی پیش کرونگا جنکا کہ علاج میرے کارخانہ مین ہوا ہے +

پہلا وقوعہ ایک ایسے نوجوان شخص کا ہے کہ جو حرام مغز کے مرض مین بہت سختی کیساتھ مبتلا تھا اور دونون ٹانگین

---

[۱] یعنی مرض کی آخری حالت مین پہونچنے کو روکنے کی غرض سے + [۲] یعنی جسمین کہ صرف تکلیف ہی کم ہوگئی اور آرام کلی نہین ہوا +

جسکی ہڈیان فالج ہوگئی تھین + ایک سال سے زائد سے وہ ماہران[۵۱] سے مشورہ لیتا رہا تھا - مگر کوئی نفع اون علاج سے حاصل نہ کیا تھا + اپنے پیرون سے وہ ذرا بھی حرکت نہ کرسکتا تھا - اور نہ وہ کھڑا ہوسکتا تھا - گو کہ عمر مین صرف ۴۴ سال تھا مگر مجبورًا لاچار بستر پر پڑا رہتا تھا یا اوسکو وام المریض معذور شخصونکی کرسی مین بٹھا کر گھماتے تھے + اوسکا ہاضمہ اسقدر خراب تھا کہ اوس سے خراب ہو نہین سکتا + اوسکی انتڑیان اپنا فعل بلا خارجی مدد کے کبھی نہین کرتی تھین - پیشاب مریض کو بیخبری مین ہوجاتا تھا + جب اوسکو کرسی مین بٹھلاتے تھے تو اوسکی ٹانگین صحیح طور سے خود اوسکے بجاے کوئی دوسرا شخص رکھدیتا تھا +

میرے زیرنگرانی آنے کے بعد اوسکو ابتدا مین چار غسل ٹھنڈک پہونچانے والے روزانہ لینا پڑے اور غذا صرف خشک اور قدرتی کھانی پڑی + بوجہ ضعف ہاضمہ کے اگرچہ اول مہینہ مین بہت تھوڑی ہی ترقی معلوم پڑتی تھی - لیکن دوسرے مہینہ مین ہر شخص بلا شبہہ ترقی معلوم کرسکتا تھا + اور دو مہینہ کے بعد مریض پھر پیشاب کو روک سکا - اور اوسکی ٹانگین بھی اسقدر اچھی ہوگئی تھین کہ وہ اونکو تھوڑا تھوڑا اسمر کا سکتا تھا اور بغیر اپنے خدمتگار کی مدد کے تھوڑی دیر کے لیئے کھڑا بھی رہ سکتا تھا + نو مہینہ کے علاج نے اوسے ایسا کردیا تھا کہ وہ کمرے مین بلا مدد کے ذرا ٹہل سکتا تھا - اور اسکے بعد دو مہینہ مین اوسکو اپنی ٹانگون پر پھر پورا قابو ہوگیا + اوسکی ریڑھ کے بانس کی بیماری جس نے کہ یہ شکایتین - اوس بڑی اندرونی گرمی کی وجہ سے جو کہ مادۂ فاسد کے اجتماع سے ہوئی تھی - پیدا کری تھین - ٹھیک ٹھیک اوسی طریقے سے اچھی ہوگئی جیسے کہ اور بہت سی بیماریان قابو مین آئی ہین +

اس وقوعہ سے بھی یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ پشت[۵۲] کی جانب مادۂ فاسد کے زیادہ جمع ہوجانیکا شفا کرنا کسقدر مشکل ہی + ابتدائی علاج مین مینے خود اسکا مشکل سے خیال کیا تھا کہ مریض کی حالت بہتر ہوسکتی ہے - شفا کا تو ذکر ہی نہین تھا - کیونکہ ہاضمہ کمبختی سے بہت ہی زیادہ خراب تھا اور ابتدا[۵۳] مین کچھ آثار بہتری کے ظاہر نہ کیئے تھے + بعد مین شفا محض اوس شخص کی عجیب وغریب ثابت قدمی کی وجہ سے ہوئی + اگر مریض نے میرا علاج اس سے پہلے سے شروع کرا ہوتا تو اوسکا ٹانگونکے اوپر سے اسقدر کلی اختیار نہ جاتا رہا ہوتا اور شفا بھی بہت زیادہ آسان ہوگئی ہوتی +

۵۱ یعنی کسی خاص مرض کا علاج کرنیوالے - اس جگہ مرض فالج کے معالجہ کرنیوالونسے مراد ہی - ۵۲ یعنی اُن امراض کا شفا کرنا جو کہ پشت کی جانب مادۂ فاسد کیجمع ہوجانے سے پیدا ہوتے ہین یعنی اوس طرف کے مادہ فاسد کو نکالنے مین بہت مشکل پڑتی ہی - ۵۳ یعنے ابتدا سے علاج مین ہاضمہ نے آثار بہتری ظاہر نہ کیئے تھے -

حرام مغز کی بیماری ۔ مسّون کی بیماریان

ایک دوسرا واقعہ جو کہ اب مین پیش کرونگا اسیکے برابر تعلیم بخش ہے + ایک جنٹلمین عمر ۴۷ سال کئی سال سے ۔ بلا کچھ بھی آرام پاے ہوئے ۔ حرام مغز کے زائل ہونے کی بیماری مین مبتلا تھا + مادہ فاسد کا بار اوسمین بہت زیادہ تھا اور وہ بہت دقت سے صرف چل سکتا تھا اکثر اوقات اوسکو درد کمر (لمبیگو) اور دیگر سوہی کے موافق چبھنے والے دردون کے حملے ہوا کرتے تھے + اوسکو کافی نیند نہین آتی تھی ۔ اکثر کئی کئی دن تک برابر ذرا بھی آرام نہ ملتا تھا + ہاضمہ غیر معمولی تھا اور عام حالت خراب تھی + شروع مہینون کے ہی علاج کا اثر عمدہ ہوا ۔ بے خوابی کو شفا ہو گئی اور مختلف قسم کے درد بھی اسیطور سے جاتے رہے + ہاضمہ نے بھی ترقی کری حالانکہ ٹانگین اب بھی بہت کمزور تھین + اسوجہ سے مریض کو شفا کی کم امید تھی + بے خوابی اور دردون کو وہ خاص قسم کی خرابیان بالذات ہی سمجھتا تھا اور ہمیشہ اسی راے پر قایم رہا کہ اونکا کوئی تعلق اوسکے مرض حرام مغز سے نہین ہے + چونکہ اس شخص نے میرے قواعد متعلق غذا کی پابندی کرنا بہت ہی مشکل جانا ۔ اوسنے دس ماہ کے بعد علاج ترک کر دیا + اوسکی حالت جلد ہی زیادہ خراب اور بالکل مایوسی کی ہو گئی +

اس مریض کو اس بات کے تئین ایک بڑی کامیابی خیال کرنا چاہیئے تھا کہ اوسکی بیماری دوران علاج مین یہی نہین کہ بد تر نہوئی ہو بلکہ اوسکے ساتھ کی تکلیف دہ علامات ایسی جلد جاتی رہین + صبر کے ساتھ دیگر تکالیف بھی رفتہ رفتہ رفع ہو گئی ہوتین +

ایک اور واقعہ حرام مغز کے زائل ہونے کے متعلق دیکھو حصہ چہارم (رپورٹ آ شفا یابی)

مسّون کی تکالیف ۔ مسون کی تکالیف عموماً مرض حرام مغز اور اوسکے متعلق پشت مین زیادہ مادہ فاسد ہونے کی وجہ سے ہوا کرتی ہین + وہ مرض کی ایک پرانی حالت کی طرف اشارہ کرتی ہین ۔ جسکا سبب یہ کہ مثل دیگر تمام امراض کے پیڑو کا بہت زیادہ سوزش لیئے ہوئے ہونا ہے + معمولاً ہاضمہ اس قسم کے مریضونکا بھی بے قاعدہ ہوا کرتا ہے +

پٹھو کے اندر رسولیونکا بنجانا - جوکہ لازمی علامت بہت زیادہ مادہ فاسد کے موجود ہونیکی ہی - اس
امر کا ایک ثبوت ہی کہ قوت زندگی اور شفا ہونیکی قوت جسمانی بہت ہی کم درجہ کی ہوگئی ہوگی +
اسکو بھی مین ایک نظیر کے ذریعہ سے سمجھاؤنگا جوکہ اپنے مطب سے چنی لی ہے +
ایک نوجوان آدمی ۱۷ سال کی عمر کا جو ایام طفولیت سے خرابی ہاضمہ مین مبتلا رہا تھا
مجھ سے صلاح لینے کو آیا + اوسنے مجھ سے بیان کیا کہ عمر کے گیارھوین سال سے اوسکو
بواسیر کے مسّون کی اور آنتون سے خون نکلنے کی تکلیف ہوگئی تھی - جس نے اوسکو بہت
دُکھ دیا تھا + پندرھوین سال عمر مین بواسیر اور بواسیر کے مسّے درجہ بدرجہ جاتے رہے -
مگر جیساکہ اوسنے پھر بیان کیا - بہت ہی شدت کے دردہاے سر مین جنپر کہ کسی علاج
کا اثر نہوا مبتلا ہوگیا + آخرش اوسکے سر کے پیچھے کی جانب سخت رسولیان قد
مین ہیزل نٹ[^1] کے موافق دکھلائی دینے لگین اور چھونے سے معلوم ہوسکتی تھین +
اوسکے ساتھ ہی اوسکا کل سر شکل مین تبدیل ہونے لگا اور قد مین بڑھنے لگا - مناسبت
درمیان سر اور جسم کے صاف طور سے تغیر ہونے لگی + ہر شخص کو جسنے کہ اوس نوعمر لڑکے کو
دیکھا تھا یہ صاف معلوم ہوتا کہ سر مین کچھ مادہ جوکہ وہان نہین رہنا چاہیئے اور جوکہ پیشتر سے
اوسمین نہین تھا ضرور موجود ہے + لیکن کسیکو خیال نہ تھا کہ جسم کے اندر بواسیر کے مسّونکا
کچھ اب زیادہ سخت اور زیادہ دبی ہوئی شکل مین ہوکر سر مین چلا گیا تھا - اور بطور سل کی
رسولیونکے ظاہر ہوا + ہر شخص جوکہ میرے سائنس آف فیشل ایکسپریشن سے واقف
ہے اوسکی سمجھ مین یہ علامات قدرتًا آسانی سے آوینگی + شدت کے دردہاے سر ہی
کافی ثبوت عمیق سبب کی موجودگی کا تھے + بدقسمتی سے یہ کسی نے نہ جانا + اپنے نوعمر
بیٹے مین بیچاری مان نے وہی ہیبت ناک مرض دیکھا جسنے کہ اوسکے باپ کو ۳۹ سال کی
عمر مین اوٹھا لیا تھا[^2] + کسی طرح کے طریق علاج نے جنکی کہ آزمایش کیگئی مرض کو کچھ
بھی فایدہ نہ بخشا - اور وہ نوجوان شخص بوجہ دردہاے سر کے آخرش کام کرنیکے
قابل نہ رہا اور اکثر بیہوشی کے دورے اوسکو پڑنے لگے + ایسی لاچاری کی حالت مین

[^1]: ہیزل نٹ ایک انگریزی جنگلی پھل ہے جوکہ بیضہ کبوتر کے قد کے برابر ہوتا ہے -
[^2]: یعنے اسے دنیا سے اٹھا لیا تھا +

حرام مغز کی بیماری مسّونکی بیماریان

اوسکی مان اوسکو میرے پاس لائی + چونکہ اجتماع مادّۂ فاسد پشت کی جانب تھا سوزش دماغ کے ہوجانے کا ہر روز احتمال تھا + میرے نسخے یہ تھے تجویزہ پرہیزی غذا - ٹھنڈک پہونچانیوالے فریکشن باتھ - اور بہت سی محنت + اور انپر عمل کامیابی کے ساتھ کیا گیا + پہلے ہی ہفتہ مین درد ہاے سر دور ہوگئے + سل کی گومڑیان جو سر مین تھین اونکے منتشر ہونے کے دوران مین ہی درد تھوڑے عرصہ کے لیئے پھر ہونے لگتے تھے + ہاضمہ اور بھوک بہت قابل اطمینان طریقہ مین ترقی کرنے لگی + علاج کے دوسرے مہینہ کے اختتام کے قریب اون رسولیون مین جوکہ سر پر صاف معلوم ہوتی تھین ایک قسم کی کمی معلوم دکھائی دینے لگی + سر کے اندر کی رسولیان بھی ساتھ ہی ساتھ کم ہوئین اور سر بمقابلہ پہلے کے چھوٹا معلوم ہونے لگا + دیگر دو مہینونمین رسولیان اور بھی کم ہوگئین - اور نصف سال مین اونکا کوئی نشان بھی نرہا +

ظاہرا بجانب خرابی ایک تبدیلی دفعتاً واقع ہوئی + جیساکہ اوسکی مان کا بیان ہے - اوسکے بیٹے کی طبیعت ایک دن قبل سے خراب تھی - مسون کی تکلیف جو برسون گذرے کہ جاتی رہی تھی - اب پھر ویسی ہی بُری حالت مین ظاہر ہوئی + بیقرار والدہ کو مینے سمجھایا کہ یہ لابدی ہے + علاج کے اوس اثر کی وجہہ سے جوکہ بیماری کو جڑ سے نکالنے کا اسمین ہے - سر کے اندر کی سل کی گڑیان اوسجگہ سے جسم مین لائی گئین اور پھر اونہون نے مسون کے ایک گچھے کی شکل اختیار کرلی - اور یہ درحقیقت گڑیون کے سر مین ظاہر ہونیکا سبب تھا + اس شفا کرنے والے نازک وقت کے آنے سے اوسکے لڑکے کے دماغ کا زائل ہونا[۵۲] صحت ہوگیا تھا اور اسی طرح سے اب یہ ضروری تھا کہ مسونکی شکایت سے اوسکو آزاد کیا جاوے جوکہ دماغ کے زائل ہونیکے[۵۳] مرض کی ایک شروع کی منزل تھی + اس تشریح نے اوس عورت کے شکوک رفع کردیئے اور علاج بہت کامیابی کے ساتھ جاری رکھا گیا + ایک سال کے بعد بواسیر کے مسّے بھی پورے طور سے جاتے رہے اور وہ نوجوان آدمی پھر تندرست ہوگیا + اور زیادہ کیفیتین شفا پانیکی حصہ چہارم مین دستیاب ہونگی +

---

[۵۲] مطلب ہے درد ہاے سر سے جنکا ذکر ہورہا ہے + [۵۳] یعنی مسّے بواسیر کے جنکی وجہہ سے کہ انجام کار دماغ زائل ہونا شروع ہوگیا تھا +

مرگی کے دورے - اگورے فوبیا

وہ ہیجری سے آنے والی سخت شکایت جوکہ جسم انسانی پرحملہ کرتی ہے - وہ بیماری کے غلبے جوعموماً مرگی کے نام سے جانے گئے ہین اور جوکہ جسم پر قبضہ کر لیتے ہین - یہ کیا تو اون امراض کے ہی محض انجام ہین جوکہ مسلسل طور پر ہوجا چکے ہین اور دبا دیئے گئے ہین یا اون موروثی خرابیون کے نتائج ہین جبکہ کہ با اوقات پدر کی نوجوانی کی بیوقوفیون سے سلسلہ ملتا ہے + حالت آخرالذکر ہین - ادویات کے ذریعہ آلہ تناسل کے مرض کے علاج نے مادّہ فاسد کو جسم مین واپس گھسا دیا ہے - نتیجہ یہ کہ ایسے مرض کا مادّہ والدین کے جسم مین اکھٹا ہوگیا (دیکھو صفحہ ۱۸۸) + اس مادّہ کا بچہ کے جسم مین منتقل ہوجانا اوس مرض کی بنیاد ہے جسکو ہم دورے[1] کہتے ہین +

اپنے دوران مطب مین مین نے بیشمار مریضان مرگی کا تعجب انگیز کامیابی کے ساتھ علاج کیا ہے + مینے بہت کرکے دیکھا ہے کہ ہیجری لانے والے مرگی کے دورے اوس جوش کھائے ہوئے مادّہ فاسد کے جوکہ معدہ مین بڑھ گیا ہے - اتفاقیہ اوبال سے کچھ[2] زیادہ نہین ہین + بہت سی حالتون مین یہ جوش کے اوبال ٹانگون مین جاتے ہین - صرف اوسکے بعد اوپر کو زور کرتے ہین + دفعتاً جوش آنے سے بہت لوگ گویا کہ گرنے کے قبل اکثر چکر کہاتے ہین - اور پھر بہت سے لوگ جو ہین کہ سر کی طرف جوش اوٹھتا ہے بیہوش ہوجاتے ہین اور زمین پر گرپڑتے ہین +

جسم کے اندر کی ان کارروائیون کو کوہ آتش فشان کے پھٹنے سے مشابہت دے سکتے ہین جس مین کہ پھیلتی ہوئی ہوائین اور مادے جوزمین کے اندر جمع ہوگئے ہین دفعتاً نکلنے لگتے ہین + بعد پہاڑ کے پھوٹ نکلنے کے کچھ

---

[1] یعنی مرگی کے دورے + [2] یعنی یہ دورے کیا ہین گویا اوس مادّہ فاسد کے جوکہ معدہ مین جمع ہوگیا ہے اور جوش مین آرہا ہی اتفاقیہ اوبال ہین - کچھ کم و بیش اس سے نہین ہین +

مرگی کے دورے ۔ اگورے فوبیا

عرصہ تک خاموشی قایم رہتی ہی جبتک کہ بوجہ کارروائی کمبسچن[1] ۔ ڈی کمپوزیشن[2] ۔ اور ریفارمیشن[3] کے اندرون زمین نیازور نہ پیدا ہو ۔ مرگی کے دوروں کی بھی کارروائی ایسی ہی ہوتی ہی + پیٹ کے اندر مادہ فاسد جمع ہوجاتا ہی اور متواتر گو کہ آہستگی کے ساتھ جوش کھاتا ہی اور ساتھ ہی ہیں ہوائین اور تناو بڑھتا جاتا ہی + چونکہ مادہ فاسد کے جمع ہونیکا مقام محدود ہی اسلئے بوجہ متواتر جوش کے تناو بھی متواتر بڑھتا جاتا ہی + آخر کار ایک قسم کا بڑا دبتا ہے جس سے کہ دورے پڑتے ہین اور بوجہ دماغ پر دباؤ ہونے کے دماغ کے افعال بند ہوجاتے ہین + جبکہ جوش اور اوسکے ساتھ کے دباو جاتے رہتے ہین تو ہوش واپس آجاتا ہے اگرچہ کل جسم ایسے صدمہ کے بعد کم و بیش نڈھال ہوجاتا ہے +

یہ بہت افسوس کی بات ہی کہ پیشیہ طبابت مرگی کے شفا کرنے مین ناقابل ہی اور اس سے بھی زیادہ یون افسوس ہوتا ہے کہ آجتک یہ اسکی ماہیت کو بھی نہین جانتا + بہت کرکے یہ اس مرض کو ایک اعصابی خرابی سمجھتا ہی + اور خیال نہین کرتا کہ یہ تمام اونکے خیال مین لاعلاج اور بعید الفہم خرابیان خصوصًا اس ہی کا کام ہین یعنی غلط راہ چلنے والے علم کا ثمرہ ہی اور غلط مشورہ تندرستی کی حفاظت کی نسبت اور استعمال مضر ادویات مثلًا پوٹاسیم برومائڈ وغیرہ کا پھل ہی +

بلحاظ مریض مین مادہ فاسد کی موجودگی کے طریقہ شفا مرگی مین بہت مختلف ہوتا ہی + بعض شخصونکی حالت مین علاج شروع کرنے کے بعد دورے بہت جلد کم ہونے لگتے ہین ۔ بعضونکی حالت مین وے اولاً جلد جلد ہوتے ہین بوجہ اون تبدیلیون کے جو کہ جسم مین ہوتی رہتی ہین یہ عارضی علامات بہت زیادہ واقع ہوتی ہین ۔ مگر جوں جوں کہ مادہ فاسد خارج ہوجاتا ہی وے رفتہ رفتہ یا دفعتًا غائب ہوجاتی ہین + وے دمبدم کمزور ہوجاتی ہین یہان تک کہ محض غشی یا دوران سر یعنی گھومنی ہونے لگتی ہین ۔ جو کہ علاج کے جاری رکھنے پر بالکل غائب ہوجاتی ہین + مریضون کو مشورہ دینے مین پس یہ بہتر ہے کہ اونکی توجہ اوس طریقہ پر جو شفا غالبًا اختیار کرے گی دلادی جاوے + اور یہان پھر میرا سائینس آف فیشیل ایکسپریشن بہت عمدہ وسیلہ اون مارک

---

[1] لفظ انگریزی ہی کسی شی کے جلنے کی مثل کارروائی کو کہتے ہین خواہ یہ کارروائی آتش کے ذریعہ سے ہو یا کسی اور طریقہ مین حرارت کے بڑھنے سے ہو +

[2] یہ بھی انگریزی لفظ ہی کسی شی کے اجزا کے علیحدہ علیحدہ ہونیکی کارروائی کو کہتے ہین مثلًا جب کوئی شی سڑتی ہی تو اسکے اصلی اجزا علیحدہ علیحدہ ہوجاتے ہین + [3] یہ بھی انگریزی لفظ ہی علیحدہ علیحدہ ہوگئے ہوئے اجزا سے اونکے آپس مین ملکر پھر کسی اشیا کا بنجانا انگریزی مین ریفارمیشن کہلاتا ہی + [4] مراد ہے عارضی علامات سے +

اوقات کو قبل سے دریافت کر لینے کا ہے جوکہ خاصکر مواد کے بہت زیادہ موجود ہونے کی حالت مین روکے نہین جاسکتے +

پس ہم یہ بات معلوم کرتے ہین کہ مرگی کے شفا ہونیکا انحصار مریض کے اندر مادہ فاسد کے موجود ہونے کی حالت پر ہے + قریب قریب سب حالتون مین میرے طریقہ علاج نے شفا بخشی + بعض حالتین وقت طلب یا لاعلاج اوسوقت رہی ہون جبس وقت مین کہ مریض کی حالت بہت فرسودہ ہوئی ہو - اور جب کہ جسم کو خصوصاً ہاضمہ کو بوجہہ مروجہ ادویات مثلاً برومائڈ بہت ہی سخت نقصان پہونچا دیا گیا ہے + ایسے مریضون مین سلسلہ ہاے اعصاب و دماغ مین ایسی بہت زیادہ خرابی آجاتی ہے کہ مادّہ فاسد کو وہ واپس لا سکنے کے قابل نہین رہتے + میرے دار الشفا مین چند بیمار ایسے سخت رہے ہین کہ جنکو میرے طریقہ پر بہت ہی ہوشیاری سے برسون تک علاج کرنا پڑا قبل اسکے کہ دورے بند ہوئے + دورونکے بند ہونیسے یہ خیال نہین کر لینا چاہیئے کہ انسے ہمیشہ یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کا مادہ فاسد دور ہو گیا + اسکے بالکل دور کرنیکے لیئے اکثر اور بھی زیادہ وقت کی ضرورت ہوتی ہے -

نیشنل میڈیکل کمیشن کی رپورٹ بابت سنہ ۱۸۹۰ء کے مطابق ملک سیکسنی مین تعداد ایسے مدرسہ جانے والے بچون کی جنکو مرگی کا عارضہ تھا آخر سال مین ۷ء۹۵ تھی - یا ۱۰ء۱۳ ہر دس ہزار بچون مین + پس مصیبت زدہ انسانون کی بہتری کے لیئے اس بات کی زیادہ آرزو ہے کہ اس نئے علم علاج کے مطابق کامیابی کے ساتھ معالجات کا اعلان اون لوگون مین اور زیادہ ہو جاوے جوکہ باوقعت معزز اور سند یافتہ ہین +

مین اسموقع پر بھی ایک علاج کا جوکہ مین نے کیا تھا اس مضمون کو عمدہ طور سے سمجھانے کے لیے ذکر کرنے سے باز نہین رہ سکتا +

ایک ۱۹ سال عمر کی لڑکی چھہ سال تک مرگی کے عارضہ مین مبتلا رہی تھی + ہر ہفتہ مین اوسکو کم سے کم دو حملے اس مرض کے ہوتے تھے + اوسکا ہاضمہ بیحد خراب تھا - اور اوسکو حیض بھی بالکل بیقاعدہ ہوتے تھے + سن بلوغ کو پہونچنے کے بعد اوسکو ایکمرتبہ بھی مناسب طور سے اجرا حیض نہین ہوا تھا - کبھی تو بالکل حیض نہین ہوتے تھے اور کبھی بار بار ہوتے تھے +

مرگی کے دورے - اگورے فوبیا -

اپنے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ کلوروٹک[۱] تھی اور طبیعت مائل بطرف سل تھی + اوسکا سر اوسط سے زیادہ بڑا تھا + حالت مادہ فاسد کی موجودگی کی اچھی تھی پس مین اوسکو کامیابی کی اچھی امید ہونے کا یقین دلا سکا + تاکہ اوسکو طریقہ شفا کے سمجھنے مین غلطی نہو مین نے اوسکی توجہہ اس بات پر دلائی کہ ممکن ہے کہ بیماری کے دورے اول دو ہفتون مین بمقابلہ پیشتر کے زیادہ ہووین لیکن رفتہ رفتہ وہ کم ہوجاوینگے اور آخرکار بالکل بند ہوجاوینگے میرے قدرتی وسائل علاج نے میرا اس معاملہ مین بھی ساتھ دیا + لیکن اسٹیم باتھ سے جیسا کہ اکثر مرگی کے مریضون مین پرہیز کرنا پڑتا ہے پرہیز کیا گیا - تین ہفتہ مین مریضہ کل دورون سے آزاد ہوگئی +

شفا نے بالکل وہی رستہ اختیار کیا جو کہ مینے پیشتر سے جان لیا تھا + اول دنون مین دو تین یا اوس سے بھی زیادہ دورے ہوئے + بعد سولہ روز کے یہ دورے حالت دردسری اور بیہوشی مین تبدیل ہوگئے - اور آخرش بالکل بند ہوگئے + محض بباعث اسکے کہ مریضہ کے ہاضمہ نے خوش قسمتی سے تعجب انگیز تیزی کے ساتھ ترقی کری اور اوسکا اجراء جیض جلد ٹھیک ہوگیا - اسقدر جلد کامیابی کا ہونا ممکن ہوا تھا + بہت سی حالتون مین اسقدر جلد شفا نہین ہوسکتی + جلدی شفا کا باعث اس موقع پر مریضہ مین مادہ فاسد کی موجودگی عمدہ جگہ ہی کہی جاسکتی ہے + دیگر مرگی کے مریضون نے جنکا مین نے علاج کیا ہے اس سے دوگنا سہ گنا - یا اور زیادہ گنا وقت آرام ہونے مین لیا ہی (دیکھو رپورٹ ہای شفایابی حصہ چہارم)

اگورے فوبیا وہ حالت ہے جس مین کہ لوگ مبتلا ہوکر کسی چوڑی اور کشادہ جگہہ سے نہین گذر سکتے + یہ مرض بھی مادۂ فاسد کے جسم مین موجود ہونے سے پیدا ہوتا ہے + اندرونی تناؤ جسم کا اس امر کے لائق نہونے سے کہ بیرونی ہوا کے دباؤ پر[۲] کافی اوسکے برعکس دباؤ ڈال سکے یہہ حالت واقع ہوتی ہی + یا یہ وجہہ ہو کہ بعض اندرونی اعضا پر یہ بہت زیادہ دباؤ ڈالتا ہے + جتنی کہ زیادہ ہلکی اور زیادہ صاف

---

[۱] یعنے مائل بمرض کلوروسس + [۲] یعنے جو کہ جسم پر بیرونی ہوا کا دباؤ پڑتا ہے +

ہوا ہوگی اوتنی ہی زیادہ تکلیف ایسے شخصون[۵۱] کو معلوم ہوگی + میرے زیر علاج ایسے مریض لوگ رہچکے ہین جوکہ صرف مکانات کے قریب قریب ہی بلاگرے ہوئے چل پھر سکتے تھے + اسکی وجہ یہ ہے کہ وہان[۵۲] ہوا بمقابلہ وسط گلیارہ کے زیادہ بھاری ہوتی ہی اور اگرچہ فرق بہت تھوڑا ہوتا ہے لیکن توبھی مریض کے معلوم کرلینے کے لئے کافی ہوتا ہی جہان کہین کہ ہوا زیادہ ہلکی اور زیادہ صاف ہوتی جاتی ہے مریضون کو بے چینی اور تکلیف از حد معلوم ہوتی ہے + اندرونی دباؤ اونکو تمام سہارے[۵۳] سے محروم کردیتا ہے +

یہ خرابی مثل سِل اور سرطان کے ہمیشہ دیگر پیشتر کی ہوگئی ہوئی بیماریون کی آخری حالت ہے - خواہ یہ براہ راست ظاہر ہو یا برعکس اسکے وراثتاً پہونچکر + آیا کوئی مریض صحت پاویگا یا نہین - اسکا انحصار کلیتاً اوسکی حالت اور موجودگی مادۂ فاسد پر ہوتا ہے + بہرکیف مرض کا جڑ سے آرام ہونا صرف میرے ہی علاج سے ہو سکتا ہے جوکہ سبب کو دور کردیتا ہے + یہ سچ ہے کہ شفا ہونے مین اکثر بہت عرصہ درکار ہوتا ہے +

---

[۵۱] یعنے اس مرض مین مبتلا شخصونکو + [۵۲] یعنے مکانات کے قریب مین + [۵۳] یعنی اندرونی دباؤ اسقدر بڑھ جاتا ہی کہ باہر کی ہوا کا دباؤ اونکے گرنے کو روک نہین سکتا اور باہر کی ہوا کے دباؤ کا سہارا بالکل جاتا رہتا ہے +

انیمیا یعنی کمی خون یعنے تعدیم الدم - کلوروسیس[51]

ہر درجہ کی سوسائٹی سے آجکل ہم کمی خون اور کلوروسیس کی شکایت سنتے ہین + نہ تو غربا - نہ اُمرا - اور نہ جوان - اور نہ بوڑھے ان شکایات سے بچے ہوئے ہین اگرچہ جنگ[52] گاہ مین پورا ایک لشکر کا لشکر ادویات کا موجود ہے + یہ اونچے درجے ہی کے لوگ ہین جو کہ بہت زیادہ ڈاکٹری امداد پاکر ان ادویات کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہین - خصوصاً اوس شکل مین جو کہ بہت غذائیت پہونچانے والی غذا کہلاتی ہے - مثلاً انڈے - گوشت - شوربا - شراب اور بیئر وغیرہ وغیرہ

نئے زمانہ کا علم ڈاکٹری اوس بڑی ترقی کا زعم کرتا ہے جو کہ اوس نے حاصل کری ہے - علم کیمیاگری و علم موجودات - ہر اشیاء خوردنی مین پرورش کرنے کی قوت کے ٹھیک ٹھیک جان لینے اور جسم انسانی پر اوسکا اثر دریافت کرنے کا دعوے کرتے ہین + تاہم باوجود علمی آگاہی کے - خرابیان[53] ذرا بھی کم نہین ہوتی ہین بلکہ دمبدم زیادہ پھیلتی جاتی ہین + اون سے کمزوری - ضعف - اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور خواہش نفسانی اعتدال سے زیادہ ہوجاتی ہے + وے والدہ مین مناسب مقدار دودہ کا اوترنا بند کرتی ہین - اور قصہ کوتاہ - لوگون کو جسمانی اور دماغی طور سے ناقابل بناتی ہین - ناقابل کام کرنے مین اور بات کے سوچنے مین + وے ضرورت سے زیادہ تنک حواسی - تکان اور پاؤن مین بھاری پن اور پٹھون مین درد پیدا کرتی ہین + بھوک بھی جاتی رہتی ہے اور انتڑیان ٹھیک طور سے کام نہین کرتین +

ان امراض کے بارہ مین ہمیشہ ڈاکٹری کونسی جگہ اختیار کرتا ہے + کیمیاگری کے ذریعہ اشیا کے جزو علیحدہ علیحدہ کرکے اپنے علم کی تقویت رکھکر ڈاکٹر لوگ گوشت کے مقطرون کا استعمال بتلاتے ہین جنہین کہا جاتا ہے کہ وہ تمام اجزا شامل ہین جو جسم کے

---

[51] یہ بھی ایک قسم کی کمی خون ہے جو کہ عورات کو حیض کے فتور سے ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر مین ہوتی ہے - جلد کا رنگ سبز یا زرد سبزی مایل ہوجاتا ہے +

[52] یعنی بیماریون سے لڑنے کے لیئے ادویات کا لشکر امراض کی جنگ گاہ مین موجود ہے +

[53] یہ خصوصاً وہ بیماریان ہین جنکا اس باب مین ذکر ہے +

بنانے اور قایم رکھنے کے لیئے ضروری ہین + وے ایک اچھی مقدار غذا کی کھانا بتلاتے ہین - وے گولیان - پڑیان - کونین - اور فولاد کو اوسکی مختلف شکلون ہین نسخون مین تجویز کرتے ہین + اور اس علاج کا نتیجہ کیا ہوتا ہی عموماً ٹھیک برعکس اوسکے جو کہ[51] مطلوب ہی + خون اور بھی کم ہوجاتا ہی - مریض زیادہ کلوروٹک[52] ہوتا جاتا ہی - اور دوسری تکالیف اوسکے ساتھ اور پیدا ہوجاتی ہین - خاص سبب جسکا کہ خلاف قدرت علاج بہ ادویات ہی + اگرچہ یہ تعجب انگیز معلوم ہو مگر یہ آجکے دن ایک امر واقعی ہے کہ ہم نوزائیدہ بچونکو بھی بیماری کمی خون مین مبتلا دیکھتے ہین +

ان باتونکے دیکھنے سے ہم اس نتیجہ کو پہونچتے ہین کہ موجودہ زمانہ کا علاج اور غذا ان امراض کے لیئے ٹھیک[53] نہین ہین + یہ بھی تسلیم کرلینا ہوگا کہ کیمسٹری فلطیونکے روکنے کے قابل نہین ہی جبکہ یہ زندہ جسم کے اندر کی کارروائیونمین دست اندازی کرتی ہی + ہمارے تجربہ کی رو سے جملہ قسم کے مصنوعی مقطرات اور مصنوعی طیار کی ہوئی اشیا جو مریض کے کھلانے مین استعمال کیجاتی ہین - بہت ہی مشکل سے ہضم ہوتی ہین اور درحقیقت اکثر بالکل ہضم نہین ہوتین + قدرتی حالت مین کھانے جو پکانے اور مصالحہ جات کے ذریعہ سے تبدیل نہین کیئے گئے ہین ہمیشہ سب سے جلد ہضم ہوجاتے ہین + میرا نیو سائینس آف ہیلنگ یعنی نیا علم شفابخشی ایک بالکل مختلف علاج ان امراض کا بتلاتا ہے + ظاہری علامات انیمیا اور کلوروسس کی ہمکو اونکی ماہیت کا کچھ بھی صاف حال نہین بتلاتی ہین + ہم اس امر کو جانتے ہین کہ تندرست جلد کا رنگ کبھی زرد مثل کمی خون کے مریض کی رنگت کے نہین ہوتا ہے - نہ وہ کبھی بہت زیادہ - سرخ - زرد - یا بھوری ہوتی ہے - بلکہ ہمیشہ نم اور گرم رہتی ہے + تندرست خون رنگ مین کھلا ہوا سرخ اور پتلا ہوتا ہے - خون جسمین کہ مادہ فاسد بھرا ہے برخلاف اوسکے زیادہ کالا قریب قریب سیاہ - گاڑھا اور نصف جما ہوا ہوتا ہے + مزید بران جبکہ مادہ فاسد بہت زیادہ موجود ہوتا ہی تو خون کی رگین قدرے پھیلجاتی ہین اور زیادہ سے زیادہ مقدار خون کی بھرنے کے لیئے تھیلے بنجاتے ہین - یہ پھیلاؤ بوجہ متواتر تناؤ اور اندرونی دباؤ کے جو مادہ فاسد کی موجودگی کی حالت مین ساتھ ہی ساتھ ہوا کرتا ہی - رفتہ رفتہ ہوا کرتا ہی + پس تمام اشخاص مین جو کلوروسس اور انیمیا مین مبتلا رہتے ہین ہم سوائے زرد رنگ کی جلد کے سیاہ رگین بھی بہت

[51] یعنی بالکل اسکے برعکس نتیجہ نکلتا ہی جو کہ چاہتے تھے کہ نکلے + [52] یعنی کلوروسس زیادہ دیکھنے سی معلوم ہوتی ہی + [53] یعنی صحیح علاج اور صحیح غذا نہین ہوسکتی ہین +

انیمیا یعنی کمی خون یعنی تقدیم الدم - کلوروسس

نمایان پاتے ہین + تندرست نسین جنہین کہ تندرست اور آسانی سے بہنے والا خون بھرا ہوتا ہی جلد مین سے تھوڑی سی ہی چمکتی ہین - بھر شدہ وہ نیلی رنگت اور تناؤ ظاہر نہین کرتین جو کہ مریضان مبتلاء مرض کلوروسس کی حالت مین اونہین ظاہر ہوتا ہے + اور ایسے شخصونکی حالت مین ہم جلد زرد رنگ کی مرجھائی ہوئی اور سست پاتے ہین جو کہ اکثر موم کی سی رنگت کی زرد مائل بہ سبز ہوتی ہی + پھر کبھی کبھی دیگر مریضون مین چہرہ سرخ اور رنگ تازہ ہوتا ہی - لیکن باوجود اسکے کمال ناقابلیت - کمزوری اور کیباوس کا بننا ناکافی ہوتا ہی + بوجہ ظاہری تندرستی کے ڈاکٹر لوگ اس حالت کو "خیالی مرض" کہتے ہین +

انیمیا اور کلوروسس مین ہمیشہ اندرونی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہی اور بیرونی سردی معلوم ہوتی ہی + اور ان امراض کی یہان ہی ہمکو تشریح ملتی ہے جو منجملہ دیگر مزمن امراض کے پوشیدہ[له] اندرونی بخار کو بتلاتے ہین +

ناقص ہاضمہ بشمول ناکافی فعل جلد و پھیپھڑونکے یعنی اچھی غذا اور ہوا کی کمی ہی ان امراض کے خاص اسباب ہین + ناقص ہاضمہ کی وجہ سے مادہ فاسد یا غلیظ مادہ کے ٹکڑے جمع ہو جاتے ہین اور زیادہ گرمی اور تناؤ بہ نسبت تندرست جسم مین پیدا کرتے ہین + بحالت جوش بشکل ہوا وے تمام جسم مین گذرتے ہین اور خصوصاً جسم کے سرون مین یعنی ٹھیک کھال کے نیچے یا کھال کے اندر + کھال مین باریک سے باریک خون کی نالئین اس طورسے رفتہ رفتہ رکجاتی ہین - خون اون تک پہونچنے کے قابل نہین رہتا پس وہ گرمی کا احساس نہین ہوتا جو کہ تندرست جلد مین ملتا ہی + جلد برخلاف اوسکے زرد اور مرجھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے +

پس یہ ناقص ہاضمہ ہی جسپر کہ انیمیا اور کلوروسس کا الزام دینا چاہیئے + پھیپھڑون کی سستی معہ اسکے نتائج کے ایک دوسرا سبب ہے جو تازہ اور تندرست ہوا کی کمی کے باعث ہوتی ہے + بدقسمتی سے وہ خوف جو حکماء لوگ ٹھنڈ لگ جانے کا دلاتے ہین بہت سے آدمیون کو اپنے کمرون کو مناسب طورسے ہوادار بنانے سے روکتا ہے اور پس اسکے قابل ہے کہ خراب ہوا کے نقصان رسان اثرونکو اور بھی

[له] اشارہ ہے طرف اون امراض کے -

بہت زیادہ کارگر ثابت کرے + مدرسہ ادویات کے لوگ خوب جانتے ہین کہ یہ پہیپہڑے ہی ہین جو تازہ ہوا سے سانس لیکر خون کو بنایا کرتے رہتے ہین - تاہم بیماری کی حالتون مین مریض کو اوسکے کمرے ہی مین محدود رکھنے کی اور اوسکو تازہ ہوا لگنے سے ہر طرح بچنے کی ہدایت کرکے غلطی کرتے ہین + بلکہ یہ[1] بہی جو کہ علاج بہ ادویات کے طریق کے نقص کو ایسے صاف طور سے بیان کرتی ہے تشریح طلب ہے +

الوپیتہی جو کہ مرض کے اصلی سبب کو نہین شناخت کرتی - مادۂ فاسد کو جسم سے نکالنے کی کوئی کوشش نہین کرتی - بلکہ مرض کی علامات کو محض دبانے کی کوشش کرتی ہے + یہ پہر بیماری کو ایک حالت مزمن مین تبدیل کردیتی ہے - جسکو کہ میرے علم سے عدم واقفیت رکھنے والے نہین جان سکتے - اور اسیکو "شفا" بتلایا جاتا ہے + لیکن جیساکہ ہم معلوم کرینگے یہ شفا محض نمایشی ہی ہے واقعی نہین ہے + بدقسمتی سے اسوقت تک کسی کے قبضہ مین یقینی اور بے خطا طریقہ ان نمایشی شفاؤن کے دریافت کرلینے کا نہین رہا ہے + بہرکیف اب ہمارے پاس سائنس آف فیشیل اکسپریشن موجود ہے جو کہ اس طریقہ علاج کے ہر ایک شاگرد کو اس بات کے پہچاننے کے قابل کرتا ہے کہ آیا شفا واقعی ہوئی ہے یا نہین +

جبکہ خلاف قدرت ادویات کمئی خون اور کلوروسس کے آرام کرنے مین استعمال کیجاتی ہین تو معدہ اور بہی زیادہ ناقابل ہضم مادہ سے بہر دیا جاتا ہے اور حالت زیادہ خراب کردی جاتی ہے + یہ امراض مادۂ فاسد کے جسم سے خارج کردینے سے اچہے کیئے جاسکتے ہین لیکن ادویات سے کبہی نہین + ادویات سے جنہین کہ وہ عزیز دوا بہی مرض اینیمیا کی یعنی فولاد شامل ہے - معدہ جلد ایسا کمزور ہوجاتا ہے کہ مریض کو بالکل بہوک بجز بہت مصالحہ دار اور تیز اور ترش غذا کے کہانے کے نہین لگتی + مگر ہمکو یقین ہے کہ اس قسم کے کہانے ایسے ہی اچہے ہین جیسے کہ بالکل غیر ہضم ہونیوالے کہانے - اور طبیعت کو صرف رغبت دلا دینے کا ہی کام کرتے ہین

[1] یعنے غلطی جسکا ذکر ابہی آیا ہے +

انیمیا یعنے کمی خون یعنی تقدیم الدّم کلوروسس

یہانتک کہ صحیح بھوک لگنی بند ہوجاتی ہے + تب ڈاکٹر ایک بہت ہی بڑی مقوی غذا یعنی پرورش کرنے والی - شراب ہائے گوشت - انڈے تجویز کرتے ہین - اور مدد کے لیئے پہلے سے اور بھی زیادہ تیز ادویات دیتے ہین + اسکے بعد مریض آخرش یہ دیکھکر کہ ادسکے طبیب اوسکو کچھ نفع نہین پہونچاتے - نا امید ہونے لگتا ہے اور صرف اسوقت - جبکہ بدقسمتی سے وہ ایسی خراب حالت مین ہے - عموماً میرے مشورہ کا خواہشمند ہوتا ہے + میرے علاج مین اول ہی ہفتہ معمولاً میرے مریضون کی انکھین کھول دینے کے لیئے کافی ہوتا ہے کہ وہ غلطی مروجہ علاج ڈاکٹری کی دیکھ لین - اور علاج مین کامیابی کا نتیجہ اونکو آخرش میرے نیو سائنس آف ہیلنگ کا سرگرم پیروکار بنا دیتا ہے +

جو ہین کہ مادہ فاسد جو کہ مسامات کو بند کیئے ہوئے اور دوران خون کی روکے ہوئے ہے - دور کردیا جاتا ہے خون پھر جسم کی سطح تک گردش کرنے لگتا ہے جسم مین گرمی پھر لاتا ہے - اور اوسکو صحیح رنگ اور نم حالت پر پھر پہونچا دیتا ہے +

آسانی سے ہضم ہونیوالی اور غیر محرک غذائین جنکے استعمال کی مین ہدایت کرتا ہون وہ مریضان انیمیا (کمی خون) اور کلوروسس کے لیئے خصوصاً موزون ہین +

مین پھر کہتا ہون کہ تازہ - قدرتی ہوا جیسا کہ میدان مین یا ہمارے گھرون مین جبکہ کھڑکیان کھلی ہوئی ہون ملتی ہے مثل پانی کے قدرتی طور سے اوس کیوری ٹیوکرائی سس کو جو کہ نیچر ہمارے جسم مین پیدا کرتی ہے امداد پہونچانیکی قوت رکھتی ہے + بدقسمتی سے ہماری حکمای صادق ٹھنڈ کے خطرہ سے بچنے کے خیال سے ان دو نہایت ضروری یعنی تازہ ہوا اور سرد پانی کے استعمال کو منع کرتے ہین - یہ ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ وہ کسقدر کم زکام کی ماہیت کو سمجھتے ہین + بغیر عظیم نقصان جسم کو پہونچائے ہوئے - زکام کو پورے طور سے آرام کرنیکی غرض سے پہلے اس امر کی کوشش کرتے ہین کہ انکے اظہار کو روک دیا جاوے - اور اس مقصد کے حاصل کرنے مین اون وسائل کو استعمال مین لاتے ہین جو کہ جسم مین طبیعت کے پلٹا لینے کی قوت کے دبا دینے کیلئے سب سے زیادہ موزون ہین +

مگر ہر شخص کے نزدیک جس نے کہ میری رای متعلق بہ امراض کو پڑہا ہے زکام ایک بالکل ہی سیدھے ضرر علامت ہے - درحقیقت یہ کوئی ایسی چیز ہے جسکا کہ آنا مبارک ہونا چاہیئے (مقابلہ کے لیئے دیکھو صفحہ ۷۰) + کسی واقعی تندرست آدمی کو زکام ہو ہی نہین سکتا کیونکہ اوسکے جسم مین کوئی مادہ فاسد

سے ہی نہین + اور پھر کہ ایک شخص جسمین کہ ایسا مادہ موجود ہی - لیکن وہ قدرتی طریقہ مین زندگی بسر کرتا ہے - وہ اس بات کو جانتا ہی کہ سرد پانی معہ تازہ ہوا اور غیر محرک غذا کے استعمال سے وہ اپنی تندرستی حاصل کرنے کے قابل ہوجاویگا + وہ اسطریقہ سے ایک قسم کی مضبوطی اور اندرونی جسمانی پاکیزگی ایسی حاصل کرلیویگا جو کہ اوسکے پاس پیشتر کبھی نہین تھین + وہ اس بات کو بھی جانتا ہی کہ زکام جو کہ خصوصاً حالت گرمی و سردی کے دفعتاً تبدلات سے ہوا کرتے ہین صرف تازہ ہوا سے ہی پیدا ہوتے ہین جو تازہ ہوا کہ جسم کی قوت زندگی کو اسقدر تقویت پہونچا دینے والی ہوتی ہے کہ اوسکو ایک کیورےٹیو کرائی سس کے پیدا کرنیکے قابل کرے - جو کہ تشکل زکام ظاہر ہوتا ہی + اس کرائی سس کے ذریعہ سے جسم ایک مقدار مادہ فاسد کے خارج کرنیکی لایق ہوجاویگا + پس ایسا کرائی سس نقصان پہونچانے سے بہت دور ہو کر جسم کو بہتر تندرستی حاصل کرنے مین امداد پہونچاتا ہے +

انیمیا اور کلوروسس کے بیمارونکا علاج ہر واحد خاص کے موافق ہونا چاہیئے - ملایم یا تیز جیسا کہ موقع ہو + ایسی صلاح جو کہ ہر مریض کے ٹھیک ٹھیک متعلق ہوجاوے نہین دیجا سکتی + مگر رپورٹ مندرجہ ذیل سے مقدم اصول ہاے عام جانے جا سکتے ہین -

ایک لڑکی ۱۹ سالہ الوپیتھک علاج مرض کلوروسس کا ۱۵ برسکی عمر سے کر رہی تھی + اوسکے طبیب نے اولاً فولاد گولیون کی حالت مین تجویز کیا تھا - پھر عرق کی حالت مین ہمراہ پیپسین اور دیگر ادویات کے + اسکے علاوہ اوسنے مریضہ کو صرف بہت بڑی مقوی غذا - گوشت اور شوربا - ران کا گوشت اور انڈے روزانہ معہ ایک یا دو گلاس شراب ملک ہنگری کی بنی ہوئی کے - استعمال کرنی بتلائی - بجای چاء اور قہوہ کے اوسنے خوب کڑھے ہوئے دودہ کی سفارش کری + پانی کے نسبت اوسنے کہا کہ شاید اوسمین بہت خطرناک وبائی اثر موجود ہون پس اوسنے مریضہ کو "قوت بخش شراب بیئر" پینے کا مشورہ دیا + اوسکی ہدایات پر مہینون و برسون تک بہت ایمانداری کے ساتھ چلا گیا - مگر کامیابی نہوئی + اوس لڑکی کی حالت اول تو خراب تھی ہی - اس علاج سے اور بھی زیادہ خراب ہوگئی + اوسکا ہاضمہ زیادہ کمزور ہوگیا - باوجود قوت بخش غذا کے وہ واقعی بھوک سے ہلاک[۱] کی جارہی تھی - دمبدم وہ زیادہ کمزور زیادہ زرد - اور دل مین زیادہ غیر مطمئن ہوتی گئی + اوسکو صاف طور سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر

---

[۱] یعنی گو کہ غذا کھاتی تھی مگر جسم کو نہ لگتی تھی یعنے جسم غذا کا بھوکا ہی رہتا تھا -

انیمیا - یعنی کمی خون یعنی تعدیم الدم - کلوروسس

کے نسخون نے اوسکو کچھ نفع نہ بخشا - تاہم اوسنے الزام اونپر نہ رکھا بلکہ اپنے ہی جسم پر اس یقین کے ساتھ کہ وہ تندرستی پھر حاصل کرنے کے ناقابل تھی + وہ قوت بخش غذا جو کہ وہ کھاتی تھی - یہ سچ ہے کہ اوسکے جسم سے ہوکر باوجود قبض کے نکلجاتی تھی - لیکن اوسنے جسم کے لئے کوئی غذائیت نہ پہونچائی کیونکہ معدہ بالکل کمزور ہوگیا تھا + سن بلوغ سے اوسکا حیض کبھی صحیح نہوا تھا - ہمیشہ بے قاعدہ ہوتا تھا + اسطور سے بعد چار سال الوپیتھک علاج کے اوسکی حالت بالکل ہی خراب تھی + غمگین اور زندگی سے بیزار نفیح - متوہم - خیالات خودکشی مین گرفتار - بے حد گھبرانے والی - دوسرون کے اور خود کے لیئے ایک بار - یہ بیچاری لڑکی جس کا علاج غلط طور سے ہوا تھا میرے ہاتھون مین آئی + مین نے فوراً اوسکی غذا تبدیل کردی - بالکل غیر محرک - آسانی سے ہضم ہونے والی نباتاتی غذا اوسکو ولائی - پینے کے لیئے محض صاف پانی - اور علاوہ اسکے کھلے ہوئے میدان مین زیادہ محنت کرنے کی ہدایت کردی + دیگر ہدایتین یہ تھین - کھڑکیان کھول کر سونا اور تین فریکشن باتھ روزانہ اور دو اسٹیم باتھ ہر ہفتہ مین لینا + ایک ہفتہ کے اندر مریضہ کے دل کا نقشہ بالکل تبدیل ہوگیا + اوسکی زندگی سے بیزاری اور خراب حالت اولٹ کر زندگی سے خوش اور خرمی کی حالت واقع ہوئی + اندر چار مہینہ کے ہاضمہ اور حیض دونون بالکل صحیح ہوگئے تھے اور یہ کہنا چاہیئے کہ لڑکی نے از سر نو جنم لیا + اوسکی جلد جسکو پہلے پسینہ نہین لایا جاسکتا تھا اب نم اور گرم جیسا کہ چاہیئے ہوگئی + اور چھ مہینہ مین لڑکی نے تعجب انگیز طریقہ مین ترقی کری اور ایکسال کے اندر اوسکو کلی شفا ہوگئی +

(میرے مطب مین سے اور زیادہ معالجے حصہ چہارم مین مطالعہ کیئے جاسکتے ہین)

امراض گوش و چشم

وے دونون معلوم کرنے کے ضروری آلے - یعنی آنکھ و کان - سخت امراض کے متحمل ہوا کرتے ہین + عموماً بلکہ قریب قریب ہمیشہ ان امراض کی وجہ وہی قوتین بتلائی جاتی ہین جو کہ براہ راست آلات مذکور پر اثر ڈالتی ہین - یہ معلوم کرنے کی کوشش نہین کیجاتی کہ آیا کوئی اس سے زیادہ عمیق سبب تو نہین ہے + میرا طریق علاج اور تجربہ جو کہ مین نے اوسکے عمل سے حاصل کیا ہے کوئی طریقہ شک کرنے کا نہین دیتے کہ تمام بیماریان آنکھ و کان کی بلا لحاظ اس امر کے کہ کس نام سے وہ پکاری جاتی ہین اندرونی مرض خرابیون سے پیدا ہوتی ہین + کیا تو اونکا پتہ ایسی حالتون تک چلتا ہے جہان کہ دبی ہوئی بیماری مثل - ڈفتھیریا[۱] - خسرہ چیچک - اسکارلٹ بخار - نے کوئی مرض کا نیا اوگنے والا مادہ چھوڑا ہو یا وے[۳] ٹیکہ لگنے سے پیدا ہوتے ہین + میرا سائنس آف فیشل اکسپریشن[۲] اسکی پوری تصدیق کرتا ہے + اسکی مدد سے یہ بات ثابت کیجا سکتی ہے کہ آنکھ یا کان کی ہر ایک بیماری کے ساتھ ہی ساتھ اوسی کے مطابق جسم مین عام طور سے مادۂ فاسد موجود رہتا ہے + مطلب یہ ہے کہ یہ بات دکھلائی جا سکتی ہے کہ جسم مین مادۂ فاسد کا ایک ایسا اجتماع ہوتا ہے جو کہ براہ راست اون امراض سے تعلق رکھتا ہے جو کہ آنکھ و کان مین نمودار ہوتے ہین +

یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ ایک شخص جسکو آنکھ یا کان کا مرض ہو وہ اور باتون مین تندرست ہو سکے + مادہ فاسد ضرور ہوگا جو کہ اون جگہون تک جنمین کہ تکلیف ہے ضرور پہونچا ہوگا قبل اسکے کہ مرض پیدا ہو سکے + ایسی کارروائی برسون پیشتر بامداد سائنس آف فیشل اکسپریشن جان لی جا سکتی ہے + اول ہم کو امراض گوش پر باحتیاط غور کرنے دیجیئے +

---

۱ اسکے لفظی معنی جلد یا جھلی کے ہین اور اصطلاح اطبا مین یہ ایک چھوت دار شدید وبائی بیماری ہے جسکو ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ ایک خاص زہر سے پیدا ہوتی ہے اسمین مریض نہایت لاغر ہو جاتا ہے حلق دکھنے لگتا ہے اور ایک قسم کی کاذب جھلی اوسمین پیدا ہو جاتی ہے + دیکھو نمبر صفحہ ۳۴۴ - اس کتاب کا +

۲ دیکھو صفحہ ۴۰ مین اسکا بیان مفصل - ۳ یعنی چشم و گوش کی بیماریان +

امراض گوش و چشم

جبکہ مادہ فاسد کانون تک پہونچ جاتا ہے تو اول نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کان کی باریک نالیان رک جاتی ہین + کان کا پردہ اکثر پھٹ جاتا ہے یا ڈھیلا ہوجاتا ہے اور تھرانے کے ناقابل ہوجاتا ہے یعنی آواز کی لہرونکو صحیح طور سے پہونچانے کی ناقابل ہوجاتا ہے + اس طریقہ مین درمیانی حصہ کان[1] کی سوزش پیدا ہوجاتی ہے جس سے کہ اظہار اجتماع مادہ فاسد کا وہان ہوتا ہے + اس قسم کے اجتماع مین ایسا اکثر وقوع مین آتا رہتا ہے کہ اگر دباؤ مادۂ فاسد کا پیچھے سے اوسپر کو زیادہ ہے تو ایک حالت حاد پیدا ہوجاتی ہے + اندرونی کان سے تب مواد اکثر خارج ہوجاتا ہے - چونکہ جوش کھا نیوالا مادّہ فاسد برابر باہر نکلتا رہا اسطور سے وہ مشہور مرض اوٹوریا یا کان کا بہنا پیدا ہوا + اگر یہ حاد حالت قدرتی طور سے وقت مناسب کے اندر آرام نہوئی تو اور بھی زیادہ بوجھ مادّہ فاسد کا ہوجانا اور اکثر اوقات عضو سماعت کا ضائع ہوجانا اوسکا انجام ہے + جسقدر زیادہ کہ مرض بذریعہ ادویات علاج کرکے اندر گھسا دیا جاتا ہے اوسیقدر زیادہ خراب حالت اوسکی ہوتی ہے +

ہر شخص کو جس کسی نے کہ میری پہلی تشریحات کو ذہن مین رکھا ہے یہ صاف ہوگیا ہوگا کہ ایک تو کان کا بہنا اور سر مین ٹھنڈ (زکام) اور دوسرے سوزاک اور سفیدی کا ایک ہی مشترکہ سبب ضرور ہے + مین دعوی کرتا ہون کہ یہ تمام مختلف امراض محض مادہ فاسد سے ہی پیدا ہوتے ہین - جو کہ جسم مین اکٹھا ایک پوشیدہ حالت مین پڑا ہوکر جوش کی حالت حاد مین تبدیل ہوتا ہے اور پیپ یا بلغم[2] وغیرہ بناتا ہے + جوش کی حالت ایک قسم کی سوزش میوکس ممبرین[3] اور جسم کے حصص متعلق مین پیدا کردیتی ہے اور یہ سوزش کسی سخت حالت مین کشادہ بہتے ہوئے زخم یا چھوٹے چھوٹے پھوڑے شاید پیدا کردے + یہ سوزش کی حالت جسم کے اون اندرونی حصون مین خاصکر دیکھی جاسکتی ہے جنکا کہ باہر کی ہوا سے کوئی براہ راست سلسلہ نہین ہے + ہمکو انکے لیے یہ بہت ضرورت کی بات ہے کیونکہ یہ یقینی پہچان جسم مین بہت اندرونی بار[4] ہونیکی ہے - اور مزید بران ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ

[1] کان کے تین حصے کیئے گئے ہین - اندرونی - درمیانی - بیرونی + [2] وہ شے جو کہ زکام کی حالت مین مختلف شکلون مین ناک و منہ سے خارج ہوتی ہے + [3] یعنی لعاب دار جہلی + [4] یعنے جسم کے اندر مادہ فاسد کا بار ہونیکی ہے +

جسمانی قوت زندگی اب بھی مادہ فاسد کو بذریعہ کیورے ٹیوکرای سس نکالدینے کی موجود ہے +

امراض چشم مین بھی حالت ٹھیک ٹھیک ایسی ہی ہوتی ہے + مادہ فاسد آنکھ کے اندر کی کرسٹلائن لنسز یعنی درمیانی رطوبت کو بھر دیتا ہے - اوسمین خرابی ڈالدیتا ہے - اور قوت بصارت کو کمزور کردیتا ہے + یہی مایوپپیا[51] یا کم نگاہ کا باعث ہے + دیگر بیماریون مین مادہ فاسد اندرونی آنکھ کے پردون مین چلاجاتا ہے جس سے کہ زرد دھبہ آنکھ کے اندر کا اور اوسکے تعلق کی رگین ہٹ جاتی ہین یا ڈہک جاتی ہین اور مرض جسکو کہ سیاہ موتیا بند (اماروسس) کہتے ہین پیدا کرتی ہین +

گرے کیٹریکٹ یعنی بھورا موتیا بند بھی اسی طریقہ مین پیدا ہوتا ہے - آنکھ کے شفاف آئینہ[52] کے اوپر ایک تاریک پردہ بنجاتا ہے جوکہ دوسری کوئی اور شئے بجز اوس مادہ فاسد کے نہین ہے جوکہ آنکھ کے اندر اور آنکھ کے شفاف آئینہ کے اندر داخل ہوگیا ہے + یہ وہ حالتین ہین کہ جو عموماً صرف مدت کے متواتر اجتماع مادہ فاسد کیوجہ سے ہوتی ہین اور اسیوجہ سے معمولاً زیادہ عمر کے آدمیون مین واقع ہوتی ہین +

سبز موتیا بند (گلاکوما) آنکھ کے ڈھیلے کا بیحد تناؤ - آنکھ کے اندر مادہ فاسد کے جوش مین آنے سے ہی صرف پیدا ہوتا ہے + پکی ڈاکٹری کے مدرسہ کے قائمقامان - اس مرض کو مردم چشم کا ایک ٹکرہ کاٹکر علیحدہ کرکے اچھا کرتے ہین جسمانی قوت زندگی کو اوسکے ضروری شفا دینے کے کام سے ہٹاکر دوسری طرف محض پھیر دیتے ہین + وے آنکھ کو عیب دار[53] کر دیتے ہین اور تو بھی اصلی مرض کو اوسی حالت مین چھوڑ دیتے ہین - آنکھ کی حالت مین ایک قسم کی تبدیلی بہرکیف اس عمل جراحی سے پیدا کردی جاسکتی ہے +

جبکہ ہم اس سب کو خیال مین لاتے ہین تو یہ بخوبی روشن ہوجاتا ہے کہ آنکھ پر تمام جراحی عمل بیفائدہ ہین جوکہ صرف ظاہری علامات کے دور کرنیکو کئے جاتے ہین - مگر مرض کے سبب کو جڑ سے دور کرنیکے لئے نہین جسوقت کہ نیا اجتماع مادہ فاسد کا نہین ہوتا ہے عمل جراحی مین کامیابی معلوم ہوتی ہے + لیکن جب کبھی کہ مادہ فاسد کی حالت یا جگہہ مین تبدیلیان واقع ہوتی ہین - جیسکے ہونے مین کہ مشکل سے خطا ہوگی تو بیشتر کی یا نئی علامات مرض کی فی الفور ظاہر ہوتی ہین - اور کامیاب عمل جراحی کے بے سود ہونیکو ظاہر کرتی ہین +

[51] وہ مرض ہے جس مین کہ آنکھ سے قریب کا نظر آتا ہے - [52] مراد اوس حصہ آنکھ سے ہے جوکہ اس قسم سے بنا ہوا ہے جسکے ذریعہ سے کہ بیرونی اشیاء کا عکس اندرونی پردہ پر پڑتا ہے اور سپ شکل ہر شئے کی نظر آتی ہے + آنکھ کی اوس طرح کی بناوٹ سے جیسے کہ فوٹوگرافی کا آئینہ ہوتا ہے اسجگہ مراد ہے انگریزی مین اوس آئینہ کو لینس کہتے ہین - [53] یعنے کاٹ کر بدنما کر دیتے ہین +

امراض گوش و چشم

ایجیکشن[51] آئی ڈیزیز۔ یہ مرض جوکہ خصوصاً بچپن مین ایسا زیادہ ہوتا ہی عموماً اولاد مین وراثتاً پہونچے ہوئے مادہ فاسد کے جوش کے سوا اور کچھ نہین ہی۔ جو مادہ فاسد کہ کسی اتفاقیہ سبب کی وجہ سے تیز جوش کی حالت مین آکر سوزش مع ورم پیدا کر دیتا ہے + اسکا نتیجہ یہ ہے کہ شفا بھی بہت آہستگی سے ہوتی ہی۔ بہت زیادہ صبر کی ضرورت ہوتی ہی + ایسی بہت سی حالتون مین میرے طریقۂ علاج کو بہت ہی زیادہ کامیابی ہوئی ہے + ذیل کے دلچسپ رپورٹ ہاے شفا تمثیلات کا کام دیوینگی +

ایک چھوٹا لڑکا عمر ۹ سالہ ایجیکشن آئی ڈیزیز مین مبتلا ہوا اور اسکا علاج اٹروپیا[52] کو آنکھ مین قطرہ قطرہ ڈالکر اور چار سال تک مختلف علاج گاہون مین جو بہت کمزور مریضونکے لیئے مخصوص تھین اور نیز کے شفاخانو مین ہوا تھا۔ مگر کامیابی نہوئی تھی + اطبا نے آخرکار یہ تصفیہ کیا کہ لڑکا مرض ہائی ڈروسیفلس (دماغ کے اوپر پانی) مین مبتلا تھا۔ اور یہ کہ اب اوسکے لیئے کچھ اور زیادہ نہین کر سکتے تھے + اوسکی مان تب اوسے میرے پاس لائی + بذریعہ اپنے سائنس آف فیشیل اکسپریشن مینے یقینی جان لیا کہ اوسکا اعتدال سے بڑھا ہوا سر اور آنکھ کے ڈھیلے کی سوزش درحقیقت کسی پیشتر کے آرام نہو گئے ہوئے مرض کے نتائج تھے + مینے اوسکی مان کے تئین یہ اور بتلایا کہ اس حالت مین شفا بہت بڑے صبر کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوسکیگی کیونکہ مادہ فاسد کا بوجھ گہر مین تھا + ہر روز تین سے چار تک ٹھنڈک پہونچانیوالے غسل لینے پڑے اور غیر محرک غذا کا استعمال کرنا پڑا + ایک ہفتہ کے ختم ہونے تک ہی سوزش بہت زیادہ جاتی رہی تھی۔ اور اب لڑکا اپنی آنکھین کچھ کچھ کھول سکتا تھا جو کہ پیشتر بالکل ہی غیر ممکن ہو گیا تھا + اب ہاضمہ بھی قریب قریب اعتدال پر تھا۔ اور انتڑیان خوب صاف تھین + دو ہفتہ بعد آنکھون مین روشنی سے کچھلاہٹ[53] پھر نہین ہوتی تھی + درمیان چوتھے ہفتہ کے وہ بچہ اسکارلٹ فیور[54] مین پھر مبتلا ہوا جسم نے اب اسقدر زیادہ قوت حاصل کر لی تھی کہ وہ اسکارلٹ فیور کے ذریعہ سے شفا ہونیکی کارروائی کو جاری رکھ سکے۔ جو کہ لڑکے کے چوتھے سال مین شروع ہوئی تھی۔ مگر دبادی گئی تھی + جبکہ بخار جاتا رہا تو آنکھون کی سوزش اور دماغ کے اوپر کے پانی کو بھی معلوم ہوا کہ شفا ہو گئی +

---

[51] اسکوٹراکوما بھی کہتے ہین۔ ایک قسم کے روئے آنکھ مین ہو جاتے ہین اونکی رگڑ سے آنکھ مین سوزش اور ورم ہو جاتا ہی۔ آنکھونکی روشنی اگر علاج مین غفلت کیجاوے تو جاتی بھی رہتی ہے [52] ایک زہریلی دوا ہے جو کہ ڈاکٹر لوگ قطرہ قطرہ کرکے آنکھون مین بہت سے امراض مین ڈالتے ہین + [53] مطلب ہی کہ چوند نہین لگتی ہی + [54] ایک قسم کا بخار ہے۔ اسکو سرخ بخار کہتے ہین +

ڈبل وژن یعنی ایک شی کا دو دکھلائی دینا پیدا ہوتا ہی بوجہہ اجتماع مادہ فاسد درمیان آئینہ چشم وزرودہبہ کے - یا براہ راست آئینہ چشم یا مردم چشم کے اندر یا اوپر مادۂ فاسد کے جمع ہو جانے سے + میری طریق سے اوسکا علاج کرنے مین یہ اکثر ظہور مین آیا ہی کہ مادہ فاسد کے واپس آنے اور اُن تبدیلیون کی وجہہ سے جو اسطور سے جسم مین ہوا کرتی ہین نہ صرف ڈبل وژن بلکہ آنکھہ کی چند روزہ صاف روشنی بھی نظر کے چند روزہ جزوی یا کلی دھوندلاپن سے باری باری سے تبدیل ہوتی رہتی ہے +

اسکوِنٹ سُنگ یا بھینگاپن آنکھہ کے ڈہیلے کو گھمانے والی رگون مین اجتماع مادہ فاسد کی وجہہ سے پیدا ہوتا ہے + ان رگون مین سے کسی ایک رگ مین مادہ فاسد اکھٹا ہو جاتا ہی یا راستہ مین ٹھیر جاتا ہی پس اسطرح اوسکو زیادہ سخت زیادہ تناؤ کا - زیادہ موٹا - اور اکثر بالکل اسکے کام کرنے کے ناقابل بنا دیتا ہی + اسکا لچک پن جاتا رہتا ہے - اور بوجہہ تناؤ ہو جانے کے یہ رگ - بمقابلہ اون دوسری رگون کے جو کہ ڈہیلا آنکھہ کے گرد واقع ہین اور جو آنکھہ کو پھراتی ہین - چھوٹی ہو جاتی ہی + اس طریقہ مین کل آنکھہ رفتہ رفتہ اس مادہ فاسد کی بھری ہوئی رگ سے ایک طرف کو کھینچ جاتی ہے اور پس اپنی اصلی جگہہ کو چھوڑ دیتی ہے + ایسی حالت مین حکماء صادق اس چھوٹی رگ کو کاٹ کر علیحدہ کر دیتے ہین - اسطرح پھر ثابت کرتے ہین کہ پیشہ طبابت والے ان امراض مین مرض کی اصلی ماہیت کو کسقدر کم سمجھتے ہین + آنکھہ کی اس رگ سے مادہ فاسد کو خارج کر دینے سے بھینگاپن قدرتی اور مناسب طریقہ مین شفا پا سکتا ہی + جیساکہ خوب معلوم ہی آنکھہ کی رگین ایک گچھے کی شکل مین سر کے اندر دوڑتی ہین اور ایک دوسرے کے اوپر کو ہو کر گذرتی ہین - پس بائین آنکھہ کی رگ سر کے دہنی جانب کو جاتی ہی اور دہنی جانب کی رگ بائین طرف کو + پس ایسا ہو سکتا ہی کہ بائین جانب مادہ فاسد ہونے سے دہنی آنکھہ مین بیماری ہو جاوے بوجہہ اسکے کہ اوسکی رگ بائین جانب کے مادہ فاسد سے خراب ہو گئی ہے - اور علیٰ ہذا اسکے برعکس صورت مین بھی + مین آنکھہ کے متعلق تمام مختلف بیماریونکی تفصیل مین جو کہ زمانہ حال کے ماہرین امراض چشم بہت ہوشیاری سے کرتے ہین داخل ہونا نہین چاہتا + اون سب کا ایک ہی سبب ہی یعنی مقام خاص کا مادۂ فاسد سے کم و بیش بھر جانا + مگر ایک بات مین کہونگا + قریب قریب ہر حالت مین مادہ فاسد کی موجودگی

سا اس فقرہ کا مطلب یہی کہ دوران علاج مین ایسا ہوتا ہی کہ آنکھہ کی روشنی چند روز کیلئے بہت صاف ہو جاوی اور چند روز کے لیئے تھوڑی یا پوری دھوندلی ہو جاوے یعنی ایک ایام کیلئے صاف نظر آنے لگے اور پھر دھوندلا اور اسیطرح سے چند روز سلسلہ جاری رہے + سا یعنی آنکھہ کی رگ - + سا یعنی اون سب امراض چشم کا +

امراض گوش وچشم

کی کیفیت مختلف ہونے کی وجہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علامات بھی مختلف ہونگی + علاوہ اسکے بدینوجہہ کہ بنی نوع انسان ہین دمبدم مادہ فاسد بڑہتا جاتا ہی - نئی بیماریان بھی ہمیشہ پیدا ہوتی جاوینگی یہی وجہہ ہے کہ ڈاکٹر لوگ کبھی اونکی ترتیب اقسام سے فارغ نہین ہوتے - کیونکہ نئے نئے امراض ہمیشہ ظاہر ہوتے جاتے ہین اور واقعی ہر ایک کیلئے ایک نیے نام کی اور عموماً ایک نئی دوا کی ضرورت ہوتی ہی +

ہمکو مختلف امراض چشم وگوش کے علامات مین فرق ہونے سے کوئی مطلب نہین ہی + ہم جانتے ہین کہ ان امراض مین سے ہر ایک کے آرام کرنے کے لیئے صرف ایک ہی علاج ہے جوکہ سبب کو دور کردیوے گا - یعنے مادہ فاسد کو نکالدیوے گا + علاج وہ ہی ہے جوکہ بار بار کامیاب ثابت ہوا ہے یعنی کل مادہ فاسد کو اپنے راستہ پر واپس کردینا چاہیئے اس غرض سے کہ مواد خارج ہونے کے قدرتی اعضا کے ذریعہ سے وہ جسم سے نکال دیا جاوے + اس غرض کے لیئے میرے ٹھنڈک پہونچانے والے غسلون اور قدرتی - غیر محرک غذا کا استعمال کرنا چاہیئے + اکثر میرے بھاپ کے مقامی غسل بھی بطریق مذکورہ بصفحہ ۱۰۵ فائدہ کے ساتھ لیئے جا سکتے ہین +

میرے طریق علاج سے امراض چشم وگوش کے آرام ہونے کے متعلق یہ بات ہی کہ جہان کہین کہ یہ آلات[1] ضایع نہین ہوئے ہین - تو حاد حالتین جنہین کہ سوزش موجود ہے بہت جلد ہی اچھی ہو سکتی ہین - اکثر چند دنون مین ہی + بہر حال درد تو اس عرصہ مین جاتا رہیگا - اور اوسیکے ساتھ ہی ساتھ دوامی خرابی کا خطرہ بھی - چنانچہ کلی شفا بھی چند دنون یا چند ہفتونمین عموماً اوسکے بعد ہو جاویگی + اون موقعون پر بھی جہانکہ آلات بصارت یا سماعت جزوی ضایع ہو گئے ہین - ایک قسم کی اصلاح (گو کہ شفا نہین) آلات مجروح[2] کی حالت مین ہو سکتی ہی - جو کہ بہر نوع کچھ کارآمدگی کی حالت مین عمر بھر قایم رہ سکین +

برخلاف اس کے - آنکھ کے اور کان کے امراض مزمن کے شفا کرنے مین جن کے ساتھ کہ عموماً دیگر سخت خرابیان لگی رہتی ہین

---

[1] مراد ہے آلہ بصارت وآلہ سماعت سے + [2] مراد ہی آلات مجروح سے یعنی نقصان رسیدہ آنکھ وکان سے +

زیادہ وقت اور لمبا اوقات زیادہ صبر درکار ہے + اس قسم کی حالتونکا پتہ اون امراض مین نکلتا ہی جوکہ مریضونکے ایام طفولیت مین دبا دیے گئے ہین + ان امراض مزمن کے آرام ہونے مین بلحاظ موجودگی مادہ فاسد مہینون یا برسون کی ضرورت ہوسکتی ہے + یہ اسیطور سے سمجھا یا جاسکتا ہی کہ کیونکر ظاہرا بالکل ایک سے دو مریضون مین سے ایک ہی علاج مین ایک مریض کو بمقابلہ دوسرے کے شفا ہونے مین دوگنا یا سہ گنا وقت لگ جاتا ہے + اسکی وجہ کا انحصار محض مادہ فاسد کے فرق پر ہی ہے +

پھر چند وقوعے اپنے مطب سے لیکر پیش کرتا ہون + دیگر رپورٹہاے شفایابی حصہ چہارم مین دستیاب ہونگی۔

آنکھہ کی بیماری - اوّل واقع کا مریض شہر لیپزگ مین ایک کاروباری آدمی کا لڑکا تھا اور نوین سال کی عمر سے سفلس (آتشک) مین مبتلا رہا تھا + بائین آنکھہ پر ہی خصوصاً اثر پڑا تھا اور بوجہہ سخت سوزش کے اوسکے جاتے رہنے کا اندیشہ تھا + لڑکا مادۂ فاسد سے بہت بھرا ہوا تھا جیسا کہ اوسکے معمول سے بڑہے ہوے سر سے ظاہر ہوتا تھا + یہ مادۂ فاسد کی زیادتی ہی تھی جس سے کہ سفلس آئی اور اپنی ہمراہی مین آنکھہ کی تیز بیماری لائی + شفاخانہ مین پکّی ڈاکٹری کے شاگردون نے آنکھہ کا علاج بہت سی مقدار اٹروپیا کی (ایک بہت زہریلی دوا ہے جوکہ زہریلے اسٹرمونیم اور اوسی کے برابر زہریلے بیلاڈونا کے عرق سے حاصل ہوتی ہے) ڈال کر کیا تھا۔ جسکے کہ استعمال کے خلاف مین صدق دلی سے ہر ایک شخص کو متنبہ کرتا ہون + اس سے علاج کرنے مین آنکھہ زیادہ خراب ہوگئی نیا مادہ فاسد باہر سے اسمین پہونچایا گیا جانچیے۔ جوکہ بذات خود آنکھہ کے کمزور کرنیکے لیئے کافی تھا + اس علاج کا نتیجہ کیا ہوا؟ چھہ ہفتہ اٹروپیا سے علاج کرنیکے بعد آنکھہ بالکل اندھی ہوگئی + اسکی وجہہ سے اوسکا باپ لڑکے کو میرے پاس لایا + مینے آنکھہ کا کوئی مقامی علاج نہین کیا لیکن شکم کے اندر کے اون آلات کو جوکہ رطوبت بدنی کو جدا کرتے ہین بذریعہ اپنے ٹھنڈے غسلونکے متحرک کیا - غیر محرک غذا بھی بیشک ضروری تھی - ایک ہفتہ کے اندر ہی بلاشبہہ ترقی معلوم ہونے لگی - اور چھہ مہینے کے اندر محض سفلس ہی نہین بلکہ آنکھہ کی خرابی بھی بالکل جاتی رہی + کوئی شخص یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ لڑکا پہلے کس آنکھہ سے اندھا تھا + اوسکی نظر بالکل ٹھیک ہوگئی اور اوسکی عام تندرستی بمقابلہ پیشتر کے بہتر ہوگئی +

امراض گوش و چشم

بھورا موتیا بند۔ ایک لیڈی عمر ۶۰ سالہ نے اپنی بائین آنکھ پر بھورے موتیا بند کے لیئے
عمل جراحی کرایا تھا۔ اور بعد اس عمل جراحی کے جو کہ بہت کامیاب ہوا تھا اس آنکھ سے بالکل اندھی ہو گئی
تھی + دہنی آنکھ کے لیئے بھی اوسی عمل جراحی کرنے کی تجویز تھی جسوقت کہ پھولا اوس آنکھ کا پک کر عمل
جراحی کے لیئے طیار ہو جاوے + یہ واقعہ پھر ایک تعجب خیز ثبوت علم ڈاکٹری (میڈیکل سائینس)
کے خام حالت اوسکی غلط تعلیم اور اوسکی غلط تشخیص کا ہے۔ ودوسری آنکھ پر عمل جراحی کا
اوسوقت تک ملتوی کرنا جبتک کہ پھولا پک نہ جاوے قابل لحاظ ہے۔ گویا اوسوقت تک انتظار کرنا
ہے جبتک کہ تمام مکان جلنے نہ لگے + آگ کا اول ہی بجھانا جبکہ وہ تھوڑی ہو اور آسانی سے بجھائی
جا سکتی ہے۔ ایک ایسا امر ہے کہ جسکو علم ڈاکٹری (میڈیکل سائینس) نے اسوقت
تک نہین سیکھا ہے + بہر کیف اول عمل جراحی کے بعد اس مریضہ کا بھی تمام اعتقاد اس
طریقۂ[1] علاج سے بالکل اوٹھ گیا۔ اور بس وہ میرے پاس علاج کے لیئے آئی +
اوسکی قوت بینائی اسدرجہ کمزور ہو گئی تھی کہ اوسکو بجز جھانولیون کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا
تھا۔ اور یہ بھی نہین بتلا سکتی تھی کہ اوسکے سامنے پاس ہی کھڑا ہوا شخص مرد ہے یا
عورت + اوسمین اجتماع مادۂ فاسد بہت پرانا تھا۔ اور بچپن مین صرف مرض خوناک سے
اوسکا سلسلہ لگتا تھا جو کہ اچھا نہین ہوا تھا بلکہ دبا دیا گیا تھا + اوسوقت سے وہ ہمیشہ قریب
سے دیکھنے کے مرض مین مبتلا رہی تھی۔ انجام مین موتیا بند ہوا تھا + میرے طریقۂ علاج
پر ایک ماہ تک عمل کرنیکے بعد وہ اسقدر اچھی ہو گئی تھی کہ چھاپہ کے موٹے حروف کو وہ
پڑھ سکتی تھی + اور اوسکے ساتھ ہی ساتھ اوسکی عام تندرستی مین بھی تعجب خیز اصلاح
ہو گئی + اوسکی غمگین اور اوداس طبیعت بدلکر خوش اور امید بھری ہو گئی۔ گویا یہ کہہ سکتے ہین
کہ وہ پھر سے جوان ہو گئی + شروع کے چند دنون مین اوسکا ہاضمہ بہت تیز ہو گیا تھا +
علاج جاری رکھنے سے آنکھ زیادہ صاف۔ زیادہ چمکیلی۔ اور زیادہ مضبوط ہر ہفتہ ہوتی
گئی۔ کامل شفا نصف سال مین حاصل ہوئی +

[1] علاج ڈاکٹری سے مراد ہے جسمین کہ اوسکی آنکھ پر عمل جراحی ہوا تھا +

یہ تعجب انگیز تیزی کی شفا اسوجہ سے ہوئی تھی کہ مریضہ مین اجتماع مادہ فاسد سامنے کی جانب تھا۔ پشت اوسکے بہ نسبت آزاد تھی + اگر اجتماع مادہ فاسد جانب پشت ہوتا تو شفا ہونے مین غالباً اتنے ہی سال کی ضرورت ہوتی جتنے کہ اِس موقع پر مہینے صرف ہوئے تھے + افسوس۔ کہ وہ آنکھ جسپر عمل جراحی ہوا تھا۔ جو کہ نشتر جراحی کی وجہ سے ماری گئی تھی۔ ہمیشہ کیلئے اندھی رہے گی +

بائین طرف کا بہراپن - کان بہنا۔ کانون مین جھنجھناہٹ - میرا مریض ایک جنٹلمین عمر ۲۳ سالہ تھا۔ جو کہ کئی سال سے کان کے بہنے کے تکلیف دہ امراض مین مبتلا تھا - اور گذشتہ چھ ماہ سے بالکل بہرا ہو رہا تھا + ادویات جو اوس نے استعمال کرین تھین اون سے کچھ بھی فائدہ نہوا تھا۔ اس لیئے اوس نے اپنے تئین میرے زیر نگرانی رکھا + بذریعہ اپنے سائنس آف فیشل اکسپریشن مین نے دریافت کیا کہ اوسکا مرض محض خراب ہاضمہ کے باعث سے تھا + مین نے مریض کو دو یا تین فریکشن ہپ اور سٹز باتھ روزانہ مع قدرتی غذا کے بتلائے۔ علاوہ اسکے پسینہ کا بذریعہ محنت۔ یا بستر مین اچھی طرح ڈھانپ کر لانا اور کھڑکی کھول کر سونا + نتیجہ حسب ذیل ہوا۔ سترہ روز مین کان کا بہنا اور بائین جانب کا بہراپن جاتا رہا۔ ہاضمہ مین زیادہ اصلاح علاج کے اول ہی دن ہوئی + دوسرے دو ہفتون مین کانون کی جھنجھناہٹ کا نشان بھی نرہا۔ چنانچہ مریض ۱۴ دن مین شفا پا گیا تھا +

عام ثقل سماعت - ایک جنٹلمین عمر ۲۴ سال کو بچپن مین چھوٹی چیچک (خسرہ) نکلی تھی جسکو کہ ادویات کے ذریعہ علاج کی وجہ سے شفا نہوئی تھی + ناقص مادہ پھر اندر گھسا دیا گیا تھا۔ اور اس بات کا سبب ہوا کہ ایک مزمن حالت بیماری کی رفتہ رفتہ پیدا ہوئی جس مین کہ وجع مفاصل لینے گٹھیا۔ عام کمزوری وغیرہ بھی شامل ہین + انجام کار ناقص مادہ کے سر کی جانب دبا دینے سے مریض کچھ کچھ بہرا بھی ہو گیا تھا + سب قسم کے علاج مریض نے آزمائے تھے۔ مگر ہمیشہ بے سود +

بہت سے شناساؤن کی سفارش پر انجام کار اوسنے میرے طریق علاج کی آزمایش کرنیکی تجویز کی + غیر محرک غذا

امراض گوش و چشم

فریکشن ہپ اور سٹز باتھز اور میرے علاج کے دیگر طریقے جنین کہ لوکل اسٹیم باتھز کا اکثر اوقات لینا شامل تھا۔ (یہ سب) ایسے وسائل اس حالت مین بھی ہوئے جنکے ذریعہ سے نتیجہ مطلوب۔ خلاف امید قلیل عرصہ مین۔ حاصل کیا گیا + یہ سب اسلیئے اور بھی زیادہ قابل لحاظ تھا کیونکہ بہت سے غلط علاجون نے جو کہ کیئے گئے تھے اوسکے جسم مین شفا حاصل کرنیکی قوت کو بہت نقصان پہونچا دیا تھا + برخلاف اسکے مریض کی جوانی نے اور عمدہ موسم نے جبکہ علاج کیا گیا شفا ہونے مین امداد پہونچائی تھی۔ جیساکہ مریض نے مجھے تحریر کیا ہے اوسکی محض سماعت ہی ٹھیک نہین ہوگئی ہے بلکہ اوسکے بال بھی جو کہ بہت چھپڑے ہونے لگے تھے پھر زیادہ تر گھنے ہوگئے + سردی و زکام۔ جن مین کہ وہ تبدیل موسم کے وقت ہمیشہ مبتلا رہتا تھا اب اوسکو تکلیف نہین دیتے + باوجود اسکے کہ غذائے مجوزہ پر وہ ٹھیک ٹھیک ہمیشہ نہین چل سکا ہے اور یہ کہ وہ کچھ دُبلا ہو گیا ہے وہ بالکل تازہ معلوم ہوتا ہے اور جسمانی اور دماغی دونون کامون کے کرنے کے قابل ہے + اوسکی بے خوابی نے اوسکو بالکل ترک کر دیا ہے +

اور یہ سب پھر (اصلی وجہ تمام امراض کی ایک ہی ہے) معمولی طریقہ مین بلا ادویات۔ بلا عمل جراحی۔ بلا کسی قسم کے ڈاکٹری علاج کے ہی ظہور مین آیا +

امراض دندان - زکام - اِن فلواِن زا - امراض حلق - گھینگا

امراض دندان - مین بارہا اون اسباب کا حوالہ دیچکا ہون جن سے کہ تمام امراض پیدا ہوتے ہین + کھوکھلے دانت اور ہر قسم کے درد دندان بہت زیادہ موجودگی مادہ فاسد کی یقینی علامات ہین + مادہ فاسد کے سر ہین جانے سے یہ سب پیدا ہوتی ہین - اور معمولاً کسی خاص قسم کے اجتماع مادۂ فاسد سے یعنی اوس حالت مین جبین کہ مادّہ فاسد سامنے کی جانب سے اور طرفین[۵۱] سے اُٹھتا ہے + نہ تو ہڈی[۵۲] نہ وہ سخت اور چکنی شئے جو دانتون کے اوپر ہوا کرتی ہی - اسقدر سخت ہے کہ ہمیشہ کے لیئے مسلسل دباؤ کا مقابلہ کرسکے - وے رفتہ رفتہ ملایم ہوجاتی ہین اور مثل ایک گلی ہوئی شاخ کے بن جاتی ہین + تب درد جو اکثر معلوم ہوتا ہے - وہ بے حد گرمی اور رگڑ کے باعث سے جو درمیان کارروائی سڑن کے ہوتی ہی ہوا کرتا ہی + درد دندان بعض اوقات میرے علاج سے بھی پیدا ہوجاتا ہے + ایسا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنکو بیشتر کبھی درد دندان نہین ہوا تھا میرے علاج مین عارضی طور پر اس ہین مبتلا ہوجاتے ہین کیونکہ مادّہ فاسد کے واپس ہونے مین دانتون پر بھی اثر پڑتا ہے + وجع مفاصل یعنی گٹھیا مین بھی ہمکو وہ ہی بات نظر آتی ہے + دانت کا اوکھڑوا ڈالنا صریحی غلطی ہے - گویا ایک عضو کو کاٹ ڈالنا ہے لیکن درد دندان کے سبب کو دور کرنا نہین ہے + میرا طریق علاج درد دندان کو اوسیطرح سے آرام کرتا ہے جیساکہ کسی اور مرض کو - جیساکہ بیشمار کامیابی کی حالتون مین ثابت ہوا ہے + علاوہ فریکشن باتھ کے اکثر اوقات سر کے مقامی اسٹیم باتھ بھی جنکے بعد کہ ہمیشہ فریکشن ہپ باتھ لیئے جاوین بہت مجرب پائے جاوینگے + جسم کو پھر گرم کرنیکے لیے اچھے طور سے - اگر

[۵۱] یعنے دہنے اور بائین جانب + [۵۲] مطلب ہے دانت کی ہڈی سے +

امراض دندان - زکام - انفلوانزا وغیرہ

ممکن ہو تو دھوپ[۵۱] مین ٹہلایا جاوے + بہت سی حالتون مین ایک مقامی اسٹیم باتھ جسکے بعد کہ فرکشن باتھ لیئے گئے ہون درد کھو دینے کے لیئے کافی ہوتا ہی + اگر درد نہ جاوے تو غسل پھر لینے چاہئین + ہر شخص جو کہ کچھ عرصہ تک میرا علاج جاری رکھے گا اوسکو درد دندان کی تکلیف اوسی وقت تک ہوگی جب تک کہ مادّہ فاسد دانتون سے کھینچکر نکال نہ لیا جاوے +

ایک بات کو بلا ذکر کیئے ہوئے نہین چھوڑنا چاہیئے - اور یہ بات دانتونکا صاف کرنا ہے + ایک زرد رنگ کی چپکتی ہوئی شے برابر دانتون پر جما کرتی ہے - جو کہ سخت بھی ہو جاتی ہی جسکو کہ ٹارٹار کہتے ہین + میرا دعویٰ ہے کہ صرف بیمار یا مادہ فاسد سے بھرے ہوئے شخصونکو ہی دانت صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہی + تندرست آدمیونکو اس بات کی اوسیقدر ضرورت ہی جسقدر کہ تندرست جانورونکو + ہم دیکھتے ہین کہ آخر الذکر (جانورون) کے دانت بہت ہی چمکیلے سفید اور تندرست ہوتے ہین - کوئی لعاب دار و نمکین جمنے والی شے کا نشان بھی نہین رکھتے + لیکن جہان کہ جسم مادّہ فاسد سے پر ہے - یعنی دوسرے الفاظ مین - جہان کہین کہ ہاضمہ پورا درست نہین ہی تو ہمکو دانتون پر لعاب دار اور نمکین جمنے والے اشیاء ضرور ملینگے - کیونکہ دونون خرابی ہاضمہ سے پیدا ہوتے ہین + لعاب دار شے اور دانتون پر نمکین جمنے والی شے محض مادّہ فاسد (فارن میٹر) ہی جو کہ پیٹ سے اوپر کو اٹھا ہے اور دانتون پر جمع ہو گیا ہے +

پس اسکو اور تمام دیگر امراض دندان کو جب ہی شفا ہو سکتی ہی جبکہ مادّہ فاسد جسم مین بننا بند ہو جاوے + جبکہ دانت خالی ہو گئے ہین اور گل گئے ہین یعنی زائل ہو گئے ہین تو وے بیشک نئے نہین کیئے جا سکتے - مگر یہ ہمیشہ بہتر ہی کہ ان کھونٹیون کو جبڑے مین ہی چھوڑ دیوین + پھر اس بارہ مین کہ ایسے دانت کو جسم کے لیئے غیر مضر بناوے بہت زیادہ ہوشیار بمقابلہ ہنر انسانی کے ہی + دانت جو کہ بچائے جا سکتے ہین گرنے سے روکنے چاہئین - تاکہ وہ غذا چبانے کے لیئے جبتک کہ ممکن ہو کار آمد رہ سکین + زائد از زائد صرف ہلتے ہوئے دانت جو کہ چبانے مین روکاوٹ کرتے ہین اوکھڑوا دینے چاہئین اور اگر ممکن ہو تو بجا ہی اونکے مصنوعی لگا دینے چاہئین + میرے اصول متعلق سڑن و جوش[۵۲] کی سچائی کا یہ عمدہ ثبوت ہی کہ سب سے جلد دانت ہی گلنے اور درد کرنے

---

[۵۱] اون جگہون نہین جہانکہ دھوپ قابل برداشت نہین ہوتی یا ایسے زیادہ گرم موسم مین - یہ بہتر ہوگا کہ ایسی دھوپ مین نہ ٹہلین + سرد ملکون مین اور جاڑون مین تو یہ ضرور عمدہ ہوگا ..

[۵۲] یہ اصول فقط کتاب ہذا مین ہی بتلایا گیا ہی کہ مادّہ فاسد کے ٹھیرنے اور جوش مین آنے سے مادّہ فاسد تمام جسم مین سرایت کرنے سے مختلف امراض پیدا کرتا ہے +

لگتے ہین + دانت ہی صرف وہ ہڈیان ہین جو جسم سے نکلے ہوئے ہین اور کھال سے ڈھکے ہوے نہین ہین +
جبکہ اب ہم اوس خاص کارروائی سڑن و جوش کو جو کہ مادۂ فاسد مین ہوا کرتی ہے ذہن مین لاوین تو یہ صاف معلوم
ہوتا ہے کہ یہ نکلی ہوئی ہڈیان خصوصاً کارروائی جوش و سڑن کے زیر اثر آوینگی + یہ ہمیشہ انتہائی
حصّون مین ہی ہوتا ہے کہ کارروائی جوش و سڑن کی بہت ہی تیزی کے ساتھ شروع ہوتی ہے -
اور دانت واقعی ایسے انتہائی حصّے ہین + اگر وے کھال سے ڈھکے ہوئے ہوتے تو مادہ ناقص اول اسپر
(کھال پر) اثر ڈالتا +

زکام یہ ہوا کی نالیون کی ایک خفیف سوزش ہے اور عموماً اسکا باعث "سردی لگ جانا" کہا جاتا
ہے + صفحات ۷۰ - ۷۱ پر مینے اس معاملہ کی کچھ تشریح کری ہے + "سردی کا لگ جانا" صرف اونہین شخصون مین
بیماری پیدا کر سکتا ہے جو کہ مادہ فاسد سے بھرے ہین - تندرست لوگون مین ہرگز نہین + زکام مثل درد
دندان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عضو ہائے متعلق مین پیشتر سے مادہ فاسد موجود ہے جو کہ عموماً پھیپھڑون[۱]
مین موجود ہونیکے بعد اونمین آتا ہے + پس ایک معنی کرکے اعضاء آخر الذکر کے شُستہ کرنے کی یہ کارروائی ہے +
میرے طریق علاج پر عمل کرنے سے اور تازہ ہوا مین دیر تک رہنے سے اور کھڑکیان
کھول کر سونے سے زکام جلد اپنی ناگوار خاصیت کو ترک کر دیتے ہین + اونکا اجرا بلا تکلیف
کے ہوتا ہے اور جلد بالکل دور ہو جاتے ہین +

اِنفلواَن زا[۲] کے لیئے بھی یہی بات سچ ہے + سنہ ۱۸۹۰ع کی انفلوانزا کی بڑی وبا
جملہ ناظرین کے ذہن مین اب بھی تازہ ہوگی + مین ایمان سے کہہ سکتا ہون کہ انفلوانزا کے
بیشمار مریضون نے جنہون نے کہ میرا علاج کیا بہت ہی اچھے نتائج حاصل کیئے - خواہ
اون کو سخت حملے ہوئے ہون یا خفیف + فریکشن ہپ اور سٹز باتھ کا اثر ہونا بخوبی
ثابت ہو گیا تھا + قدرتاً ایک مناسب اور غیر محرک غذا بھی استعمال کیگئی تھی + اس مرض مین خرابی ہاضمہ ساتھ لگی ہوئی
تھی + مثل دیگر امراض اسکا بھی یہی سبب اصلی تھا اور پھیپھڑون مین مادۂ ناقص کے جمع ہو جانیسے پیدا ہوا تھا +

---

[۱] یعنی مادہ فاسد اول پھیپھڑون مین موجود ہوتا ہے اور وہان سے جوش کھا کر ہوا کی نالیون مین یا دانتون مین پہونچتا ہے جس سے زکام
اور دانت کے درد ہوتے ہین + [۲] یہ ایک قسم کا وبائی زکام ہے جس مین کمزوری اور تکلیف از حد ہوتی ہے - اعضا شکنی اور
بخار بھی ہوتا ہے - جملہ علامات معمولی زکام کی بھی موجود ہوتی ہین +

امراضِ دندان - زکام - انفلوانزا وغیرہ

اسطور سے ہمکو اوس بخار کی بھی وجہ ملتی ہے جو کہ انفلوانزا مین ہوتا ہی + لبد لیٹے جانے ٹھنڈک پہنچانے والے غسلو نکے تعجب خیز تیزی کے ساتھ طبیعت مین درستی واقع ہوئی تھی - مادہ فاسد جو کہ بوجہ تبدیلی موسم جوش مین آیا تھا جسم سے جلدی کے ساتھ خارج ہوگیا تھا + آرام ایسی جلد ہوئے - اکثر ایک ہی دن مین ہوئے - بلا آنے اون خوفناک امراض کے جو کہ استعمال ادویات کے بعد ہوا کرتے ہین + (ملاحظہ کرو رپورٹ ہائے شفایابی حصہ چہارم مین)-

امراض حلق - مجھکو موقع ہے دیکھنے کا کہ گذشتہ چند سالون مین حلق کی بیماریان کس قدر تیزی سے بڑھی ہین اوس بڑی تعداد بیمارون سے ہوا ہے جو کہ اس قسم کے امراض کے علاج کرانے کی غرض سے میرے پاس آئے ہین + پیشہ طبابت قریب قریب ہمیشہ ان امراض کا مقامی علاج کرکے اچھا کرنے کی کوشش کرتا ہے + ایسا کرنیسے خرابی مزمن ہوجاتی ہے کیونکہ اسکو نفع مادہ فاسد کو اندر گھسا دینے سے نہین ہوسکتا + امراض حلق مادہ فاسد کے اندرونی بار کی طرف دلالت کرتے ہین - پس یہ جگر پھیپھڑے کی خرابیان ہین جنکے ساتھ کہ امراض حلق ہوتے ہین + اکثر حلق کا مرض موروثی مادہ فاسد کی وجہ سے ہوا کرتا ہے +

ان امراض مین مادہ فاسد جوش کھانے کی حالت مین نیچے سے اوٹھتا ہے اور چونکہ گردن ایک معنی کرکے دھڑ اور سر کے درمیان مثل ایک تنگ راستہ کے واقع ہی اس لیئے یہ بہت رکاوٹ کرتی ہے + پس سر کے امراض مین سب سے اول ضرور گردن کو نقصان پہونچے گا + اسوجہ سے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی غرض کے لیئے گردن کی حالت خاص لحاظ کے قابل ہے +

حلق کی خرابیون کے شفا کرنے کا انحصار - خواہ آواز کا بیٹھنا ہو - حلق یا لیرنکس - یا فیرنکس کی سوزش ہو یا اذکا کچھ اور ہی نام کیون نہو - کلیتاً موجودگی مادہ فاسد کی خاصیت پر ہے + موروثی مزمن حالتون مین مہینے یا برسون علاج مین لگ جاسکتے ہین + میرے علاج کو بہرکیف قابل تحسین کامیابی ہوئی ہے + (دیکھو رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم مین)

گہینگا - یہ بات ٹھیک ہے کہ مرض گہینگا پہاڑی جگہوں مین اور عام طور سے خاص خاص اضلاع
مین بہت ہی ہوتا ہے + یہ مشہور بیماری معمولاً اون بھاری بھاری بوجھونکی وجہ سے ہونا
بتلائی جاتی ہے جوکہ پہاڑی جگہونکے رہنے والے اکثر لے کر چلنے کے عادی ہوتے ہین + یہ سچ ہو کہ
بیرونی دباؤ جسم کے اوپر یعنی اسکا بار بار بھاری بوجھے اوٹھانا - گہینگے کی قسم کے امراض پیدا کر سکتا
ہے - لیکن اس مرض کے بالکل دوسرے ہی اسباب ہین + مثلاً پانی - پہاڑون کا تازہ اور ظاہرا
صاف شفاف پانی - اکثر مضر اثر پیدا کرتا ہے + مٹی اور پتھرون کے ٹکرون مین ہو کر بہنے سے یہ
اکثر دہات کے مادے کو (سیسہ تانبہ وغیرہ کو) اوٹھاتا ہوا چلتا ہی - جو (دہات کا مادہ) اگرچہ مشکل سے
نظر آتا ہے تاہم جسم انسانی مین خرابی ڈالنے کی قابلیت رکھتا ہے خصوصاً جبکہ ایسے پانی
کا استعمال متواتر پینے مین کیا جاوے + ایک ذرا سی بات دیکھنے سے یہ سمجھ مین آسکتا ہی + یہ ظاہرا
صاف پانی اگر دہوپ مین کچھ دیر رکھ دیا جاوے تو رفتہ رفتہ نیچے کوئی چیز بیٹھ
جاتی ہے + یہ مادہ غیر (فارن میٹر) اگر جسم مین بیٹھے تو ایک خاص حصہ مین بیٹھتا ہی
اور گھینگے کے بننے مین آسانی پیدا کرتا ہے +

قدرتاً وہ لوگ اس مرض سے پاک رہتے ہین جنہین کہ بوجہ اونکی ذاتی جسمانی عادت
کے مادہ فاسد (فارن میٹر) خصوصاً بشکل پسینہ برابر نکلتا رہتا ہے + لیکن جہان کہ
یہ حالت نہین ہے - جہان کہ غلط طریقہ سے زندگی بسر کیجاتی ہی یا ہاضمہ خراب ہی تو مادہ فاسد
کا معمولی طور سے اخراج ہونا بند ہو جاتا ہے + پانی کے اندر کے ہضم نہ ہونے والے اجزا
جوش وسٹرن کی خرابیان پیدا کرتے ہین - مادہ فاسد اوپر کیجانب اوٹھتا ہی اور گردن مین
جمع ہو کر وہ بدنمائی جسکو گہینگا کہتے ہین یا ڈربی شایر نک[۱] کہتے ہین پیدا کرتا ہی +
جبکہ گہینگا باہر کیجانب ہوتا ہے - اور گردن موٹی کر دیتا ہی - تو کوئی درد نہین ہوتا - اور سامنے
کی اور ادہر اودہر کی سوجن سے بہت تھوڑی ہی بے آرامی ہوتی ہی + ایسی حالت مین
خطرہ بہت کم ہے + لیکن اگر اس سوجن کی وجہ سے آلات تنفس کے کام مین خرابی واقع ہوتی ہی تو معاملہ نازک اور سنجیدہ

[۱] ڈربی شایر ولایت مین ایک شہر ہی - اور نک انگریزی مین گردن کو کہتے ہین - یعنی اوس شہر کے لوگون کی سی گردن - اوس شہر مین یہ
مرض اسقدر کثرت سے ہوتا ہی کہ اوس شہر کے نام سے ہی اس قسم کے ہر بیمار کو نامزد کرنے لگے ہین -

امراض دندان - زکام - ان فلوانزا وغیرہ

ہو جاتا ہے + ادن لوگون کی حالت مین جنکا طریقہ بسر اوقات سادہ اور خاموشی کے ساتھ ہے - اس پانی کے اثر سے جس مین کہ بہت سی مضرت رسان اشیا شامل رہتی ہین اس قسم کے سوجنون کے بننے مین امداد پہونچتی ہے - اور اُن اشخاص مین جنکو کہ دماغی جوش ہوا کرتا ہے یہ ہی مراق پیدا کر دیتا ہے +

یہ خیال کرنا کہ تازہ اور برف کے مانند سرد پانی صحت لاتا ہے ایک غلطی ہے + پانی مین دیگر اشیا کا شامل رہنا ہی اُس کے نہ ہضم ہونے کی خاصیت کو کافی طور سے بتلاتا ہے + بغور دیکھنے نے یہ بات ہمکو بتلائی ہے اور اب بھی بتلاتا ہے کہ بہتا ہوا پانی جو دہوپ سے گرم ہوا ہے اور بارش کا پانی سب سے زیادہ مناسب اور مفید انسان کے پینے کے لیئے ہین + کوئی نازک پودے اور پھول کے درخت ایسے تازہ پانی مین جسمین کہ دیگر اشیا معدنی ملے ہون خوب نہین بڑھتے ہوتے + اس قسم کا پانی محض سورج کی دہوپ کے کیمیائی عمل سے ہی اون مضر اور ناقابل ہضم مادۂ ناقص (فارن میٹر) سے جو اُسمین موجود ہو صاف کیا جا سکتا ہو اور پس انسان کے استعمال کے قابل بنایا جا سکتا ہے +

اور انسان کو اوس کی نیچر پانی پینے کے لیئے مجبور نہین کرتی ہے + سادہ اور قدرتی غذا کبھی پیاس پیدا نہین کرتی + مگر جبکہ پیاس لگے - تو تازہ اور عرق دار پھلون کو پانی پر ترجیح دینا چاہیئے +

خاتمہ پر بغرض پورا کرنے بیان مذکورہ کے مین مندرجہ ذیل علاج کا جو مینے ایکمرتبہ کیا تھا ذکر کرتا ہون + مریضہ کو کئی سال سے معدہ کی خرابی تھی + آخر مش ایک گھینگا بننا شروع ہوا جس سے رفتہ رفتہ سانس لینے مین بڑی تکلیف پیدا ہو گئی + میرے طریقۂ علاج کے اختیار کرنے پر خصوصاً فریکشن سٹز باتھ کا عمل کرنے پر سانس لینے مین تکلیف بہت کم ہو گئی اور ایک ہفتہ مین (مادہ فاسد کا) لوٹنا شروع ہو گیا + جلد کی سوجن زیادہ ملائم اور مقدار مین کم ہو گئی + دوسرے ہفتہ مین گھینگے کا کوئی نشان بھی نہ رہا +

دردسر - مایگرین یعنی امتلای دردسر - دماغ کا زائل اور سوزش دماغ

بادی النظر مین اس موقع پر ایسی چند خرابیون کا جسمین کہ پیشۂ طبابت بہت ہی بڑی احتیاط کے ساتھ تفریق کرتا ہے - یکجای رکھنا بیہودہ معلوم ہوگا +

مین بیان کرچکا ہون کہ لوگ اس بات کے عادی ہین کہ ہمیشہ مرض کے سبب کو صرف اوسی جگہ تلاش کرتے ہین جہان کہ تکلیف معلوم ہوا کرتی ہے[1] مگر خصوصاً امراض سر کی حالت مین یہ فحش غلطی ہے کیونکہ ہمیشہ اسکا سبب شکم کے حصۂ زیرین (پیٹرو) مین ہوتا ہے + پیٹرو مین پیدا ہونے کے برسون بعد وہ[2] سر مین معلوم ہوتے ہین + وہ لوگ جو میرے سائنس آف فیشل اکسپریشن کے ماہر ہین ایسی شکایات کے واقعی ظاہر ہونے کے بہت عرصہ قبل اونکی آمد اور پیدایش کو نگاہ رکھنے کے قابل ہوتے ہین + دہنی یا بائین جانب امتلاے دردسر کی طرف طبیعت کے رجحان کو اوسی طریقہ مین برسون پیشتر جان سکتے ہین - اور ایسے ہی سوزش دماغ اور دماغ کے زائل ہونے کو بھی + جیساکہ تجربہ سے بخوبی معلوم ہوا ہے - امتلای دردسر جسم مین دہنی یا بائین جانب مادۂ فاسد کے موجود ہونے کی حالت مین جب کہ مادہ فاسد سر کی جانب اٹھتا ہوا دماغ مین پہونچتا ہے - پیدا ہوتا ہی + سر کی بڑی سخت بیماریان جنکا اظہار قدرتاً سوزش دماغ و دماغ کے زائل ہونیکی صورت مین ہوتا ہے - مادہ فاسد کے اجتماع بجانب پشت ہونیکی وجہ سے ہوا کرتی ہین + اون اشخاص کی حالت مین جنکو کہ امراض سر ہوتے ہین ہمکو ہمیشہ یہ بات نظر آتی ہے کہ اونکو اکثر برسون پیشتر سے خرابئ ہاضمہ رہی ہے جو بہ شکل قبض یا خشکی پاٹخانہ عموماً ظاہر ہوتی ہے +

---

[1] اسکی علامات حسب ذیل ہوتی ہین - کنپٹی و بھون پر یکایک دھیما درد شروع ہوکر تیزی پکڑتا ہے جس سے سر پھٹا جاتا ہے اور جنبش کرنے یا حرکت دینے سے زیادہ تی ہوتی ہے اکثر تو ایک طرف سر کے اور اگر ہر دو جانب ہو تو شدت سے ایک ہی جانب ہوتا ہے - چہرہ پھیکا جسم کانپتا - جسمی اور دماغی محنت سے معذوری - بینائی مین فتور آنکھ کے سامنے پتنگے اوڑتے ہوئے نظر آنا - پیشانی اور بھون دبانے سے درد ہونا - یا گاہے بے حسی + [2] اشارہ ہے بطرف امراض سر +

دردسر۔ امتلائی دردسر۔ دماغ کا زائل ہونا اور سوزش دماغ

بسا اوقات اسکے بعد ہمکو مستون کی تکالیف۔ بواسیر۔ اور پھیڑو کے اندر جملہ اقسام کی گٹریان معلوم ہوتی ہین + آجکل ہم بچونکو بھی ایسی حالت مین پاتے ہین + بعض اوقات پھیڑو کے اندر کی رسولیان دفعتاً غائب ہوجاتی ہین اور اوس شخص کو فوراً سر کے متعلق امراض ہوجاتے ہین + بغور دیکھنے والا شخص ایسی حالتون مین بالکل مقررہ تبدیلیان سر مین ہوتے ہوئے پاوے گا وہ رسولیان جوکہ پیشتر پھیڑو کے اندر ملتی تھین اب سر مین نمودار ہوتی ہین۔ اور (بمقابلہ پیشتر کے) بہت زیادہ چھوٹی اور اسیوجہ سے زیادہ سخت ہین + بہت سے مریضون مین سر کی پشت پر یا سر کے دہنے بائین یہ گٹریان باہر سے دیکھی جاسکتی ہین اور چھونے سے معلوم کری جاسکتی ہین + جسم ہمیشہ اس قابل نہین ہوتا ہے کہ اُن گٹریون کے اندر کے مادۂ فاسد کو سر مین لیجاوے + اگر جوش مین کافی زور نہین ہے تو مادۂ فاسد (فارن میٹر) گردن کے پاس بغلون مین یا سینہ پر پہنچاکر ان جگہون مین رسولیان پیدا کریگا + مگر یہ نہین خیال کرلینا چاہیئے کہ مواد پھیڑو سے جسم کے اندر ہی اندر سخت اور گول گول گٹریون کی شکل مین چلتا ہے + برعکس اسکے جسم اس مادہ فاسد کو غیر معمول ہوائی شکل مین کردیتا ہے۔ اور کافور صفت یعنی مثل کافور کے اوڑجانے والا اور ایک جگہ سے دوسری جگہہ جانے کی قابلیت رکھنے والا بنا دیتا ہے + جسم کے اندر جوش آنیکے[1] قواعد کے مطابق رسولیونکا مادہ فاسد جسم کے اندر بغیر کسی عضو سے رکے ہوئے جسم کے اخیر حصونکی طرف کو اور پس سر کی طرف کو جاتا ہے + اگر اب مواد پھر اکھٹا ہوجاوے اور سر کے اندر گلٹیان یا گانٹھین پیدا کردیوے تو ہمکو وہ حالت ملتی ہے جسکو کہ ڈاکٹر لوگ کنز مپشن آف دی برین یعنی دماغ کا زائل ہونا کہتے ہین + پہلے تو ہمکو صرف مسّے یا دیگر رسولیان پھیڑو کی جگہہ مین اور خصوصاً جنگھاسون مین ملتی تھین۔ اب ہمکو گلٹیان یا دانے دماغ مین ملتے ہین + وہ طریقہ جس سے شفا حاصل ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ میرے بیانات کی سچائی کو بھی ثابت کرتا ہے + بذریعہ میرے غسلونکے مادۂ فاسد کو جڑ سے نکالنے کے اثر کے اگر دماغ کے اندر کی گلٹیان منتشر کردیجاوین اور واپس[2] ہونیکی حالت مین لائی جاوین تو اول ہمکو ان گلٹیون کا سر سے غائب ہوجانا معلوم ہوگا + اسکے بعد وہ بطور مسّو نکے یا

---

[1] یعنی مادہ فاسد مین جسم کے اندر جوش کہانے کے جو طریقے ہین + [2] یعنی جیسے کہ وہ پیڑ یا جنگھاسون سے چلکر شکل تبدیل کرکے دماغ مین جسم کے اندر ہوکر پہونچتی ہین پھر اوسی راستہ اپنی اصلی جگہون کو واپس لائی جاوین +

مقام پیڑو کی دیگر گلٹیون کے - یعنی پھر اپنی شکل مین ہمکو ملتی ہین + اور صرف جبکہ یہ آخر الذکر بھی کلیتاً منتشر اور خارج کر دیجاتی ہین تو ہم دیکھتے ہین کہ سر کے مرض کو شفا ہوگئی + بیان مذکورہ بالا سے معمولاً یہ نہین سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر ایک مریض مبتلای بواسیر کی طبیعت ضرور ہی درد ہای سر کیطرف مائل ہوگی - یا ہر قسم کے مسّون کی بیماری ضرور درد سر پیدا کرتی ہوگی + بعض اوقات میرے پاس ایسے مریض بواسیر کے رہے ہین جنکو کہ تمام زندگی مین درد سر کبھی نہین ہوا - یہ ایک ایسا امر ہے جو کہ صرف مادّہ فاسد کے فرق کے باعث ہوتا ہے +

مادّہ فاسد کے سامنے یا طرفین کی جانب موجود ہونیسے رسولیان اسقدر جلد سہولت نہین چلی جاتی ہین + بہرکیف اگر ایسا وقوع مین آئے تو وے زیادہ تر مثل گلٹیون اور سل کے دانون کے گردن اور پھیپھڑون مین ظاہر ہون گی + ایسے مریض عموماً زیادہ آسانی سے شفا پاتے ہین بمقابلہ اونکے جنمین کہ ایسا اجتماع - مادّہ فاسد کے پشت کی جانب موجودگی سے ہوتا ہے + میرے نئے طریقہ تشخیص یعنے سائنس آف فیشل اکسپریشن کے ذریعہ سے اب ہم اس لایق ہین کہ برسون پیشتر اوس راستہ کو معلوم کرلیوین جو کہ رسولیان یا مادہ فاسد سر تک پہونچنے مین اختیار کرینگے + اب اگر کوئی روکاوٹ نہ ملے اور دماغ مین اکٹھے تہہ وارنے پڑجاوین تو سوزش دماغ کی جانب رُجحان طبیعت واقع ہوگئی + اسکے بعد اگر کسی اتفاقیہ سبب سے کوئی ایکبارگی خلل (جوش سٹرن) یا مادّہ فاسد (فارن ہیٹر) کا انتشار واقع ہو تو ایک اونچے درجے کا بخار قدرتاً ہوجاویگا + ایسی حالت مین عام اطبّا بھی سوزش دماغ بتلائینگے لیکن جہانتک شفا کا تعلق ہے بالکل لاچار کھڑے رہینگے + ناظرین اب اوس تعلق کو جو امراض سر اور امراض حصہ زیرین شکم (پیڑو) کے درمیان ہے صاف طور سے سمجھ لینگے + اور مین دعوی کرتا ہون کہ سوزش دماغ اور دماغ کے زائل ہونیکی ہی جڑ پیڑو مین نہین ہے بلکہ دماغ کی تمام چھوٹی چھوٹی شکایتون کی - یہانتک کہ ہلکے سے ہلکے دردسر کی بھی + صرف فرق یہ ہے کہ حالت آخر الذکر مین پیٹ کی خرابی تھوڑی سی ہوتی ہے - اکثر اوقات یہ محض خفیف شکایات ہاضمہ ہوتی ہین + پس دردسر جلد رفع ہوجاتا ہے +

یہ بات خاصکر امراض سر - امتلای دردسر - دردسر - دماغ کے زائل ہونے اور سوزش دماغ کی ہی شکایتو نہین

ہے کہ میرے طریق علاج کی کامیابی ایسے صریح طور سے دیکھی جا سکتی ہے + پس یہ عیان ہے کہ ان تمام امراض کا سبب مشترکہ ایک ہے جسکا سلسلہ کہ پیٹرو سے ملتا ہے - ورنہ یہ غیر ممکن ہے کہ جب اونکا علاج - بلاکسی مقامی علاج کے - بذریعہ میرے فریکشن باتھ اور غذا کے کیا جاوے تو وے فوراً ہی غائب ہوجانا شروع ہوجاوین + خصوصاً سر کے امراض کی حالتون مین - ایسی کامیابی کے ساتھ شفا ہونے کا باعث پورے طور سے اور صرف یہ ہی ہے کہ میرا طریقہ علاج بیماری کی جڑ تک پہونچتا ہے +

مجھے کتنی زیادہ مرتبہ یہ دیکھنے کا موقع ملا ہے کہ دردسر اور امتلائی دردسر ایک ہی فریکشن باتھ کے ذرا زیادہ دیر تک لینے سے آرام ہوگئے ہین + بہت سی عورتون نے جنھین کہ مادۂ فاسد کا مناسب طور پر دافع ہونا مینے دکھایا تھا میری ہنسی کی ہے جبکہ مینے اونکو یہ بتلایا کہ وہ ایسے جلد شفا کی امید کر سکتی ہین + جس بات کو کہ وہم مین پیشتر نہین لا سکتی تھین - بعد غسل[له] لینے کے اوسکو سمجھنے لگین +

سر کی پرانی بیماریان جوکہ برسون سے ہو رہی ہین اور مادہ فاسد کے بہت زیادہ بوجھ سے پیدا ہوئی ہین بیشک اسقدر جلد آرام نہین ہو سکتین + مادۂ فاسد کو پیچھے کو لوٹنا ہوتا ہے جس کارروائی کے درمیان مریض کو ممکن ہے کہ پرانے دردسر بھی پھر برداشت کرنے پڑین + درحقیقت اکثر اوقات غسلونکی وجہ سے ہی دردسر ہونے لگتا ہے - کیونکہ مادۂ فاسد ایسی پر سر کی رگون پر دباؤ ڈالتا ہے +

بیان مذکورہ کے خاتمہ پر مجھے اجازت دیجاوے کہ اس موقع پر مین اپنے کلام مذکورہ کی تائید مین ایک واقع کا ذکر کرون +

ایک شخص جیساکہ اوسکے معالج نے بیان کیا تھا دماغ کے زائل ہونے کی بیماری مین مبتلا تھا + اوسنے بہت سے مختلف قسم کے علاج کیے تھے لیکن بجای نفع حاصل کرنیکے اوسکی حالت اگر کچھ ہوئی تھی تو بدتر ہوگئی تھی + اولاً اوسکو سخت دردہاے سر ہوا کرتے تھے - جو کہ ادویات کے ذریعہ دبا دئے گئے تھے - اور اُسکی حالت اب ناقابل برداشت تھی - دماغ کے زائل ہونیکا مرض اب ہوگیا تھا +

اس لاچاری کی حالتین وہ میرے زیر علاج آیا + ضرور اوسکا ہاضمہ بالکل خراب ہوگیا تھا مگر جلد ہی

له مراد ہے فریکشن سٹز باتھ یا سپ باتھ سے +

درمیانِ علاج مین اصلاح پر آگیا تھا + مین نے کئی غسل روزانہ ۔ معمولی قدرتی غذا اور پسینہ کے زیادہ لانے کی ہدایت کری + چندروزہ نازک اوقاتِ شفا سے اوسکی حالت مین بھی نہین بچا جا سکا اور وہ اکثر ظہور مین آئے خاصکر جب کہ رسولیان منتشر ہوتی تھین + ان نازک اوقات شفا کے گذرنے کے بعد مریض کو ہمیشہ بہت ہی زیادہ آرام معلوم ہوتا تھا ۔ اور آخرش دو ماہ علاج کرنے کے بعد اوسکے سخت مرض کو بالکل شفا ہو گئی +

ٹائی فس - پیچش - ہیضہ - اسہال -

ٹاہی فس[۱] - ٹاہی فس یا اعصابی بخار لوگون کو عموماً اوسکے عین شباب مین ستاتا ہی خصوصاً مضبوط اور موٹے تازے آدمی اسکا شکار ہوتے ہین + بخارون مین یہ ایک بہت ہی بڑا سخت بخار ہے - اور پس اوسکے ساتھ ایک بہت زبردست کیورے ٹیو کرائی سس یعنی طبیعت کے جسم کو تندرست کرنے کا موقع ہے + اس بیماری سے سب لوگ خوف کہاتے ہین اور مروجہ علاج سے بہت زیادہ لوگ اس بیماری مین مرتے ہین + لیکن نیو سائنس آف ہیلنگ (یعنی میرا نیا طریقہ علاج) اس مرض کی ہیبت ناک خاصیت کو بالکل دور کردیتا ہے + صرف اوسی حالت مین جس مین کہ مادّہ فاسد کا اجتماع بہت ہی زیادہ ہو اسکا یقین نہین ہوسکتا کہ جسم اس تندرستی حاصل کرنیکے موقع کو برداشت کرسکیگا + لیکن اگر ہم اپنے طریقہ سے ٹھنڈک پہونچانے والے غسلونکے لینے کے بعد قدرتی طریقہ مین اپنے حاصل کرانیمین کامیاب ہوجاوین تو کوئی خطرہ باقی نہین رہتا + ٹائی فس کے سخت بیمارونمین جنکا کہ مینے علاج کیا ہے یہ بسا اوقات ظہور مین آیا ہے کہ مریض لوگ جنکو ہفتون یا مہینون ڈاکٹری علاج مین لگے ہوتے میرے طریقہ پر علاج کرنیسے علاج کے شروع کے ہی دنون کے بعد میدان مین برابر روزانہ ٹہل سکے +

جیساکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے تمام حاد امراض جیساکہ ٹائی فس - انفلوانزا وغیرہ مین میرے اسٹیم باتھہ بہت ہی نافع ہین + مگر اونکو مریض کی حالت کے لحاظ سے لینا چاہیئے - یہ بہت زیادہ عرصہ تک نہ بہت زیادہ مرتبہ لیئے جاوین + فرکشن ہپ اور سٹز باتھہ قدر تاً سلسلہ[۲] وار لینا چاہیئے + پس ہم دیکھتے ہین کہ ٹاہی فس بھی ضروری باتون مین اوسی بنیاد پر قرار پاکر اوسی علاج کی ضرورت رکھتا ہے

---

[۱] ڈاکٹر ونکے نزدیک یہ ایک چھوت دار بخار ہے جو کہ چودھوین سے اکیسوین دن کرائی سس ہوکر اوترتا ہے اور اکثر قحط سالی مین ہوا کرتا ہے - اسمین مریض نیم بیہوشی کے عالم مین پڑا رہتا ہے جسم پر سیاہ رنگ کے نقاط ظاہر ہوتے ہین + اس بخار مین مریض بیس فیصدی مرجاتے ہین - مریض آخرش کو بیہوش بھی ہوجاتا ہے اور اختلاج ہوکر مرجاتا ہے +

[۲] مطلب ہے کہ فرکشن سٹز باتھہ اور فرکشن ہپ باتھ ٹاہی فس کے مریض کو ڈولو روزانہ کسی سلسلہ مین دینا چاہیئے مثلاً ایک مرتبہ ہپ باتھہ تو دوسری دفعہ سٹز باتھہ چند گھنٹے یا مناسب وقت کے بعد اور پھر ہپ باتھہ اور اسی طریقہ پر حسب ضرورت و حالت مریض +

جسکی کہ تمام دیگر امراض - ہر مریض کی حالت کا لحاظ علاج مین ضرور ہے +
میرے طریقہ علاج کے ایک پورا نے پیروکار نے مجھے لکھا کہ اوس نے دو سخت مریضان ٹائی فس اور چیچک کا علاج بذریعہ ایک اسٹیم باتھہ اور نبن فریکشن ہیپ وسٹز باتھز جو دیرتک لیئے گئے تھے ایسی کامیابی کے ساتھ کیا تھا کہ مریض لوگ اپنے اپنے بستر سے اوٹھکر باہر جاسکے + چھہ دن مین - مرض کی تمام علامات دور ہوگیئن اور ایک داغ بھی باقی نہ رہا +
بہت سے مریضان ٹائی فس کے حالت مین - جنکا مین نے علاج کیا ہے - بیماری نے جو طریقہ اختیار کیا وہ یکسان مفید ہوا ہے + جہان کہین کہ جسم کو استعمال ادویات نے پیشتر ہی بہت زیادہ کمزور کردیا اور نقصان پہونچا دیا تھا - تو شفا قدرتاً زیادہ تر مشکل ہوگئی تھی +
ہیضہ پیچش - ایسے ہی کامیابی کے نتیجے پیچش اور ہیضہ مین حاصل کیے گئے ہین + یہ امراض دونون ایسے ہین جو کہ ہاضمہ مین زیادہ خرابی ڈالتے ہین اور جن کے ساتھہ مین کہ اونچے درجہ کا اندرونی بخار ہوا کرتا ہے + مینے اکثر دیکھا ہے کہ ہیضہ مین یہ بخار اسقدر تیز ہوتا ہے کہ جسم اندر کی جانب سے جلکر بالکل سیاہ ہوجاتا ہے - جیساکہ اون مریضون کے ہونٹھ - ناک - اور آنکھونکے تبدیل رنگ سے صاف معلوم ہوتا ہے - جو مریض لوگ کہ اس مرض سے مرتے ہین +
ہیضہ اور پیچش صرف اونہین اشخاص پر حملہ کرتے ہین - جنکا جسم مادہ فاسد سے بہت ہی زیادہ بھرا ہوتا ہے + پس یہ محض اتفاقیہ ہی نہین ہے کہ کسی شخص کو تو یہ مرض ہوتا ہے اور کسیکو نہین ہوتا + مینے ہیضہ اور اوسکے تعلق کی بیماریونکا مشرح بیان ایک علیحدہ رسالہ مین کیا ہے جسکی طرف مین یہان توجہہ دلاتا ہون +
جیساکہ تجربہ بخوبی ثابت کرتا ہے - تمام اشخاص جو کہ ہیضہ مین مبتلا ہوتے ہین عرصہ دراز سے غیر معمولی خرابی ہاضمہ مین مبتلا رہے ہوتے ہین - عموماً قبض مین +
پس پیچش اور ہیضہ کے مریضونمین مرض کے ظاہر ہونےسے پیشتر - نیز اوس سے قبل کہ کوئی بات

ٹائی فس - پیچش - ہیضہ - اسہال

قابل لحاظ ظاہر ہو - ایک قسم کی جسم مین بیچینی اور بوجھ بھی عموماً معلوم ہوتا ہی + تیز جوش کے شروع ہونیکا یہ بات نشان دیتی ہی + میری راے مین ہیضہ ایک سب سے زبردست وقت جسم صاف کرنیکے لیے ہمارے پاس ہے + مادّہ فاسد کسی بیرونی سبب مثلاً تبدیل موسم - سردی کا لگجانا - خوف - جوش طبیعت وغیرہ وغیرہ کے وجہ سے جوش مین آکر یعنے سڑکر - اپنے پیشتر کے چلنے کی جگہہ یعنے پیٹ کی طرف زور کے ساتھ واپس ہونا شروع ہوتا ہے - خصوصاً جبکہ جلد معمولاً اپنا فعل نہین کرتی + اگر قوت زندگی اسوقت بھی کافی زور رکھتی ہو تو اس سخت وقت پر قابو حاصل کیا جاسکتا ہی اور مریض ایک سب سے زیادہ تندرست شخص ہوجاویگا + اگر برعکس اسکے کسی وقت مین ادویات کے ذریعہ علاج سے جسم مین شفا حاصل کرنیکی قوت کمزور ہوگئی ہے تو جسم اس شفا حاصل کرنے کے موقع کو برداشت نہ کرسکیگا + اس بخار لی ہوئی جوش کی کاروائی مین - خواہ ہیضہ کی حالت مین - خواہ اوس سے معمولاً کم خطرناک مرض پیچش کی حالتین - ایک ایسی عجیب کاروائی ہوتی رہتی ہے جیسی کہ اوسی شکل مین ہمکو کہین بھی نہین ملتی + اندرونی بخار کی گرمی اس موقع پر معمولاً صرف آلات الہضم مین اکھٹی ہوجاتی ہی - پس اندر کی جانب تو ایک بہت ہی بڑی گرمی ہوتی ہے اور باہر کیجانب ٹھنڈ معلوم ہوتی رہتی ہی +

ان امراض کا علاج کرنے مین اول کام یہ ہی کہ اندرونی بیحد گرمی کم کیجاوے - اور اس سے زیادہ یہ کہ قدرتی وسائل سے مریض کو پسینہ دلوین + جبکہ جسم مین کافی قوت زندگی اوس بیحد اور مُہلک اندرونی گرمی کے دبانیکے لیے موجود ہے تو شفا ذرا جلد ہوگی + بہت سے مریض بوجہ بیحد اندرونی بخار کے بیرونی سردی مشکل سے معلوم کرسکتے ہین + ایسے مریض بہت ہی زیادہ خطرہ مین ہوتے ہین + سالہاے ۱۸۴۹ء و ۱۸۶۶ء مین شہر لیپزگ مین ہیضہ کی وبا کے وقت مینے مختلف مریضونکو بغور دیکھا ہے + مجکو ٹھیک ٹھیک یاد ہی جو کہ طریقہ مرض نے اختیار کیا - اور اب مین اوسکو سمجھانیکے قابل ہون + وے مریض جنکے جسم نے بخار کو جسم کے اوپر ظاہر کردیا اکثر ہیضہ سے جانبر ہوگئے - مگر تمام وہ لوگ جنمین کہ بخار بیرونی بہت ہی ذرا سا ظاہر ہوا راہی ملک بقا ہوے + مثلاً مینے ایک عورت

---

۵۱ یعنے مادہ فاسد مین تیز جوش آنے کا +

کو گیارہ بجے قبل دوپہر کے معہ اوسکے بچہ کے اوسکے صحن مین چپ چاپ ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ دو بجے بعد دوپہر کے اوسکا جنازہ مکان سے نکلا + اوسکی حالت مین اوسکے جسم نے ذرا بھی کوشش ہیضہ کے جوش[۵۱] کے مقابلہ کرنے مین نہین کری + وہ عورت ضرور مادہ فاسدسے بہت بہری ہوئی تہی + ناک کی نوک کا اور ہونٹہونکا اور آنکہونکا سیاہ رنگ ہوجانا اس امر کو ظاہر کرتا تھا کہ پیٹرو بہت ہی خطرناک سڑن کی حالت مین ضرور رہا ہوگا +

سب سے عمدہ وسائل جو جلدی سے (اور یہی یہان خاص بات ہی) ایسے سخت مریضون کے آرام کرنے کے لیئے معلوم ہین وہ میرے فریکشن سٹز باتہہ ہین + ساتہہ ہی ساتہہ وہ قوت زندگی کو بھی بہت ترقی دیتے ہین + پیٹرو کے اسٹیم باتہہ بھی اکثر بہت مجرّب ثابت ہوئے ہین۔ اونکے بعد فوراً ہی ایک فریکشن سٹز یا ہپ باتہہ ضرور لینا چاہیئے + اگر ممکن ہو تو ایک سن باتہہ (یعنی دہوپ مین طریقہ خاص مین لیٹنا) جسم کو گرم کرنیکے لیئے اوس وقت تک کیا جاوے جبتک پھر پسینہ نہ آجاوے + جب کہ سن[۵۲] باتہہ نہ لیئے جاسکین تو مریض کو بستر پر خوب اوڑہا کر لٹا دینا چاہیئے تاکہ پسینہ آجاوے + بہت سے موقعون پر چند غسل ٹھنڈک پہونچانے والے ہی اس بات کے لیئے کافی ہوتے ہین کہ مریض خطرہ سے باہر ہوجاوے + غذا ضرور قدرتاً غیر محرک استعمال مین لانی چاہیئے +

پیچش کی حالتون مین بھی میرے غسل بشمول میرے دیگر وسایل علاج کے بہت موثر طریقے مین عمل کرتے ہین + چند فریکشن سٹز اور ہپ باتہہ اور ایک اسٹیم باتہہ۔ اکثر اوقات اسہال کے آرام کرنے کے لیئے کافی ہوتے ہین +

لیکن اگر یہ کافی نہون۔ تو طریقہ ذیل اختیار کرنا چاہیئے۔ درحقیقت سخت حالتون مین یہ بہتر ہوگا کہ اسکو فوراً اختیار کیا جاوے + ایک اینٹ کو گرم کرو۔ اونی کپڑے مین اوسکو لپیٹو اور مقعد کے نیچے رکھدو + یہ دیکھکر تعجب معلوم ہوگا کہ کسقدر جلد ایسا کرنے سے دست بند ہوجاتے ہین۔ چند گہنٹہ بعد ایک فریکشن سٹز باتھہ لینا چاہیئے۔ اور اوسکے بعد گرم اینٹ پھر رکھنی چاہیئے +

اس ذریعہ سی اُن مریضونکی جان بچانا اکثر ممکن ہوتا ہی جو کہ دیگر صورت مین ضائع ہوگئے ہوتے + وہ لوگ جو کہ ایسے سخت نازک وقتونسے کامیابی سے نکلگئے ہین ہمیشہ بہت اچھے رہتے ہین + درحقیقت یہ تجربہ دنیا مین اون

---

[۵۱] یعنی وہ جوش جو کہ ہیضہ کی حالت مین مادۂ فاسد مین آتا ہے + [۵۲] اسکا طریقہ دیکھو صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷ مین +

ٹائی فس - پچپس - ہیضہ - اسہال -

سب لوگونکا جو مرض ہیضہ مین مبتلا ہوکر شفا پاگئے ہین کہ اونکو ایسا معلوم ہوتا ہی گویا کہ ایک تکلیف دہ بوجھ سے آزاد ہو گئے ہین کیونکہ بیشتر کے کل مادہ فاسد کے بارے سبکدوشی حاصل ہو گئی ہی - سائنٹیفک فیشیل اکسپیریشن سے ہمکو مادہ فاسد کے بارہ مین تعجب انگیزی معلوم ہوتی ہی - یہ حقیقت اکثر بہت قابل لحاظ ہے کہ کیونکر اتنے تھوڑے دنون مین جسم کی حالت بالکل تبدیل ہو جا سکتی ہے +

مگر چونکہ ہیضہ ہمیشہ ایک خطرناک وقت شفا حاصل کرنیکا ہی - ہر شخص کے لیئے بہتر ہے کہ خاص توجہ اپنی اس مرض کے لگنے سے بچنے کے لیئے مبذول کرے + بدقسمتی سے ابتک یہ بات معلوم نہین ہوئی ہے کہ اس معاملے مین کیا کرنا چاہیئے + صرف میرے ہی دریافت کے ذریعہ سے اب یہ ممکن ہے کہ ہر قسم کا اجتماع مادہ فاسد جان لیا جاوے - یہانتک کہ اوسکی بہت ہی خطرناک اور ناموافق کیفیت بھی جوکہ بعض حالات مین اوقات شفا مثل ہیضہ کے پیدا کرے +

برٹش انڈیا یعنے انگریزی ہندوستان اور ہندوستان کے اوس سے پرے کے حصے سے میرے پاس چند سال گزشتہ مین مرض ہیضہ کے میرے طریق پر علاج کرنیمین کامیابی کے متعلق - موافق خبرین پہونچی ہین + میرے (نوایجاد) غسلون کے ساتھ مین بہت گرم ملکونمین ان امراض سے محفوظ رہنے کے لیئے غیر محرک اور نہ گرمی کرنیوالی غذا خاصکر کارآمد ہے + حاد بخارونمین مثلاً ہیضہ - پیچش وغیرہ مین یہ عجیب اثر رکھتی ہے + پس اون لوگون کو جو ایسے ملکون مین رہتے ہین ایسی غذا کے استعمال کرنے مین اگر اسوقت اسکا استعمال وہان نہین ہو رہا ہی - کوئی اندیشہ نہین کرنا چاہیئے + صرف اسکی آزمایش کیجئے + (پیچش کے بارہ مین دیکھو رپورٹ ہائے شفایابی حصہ چہارم)

اسہال معہ قے بھی جوکہ بچپن مین بہت ہوتا ہے - کچھ ہیضہ سے کم و بیش نہین ہے + یہ صرف وے بچے ہین جنکی کہ پرورش بوتل[۱] کے ذریعہ ہوئی ہے اور پس جنمین مادہ فاسد کا بار ہے - جوکہ اسمین مبتلا ہوتے ہین + علاج وہی ہے جیساکہ ہیضہ کی حالت مین - صرف پسینہ بچہ کو مان یا باپ کے پاس بستر مین زیادہ آسانی سے آویگا +

معمولی ڈائریا یعنے اسہال بھی در حقیقت ذرا کم درجہ کا محض پیچش و ہیضہ ہی + بیتے برسون

---

(۱) یعنی بوتل کے ذریعہ دودھ پلاکر - منشا یہ ہے کہ جنکی پرورش مان کے دودھ سے یا دایہ کے دودھ سے نہین ہوئی +

تک دیکھا ہے کہ مضبوط آدمیون کو بھی موسمی وقت پر اسہال کے دورے ہوا کرتے ہین +

اسہال (ڈائریا) خواہ کتنا ہی خفیف کیون نہو۔ جسم کے شفا حاصل کرنے کی زیادہ تر تیز کوشش سے کچھ کم و بیش نہین ہے۔ اور پس ہمیشہ ایک اچھی علامت ہے + اسیلئے اسکو ایک اچھا موقع سمجھنا چاہیئے بشرطیکہ وہ بہت زیادہ عرصہ تک جاری نرہے + ایسے موقعون کو ہوا کی اوس برقی کشش کے طاقت سے جو حال مین دریافت ہوئی ہے غالباً زیادہ مدد ملتی ہے + ہر شخص کو جسے کہ ایسے موقعون کا تجربہ ہوتا ہے بعد کو ازسرنو جوانی معلوم ہوتی ہے + پس ہم دیکھتے ہین کہ جسم کسطور سے اپنے بوجھہ (مادۂ فاسد) کو موسمون مین خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے +

اگرچہ **اسہال** اور قبض ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ایک شئے کے دونون آخری سرے۔ مگر ناظرین کو تعجب نہین کرنا چاہیئے اگر ہین ان دونون کو ہاضمہ کی ہی محض خرابی بتلاؤن۔ جو خرابی کہ غیر معمولی اندرونی گرمی کے باعث سے جو کہ زیادتی غذا سے ہوتی ہے وقوع مین آتی ہے + ٹھیک ٹھیک جیسے کہ ایک ہی سبب سے ایک شخص تو فربہ ہوتا ہوتا ہے مگر دوسرا لاغر اور دبلا ہوتا ہے پس یہی ایک شخص کی حالت مین تو اسہال پیدا کرے۔ اور دوسرے شخص مین قبض +

اگر سخت قبض **فریکشن باتھ** سے نہ کھلے تو چاہیئے کہ میدان مین جاکر جنگل مین یا بن مین پائخانہ جاوین + اسمین تعجب ہوگا کہ تازہ ہوا کس طور سے جسم پر اثر کرتی ہے۔ چنانچہ جو کام کہ اندھیرے پائخانہ مین غیر ممکن تھا۔ تازہ ہوا مین آسان ہو جاتا ہے

موسمی اور گرم ملکون کے بخار - ملیریا - پیٹ کا بخار - زرد بخار - تپ لرزہ -

کوئی بھی نام اون بخارون کا کیون نہو - اور کیسی ہی شکل مین یہ ہمکو کیون نہین
وجہ اونکے اظہار اور ترقی کی ایک ہی ہے یعنی مادہ فاسد کا سڑنا یا جوش کھانا + گرم ملکون
مین حالات موسم اور دن اور رات کی گرمی کے بیحد تفاوت کو جب ہم دھیان مین لاتے ہین - تو
ہم گرم ملکونکے بخارونکی سختی کی وجہ کو فوراً سمجھ سکتے ہین - جن بخارونکی تیزی اوسی حساب سے
بڑھتی ہے جتنا کہ زیادہ تیز اور زیادہ زوردار کارروائی سڑن کی ہوگی + گرم ملکونمین ہی یہ بات
ہے کہ ہمکو تمام وسب سے زیادہ موافق حالات سخت بخار کے پھوٹنے کے لئے ملتے ہین نیز اون
شخصون مین بھی کہ جنکے جسم مین مادہ فاسد نسبتاً تھوڑا ہوتا ہے + خطہ ہاے معتدل مین
یہ اسدرجہ کبھی نہین دیکھا جاتا ہے + قدرتاً گرم ملکون کا بخار مختلف شکلون مین نمودار
ہوتا ہے + سب سے زیادہ جسکا خوف کرتے ہین وہ زرد بخار ہے + اسکا نام بباعث
اوس زرد رنگ کے پڑا ہے جو دوران مرض مین جلد کا ہوجاتا ہے - اور اکثر
شاید محض اون ادویات کا نتیجہ ہے جو کہ استعمال کی گئی ہین + ابتداً علامات
یہ ہوتی ہین - یعنی تکان - دردسر - اینٹھن - پیاس اور جلد کی خشکی + بعد کو
پاپخانہ سیاہ ہوجاتا ہے اور مریض سیاہ رنگ کے مادہ کی قے کرتا ہے - آنکھونکی سفیدی
زرد ہوجاتی ہے - اور تب جلد کا رنگ بھی زرد ہوجاتا ہے گوکہ اکثر صرف بعد مرگ

لہ ایک قسم کا بخار ہے - یہ بخار ترائین مین زیادہ ہوتا ہے + یون کہا جاتا ہے کہ اسکا سم (زہر) گرمی اور تراوٹ کے سبب نباتاتی اجزا
کے سڑنے سے ابطور ابخرات کے نکلکر جسم انسان مین سرایت کرکے یہ بخار پیدا کرتا ہے +

خاص بات یہ ہے کہ مرض کو پیدا ہونیسے روکین + وسائل اسکے ہمیشہ ہمارے ہی پاس موجود ہین +
اول - اعتدال کے ساتھ بالکل غیر محرک غذا جو گوشت نہو اور جو اس ملک کی پیداوار
سے منتخب کی گئی ہو جہان کہ مریض رہتا ہے - دوم - پورا قدرتی طرز معاشرت و فریکشن
سٹز باتھ کا استعمال + گو کہ گرم ملکون مین پانی ان غسلونکے لیئے اسقدر سرد نہین ملسکتا
جسقدر کہ معتدل ملکون مین ملسکتا ہے - لیکن پانی اور ہوا کی حرارت مین مناسبت (ہر دو جگہہ)
قریب قریب یکسان ہی ہوتی ہے + علاوہ اسکے وہی گرمی جسنے کہ جوش (مرض) پیدا کیا تھا -
کارروائی شفا مین بھی اوسیطور پر امداد پہونچاتی ہے - کیونکہ اون خطون[له] مین غسل کے بعد پھر گرمی
لانا اور پسینہ آنا بمقابلہ معتدل ملکون کے جلد تر وقوع مین آتا ہے + علم طبابت کیلیئے کونین -
انٹی پائرین یا اعصاب کو بےحس کرنے والے دیگر وسائل کے ذریعہ سے کسی بخار کو بھی واقعی شفا
دینا کبھی ممکن نہوگا + جبکہ دوا کی ایک ہلکی خوراک اپنا کام کرلیتی ہے تو اوسکے بہ نسبت ایک ذرا بڑی
خوراک کے دینے کی ضرورت ہونے لگتی ہے - اور آخرش اعصاب کا بار بار بےحس کرنا بہت ہی سخت امراض
پیدا کر دیتا ہے - یعنی بہت ہی سخت اعصابی بیماریان جنکا کہ شفا کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہے +

تمام گرم ملکون مین میرا علاج بموجب قواعد مندرجہ کتاب ہذا بہت ہی کامیابی کے
ساتھ ایسے بخار کے مریضون کی حالت مین آزمایا گیا ہے + پڈنگیا کے ایک مسٹر آر
نے شہر جنیوا سے منجملہ دیگر باتونکے مجھے تحریر کیا ہے کہ :-

"مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ میری بیوی اور میرے منیب موجودہ شہر پڈنگیا (ڈچ ایسٹ انڈیز)
نے بھی جنکو کہ مینے آپکی کتاب بھیجی تھی - آپ کے علاج کا استعمال موسمی بخار کی حالت مین جو
وہان پھیلا ہوا تھا غیر معمولی کامیابی کے ساتھ کیا ہے" +

پادری مسٹر ایم ساکن پی ایل (برازیل) نے ۱۶ دسمبر ۱۸۹۰ع کو مجھے حسب ذیل تحریر کیا ہے -
"خود اپنے بارہ مین - مین آپکو مشکوری کے ساتھ مطلع کرتا ہون کہ آپکے تجویز کیئے ہوئے
غسلون کے کرنے سے موسمی بخار اور میرے ہاضمہ کو بہت قلیل عرصہ مین بلاشبہہ
فائدہ ہوا + اس قہوہ کی سرزمین مین ہمکو کچھ دقت غذا مین ہوتی ہے -

له یعنے گرم ملکون مین -

موسمی اور گرم ملکونکے بخار۔ میلیریا۔ پت کا بخار وغیرہ

بجای گیہونکی روٹی کے ہمکو یہان مکا کی روٹی پر قناعت کرنی پڑتی ہے بجای ملک جس کی ترکاریونکے ہمارے یہم۔ لوبیا۔ چانول۔ وغیرہ وغیرہ۔ بجای سیب و ناشپاتی و آلوچہ کے ہمارے کیلہ۔ شکرقند۔ خرلوزہ۔ تربوز۔ نارنگیان۔ انجیر۔ کہجور۔ شاہ بلوط اور اسی قسم کے اشیا[1]

مضمون مندرجہ ذیل ایک خط سے اخذ کیا جاتا ہے جو کہ ۱۸۹۰ع مین میرے بہت سے شاگردان باشندہ گولڈکوسٹ اور کیمرون مین سے ایک نے یعنی پادری مسٹر جے الیس متوطن اکرا واقع گولڈکوسٹ نے تحریر کیا تھا۔

"جہانتک ممکن ہوا ہے اون کتابون پر چلکر جو ہمکو بھیجی گئی ہین۔ ہمنے آپکے علاج کو بخارون مین خاصکر صفراوی بخارون (پت کے بخار) مین استعمال کرنیکی کوشش کی ہے۔ ہمکو یہ کہنے مین خوشی ہے کہ آپکا طریقہ علاج بخار کے حملون کو جو یہان بار بار ہوتے ہین بہت کم کر دیتا ہے" +

مین مضمون ذیل کو ایک خط سے جو میرے پاس مسٹر ایم ایچ کا بھیجا ہوا آیا تھا منتخب کرتا ہون۔

"اسٹین کریک قریب بیلز۔ برٹش ہانڈورس۔ سنٹرل امریکا۔ ۳ جولائی سنہ ۱۸۹۵ع۔ آپکی کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" میرے پاس پہونچی۔ آپکے خط مشورہ کا شکریہ ادا کرتا ہون اور جس کی کہ ہدایات پر مین جہانتک حالات موجودہ نے اجازت دی ہے چلا ہون + ہر سال مجھے اپنے گرم ملکو نکے بخار۔ تپ ولرزہ اور دیگر خرابیون سے لڑنا پڑتا تھا۔ امسال آپ کے طریقہ علاج کے عمل کرنے کی وجہہ سے مین ان تمام شکایات سے آزاد رہا ہون" +

ایک بڑے خط مین جو اُٹ جمبنگ (ہیرو لینڈ) مغربی جنوبی افریقہ سے آیا ہے مسٹر الیف ایم نے بعد بیان کرنے اپنی بیوی کے سخت مرض کے جو کہ لاعلاج سمجھا گیا تھا۔ یون تحریر کیا ہے "کوئی علاج جنکو مینے تئیس سال کے درمیان آزمایا مرض کی ترقی کو نہ روک سکا + ہاضمہ بالکل ہی گر گیا تھا + اسوقت مین آپکی چٹھی آئی اور میری آنکھین کھولدین + میری بیوی اب فریکشن باتھ لیتی ہے + ملریا بخار (ترائین کا بخار) جو کہ اوسکی دیگر شکایات مین شامل ہو گیا تھا۔ اب رفع ہو گیا ہے۔ پیرون کا ورم کم ہوتا جاتا ہے اور اونگلیان ہاتھ کی ملائم اور ہلکی ہوتی جاتی ہین" +

دارالسلام (شرقی افریقہ) کے ایک پادری مسٹر جی جنہون نے کہ خود اپنی حالت مین میرے طریقہ کو بروے میری کتاب استعمال کیا تھا ایک مشنری

---

[1] انگریزی قاعدہ سے جب خط لکھتے ہین تو پورا پتہ اوس مقام کا جہان سے خط بھیجا جاتا ہے اور تاریخ و سنہ صفحہ اول کے اوپر داہنی جانب تحریر کرتے ہین۔ اس سطر مین نام و پتہ و مقام معہ سنہ و تاریخ خط تحریر ہے +

اخبار موسومہ - مطبوعہ شہر برلن بماہ ستمبر ۱۸۹۰ء مین اس علاج کے عمدہ اثر کے بارہ مین جو اونکے بھتیجہ کے علاج کرنے مین ظہور مین آئے یون تحریر کرتے ہین +

"روز یکشنبہ ۲۲ جون ۱۸۹۰ء ہفتہ گذشتہ مین بھتیجہ ڈینیل اے بھی پانچ روز سے سخت بخار ملریا مین مبتلا تھا - نہ کونین نہ انٹی پائرین - نہ انٹی فیبرین - نہ پیپر منٹ کی چاء اور نہ قدرتی طریقہ کے پورے علاج کی گدیون نے بھی کوئی نفع بخشا + بخار ویسی اونچے درجہ پر رہا - بلکہ چند درجہ اور بڑھ گیا + کلہ دوپہر کو ہماری تمام کوششون کے بعد ہماری ترکیبین ختم ہوگئی تھین + صرف ایک چیز مریض کو بچا سکتی تھی یعنی تبدیل آب ہوا - لیکن یہ کیسے ممکن تھا + اس آخری حالت مین ہمکو لوئی کوہنی سکنہ لیپزگ کے نئے طریقہ قدرتی علاج کا خیال آیا جسکی کہ کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" مینے ابھی منگوائی تھی + ہمنے بخار سے پھنکتے ہوئے مریض کو - جسکو کہ پسینہ نہین آتا تھا - پانی مین بٹھایا یعنے ایک فرکشن ہپ باتھ تین منٹ کے لیے اوسکو دیا + جیون ہی کہ تھرمامیٹر ۱۰۲ درجہ فہرن ہائٹ سے زیادہ ہوا تو غسل پھر دیا گیا - اور یہ بات ہمنے جلد دیکھی کہ بخار کم ہونا شروع ہوگیا + شب مین نفع معلوم ہونے لگا اور صبح کو پسینہ بالکل قدرتی طریقہ مین آیا + اس طور سے مریض چند گھنٹہ مین اس سادہ طریق کے ذریعہ سے بچا لیا گیا"+

اگر فرکشن باتھز بجاے صرف تین ۳ منٹ کے بیس ۲۰ منٹ جاری رکھے گئے ہوتے تو صحت زیادہ تیزی کے ساتھ یقیناً ہوئی ہوتی + ایسی حالتون مین جتنا کہ زیادہ عرصہ تک اور زیادہ مرتبہ غسل دیئے جاتے ہین - اوسیقدر بہتر اور زیادہ نافع مریض کے لیئے ہوتے ہین +

خود اپنی ہی حالتین دار السلام کے مسٹر جی نے ۲۲ دسمبر گذشتہ کو مجھے یون تحریر کیا ہے:-

"جو کچھ کہ مین آپ کو مختلف قسم کے موسمی بخارون سے اپنی شفایابی کے متعلق لکھ چکا ہون اوس کا ذکر دوبارہ اس موقع پہ نہ کرکے - مین صرف اختصار کے ساتھ کہتا ہون کہ آپکے پانی سے علاج کے طریقونکا اثر میری حالت مین بہت ہی تعجب انگیز ہوا ہے + اب مین اون کو اس ملک کے باشندونکی حالت مین استعمال کرتا ہون (ضرور بہت تکلیف اوٹھا کر اور وقت صرف کر کے) اور اونمین نتائج ہمیشہ عمدہ ہوئے ہین +

موسمی اور گرم ملکون کے بخار۔ میلیریا۔ پت کا بخار وغیرہ

ماہ جون گذشتہ سے مینے اپنے لیئے یا اپنے گہر مین کوئی دوا استعمال نہین کری ہی۔ سوائے پانی کے اور کچھ نہین۔ اور وہ بھی آپکی ہدایت کے موافق + ان بیحد گرم ملکون مین جو کہ بیماری کے لیئے مشہور ہین ہم بہت اچھی حالت تندرستی مین ہین جسقدر کہ یہان ممکن ہی + کیا یہ آپکا پانی کے ذریعہ شفا دینا ایک عمدہ علاج غربی افریقہ کے زرد بخار کے لیئے نہ ہوگا ؟''

مسٹر جی نے بادی النظر مین مرض کی وحدانیت یعنی جملہ امراض کا ایک دوسرے سے یکسان اندرونی سلسلہ رکھنے کے مطلب کو بخوبی نہین سمجھا ہی۔ ورنہ ایسا سوال اونہون نے مشکل سے پیش کیا ہوتا +

ایک پادری مسٹر اے نے مقام کوالا رونگن۔ واقع بورنیو سے ۲۰ جنوری ۱۸۹۲ء کو یون تحریر کیا ہی :۔

پیارے مسٹر کوہنی

میرے پاس دو جلد آپ کی چھوٹی کتاب دی نیو سائنس آف ہیلنگ'' کی موجود ہین اور مین آپکے شکریہ کا اظہار نسبت نئے علم شفا بخشی کے عمدہ نتائج کے کرنے سے باز نہین رہ سکتا۔ جن (عمدہ نتائج) کو مینے خود اپنے اور دیگر اشخاص کی حالت مین اس جزیرہ بورنیو مین دیکھا ہے + اب ایک سال ختم ہونے والا ہے جب سے کہ مینے اس نیو سائنس آف ہیلنگ کا ذکر یہان بورنیو مین اول دفعہ سنا تھا + اوسکے تھوڑے عرصہ بعد ایکروز جبکہ مین ایک دوست کے مکان پر تھا مجھے شدت سے انڈین فیور (ہندوستانی بخار) نے آدبایا اور اسنے مجھے بالکل ناقابل کر دیا + اسپر مینے آپکے نئے طریقہ علاج کی آزمایش کری + اول مینے ایک اسٹیم باتھ بید کی بنی ہوئی کرسی پر لیا اور اوسکے بعد ایک فریکشن ہپ باتھ بموجب اُن ہدایات کے جو آپ کی چھوٹی کتاب مین مندرج ہین + اثر انکا تعجب انگیز تھا۔ بعد غسل کے مین اپنے بستر کو ترک کر دینے کے قابل ہوگیا جو بات کہ اسکے قبل غیر ممکن تھی + میرے دوست اور اونکی بی بی اس جلدی کی کامیابی پر اسیقدر متعجب ہوئے + اوس دن سے مین آپکے طریق علاج کا زبردست پیرو ہوگیا ہون + اس نئے علم شفا بخشی سے بہت عمدہ نتیجے مینے یہان ڈایاک لوگون مین دیکھے ہین + ڈایاک لوگون نے جنمین کہ کوئی حکیم نہین ہوتا ہے۔ زمانہ قدیم سے اسٹیم باتھ (بھاپ کے غسل) سے کام لیا ہے۔ مگر وے یہ لوگ فریکشن باتھ سے واقف نہین ہین +

اگر مین آپ سے تمام اون مریضون کے بابت بیان کرون جنکو کہ مینے اس نئے علم شفا بخشی کے
ذریعہ سے آرام کیا ہی تو مجھکو بہت ہی زیادہ لکھنا پڑیگا + پیارے مسٹر کوہنی آپکی کتاب پادری کیلئے بیابان
مین ضروری کتاب ہے - اور یہ کسی شخص کو حالت لاچاری مین نہین ڈالتی + دیگر ڈاکٹری
کتابین جوکہ میرے پاس ہین حکیم کے بلانے کی ہمیشہ ہدایت کرتی ہین + لیکن بیابان مین یہ کیسے کیا جاسکتا
ہے + مین آپ کی کتاب دی نیو سائنس آف ہیلنگ کو اپنے قبضہ مین رکھکر بہت ہی زیادہ
مشکور ہون + قریب تین ہفتہ کے گذرے کہ ایک عورت کے پاس مجھے لوا لیگئے تھے - اوسکا
جھونپڑا دھان کے کھیت مین رات کو جل گیا تھا - اور وہ اوسوقت تک نہ جاگی تھی جب تک کہ آگ
اوسکے بدن پر نہ پہونچ گئی تھی + اوس عورت کی شکل بھیانک ہوگئی تھی - خاصکر چہرہ اور بازو + مینے فوراً
صبح سے شام تک ترگدیون کا استعمال بتلایا - اور شام کو مینے گدیان اوس ترکیب سے لگائین جیسا کہ آپکی کتاب
مین بتلایا گیا ہے + دوسرے روز مینے پھر گدیان لگائین - ایک ہفتہ مین وہ بالکل اچھی ہوگئی - مروجہ علاج مرہم
کے ذریعہ سے مجھے یقین ہے کہ ہفتون شاید مہینون تک یہ حالت قایم رہی ہوتی +

"چند ہفتے گذرے کہ میرے دہنے ہاتھ پر ایک قسم کی کھجلی نکل آئی + یہان کے لوگ اسکو
کی ہس کہتے ہین - یہ بہت ہی دیر مین جانے والے ددوڑے ہوتے ہین - اور جسم کے گرد
چھلون (حلقہ) کی شکل مین ہوجاتے ہین + اب سے پیشتر مینے ہمیشہ اسکو مرہم سے رفع کیا ہے
مگر ہمیشہ پھر عود کر آئی ہی + ایکدفعہ تو یہ پیرون پر ہوئی - اوسکے بعد چہرہ پر - پھر پشت پر - اور
اوسکے بعد ہاتھون پر + اسمرتبہ جبکہ چند ہفتے گذرے کہ بائین ہاتھ پر مینے ددوڑے ظاہر ہوتے دیکھے
تو اپنے دلمین کہا "اچھا اسمرتبہ تمکو دی نیو میتھڈ آف ہیلنگ (نئے طریقہ شفا بخشی) کے ذریعہ سے دور کرونگا" +
پس مینے اول ایک اسٹیم باتھ (بھاپ کا غسل) اور اوسکے بعد ہی ایک فرکشن ہپ باتھ لیا - دوسرے
روز صرف دو فرکشن سٹز باتھ لئے + علاج سے تیسرے روز مینے دیکھا کہ وہ ددوڑے سکڑے (مرجھائے)
ہوئے معلوم ہوئے جس سے کہ ظاہر ہوتا تھا کہ اب یہ غائب ہونیوالے ہین + مینے تنہا ہاتھ کو بھی بھاپ دی ہی -
اور ایسا کرنیکے بعد ہر مرتبہ ایک فرکشن سٹز باتھ لیا ہی + اب بائین ہاتھ پر یعنی مقام ماؤف پر دو
چھوٹی چھوٹی پھوڑیان نکل آئی ہین - پس مین یقین کرتا ہون کہ فارن میٹر (مادۂ فاسد) اس
مقام پر کھنچکر اکھٹا ہورہا ہے + جب یہ اچھی ہوجاوینگی تو خوفناک کھجلی دور ہوجاویگی +

موسمی اور گرم ملکون کے بخار - میلیریا - پت کا بخار وغیرہ

اس خوفناک کی ہوس سے نجات پانے کا یہی طریقہ ہے +

مین ہمیشہ نیو میتھڈ آف ہیلنگ (نئے طریقہ شفا بخشی) کا استعمال کرونگا - کیونکہ آجکے دن تک اسکے مانند مینے کوئی دوسرا علاج نہین پایا ہے + مین اپنے دوستون مین - اونکی توجہہ اس نیو سائنس (نئے علم) کی طرف دلانے کی کوشش کرتا ہون +"

غربی افریقہ - اسٹریلیا - ہندر انڈیا - دی کیپ - ویسٹ انڈیز - وغیرہ سے میرے پاس بیشمار اسی قسم کے خطوط آئے ہین - جنمین کہ میرے طریقہ علاج سے صحت پانے کی کامیابیون کا ذکر ہے - اور بہت سے خطون مین سرگرمی کے ساتھ اظہار شکریہ بھی موجود ہے +

نوٹ - حضرات ناظرین - اگر آپ نے اس کتاب کو اس موقع تک بغور پڑھا ہے اور خصوصاً باب متعلقہ "امراض اطفال" اور اُس باب کو جسمین کہ یہ باتین کہ "مرض کیسے پیدا ہوتا ہے ؟ بخار کیا چیز ہے ؟" بتلائی گئین ہین - تو آپ کو یہ ضروری بات بھی معلوم ہو گئی ہو گی کہ بخار (یعنے ہر قسم کے بخار) کا علاج فوراً اوسیوقت سے ہونا چاہیئے جبکہ بخار شروع ہو + بلکہ اُسوقت سے جبکہ اسکے آنے کے قبل جسم مین کچھ ایسی محسوسات ہون جن سے کہ معلوم ہوتا ہو کہ بخار کی آمد ہے - علاج شروع کر دیا جاوے تو اور بھی عمدہ ہے + اس علاج کے شروع کرنے مین اس بات کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ بخار کیا ڈھنگ اختیار کرتا ہے + واضح ہو کہ اس کتاب مین طاعون کے بخار کا کہین ذکر نہین آیا ہے - مگر اوس اصول کے موافق جو کہ اس کتاب مین امراض کی وحدانیت کے بارہ مین سمجھایا گیا ہے طاعون کے بخار کا بھی وہی علاج ہونا چاہیئے جو کہ اور دیگر سخت بخارون یا دیگر امراض کا خواہ اوسکا ذکر کتاب ہذا مین کیا گیا ہے یا نہ کیا گیا ہو + جبکہ سب امراض اور سب بخار ایک ہی طریق مین اور ایک ہی شے یعنی جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی سے پیدا ہوتے ہین تو علاج بھی سب کا ایک ہی ہے یعنے مادہ فاسد کے نکال دینے سے اچھے ہو سکتے ہین + اور ہر قسم کا مادہ فاسد - اسمین کلام نہین کہ اُن غسلون کے ذریعہ سے جنکا ذکر کتاب ہذا کے صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۱۶ مین مفصل کیا گیا ہے جسم سے دور کیا جا سکتا ہے +

جُذام یعنی کوڑھ

جذام - یعنی منطقہ حارّہ (بیحد گرم ملکون) کی بَلا کو تو ہم اس اپنے معتدل آب و ہوا مین بہت ہی کم خیال مین لا سکتے ہین + اس مرض کے مبتلا ہمیشہ شکار اجل بنتے رہے ہین کیونکہ اس مرض کا کوئی علاج معلوم نہین ہوا تھا + جملہ دیگر انسانون سے علیحدہ کیئے جاکر - اکثر کسی جزیرہ یا خاص اسپتال مین مقید رکھے جاکر - ایسے لوگ اپنے خوفناک انجام کو پہونچنے کے انتظار مین چھوڑ دیے جاتے ہین + تمام جذامی بوجہ خوف چھوت اپنے کنبے سے جُدا کر دیئے جاتے ہین - اپنے وطن سے جلا وطن کیے جاتے ہین - اور کسی دور کی جگہ مین اپنی تقدیر پر چھوڑ دئے جاتے ہین + یہ ہی بڑی بات ہے کہ اونکو کھانا وقتاً فوقتاً پہونچا دیا جاتا ہی - مگر علاوہ اسکے ہر قسم کا تعلق اونسے ترک کیا جاتا ہے +

معتدل آب و ہوا کے ملکون مین جذام شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے + جو اسباب کہ گرم ملکون مین جذام پیدا کرتے ہین وہی اسباب معتدل ملکون مین خصوصاً گٹھیا اور استسقا مگر پیدا کرتے ہین + جیسے کہ کھجور کا درخت گرم ملکون مین ہی اور بلوط کا درخت معتدل ملکون مین فروغ پاتا ہے حالانکہ وہی سورج - وہی پانی - اور زمین بھی وہی ہے کہ بخار تو اپنے دل مین کہ جذام گرم آب و ہوا کی پیدایش ہے + دل کے موافق جوکہ

پس پہلے اول ایک آ... تر یعنی بہتا ہوا جذام - اور خشک چاہیئے جوکہ اور دیگر سخت بخارون روز صرف دو فی کیشن سٹز اول الذکر مین جسکی کثر برسون تک در سب بخار ایک ہی طریق مین اور ہوئے معلوم ہوئے جس سے کہ ظاہر ہوتی ہے پیدا ہوتے ہین رُگ کنے کے سبب کا ایک ہی ہے یعنے مادہ فاسد کے اور ایسا کرنیکے بعد ہر مرتبہ ایک تو مرتبن سٹز باسد - اسمین کلام نہین کہ تین غسلونکے ذریعہ سے جنکا ذکر کتاب ہذا کے چھوٹی چھوٹی پھوڑیان نکل آئی ہین سے دور کیا جاسکتا ہے +

مقام پر کھنچکر اکھٹا ہو رہا ہے + جیسے

جذام یعنی کوڑھ

سڑے ہوئے دھبے جسم کے آخری سرون پر خصوصاً ہاتھ اور پاؤن پر رفتہ رفتہ ہوجاتے ہین - یہ ایک یقینی پہچان ایک بہت اونچے درجہ کے اندرونی بخار کی ہی + تب گوشت نذار د ہونے لگتا ہی - اول انگلیون کے پورؤن کا اور بعد اوسکے جسم کے دیگر حصون کا - یہانتک کہ ننگی ہڈیان اور ننگے پورو ئے باقی رہجاتے ہین + جسم مثل ایک درخت کے خشک ہوجاتا ہے اور مومیائی[٥١] کی شکل ہوجاتا ہی + گوشت برابر دور ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ بد قسمت مصیبت زدہ جذامی لوگ مثل ہڈیون کی ٹھٹھری کے معلوم ہونے لگتے ہین اور بے حد کمزوری کی وجہ سے مرجاتے ہین +

درحقیقت جذام کا سبب بھی وہی ہی جوکہ تمام دیگر امراض کا - یعنی جسم مین مادہ فاسد کا بار + یہ کیا تو موروثی ہوتا ہی یا خلاف قدرت زندگی بسر کرنیسے حاصل ہوتا ہے + اس مرض کی اصلی جگہ ہیٹر و مین ہی - یا آلات الہضم مین ہے - جوکہ غیر معمولی حالت مین ہوجاتے ہین + بیحد گرم ملکونکی سخت گرمی جوکہ تمام کار روائی سڑن کو ترقی دیتی ہی - جسم کے اندر کے مادہ فاسد مین بھی قدرتاً بہت تیز سڑن پیدا کرتی ہی + یہ مادہ فاسد بہت زور کے ساتھہ جسم کے آخری سرونکی طرف بھیجا جاتا ہی - جہانکہ یہ اندرونی دباؤ کی وجہ سے سخت حالت مین جمع ہوجاتا ہی + اس قسم کے مادہ کے بہت زیادہ جمع ہوجانے سے وہ اعصاب زندگی کے پہونچانے والے جوکہ ان آخری سرون تک گئے ہین بالکل رُک جاتے ہین - اور پس اپنا اصلی کام آیندہ نہین کرسکتے + اس طرح یہ جذامیونکے ہاتھہ پیرونکا بےحس ہوجانا سمجھہ مین آتا ہے + ایسے مریض ایک بہت اونچے درجہ کے اندرونی بخار مین مبتلا رہتے ہین حالانکہ باہر کیجانب ایک قسم کی ٹھنڈک معلوم ہوا کرتی ہی + خشک جذام مین یہ سرے اصلیت مین اس اندرونی بیحد گرمی کی وجہہ سے خشک ہوجاتے ہین - کیونکہ بوجہہ کمزوری ہاضمہ کے باوجود اون کھانون کے جو معمولاً غذائیت پہونچانیوالے کہلاتے ہین مریض کیلئے یہ غیر ممکن ہوجاتا ہی کہ واقعی اوسکو قوت پہونچے + سچ ہے کہ غذا جسم سے ہوکر[٥٢] گذرتی ہے - لیکن مریض باوجود اون تمام چیزونکے جوکہ وہ کھا لیتا ہی بھوکا رہتا ہی + اس موقع پر ہم صاف طور سے دیکھتے ہین کہ وہ شے جوکہ جسم کو پرورش کرتی ہی اور اوسکو قائم رکھتی ہی نہ تو وہ ہے جوکہ کوئی شخص نوش ہی کرلیتا ہی اور نہ وہ شی ہی جسمین کہ نئے خیالات کے موافق

---

٥١ مراد اوس مردہ سے ہی جوکہ مصالحہ جات کے ذریعہ سے صدیون اپنی اصلی حالت مین بغیر سڑے ہوئے قائم رکھا جاتا ہی - ملک مصر مین مردونکو اسیطرح دفن کیا کرتے تھے پرانی قبرون مین سے اب بھی وہان ایسے مردے نکلتے ہین + ٥٢ یعنی جسم کو غذا نہین لگتی ہے +

وہ تمام اجزا شامل رہتے ہین جنسے ملکر کیمیکل[۱] اناٹیمس کی روسے جسم انسانی بنا ہی۔ بلکہ وہ صرف[۲] ایسی غذا ہی جوکہ واقعی جسم ہضم کرسکتا ہے + تر جذام مین سڑن اوسی قسم کی ہوتی ہی جیساکہ استسقا مین۔ کیونکہ اس مرض مین بھی جیساکہ تجربہ بتلاتا ہی پانی پیدا ہونیکے قبل ایک اندرونی حالت سڑن کی اکثر برسون تک رہتی ہے + پس سڑن ایک معنی کرکے اون کارروائیونکی جوکہ جاندار جسم مین ہوتی رہتی ہین آخری حالت جاننی چاہیئے علاوہ اسکے تر جذام مین ایک قسم کی رطوبت کی سڑن بھی ہوتی ہے اگرچہ شکل مین وہ استسقا کی رطوبت سے مختلف ہوتی ہی + پس مریض ساکن بلیٹوپا[۳] کی حالت مین مرض کا طریقہ بہت ہی دلچسپ ہی (جیسا پہلے ذکر ہوچکا ہی کہ اوسکو دل کا مرض۔ استسقا اور جذام یکے بادیگرے ہوئے تھے)۔ اوس سے بہت صاف طور پہ یہ تمام خرابی کی کارروائیان ظاہر ہوتی ہین + اگرچہ جذام ہمارے ملک مین اوس حالت مین نہین ملتا جیساکہ بعید گرم ملکون مین۔ تاہم بعض وقت حالتین قریب قریب اوسی کے متشابہ ہمکو مل سکتی ہین + مرض سل خصوصاً خاصیت مین اسکے بہت ہی مشابہ ہی۔ اس آخرالذکر[۴] مین جسم خاصکر سرد ملکون مین۔ مادۂ فاسد کو ہمیشہ ایسی تیزی کے ساتھ جسم کے سرون کیطرف نہین بھیجتا جیساکہ مرض جذام کیحالت مین گرم ملکونمین + مادۂ فاسد جو جسم کے اندر موجود ہوتا ہی وہ سڑنا شروع ہوجاتا ہی اور پھیپھڑونکو یا دیگر اندرونی اعضا کو زائل کرنیلگتا ہی + جذام کے علاج کے بارہ مین علم ڈاکٹری[۵] صاف دل سے اس امر کو قبول کرتا ہی کہ اوسکو کوئی علاج اسکا معلوم نہین ہے + یہ بخار کی خاصیت سے ناواقف ہی اور جذام کو ایسا مرض نہین جانتا جسکا کہ تعلق بخار سے ہے + جذام کو صرف تب ہی شفا ہوسکتی ہی جبکہ بخار کا علاج کیا جاوے اور مادہ فاسد جسم سے خارج کردیا جاوے + جبکہ ایسا کرنا ممکن نہین ہوتا تو شفا سے کُلّی کی بھی امید نہ کرنی چاہیئے۔ حالت مین ایک قسم کا افاقہ ہی زائد از زائد ہم حاصل کرسکتے ہین +

ادویات کے ذریعہ علاج سے جسم کو زیادہ تر نقصان پہونچتا ہے بمقابلہ اسکے کہ خود مرض سے (نقصان پہونچے)+ اس بات کی سچائی کا عمدہ ثبوت مریض ملک بلیٹوپا کے (جسکا حوالہ صفحہ ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ پر دیا گیا ہے) رپورٹ شفایابی سے اور کیا زیادہ ہوسکتا ہی +

---

[۱] وہ طریقہ جس سے کہ ہر اشیاء کے اجزا جنسے کہ وہ ملکر بنتے ہین جُدا جُدا کر لیئے جا سکتے ہین + [۲] یعنی وہ شئی جوکہ جسم کو پرورش کرتی ہی اور اُسکو قائم رکھتی ہی وہی غذا ہے جوکہ جسم ہضم کرسکتا ہی + [۳] دیکھو حال اس مریض کا صفحہ ۲۱۹ سے ۲۲۱ تک + [۴] یعنی مرض سل مین + [۵] مراد ہی اوس علم سے جسمین بذریعہ ادویات کے معالجہ ہوتا ہی +

جذام یعنے کوڑھ

یہانپر ہم یہ بات دیکھتے ہین کہ اس مریض مین جذام کے بے معلوم و بیکار کیڑے (بے سیلائی) جنکی موجودگی بلاشبہہ ایک ماہر مرض جذام نے تحقیق کی تھی کسی طریقہ سے اون علاجونکے ذریعہ سے جنکا استعمال کہ اونسے کیا تھا دور ہو سکے تھے یعنے نہ تو زہریلی ادویات کے ذریعہ سے نہ کسی دوسرے ذریعہ سے +

اسکے ساتھ مقابلہ کیجئے اوس عمدہ کامیابی کو جو میرے طریق علاج سے حاصل ہوئی تھی - جسنے کہ جذام کے تمام بے معلوم کیڑے کلیتاً دور کردیئے اور جسکی کہ اوسی طبیب نے صداقت دی ہے + اس مرض مین شفا صرف غیر محرّک غذا اور میرے ایجاد کیئے ہوئے فریکشن باتھ کے ذریعہ سے ہی ہو سکتی ہے + لیکن قدرتاً مریضون کو صرف جب ہی شفا ہو سکتی ہے جبکہ ہاضمہ اور جلد کا فعل اس قابل ہین کہ اونکو ترقی دیجا سکے اور جبکہ قوت زیست کافی موجود ہے +

یہ بھی بہت صاف طور سے دکھلایا گیا ہے کہ میرے طریق علاج مین بوجہ چھوت - جذامیون سے مرض کے لگجانیکا خطرہ نہین رہتا + یہ بات خاصکر اونکے لیئے جو کہ چھوت سے ڈرتے ہین بہت ہی ضروری ہے + صرف یہی ضروری ہے کہ قدرتی طریقہ معاشرت کی پیروی کرین اور جسم کو قوت اور تازگی میرے غسلونکے ذریعہ سے پہونچاوین جو کہ جسم کو اندر سے تمام مادہّ فاسد سے صاف کردیتے ہین + تب وے لوگ یہ ہی نہین کہ چھوت کے خطرہ سے محفوظ رہینگے بلکہ اپنی عام تندرستی و جسمانی اور دماغی قابلیت کو ہر طرح سے بڑھاوین گے +

یہ بات کہ پیشہ طبابت شفا دینے کے قدرتی وسائل کی قدر سے کسقدر کم واقف ہے اس امر سے ظاہر ہوگی کہ ڈاکٹر لوگ اپنے مریضونکو اونکے کمرونمین کس احتیاط کے ساتھ کھڑکیان بند کرکے رکھتے ہین - اور بہت ہی کوشش اس امر کی کرتے ہین کہ کچھ بھی تازہ ہوا خصوصاً شب کے وقت کمرے مین نہ جانے پاوے + پس قدرتاً یہ لابدی ہوتا ہے کہ مریض کے کمرے کی ہوا جذامیونکے بخارات سے اور مادہّ فاسد کی سڑن سے بھری ہوئی رہتی ہے - چنانچہ یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے اگر ایسی حالتون مین جذام متعدی ثابت ہو +

قبل اسکے کہ مین مریضان جذام کے آرام ہوجانیکا ذکر کرون اس موقع پر مختصراً وہ طریقہ بتلاونگا جس مین کہ ہر شخص یقیناً اپنے کو جذام سے محفوظ رکھ سکتا ہے - نیز دیگر امراض سے مثلاً بہر صورت نزلہ کے اور موسمی بخارون سے - پس

نوٹ مراد ہے اون طریق علاج سے جنمین کہ ادویات کے استعمال سے مرض کو آرام کرتے ہین +

خراب سے خراب مریض مین بھی مرض کی راہ مین کوئی بھی خطرہ واقع نہوگا اور صرف بہت ہی تھوڑی ابتری واقع ہوگی + جیسا ذکر ہو چکا ہی کہ وہ اشخاص جنکا رُجحان طبیعت ان امراض کیطرف ہوتا ہے یعنی جنمین کہ مادہ فاسد کا بار بہت ہی زیادہ ہے - وہی اشخاص اس مرض مین مبتلا ہوسکتے ہین +
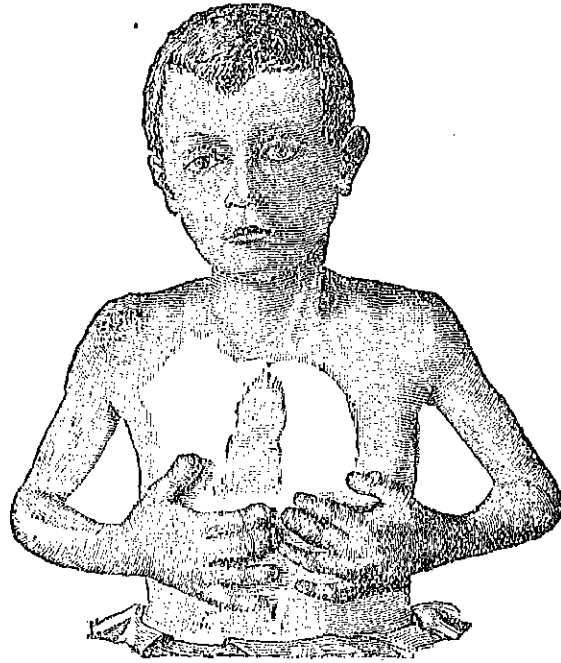
تصویر۱ (عمر ۱۵ سال)

ہر ایک جوش دلانے والی وجہ اجتماع مادۂ فاسد پہ اپنا اثر ڈال کر اوسمین ازسرنو سٹرن (کیورسے ٹیوکرامی سس) پیدا کرتی ہے اور جان خطرہ مین ڈالتی ہے + ایسے مرض کی طرف رُجحان طبیعت برسون قبل میرے سائنس آف فیشیل اکسپرلیشن کی مدد سے جانا جا سکتا ہے + لیکن وہ بھی جنہون نے اس علم کو مطالعہ نہین کیا ہی اس رُجحان طبیعت کو کچھ حد تک جان سکتے ہین + ہماری بہت بڑی عاقلہ مادر نیچر نے ہمکو

جذام یعنے کوڑھ۔

اس غرض کے لیئے ایک سچا آلہ بخشا ہی۔ (لیکن جسکا استعمال بدقسمتی کی بات ہی کہ بہت سے لوگ نہین جانتے) یعنی ہماری عقل حیوانی + قدرتی عقل حیوانی اون سب لوگون مین جنہین کہ مادہ فاسد کا بار موجود ہے ایک قسم کا بے اختیاری ڈر۔ ایک پوشیدہ ہیبت۔ اس قسم کے امراض کی چھوت کا بھٹلا دیتی ہے۔ بشرطیکہ وہ لوگ اب بھی کچھہ موافقت نیچر سے رکھتے ہون +
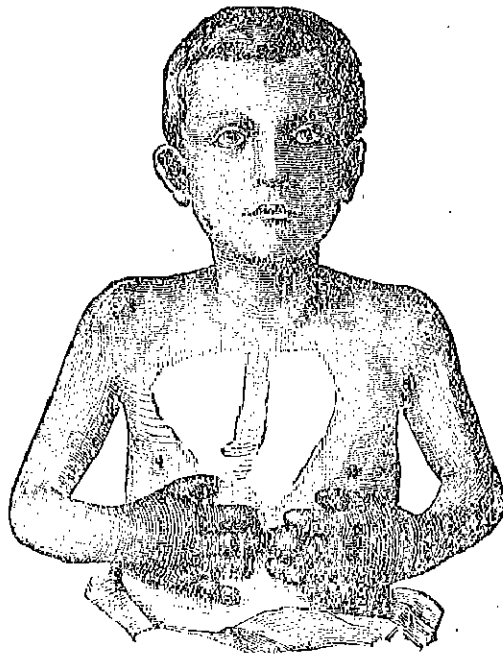
تصویر ۲ (عمر ۱۳ سال)

بعد ان عام بیانات کے اب مین جذام کی اوس کیفیت کا ذکر کرونگا جو تین لڑکون کی ہوئی جو کہ بعد اسکے کہ اونکو ڈاکٹران برلن نے جواب دیدیا تھا۔ میرے زیر علاج آئے +

ان تین لڑکون (عمر ۹ - ۱۳ - ۱۵ سالہ) کے علاج نے مجھے ایک موقع میرے طریقہ علاج کی فضیلت کے ثابت کرنے کا دیا۔ زیادہ تر اسوجہ سے بھی کہ پیرانے اطبائے اونکے شفا یعنے اچھا کرنے مین اپنی پوری ناقابلیت کا اقبال کرلیا تھا +

ممکن ہو کہ ان مریضون کی طرف عوام کی توجہ مائل ہووے اس غرض سے مینے سات فوٹو (عکسی تصویر) ان لڑکون کی کھچوائین تھین +

ان بیچارے بچون کی حالت جبکہ مین نے اونکا علاج شروع کیا از حد قابل افسوس تھی + ہاتھون مین اونگلیون کے سرے اور بعض اونگلیونکے دو سرے پورے بھی گل کر دور ہو گئے تھے + بقیہ پوروے اونگلیون تک

تصویر ۳ (عمر ۹ سال)

بہت پھولے ہوئے تھے اور قریب قریب گرنے کو طیار تھے جیساکہ تصاویر ۴ و ۵ سے واضح ہوگا + سب سے چھوٹے بچہ کے وہنے ہاتھ کی انگشت شہادت گلنے لگی تھی + اوس سے دو بڑے لڑکون کے پاؤن اس سے بھی زیادہ ہیبت ناک شکل مین تھے (دیکھو تصاویر ۶ و ۷) وے محض بے شکل کے جسم تھے جوکہ مادۂ فاسد سے بہت زیادہ بھرے ہوئے تھے + کئی جگہون مین کٹاؤ کا ہونا شروع ہو گیا تھا اور زخمون سے جوکہ سبد ھے ہڈی تک پہنچگئے تھے پیپ نکلتا تھا +

جذام یعنی کوڑھ

ہاتھ اور پیر۔ بازو اور ٹانگ سے کہنی اور گھٹنے تک علیحدہ علیحدہ تمام حس جاتا رہا تھا + شہر برلن کے ایک طبیب نے اعضا کی حسّی کی مقدار کو دریافت کرنے کی غرض سے ہاتھ اور بانہہ کو اوس جگہہ تک جہانتک درد معلوم ہوا ایک بڑی سوئی سے چھید ڈالا تھا + درد کہنی پر معلوم ہوا تھا + یہ واقعی ایک عجیب و غریب کامیابی تھی۔! لڑکونکی حالت ایسی زیادہ خراب تھی کہ فوٹو گراف (تصویر عکسی) بھی اوسوقت تک نہ کھینچ سکی جبتک کہ علاج کو تین ہفتہ نہو گئے جسمین کہ اونکی حالت واقعی بہتر ہوگئی +
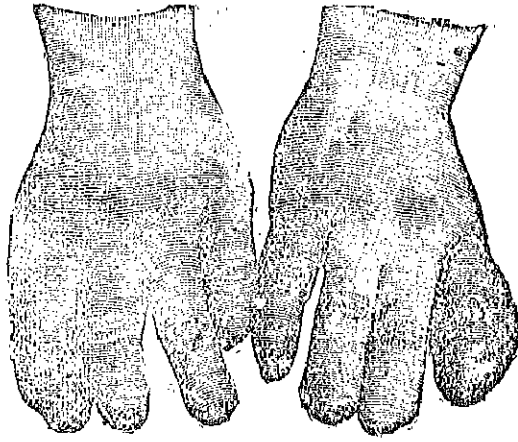
تصویر ۴ (تصویر ۳ کے ہاتھ)

مرض کے سب سے خراب درجہ کی تصویر کھینچنا بالکل غیر ممکن تھا +

دو یا تین فرکشن سٹز باتھ روزانہ ۔ فرکشن ہپ باتھ بھی اکثر اوقات ۔ اور قدرتی غذا۔ کشادہ میدان مین کافی محنت اور پسینہ کا نکالنا۔ یہی باتین علاج مین شامل تھین + اس علاج مین اثر قابل تعریف تھا + اگرچہ علاج کے شروع مین بچونکے جسم سے نکلے ہوئے بخارات بہت ہیبت ناک تھے مگر دوران علاج مین وہ بالکل ہی ناقابل برداشت ہوگئے تھے۔ سڑن کی بو بہت ہی تھی + جسم کے اندر کا مادّہ فاسد حرکت مین آکر

لہ طنزاً کہا گیا ہے۔

باہر جانیکے لیئے راستہ پانے کی کوشش کرتا تھا + غسل لینے کے وقت مین یہ حالت قابل لحاظ تھی +

صبح کے کھانے مین یہ چیزین تھین یعنی بغیر چھنے[۵۱] ہوئے آٹے کی خشک روٹی ہمراہ چند سیب کے - اور شام کا کھانا یہ تھا یعنی آٹے سے بنی ہوئی غذائین - ترکاریان اور دال محض پانی مین بہت ہی تھوڑے گھی اور نمک کے ساتھ پکی ہوئین + جملہ قسم کے گوشت - شوربہ اور اسی قسم کے اور اشیا کی قطعًا ممانعت کیگئی تھی + کھانا جسقدر گاڑھا[۵۲] پک سکتا تھا پکایا جاتا تھا اور ہمیشہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے ہمراہ کھایا جاتا تھا + صرف تازہ پانی ہی پینے کو ملتا تھا +
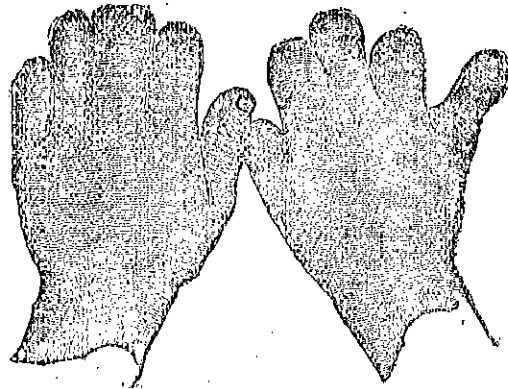
تصویر ۵ (تصویر ۲ کے ہاتھ)

دو ہفتہ کے اندر ہی پیر فرنگی کے کشادہ زخمونکا بہنا بند ہوگیا - اور اندر سے باہر کیجانب زخمونکا اندمال ہونیلگا + دونون ٹخنون ہی لڑکو نمین ہر ایک کے اسوقت بھی ایک بڑا زخم تھا جو کہ اگلے مہینہ کے دوران مین بھر گیا + دوران علاج مین ہاتھون مین بھی ایک قابل لحاظ تبدیلی واقع ہوئی - خاصکر انگلیونمین جو کہ علاج کے دوسرے مہینہ مین ہی ڈھیلی پڑنے لگی تھین جیسا کہ ان مین شکنون (جھریون) کے پڑجانے سے صاف دیکھا جاسکتا تھا + مادہ فاسد نے ٹھیک ٹھیک اوسی طریقہ مین جسمین کہ بیشتر جسم کے

---

[۵۱] مراد ہی اوس آٹے سے جو سہ چھلکے کے غلہ کو پیسکر حاصل ہوتا ہی کیونکہ غلہ کا چھلکا علیحدہ کرکے بھی بقیہ حصہ کا آٹا بنا سکتے ہین جسکو کہ سوجی کہتے ہین - ثابت غلہ بھی جب پیسا جاوے تو اوسکے آٹے کی بور علیحدہ نہ کیجاوے + [۵۲] مطلب ہی کہ دال ترکاریان اور دیگر اشیا مثل دلیا یا آٹے کی لپسی وغیرہ جس قدر گاڑھی ہوسکتی تھین پکاکر روٹی کے ساتھ کھائی جاتی تھی - گاڑھی حالت مین کھانے سے منہ مین زیادہ چلائی جاتی ہین اور پس زیادہ لعاب منہ سے مل کر پیٹ مین جاتی ہین اور ہضم بھی پس زود تر ہوتی ہین +

جذام یعنے کوڑھ

آخری سرِ زمین گیا تھا۔ اب پیٹر و کیطرف واپس ہونا شروع کیا + اس بات کو مریضون نے ہاتھون۔ بازون۔ پاؤن اور ٹانگون (خصوصاً جوڑون) مین کھینچنے والے دردون کے ہونیسے صاف طور سے معلوم کر لیا +

میری علاج شروع کرنیکے وقت سب سے بڑا لڑکا وہ جوتی جو کہ اوسکے لیئے خاصکر بنوائی گئی تھی نہین پہن سکتا تھا + بعد چار ہفتے علاج کرنے کے وہ چمڑے کی معمولی جوتی پہننے کے قابل ہوا + آخرش بے حس اعضا مین صحیح قوت لامسہ واپس آگئی + قدرتاً یہ نتیجہ ہاضمہ کے اصلاح پر آجانے سے ہی ممکن ہوا تھا +
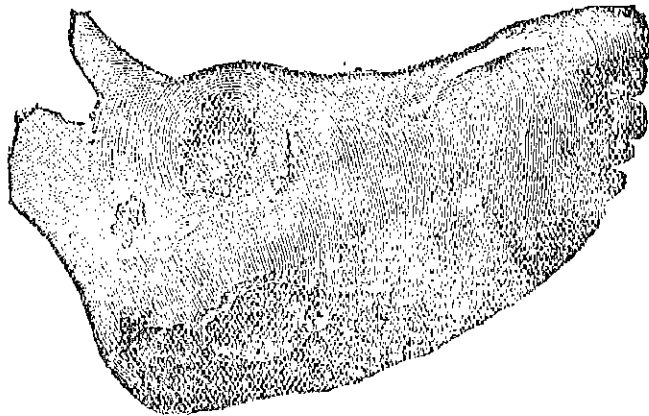
تصویر ۶ (تصویر ۱ کا پیر)

میرے پاس آنیکے وقت لڑکونکو مشکل سے کچھ بھوک لگتی تھی۔ لیکن میرا علاج شروع کرنیکے بعد ایک ہفتہ کے اندر ہی اونکو کھانے کے لیئے غذا کافی نہ ملتی تھی + گویا کہ اونکا ہاضمہ ازسر نو زندہ ہو گیا +

ان تینون لڑکونکی حالت اسوقت ایسی تھی کہ اونکی پیشتر کی حالت سے اوسکا مقابلہ ہی نہین کیا جا سکتا بیچارے بچے جو کہ یقینی موت کے پنجہ مین جا چکے تھے اب خوش اور بشاش ہین +

بہر حال ان واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جذام کو جسکو عام طور سے کہ لا علاج سمجھتے ہین ۔ میرے طریق علاج سے شفا
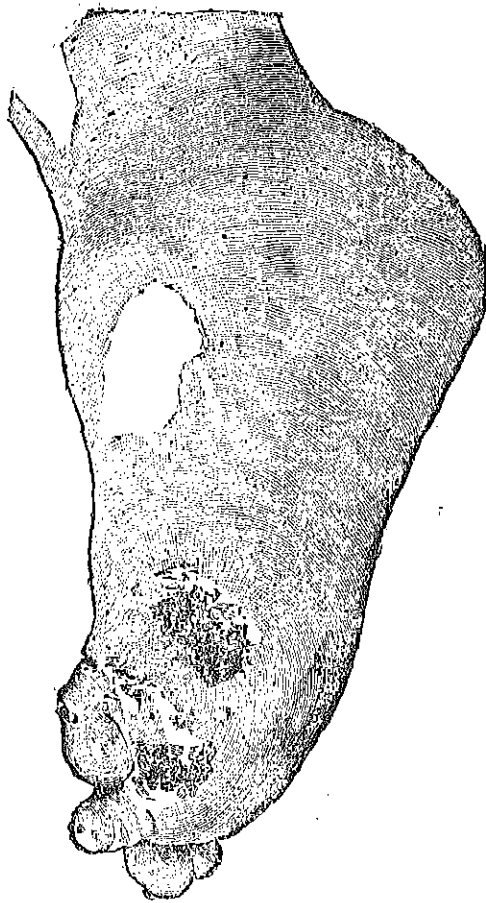
تصویر ۷ (پیر تصویر ۲ کا)

ہو سکتی ہے جیسا کہ ملک جاوا کے مریض کے آرام ہوجانے سے ثابت ہوگیا ہے۔ جسکا کہ حوالہ صفحہ ۲۱۹ - ۲۲۱ پر دیا گیا ہے +

جذام یعنی کوڑھ

علاج مین جو کامیاب بیان حاصل ہوئی ہین اونکی تقویت پر مین بلا کسی پس و پیش کے یقیناً دعوی کرسکتا ہون کہ جذام کا بھی وہی مشترکہ سبب ہے جو کہ تمام دیگر امراض کا + صرف اون جذامیون کو آرام نہین ہو سکتا جنکا کہ مرض بہت ہی بڑھ گیا ہے یعنی جس حالت مین کہ اعضاے رئیسہ زائل ہو گئے ہین + ایسے بدقسمت لوگون کو بھی میرا علاج ہر کیف آرام[له] پہونچا ئیگا اور بلا تکلیف اور شانتی کے ساتھ اونکی موت ہو سکے گی +

[له] یعنے اون کی تکلیف کم کرے گا - نہ کہ شفا بخشیگا +

کھجلی ۔ مختلف قسم کے کیڑے ۔ گینڈوے ۔ پیراسائٹس[۵۱۰] ۔ (جوں[۵۱۱] وغیرہ) ۔ آنت کا اوترنا ۔

اس موقع پر پھر ہمنے چند بیماریون کو ایک ہی سنگ رکھا ہے جنکا مشترکہ سبب ایک ہی ہے خواہ ظاہری علامات مین اونمین آپس مین کتنا ہی اختلاف کیون نہو + ایسی شہادتون سے جنکی تردید نہین ہوسکتی (مثلاً وہ شفا یا بیان جو ایسی بیماریون مین میرے بہت فرزون کے مطب مین حاصل ہوئی ہین) مضبوط ہوکر مین اثبات[۵۱۲] کو کہتا ہون + جب ہم خارش اور اُسی کے تعلق کی دوسری بیماریون کا علاج کرین تو اول ہمکو صاف طور سے جاننا چاہیے کہ خارش کیسے بڑہتی ہے اور اُسکی اصلیت کیا ہے +

یہ بات بہت اچھے طور سے جانی ہوئی ہے کہ ایک گرم دن ۔ موسم بہار مین (وہ موسم سال کا جبکہ نیچر زیادہ سے زیادہ قوت زیست پیدا کرتی ہے) درختون کے سبز اور تازہ پتیون پر دسون ہزار کیڑے پیدا کردینے کیلئے کافی ہے + اور اون خوبصورت تازہ پتیون کو اپنی انکھون کے سامنے کہائی جاتے دیکھکر ہمکو افسوس تو بہت ہوتا ہی لیکن ہم اسکو روکنے مین لاچار ہین + اسکے بعد ایک ٹھنڈی شب آتی ہی اور تمام کیڑے بالکل دور ہوجاتے ہین ۔ ایسے یکبارگی غائب ہوجاتے ہین جیسے کہ دفعتاً وہ نمودار ہوئے تھے + ایک ہی رات مین حرارت کم ہونے سے نیچر نے وہ کام کردیا جو ہمسے ہونا غیر ممکن تھا + اور تمام پیراسائٹس (وہ کیڑے جو ایک چیز خواہ جسم کے اندر پیدا ہوکر اوسی سے پرورش پاتے ہین) ایک سے ہی قدرتی قوانین کے تابع ہین +

ان خیالات سے ہمکو یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ خارش کے کیڑے ۔ پیٹ کے اندر کے کیڑے ۔ جوُن اور دیگر پیراسائٹس (یعنی ایسے ہی کیڑے جو جسم سے پیدا ہوکر اوسی پر زندگی بسر کرتے ہین) تب ہی زندہ رہ سکتے ہین جب کہ اونکو غذائیت حاصل کرنیکا مناسب ذریعہ ملتا ہے + ایسا ذریعہ صرف اوس جسم مین ملسکتا ہے جوکہ بیمار ہے یعنی جسمین کہ مادہ فاسد کا بار ہے +

---

[۵۱۰] ان جاندارون سے مراد ہے جوکہ دوسرے جاندار کے جسم پر یا اوسکے اندر رہکر اوس سے اپنی غذا لیتے ہین مثلاً پیٹ کے اندر کے گینڈوے وغیرہ مختلف قسم کیڑے اور جوُن وغیرہ +

[۵۱۱] جوُن بنون غنہ جو انسان کے سر مین بالون مین اور پہرنے کے کپڑون مین بھی میل سے ہوجاتے ہین + [۵۱۲] یعنی کہ ان سب بیماریونکا بھی ایک ہی مشترکہ سبب ہے +

خارش۔ مختلف قسم کے کیڑے۔ گینڈوے۔ پیری سائٹیس۔ آنت کا اوترنا

فرید برآن ایسے جانداروں کے زندہ رہنے کی قابلیت کا انحصار ایک مقررہ اونچے درجہ کی حرارت پر ہے۔ جو (حرارت) کہ جیسا تجربہ ہر جگہہ بتلاتا ہے صرف اونہین جسمون مین پای جاتی ہی جسمین کہ مادہ فاسد کا بار ہے + اگر ہم غیر معمولی حرارت کو پھر اوسط درجہ پر لاتے ہین اور اوسیکے ساتھ خراب عروق کو جسم سے خارج کرنے مین کامیاب ہوجاوین تو پیری سائٹیس کے آیندہ زندہ رہنے کا احتمال بالکل دور ہوجاتا ہے اور پس وے تیزی کے ساتھ غائب ہو جاتے ہین +

ہر شخص کو جسنے میرے تشریحات کو غور کے ساتھ سنا ہے اوسکو یہ بات صاف معلوم ہوجاویگی کہ اندرونی حرارت کے گھٹانے کا مجرب طریقہ میرے ٹھنڈے غسلونکے ذریعہ سے۔ غیر محرک غذا۔ اور میرے دیگر فی الحال مشہور نسخون کے ذریعہ سے ہی ہی۔ درحقیقت بار مادۂ فاسد کے لحاظ سے ہر شخص کی حالت کے موافق استعمال کرنا چاہیئے + چنانچہ میرے نیو سائینس آف ہیلنگ کے نظر سے (کیونکہ ان خاص امراض کی بھی وہی مشترکہ اصلیت ہے جیسی کہ عموماً تمام دیگر امراض کی) ۔ اوسی یکسان طریقۂ علاج کا جسکو کہ اسوقت تک کسی دیگر امراض مین بھی کبھی ناکامیابی نہین ہوئی ہے۔ استعمال ہونا چاہیئے + دواؤن کے ذریعہ سے علاج جسم کو اور زیادہ نقصان پہونچاتا ہے +

پھر اسموقع پر مجکو ان روگہ واقعات کی تشریح چند دلچسپ تمثیلونکے ذریعہ سے کرنیکی اجازت دیجاوے +

اول معاملہ ایک ایسے جنٹلمین کا ہی جو کہ انتڑیونکے مختلف قسم کے کیڑون کی تکلیف مین مبتلا تھا + قدرتاً اس خرابی کے ساتھ ہاضمہ کی اور اعصابی شکایات بھی لگی ہوئی تھین جنہون نے کہ اوسکو قبر کے کنارے تک پہونچادیا تھا + یون کہنا چاہیئے کہ اندر کی جانب سے جلکر وہ خاک ہوا جاتا تھا اور اوسکے پائخانہ مین چھوٹے چھوٹے کیڑے کثرت سے موجود تھے۔ تاہم میرے طریق علاج سے اوسکو آرام پہونچا + دوسرے ہی مہینہ مین سبب دور ہوگیا تھا اور اسوجہ سے کیڑے بھی جاتے رہے تھے + اور چونکہ مریض نے علاج جاری رکھا۔ اوسکی حالت جلد مرض مزمن سے پلٹ کر عمدہ تندرستی کی ہوگئی +

اندرونی حرارت کو کم کرنے سے اور پس مادہ فاسد کو نکالنے سے ہی اسموقعہ پر یہ ممکن ہوا کہ

اندرونی سٹرن کی کارروائی جس کی وجہ سے کہ کیڑے ہوئے تھے۔ رک گئی + فرکشن ہپ اور سٹز باتھ کے ذریعہ سے اور پسینہ کو ترقی دیکر۔ اور غیر محرک بلا پکی ہوئی غذا کے ذریعہ سے یہ بات بہت جلد حاصل ہوئی تھی +

ایک دوسرے معالجہ یعنے کھجلی کا ذکر اس موقع پر ادویات کے ذریعہ صادق علاج کی بابت کے اظہار کے لیئے کیا جاتا ہے + مرض مذکورہ کے سبب سے مریض عمر اسہال کا علاج مختلف شفاخانون اور خاصکر کمزور آدمیون کے لیئے علاج گاہون مین ناکامیابی کے ساتھ ہوا تھا۔ آخر ایک پروفیسر نے طنزاً اوس سے میرے پاس آنیکو کہا کیونکہ اوسکے پاس اب کوئی چارہ نتھا + مریض نے بیشک یہ دیکھکر کہ ادویات کے علاج سے اب کچھ فائدہ کی امید نہین ہے اشد ضرورت کے وقت مین صلاح مان لی + اوسکے ہاتھ اور پیرونکے دیکھنے سے ڈر لگتا تھا + اپنے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مینے دریافت کر لیا کہ مریض برسون سے شکم کے ایک مزمن مرض مین مبتلا رہا تھا جو کہ کمزوری ہاضمہ سے پیدا ہوا تھا + ناقص عروق اور ناقص خون جو اسطور سے پیدا ہوئے تھے۔ خارش کے لیئے قدرتاً ایک بہت ہی عمدہ پرورش کرنے والے وسائل بنے + خارش کے کیڑے کا مقابلہ بہت ہی عمدہ طور سے بیسی لس (امراض متعدی کے ایک بار یک کیڑے) سے کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ وہین زیادہ فروغ پاتا ہے جہان کہ سٹرن ہوتی ہے + بلا کسی مناسب درمیانی وسیلہ کے اسکا وجود ہی قایم نہین رہ سکتا +

اسموقع پر پھر فرکشن اور سٹز باتھ۔ قدرتی غذا اور اکثر اوقات اسٹیم باتھ۔ بہت عمدہ علاج ثابت ہوئے + ہاضمہ نے جلد ترقی کری۔ خارش بھی اوسیکے ساتھ بوجہ اپنی پرورش کرنے والی غذا سے محروم ہو جانے کے۔ کم ہونے لگی + خوردبین سے امتحان کرنے پر واضح ہوا کہ خارش کے کیڑے ضائع ہوتے جاتے تھے + تین ہفتہ کے اندر صرف چند کیڑے ادھر اودھر علیحدہ مقامات مین معلوم ہوتے تھے۔ اور چوتھے ہفتہ مین اونکا ایک نشان بھی نہ باقی رہا + مریض کی شکل بالکل تبدیل ہو گئی تھی۔ وہ اسقدر تبدیل ہو گیا تھا کہ کوئی شخص اوسکو مشکل سے شناخت کر سکتا تھا + مریض کی نیچر نے وہ کام از خود کر دیا جو کہ سرکاری سند یافتہ ڈاکٹرون کا ہنر نکر سکا + اور یہ بھی اوسی پیپشنٹر کے طریقہ مین بلا دواؤن کے لگائے ہوئے اور بلا عمل جراحی کیئے ہوئے حاصل ہوا تھا +

خارش۔ مختلف قسم کے کیڑے۔ گینڈوے۔ پیرے سائٹیس۔ آنت کا اوترنا۔

آنت کا اوترنا۔ آنت کے اوترنے کا سبب پیڑو کے اندر فاسد مادہ کا بار اور اسکے ساتھ بے حد تناؤ کا ہونا ہوتا ہے + معدے کی جھلی[1] اون جگہون مین جہانکہ ذرا سی بھی رکاوٹ ملجاتی ہے۔ انتڑیان بوجہ زیادہ اندرونی دباؤ کے شگاف کردیتی ہین اور باہر نکل آتی ہین + مختلف شخصون مین یہ جھلی کے پھٹنے کی جگہ بہت مختلف ہوتی ہے۔ لیکن سبب ہمیشہ اسکا ایک ہی ہے + پس یہ غلطی ہے اگر اس مرض کا سبب چوٹ مین یا گرپڑنے مین یا اسی قسم کے صدمات مین تلاش کیا جاوے + یہ باتین یقیناً جھلی کے پھٹنے کا قریبی ذریعہ ہوسکتی ہین۔ لیکن اوسکا اصلی سبب نہین ہوسکتین + میرے طریقۂ علاج کے استعمال کرنے سے اور اس طریق سے مادہ فاسد کو جسم سے خارج کرنے سے اس قسم کے شگافون کو آرام ہوجاتا ہے + ٹرس کا لگانا۔ جوکہ اس مرض کے لیئے واقعی ناکافی علاج ہے۔ بالکل ہی غیر ضروری ہوجاتا ہے +

اس مرض مین بھی میرے طریقہ علاج کو بہت ہی بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ یہ پھر دیکھا جاتا ہے کہ ہمارا امراض کی وحدانیت کا مسئلہ ہمکو بلا امداد پہونچائے ہوئے نہین چھوڑتا + اسکا انحصار کہ شفا کسقدر عرصہ کے اندر ہوگی درحقیقت مادۂ فاسد کے بار پر ہے۔ اور نیز اسپر کہ شگاف پورانا ہوگیا ہے یا نہین + علاوہ اسکے ضعیف (سن رسیدہ) لوگون کی حالت مین جنہین کہ قوت زلیست کم ہوگئی ہے۔ شفا ایسی کلی نہوگی جیسا کہ جوان مریض مین +

---

[1] نوٹ ایک قسم کی ہیٹی ہوتی ہے جوکہ ڈاکٹر لوگ آنت اوترنے کے مرض مین استعمال کرایا کرتے ہین +

سرطان - بدگوشت

سرطانؔ - وہ ہیبت ناک مرض اور ایسا مرض جس سے کہ عام لوگ بہت خائف ہین صحیح طور سے بیرونی اثرون اور اون کی خرابیو نکے باعث سے پیدا ہونا نہین کہا جا سکتا + اوسکی اصلیت بالکل دوسری ہی کارروائیون مین تلاش کرنی چاہیئے - یعنی اون کارروائیون مین جو کہ خود جسم انسانی کے اندر ہوتی رہتی ہین اور اس مرض مہلک کا باعث قریبی بنتی ہین + مثل استسقا اور سل کے سرطان بھی چند دیگر امراض کا جو کہ دب گیئے ہین مگر شفا نہین ہوئے ہین اور اوسکے پیشتر ہو چکے ہین - انجام ہے + سرطان ہمیشہ بعض پہلے امراض کے بعد ہوا کرتا ہی - خصوصاً امراض آلات تناسل مثلاً سفلس (آتشک) کے بعد + اس سے کچھ مطلب نہین کہ آیا ایسے امراض براہ راست پیدا ہوتے ہین یا براہ راست پیدا نہین ہوئے ہین + خاص امر موجودگی مادہ فاسد کا ہے جو کہ کوئی نہ کوئی راستہ جسم مین ایسا کر لیتا ہی جس راستہ پر کہ بطور مرض کی آخری حالت کے وہ سرطان کے بچّے اور رسولیان اور سڑے ہوئے مقامات پیدا ہو جاتے ہین جو کہ بنی نوع انسان کیلیئے بڑی دہشت کا باعث ہین + سرطان کیطرف رجحان طبیعت میری سائینس آف فیشل ایکسپریشن کے ذریعہ سے برسون پیشتر اوسکے ہونیکے معلوم کر لیا جا سکتا ہی سرطان کے واقعی ظاہر ہونیکے بہت عرصہ پیشتر تک گلٹیان اور سوجن ہمیشہ گردن پہ ہوا کرتی ہین - جس سے کہ تمام جسم مین کچھہ چیزون کی پیدائش کیطرف اشارہ ہوتا ہے - اور خاصکر بہت زیادہ بواسیر کے مسّون کا پیٹرو مین ہو جانا ظاہر ہوتا ہے + یہ بواسیر کے مسّے اسقدر زیادہ بڑھ جا سکتے ہین کہ ہاضمہ کی نالی مین ایسی رکاوٹ پیدا کر دین کہ بول وبراز آیندہ قدرتی طریقہ سے خارج نہو سکین + سرطان کے مختلف مریضون مین جنکا کہ علاج مین نے کیا ہے مینے یہ دیکھا ہے کہ ہاضمہ ہمیشہ بالکل بگڑا ہوا ہوتا رہا ہے +

ؔ یہ ایک جسمی مرض ہی جسمین ایک خراب اور نئی ساخت جسم مین پیدا ہو جاتی ہی + سرطان کی ساخت مین کہتے ہین کہ ریشہ دار جالی پائی جاتی ہی اور اوسکے اندر کیسے (تھیلیان) ہوتی ہین - یہ کیسے چھوٹے بڑے اور مختلف قسم کے ہوتے ہین اور اونکے اندر نیوکلیا سے اور بہت قسم کے ذرے پائے جاتے ہین نیوکلیا ہی ایک بڑا گول بیضاوی قسم کا دانہ ہوتا ہی جسکے اندر اور بہت سے چھوٹے چھوٹے ذرے یا نیوکلیولائی پائے جاتے ہین - ریشہ دار جالی اور سیل کی پرورش خونی اور دون سے ہوتی ہے جو کہ اونمین پیدا ہو جاتے ہین +

سرطان - بدگوشت

بغیر مسہل اور پچکاری کے مریض لوگونکو دست نہین آتا تھا + مینے اسطور سے یہ بھی دیکھا ہی کہ دستاور ادویات خصوصاً گولیون کے ایک عرصہ تک استعمال کرنے پر ایک اندرونی بطرن کی حالت ہمیشہ ہوجاتی ہے جوکہ سل اور خصوصاً سرطان پیدا کردیتی ہے + برسون تک جسم ایسی مسہل ادویات کا اور اونکی وجہ سے جو ہضم اور پیٹرو کے اعصاب مین تیزی پیدا ہوتی ہے اوسکا متحمل ہوسکتا ہے + مگر رفتہ رفتہ اعصاب ایسے بھڑک جاتے ہین کہ وہ بیشتر سے زیادہ تحریک کے بغیر اپنا فعل کرنے کے ناقابل ہوجاتے ہین - اس سے ایسی خوفناک بیماریان جیسے سرطان پیدا ہوجاتی ہین + مثل سل اور استسقا کے اور دیگر بیشتر کی ہوچکی ہوئی بیماریون کی کل مختلف آخری حالتون کے - سرطان کا سبب بھی معمولاً غیر قدرتی طریق معاشرت - چہاب کر کھانا کھانا - ضرورت سے زیادہ غذا کھانا - اور خصوصاً اعصاب کا بذریعہ محرکات یا ادویات بہت زیادہ تحریک کرنا - ہوا کرتا ہے + الوپیتھک ڈاکٹری اس مقام پر بھی ایسی ہی لاچار ہے جیسا کہ بیماری کی دیگر آخری حالتون مین + یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر لوگ کیونکر سرطان کو اوسکے بچون اور نئی پیدایش گوشت پر تیزاب یا نشتر سے عمل جراحی کرکے (جیساکہ شہنشاہ فریڈرک مرحوم کی حالت مین ہوا تھا) آرام کرنے کی کوشش کرتے ہین + وے لوگ یہ تحقیق کرنا بھول جاتے ہین کہ یہ نئی پیدایش کہان سے آتی ہین + مرض کی خاصیت ظاہر اونکو بالکل نہین معلوم ہوتی ورنہ اس مرض مین وہ اپنے علاج کے لئے محض آخری علامت مرض کو - (گویا مادۂ فاسد سڑی ہوئی شکل مین) یعنی نئی پیدایش گوشت کو پسند نکرتے + تب اونکو یہ ضرور معلوم ہوگیا ہوتا کہ گوشت کے بڑہ جانیکے لئے کوئی سبب بھی ضرور ہوگا اور یہ کہ اوس سبب کے دور کرنے پر توجہ لگھنی ہونی چاہیئے +

سڑی ہوئی حالت کی ہمراہی مین اور بس سرطان کی حالت مین بھی - اکثر ناقابل برداشت درد اور حس ناگوار ظہور مین آیا کرتے ہین + مبتلاے مرض کو آرام پہونچانیکے لئے قدیم ڈاکٹر افیون کا جوہر بذریعہ پچکاری خون مین پہونچاتے ہین + اس طور سے نتیجہ حسب دلخواہ جلدی حاصل ہوتا ہی مگر کل جسم اور نظام عصبی کو نقصان پہونچاکر جسکو کہ بعد کے اثرون سے بہت ہی زیادہ نقصان پہونچتا ہی +

ط۱ یعنے اونکے اس تحقیق کرنے کے بعد کہ یہ نئی پیدایش گوشت کی کہان سے آتی ہی + ط۲ یعنے نظام عصبی کو +

میڈیکل سائنس اس موقع پر مثل اوس ریچھ کے عمل کے کرتا ہی جسنے کہ اپنے آقا کی ناک پر مکھی ہلاک کرنیکی غرض سے پتھر مارے - جسکا کہ نتیجہ یہ ہوا کہ صرف مکھی ہی نہین بلکہ آقا بھی ہلاک ہوگیا +

ہم زہریلے ادویات کا استعمال کیون کرین جبکہ میری غسلونکے علاج مین ہمارے پاس ایک قدرتی وسیلہ ایسا موجود ہی جوکہ تکلیف کو بمقابلہ جوہر افیون کے بہت زیادہ سریع طور سے کم کرتا ہی اور اوسکے ساتھ جسم کو مثل فولاد کے مضبوط بناتا ہی + جوہر افیون کا اثر خود تب دور ہوجاتا ہی + اس موقع پر بھی[۵۱] نشیلی اشیاء کی متواتر خواہش رہتی ہی جیساکہ ڈپسومینیا[۵۲] کے مرض مین جوکہ جسم کی سوزشی پاسٹری ہونی حالت کیوجہ سے ہی ہوتا ہی + یہ صرف قدرتی علاج کے ذریعہ سے ہی ممکن ہی کہ اس ہمیشہ بڑہتی ہوئی خواہش[۵۳] پر قابو حاصل کرسکتے ہین +

حصہ سوم مین - زخمون کے علاج کے باب مین زیر بیان "کشادہ زخم"[۵۴] پوری تشریح متعلق سبب خاصیت سرطان کے پائی جاوے گی + اس موقع پر مین صرف چند الفاظ اس سرطان کے مریضون مین شفا کے صورت امید کے بارہ مین کہونگا + اولا اس بات کی بالکل پروا نہین کہ کس شکل مین اور کس مقام پر یہ مرض ظاہر ہوتا ہی + یہ بات ضرورت درجہ دوم کی ہے کہ آیا یہہ سرطان زبان کا ہے - یا سینہ کا ہے یا رحم کا ہے یا معدہ کا ہے + اس بات پر کہ مرض کو آرام ہونیکی کتنی امید کیجاوے - مرض کی اوس خاص صورت پر جسمین ظاہر ہوتا ہے کچھہ اثر نہین پڑتا کیونکہ مرض کی جملہ مختلف صورتون کا سبب ایک ہی ہی + شخص معلول کے مادہ فاسد کے بار کے موافق جسم مین مادۂ فاسد کی تبدیل جاے ہوتی رہتی ہے - اسپر کچھہ درجہ تک اثر اوس طریقہ کا جوکہ بخارات مادۂ فاسد اختیار کرتے ہین اور اونکے دباؤ کا ہوتا ہی +

سرطان کو میرے طریق علاج سے شفا ہوسکتی ہے + لیکن یقینی شفا کی امید ایسے ہی اشخاص کرسکتے ہین جنکا کہ ہاضمہ کسیقدر اچھا ہوتا ہے اور جنمین کہ کافی قوت زیست اون نازک اوقات پر جوکہ لازمی ہین غالب آنیکی موجود ہوتی ہے + صرف وہی اشخاص جوکہ میرے طریق علاج سے بخوبی واقف ہین سرطان کو آرام کرسکینگے - کیونکہ یہ مرض مثل سل اور استسقا کے بہت ہی خطرناک ہی +

ایک شریف آدمی عمر قریب پچاس سال سرطان بینی (ناک) مین مبتلا تھا اور علم ڈاکٹری کے بڑے بڑے

---

[۵۱] سرطان کے مرض مین + [۵۲] اوس مرض کو کہتے ہین کہ جسمین شراب پینے کی بیحد خواہش ہوتی ہی + [۵۳] یعنی زیادہ زیادہ نشہ پینے کی خواہش پر جوکہ دم بدم ترقی کرتی رہتی ہے + [۵۴] دیکھو صفحہ ۳۲۰ +

سرطان - بدگوشت

مشہور حکیموں سے اوسنے علاج کرالیا تھا + وے لوگ اوس شخص سے یہ بتلا سکے کہ اوسکو سرطان بینی تھا۔ مگر وے لوگ اوسکو اچھا نکر سکے کیونکہ سبب اور خاصیت سے ناواقف تھے + اون سب ڈاکٹرون نے تیز اور زہریلی ادویات اوسکی ناک کو لگائی تھین تاکہ مقامی علامات سرطان کی دور ہوجاوین لیکن ٹھیک ٹھیک جسطور سے کہ ایک درخت صرف اوسجگہہ نہین سڑا ہوا ہوتا ہی جہانکہ اوسمین کوئی گلی ہوئی شاخ ہو اوسیطور سے سرطان مین وہ بیرونی گلی ہوئی و نکلتی ہوئی پھوڑ یونکی ہی جگہ ہی خود مرض نہین ہے بلکہ یہ وہ جگہہ ہے جہانکہ مرض بہت زیادہ بڑھ گیا ہے + جبکہ درخت کاٹ ڈالا جاوے تو ہم دیکھتے ہین کہ شاخ کا سڑنا اوس درخت کی کوئی مقامی بیماری نہین ہے جسم کو چیرنے پر ڈاکٹر تمیز کرسکتا ہے (اگر اسباب کی شناخت کی قابلیت رکھتا ہو) کہ مریض سرطان کا تمام جسم بیمار تھا + لیکن اگر اس امر کو پیشتر سے ہی جان سکین تو یقیناً اس بات مین مریض کا نفع ہے +

میرا مریض بہت سخت بدہضمی مین برسون سے مبتلا رہا تھا + بہت تعجب ہے کہ موجودہ زمانہ کے عالمونکی توجہہ مین یہ بات نہ آئی - جنہون نے کہ اپنا سروکار محض مریض کی ناک سے ہی رکھا + اگر میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کا اونکو ذرا بھی خیال ہوتا تو ناک کی حالت سڑن اونکو یقینی پتہ مریض کے پیڑو کے اندر کی ایسی ہی حالتون کا دیتی + خوش قسمتی سے اب مریض نے اس کل مقامی علاج کی بیہودگی کو جان لیا۔ اور چونکہ وہ اس خیال کا آدمی تھا کہ نیچر مین ہر ایک چیز بہتری کیلیے بنائی گئی ہے امید سے پھر میرے پاس آیا + ناک اور اوپر کا ہونٹھ بالکل کھا لیئے گیئے تھے۔ ناک کی نوک غائب ہونے والی تھی اور ناک کی کھال کے رنگ سے سڑن ظاہر ہوتی تھی + سخت قبض اور بیقاعدہ پیشاب کا اکثر سخت تکلیف کیساتھ آنا بھی موجود تھا۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ انہون نے مریض کی زندہ دلی پر دوامی اثر نہین ڈالا تھا +

اوس کے جسم پر میرے طریق علاج کا جلد اثر ہوا۔ اوسمین قوت زیست اب بھی بہت زیادہ تھی + اوسکا ہاضمہ اور پس اوسکی حالت بہت جلد ترقی کرنے لگی + ہفتہ در ہفتہ ناک کے سرطان کی سوزش بلا کسی مقامی علاج کے

کم ہو تی گئی + اولاً یہ بہت ہی سرخ ہوئی اور جلد کا رنگ بعد قریب چار ماہ کے معمولی ہو گیا + ناک معہ اوپر کے ہونٹھ کے اس عرصہ مین اندر سے اچھی ہو گئی اور کوئی بھی نشان زخم کا باقی نہ رہا +

وسائل جنکا استعمال کیا گیا تھا وہ یہ تھے یعنی (۱) بالکل غیر محرک و خشک غذا جو کہ مریض کی حالت وہاضمہ کے لیئے خاصکر موزون تھی - (۲) میرے فریکشن ہیپ اور سٹنر باتھ اور (۳) ہفتہ مین ایک یا دو مرتبہ اسٹیم باتھ کل جسم کے لیئے یا صرف سر کے لیئے + جب درد اور سوزش قابل برداشت نہ رہتے تھے تو غسل ہر دو گھنٹہ بعد لیجانیکی ضرورت ہوتی تھی + غسل کے لینے کی حالت مین درد ہمیشہ کم ہو جاتے تھے پس مریض کو غسل کرنیکی حالتمین بہت آرام معلوم ہوتا تھا + دوسرے ہی دن اندرونی سڑی ہوئی سوزش نے نیچے کو چلنا شروع کیا - اور اوس جگہہ پہ جو فریکشن سٹنر باتھ مین رگڑی جاتی ہی بشکل زخم ظاہر ہوئی + اس سے مریض کو بہت تشویش ہوئی کیونکہ اس حالت کے ساتھ قدرتاً سخت تکلیف ہوتی ہے + مگر مین نے اسکا سبب مریض کو سمجھا دیا اور ظاہر کر دیا کہ اوسکے تئین جڑ سے مرض کو نکالنے والی اس کارروائی کو خاموشی سے برداشت کرتے ہین اور یقینی موت کے درمیان مین ایک بات پسند کر لینی چاہیئے + مینے اوسکی توجہہ اس امر کی طرف بھی مائل کرائی کہ جس مقدار مین کہ سوزش رگڑ کے مقام پر ظاہر ہوئی ہے اُسیقدر ناک سے بھی کم ہو گئی ہے - اس بات کو مریض نے جان لیا اور میری آیندہ ہدایات پر عمل کرنا تجویز کر لیا + اس تکلیف دہ حالت سے نجات پانیکی راہ صرف بار بار غسل لینے سے ہی حاصل ہوتی تھی - اور اپنے مقصد حاصل کرنے کی مسرت اوسے حاصل ہوئی +

دوران معالجہ مین مریض اولاً ایک پرانی گروے کی بیماری مین چندروزہ مبتلا ہوا اور اسکے بعد آلہ تناسل کے مرض مین - لیکن دونون مین بمقابلہ پیشتر کے ایک بہت کمتر درجہ مین یہ امراض اول بار ہونیکے وقت جیساکہ خیال کر لیا گیا تھا اچھے نہین ہوئے تھے - بلکہ ادویات کے ذریعہ جنکا کہ استعمال ہوا تھا جسم مین محض اولٹے داخل کر دیے گئے تھے + ناک کے سرطان کے لیئے وہ اوسکی مقدم حالت ہے اور جب اونکا علاج ادویات سے ہوا تو اُنہون نے اوسکو

سرطان - بدگوشت

(سرطان کو) پیدا کردیا +

ناک کے سرطان کے علاج مین جو مواد خارج ہوئے اونسے اسبات مین کچھ شک باقی نرہا + پیپ جو خارج ہوئی اوسمین بسا اوقات بعینہ اون دواؤن کی بو نکلتی تھی جنکو کہ اُس مریض نے امراض گردہ اور آلۂ تناسل مین کھایا تھا + جیسا کہ ذکر کرچکے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسم زہریلی ادویات کو لعاب دار شے مین لپیٹ لیتا ہے - یہ لعاب دار شے مین لپیٹے ہوئے ٹکڑے جسم مین رہکر اندرونی حرارت کے اثر سے رفتہ رفتہ منجمد ہوجاتے ہین اور خشک ہوجاتے ہین + معقول طریقہ علاج پانی سے یہ مضبوط اور سخت لعاب دار ٹکڑے پھر گھل جاتے ہین اور اگر اصلی قوت ترقی کرجاتی ہو تو جسم سے خارج ہوجاتے ہین + اپنے مطب مین مینے اسکی صداقت ہزارون مریضون مین پائی ہے اور اسیطور سے یہ بھی دیکھا ہے کہ (بیشتر کا) ادویات کا استعمال میری طریق سے علاج کرکے مرض کے استیصال کو کسقدر زیادہ دیر لگاتا ہے + علاوہ ازین یہ ادویات کا جسم سے خارج ہونا ہی جس سے کہ مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے + میرے مریض نے بھی اسکا تجربہ کیا + لیکن اوسکی حالت مین دمبدم افاقہ ہونے نے اوسکو میرے طریق علاج کو اوسوقت تک جاری رکھنے کی ہمت دلائی جبتک کہ وہ اس سخت مرض سے بالکل آزاد نہ ہوگیا +

یہ نہین خیال کرنا چاہیئے کہ وہ جگہہ جوکہ فرکیشن سٹز باتھہ مین رگڑتے ہین - ہر مریض کی حالت مین سردپانی کے ساتھ آہستہ آہستہ رگڑنے سے زخمی ہوجاویگی + سٹز باتھہ مین رگڑنے سے جو زخم پیدا ہوتے ہین (جوکہ خصوصاً امراض مزمن مین جیسے کہ سرطان مین نظر آتے ہین) وہ خاص حالتون مین اور مقررہ صورتون مین ہی ہوجاتے ہین + اگر کوئی اندرونی پوشیدہ سوزش موجود نہین ہے یا اگر مادہ فاسدہ کسی دوسرے طریقہ مین آسانی سے خارج ہوتا ہے تو رگڑ کے مقام پر ہرگز کوئی زخم نہ ہوجائیگا + میرے زیر علاج ایسے مریض رہے ہین جنہون نے کہ ڈیڑھ گھنٹے سے دو گھنٹہ تک روزانہ دو سال تک غسل کیئے ہین تاہم زخم کی اونکو کبھی بھی تکلیف نہوئی + بعض صرف چندروزہ ہی اس تکلیف مین مبتلا ہوئے تھے یعنی مرض مزمن و پوشیدہ کے حالت حاد مین تبدیل ہونیکے وقت یعنی کہ زمانہ نازک[1] مین اور تب بھی صرف اتنے عرصہ کے لیے جبتک کہ اندرونی سوزش تیز شے کو کھینچکر آرہی تھی + غسل کرتے کرتے اوسی طور سے ہی زخم جاتا رہا جیسے کہ یہ پیدا ہوا تھا + بہت سی حالتون مین رگڑ کے

[1] مراد ہے اُس نازک وقت سے جبکہ مرض پلٹا لیکر شفا کیجانب رجوع ہوتا ہے - اُسوقت مرض حالت مزمن سے نکلکر حالت حاد مین ظاہر ہوتا ہے +

مقام سے کچھ فاصلے پر چھوٹے یا بڑے کشادہ بہتے ہوئے زخم پیدا ہو جاتے ہین جنسے کہ پیپ یعنی مادہ فاسد اپنی شکل حادہین (ایک حالت سڑن وجوش مین) متواتر نکلتا رہتا ہی + یہ پیپ رگڑ سے نہین آتا ہے جیسا کہ بہت سے لوگ بیوقوفی سے خیال کر لیتے ہین[1] - بلکہ محض مریض کے جسم کی حالت کے باعث سے آتا ہے + اندرونی پوشیدہ یا حاد سوزش سے ہی یہ کلیتاً پیدا ہوتا ہی اور جو سوزش کہ مادہ فاسد کے سڑنے وجوش مین ہونے سے پیدا ہوتی ہی + لہذا یہ پیپ اس نازک وقت کا باعث ہی نہ اوس سے کچھ کم ہے نہ زیادہ، ہی + پس یہ ایک بڑی غلطی ہے اگر وہ مریض جو کہ میرے طریقہ سے خود گہر پر علاج کرتے ہین - اس قسم کے زخمون کے ظاہر ہونے پر تشویش کرین + علاج کرنے مین جسم کا اس طریقہ سے حصہ لینا اور مادہ فاسد کا خارج کرنا ہی پورے طور سے اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ غسلونکے اثر سے شفا ہونے لگی ہے + رگڑ کی جگہہ پر زخم اور پیپ کا بہنا قدرتاً اوس وقت مین بہت ہی خراب ہوتے ہین جبکہ اندرونی سوزش نے ایک سڑی حالت - جیسے کہ سرطان مین ہوتی ہے - پیدا کر دی ہے + غسل دکرنے کے وقت مریض کو چاہیئے کہ ایک بھیگے ہوئے کپڑے کی کئی تہہ کرکے چند بار[2] زخم کے گرد لپیٹے اور اوسکو جتنا زیادہ ممکن ہو تر رکھے +

سرطان کے ایک دیگر مریض کا ذکر اس موقع پر کیا جاتا ہے جو کہ عوام کی دلچسپی کا باعث ہوگا + ایک عورت پچاس سال کی عمر مین سرطان پستان مین مبتلا تھی + اوسکی بائین پستان پر شہر برلن مین اونہین مشہور ڈاکٹرون نے عمل جراحی کیا تھا جنہون نے کہ شہنشاہ فریڈرک متوفی کا معالجہ کیا تھا + وہی پستان مین بھی بعد اس عمل جراحی کے جلد سرطان ہو گیا تھا + پس بہت کامیاب عمل جراحی بالکل ناکارہ ثابت ہوا - درحقیقت مریضہ کی عام حالت بمقابلہ پیشتر کے یقیناً زیادہ خراب تھی + مریضہ نے ڈاکٹران مذکورہ بالا کے روبرو اپنے تئین دوبارہ پیش کیا تاکہ سرطان کے نکل آنے کی نسبت اونسے رائے لیوے + بڑی دیر تک امتحان کرنیکے بعد اوس سے کہا گیا کہ آرام کرنیکی غرض سے اوسکی دہنی پستان پر بھی عمل جراحی کرنے کی ضرورت ہوگی - لیکن[3] اوسکا جسم اس عمل کے برداشت کرنیکے لئے بہت کمزور تھا

[1] یعنی خیال کر لیتے ہین کہ رگڑ ہی سے آتا ہے + [2] مطلب یہ ہے کہ وہ کئی تہ کیا ہوا کپڑا لپیٹنے مین کئی بار زخم کے گرد جانا چاہیئے یعنی زخم کے گرد اوسکے کئی لپیٹ دینے چاہیئے + [3] یہ بات بھی انہین ڈاکٹرون کی اوس عورت سے کہی ہوئی ہے +

سرطان - بدگوشت

پس وہ اس عمل جرّاحی سے جانبر نہو سکے گی + بہر کیف کوئی دوسرا طریقہ آرام کرنے کا نہ تھا +
آسے علے حکماء جرمنی سے یون جواب پاکر وہ اپنی حالت اضطرابی مین میرے پاس آئی + دہنی
پستان سڑی ہوئی حالت مین تھی - اور کئی سخت رسولیان بعض اون مین سے بیضہ کے
برابر بڑی سیاہ رنگ کی اور سڑی ہوئی - پیدا ہوگئی تھین - جو کہ پستان سے بغل تک
چلی گئی تھین + پیٹھ بھی رسولیون سے پر تھا - اور اوسط سے زیادہ بڑھا ہوا اور سخت تھا +
ہاضمہ خراب تھا - ہر تیسرے یا چوتھے روز اجابت ایکبار ہوتی تھی اور وہ بھی پچکاری کے
ذریعہ سے + کل پاخانہ مین فضلہ کی سخت سخت گولیان جو کہ اندرونی گرمی کی وجہ سے
سیاہ ہوگئی تھین نکلتی تھین + پیشاب بھی کم ہوتا تھا + کمزوری نے بڑی تشویش پیدا
کردی - خاصکر چونکہ بہت شدت کے دردہا سے سر نے قوت کو دن بدن گھٹایا + اس عورت
نے میرے علاج کو بڑے صبر کے ساتھ شروع کیا + دردہاے سر جلد بند ہوگئے + ہاضمہ
بھی ہر ہفتہ آہستہ آہستہ ترقی کرنے لگا + تعداد روزانہ غسلون کی بہت بڑی ہوشیاری کے
ساتھ مریضہ کی حالت اور قوت کے لحاظ سے درست کرنی پڑتی تھی + شروع کے چھ ہفتہ کے اندر
علاج خود ہی کسیقدر تکلیف دہ رہا + دوران علاج مین شہر برلن کے ایسے "کامیاب"
عمل جراحی کا اثر بہت صاف طور سے معلوم ہوا + بائین پستان پر بجاے پورانے گہرے نشان کے
اول ہفتہ علاج کے اندر ایک کشادہ سڑا ہوا زخم ہوگیا جو کہ شروع کے چار ہفتون مین قدو گہرائی
مین متواتر بڑھتا رہا جب تک کہ وسعت مین یہ پندرہ اِنچہ مربع نہ ہوگیا + دہنی چھاتی کی سڑن
اوسیقدر کم ہوئی جسقدر کہ بائین مین بڑھی + بائین پستان پر عمل جراحی ہونیسے سرطان کا
سبب کسیطور سے دور نہین ہوا تھا - بلکہ (مادہ فاسد کے) سڑن کے مقام کا فقط سب سے اخیر سرا
(دور ہوا تھا) + اس طور سے جسم (مادّہ فاسد کے) سرطانی سڑن کے بڑھنے کو دوسری طرف
پھیر دینے پر مجبور رہا - یہانتک کہ آخرکار بعد اس کے کہ سخت رسولیان دہنی چھاتی سے بغل تک
ہوگئین یہ سرطانی سڑن دہنی پستان مین منتقل ہوگئی + میرے طریقہ علاج سے
مرض کو اُلٹے پھیرون لوٹنے پر مجبور کیا گیا - پس اس مین کوئی حیرت کی بات نہ تھی

کہ مادہ فاسد بائین پستان مین پھر اوسی حالت حادثیت نمودار ہوا جس مین کہ وہ وقت عمل جراحی رہا تھا + پھر اس موقع پر ایک حیرت انگیز ثبوت اس امر کا ملتا ہے کہ نیچر اوس سختی کی متحمل نہین ہوتی جو کہ پیشہ طبابت والے اوسپر کرنیکے لیئے طیار رہتے ہین + ہر عمل جراحی زمانہ حال کی تعلیم طبابت کی ناقابلیت کا تازہ ثبوت ہے - نیز اس امر کا کہ سچی شفا بخشنے مین یہ بالکل لاچار ہے + **اعمال جراحی بمقابلہ استعمال ادویات کے اور بھی زیادہ غیر قدرتی ہین** + اور اب میرے ناظرین اس امر کو سمجھین گے کہ عنوان مین مینے اپنے سائنس آف ہیلنگ کو بلا ادویات ہی ہونا نہین بتلاتا ہے بلکہ بلا اعمال جراحی کے بھی +

لیکن اب اوس مریضہ کے حال کا پھر سلسلہ شروع کرتے ہین + باقاعدہ غسل کرنے سے وہ درد جو کہ مریضہ کو - بوجہ اون تبدیلیون کے جو جسم مین واقع ہوتی تھین - برداشت کرنا پڑا کرتا تھا اب بعد غسلون کے زیادہ قابل برداشت ہوگیا + بہت زمانہ نہین گذرا تھا کہ کھلے ہوئے و مواد نکلتے ہوئے زخم - فریکشن کے مقام پر نمودار ہوگئے - یہ پکا ثبوت اس امر کا تھا کہ بڑھی ہوئی اور سڑی ہوئی اندرونی سوزش باہر کو کھینچی جا رہی تھی + بغل کی دیگر رسولیان بھی اسیطورسے جلد ملایم پڑ گئین اور ہمیشہ پیٹرو کی جانب زیادہ زیادہ اونز کر رفتہ رفتہ منتشر ہوگئین + شروع کے دو مہینون مین مریضہ کو محض لغیر چوکر نکلے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھلون پہ گذر کرنا پڑی + اس غذا پر چلکر اور فریکشن باتھ تین مہینہ تک محنت کے ساتھ لینے سے اوسکے لیئے اس درجہ تک آرام ہونا ممکن ہوا تھا کہ بائین پستان کے کھلے ہوئے زخم اچھے ہونے کے ہی برابر ہوگئے تھے اور مریضہ اپنے گہر کو سفر کرسکتی تھی +

مینے سرطان کے اور بہت سے مریضون کا بھی علاج کیا ہے + اونمین سے ایک کو سرطان زبان تھا اور دوسرے کو سرطان حلق تھا یعنی دونون قسم کے سرطان جو کہ فی زمانہ بہت عام بیماریان ہین + ان موقعون پہ بھی میرے علاج کو کامیابی حاصل ہوئی +

چند ہفتہ کے درمیان حلق کے اندر کی سرطان کی گلٹیان ملایم ہوگئین اور اونمین سے پیپ خارج ہوا + اسکے بعد مریض بلا تکلیف کے نگل سکتا تھا +

سرطان زبان کے علاج مین - ہر فریکشن باتھ لینے کے بعد ایک میلے رنگ کی تہہ زبان سے دور ہوجاتی تھی +

سرطان - بدگوشت

اس مقام کی گلٹیان زیرین حصہ جسم کے مقابلہ مین جلدتر رفع ہوئین پس زبان جلد صاف ہوگئی اور صحیح حالت پر آگئی + سب سے خطرناک چیز اس مرض مین بواسیر کی بہت سی گلٹیون کی ہیٹرو مین موجودگی ہوا کرتی ہے + اون موقعون پر جہانکہ مریض لوگ منجمد غذا (غیر رقیق غذا) کھانے کے ناقابل ہین - بہرکیف یہ ممکن ہے کہ اونکی ناقابل برداشت تکلیفات کم کردیجاوین اور اونکو افیون کے جوہر یعنے مارفیا کے زہر کے اثر سے اون بھوکون مرجانے سے بچایا جاوے + اس طریقہ مین بھی ہم گلٹیون کو رفع کرسکتے ہین اور نیند نہ آنے کی شکایت کو رفع کرسکتے ہین + لیکن مریض کو شفاء صادق نہین ہوسکتی کیونکہ رقیق غذا کے متواتر استعمال سے پاخانہ صحیح طور سے نہین ہوتا ہے +

فرنکیشن سٹز باتھ کے اثر دم گھٹنے کے حملون کے وقت (جیسے کہ حملے سخت امراض مین اکثر ہوا کرتے ہین) بہت ہی نمایان تھے + میرے زیر علاج مریضون مین جنکو کہ اکثر کئی کئی حملے روزانہ ایسے ہوا کرتے تھے - دم گھٹنے کا خطرہ چند منٹ غسل شروع کرنے کے بعد ہی رفع ہوگیا ہے + حلق کے اندر کی جب کبھی کہ کوئی رسولی ٹوٹی اور اوس کے اندر کی پیپ نرخرہ کے اندر داخل ہوئی یا کہ رسولی نے پھوٹنے کے قبل پھول جانے کی وجہہ سے اندیشہ دم گھٹنے کا ظاہر کیا تو یہ دم گھوٹنے والے حملے وقوع مین آئے + بذریعہ فرکیشن باتھ کے وے حملے فوراً ہمیشہ دفع کردیئے گئے + یہ کارروائیان - جنکے روکنے کے لیے کہ اسوقت تک ٹریکیوٹومی[۱] ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہوا ہے جسکی کہ آزمایش کی گئی ہے - بہت ہی زیادہ لحاظ کے قابل ہین + ایسے نازک اوقات مین میرے فرکیشن باتھ ویسی ہی بیش بہا خدمت انجام دیتے ہین جیسا کہ وہ مرض ڈفتھیریا کے دم گھونٹنے والے حملون مین کام دیا کرتے ہین - اور جنکے کہ رفع کرتے ہین - افسوس ہے کہ اطبا کو بجز اعمال جراحی کے کوئی دیگر علاج کرنا نہین آتا ہے + بذریعہ پچکاری کے سیرم[۲] کو خون کے اندر پہونچانیسے (جیسا کہ شفاخانونکی رپورٹون سے واضح ہوتا ہے) اعمال جراحی کی تعداد مین کسی طور پر کمی نہین آئی ہے - اس سے بس ہم معلوم کرتے ہین کہ پچکاری کے ذریعہ خون کے اندر سیرم پہونچانا کسقدر کم فائدہ کا ہے +

بدگوشت - جسم کے منسوب حصون پر وہ نئی پیدائشین اور مختلف قسم کے ابہار جنکو کہ

[۱] ٹریکیوٹومی یعنی نرخرہ پر عمل جراحی کو کہتے ہین جوکہ سرطان حلق کی حالت مین کیاجاتا ہے + [۲] سیرم آب خون کو کہتے ہین -

بدگوشت کے نام سے جانتے ہین - بمقابلہ سرطان کے بہت کم خطرناک ہوتے ہین + وہ بھی
بہت جلد اچھے ہو سکتے ہین بوجہ اس کے کہ قاعدہ کے مطابق بدگوشت بہت تیزی کے ساتھ
پیپ کی حالت مین تبدیل کر دیا جا سکتا ہے + اس طریقہ سے مادۂ فاسد کے جسم سے خارج
ہونے مین کم وقت لگتا ہے + اسکی تصدیق کافی طور پر میرے مطب مین مریضونکے علاج
مین ہوئی ہے - جنمین سے کہ ایک کا ذکر مین اس موقع پر کرونگا +

مریضہ ایک عورت ۳۰ سال کی عمر کی تھی - اوسیکے دہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کچھہ عرصہ سے
خراب حالت مین چلی آتی تھی + اونگلی کا سرا بوجہہ چوٹ لگجانے کے ورم کر آیا تھا اور جلد ہی
زیادہ خراب ہوگیا تھا - یہانتک کہ ضرب کی جگہ ایک بہت بڑی مقدار بدگوشت کی پیدا ہوگئی
تھی + اوس ڈاکٹر نے جو کہ مریضہ کا علاج کر رہا تھا فوراً اس گوشت کو کاٹ ڈالا - اور اوس جگہہ کو
چاندی کے تیزاب اور اوسی قسم کے دیگر تیزابون سے جلا دیا + ایسا کرنے سے کامیابی نہ ہوئی -
کیونکہ باوجود بار بار کاٹ ڈالنے اور جلا دینے کے بھی بدگوشت ہمیشہ دوبارہ پیدا ہوگیا + آخرکار
اونگلی سڑنے لگی اوس وقت طبیب نے فرمایا کہ مرض ہڈی تک پہونچ گیا ہے اور مرض
کے زیادہ پھیلنے کو روکنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ عضو معلول کو قطع کر دیا جاوے + لیکن مریضہ
عمل جراحی کرانے پر راضی نہوئی اور میرے پاس آئی + مینے اوسکو سمجھا دیا کہ عضو کا کاٹ ڈالنا
جسکی کہ ڈاکٹر صاحب نے صلاح دی ہے محض غیر ضروری ہی نہین ہے بلکہ بالکل مضر صحت ہے +
مینے یہ بھی بتلایا کہ انگشت معلول اس حالت کو کسی مقررہ سبب کیوجہ سے پہونچی - اور جیون ہی کہ
یہ سبب دور کر دیا جاویگا - اونگلی کو بھی صحت ہو جاویگی + مینے تین چار فریکشن باتھہ آدہ آدہ گھنٹہ
کے لیئے روزانہ لینے بتلائے + قدرتی اور غیر محرک غذا پر اوسکو بسر کرنا بتلایا - اور اول کے تین چار
دن تک قبل فریکشن سٹز باتھہ لینے کے اونگلی کو ایک مقامی اسٹیم باتھہ دینا + مریضہ اسوقت
مین حاملہ تھی اور اسوجہ سے اوسکو فریکشن سٹز باتھہ لینے مین چند سے پس و پیش تھا + لیکن جبکہ
مین نے اوس سے کہدیا کہ میرے پاس اس سے بہتر کوئی دوسری ترکیب نہ تھی تب اوس نے
فوراً میری ہدایت پر عمل کرنے کا تصفیہ کر لیا - ورنہ بجز اونگلی کاٹ ڈالنے کے اور کیا
چارہ باقی تھا + شفا بہت ہی تیزی سے ہوئی + اول ہی غسل کے بعد بدگوشت کا آیندہ بڑہنا بند ہوگیا +

تیسرے دن گوشت کا پیپ ہونے لگا - یہ ایک بڑی صورت افاقہ تھی + سرطن کی حالت بند ہوگئی تھی اور پس ہڈیون اور انگلیون کے لیئے تمام خطرہ دور ہوگیا تھا + چودہ روز کے اندر انگشت معلول بالکل اچھی ہوگئی - اور اوسپر کوئی نشان بھی باقی نرہا +

حصہ سوم

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی۔ زخمون کا علاج اور اُنکو آرام کرنا

یہ بات کچھ آسان نہین ہے کہ اُس مستحکم یکطرفہ راے کو جو کہ علم جراحی کے اصولون کے موافق زخمون کا علاج کرنیکی بابت لوگون کی قایم ہو گئی ہے مغلوب کیا جاوے + مروجہ یقین یہ ہے کہ جملہ قسم کی ضربات۔ خواہ اندرونی ہون۔ خواہ بیرونی۔ نیز تمام زخم۔ صرف علاج جراحی و سڑن کو روکنے والی ادویات کے ذریعہ سے ہی آرام ہو سکتے ہین + یہ امر کہ یہ خیال کیسا غلط ہی اوس بڑی کامیابی سے ثابت ہوتا ہی جو کہ میرے طریق علاج کو (اس بارہ مین) حاصل ہوئی ہی + واقعی یہ ایسے ہی علاج[1] نہین ہے جو کہ ہایڈرو پیتھی[2] کے شفا کرنے کی عجیب طاقت ایسے نادر طریقے مین دکھلائی جا سکتی ہے + اور ہمارے طریق علاج کی بہ نسبت کوئی دوسرا زیادہ زبردست ذریعہ ایسا نہین ہے جس مین کہ پانی و دیگر قدرتی وسائل سے زخمون کے علاج کرنے کے طریقہ کا اعلان کیا جاوے +

علاوہ اس امر کے کہ میرے طریق علاج مین کوئی تکلیف نہین ہوتی ایک یہ بھی بات ہے کہ اس علاج سے ہم ہر ایک چوٹ کو بمقابلہ اون ادویات کے علاج کے جسکو کہ انٹی سیپٹک[3] علاج کہتے ہین۔ ایک تہائی ⅓ وقت سے کم مین ہی آرام کر سکتے ہین + اس بات کا ثبوت بہت سے اون مریضون سے ملتا ہی جنکی کہ ضربات کو (اس طریقہ علاج سے) شفا پہونچائی گئی ہے + ایک بھی موقع ایسا نہین ہوا جسمین کہ ناکامیابی حاصل ہوئی ہو + میرے طریق علاج مین ایک بڑا فائدہ یہ ہی کہ محض وہی نشانات زخم جو کہ اعمال جرّاحی مین ہونا ضروری ہین نہین بنانے پڑتے بلکہ زخمون کے بھی دراصل کوئی نشانات اونکے (صحت پانے کے) بعد باقی نہین رہتے +

[1] یعنے زخمونکے علاجون مین + [2] ہای ڈرو پیتھی لفظ یونانی زبان کا ہے۔ مراد اوس طریقہ علاج سے ہے جس مین کہ محض پانی کے استعمال سے ہی امراض کو شفا پہونچائی جاتی ہی + پانی کا استعمال صدہا طریقون مین مختلف طور سے کیا جاتا ہی + [3] زخمونکا علاج اُن ادویات کے ذریعہ سے جو کہ سڑن کو روکنے والی بتلائی جاتی ہین مثلاً آیوڈو فارم وغیرہ کے ذریعہ سے علاج کو انٹی سیپٹک ٹریٹمنٹ کہتے ہین +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی۔ زخمونکا علاج اور انکو آرام کرنا

جب کبھی کہ کوئی بیرونی صدمہ پہنچتا ہی۔ (مثلاً کوئی کٹا ہوا زخم) بھونکنے کا زخم۔ کچپٹ یا خراش۔ آگ سے
جلنے کا زخم۔ برف یا پانی سے جلنے کا زخم۔ تو یہ بات فوراً دیکھی جاویگی کہ جسم اوسکو آرام کرنے لگتا ہے + چوٹ سے
جو اعصاب مین کہ حرکت پیدا ہوئی ہے اوسکے باعث خون کا اور ضروری مادہ کا بہاؤ زخمی مقام کی طرف
زیادتی کے ساتھ ہوتا ہے + اوس مادہ کے اکھٹا ہونے کی وجہ سے جو رگڑ کہ لگی ہے اوسکے باعث
زیادہ گرمی اور ورم اوس مقام پر ہوجاتا ہے۔ خاصکر کچپٹ وخراش اور جلنے کے زخمون کی حالت
مین اس کارروائی مین درد بھی زیادہ ہوا کرتا ہے +

اب اگر جسم کے تئین اوسکے اس خرابی کے رفع کرنے کی کوشش مین ہم صحیح طریق مین
امداد کرین تو شفا بہت ہی جلد اور بلا تکلیف کے واقع ہوجاویگی +

دردہای مذکورہ بالا اکثر محض اُسیوقت ہونے شروع ہوتے ہین جبکہ جسم شفا کرنیکا کام شروع کردیتا ہے + وہی درد کا
بجز ایک مقامی بخار کے جوکہ زخم کی وجہ سے ہوجایا کرتا ہے۔ اور کوئی دوسری چیز نہین ہین + اگر
ہم یہ بات یاد رکھین کہ مثل دیگر امراض کے زخمونکی حالت مین بھی ہمکو بخار سے ہی کام پڑتا ہے۔ گوکہ یہ بخار
مختلف صورت کا ہو۔ تو اوسکے آرام کرنیکے طریقہ کو دریافت کر لینا کوئی مشکل امر نہوگا +

جیساکہ ہمکو معلوم ہے۔ ہماری توجہ سب سے اول اس بخار کے فرو کرنے پر لگنی چاہئیے۔ خاصکر اُس حالت مین
جہانکہ چوٹ دور تک پہونچی ہے۔ تاکہ یہ مقامی حالت بخار۔ کل جسمانی بخار نہونے پاوے +

اگر ہم بخار کے روکنے مین کامیاب ہوجاوین تو درد دفعتاً جاتا رہیگا + یہ بات کسی اور موقع پر ہم اس سے
زیادہ صاف نہین دیکھ سکتے کہ بخار جسم کی بجز اوس کوشش کے اور کچھ نہین ہی جوکہ اوسین شفا کرنے اور کمی کو پورا
کرنے کی ہوا کرتی ہی + بد قسمتی سے یہ بات آجکل عام طور پر دیکھنے مین آتی ہے کہ زخم کے باعث پیدا ہوا مقامی
بخار کل جسم پر پھیل جاتا ہے جسکی وجہ سے کہ زخم بہت زیادہ آہستہ آہستہ شفا پاتے ہین + اسکے لیئے
ایک گہری وجہ موجود ہے + تندرست شخصون کے زخم بہت جلد اور بہت آسانی کے ساتھ اچھے ہوجاتے ہین
اس طور سے اُس شخص کے زخم اچھے نہین ہوتے جسکے جسم مین کہ بار [illegible] مادہ فاسد کا موجود ہے اور جوکہ علے ہذا
ایک اندرونی بخار مین مبتلا ہی + ایسی حالت مین چوٹ کا لگنا اور اوسکے ساتھ اعصابی حرکت کا واقع ہونا۔ ایک
اور بھی زیادہ وسیع کارروائی جوش وسٹرن کے لیئے ایک قسم کا تحریک کرنے والا سبب باسانی بن سکتا ہی +

لیکن جہان کہ ایسا بھی نہین ہوتا وہان شفا مین دیر لگ جاتی ہے + جسم ایک زیادہ مقدار
خون کی مقام مضروب کی جانب بھیجتا ہے۔ اسکی وجہ سے مادّہ فاسد بھی اوس مقام پر زیادہ
پہونچتا ہے + پس ایسے مقام پر مادہ فاسد جلد جمع ہونے لگتا ہے۔ یا یہی مقام ایک کھلے ہوئے
زخم کی شکل مین ہوکر مواد خارج کرنے والی ایک نالی بن جاتا ہے +

مین نے اس بات کو اکثر دیکھا ہے کہ اون جانورون کی حالت مین جو کہ بغیر کسی امداد کے خود
اپنے ہی پر چھوڑ دیئے جاتے ہین زخمون کو ایک تعجب انگیز قلیل عرصہ مین آرام ہو جاتا ہے +
ان قدرتی وقوعون کے مطالعہ کرنے مین مجھے اوس بہت بڑے فرق کو دیکھکر ہمیشہ حیرت
ہوئی ہے جو کہ درمیان حیوانون کے زخمون اور انسان کے زخمونکے آرام ہونے مین پایا جاتا ہے + اس سے زیادہ
کسی اور بات نے مجھے اسرار قدرت پر غور کرنے اور اونکی نسبت تحقیقات کرنے کی تحریک نہین
کی + مثل عوام کی رائے کے ایک وقت میری بھی یہی رائے تھی کہ چوٹ کے معاملہ مین غریب جانوران
بمقابلہ اون انسانون کے۔ جنکے کہ احاطہ اختیار مین تمام تدابیر حکمت موجود ہین اور جنکو کہ احباب کی جانب
سے محبتانہ حفاظت کا موقع حاصل ہے۔ بدتر حالت مین ہین + لیکن تجربہ نے مجھے دکھلا دیا
ہے کہ جانورون کی حالت مین شفا۔ بمقابلہ اون مریضون کے جو کہ شفاخانون مین رہتے ہین
بہت زیادہ جلد حاصل ہوتی ہے + میرے بغور دیکھنے نے مجھے نتیجہ پر پہونچا دیا ہے
کہ اس معاملہ مین ایسا محض اتفاقیہ ہی نہین ہو سکتا بلکہ اسکے نیچے ضرور کوئی وجوہات عمیق
موجود ہونگی + اسکی وضاحت کے لیئے چند مثالین پیش کرتا ہون +

پھانسنے کی لوہے کی ایک کل مین ایک بلی پھنس گئی جس سے کہ اسکی داہنی ٹانگ گھٹنے
سے ایک انچ یا زیادہ اوپر ٹھیک ٹھیک اوس جگہ جہان کہ گوشت شروع ہوتا ہے۔
ٹوٹ گئی + اپنا پیر چھوڑانے کی کوشش مین بلی نے پھانسنے کی اوس کل کو ادہر اودہر گھسیٹا تھا
جس سے کہ پیر کئی بار اینٹھ گیا تھا اور زخمی مقامات مین گرد و تنکے بھر گئے تھے + اوس
پھانس سے بلی کو نکالدینے پر وہ بلی اپنا ٹوٹا ہوا پیر ہوا مین اپنے پیچھے لٹکاتی ہوئی بھاگی + چند دن تک
اوسکا نشان بھی نہ ملا پس یہ خیال کیا گیا کہ وہ مر گئی +

اسکے بعد ایک ہفتہ ہی گذرا ہوگا کہ قریب کے کھلیان مین ایک بیمار بلی دستیاب ہوئی اور یہ بلی وہی

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی ۔ زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا۔

بنّلی جوکہ پھانسنے کی کل مین پھنس گئی تھی+ اس عرصہ مین پچھلی ٹانگ ایک تعجب انگیز طریقہ مین آرام ہوگئی تھی۔ لیکن بہت سا ورم مقام شکستگی پر اب بھی موجود تھا+ اس جانور کی حالت لاغری سے یہ عیان تھا کہ اوسنے پورے ہفتہ بھر کچھ بھی نہین کھایا تھا+ باوجود اس بات کے اوسنے مزہ دار سے مزہ دار کھانا کھانے سے قطعی انکار کیا۔ اور نہ وہ پانی چھوتی تھی+ مضروب ٹانگ کو اُسنے بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ ہمیشہ ایک ہی حالت مین پھیلائے رکھا۔ اور جلد جلد اوسکو وہ اوپر سے چاٹتی رہی+ ظاہرا اس سے درد کو آرام معلوم پڑا۔ کیونکہ وہ اس خاص حصہ کو بہت ہی اطمینان کے ساتھ چاٹتی تھی+ اس بلّی کے بھوکے رہنے کی وجہ بھی قابل لحاظ ہے+ جیسا کہ ہمکو معلوم ہے ہاضمہ کی کارروائی ایک جوش و سٹرن کی کارروائی ہے اور بغیر گرمی کی پیدایش کے یہ خیال مین بھی نہین آسکتی+ اب چونکہ جانور کے پاس زخم کے ٹھنڈا کرنیکے لیے پانی موجود نہ تھا تو اُسنے کھانا بالکل چھوڑ دیا تھا تا کہ جسم مین اور زیادہ گرمی نہ پیدا ہو+ اوسکی عقل حیوانی نے اوسکو بتلا دیا کہ ٹھیک کیا کرنا چاہیئے+

چند دنون کے بعد یہ بلّی جو کہ محض اُستخوان و پوست ہی رہ گئی تھی پھر نظر آئی۔ اور کچھ دودہ ملنے کے بعد جلد خوب مضبوط ہوگئی+ ایک مہینے کے بعد بلّی پوری حالت تندرستی مین ہوگئی۔ مقام شکستگی پر ایک گرہ ہی اوسکے چوٹ کا نشان باقی رہ گئی۔ مگر یہ کسیطرح سے اُسکے نقل و حرکت مین ہارج نہوئی+

اب خیال فرمائیے کہ ایک ایسا ہی واقعہ کسی انسان کو اگر پیش آیا ہوتا۔ تو اوسکے شفا کرنے مین سٹرن کو روکنے والے علاج نے کیا طریقہ اختیار کیا ہوتا؟ عضو مجروح کا کاٹ ڈالنا غالباً ضروری ہوا ہوتا۔ اور اسمین مہینون صرف ہوگئے ہوتے حتےٰ کہ مریض اس قدر اچھا ہو جاتا کہ اپنی بقیہ زندگی پھر اسی حالت لنگڑاپن مین رہنے کے قابل ہوسکتا+ فرض کیجیے کہ ٹانگ نہ قطع کری گئی ہوتی تو بھی عمدہ سے عمدہ حالت مین ادویات کے ذریعہ علاج سے ٹانگ ہمیشہ کے لیئے سیدھی رہ گئی ہوتی+

حیوانی دنیا سے ایک اور تمثیل لیکر اس موقع پر پیش کرتے ہین جو کہ زخمونکے نسبت میرے علاج کو سمجھانیکے لیئے بہت موزون ہے+ چھرّون کے فیر سے ایک کُتا سخت مجروح ہوا۔ لیکن مہلک درجہ تک نہین+

کئی چھرّے اُسکی اگلی اور پچھلی ٹانگونکے پار ہو گئے تھے - اور دو چھرّے گردن مین داہنی جانب سے داخل ہوے تھے اور بائین جانب جلد مین گھسے ہوے موجود تھے + ہوا کی نالی - کھانے کی نالی (حلق) اور شہ رگون کو خوش قسمتی سے نقصان نہین پہونچا تھا + جب ہی کہ زخمون مین تکلیف معلوم ہونے لگتی تھی - تب ہی کتا کسی سایہ دار اور تری کی جگہ کو تلاش کر لیتا تھا اور اپنا جسم خاصکر زخمی حصہ کو اُس تازہ مٹی سے ٹھنڈا کر لیتا تھا جسکو کہ گرم ہو جانے پر وہ از سر نو کھرد بیچ لیا کرتا تھا - زخمون کو وہ متواتر چاٹتا تھا اور ہر قسم کے کھانے کو اوس نے کھانا چھوڑ دیا تھا + دو بار روزانہ وہ قریب کے تالاب پر پانی پینے کے لیے جایا کرتا تھا - صرف یہ ہی اوسکی غذا تھی + اس موقعہ پر بھی شفا جلد ہوئی + پانچ دن مین اوسکی ٹانگونکے وہ زخم جنکو کہ وہ برابر چاٹتا تھا اچھے ہو گئے ہوئے خیال کیئے جاتے تھے گو کہ کسیقدر ابھی ورم کیئے ہوئے تھے + اوسکی گردن جسکو کہ وہ چاٹ نہین سکتا تھا برخلاف اسکے زیادہ دیر مین اچھی ہوئی - حالانکہ یہ اسقدر خراب طور سے مجروح نہین ہوئی تھی جیسا کہ ٹانگین مجروح ہوئین تھین + اس جانور نے چوٹ لگنے کے قریب ایک ہفتہ بعد تک کچھ نہین کھایا تھا + اسی عرصہ مین گردن کے زخم بھی بالکل اچھے ہو گئے تھے + اب وہ چھرّے کھال اور گوشت کے درمیان مین پڑے تھے +

ایک تیسرا واقعہ بھی ناظرین کے لیے باعث دلچسپی ہوگا + ملک نیوفاونڈلینڈ کے ایک بڑے کتے کا داہنے ہاتھ کا پنجہ کوئلون کی چلتی ہوئی گاڑی کے نیچے آگیا اور بہت ہی کچل گیا + کھال اوپر سے الگ ہو گئی اور ہڈی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی + کتا چلنے کے قابل نرہا اوسکو دوسرے لوگون نے گھر پہونچا دیا + یہان پر (گھر پر) وہ ایک سایہ دار جگہ مین کدھر کر چلا گیا اور اپنے پنجے کو متواتر چاٹتا رہا + چوتھے دن تک کتے نے کچھ بھی غذا نہ چھوئی - اسوقت اوسکے زخم کو اسقدر کافی آرام ہو گیا کہ وہ تین ٹانگ سے اِدھر اُدھر جا سکا - بیس یوم مین یہ کتا پھر بالکل اچھا ہو گیا +

اِن مثالون سے ہم انسان کی حالت مین زخمونکے علاج کے متعلق بہت سی مفید باتین اخذ کر سکتے ہین + پانی سے ٹھنڈک پہونچانا - اور غذا سے - یا بہر کیف گرمی کرنے والی ہر قسم کی غذا سے پرہیز کرنا - اس حالت مین بھی قدرتی معالجے ہین +

فی زمانہ ہسپتالون مین جو طریقہ جراحی استعمال کیا جاتا ہے - جسکے مطابق کہ بہت ہی قوت

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

بخش غذائین مثلاً گوشت - گوشت کی یخنی - بیضہ - دودہ - شراب - مریض کی اصلی قوت زندگی بڑہانیکے لیئے بتلائی جاتی ہین - بالکل غلط ہی + ایسا کرنا سبسے خراب بات ہی جو کہ کیجا سکتی ہی اور قوانین قدرت کے بالکل خلاف ہی + میری راے مین یہ سبسے اچھا ہی کہ زخمونکے علاج کی شروع حالت مین ہی جسم پر اور کچھہ بھی کام کا بوجھہ نہ ڈالا جاوے - کیونکہ ایسا کرنیسے جسم کی شفا حاصل کرنیکی کوششونمین محض رکاوٹ واقع ہوتی ہی + کاربولک ایسڈ - آئیوڈین - کرسیو سبلیمیٹ - کوکین وغیرہ سے زخمونکا علاج سڑن روکنے والے طریق مین کرکے پیشہ طبابت اس امرکو دکھلاتا ہی کہ آجکے دن بھی اسکو کسقدر کم واقفیت اون کارروائیون کی اصلیت اور مقصد سے ہی جو کہ جسم انسان مین ہوتی ہین + سرجن لوگ - ہائیڈرو پیتھی کے مشہور معالجون سے قطعی واقفیت نہ رکھکر ہمیشہ صحیح راستہ سے زیادہ زیادہ دور علیحدہ ہوتے جاتے ہین + شفا کرنے کا قدرتی طریقہ اونکے لیے معلوم ہی نہین ہے +

ان تمہیدی باتونکے بعد اب مین مختلف قسم کے زخمون کی نسبت غور کرونگا اور تمثیل کیلیئے چند سیدہے حالات بیان کرونگا +

کٹے ہوئے چھدے ہوئے - کچلے ہوئے - اور پھٹے یا چرے ہوئے زخم +

جبکہ جسم مین کوئی زخم بذریعہ کاٹنے کے - بھونکنے کے - خراش کے - یا پھٹنے یا چرنے کے پہنچتا ہی - تو بڑی اور چھوٹی قسم کی خون کی شریان جو کہ اسطرح (زخم سے) کھل گئی ہین - وہ اپنا خون بوجہ اندرونی دباؤکے اسوقت تک باہر کو نکالتی رہتی ہین جبتک کہ اندر کے دباؤ کے مقابل باہر کا دباؤ برابر ہوجاوے + چونکہ یہ کارروائی زخمونکے علاج مین ایک ضروری حصہ حاصل کرتی ہی اسوجہ سے اسکو تفصیل کے ساتھ خیال مین لانا اچھا ہوگا + جیسا کہ بخوبی معلوم ہی - ہم لوگ معمولاً ہوا کے ایک ایسے دباؤ مین رہتے ہین جسکا بوجھہ کہ ہر ایک انچ مربع پر قریب پندرہ پونڈ کے پڑتا ہی + ہمارے جسم اس دباؤ کو برداشت نکرسکتے نہ اسکو سہار سکتے اگر اونکے اندر کی جانب سے ایک قسم کے اونچے درجہ کا دباؤ نہوا ہوتا + اے ناظرین آپ لوگو مین سے بہت لوگون نے پہاڑون پر چڑہتے وقت بیشک دباؤ کے اس فرق کو بغور ملاحظہ کیا ہوگا + بہت اونچے پہاڑون پر یا غبارے کے سفر مین - ہوا کا دباؤ اسقدر کم رہتا ہی کہ بعض اوقات منہ سے - ناک سے - آنکھون اور کانون سے بوجہ زیادتی اندرونی دباؤ کے خون نکلنے لگتا ہے + جیون ہی کہ اندرونی دباؤ پر اوسیکے برابر بیرونی دباؤ پڑتا ہی تو خون

ملہ جیون جیون ہوا مین اوپر جاتے ہین - دباؤ ہوا کا کم ملتا جاتا ہی کیونکہ ہوا پتلی اور ہلکی ہوتی گئی ہی - جسقدر کہ آپ زیادہ زیادہ اونچا جائیے - خواہ پہاڑ پر یا غبارہ کے ذریعہ آسمان پر اوسیقدر دم بدم ہوا کا دباؤ کم ہوتا جاتا ہے - یہانتک کہ سانس لینے مین بھی تکلیف معلوم ہونے لگتی ہے اور زیادہ اونچائی پر ناک - آنکھ و کان سے خون نکلنے لگتا ہے +

کا بہنا اوسی دم بند ہو جاتا ہے + جب کہ جسم کو زخم پہونچتا ہی تو وہ روکاوٹین جو کہ خون کے اندرونی دباؤ کو قدرتی حدود کے اندر روکے رکھتی ہین دور ہو جاتی ہین اور پس زخم کے باعث سے خون فوراً جاری ہو جاتا ہے + پس سب سے اول بات یہ ہے کہ خون کے بہنے کو بند کرین + بلحاظ قد و قامت و گہرائی زخم کے خون کا زور کم و بیش ہوتا ہے نیز بلحاظ اس بات کے کہ آیا چھوٹی یا بڑی خون کی رگین مجروح ہوئی ہین + جب کبھی کہ ممکن ہو تو خون کی رگون کو باندہنے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ شریان کے باندہنے سے ہم دوران خون مین روکاوٹ پیدا کرتے ہین۔ اور جسم کا ایک ایسے طریقے مین علاج کرتے ہین جو کہ قدرتی خیال نہین کیا جا سکتا + اور بھی دوسرے زیادہ سریع الاثر طریقے ایسے ہین جنکی وجہ سے کہ شریانون کے باندہنے کی ضرورت رفع ہو سکتی ہے + صرف اوسی حالت مین جبکہ خون کی بڑی رگون مین ضرب پہونچنے کے باعث خون کے نکلجانے سے زندگی خطرہ مین آجانے کا احتمال ہو۔ اور ضروری گدیان پاس نہ موجود ہون تب ہی شریان یا اعضا کو بند باندھنا روا سمجھا جا سکتا ہے +

خون نکلنے کے ساتھ ہی درد عموماً پیدا ہو جاتا ہے جو کہ خون بند ہونے کے ساتھ ہی رفع ہو جاوے گا + اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیئے بجز اسکے کوئی اور زیادہ مناسب طریقہ نہین ہی کہ زخم کو خوب عمدہ طور سے ایک گیلے کپڑے سے جسکو کہ کئی مرتبہ تہ کر لیا گیا ہو باندہین تاکہ خون کے اندرونی دباؤ کا زور رک جاوے اور اوسی کے ساتھ ہی ساتھ خون کا نکلنا بند ہو جاوے + اگر ممکن ہو تو اسکے بعد زخمی حصہ کو سرد پانی مین اوسوقت تک رکھین جب تک کہ درد رفع نہو جاوے۔ اس مین کئی گھنٹے شاید لگ جاوین + اگر ایسا ممکن نہو تو اوس کپڑے کی گدی پر سرد پانی متواتر ٹپکا کر یا تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد ٹپکا کر مقام مجروح کو ٹھنڈا کرین تاکہ کپڑے کی گدی خوب ٹھنڈی بنی رہے +

یہ امر کہ موٹے کپڑے کی گدی کسقدر دبیز ہونی چاہیئے یعنے کتنی تہہ کی ہونی چاہیئے اسکا انحصار چوٹ کی قسم پر ہوتا ہے یعنے خون کے اندرونی دباؤ پر + چھوٹے چھوٹے زخمونکے لیئے کپڑے کی دو چار یا چھہ تہہ کر لی جاوین۔ بڑے زخمونکے لیئے ۱۰ - ۱۵ - ۲۰ - یا ۳۰ تہہ تک کر لیجاوین + اگر کوئی گدی جو کہ کسی بڑے زخم پر رکھی جاوے بہت ہی پتلی ہو تو اس سے نہ تو خون کا اجرا بند ہوگا

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا۔

نہ زخم جلد آرام ہوگا + برخلاف اسکے گدی بہت موٹی بھی نہین ہونی چاہیئے۔ مثلاً انگلیون پر کٹنے کے زخم بیس تہہ کی موٹی گدی کے نیچے بہت زیادہ دیر مین اچھے ہوتے ہین بمقابلہ ایک ہلکی گدی کے جو دو یا چار تہہ کی ہو + کپڑے کی گدی ایسی تہہ کرنی چاہیئے کہ زخم کے کنارون سے قریب ایک انچ سے زائد باہر نکلی رہے + اس طریق مین قریب کے حصون مین دوران خون بحالت زخم بہر فسے کے نہین رو سکے گا۔ یہ بات بہت ہی ضرورت کی ہے + پانی کی گدی کے اوپر صرف ایک اون کی پٹی ایک یا ایک سے زائد بار لپیٹ دینی چاہیئے + اس طریق مین گدی اپنی جگہ پر قائم رکھی جاسکتی ہی اور اُسکا دباؤ کم وبیش کیا جاسکتا ہے۔ اور اوسکے ساتھ جسم مین مناسب درجہ کی گرمی لائی جاسکتی ہے + گدیون کو استعمال کرنیکے قبل اونکو سرد اور صاف پانی مین اور اگر ممکن ہو تو ہلکے پانی مین غوطہ دے لینا چاہیئے اور آہستگی سے نچوڑ دینا چاہیئے + جسوقت تک کہ اون سے جسم کو ٹھنڈک پہونچتی رہے گی اوسوقت تک کوئی درد شدت کے نہ اوٹھین گے + جب کبھی کہ گدی گرم ہو جاوے تو اوسکو پھر تازہ سرد پانی مین غوطہ دیدینا چاہیئے + اگر درد معلوم ہونے لگے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ سرد گدی کے استعمال کا وقت اب ہے۔ اور ابتدا مین تو ایسا اکثر اوقات کرنا چاہیئے +

لیکن بعض حالتون مین گدیون کا اب اوقات استعمال کرنا مناسب نہین ہے + ایسی حالت مین یہ بہتر ہے کہ زخم کے اوپر ایک گدی چکنی مٹی یا پنڈول کی رکھین + اسکے طیار کرنے کے لیئے کچھ خوب صاف کی ہوئی چکنی مٹی یا پنڈول کو ایک برتن مین رکھو اور سرد پانی اس مین ملاکر بطور گاڑھی لیئی کے بناؤ + ایک موٹے کپڑے کے ٹکڑے کے اوپر اس لیئی کو موٹا موٹا پھیلا دو۔ اور تب اسکو زخم کے اوپر لگا دو اسطور سے کہ مٹی کی سمت جلد کے اوپر ہے۔ مٹی اُس سے ملی رہے + یہ گدی بعد چند گھنٹے کے تبدیل کری جاسکتی ہے + یہی طریقہ بحالت بدگوشت یا سڑے ہوئے زخمون کے عمل مین لایا جاسکتا ہے +

اس موقعہ پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل اسکول کے پکے قائم مقامان نے بغیر اسکے کہ پانی کے ذریعہ معالجے کے صحیح علم کی کچھ واقفیت رکھین۔ کچھ عرصہ ہوا کہ پانی کی گدیون مین ایک بہت ہی عجیب ترقی حاصل کی ہے جسکو کہ میڈیکو سرجیکل (یعنی ادویات کے ساتھ جراحی) کہہ سکتے ہین + وے لوگ انڈیا ربڑ کا ایک ایک

پیرت درمیان گدی اور اونی کپڑے کے دیدیتے ہین + اس قسم کی پانی کی گدیان بہت کم کارآمد ہوتی ہین ۰ کیونکہ ربڑ کی وجہ سے گدی سے پانی کا اوڑنا اور جسم کے اجزات کا آزادی کے ساتھ نکلنا رک جاتا ہے + اس قسم کی ہائڈرو پیتھی محض بے اصل ہے + ایسی گدی سے نتیجہ دلخواہ حاصل نہین ہوتا ۔ مین سب لوگونکو ایسی گدی کے استعمال سے متنبہ کرتا ہون +

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہین غذاے غیر محرک کا اثر زخمون کے آرام کرنے پر بہت ہی عمدہ پڑتا ہے + جسقدر کہ غذا کم کھائی جاوے اور جسقدر کہ غذا کمتر غیر محرک ہوگی اوسیقدر بہتر زخم کے صحت ہونے کی کارروائی بھی ہوگی + بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھل ۔ اور پانی بغیر کوئی شے اوسمین شامل کیئے ہوئے سب سے عمدہ غذا ہے + وہ کھانے جو کہ بہت ہی جلد اور بہت ہی آسانی سے ہضم ہو جاتے ہین وے سب سے عمدہ ہین ۔ کیونکہ اون سے جسم مین حرارت بہت ہی کم بڑھتی ہے + زخمون کے علاج مین یہ بات بہت ہی ضروری ہے +

ایک اور بھی علاج ہے جو کہ (جس موقعہ پر کہ اسکا استعمال ہوسکتا ہے) زخمونکے آرام ہونے کی کارروائی کو بہت ترقی دیتا ہے ۔ وہ علاج میرے ہپ اور فریکشن باتھز ہین + اونکے استعمال سے زخم کے اوپر کا بخار بالکل رک جاتا ہے ۔ یا کہ اگر مقامی بخار آگیا ہے تو وے غسل اوسکو نکالدینے کا کام کرینگے + اوسکے ساتھ کل جسم کی اصل طاقتون کو ایسی تحریک کردی جاتی ہے کہ زخم کے آرام ہونے کی کارروائی مین بہت تیزی آجاتی ہے + یہ غسل خصوصاً اون تمام لوگونکے لیئے ضروری ہین جنکے جسم مین مادّہ فاسد کا بار زیادہ ہے + مذکورہ بالا کو مین چند تمثیلات کے ذریعہ سے سمجھاؤنگا +

ایک کارخانہ مین ایک شخص عمر چہل سالہ کا بایان ہاتھ ایک گول آری کے ذریعہ سے مجروح ہوگیا تھا ۔ انگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیان کی موٹی کھال کو آری نے پھاڑ ڈالا تھا اور یہ کھال آری پر لٹک رہی تھی ۔ خوش قسمتی سے ہڈی کو ضرب نہین پہونچی تھی + اس واقعہ کے چند منٹ بعد اوس شخص مجروح کو بیہوشی ہوگئی ۔ اوس بیہوشی سے وہ شخص قریب نصف گھنٹہ تک بیدار نہ ہوا + اس عرصہ مین کپڑے کی ایک قمیض کو کئی تہہ کرکے زخمی ہاتھ کے گرد اس سختی سے باندھ دیا گیا تھا کہ خون کا بہنا قریب قریب بند ہوگیا تھا + اس طور سے ہاتھ کو باندھ کر سرد

پانی کے ایک برتن مین رکھا گیا + اس کارروائی سے ایک گھنٹہ کے اندر ہی درد بہت کچھ کم ہوگیا اور دن بھر مین بالکل رفع ہوگیا + ٹھنڈک پہونچانے کی یہ کارروائی اولاً دن و رات برابر جاری رکھی گئی - لیکن چھٹے روز یہ ممکن ہوا کہ گدّی کا قد چھوٹا کر لیا گیا تاکہ اوس ہاتھ کی جگہہ (اس روکاوٹ سے) آزاد ہو جاوے قریب بیس تہہ کی ایک گدّی اب زخم پر رکھی گئی اور تمام ہاتھ کے گرد اونی کپڑا لپیٹ کر اوس گدّی کو زخم کے اوپر مضبوطی سے دبا دیا گیا + اونی کپڑے نے بقیہ ہاتھ کو جلد گرم کر دیا جسکی وجہ سے کہ صحیح دوران خون مین ترقی ہوئی + اوّلاً گدّی کو سرد پانی مین نصف نصف گھنٹہ مین ترکرنا ہوتا تھا - اور اوسکے بعد زیادہ زیادہ عرصہ مین اور قریب دو ہفتہ مین زخم کو اسقدر آرام ہوگیا تھا کہ اوسکے خارجی علاج کی اب کوئی ضرورت نہ رہی تھی + چار ہفتہ مین وہ شخص پھر اپنے ہاتھون سے کام کرنے لگا + یہ بھی کہدینا چاہیئے کہ علاج کے دوسرے ہی دن سے مریض نے روزانہ دو مرتبہ میرے **فریکشن باتھز** لیئے جنہون نے کہ کارروائی شفا کو تیز کر دیا + یہ بھی کہدینا چاہیئے کہ مریض کی تندرستی کی حالت عمدہ نہ تھی +

انٹی سپٹک ٹریٹمنٹ کے ساتھ بہت اغلب ہے کہ آرام بدیر اور تکلیف کے ساتھ ہوا ہوتا + ڈاکٹر نے ضرور زخم مین ٹانکے بھر دئے ہوتے جس کا انجام کہ انگوٹھے کی سختی اور اوسکا بےحس ہونا ضرور ہوا ہوتا +

علاوہ جلدی سے آرام ہونے کے میرے علاج مین زخم کو اس طرح سے آرام ہوا کہ اوسکا کوئی نشان ذرا سا بھی باقی نہ رہا + اگرچہ ابتدا مین زخم بہت ہی کشادہ تھا جسم نے اوسکو اندر کی جانب سے بھرا - زخم کے سرے خود بخود وقت مناسب کے اندر مسدود ہوگئے + کئی ضروری اعصاب کے سلسلے اس ضرب سے چونکہ ضائع ہو گئے تھے اس لیئے اوس وقت نصف انگوٹھے مین سے حس (یعنے چھوکر معلوم کرنے کی قوت) جاتی رہی پس وہ مریض مہینون تک اپنے انگوٹھے کی مدد سے چھوٹی چھوٹی چیزون کو اپنے ہاتھ سے نہ پکڑ سکا + میرے **فریکشن سٹز باتھز** کو روزانہ کچھ عرصہ دراز تک لیتے رہنے کے بعد سلسلے اعصاب کے پھر ایسے درست ہو گئے تھے کہ اوس انگلی مین صحیح حس لوٹ آئی +

کچیٹ۔ نیلگون چوٹین۔ اور ضربات اندرونی ۔ مذکورہ بالا علاج کچٹون اور نیلگون
چوٹون کے لیئے بھی مناسب ہی + کچٹون، اور نیلگون چوٹون اور ضربات اندرونی کی حالت مین ایسا اکثر
واقع ہوتا ہی کہ خون سے بھری ہوئی رسولیان اور خون کی تھیلیان اندر کی جانب بن جاتی ہین اور
تمام جسم پر ایک قسم کا خلل پیدا کرنیوالا اثر ڈالتی ہین + جن حالتون مین کہ باہر کی جانب سے رسائی
نہین ہوسکتی تو اونمین میرے فریکشن سٹز باتھ سے عجیب شفا یابیان حاصل ہونگی + یہ
غسل تمام جسم کو اندر سے ٹھنڈک پہونچاتے ہین اور اوسکے ساتھ ہی ساتھ اعصاب کو بے حد
مضبوطی بخشتے ہین + خاص خاص حالتون مین جہان کہ جمے ہوئے خون کے اندرونی اجتماع یا دیگر
اشیاء جو کہ سڑن کی وجہہ سے پیدا ہوجاتے ہین ۔ میرے غسلونکے ذریعہ سے کافی تیزی کے ساتھ
منتشر نہون تو مقامی اسٹیم باتھ کا استعمال کیا جاوے جسکا اثر بہت عمدہ ہوگا ۔ لیکن اِنکے بعد
فریکشن باتھ ضرور لینے چاہئین + اسٹیم باتھ کے ذریعہ سے تمام ناقص مادہ زیادہ آسانی
کے ساتھ خارج ہوجانے کے قابل کردیا جاتا ہے +

ایک مرتبہ ایک لڑکی نے جسنے کہ اپنے دہنے ہاتھ کی انگشت شہادت ایک موزہ بُننے کی
کل مین کچل لی تھی اور چھید لی تھی مجھسے مشورہ لیا + شروع کے ہفتون مین اُسکا علاج ایک صادق طبیب نے
کیا تھا جسنے کہ اینٹی سیپٹک ٹریٹمنٹ کے خزانہ کو بغیر اوس زخم کے آرام کردینے مین کامیابی حاصل
کیئے ہوئے ختم کردیا تھا + اوسنے آیوڈو فارم ۔ کاربولک ایسڈ ۔ اور سیلی سیلک ایسڈ کا
استعمال کیا تھا اور اوس لڑکی سے یہ کہدیئے ہین کہ اوسکی اونگلی یا ہاتھ کا کٹنا شاید ضروری
ہوجاوے ۔ کچھہ پس وپیش نہین کیا تھا + لڑکی کو بڑی ہی خوفناک تکلیف سہنا پڑی اور اُنگلی
زیادہ زیادہ سوجتی گئی یہانتک کہ بالکل نیلی ہوگئی + تیسرے ہفتہ مین کل ہاتھ سوج گیا تھا اور ویسے ہی
رنگ کا ہوگیا تھا + آخر کار ڈاکٹر نے اوس سے دریافت کیا کہ آیا اوسمین ہاتھ قطع کرانیکی ہمت ہی + اسکے خیال
نے لڑکی کو ایسا خائف کردیا کہ وہ میرے پاس آئی + مینے فوراً ٹھنڈے پانی کی گدیون کا استعمال
کیا اور دو مقامی اسٹیم باتھ جنکے بعد کہ فریکشن سٹز باتھ لیے جاوین روزانہ لینے بتلائے
صرف دو گھنٹہ کے علاج کرنے کے بعد درد قریب قریب بالکل غائب ہوگیا + اور نہ یہ درد کل ماتہ علاج مین
پھر لوٹا + ہاتھ اور اُنگلی کی بیحد سوجن گھنٹہ گھنٹہ کم ہوتی گئی یہانتک کہ دو روز مین اپنی اصلی شکل اور اصلی رنگ انہون نے پھر

حاصل کرلیا + تین چار ہفتہ کے اندر وہ لڑکی پھر کام کرنے لگی گو کہ ہاتھ کو پوری آزادی کے ساتھ استعمال کرنے کے قابل نہین ہوئی +

اس طریق سے بیشک ایک بہت ہی دلچسپ سائنٹیفک عمل جراحی کا ہونا بند ہوا - لیکن برخلاف اسکے وہ لڑکی تمام عمر کے لیئے لنجے ہونے سے بچ گئی +

اسی قسم کی ایک دیگر حالت مین ایک بڑھئی کو ضرورت کے زور نے مجھ سے مشورہ لینے پر مجبور کیا + اوسکا بایان ہاتھ ہتھیلی اور پشت ہتھیلی کی جانب پھل گیا تھا اور زخمی ہوگیا تھا + اوس شخص کو بوجہہ پہلے تجربون کے اینٹی سیپٹک علاج مین کچھ اعتقاد نہ تھا + کل ہاتھ کندھے تک ایسے برے طور سے سوج رہا تھا کہ وہ شخص اسکو جنبش نہ دیسکتا تھا + تین گھنٹہ سے کم مین ہی میرے علاج مین درد کو تشفی ہوئی اور ۴۸ گھنٹہ بعد ورم بالکل جاتا رہا + دو ہفتہ کے اندر وہ شخص اپنا کام پھر کرنے لگا +

مندرجہ ذیل کی پھر دو رپورٹ ہاے شفا یابیان اس بات کو بخوبی ثابت کرتی ہین کہ اینٹی سیپٹک علاج سے شفای کامل نہین ہوتی بلکہ محض ایک درمیانی[۱] حالت پیدا ہوجاتی ہے +

دو لڑکیون کی جو کہ ایک ہی کل پر کام کررہی تھین انگشت شہادت (انگوٹھے کے پاس کی ہاتھ کی انگلی) ایک ہی طریقہ مین مضروب ہوئی + اونگلی کی نوک سے اول پورو ئے کے جوڑ تک ہڈی شکست ہوگئی تھی اور (اوس ہڈی کے) بہت سے ٹکڑے ہوگئے تھے - لیکن بقیہ اونگلی مین چوٹ نہ پہونچی تھی + عمر اور حالت جسمانی بھی اون لڑکیون کی یکسان تھی + ایک لڑکی ایک طبیب کے پاس گئی جسنے کہ اینٹی سیپٹک علاج کا استعمال کیا - دوسری کا علاج مینے کیا + ڈاکٹر نے فوراً ہڈی کے ٹکڑونکو نکالدیا اور آیوڈوفارم افراط کے ساتھ استعمال کیا + اوس لڑکی کو بہت درد سہنا پڑا لیکن ایک ہفتہ کے اندر اونگلی اسقدر اچھی ہوگئی تھی کہ اشد ضرورت ہو تو وہ پھر کام کرسکتی تھی + مگر عمل جراحی کی وجہہ اول پورا اونگلی کا بالکل بیکار ہوگیا تھا اور تمام انگلی بدنما ہوگئی تھی + ہر تبدیل موسم کے ساتھ اوس لڑکی کو پورا سے زخم مین برسون تک بہت درد معلوم ہوا جو کہ سواے اس غلط علاج کرنے کے اور کسی وجہہ سے نہین پیدا ہوا تھا اور جس غلط علاج کے ذریعہ سے

---

[۱] یعنے وہ حالت جو کہ شفا سے کامل اور حالت مرض کے درمیان کی ہوتی ہے یعنے نہ تو بالکل مرض ہی گیا اور نہ پورے طور سے مرض موجود ہے بلکہ کچھ آرام ہوجاتا ہے اور کچھ مرض باقی رہجاتا ہے +

مادّہ غیر (آیوڈوفارم) براہ راست داخل کیا گیا تھا + اونگلی بھی بے حس رہ گئی +

دوسری مریضہ نے جسنے کہ میرے علاج کا استعمال کیا تھا بہت بہتر نتائج حاصل کیئے + میری اول کوشش یہ تھی کہ درد کو بند کیا جاوے اور اول ہی دن کے اندر مین اس بات مین کامیاب ہوا + اس غرض کے لیئے مینے وہی مشہور وسائل تجویز کیئے یعنی پانی مین بھیگی ہوئی کپڑے کی گدّیان اور فریکشن یا تھپڑ۔ آخرالذکر اسوجہ سے بتلائے کہ لڑکی بلحاظ دیگر باتونکے مادّہ فاسد سے زیادہ بھری ہوئی تھی + بغیر کسی اور شئے کے استعمال کیئے جانے کے ہڈی کے ٹکڑے خود بخود تیسرے دن مواد کے ساتھ بہکر نکلے مریضہ کو کوئی خاص تکلیف نہ ہوئی + چھٹے دن سب سے بڑا دوسرا ہڈی کا ٹکڑا اسکے بعد نکلا۔ ایک ماہ کے اندر وہ لڑکی پھر اپنا کام کرنے لگی + بغیر اسکے کہ کوئی حس اوسکی جاتی رہے یا اونگلی بیکار ہوجاوے یا کوئی نشان چوٹ کا باقی رہے چھ ہفتہ کے اندر انگلی بالکل اچھی ہوگئی + اور نہ اسوقت تک موسم مین تبدیلیان ہونے پر درد پھر لوٹ آئے ہین + اس موقع پر کون زیادہ عمدہ جراح ثابت ہوا۔ نیچر یا کہ اینٹی سیپٹکس یعنے سڑن کو روکنے والی ادویات ؟

ایک دوسرا واقعہ جو کہ اس سے کم دلچسپ نہین ہے اوس آدمی کا ہے جو کہ ۱۸۷۹ء مین اپنی بائین ٹخنے کی نسیلی بندش اور اس جگہہ کے بہت سے پٹھون کے زیادہ پھٹ جانے مین مبتلا ہوا تھا + مریض کو اپنے بستر پر دو ماہ تک پڑا رہنا پڑا تھا اور مرہم سے اوسکا علاج کیا گیا تھا + بعد اسکے کہ پیر کو آرام ہوگیا پاؤن پھر بھی کمزور رہا اور سوجا ہوا رہا + یہ بات خاصکر ٹہلنے مین معلوم ہوتی تھی - پیر بسا اوقات لوٹ جاتا تھا اور درد بہت کرتا تھا + چونکہ یہ شخص خراب حالت تندرستی مین تھا اوسنے مارچ ۱۸۸۹ء مین میرا طریق معالجہ شروع کیا۔ اور چونکہ اوسکو اس علاج سے نفع معلوم پڑا اسلیئے اوسنے اسکو معقول عرصہ تک جاری رکھا + ۱۸۹۰ء کے ابتدا مین پاؤن اونہین مقامات پر سوج آئے جہان کہ اوسکو برسون بیشتر تکلیف معلوم ہوئی تھی + اس ورم اور سوزش کے ساتھ درد بھی ہوتے تھے جو کہ تین دن تک قایم رہے + میرے علاج کی مدد سے چوتھے روز یہ رفع ہوگئے اور اوسی کے ساتھ پہلی عام کمزوری اور ٹخنہ کی کمزوری بھی رفع ہوگئین + اس واقعہ سے ہم دیکھتے ہین کہ وہ چوٹ جو کہ گیارہ برس پہلے پہونچی تھی اور ٹھیک طور سے اچھی نہین ہوئی تھی - میرے طریقہ علاج کے ذریعہ سے کلیۃً شفا پا گئی +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا-

جلنے کے زخم - جل جانے سے جو زخم کہ ہوجاتے ہین اون زخمون مین جو درد شدید ہوتا ہے اوسکے دور کرنیکے لیئے بھی سرد پانی ایک بہت عمدہ ذریعہ ہی + درد سے نجات حاصل کرنے کے لیئے اکثر زخم کو سرد پانی کے نیچے رکھنے کی کئی کئی گھنٹون تک ضرورت ہوتی ہے + اگر (زخم کو) سرد پانی مین صرف تھوڑے سے عرصہ تک رکھا جاوے تو درد بڑھ بھی جاتا ہے - اوسوقت تک جب تک کہ درد رفع نہ ہوجاوے اسکو برداشت کرنا چاہیئے + جب کہ جلن کی تکلیف کم ہوجاوے تو گدیونکا استعمال اوسی طریق مین کرنا چاہیئے جیسے کہ زخمون کی حالت مین + آب دریا - یا آب باران کو چشمے کے پانی پر ترجیح ہے - کیونکہ آخر الذکر مین (یعنے چشمہ کے پانی مین) اکثر وہ اشیاء شامل ہوتی ہین جو کہ کارروائی شفا کو روکتی ہین اور درد کو بڑھاتی ہین + اسمین بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کہ سخت سخت درد بھی اس طریق سے کس قدر جلد اچھے ہوجاتے ہین - یہ یقینی امر ہی کہ بہت سے اشخاص جو کہ آگ سے جلنے یا کسی رقیق شے سے جلجانے کی وجہ سے مرگئے ہین اس طریق مین بچائے جاسکے ہوتے +

اس علاج مین جبکہ جلے ہوئے زخم بدیر آرام ہووین تو یہ بات بغیر شبہ کے مان لینی چاہیئے کہ مریض کے جسم مین مادہ فاسد کا بار بہت زیادہ ہی - دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ وہ شخص مزمن طریقہ مین بیمار ہے + ایسے موقعون پر مین کل جسم کا بذریعہ میرے فریکشن باتھ مشمول استعمال غذاے غیر محرک علاج کرنیکی سفارش کرتا ہون + لیکن گو کہ شفا اپنا معمولی طریقہ اختیار کرے تاہم جس حالت مین کہ مریض ان غسلونکو کرسکتا ہے تو اون غسلون سے کارروائی شفا کو بہت کچھ امداد پہونچے گی +

ایک شخص کو تین بڑے بڑے زخم جلنے سے پہونچے تھے - دو اون مین سے گردن پر تھے جو کہ قد مین اسقدر بڑے تھے جسقدر کہ پانچ شلنگ والا ایک سکہ - تیسرا زخم جو کہ سب مین زیادہ بڑا تھا اور سب سے زیادہ گہرا تھا وہ پیر پر تھا + مریض اولاً اینٹی سپٹک معالجہ کے زیر علاج رہا - مگر بوجہ شدت درد ایک دن سے زیادہ اس علاج کا متحمل نہو سکا + اوسکے بعد اوسنے اپنا علاج خود ہی مطابق پورانے نیچر کیور سسٹم کے کرنا شروع کر دیا + لیکن اس سے بھی کافی آرام نہ پہونچنے پر اوس نے بعد ایک ہفتہ کے مجھ سے مشورہ لیا + قدرتاً میرا اول نشانہ یہ ہوا کہ درد کو دور کیا جاوے - جس بات مین کہ (بعد اسکے کہ زخمون سے پیپ اور تیل خوب صاف کردیا گیا) مین سرد پانی کی گدیونکے استعمال سے دو ہی گھنٹہ کے اندر کامیاب ہوگیا + اس علاج کے دو دن تک کرنیکے بعد زخمونکی

صورت بالکل مختلف نظر آئی + سب سے چھوٹا نشان گردن پر جلنے کا اسوقت قریب قریب کل بھر گیا تھا اور دیگر زخم بھی تیزی کے ساتھ بھرتے چلے آتے تھے + پیر پر جو گہرا زخم تھا وہ بھی گہرائی مین نصف کم ہو گیا تھا دیگر پانچ دن مین مریض پھر اپنے کارخانے کو واپس جا سکا + گردن پر جلنے کے نشانات بالکل اچھے ہو گئے تھے اور پیر کا زخم اسقدر اچھا ہو گیا تھا کہ وہ شخص بہر کیف پیدل چل سکا +

بندوق کی گولی کے زخم - اسکا علاج بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ کٹے ہوئے اور چھدے ہوئے زخمونکا + لیکن بوجہ اسکے کہ جنگ سے اونکا ضروری تعلق ہے یہ بہتر ہے کہ اونپر خاص لحاظ کیا جاوے + ہر سپاہی کے لیئے یہ بات ٹھیک ٹھیک جاننا بڑی ضروری ہے کہ زخمی کو امداد پہونچانے کے لیئے اول کیا بات کرنی چاہیئے + جب کہ قبل اس امر کے کہ کچھ بھی مدد پہونچے - زخمی کے تئین ضرور گھنٹون تلک پڑا رہنا پڑتا ہے تو بہت سی ضربات کی حالت مین (خاصکر انٹی سپٹک علاج کے ساتھ) یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ سٹرن دھڑ(؟)نے لگے جس سے کہ معمولاً (اگر واقعی موت واقع نہ ہو) تو کسی عضو کا کاٹ ڈالنا لازم آجاتا ہے + عام لاچاری کی حالت مین - اور زندگی کی خاصیت اور ادسکی حالتون سے اور اُس طریق سے جسمین کہ زخمونکو شفا خود جسم کے ہی ذریعہ سے ہوتی ہے - ناواقفیت ہونے مین - بجز عضو کے قطع کر ڈالنے کے اور کچھ چارہ باقی نہین رہتا ہے + لیکن کسی عضو کے کاٹ ڈالنے سے زخم اچھا نہین ہو جاتا - اس سے صرف اور بھی زیادہ گہرے زخم لگجاتے ہین اور پس مریض کو اکثر اوسکی تمام عمر کے لیئے بغیر عضو کا بنا دیتے ہین +

عام لوگون کا اور اطبا کا یقین یہ ہے کہ گولی یا کہ گولہ کے اندر کے اشیاء کا ٹکڑا اگر جسم کے اندر رہ جاوے تو ضرور نکلوا ڈالنا چاہیئے تاکہ جسم کو نقصان سے محفوظ رکھا جاوے + یہ ایک بڑی سخت غلطی ہے جسکی وجہہ سے کہ ہزارہا جانین ضائع ہوئی ہین - کیونکہ ایسی گولی وغیرہ کے وزن کے باعث یہ اکثر بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ بغیر جسم کے اور بھی زیادہ نقصان پہونچائے ہوئے اونکو جسم سے علحدہ کر لیوین + یہ بات مشہور ہے کہ جسم کے اندرونی حصے ہیوکس(؟) سے ایسے منڈھے ہوتے ہین کہ گولی وغیرہ آسانی سے اونمین کو گذر جاتی ہین اور جب کبھی کہ وہ اونمین (یعنی اندرونی حصص جسم مین) اندر داخل ہوتی ہین تو وہ چھوٹے سے چھوٹا ایسا سوراخ بناتے ہین جسمین سے کہ اونکا گذر ہو جاتا ہے + یہ بات اس باعث سے طور سے ہوا کرتی ہے

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

کہ اوس دباؤ سے جو کہ گولی پٹھون پر ڈالتی ہی آخر الذکر (پٹھے) بوجہ اپنے لچیلے پن کے کسیقدر پھیلجاتے ہین ٹھیک ٹھیک وہی حالت ہی جیسی کہ انڈیا ربڑ کی جسمین کہ گولی گھس گئی ہو + ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا سوراخ بنگیا ہے جسمین کہ گولی بغیر ربڑ کے پھیلائے ہوئے پھر نہین نکل سکتی +

پس یہ کیا چیز ہے جو کہ ہمکو اوسوقت دکھائی دیتی ہے جب کہ مقامات مضروب ورم کرنے شروع ہوجاتے ہین ؟ عموماً ورم کرنا بہت جلد بند ہوجاتا ہی اور بیشتر کی ملایمیت بھی جاتی رہتی ہی + مضروب مقامات اب خون سے اور شفا کرنے والے دیگر مادہ سے بھرجاتے ہین اور پس سخت ہوجاتے ہین + اب اگر ہم گولی کو اوس راستہ سے جس سے کہ وہ داخل ہوئی تھی نکالنے کی کوشش کرین (جیسا کہ معمولاً عملدرآمد ہی اگر گولی نکالنے کے لیئے کوئی موقع موجود ہے) تو ہمکو ایسا کرنا غیر ممکن معلوم ہوگا کیونکہ زخم کا منہ اور کل راستہ سوج گیا ہے اور علاوہ اسکے پٹھونکی ملایمت جاتی رہی ہے + اسوجہ سے گولی کے نکالنے مین زیادہ چیر پھاڑ کا ہونا اور نقصان پہونچنا متصور ہے یہ بات کہ جسم پر اسکا کسقدر مضر اثر پڑیگا بآسانی خیال کرلی جاسکتی ہے + گولی بذات خود جسم کے لیئے بہت کم خطرناک ہی بمقابلہ اوسکے زبردستی کے ساتھ نکال دیجانیکے +

اس مادۂ غیر (فارن میٹر) کے بڑے ٹکڑے کو جسم جلد ہی بالکل غیر مضرت رسان بنا دیتا ہے. اول اسکو ایک پانی کی شئے سے محیط کرلیتا ہے اور کچھ عرصہ مین اس رقیق شئے کو ایک سخت خول کی حالت مین جو کہ گولی کو ملفوف کرلیوے تبدیل کردیتا ہے + اگر زہریلے انٹی سپٹک علاج سے جسم کی پوری اصلی قوت صلب نہین ہوگئی ہے تو جلد یا بدیر وہ اس غیر شئے کو اپنے اندر سے ایسے طریقہ مین خارج کریگا جو کہ اوسکے لیئے سب سے مناسب ہوگا + مثلاً یہ اکثر وقوع مین آیا ہے کہ ایک گولی جو کہ شانہ مین رہ گئی تھی مہینون یا برسون بعد جوڑ یا جانگہ سے مواد کے ساتھ خارج ہوگئی +

پس گولی کے نکالنے کی جانب توجہ مبذول نہین ہونی چاہیئے بلکہ زخم کی جلن روکنے کی جانب اور اجراے خون کے بند کرنے کی جانب توجہ لگانی چاہیئے + مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ یہ کیسے کیا جانا چاہیئے + پس یہ بات اچھی ہوگی اگر ہر ایک سپاہی کے لیئے کچھ لنٹ یا سن کا کپڑا اور اون کی پٹیان دیدی جاوین تا کہ ضرورت مین اوسکو فوراً امداد ملجاوے + اور بہت سی حالتون مین پانی جلدی سے بہم پہونچایا جاسکتا ہی بہرصورت زیادہ جلدی سے بمقابلہ اسکے کہ کوئی دیگر علاج کی شئے + جہان پانی نہ ملسکے

توسپاہی کوئی دوسری شئے ٹھنڈک پہونچانے والی لے سکتا ہے مثلاً گھاس - پنڈول گیلی
مٹی - یا مثل اونکے + اور جیون ہی کہ زخم پر پٹی اچھی طرح باندھ دی گئی انہین چیزونکا استعمال
ضرورت مین گرمی کے شانت کرنے کے لیئے کیا جاسکتا ہے + اس طریق مین بہت سے زخمی سپاہی
جوکہ حرکت کرنیکے لائق ہین سب سے اول کی امداد اپنے آپ کو خود پہونچا سکتے ہین + بغیر کچھ وقت
(وقت جوکہ ایسے موقع پر بہت بیش بہا ہوتا ہے) اوسوقت تک انتظار کرکے ضائع کرنیکے
جب تک کہ دیگر امداد پہونچے + اسوجہ سے یہ بات اعلےٰ ضرورت کی ہے کہ ہر ایک سپاہی کو زخمون کے
اس قدرتی علاج مین جوکہ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی عمل کیا جاتا ہے پوری پوری تعلیم دیجاوے +
تب وہ ایک ایسی حالت مین ہوگا کہ جلدی سے اور کارآمد طریقہ مین عمل کرسکے گا اور نہ ہاے ہاے
کرتا ہوا لاچاری کے ساتھ پڑا رہیگا تاوقتیکہ کوئی سرجن اُسکے پاس پہونچے + وے سپاہی جو کہ
خفیف طور سے زخمی ہوے ہین اپنے زیادہ زخمی ساتھیونکو بھی فوراً مدد پہونچانے کے قابل ہونگے +

فرانس و جرمن کے درمیان جو جنگ کہ ۱۸۷۰ء مین ہوئی تھی اوس وقت سے مجھے
کافی موقعے اس بات کے ملے ہین کہ انٹی سپٹک علاج کے مضر اثرونکا تجربہ اکھٹا کرون +
اس موقع پر مین ایک عجیب واقع بیان کرونگا + ۱۸۸۳ء مین میرے پاس ایک جنٹلمین آیا جسکے
کہ شکم مین ایک گولی ۱۸۷۰ء کی جنگ مین لگی تھی + گولی پشت کی جانب ریڑہ کے
پاس سے باہر نکل گئی تھی + باوجود تمام انٹی سپٹک علاجون کے یہ زخم گذشتہ تیرہ سال
مین بخوبی اچھا نہین ہوا تھا بلکہ متواتر اوسمین پیپ پڑتی رہی تھی + گاہے گاہے یہ زخم بند
ہوجاتا تھا مگر اسلیئے (بند ہوجاتا تھا) کہ اول ہی موقع پر پھر از سر نو پھوٹ نکلے + مریض کی حالت
وسیدم زیادہ زیادہ خراب ہوتی گئی اور اسوقت وہ شخص پیدل چلنے کے بالکل ناقابل تھا + مین نے
اپنے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے یہ بات فوراً معلوم کرلی کہ اس وقت طلب
شفا کے اسباب اوس مریض کے جسم مین زیادہ بار مادہ غیر (فارن میٹر) کا موجود ہونا اور اُسکے ساتھ
کی لازمی مزمن حالت بخار ہی ہین + مین نے زخم کا کوئی مقامی علاج نہ کیا
بلکہ بجز اپنے فریکشن اور اسٹیم باتھ اور غذاے مناسب کے اوتار اوس مزمن بخار کے
فرو کرنیکی تجویز کری + ایک ہفتہ کے اندر زخم اچھا ہوگیا اور اُسوقت سے پھر کبھی نہین پھوٹ نکلا ہے +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی ۔ زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

پندرہ روز مین وہ شخص شفا کی اس تیزی پر خوشی حاصل کرکے پھر پیدل چلنے کے قابل ہوگیا + میری ہدایت کے بموجب اُسنے علاج کچھ عرصہ اور جاری رکھا جبتک کہ آخرش بار مادّہ (فارن میٹر) کا اوس سے بالکل دور نہ ہوگیا +

ایک ایسا ہی عمدہ نتیجہ ایک اُس سپاہی کی حالت مین حاصل ہوا جسکے کہ گھٹنے کی پالی (یعنی پریا) کے ۔ جنگ مین ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تھے + باوجود استعمال تمام اُن ادویات کے جوکہ خیال مین آسکتی ہین اوسکا زخم اچھا نہ ہوا تھا + ٹانگ حالانکہ بالکل سیدھی نہ رہگئی تھی لیکن آزادی کے ساتھ حرکت کرنیمین بہت کچھ رکتی تھی + اس شخص کا علاج اِس وجہ سے اور بھی زیادہ واجب اُلنگاہ ہے کیونکہ یہ مریض بیس سال تک قدیم نیچر کیور کے اصولونکے موافق بغیر شفا پاے ہوئے علاج کراتا رہا تھا + ضرب لگنے کے ۲۰ سال بعد اس شخص نے میرے طریق علاج پر علاج کرنا شروع کیا ۔ نہ اپنے گھٹنے کے باعث بلکہ عام طور سے اس علاج کی قیمت جانچنے کے لیئے + اوسکو کچھ تھوڑا ہی تعجب نہ ہوا جبکہ کچھ عرصہ بعد گھٹنے کی پالی (یعنی پریا) مین سوزش مع ورم آگئی ۔ یہ ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ ضرب کو درحقیقت ٹھیک طور سے پیشتر آرام نہین ہوا تھا + لیکن میرے علاج کو کچھ اور زمانہ جاری رکھنے کے بعد سوزش مع ورم جلد رفع ہوگئی + اوسکو اب اور بھی زیادہ تعجب یہ دیکھکر ہوا کہ (گھٹنے کے) جوڑ کی تمام سختی رفع ہوگئی تھی پس وہ اپنی ٹانگ کو ایسے اچھے طور سے کام مین لاسکتا تھا جیسے کہ اور کبھی +

فریکچر س ۔ یعنی شکستگی ہاے اون امراض مین ہین جوکہ بیرونی صدمات سے وقوع مین آتے ہین جنکا کہ شفا پانا کم و بیش آہستگی سے ہی ہوتا ہے + پکے ڈاکٹر لوگ عموماً پیرس[۵۱] ڈریسنگ کے پلاسٹر کا استعمال کرتے ہین حالانکہ مین بالکل دوسرے اور بہت زیادہ یقینی اور مؤثر وسائل شفایابی کا استعمال کرتا ہون + سب سے بہتر یہ بات ہے کہ میرا طریق فوراً ٹھنڈک پہونچانیوالا اثر رکھتا ہے اور یہ اسوقت تک جاری رکھا جائیگا جب تک کہ شکستگی کے بعد کا ورم اور اوسکے ساتھ کا درد بالکل رفع نہ ہوگیا ہو + فریکشن باتھ[؟] کا استعمال بھی نظر انداز نہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی آرام ہونے مین ضرور امداد کرتے ہین + کوئی شخص جوکہ پانی کے اس قدرتی علاج کو ترک کرکے پلاسٹر ڈریسنگ کا استعمال کرتا ہے وہ شخص نیچر کے مقررہ قوانین کی سچائی سے

---

[۵۱] ڈاکٹر لوگ بعض اوقات شکستہ ہڈی کو بٹھاکر عضو مضروب کو پٹی سے لپیٹ دیتے ہین اور اسپر ایک قسم کے پلاسٹر کا مصالحہ لگا دیتے ہین جوکہ لگاتے لگاتے خشک ہوتا جاتا ہے اور پٹی کی بندش کو مثل فولاد کی بندش کے سخت کردیتا ہے ۔ اس سے پٹی جب تک چاہین ایک حالت مین قایم رکھ سکتے ہین + اس قسم کی بندش سے مراد پلاسٹر ڈریسنگ سے ہے +

محض منکر ہے + اگر صرف مقامی وجوہات کے باعث مثلاً اون حالتون مین جہانکہ عضو مضروب کو پانی کی گدیون سے مناسب جگہ مین نہین رکھ سکتے ہین تو ایک سخت شے سہارے کے لئے درکار ہوتی ہے ایسی چیزین لکڑی - کاغذ کے پٹھے یا کسی درخت کی چھال یا مثل اسی کے اور کسی شے سے بن سکتی ہین + پلاسٹر ڈریسنگ کا استعمال ہرگز نہین کرنا چاہیئے +

وہ اشخاص جو کہ میری اس صلاح پر عمل کرینگے اونکو معلوم ہو جاویگا کہ کسقدر تعجب انگیز تیزی کے ساتھ شکستگیان اچھی ہو جاتی ہین - اور کسطور سے درد کم سے کم درجہ تک گھٹا دیئے جاتے ہین +

ایک جنٹلمین عمر ۳۳ سالہ کا داہنا اوپر کا بازو قریب کہنی کے شکست ہو گیا تھا + نیچر کیور طریق کے پیرو ہونیکے باعث اوس نے فوراً سرد پانی کی گدیون اور بازو کے لیئے غسلونکا استعمال کیا + اوس طبیب نے جس سے کہ مشورہ لیا گیا تھا ایک پلاسٹر کی بندش کر دینی چاہی - اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا کہ بازو غالباً ہمیشہ کے لیے سیدہا رہ جائیگا یعنی آسانی سے موڑا نہ جاسکیگا + یہ بات مریض کو کچھ بہت خوش نہ آنیکے باعث وہ مجھسے مشورہ لینے آیا + مینے اوسکو بتلایا کہ بازو کو ایک باریک تار و نکے کپڑے مین اور کاغذ کے پٹھونکی تختیونکے اندر رکھے اور میرے طریق پر گدیون کے ذریعہ سے شکستگی کو ٹھنڈک پہونچاوے + میرے فریکشن باتھز - اور بہت اعتدال کے ساتھ سادہ غیر محرک غذا بھی ایسی ہی ضروری باتین تھین + نتیجہ اسکا تعجب دلانے والا ہوا + چوبیس گھنٹہ مین درد اور ورم بالکل فرو کر لیئے گئے + ایک ہفتہ مین مریض کچھ کچھ لکھنے کے قابل ہو گیا + ایک اور ہفتہ بعد وہ ایک کرسی کو بغیر کسی دقت کے اوٹھا سکا اور تین ہفتہ مین شکستگی بالکل صحت پا گئی +

کشادہ زخم - گہرے کٹے ہوئے زخم و نوکدار ہتھیار سے پہونچے ہوئے زخم جو کہ جنگ مین آجاتے ہین اور وہ زخم جو کہ اس لڑائی مین پہونچ جاتے ہین جو عزت و آبرو کے خیال سے ہو جاتی ہے - یعنی یہ سب زخم جو کہ اتفاقیہ بیرونی ضرب کے نتائج ہین بآسانی اور جلدی سے شفا پا جاتے ہین + اون گروہ مختلف قسم کے کشادہ زخمونکی جو کہ جسم کے کل مقامات پر نکلتے ہین بالکل اور ہی کیفیت ہے + ہمیشہ طبابت ان پکے ہوئے اور بدبودار زخمونکو جس نام سے چاہے کہکر پکار یعنی آتشکی - سرطانی خواہ سل کے متعلق - لیکن یہ بات باقی رہ جاتی ہے کہ وے تمام ایک ہین اور ایک ہی چیز ہین اور زندہ جسم کے اندر ایک حالت سڑن کا اون سے اظہار ہوتا ہے + ایسے کشادہ زخمون کے آرام کرنے مین الوپیتھی کو درحقیقت ابتک کامیابی نہین ہوئی ہے - حالانکہ ادویات کی امداد سے اسکو اس امر مین کامیابی ہو گئی ہے کہ کارروائی سڑن اپنے تئین ظاہر کرنے سے

رُک جاوے۔ یا مادّہ فاسد (فارن میٹر) کو پھر جسم کے اندر دباکر اوس کارروائی کو ایک دوسری حالت مین تبدیل کر دینے مین بھی اسکو کامیابی ہوئی ہے لیکن الوپیتھی اس خرابی کو شفا کرنیکے قابل نہین ہے + نہ تو اوسمین ایسی قوت ہے اور نہ اوسکے پاس ایسے وسائل ہین جس سے کہ مرض کا مقابلہ وہ کماحقہ کر سکے + اسیوجہ سے یہ بات ہی کہ ظاہرا جو زخم کہ بھکو آرام ہو گئے ہوئے معلوم ہوتے ہین پھر دوسرے حصّہ جسم مین پھوٹکر نکلتے ہین۔ دوسرے الفاظ مین یون کہینگے کہ جسم کے اندر کا مواد ناقص کسطور سے ہمیشہ نکلتا رہتا ہے + یہ بات سچ ہے کہ ایسے کشادہ زخم جو کہ بغیر کسی بیرونی ضرب کے ہو جاتے ہین معمولاً ایسے تکلیف دہ نہین ہوتے جیسے کہ دفعتہً پہونچی ہوی سخت چوٹین[٥١] لیکن اُنکے برخلاف اونکا[٥٢] شفا ہونا (اگر درحقیقت شفا ممکن بھی ہو) بہت زیادہ وقت طلب ہی + اونکا تعلق قریبی ہمیشہ کسی ایسے مرض مُزمن سے ہوتا ہی جو کہ بہت ہی دور تک چلا گیا ہو + روزانہ جو خودکشیان عمل مین آتی ہین اونمین سے کتنی ایسی ہین جنکا سلسلہ کہ اس قسم کی حالتِ مرض سے نہین ملایا جا سکتا + اس موقع پر ہم دیکھتے ہین کہ ہماری سب باتونین عقلمند مادرِ نیچر کے برخلاف انسان روزانہ اعمال و طرزِ زندگی مین کسطور سی باقاعدہ مخالفت کرتا ہی + ایسے زخمونکا سبب کیا ہی؟ مین جواب دیتا ہون کہ محض جسم مین مادّہ فاسد (فارن میٹر) کا بار ہونیسے ہی یہ پیدا ہوتے ہین۔ اور ہمیشہ کسی مرض کی پہلی حالتونکی (جنکو کہ آرام نہین ہوا ہے بلکہ جو محض دبا دیئے گئے ہین) ایک بڑھی ہوئی حالت ہوتی ہی + بہت سی حالتونمین یہ آخری حالتین بوجہ جسمکے ادویات سے بہت بھر جانے سے پیدا ہوتی ہین۔ یعنی ایسی ادویات سے جیسے کہ پارہ۔ آیوڈین۔ آیوڈائڈ آف پوٹاسیم۔ برومائن۔ سلی سیلک ایسڈ۔ ڈجی ٹیلس۔ کونین وغیرہ وغیرہ جو کہ ہمیشہ جسم کے لیئے قوی زہر ہین + ٹیکہ ایک اور طریقہ جسم مین زہر داخل کرنیکا ہی۔ اسکا زیادہ افسوس ہی کیونکہ اسکے ذریعہ سے انسان کی نسل و مبدم خراب ہوتی جاتی ہے + اسکا اثر اصل قوت کے بہت کم کر دینے کا ہی۔ اسی سے ایسا ہوتا ہی کہ وہ ناقص مادّہ جو کہ رفتہ رفتہ جسم مین اکٹھا ہو گیا ہی اب آیندہ چیچک سیتلا کے عالمگیر امراض کے ذریعہ سے اپنے تئین نہین ظاہر کرتا بلکہ اور بھی زیادہ خوفناک۔ دیرپا اور اکثر لاعلاج امراض مثلاً سل۔ سرطان۔ آتشک۔ مرگی اور پاگل پن کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہی + بدقسمتی سی مروجہ پختہ طبابت کی تعلیم نے کافی طور سی قوت زندگی کو نہین پہچانا ہی +

[٥١] یعنے دفعتاً پہونچی ہوئین سخت ضربات +

[٥٢] وہ کشادہ زخم جو کہ بغیر کسی بیرونی ضرب کے جسم کے اندر مواد فاسد کی موجودگی کی وجہ سے جسم مین ظاہر ہو جاتے ہین +

اگر ایسا نہ ہوتا تو ان زہروں کے خراب اثر (جو زہر کہ ان ادویات میں موجود ہوتے ہیں جو کہ مریضوں کے بدن میں
ٹیکہ یا مالش داخل کیجاتی ہیں) اس پیشہ کے شاگردان سے مخفی نہ رہتے۔ باوجودیکہ ایسا اثر اکثر برسوں ہی بعد ظاہر ہوتے ہیں +
اسی قسم کی ادویات جنکے کہ جسم انسانی کے اندر مقامات قیام اور عمل کے متعلق میڈیکل سائنس کو اکثر ایک
تاریکی کی حالت ہوتی ہے۔ اکثر برسوں پیشتر وہ تخم بو دیتی ہیں جس سے کہ جسم فارن میٹر سے بھر جاتا ہے اور جو کہ انجام
میں ان کھلے ہوئے زخموں کا سبب ہوتا ہے۔

یہ ایک مشہور بات ہے کہ علم طبابت ہمیشہ نئی نئی ادویات کی۔ نئی نئی قسم کی سو اصاف کرنے والی
اشیا کی۔ اور نئی نئی قسم کی ان اشیا کی جو کہ زخموں کی سڑن کو روک سکتی ہیں تلاش میں رہتا ہے + وہ ان
زیادہ زیادہ زوردار بنائی جاتی ہیں۔ ایک دوا دوسری سے زیادہ زہریلی ہے۔ اور ایسا ہی ضرور ہوگا
بھی + کسی مرض (کیورےٹو کرائی سس) کے اول اظہار پر اصلی قوت کے (مثلاً بذریعہ انٹی
فیبرین) کم کرنے کی کوشش کیجاتی ہے کہ وہ کرائی سس یعنی مرض کے جاری رکھنے کے قابل نہیں
رہتا ہے + ایسا کرنے پر آخر الذکر بلحاظ علامات بیرونی غائب ہو جاتا ہے لیکن مرض کا سبب دور نہیں
ہو جاتا + تاہم ایلوپیتھی کا طریق علاج اسکو ہی "شفا" ہو جانا کہیگا + اب اگر کچھ عرصہ بعد اصلی قوت جسم کی کسی درجہ بڑھ جاوے
اور وہی مرض یا شاید کوئی دوسرا مرض پھر اپنا اظہار کرے تو انٹی فیبرین اب اپنا وہ اثر پیدا کرنیکے قابل نہوگی۔
زیادہ زوردار اور زہردار وسائل کی ضرورت پہلا سا اثر پیدا کرنیکے لیئے ہوگی + جسم میں جسقدر کہ اصلی قوت زیادہ ہوگی
اسیقدر کم طاقت والی دوا کیورےٹو کرائی سس روکنے کے لیئے کافی ہوگی + اور برعکس اسکے جتنا ہی کہ
کمزور جسم کی اصلی قوت ہوگی اسیقدر زیادہ زوردار دوا کرائی سس (مرض) کے دبا دینے کی قابلیت رکھتی ہوگی +
ہر دوا ایک قسم کا زہر ہے یعنی ایک زہریلا مادہ ہے جو کہ جسم سے غیر (فارن) ہے + جسقدر زیادہ کہ جسم انسان میں اصلی قوت
زندگی موجود ہوگی اسیقدر زور کے ساتھ اور تیزی کے ساتھ یہ قوت ایسے مادہ غیر (فارن میٹر) کو غیر
مضرت رسان کر دینے کے لیئے عمل کریگی + یہ زہر ایک لعاب دار شے کے خول کے اندر ملفوف
ہو جاتا ہے + برخلاف اسکے اگر اصلی قوت کمزور ہو گئی ہے تو ایک کم طاقت رکھنے والا زہر اس اصلی قوت کو
بیدار کرنے کے لیئے ناکافی ہوتا ہے + یہ قوت کم و بیش بےحس ہو جاتی ہے اور صرف جب ہی کہ زہر کام

---

(۱) ہر مرض کے ٹیکہ یعنی اوسی مرض کا زہر جسم میں ٹیکہ لگا کر داخل کیا جاتا ہے + (۲) مرض درحقیقت جسم کی وہ کوشش ہے جو کہ جسم اپنے
سے مادہ فاسد کو خارج کرنیکی کرتا ہے۔ اس کوشش کو انگریزی میں کرائی سس بھی کہتے ہیں +

کرے گی جبکہ کام کرنے کے لیئے بالکل مجبور کردی جاوے + مزید بران زہر کو غیر مضرت رسان بنانے کی یہ کارروائی بہت زیادہ سستی کے ساتھ عمل مین آوے گی +

میرے مطب سے ایک تمثیل امورات مذکورہ کو صاف بیان کریگی + ایک طبیب کو اس امر کا یقین ہوا کہ ٹانگون پر کشادہ زخمونکے لیئے اوسنے ایک نادر دوا دریافت کرلی ہے - اوس طبیب کا بہت شہرہ ہوا + دوا کا عمل ایسا پر اثر ہوتا تھا کہ زخم معمولاً بہت ہی تھوڑے عرصہ مین اچھے ہوجاتے تھے - مواد ناقص جسم کے اندر محض زبردستی گھسا دیا جاتا تھا + اس طور سے ایک شخص کو جسکے کہ ٹانگ کی نلی کی ہڈی پر کاٹ کرنے والے گہرے زخم سراسر موجود تھے - بہت ہی جلد اس دوا سے آرام ہوگیا + لیکن جبکہ دو برس بعد پرانے زخم پھر پھوٹے تو وہ مریض ایک مرتبہ پھر اوس طبیب کے پاس گیا + افسوس کہ اس مرتبہ وہ مشہور دوا بالکل ناکامیاب ہوئی - ڈاکٹر نے گھبراکر یون سمجھایا کہ اب یہ زخم دوسری قسم کے ہین - اصلی مرض ایسا نہین تھا اور نئے مرض کو اوسکی دوا شفا کرنیکے قابل نہین ہی - بجز عضو کاٹ ڈالنے کے اور کچھ چارہ نہین رہا ہے + ایسے سائنس پر افسوس ہے + نیچر کیور طریق علاج کے غیر سند یافتہ معالج کے مقابلہ مین - ادویات کے ذریعہ علاج کرنے کا خاص حق رکھنے والا شخص کوئی بہتر طریقہ امداد پہونچانے کا نہین جانتا ہے بجز اسکے کہ ٹیکہ لگا کر مرض سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے (جیسے کہ چیچک سیتلا کی حالت مین) اور اعضا کو جنکی کہ غیر صحیح حالت کو وہ نہین سمجھتا ہے کاٹ کر علیحدہ کردیوے +

کشادہ زخمون کی حالت مین جو کہ اندر ہی اندر کاٹ کرتے چلے جاتے ہین ہمکو وہی یکسان سبب ملتا ہی جو کہ جملہ عوارض کے نیچے موجود ہے - یعنی جسم مین مادہ فاسد کا بار + اس بات سے زیادہ کوئی اور بات صاف نہین ہی کہ پیپ مین جو کہ متواتر خارج ہوتا رہتا ہی فارن میٹر (مادہ غیر - مادۂ فاسد) شامل ہوتا ہی + اسی موقع پر ہمکو ایک بہت ہی بڑھی ہوئی حالت سی ہمیشہ کام پڑتا ہی جسکا انحصار کہ ایک غیر معمولی اندرونی حرارت پر ہوتا ہے + یہ غیر معمولی اونچے درجہ کی حرارت جسکو کہ مین بخار سمجھتا ہون - اول ایک قسم کے جوش یا سڑن کی حالت مادۂ فاسد (فارن میٹر) مین پیدا کردیتی ہی جس سے بے سیلابی کے فروغ پانے مین بڑی مدد پہونچتی ہی + اسکے بعد فارن میٹر کی شکل مین بلحاظ مقدار حرارت تبدیلی عمل مین آتی

اگر ہم اس بات کو دلمین رکھین تو وہ طریقہ جس سے کہ ہم اس حالت کو تبدیل کر سکتے ہین اور خوف دلانے والی بے سیلائی کو مار سکتے ہین بالکل صاف معلوم ہو جاتا ہے + غیر معمولی درجہ کی اونچی حرارت کو ٹھیک کر دینا چاہیئے + میرے فریکشن باتھز اور اسٹیم باتھز اور غیر محرک غذا اس حرارت کے ٹھیک کرنیکے لیئے سب سے عمدہ وسائل ہین جو کہ ممکن ہو سکتے ہین۔ اسی طرح سے جس طرح سے کہ میرا سائنس آف فیشیل اکسپریشن ایک بہت ہی با اطمینان تھرمامیٹر یعنے مقیاس الحرارت کا کام دیتا ہے۔

میرے زیر علاج بیشمار مریض رہے ہین جو کہ مختلف قسم کے زخمون مین یعنی سرطانی زخم۔ سل کے باعث زخم۔ اور آتشکی زخمون مین مبتلا تھے + زیادہ حالتون مین جہان اصلی قوت بہت ہی گھٹ نہ گئی تھی اور جسم ادویات سے حد سے زائد بھر گیا تھا۔ ایسے زخم تعجب انگیز قلیل عرصہ مین شفا پا گئے + ان بہت سی کامیاب حالتون مین سے مین ایک ہی کا ذکر کرونگا جسکی کہ خاصکر سخت حالت تھی اور جسمین کہ شفا ہونے مین اوسط میعاد کے مقابلہ مین سہ گونہ سے شش گونہ وقت صرف ہوا +

پچاس برس کی عمر کا ایک شریف آدمی اپنے پاؤن اور ٹانگون مین گھٹنے تک کشادہ زخمون مین جنسے کہ مواد نکل رہا تھا مبتلا تھا + زخمون کا ایک گچھا کا گچھا تھا۔ ایکدوسرے سے ملے ہوئے کوئی تیس[۳۰] چالیس تھے۔ سب مین بڑا زخم پورا چار انچھ لانبا اور چار انچھ چوڑا تھا + بڑی بدبودار پانی سی پتلی پیپ متواتر اون سے خارج ہوتی تھی + عارضی طور سے تو اونکو آرام ہو گیا تھا۔ لیکن اون زخمون کی جگہین بعد کو ایسے زور سے کھجلانے لگی تھین کہ مریض اس کھجلاہٹ کو برداشت نکر سکا اور کھجلانیکے باعث یہ زخم پھر کھل گئے + یہ کھجلی اوس مادہ فاسد (فارن میٹر) کے جو کہ جلد کے نیچے موجود تھا تیزی کے ساتھ جوش مین آنے سے اور اوس بیحد گرمی سے جو اوسکی[۱] وجہ سے ٹانگ مین ہو گئی تھی پیدا ہوئی تھی + جیون ہی کہ زخم ازسرنو پھوٹ نکلے کھجلاہٹ بند ہو گئی + ٹانگ کے نیچے کے تمام حصہ کا رنگ گندمی مائل بہ سیاہ ہو گیا تھا۔ یہ ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ اس مین سڑن شروع ہو گئی تھی + کئی زخم ہڈی تک پہونچ گئے تھے۔ تمام طریقہائے علاج جنکا مریض نے استعمال کیا بیکار ثابت ہوئے اب صرف عضو کا کٹ ڈالنا یا کہ سڑن کے پھیلنے کی وجہ سے مرجانا ہی باقی رہگیا تھا۔ اور اپنی ناامیدی کی حالت مین وہ شخص میرے پاس آیا گو کہ میرے طریق علاج کا معتقد وہ ہرگز نہ تھا +

---

[۱] یعنے مادہ فاسد کے جوش کی وجہ سے +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مینے فوراً یہ بات دریافت کرلی کہ ہاضمہ
بالکل نادرست تہا + معدہ ہلکی سے ہلکی غذا کو بھی مناسب طور سے ہضم کرنے کے قابل نہ تھا -
پس جسم بھی تندرست خون پیدا نہ کرسکتا تھا - پھیپھڑے بھی اپنے افعال مین بے قاعدہ تھے +
اسوجہ سے یہ بات آسانی سے سمجھ مین آجاویگی کہ جسم کے اندر مادہ فاسد کا اجتماع بہت
زیادہ اور روزافزون ہوتا جاتا تھا + معدہ اور پھیپھڑون کی حالت ایسی تھی جس سے اس مادّہ فاسد
کی مقدار مین روزانہ بیشی ہوتی تھی + مریض کو کچھ اسکا خیال نہ تھا کہ وہ اس مرض بار مادّہ فاسد
مین مبتلا ہے جو کہ اوسکی بیمار ٹانگون کا باعث ہے + اسیلیے باعث وہ اس امر کو خیال مین نہ لاسکا
کہ بجائے محض ٹانگونکے مین کل جسم کے علاج کرنے پر اسقدر زور کیون دیتا ہون + ٹانگونکے اوپر زخمونکے
لیئے مینے محض پانی سے بھیگے ہوئے ہلکے کپڑے کی گدّیان تجویز کری تھین اور اونکو (گدیونکو) اونی کپڑے
سے ڈہکنا تجویز کیا تھا + مین نے ان باتون پر سب سے زیادہ زور دیا تھا کہ مریض غیر محرک غذا کا استعمال
کرے - خوب تازہ ہوا کھاوے - چار فریکشن سٹنر باتھ روزانہ لیوے اور قدرتی وسائل سے
روزانہ پسینہ لاوے + لیکن مریض نے ابتدا ہی سے ٹانگ پر گدیونکے استعمال مین بہت زیادہ توجہ کری
بمقابلہ اسکے کہ میری ہدایات متعلق غسل اور غذا پر چلے جن ہدایات کا مقصد کہ وہ نہین سمجھتا تھا +
نتیجہ یہ ہوا کہ نصف سال تک کنہین باتون مین بھی زیادہ بہتری نہ ہوی + آخر اوسکو میری
ہدایات پر اور نہ کہ خود اوسکے ہی خیالات پر من وعن چلنے کے لیے ترغیب دی گئی +
دیگر چھہ ماہ مین بہت ہی عمدہ نتائج حاصل ہوئے + زخم وسعت مین کم ہوگئے تھے
اور چہوٹون مین سے بہت سے بالکل اچھے ہوگئے تھے - تکلیف وہ کھجلاہٹ بھی بند
ہوگئی تھی - اور مواد کا بہنا قریب قریب بالکل موقوف ہوگیا تھا + عام حالت اور ہاضمہ
اب پہلے سے بہت زیادہ اچھے تھے اور پھیپھڑون کی خرابی کا ترقی کرنا بند ہوگیا تھا +
ان موافق علامات کی وجہ سے تقویت پاکر مریض نے اب میرے طریق علاج پر
بڑی کوشش کے ساتھ عمل کیا + دوسرے سال مین زخمون نے اپنی جگہ گھٹنے کے نیچے
سے تبدیل کرکے گھٹنے کے اوپر کرلی - نیچے کے زخم اچھے ہوکر گھٹنے کے اوپر از سر نو

پھوٹ نکلے + مرض اب پیٹرو کے زیادہ قریب آگیا تھا + یہ ایک بہت ہی عمدہ علامت تھی +
گھٹنے کے نیچے ٹانگ کی حالت دمبدم زیادہ تندرست ہوتی گئی + جبکہ اول کشادہ زخم گھٹنے
کے اوپر اوس جگہ پھوٹا جہان کہ پہلے کبھی نہین ظاہر ہوا تھا تو مریض کو یقین ہوا کہ میرا
طریق علاج بھی کسی کام کا نہین ہے کیونکہ زخم اب دھڑ کے زیادہ قریب آگئے + مین
نے اوسکو سمجھایا کہ یہ ایک بڑی بہتری کی بات ہے کیونکہ اب فارن مٹر (مادہ ناقص)
پیٹرو کی جانب جہان سے کہ وہ آیا تھا اولٹا واپس ہونے کی حالت مین ہے +
اوس نے اس کلام کی راستی دیکھی اور علاج کو باقاعدہ متواتر جاری رکھا + مگر قبل
اسکے کہ اوسکا ہاضمہ اور پھیپھڑے اسقدر مضبوط ہوگئے اور سدھر گئے کہ زخم مستقل طور پر
اچھے ہوگئے ہون - علاج تین سال تک جاری رکھا گیا + اسی کے ساتھ جلد کا رنگ بھی ٹھیک
ہوگیا + اس طریق مین میرے علاج نے ایک سخت مرض جسکو آدھا سیلی اور آدھا سرطانی کہین گے
اور جسکو اطبا نے لاعلاج قرار دیدیا تھا - اچھا کردیا + اور نہ آجکے دن تک ذرا بھی علامت
زخمون کے پھر اوبھر آنے کی معلوم ہوئی ہے +

زہردار کیڑے مکوڑونکا کاٹنا (ڈنک مارنا) - باولے کتون اور سانپ کا کاٹنا

خون مین سمیت ہوجانا - انسان کے خون کے ذرّون مین بہت ہی زیادہ اثر ہر چیز کا پہونچتا ہے
خون سے جبکہ فارن مٹر (مادّہ ناقص) چھوجاتا ہے تو اوسمین ایک قسم کی تیز حرکت پیدا
ہوتی ہے اور اوسکا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ کارروائی سڑن کا + پورے پورے
تندرست شخص کے خون مین بھی - باوجود اوسکی حالت جسمانی صحیح ہونیکے - زہریلے سانپ کے
کاٹنے سے علامات بخار کی قریب قریب سڑن کے ہمشکل پیدا ہوجاینگی +

جبکہ جسم مین بار مادّہ فاسد کا موجود ہے تو زہر بیشک بہت زیادہ تیزی سے اثر کریگا + یہ بات عیان
ہے + مادہ فاسد جوکہ بذات خود جوش کو جلد پیدا کرنے والا ہے بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اگر زہر خون مین
داخل ہوجاوے - خواہ کسی کیڑے یا سانپ کے کاٹنے سے ایسا ہووے یا کتے کے لعاب - پیپ - یا سڑن
سے پیدا ہوئی کسی دیگر شے سے ایسا ہووے + مادّہ فاسد کے بڑے بڑے اجتماع اسطریق مین ہوجاتے ہین
اور جسم کے اندر تیزی سے سڑتے ہین اور پس خطرہ بہت زیادہ بڑھا دیتے ہین + ایسی حالت مین

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

جسقدر زیادہ کہ مادہ فاسد[51] جسم مین موجود ہوتا ہی اوسیقدر زیادہ جوش خون مین اسطریق پر زہر پہونچ جانیسے پیدا ہو جاتا ہی + پس یہی وجہ ہی کہ شہد کی مکھیونکا کاٹنا ایک حالت مین تو بہت ہی زیادہ ورم پیدا کر دیتا ہے حالانکہ کسی دوسرے شخص مین اسکا اثر بمشکل مچھڑ کے کاٹنے سے زیادہ ہو + مینے یہ بھی دیکھا ہی کہ ایک شخص تو باؤلے کتّے کے کاٹنے سے پاگل ہوگیا حالانکہ دوسرے شخص پر جسکو کہ اوسی کتّے نے کاٹا تھا ایسا کوئی اثر نہوا جسکا کہ ذکر بھی کیا جاوے + سانپ کا زہر ایک شخص کی حالت مین تو باعث موت ہو جاویگا اور دوسرے کی حالت مین محض باعث بخار + انحصار ہمیشہ کاٹ کھانے پر نہین ہوتا ہے بلکہ اوس شخص کی حالت پر جو کہ کاٹ کھایا گیا ہے + یہی حالت خون مین زہر پھیل جانے کی بھی ہی جو کہ بہت ہی کامیاب اعمال جراحی کرنیکے بعد اسقدر زیادہ وقوع مین آتا ہے +

جوش و سٹرن کے میرے (دریافت کیئے ہوئے) اصول سے ایک وجہ باؤلے کتّون کے کاٹنے کے خاص اثرونکی سمجھ مین آتی ہی - لعاب کا زہر اول ایک پوشیدہ و ابتدائی حالت مرض کی پیدا کرتا ہی - تیز علامات صرف بعد مین نظر آتی ہین + اسکا زہر سبسے اول شکم کی رگون اور شکم کے اندر کے اعضا پر اثر ڈالتا ہی - یہ اثر سر اور دماغ مین نہین پہونچتے جبتک کہ (کاٹنے کے بعد) چند ہفتے نہو جاوین + تب ہی ایسا ہوتا ہی کہ مرض نامی ہیڈروفوبیا[52] کے علامات تشنجی اپنا اظہار کرتے ہین + باؤلے کتونکا ہاضمہ اور بھوک جیساکہ مجھے اکثر اوقات موقعے دیکھنے کے ملے ہین ہمیشہ بالکل غیر صحیح[53] پائی جاویگی +

واقعہ مندرجہ ذیل سے سانپ کے کاٹنے کے اثر کا حال معلوم ہو جائیگا +

ایک لڑکے کے سر مین سانپ نے کاٹ کھایا جبکہ وہ لڑکا جنگل مین لیٹا ہوا تھا + اُسکا اثر یہ ہوا کہ سپیڑ مین ایک حالت تشنج کی پیدا ہوگئی جسکی وجہ سے کہ اوس لڑکے کو پندرہ گھنٹہ تک پیشاب نہ اوترا + اوسکی جان بڑے خطرہ مین تھی + میری طرز علاج کا استعمال اُسوقت کیا گیا اور پورے جسم کے اسٹیم باتھ اور مقامی اسٹیم باتھ کے ذریعہ سے لڑکے کو وافر پسینہ جلد لایا گیا - اور اسکے ساتھ ٹھنڈک پہونچانے والے فریکشن باتھ اور پوری پوری غیر محرک غذا بھی ضروری تھین + تھوڑے ہی عرصہ مین تمام خطرہ رفع ہوگیا اور لڑکے نے بہت سا پیشاب کیا +

---

[51] مادہ فاسد مین جوش و سٹرن کے آنے سے مراد ہے + [52] لفظ یونانی زبان کا ہی اسکے لفظی معنی پانی سے ڈرنے کے ہین - اصطلاح مین اوس مرض کو کہتے ہین جو کہ باؤلے کتّے کے کاٹنے سے ہو جاتا ہے + [53] یعنے اعتدال سے بہت زیادہ یا بہت کم +

اگر اب پھر ہم مختلف قسم کے زہرون کے (خواہ کسی سبب سے ہون) خون مین پھیل جانے پر نظر ڈالین تو ہمکو یہ بات ہمیشہ ملتی ہے کہ انکے ابتدا مین مضروب حصہ جسم مین ورم آجایا کرتا ہے + اونچے درجہ کا بخار اور بڑی گرمی معلوم ہوا کرتی ہین گو کہ ابتدا مین صرف مقامی ہی ہون + آخرالذکر (یعنی بخار) کو قابو مین لانا ہمارا اول کام ہونا چاہیئے - اوس حصہ کو ٹھنڈ پہونچانا سب سے زیادہ کارآمد ہوتا ہے + خون مین زہر پھیل جانے کی سخت حالتون مین یہ اکثر اوقات ضروری ہے کہ زخم کو براہ راست جسقدر کہ جسم کا زخمی حصہ اجازت دیوے - پانی مین اور اگر ممکن ہو تو بہتے ہوئے پانی مین رکھکر ٹھنڈ پہونچائی جاوے + اور اگر اوس حصہ کو سرد پانی مین رکھا نہ جاسکے تو سرد پانی کی کپڑے کی گدیان برابر اوسپر رکھنی چاہیئین + اسی وقت مین میرے فریکشن سٹز اور ہپ باتھ کا استعمال بھی باری باری سے کرنا چاہیئے +

ذرا کم درجہ کے ضربات سے مثلاً شہد کی مکھی کے کاٹنے سے - ایک قسم کا ورم پیدا ہو جاتا ہے جو کہ کچھ وقت تک رہتا ہے اور پھر بغیر اپنے کچھ اثر پیچھے چھوڑنے کے غائب ہو جاتا ہے + اس موقع پر یہ کہنا چاہتے ہین کہ کیڑے مکوڑے عموماً اونہین حصون جسم پر حملہ کرتے ہین جن مین کہ فارن میٹر (مادہ غیر مادہ فاسد) کے اجتماع سب سے زیادہ موجود ہوتے ہین + کپڑے کی اوس قسم کی گدیان جنکا کہ ذکر ہو چکا ہے ایسی حالتون مین زخمی حصہ کے آرام کرنیکے لیئے بہت کافی ہونگی + ایسی گدیان جسم کو اوسکے اندر سے زہر خارج کرکے شفا حاصل کرنیکی کوششون یا مادہ (زہر) کو لعاب دار شے کے اندر ملفوف کرکے اوسکو غیر مضرت رسان بنانے مین - امداد پہونچاتی ہین +

جب کہ ورم پھیلنے لگتا ہے اور اپنے قریب کے حصہ تا ۔ے جسم کو اندیشہ مین ڈالتا ہے تو خطرہ سر پر موجود ہے اور اب وقت کو ضائع کرنے کا موقع نہین ہوتا ہے + جس حصہ پر کہ اثر موجود ہے اوسکو سرد پانی مین رکھنا چاہیئے - یا اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہووے تو اوسکو بھیگی ہوئی گدیون مین لپیٹ دینا چاہیئے + جب کہ حالات اس امر کی اجازت دیوین تو میرے بھاپ کے غسل (ملاحظہ کرو صفحات ۱۰۱ لغایت ۱۰۶) - جنکے بعد (فوراً) فریکشن سٹز یا ہپ باتھ لیئے جاوین - اوسی دم آرام پہونچاوینگے + فریکشن باتھ کا استعمال علیحدہ بھی کرنا چاہیئے - اور اگر خطرہ موجود ہے تو اونکو ہر دو ۲ دو ۲ یا تین ۳ تین ۳ گھنٹہ بعد پھر لینا چاہیئے + اس طریق مین بخار کی گرمی کو خارج کرنے سے شفا کی جانب ایک بڑا قدم بڑھایا جاتا ہے + فاقہ کرنا بہتر ہے یا اگر کھایا بھی جاوے تو صرف بغیر چھنے ہوئے آٹے کی تھوڑی سی روٹی اور پھل کھا لینا چاہیئے + ٹھنڈے غسلون کے بعد گرمی حاصل کرنیکے لیئے

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

یہ عمدہ طریقہ ہے کہ دہوپ مین بیٹھین اور اگر ممکن ہو تو کچھ محنت کھلے ہوئے میدان مین گہر کے باہر کرین + اگر مضروب یا زخمی حصے بھی سخت ہوگئے ہون تو جزوی اسٹیم باتھ (یعنی جسم کے کسی حصون کے بھاپ سے غسل) دینے کی جسکے بعد کہ ٹھنڈک پہونچانے والا ایک فرکیشن باتھ ہمیشہ لیا جانا چاہیئے - خاصکر سفارش کیجاتی ہے + اسٹیم باتھ سے پسینہ آتا ہے جس سے کہ فارن میٹر بہت بہت مقدار مین نکل جاتا ہے +

اس سے ہم یہ بات اخذ کرتے ہین کہ ان ضربات سے بھی ایک حالت بخار پیدا ہوتی ہے اور یہ کہ اس بخار کو مغلوب کرنا ہمارا سب سے اول کام ہونا چاہیئے +

ایک نوجوان شخص کے بائین ہاتھ مین جسکی کہ مشکل سے بیس سال کی عمر ہوگی اُسوقت تک جب کہ وہ کھیتون مین تھا ایک زہریلے کیڑے نے کاٹ کھایا - ڈنک مارتے وقت کچھ ایسی تکلیف نہوئی تھی اور مقام مضروب بھی صرف تھوڑا ہی سا سوجا تہا - پس پھر کوئی توجہ اسپر نہ کی گئی + چند گھنٹو نکے بعد تکلیف شروع ہوئی اور ہاتھ سوجنے لگا + تھوڑی دیر مین کل ہاتھ سوج گیا اور حکماء جو کہ بلائے گئے اُنہون نے بتلایا کہ خون مین زہر پھیل گیا ہے اور کہا کہ سوا ہاتھ کے کاٹ ڈالنے کے اور کوئی چارہ معلوم نہین ہوتا ہے + اتفاق وقت سے کوئی شخص میرے طریق علاج کا جاننے والا وہان موجود تھا اور پس میرے طریق علاج کا استعمال کیا گیا - خاصکر اس وجہ سے کہ ہاتھ کے کاٹنے کا عمل ایسا نہ تھا کہ اوس مصیبت زدہ کو اوس عمل کے کرانے کی بڑی رغبت ہوتی + مقامی اسٹیم باتھ لئے گیے اونکے بعد فوراً ہی فرکیشن ہپ باتھ اور کبھی کبھی ہپ باتھ تنہا بھی لیئے گئے + ایسا کرنے سے امداد پہونچی اور ورم کا بڑھنا رک گیا + غسلو نکے بیچ کے وقت مین سرد پانی کی گدیان رکھی گئین + مریض کو کھلے ہوئے میدان مین خاصکر دہوپ مین محنت جسمانی بھی کرنی پڑی تاکہ پسینہ زیادہ آوے + اس سادہ طریقے مین ڈنک کا ہر ایک نشان جلد جاتا رہا - اوسکے ساتھ مریض کی عام حالت تندرستی کو بھی بہت ہی بڑا نفع پہونچا +

عورتون کی بیماریان

عورت کے جسم کی بناوٹ پیچیدہ ہونے کی وجہ سے عورات کو امراض متعلق بہ آلات تناسل زیادہ تر ہوا کرتے ہین + یہ خرابیان اکثر اوقات بیحد تکلیف دہ ہوا کرتی ہین +

علاوہ اون خرابیون کے جو کہ حیض حمل۔ وقت زائیدگی۔ نیز درمیان دردزہ۔ وزمانہ شیرخوارگی کے متعلق قدرتی کارروائیون مین ہوا کرتی ہین ۔ بعض دیگر شکایات بھی اکثر دیکھنے مین آتی ہین + یہ شکایات صریحی طور سے موجودہ زمانہ کی غلطیون سے جسکے ہمراہ شہوت پرستی۔ زیادہ خوری اور بدراہی موجود ہین ۔ پیدا ہوتی ہین ۔ اور انہین سے عورت کے جسم کے اندر مزمن اور مضرت رسان خرابیون کی بنیاد پڑتی ہے + جملہ اون مسلسل غیر صحیح حالتون کے ۔ جنکے آرام کرنے مین کہ پیشہ طبابت قریب قریب بالکل بیفائدہ کوشش کرتا ہے ۔ یہی اسباب ہین +

اب سوال یہ ہے کہ امراض کا پتہ لگا کر یعنی یہ خرابیان جو کہ مخصوص بہ مستورات ہین کہان سے پیدا ہوتی ہین ؟ عورات کے غلط طریقہ معاشرت۔ جسمانی تندرستی کی طرف عدم توجہی۔ کھلے ہوئے میدان مین باقاعدہ محنت نکرنے۔ جسمانی ضروریات کو فے الفور اور قدرتی طریقہ مین رفع کرنے مین عدم توجہی۔ عیش وعشرت کی بڑی تلاش اور قدرت یعنی نیچر کے راستہ سے بہت سی کم وبیش ضروری باتون مین انحرافات سے ان سبکا سلسلہ ملایا جاسکتا ہے +

یہ تمام قوتین۔ بہت سے طریقون مین ملکر۔ عورت کے بے انتہا نازک جسم پر بہت ہی جلد اثر کرتی ہین ۔ پس اس مین کوئی تعجب نہین کہ عورت کے جسم مین سے برداشت کرنیکی طاقت دور ہوجاتی ہے اور بیشمار خرابیان اوسمین پیدا ہوجاتی ہین +

اور اسکے خلاف ہو کیسے سکتا ہے جفاکش دیہاتی عورت (گوکہ ہمیشہ قدرت کے موافق وہ بھی نہین رہتی ہے) اور شہر کی رہنے والی شریف زادی کے درمیان مقابلہ کرنا ہی میرے کلام کی سچائی ثابت کرنیکے لئے کافی ہے + پس اگر عورت کے جسم مین اکثر اوقات بیشمار امراض (کچھ موروثی امراض اور کچھ ذاتی غلطیونسے پیدا ہوئے امراض) موجود رہتے ہین ۔ تو میرا طریق علاج جو کہ ان تمام مختلف شکایات کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنیکے قابل ہے اوسیقدر اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے +

اور یہ ایک موقع مبارکبادی کا ہے کہ عورتون اور لڑکیون کے درمیان مین ہی ایسا ہوا ہے کہ میرا طریق علاج اسقدر جلد اختیار کر لیا گیا ہے ۔ اسکا آسان و بے خرچ ہونا (انکے لئے اسکو قبول کرنیکی) کچھ کم وجہ نہ تھی + گئی ہوئی تندرستی کے حاصل ہو جانے نے اونکو میرے طریق علاج کے اعتباری کے متعلق پورا پورا اطمینان دلایا ہے + اس بات پر کہ کیون اور کس لیئے ایسا ہوتا ہے بغیر زیادہ بحث کیئے ہوئے اونکو اس طریق علاج کے (جو کہ قدرتی باتون پر مبنی ہے) نادر اثرونکا یقین ہو گیا ہے ۔ اور وے اسکی بڑی زبردست مرید بن گئی ہین +

اسکے ساتھ میرے نئے طریقہ تشخیص یعنی سائینس آف فیشیل اکسپریشن سے نے دوستون کا احاطہ بہت ہی وسیع کر لیا ہے + چونکہ آلات تناسل کے کسی قسم کے امتحانات کی ضرورت اسمین نہین رہتی اسوجہ سے عورات کی ہمدردی اسکے جانب ضرور ہو ویگی ۔ یہ امتحانات ہر ایک عورت کو بہت ہی ناگوار معلوم ہوتے ہین ۔ اور اس (نئے طریقہ تشخیص) کے ذریعہ سے جسم کی ٹھیک ٹھیک حالت تعجب انگیز صحت کے ساتھ معلوم کر لی جا سکتی ہے +

عورت ذات کے لیے یہ بات خاص ضرورت کی ہے کہ اونکے مرض کا سبب دریافت کر لیا جاوے اور کسی ایسے مرض کو جبکی کہ جڑ زیادہ دور تک چلی گئی ہے معلوم کر لیا جاوے + اسوجہ سے کہ عورتین اور لڑکیین اپنا ڈاکٹری امتحان کرانے مین پس و پیش کرتی ہین ۔ بڑے بڑے امراض کی جانب سے بسا اوقات بے پروائی اختیار کر ہی جاتی ہے +

اور عورتون نے کسقدر شکور اپنے تئین ظاہر کیا ہے کہ میرے طریقہ (تشخیص) نے جیسا کہ مذکور ہوا ۔ اوزارات کے ذریعہ سے آلات تناسل کے ناگوار امتحانات کو دفعتہً ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا +

میرے طریقہ علاج کو جسکو کہ بوجہ اسکے عملی اثرون کے عورتون نے بہت ہی جلد قبول کیا ہی بہت ہی بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہی + جیسا کہ ذکر کر چکے ہین یہ بات اسیوجہ سے ہوئی ہے کہ خصوصاً عورتون اور لڑکیون مین میرا طریقہ علاج پورا پورا اختیار کیا گیا ہے - اسکے مجرّب ہونیکا یہ ایک معقول ثبوت ہے + خواہ مرض جس مین کہ عورت مبتلا ہی کوئی ہی ہو - لیکن میرا طریقہ شفا بخشی مریضہ کو وہ آرام پہونچا دیتا ہے جسکی کہ بہت عرصہ سے آرزو تھی +

حیض مین خرابی حیض سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیدا کرنے کے لیئے حالت طیاری کی ہمیشہ موجود ہی + جب تک کہ حمل قرار نہین پاتا اوسوقت تک حیض کے خون کا اجراء بغیر اسکے کہ اسکا مقصد پورا ہو گیا ہو - ہوتا رہتا ہے لیکن تندرست شخص مین اس کارروائی کے ساتھ نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے اور نہ کوئی ناخوشی معلوم ہوتی ہے + اگر ایسی بات معلوم ہو تو یقین کے ساتھ یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ جسم مین مادہ ناقص کا بار موجود ہے +

میرے برسون کے تجربہ نے یہ بات مجھے دکھلائی ہے کہ عورت کے جسم مین اس قدرتی کارروائی کا جسکا کہ بیان ہو رہا ہی (یعنی حیض کا) تعلق صورت ہلال یعنی چندرمان کی شکل سے ہی + مین کہونگا کہ پوری تندرست عورت مین حیض پورے چاند کے دن (پورنماشی کو) ظاہر ہونا چاہیئے - تین سے چار دن تک جاری رہنا چاہیئے اور ٹھیک ٹھیک انتیس (۲۹) دن گذرنیکے بعد ظاہر ہونا چاہیئے + اون عورتون کو جنکو کم کرنے مین کہ یا اسوقت کے قریب حیض نہین ہوتے اس امر کا یقین دلا دینا چاہتا ہین + مین بار مادہ فاسد کا موجود ہے - اور اسیقدر بار بھی زیادہ موجود ہے مستورات ہین کہان سے کے دن (پورنماشی) سے زیادہ دور ہو گیا ہو گا تندرستی کی طرف عدم توجہی - کھلے رہا ہو گا اگر حیض صرف دو ہفتہ یا تین ہفتہ بعد لوٹ و ریات کو فی الفور اور قدرتی طریقہ مین رہین - آجکل بد قسمتی سے دونون علامتین بہت تلاش اور قدرت یعنی نیچر کے راستہ سے

نیچر مین ہر ایک شے مین ہمیشہ تبدیلی ہی ان سبکا سلسلہ ملا یا جا سکتا ہے +

حیض سے بھی ہمکو ایک متواتر فروغ و زوال اور عورت کے لیے انتہا نازک جسم پر بہت ہی جلد اور لڑکیون کے ایام حیض بمقابلہ اوس کے جسم مین سے برداشت کرنیکی طاقت ا ہو جاتی ہین +

له یعنے پورنماشی کے وقت یا پورنماشی کے قریب +

عورتون کی بیماریان

ایام حیض مین خاموشی اختیار کرنے اور ہر قسم کے جوش سے بچنے کی سفارش ہر ایک اوس عورت سے کیجاتی ہے جو کہ ناگوار بلکہ بہت خراب نتایج سے بچنا چاہتی ہے۔ اس بات کے دیکھنے کا مجھے اکثر اتفاق ہوا ہے + حاملہ عورت کے ساتھ مین یہ بات خاص کر ہوتی ہے + حاملہ عورتون کے تمام خیالات اور اونکے تمام افعال کا اثر رحم کے اندر بچہ کے بڑہنے پر پڑتا ہے + مجھے تجربہ نے یہ بات دکھلائی ہے کہ وہ امراض جو ان ایام مین ہوجاتے ہین سب سے زیادہ خراب اثر رکھتے ہین +

یہ قدرتی کارروائیان جو کہ عورت کے جسم کے اندر ہوتی ہین۔ غور سے دیکھنے والے شخص کے لیئے دیگر قابل لحاظ امورات بھی ظاہر کرتی ہین + قدرت کے قوانین اصلی کی اپس مین ایک تعجب انگیز وحدانیت کا عجیب ثبوت ان امورات سے ملتا ہے + اس بارہ مین مین نے اپنی چھوٹی کتاب سائنس آف فیشل اکسپریشن کے اندر مشرح بحث کرلی ہے اسکی جانب مین اون لوگون کو جنکو کہ اس مضمون سے دلچسپی ہے مایل کرونگا +

جیسے کہ مذکور کرچکا ہون اگر اجراے حیض بہت زیادہ ہون یا بہت قلت کے ساتھ ہون اعاطہ بہت ہی دسخت یا بےقاعدہ طور پر ہون تو ان سب سے ایک یقینی ثبوت مادہ ناقص کے بارکے نہین رہتی اسوجہ سے عورات کی [illegible] یہ ہے کہ یہ بیماری کی حالت کس طور سے اچھی کرنی چاہیئے ؟ بہت ہی ناگوار معلوم ہوتے ہین۔ اور اس کبھی ہہین دہوکا نہین دیتا ہے + ناقص ہاضمہ جو کہ پیڑو مین تعجب انگیز صحت کے ساتھ معلوم کرلی جاسکتی ہونے سے پیدا ہوا تھا۔ خرابی حیض کے قبل عورت ذات کے لیے یہ بات خاص ضرور ہر وقت اور قدرتا رہا کرتا ہے + اگر ہم ہاضمہ کو درست کر دیوین جاوے اور کسی ایسے مرض کو جسکی کہ جڑ زیادہ رکھین۔ اور پیڑو کے اندر کی غیر صحیح اونچے درجہ اسوجہ سے کہ عورتین اور لڑکیین اپنا ڈاکٹری امتحان ناگوار نتایج خود بخود دور ہوجاوینگے +

امراض کی جانب سے لیما اوقات بے پروائی کی جاتی مین مادہ فاسد بار کے لحاظ سے تجویز کیئے جاتے ہین اور عورتون نے کسقدر مشکور اپنے تئین ظاہر کیا ہے سایل حیض کی خرابیوئین بہت ہی مجرب ثابت ہوئے ہین

کے ذریعہ سے آلات تناسل کے ناگوار امتحان ہاضمہ +

جیساکہ حاصل شدہ شفایابیون سے کافی طور پر ثابت ہوگیا ہے +

مجھے یقین ہے کہ حیض کا خون جسم کے اندر خلطون کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ نطفہ قرار پانے پر یہ خون اوسنے بچے کی پرورش کرنے مین صرف ہوتا ہے + اور یہ صحیح بات ہو کہ رحم کے اندر بچے کے بڑہنے کے لیئے وہ ایام جو پورے چاند کے قریب کے ہوتے ہین بہت ہی نازک ہوتے ہین۔ یعنی کہ وہ دن جنمین کہ تندرست نہ کہ حاملہ عورت مین حیض کا اظہار ہوا کرتا ہے +

اسقدر مجکو اس بات کا بھی یقین ہے کہ وہ امراض جنکا تعلق کہ رحم سے ہے جیون جیون چاند بڑہتا جاتا ہے تیون تیون زیادہ خراب ہوتے جاتے ہین۔ جیون جیون چاند گھٹتا جاتا ہی تیون تیون اچھے ہوتے جاتے ہین + ان کارروائیون سے بھی صاف طور سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نیچر کے ساتھ انسان کسقدر زیادہ بندہا ہوا ہے +

اون واقعون کے۔ جو کہ میرے تجربہ مین آئے ہین اور جنسے کہ ایام[۱] مذکورہ کا قابل قدر ہونا ظاہر ہوتا مفصل حالات کا سننا ناظرین کے لیئے باعث غیر دلچسپی نہوگا +

اول واقعہ ایک حاملہ عورت کا ہی جسکو کہ چوہون کا ایسا زیادہ خوف تھا جو کہ بیان سے باہر ہے + ایک دن اوسکے ننگے ہاتھ پر ایک چوہا دوڑ گیا۔ یعنی ٹھیک ٹھیک اوسوقت مین جب کہ دوسری[۲] صورت مین اوسکو حیض روان ہوئے ہوتے +

یہ بات کہ وہ عورت کسقدر ڈر گئی تھی اس امر سے جانی جاسکتی ہی کہ وہ عورت اس واقعہ کو اپنے دل سے دور نہ کرسکی۔ رات کو خواب مین بھی اوسکو اسیکا خیال رہتا تھا + چند مہینہ کے بعد جبکہ اوسکے بچہ پیدا ہوا تو اوس بچہ کی بانہہ پر ایک چوہا۔ یعنی ایک مقام ٹھیک ٹھیک چوہے کی شکل کا اور اوسکے برابر بڑا معہ چوہے کی ایک خوبصورت دم کے جسپر کہ بہت باریک بال تھے۔ موجود ملا + لیکن یہ کل مقام بقیہ بانہہ کی سطح کے ہموار تھا۔ اور سپر ایک خاص قسم کے بھورے بال بعینہ چوہے کے سے موجود تھے +

ایک دوسرا واقعہ ہے۔ ایک عورت چھٹی بار حاملہ تھی + خود اوس عورت کے نیز اوسکے شوہر اور پانچون بچون کے بال سیاہ تھے + موجودہ ایام حمل مین ایک لڑکی جس سے کہ اوسکو بہت ہی محبت تھی اوسکے ساتھ روزانہ رہتی تھی اس بچہ کے بال چمکیلے سرخ لہرانے دار و گھونگر والے تھے اور

---

[۱] مراد ہی اون ایام سے جنمین کہ حاملہ عورت کے اگر وہ حاملہ نہوئی ہوتی اجرائے حیض ہوا ہوتا + [۲] یعنی اگر وہ حاملہ نہ ہوئی ہوتی +

بہت زیادہ تھے - اس قسم کے بال بہت ہی کم دیکھنے مین آتے ہین + وہ عورت اس لڑکی کو بڑی شفقت سے عزیز رکھتی تھی اور یہی دلی آرزو رکھتی تھی کہ خود اوسکے بچہ کے بھی ایسے ہی بال ہووین + یہ خواہش اوسکے اُن ایام مین جبکہ اوسکو معمولی[1] حالت مین حیض ہونے چاہئین تھے - بہت ہی نمایان ہوجاتی تھی - اور بسا اوقات وہ اس بات کو خواب مین بھی دیکھتی تھی + پانچ مہینہ مین اوسکے ایک لڑکی پیدا ہوئی + شکل وصورت مین تو یہ اپنے والدین سے ملتی تھی لیکن بال اوسکے ٹھیک ٹھیک ویسے ہی عجیب سرخ نکلے جیسے کہ لڑکی مذکورہ کے تھے +

ایک تیسرا واقعہ جوکہ (وہ دونو نکے مقابلہ مین) کچھ کم عجیب نہین ہے مندرجہ ذیل ہے + ایک لیڈی مع اپنے چھوٹے کتے کے گاڑی مین جارہی تھی + کُتا کسی گذرنے والی شئے[2] کا گرویدہ ہو کر گاڑی سے دفعتًا ایسا کودا اور کمبختی کی وجہ سے ایسا گرا کہ گاڑی کا پہیہ اوسکے سر کو گذر گیا + اس واقعہ سے اُس لیڈی کو ایسا صدمہ پہونچا کہ وہ کتے کے کچلے ہوئے سر کے نظارہ کو فراموش نکرسکی + اوسکو صرف چند ہی ماہ کا حمل تھا - اور جبکہ چھہ ماہ بعد اوسکے بچہ پیدا ہوا تو مردہ پیدا ہوا - سر اوس بچہ کا بالکل کچلی ہوئی شکل کا تھا +

مین ایک چوتھے واقعہ کا بھی ذکر کرونگا + ایک عورت کے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جسکا کہ دہن ایک کان سے دوسرے کان تک کھلا ہوا تھا + پیدا ہونیکے بعد فورًا وہ مرگیا + اس خراب ساخت (بناوٹ) کا سبب ایک خوف کا ہوجانا ہوا تھا جوکہ اوس مان کو ایک نقال کے بڑے منہ والے بنے ہوئے چہرہ[2] کے دفعتًا دیکھنے سے ہوا تھا + وہ ایسی خوف زدہ ہوگئی تھی کہ کئی رات تک وہ سو نہ سکی تھی + یہ بات اوسکے ایام حیض[3] مین ہی ہوئی تھی ورنہ (اسکا) اثر ایسا نمایان نہوا ہوتا +

پس ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ بچون کی مختلف خصلتون اور مزاجون کا انحصار اکثر اون حالتون اور کیفیتون پر ہوا کرتا ہے جوکہ اونکی ماؤن کی اونکے زمانہ حمل کے اون ایام مین رہی ہون جنمین کہ اون اوقات[4] پر حیض ہونے چاہئین + اگر وے غمگین اور ہر شئے کو باعث خرابی سمجھنے والی رہی ہونگی تو یہ حالت بچون مین بھی تاخیر یا تعجیل کے ساتھ نمودار ہوگی + غصہ - بزدلاپن - جراءت - کلیپٹومینیا (یعنے سرقہ کی طرف مائل ہونیکی دیوانگی) دہوکہ دہی

[1] یعنی اُن دنونمین جبکہ اوسکو حاملہ نہونیکی حالت مین حیض ہوا کرتے تھے + [2] مراد ہے اوس مصنوعی چہرہ سے جوکہ سانگ مین اور تماشونمین مثلاً رام لیلا وغیرہ مین اکثر تماشائی اپنے منہ پر لگا لیتے ہین + [3و4] یعنے اون دنون سے مراد ہے جبکہ اوسکو حاملہ نہونیکی حالت مین ایام حیض کے ہوتے تھے +

لالچ اور تمام دیگر عمدہ اچھی اور بُری علامات کا سلسلہ ایک ہی سبب سے ملایا جا سکتا ہے +

ان سے ہمکو یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ وہ تمام بیرونی قوتین جوکہ ہمارے حواس پر اثر ڈالتی ہین یعنے جوکہ ہمارے دماغی اعضا پر اثر ڈالتی ہین - وے اپنی خاص قوت کو اوسی جگہ صرف نہین کر دیتین - بلکہ اعصاب کے ذریعہ سے پہونچکر پھیپڑو اور پیٹ کے اندر آلات پر اثر ڈالتی ہین + اگر پڑہنے والے نے بخار کے میرے اصول کو بغور سمجھا ہے - تو اوسکو معلوم ہو جاویگا کہ مین پیڑو کو تمام امراض کے سبب کے پیدا ہونے کی جگہہ سمجھتا ہون + میرا اصول جوکہ پیڑو کو جسم انسانی کے اندر ہمیشہ ایک خاص آلہ خیال کرتا ہے - اوسکی عمدہ اور پورے طور سے مدد مذکورہ بالا واقعات سے ہوتی ہے - اور میرا طریقہ شفا بخشی اوسکے ساتھ ہی ساتھ ایسے ثبوت بہم پہونچاتا ہے جنکی کہ تردید ہی نہین ہوسکتی +

رحم کا ٹلجانا - پسّاری کا استعمال - یہ خرابی بھی اوسی یکسان سبب یعنے رحم مین مادہ فاسد کا بار ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہے + اس موقع پر بھی مادۂ ناقص اندرونی گرمی اور دباؤ پیدا کرتا ہے جسکی وجہہ سے کہ رحم بباعث طاقت مقابلہ کی کمی کے آگے بڑھ آتا ہے + یہ حالت ایسی ہی ہے جیسے کہ آنت اُترنے کی - جسکا ذکر صفحہ ۲۸۹ پر ہوا ہے +

اس خرابی کا اصلی سبب پرانے اطبا ذی علم کو معلوم ہی نہین + اس معاملہ کی تہہ تک وہ بہت ہی کم پہونچتے ہین - بلکہ محض ایک ربڑ کا چھلّا یا دیگر پسّاری اندام نہانی مین رکھہ دیتے ہین اور اس طرح پر رحم کو پیچھے روک دیتے ہین - کتنے زیادہ مریضان میرے تجربے مین آئے ہین جو کہ ایسے چھلے پہنے ہوئے تھے - ان سے چندے آرام ملسکتا ہے مگر سبب کو وہ ہرگز دور نہین کر سکتے +

ہمارے طریق علاج کے استعمال سے وہ اندرونی دباؤ جسکی وجہہ سے کہ مرض عود کر آتا ہے جلد کم ہو جاتا ہے - مادۂ ناقص خارج ہوگیا تو بس چھلے کا استعمال غیر ضروری ہوگیا - اور ساتھہ ہی ساتھ مرض کے از سر نو ہو جانیکا احتمال جاتا رہا +

سلہ انگریزی کا لفظ ہے - ایک آلہ ہے جوکہ لکڑی - موم جامہ یا اسی قسم کی اور کسی شئے کا بناتے ہین اور عورت کے اندام نہانی مین اس غرض کے لیئے رکھدیتے ہین کہ رحم کے منہ اور گردن کو سہارا لگا تا رہے اور اُسکو نیچے کو نہ گرنے دیوے +

عورتون کی بیماریان

اور یہی بات رحم کے ترچھا ہوجانیسے بھی متعلق ہی + یہ بھی بالکل اوسی طریقسے پیڑو مین اندرونی تناؤ کی زیادتی سے ہوجایا کرتا ہی + آخرالذکر (یعنی پیڑو) مین اسقدر مواد ناقص کا بار ہوجاتا ہے کہ رحم اپنی اصلی جگہ سے ہٹ جاتا ہی - یعنی اسمین ٹیڑھاپن آجاتا ہی - اس خرابی کو اوسی طریق علاج کی ضرورت ہوتی ہی + یہ بات کہ یہی علاج اسکا صحیح علاج ہی اون شفایابیون سے ثابت ہوتا ہی جو کہ میرے طریقہ شفابخشی کے ذریعہ حاصل ہوئی ہین + تجربہ اس بات کو دکھلاتا ہی کہ اعمال جرّاحی سے یا ہاتھ کے ذریعہ سے اوسکو ٹھیک کرنا اعضاء متعلق کو دائمی نقصان پہونچاتا ہے +

بانجھپن - یہ امر قابل افسوس ہے کہ بہت سی عورتین جو کہ مجھ سے مشورہ لینے آتی ہین وہ اپنا دلی دکھ مجھسے کہتی ہین اور اس بات کا رنج ظاہر کرتی ہین کہ اونکی شادی کرنے سے کوئی اولاد اونکے نہین ہوئی + اور باوجود اس بات کے وہ یہ بھی سمجھتی ہین کہ وے بہت ہی تندرست ہین + بیشک یہ سخت غلطی ہے - کیونکہ بانجھپن ہمیشہ زیادتی بار مادہ فاسد کے ہونے پر دلالت کرتا ہی خصوصاً آلات تناسل مین خصیۃ الرحم مین فیلوپین ٹیوبس[۱] مین - اور رحم وغیرہ مین - بعض حالتون مین - بلحاظ مقدار بار مادّہ فاسد نطفہ قرار پاسکتا ہے لیکن پیڑو مین مادّہ فاسد کے اکٹھا ہوجانیکی وجہ سے سوزش اسقدر زیادہ ہوجاتی ہی کہ اوسکے باعث جو کھنچاؤ یا دباؤ ہوتا ہے اوس سے اسقاط حمل ہوجاتا ہی یا زائیدگی قبل از وقت وقوع مین آجاتی ہے + اسقاط عموماً ایام حمل کے شروع کے چار ماہ مین ہوا کرتا ہے اور اسمین کسی ایسے ہی اتفاقیہ سبب سے امداد پہونچتی ہے مثلاً کسی قسم کا جوش - خوف - یا دہشت - یہ تمام باتین مادہ فاسد مین زیادہ جوش پیدا کرنیکی قابلیت رکھتی ہین + کمر سے کسکر پٹیان باندھنا ایک دوسرا سبب ہی جس سے کہ اسقاط کو مدد پہونچتی ہے +

دیہات مین جہانکہ عورات بمقابلہ شہر والونکے بہت زیادہ حفظان صحت کے قواعد کے موافق رہتی ہین اسقاط حمل سے بہت کم لوگ واقف ہین + میرے دیکھنے مین ایسی عورتین آئی ہین جو حاملہ پن کے ساتوین ماہ تک ناچنے مین شریک ہوتی رہی ہین اور بعد کو کچھ بھی خرابی نہین ہوئی +

اسقاط حمل کا ہونا صرف اوسکے سبب یعنی آلات تناسل کے بار (مادۂ فاسد) کے دور کردینے ہی سے روکا جاسکتا ہے +

---

[۱] یہ وہ نالیان ہین جو کہ رحم کے بالائی سرے سے نکلکر کوکھ تک گئی ہین + انکو ایک حکیم فیلوپیس نامی باشندہ مدینہ نے سولہوین صدی مین دریافت کیا تھا بوجہ اوسکے نام سے انکو پکارتے ہین یعنی فیلوپین ٹیوبس - فیلوپین یعنی جنکو نسبت ہے فیلوپیس سے - اور ٹیوبس یعنی نل یا نالیان یعنی وہ نل یا نالیان جنکو کہ فیلوپیس حکیم نے دریافت کیا تھا + [۲] یعنے اسقاط کے ہوجانیکا باعث ہوتا ہے +

اعمال جراحی سے پچکاری کے ذریعہ دوا اندر پہونچانے سے - اور دیگر طریقوں مین ہاتھ سے عمل کرنے سے جنسے کہ عورت کی اسقدر بے پردگی ہوتی ہے - کبھی مقصد براری نہین ہو سکتی + درحقیقت ممکن ہے کہ اونکی وجہ سے جسم کے اندر آرام کرنے کی طبعی قوت ایسی بے حس کر دی جاوے کہ میرے طریقہ سے بھی شفا کا ہونا ممکن نہ رہے +

اور اس موقع پر مین ایک واقع کا ذکر کرونگا جسکا کہ ذکر کرنا بہت ہی ضروری ہے + تجربہ سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ یہ امر کہ جماع کسوقت کیا جانا چاہیئے فراموش کرنیکی بات نہین ہے + جیسیکہ نیچر (سرشٹی) مین سب جگہ - ایسے ہی انسانون مین بھی صبح کے وقت قوت زندگی سب سے زیادہ ہوتی ہے - پس صبح کا وقت ترقیٔ نسل کرنے کے لیے بہت ہی عمدہ ہے + کسی دوسرے وقت جماع کرنے سے مثلاً شب کے وقت مین - زن و شوہر کے صرف اعصاب کو ہی تحریک اور اس تحریک کے باعث کمزوری نہین ہوتی - بلکہ اگر نطفہ قرار پا جائے - تو بچہ اوس قوت اصلی کے ساتھ نہ بڑہیگا جسکے ساتھ کہ وہ دیگر حالت مین بڑہتا +

اگر بار (مادّہ فاسد) بہت زیادہ نہین ہے اور جسم مین کچھ قوت اصلی بھی باقی رہی ہے تو بانجھ پن کو آرام ہو سکتا ہے + اپنے طریق علاج سے مین اکثر ایسا کر سکا ہون کہ عورتین اپنی دلی خواہش پورا کرنے کے قابل ہو گئی ہین +

ایک لیڈی کو جسکی شادی کو کہ آٹھ سال گذر چکے تھے بہت ہی بڑی خواہش بچہ کی مان بننے کی تھی اور اسوقت تک اوسکو کوئی امداد ماہرین درجہ اعلے سے بھی نہ ملی تھی + آخرش وہ مجھ سے مشورہ لینے آئی + مین نے اوسکو سمجھایا کہ اوسکی حالت بانجھپن کا اصل سبب پیڑو کے اندر بہت زیادہ بار (مادّہ فاسد) کا ہونا ہے - اور سب سے اول کام یہ کرنا ہوگا کہ مواد ناقص کو دور کیا جاوے + صرف اسی طریقہ مین وہ اپنی دلی خواہش پوری کر سکے گی +

میرا نسخہ یہ تھا یعنی دو سے تین تک فریکشن باتھ روزانہ - غیر محرک غذا اور قدرتی طریقہ مین زندگی بسر کرنا + اس طریقہ مین اوس سے بار (مادّہ فاسد) کا کم ہو گیا اور چند ماہ بعد وہ مجھے یہ خوشخبری دے سکی کہ وہ حاملہ ہو گئی ہے + میرے طریق علاج کے موثر ہونیکے مزید ثبوت اس امر مین دستیاب ہوئے کہ بچہ آسانی سے اور تندرست پیدا ہوا +

عورتون کی بیماریان

چھاتیون کا زخمی ہوجانا۔ یعنی تھنیلہ اور دودھ کا نہ ہونا۔ بچہ کی غذا کا سب سے عمدہ اور پس بالکل قدرتی ذریعہ مان کی چھاتی ہے + یہ آلہ ایک سب سے ضروری آلہ ہے جسکے کامون کی کم بدقسمتی سے آجکل بسا اوقات بباعث ناواقفیت بہت کم قدر کیجاتی ہے + اسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ تندرست قوم کی پرورش کرنیکے لیئے ایک بیش بہا وسیلہ کی پرواہ نہین کیجاتی۔ کسقدر مائین ایسی ہین جو اپنے بچون کو جزًا یا کلیتًا دودھ پلانے کے ناقابل ہین + ٹھیک ٹھیک مطلب یہ ہے کہ ایسی مائین درحقیقت ترقی نسل کرنے کے قابل نہین ہین + کیا ایسی بات کبھی جانورون کی حالت مین بھی دیکھنے مین آتی ہے؟ کیا ہم کبھی ایسا دیکھتے ہین کہ کوئی جانور اپنے بچہ کو دودھ نہ پلا سکتا ہو۔ یا دودھ پلانے سے کبھی اوسکے تھنون مین زخم ہوجاتے ہون؟ ایسی حالت کبھی نہین واقع ہوتی + پس کوئی بہت ہی مقررہ اسباب ضرور ہونگے جنکی وجہ سے کہ یہ باتین انسان کی حالتین پیدا ہوتی ہین + حاملہ ہونے اور دودھ پلانیکے قبل چھاتیونکا معمول سے بہت زیادہ بڑا ہونا ایک اس قسم کا سبب ہے + یہ بات لوگ خوب جانتے ہین کہ بہت سی عورتین جنکی چھاتیان اسطور سے بہت بڑی ہوئی ہوتی ہین وہ بچہ کو دودھ پلانیکے بالکل ناقابل ہوتی ہین یا دودھ پلانیکی حالتین اونکے سرپستان مین زخم ہوجاتے ہین + حالت باکرہ پن مین چھاتیونکا اس قسم سے بہت بڑھا ہوا ہونا ہرگز حالت صحت کا اظہار نہین کرتا + برخلاف اسکے یہ یقینی علامت اس بات کی ہے کہ جسم مین مادۂ ناقص کا بار بہت زیادہ ہے +

دیہات مین خاصکر ہمکو اکثر اوقات اس بات کے دیکھنے کا موقع ملتا ہی کہ عورتین کیونکر اپنے بچون کو بغیر تکلیف کے اس دنیا مین لاتی ہین۔ اور اسیطور سے بغیر کسی تکلیف کے اونکو دودھ پلاتی ہین گو کہ نزول حاملہ ہونے کے ایام شیر خوارگی مین اونکی چھاتیان بڑی اور بھری ہوئی ہوتی ہین + دودھ کا نہونا بھی اسوقت ہوسکتا ہے جب کہ کوئی عورت بہت زیادہ دبلی ہو۔ یہ دبلاپن دلالت اس امر پر کرتا ہے کہ مرض بار (مادۂ فاسد) کی جڑ بہت گہری پہونچ گئی ہے + ایسی حالتون مین۔ خصوصًا جب کہ بچہ کی مان اون چند دن پرگذر رہی ہے جو کہ فی زمانہ عمدہ۔ قوت بخش اغذیہ تصور کیجاتی ہین۔ یعنی گوشت۔ شراب انگوری۔ شراب جو۔ بیضہ۔ دودھ وغیرہ۔ مین نے دیکھا ہے کہ عورتین بوجہ نہ اوترنے دودھ کے ”دودھ پلانے کے لیئے آیندہ قابل نہین رہتین +

دوسری یہ بات ہی کہ مینے بسا اوقات اس بات کا تجربہ کیا ہی کہ مناسب غیر محرک غذا - اور سیز فریکشن باتھ ر و اسٹیم باتھ دودہ پلانے کی ناقابلیت کو رفع کر دینگے اور اسی طریقہ مین تھنیلہ کو بھی آرام کر دینگے +

ایک عورت کے اوسکا تیسرا بچہ پیدا ہوا - پیشتر دو بچون مین سے ایک کو بھی وہ اپنا دودہ نہین پلا سکی تھی حالانکہ ایسا کرنے کی اوسکو بہت ہی بڑی خواہش تھی + اس مرتبہ اوس نے اس بچے کے پیدا ہونے کے کچہہ عرصہ پیشتر میرے طریق علاج کا استعمال کیا تھا اور اوسکی خواہش پوری ہوئی کیونکہ بچہ کے لیے دودہ بہت کافی اوترا +

میرے مطب مین اس قسم کے بہت سے واقعے گذرے ہین +

تھنیلہ کے متعلق علاج کے ایک واقعہ کو بہت سے واقعون مین سے انتخاب کر کے اس موقع پر درج کرتے ہین +

ایک نوجوان عورت کی چھاتیون پر بچہ جننے کے چند ہفتہ بعد سخت سوجن کی تکلیف ہو گئی - خاندانی حکیم نے اخیر چارہ کار اوسمین اگلے دن شگاف دینا تجویز کیا + لیکن مریضہ اس عمل جراحی کے کرانے کے لیئے اپنے تئین امادہ نکر سکی اور اوسی شام کو نا وقت مجھے بُلایا + مینے اُسکو سمجھا دیا کہ میری رائے مین عمل جراحی محض فضول ہی نہین ہے بلکہ بہت خطرناک بھی ہے اور یہ کہ مجھے یقین ہے کہ مین اوسکی امداد ایک دوسرے طریقہ مین بہت قلیل عرصہ مین کر سکونگا + اوس نے میری ہدایات پر بخوشی عمل کیا - اور چار فریکشن سٹز باتھ اوسی شب مین نصف نصف گھنٹہ تک ہر دفعہ پچپن ۵۵ درجہ فہرن ہیٹ کی حرارت کے پانی مین لیئے + اگلے دن اوسکی حالت بہت کچہہ سدہر گئی + چند دن بعد تمام درد رفع ہو گئے - اور چند ہفتہ علاج کرنیکے بعد اوسکی حالت بالکل صحیح ہو گئی کیونکہ مرض کا سبب یعنی فارن میٹر پیڑو سے خارج کر دیا گیا +

اس مرض کی حالتون مین یہ شفا یابیان میرے طریق علاج کی قیمت کو بمقابلہ میڈیکل لوگون کی تمام علمی تحقیقاتون کے زیادہ صداقت صاف بتلا رہی ہین اور اوسکی عمدگی کا ایسا ثبوت دے رہی ہین جسپر کہ اعتراض ہی نہین ہو سکتا +

زچہ کا بخار - ہزارون آسودہ مائین ہر سال اس خوفناک مرض کا شکار ہوتی ہین جو مرض کہ بیرحم ہے اور کسیکو چھوڑنے والا نہین ہے - خوف اوسکا اسوجہ سے زیادہ ہی کیونکہ انسانی امداد اسوقت تک اسکا مقابلہ کرنے مین لاچار ثابت ہوئی ہے +

اس مرض کا اظہار اس امر کی پختہ علامت ہے کہ جسم فارن میٹر سے بہت ہی بھرا ہوا ہے +

عورتون کی بیماریان

یہ خطرناک بخار صرف اوسیوقت ہوسکتا ہی جبکہ مادّہ ناقص جسم کے اندر موجود ہے اور جوش مین آنا شروع ہوجاتا ہی + صرف وہی عورت زچہ پن کے بخار مین مبتلا ہوجائیگی جسکے جسم مین کہ بعد بچہ جننے کے فارن میٹر (مادّہ فاسد۔ مادّہ غیر) کی کافی مقدار مرض کو تحریک دینے والی باقی رہ گئی ہو + مثلاً یہ کسی طور سے ضروری نہین ہی کہ وہ خون جو کہ رحم مین رُک جاتا ہی۔ یا کہ جھلی کا کوئی ٹکڑہ اول سڑنے (جوش مین آنے) لگے اور سڑنے کے بعد خود۔ فارن میٹر ہو جو وہ پر اس کو جوش مین لانیکا اثر ڈالے + پس اگر ہم چاہتے ہین کہ زچہ کے بخار کو دور کرین تو ہمکو اسکے سبب یعنی فارن میٹر کو جسم سے خارج کر دینا چاہیئے۔ اور یہ کام فریکشن سٹز باتھ کے ذریعہ سے بہت آسانی سے کیا جاسکتا ہے +

امن وامان کے ساتھ بچہ جننے کے اگلے دن ایک لیڈی زچہ پن کے سخت بخار مین مبتلا ہوئی + دایہ نے گرم گدیونکا استعمال کیا تھا۔ مگر بیشک بلا کسی نفع کے + وہ اوس بڑھی ہوئی اندرونی گرمی سے جو کہ جسم کے اندر فارن میٹر کے سڑنے سے پیدا ہوئی تھی ناواقف تھی یعنی اوس گرمی سے جو کہ قدرتاً ٹھنڈک پہونچانے سے رفع کیجاسکتی ہی + مین نے مریضہ کو اس بات سے آگاہ کر دیا کہ مین اوسکی مدد تو ضرور کرسکتا ہون لیکن مجھے خوف ہی کہ وہ میری ہدایات پر عمل نکریگی + اوسکا جواب تھا کہ "جو کچھ آپ چاہین وہ تجویز فرمایئے۔ مین ہر ایک بات کرونگی" + پس مینے اوسکے لیئے تین چار فریکشن سٹز باتھ پندرہ[۱۵] سے تیس منٹ تک چونسٹھ[۶۴] درجہ فیرن ہایٹ حرارت کے پانی مین لینا تجویز کیئے +

مگر چونکہ مریضہ کے لیئے پانی کو حرارت مذکورہ تک گرم کرنا وقت طلب تھا اوسنے پانی اوسی درجہ کا لیا جیسا کہ نل سے آتا تھا (صرف پچاس درجہ فیرن ہایٹ کی حرارت کا) + دیگر باتون مین میری ہدایات پر من وعن عمل کیا گیا + زیادہ سرد پانی مین کچھ برائی نہ تھی۔ بلکہ اس سے شفا جلد ہوئی۔ حالانکہ اسکے مقابلہ مین زیادہ گرم پانی شروع مین زیادہ خوش معلوم ہوتا + لیکن جہان کہ جسم مین مرض کو دور کرنیکی قوت بہت کم نہین ہوگئی ہے تو سرد پانی ہمیشہ زیادہ نفع بخشتا ہے + اٹھارہ گھنٹہ مین بخار کم ہوگیا اور مریضہ خطرہ سے باہر ہوگئی +

---

۱۵ یعنی ۶۴ درجہ فیرن ہایٹ تک۔ اس درجہ پر پانی چھونے مین گرم نہین ہوتا بلکہ سرد ہوتا ہی۔ بقدر سرد جیسا کہ یہان جاڑون مین نل کے اندر معمولی طور کی سردی سے پانی سرد ہوجاتا ہی + ملک جرمن بمقابلہ یہان کے سرد ملک ہی اور معمولی پانی بہت سرد ملتا ہی اور اوسکو کم سرد کرنیکے لیئے اوسمین کچھ گرم پانی ملانا پڑتا ہے۔ پانی پھر بھی سرد کہا جاتا ہی صرف کم سرد کر لیا جاتا ہی۔ کیونکہ گرم پانی سے فریکشن سٹز باتھ لینیکی ممانعت ہی۔ بلکہ صرف سرد ہی پانی مین لینا چاہیئے صفحات ۱۱۲ و ۱۱۳ ملاحظہ فرمایئے + ۶۴ کم سرد کر دینے سے مراد ہے + ۶۴ یعنی کم سرد پانی سے مراد ہے +

ایک ہفتہ کے اندر وہ اپنے معمولی کاروبار کرنیکے لایق ہوگئی + اس موقع پر اس امر کا کہ فریکشن سٹز بانتہز اپنا اثر تعجب انگیز تیزی کے ساتھ کرتے ہین ایک اور ثبوت موجود ہی + قدرتی آلات اخراج مواد کی جانب فارن میٹر کھینچ لیا گیا تھا - اسکی وجہ سے اسکی آیندہ کی سٹرن (جیسے کہ دوسرے بخار کی حالت مین) روک لی گئی تھی + غسلون کو کچھہ عرصہ تک اور جاری رکھنے کے بعد - آخرش مریضہ بمقابلہ پیشتر کے بہت زیادہ تندرست ہوگئی + یہ بات معلوم ہوتی ہوگی کہ اس حالت مین بھی میرا علاج اوس علاج کے بالکل برعکس تھا جو کہ پرانے پیشہ ورون نے تجویز کیا ہوتا + جیسا کہ مینے اکثر دیکھا ہے - ڈاکٹر لوگ یہ حکم دیتے ہین کہ مریض کے سر کو برف کی تھیلیونسے سرد کیا جاوے اور برخلاف اسکے پیر و کو گرم رکھا جاوے - اسکے ذریعہ سے جس چیز کو کہ وہ لوگ رفع کرنا چاہتے ہین اوسیکو وہ بڑہا دیتے ہین + میرے لیئے یہ بات ہمیشہ ایک رازکی بات رہی ہی کہ برف کی تھیلی کا استعمال سر پر ہمیشہ کیون کیا جانا چاہیئے - کیونکہ یہی طریقہ ہی جس سے کہ تمام خون اس جگہ (سر مین) لایا جاسکتا ہی + اور ہر شخص اس امر کو جانتا ہی کہ سر کا کام مادہ فاسد کو خارج کرنیکا نہین ہی - یہ کام صرف قدرتی آلات اخراج مواد کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہی + پس برف محض سردی ہی نہین پہونچاتا ہی - بلکہ دماغ کو بیحس کردیتا ہی یعنی ٹھٹھرا دیتا ہی اس سردی پہونچانیکے عمل سے جو کہ واقع ہوتی ہے اوسکو جسم خون کی آمد کو زیادہ کرنیکے ذریعہ سے صحیح حرارت جسمانی پیدا کرکے پورا کرنیکی کوشش کرتا ہے + لیکن اس طریقہ مین خون کا دماغ کیطرف بہنا قدرتاً حرارت مین ایک قسم کی بیشی پیدا کریگا - پس باہر کی جانب تو ایک قسم کی حالت بیحسی رہی یعنے ٹھٹھراہٹ رہتی ہے - حالانکہ اندر کی جانب جلا دینے والی گرمی موجود ہے + اب اگر یہ دونون حالتین ایک دوسرے کی کمی و بیشی کو جلد ہی پورا کرنے کے قابل نہو جاوین تو موت تیزی کے ساتھہ واقع ہوجاویگی +

ایک اور واقعہ ہے + ایک دن مجھے ایک لیڈی نے بلایا جسپر کہ بچہ جننے کے اگلے ہی دن زچہ کا بخار حملہ آور ہوا تھا + حکما جو کہ پروفیسران تھے اور اپنے پیشہ مین مستند گنے جاتے تھے - جنھون نے کہ اوسکا علاج کیا تھا - اس بخار کو جو کہ حالت حاد سے حالت مزمن مین تبدیل ہوگیا تھا - آرام نہ کرسکے تھے + آخرش قریب ایک ہفتہ کے علاج کرنیکے بعد دماغ پر اثر پڑا - اور مریضہ کو سرسام ہوگیا - پس حکما و معالج کو جو کہ مریضہ کے گرد حاضر رہتے تھے موت کی آمد کا خوف ہوا

عورتون کی بیماریان

جبکہ مین بجواب ایک تار کے اس مریضہ کے علاج کرنے کے لیئے پہونچا تو ایسی افسوسناک حالت تھی جس مین کہ مریضہ مجھے ملی + ظاہرا اول کام یہ تھا کہ پوشیدہ مرض بخار کو آرام کیا جاوے یہ کام مین جلد ہی کرسکا + ایک ایک گھنٹہ تک کے چند فریکشن سٹز باتھ پیڑو کے اندر کی حرارت فرو کرنے کے لیئے اور مریضہ کو صحیح دماغی حالت مین لانے کے لیئے کافی ہوئے + ضرور ہے کہ اس تھوڑے عرصہ مین جسم مادہ ناقص سے جس نے کہ بخار پیدا کیا تھا پاک نہ ہوا تھا تاہم وہ لیڈی اب خطرہ سے نکل گئی تھی + اوسنے میرے بتلائے ہوئے غسل - اور مجوزہ غذا کا استعمال کچھ زیادہ عرصہ تک جاری رکھا - اور جیسا کہ مجھے اوسکے رشتہ داران ساکنان لیپزگ سے اکثر معلوم کرنے کا موقع ملتا رہا ہے - وہ اوسوقت سے بہت عمدہ حالت تندرستی مین رہی ہے +

بلا تکلیف اور بے خطر زائیدگی کیسے ہو سکتی ہے

نیچر کی بادشاہت مین - مدام حرکت کرنے والی عظیم دنیا مین - جو کہ دائمی اور غیر متبدل آئین کی پابند ہین - اون صحیح حالتون کو جن مین ہر ایک جاندار زندہ رہسکتا ہے صاف اور صحیح طور سے ظاہر کر دیا گیا ہے +

پہلے ہمکو اون حالتون پر غور کرنا چاہیئے جن مین وہ جانور جو آدمی کے میل ملاپ سے خراب نہین ہوئے ہین اپنے بچے جنتے ہین +

اگر ہم ہرنی - خرگوش یا بلی یا اور جانورونکو اونکی آزادی کی حالت مین خیال مین لائین تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے جانور کبھی زائیدگی کیوقت کسی امداد کے محتاج نہین ہوتے - اور نہ اونکو زائیدگی مین کبھی تکلیف ہوتی ہے اور نہ زیادہ وقت لگتا ہے + ہم ایسا کہین نہین پاتے کہ زائیدگی کا وقت قریب آنے پر یہ جانوران کسی قسم کا خوف یا بیچینی ظاہر کرتے ہون + یہ کام جو کہ انسانونکے لیئے اکثر خطرناک ہوتا ہے جانور اوسکو بلا تکلیف کر لیتے ہین اور اونکی تندرستی مین کسی قسم کا نقص واقع نہین ہوتا + ہمنے اکثر نہایت غور سے ایسے جانورون کی حالت کا مشاہدہ کیا - اور یہ ہمیشہ دیکھا ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی فوراً وہ اپنے معمولی کاروبار زندگی مین اسطور سے لگ جاتے ہین کہ گویا کوئی بات ہی واقع نہین ہوئی - بجز اسکے کہ اپنے بچہ کی بہت ہی زیادہ خبر گیری کرنے کا اظہار کیا + ہمنے یہ کبھی نہین دیکھا کہ نیچر نے جیسا کہ تندرست جانورون مین دیکھنے مین آتی ہے کبھی اس طریقہ سے انحراف کیا ہو + ہمکو ایک واقعہ ایک مادہ خرگوش کا یاد ہے - جو کہ دو بچے دے چکی تھی اور جس کے جننے کی حالت مین ایک شکاری مخل ہوا تھا + وہ فوراً ہی

بلا تکلیف اور بخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہے

بھاگ گئی - گویا کہ وہ اصلی جسمانی حالت مین تھی - مگر گولی کا شکار ہوئی + اوسکو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ گیا بہن ہے اور اوسکا جسم چیرنے سے بچہ زندہ جسم سے نکالا گیا + دیگر دو بچے بھی جو پیدا ہوجاچکے تھے تلاش کرنے سے ملگئے +

برخلاف اسکے عورتون کی حالت مین آسانی سے زائیدگی ہونا بہت ہی شاذونادر واقعہ ہے + جب کہ ہم روزانہ دیکھتے ہین کہ عورتون کو بچہ جننے مین تکلیف ہوتی ہے اسقاط حمل ہوتے ہین - اور دوران حمل مین روزانہ طرح طرح کی خرابیان وقوع مین آتی ہین تو ضرور ہمکو اس معاملہ پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے + بلا امداد دایہ کے بچہ پیدا ہونا ایک ایسی بات ہے جو مشکل سے آجکل خیال مین آتی ہے - اور حقیقت مین ولادت بجاے قدرتی کارروائی ہونیکے زیادہ تر ایک غیر قدرتی ومصنوعی کارروائی ہوگئی ہے + علاوہ ازین نقصان دہ نتایج سے بچنے کے لیئے عورت کو تھوڑے یا بہت دنون تک بعد بچہ جننے کے مجبوراً بستر مین رہنا پڑتا ہے +

نیچر کے غیر متغیر قانون سے ان جملہ انحرافات کا کوئی دقیق سبب ضرور ہوگا - وے ضرور اون حالتون سے ظہور مین آتے ہین جو قوانین قدرت کے بالکل خلاف روان ہین + نیچر خود ایسی دقتین پیدا نہین کرتی - اوسکی کارروائی لاتبدل ہے - انسان ہی قدرت کی ترکیب مین جو کہ مقررہ قاعدون کے تابع ہے دخل دیتا ہے اور اپنی جہالت سے نیچر کے کام کو بگاڑتا ہے + پس ایسا نہین کہ نیچر اور اوسکے قانون انسان کی بہبودی کیلئے ناکافی ہوگئے ہون بلکہ انسان ہی اپنے آپ ہمیشہ عیوب کے نزدیک پہونچجاتا ہے +

پس یہ کچھہ تعجب کی بات نہین ہے کہ قانون قدرت کو نہ ماننے کی سزا بنی نوع انسان کو دمبدم جسمانی بربادی کے کنارہ کے قریب پہونچا دینے مین دیجاتی ہے + انسان جب سے نیچر کے راستے سے ہٹنے لگا تب ہی سے وہ رفتہ رفتہ بیمار ہونے لگا اور مادہ فاسد جسم مین جمع کرنے لگا + انسان نے جلد دریافت کرلیا کہ اوسکے اون قوانین کو جو قدرت نے تجویز کیئے ہین نہ ماننے نے اوسکی آیندہ نسل پر کسقدر اثر ڈالا ہے + جنت یعنی وہ دنیاوی

خوشی جوانسان کو اس امر کے علم سے کہ وہ پورا تندرست ہی ملتی ہے اور جو (پوری تندرستی) کہ صرف جب ہی حاصل ہوسکتی ہے جبکہ انسان نیچر کے ساتھ بہت ہی موافقت سے رہے اور اوسکے قوانین کی پابندی کرے - انسان کے ہاتھ سے جاتی رہی +

تمام بیان جو اوپر کیا گیا ہی اوسکا خلاصہ کرنیسے ہم حسب ذیل معلوم کرتے ہین - واقعی تندرست مادرین ہمیشہ ایام حمل کو آسانی سے گذرانیگی - زائیدگی ہمیشہ بیخطر ہوگی اور بچہ ہمیشہ تندرست پیدا کرینگی "۔ لفظ "تندرست" یہان اوسی معنی مین سمجھنا چاہیئے جیسا کہ کتاب ہذا مین مذکور ہوچکا ہے - یعنی مادہ فاسد سے جسم کا قطعاً مبرا ہونیکی حالت +

لیکن بچہ صرف اوسی صورتین واقعی تندرست ہوگا جبکہ اوسکا باپ بالکل مادہ فاسد سے بری ہو + نیچر ہمیشہ اوس حمل کو جو رحم کے اندر بڑہتا جاتا ہی والدین کے نفیس ترین اجزا سے بنانے کی کوشش کرتی ہی + بہت سے بچونکی حالتین تو براہ راست ورا ثتاً مرض کے انکورون کا اونکے جسم مین آنا اسطور سے ہوتا ہی کہ اونکے والدین کے بعض بعض اعضا جو گربہا اوان کے وقت مرض کی حالت مین تہے یا فاسد مادہ سے بھرے ہوئے تہے بچہ مین نقص کے ساتھ ظاہر ہوتے ہین - پس بچہ ایک نامکمل بناوٹ کی حالتمین دنیا مین داخل ہوتا ہی + اب اگر بچہ مین فاسد مادہ موجود ہی - جسکا ہونا فی زمانہ بوجہ ٹیکہ اور غیر قدرتی غذا کے عملی طور سے ناممکن ہے تو یہ فاسد مادہ ہمیشہ جمع ہونیکے لیئے اور اپنا راستہ کرنیکے لیئے اوسیطرفکو رجوع ہوگا جہان کہ اوسکو سب سے کم رکاوٹ ملیگی + پس یہ ٹھیک ٹھیک اونہین اعضا مین ہے جو بمقابلہ اورونکے کمزور پیدا ہوتے ہین کہ جہان مادہ فاسد کی زیادہ سے زیادہ مقدار جمع ہوویگی + اسلیئے بچہ مین بھی ہمکو وہی مرض ملتا ہی جو کہ اُسکے والدین مین تھا لیکن قدرتی علاج کے ذریعہ سے اور قانون قدرت کی ہوشیاری کے ساتھ پابندی کرنے سے ہم تمام ایسے فاسد مادہ کو نکالدینے کے قابل ہوتے ہین اور اسطرح آہستہ آہستہ اون اعضا کو جو تندرست اعضا کے مقابلہ مین کمزور ہین یا جن مین مادہ فاسد کے جمع ہونے کا زیادہ موقع ہے طاقت پہونچا سکتے ہین اور تندرست رکھ سکتے ہین + اسطریقہ سے ایک زیادہ تندرست اور زیادہ جفاکش قوم کسی زمانہ مین پیدا کردینا ممکن ہے +

بسا اوقات یہ دیکھنے مین آیا ہی کہ جہان والدین مین بہت سا مادہ فاسد موجود ہی تو بچے بھی اُسی حالت[1] مین دنیا مین آتے ہین + اونکے "پہلون سے تم اونکو جانوگے" اس موقع پر سچائی کے ساتھ کہا جاسکتا ہی + بچون

[1] یعنی بچونمین بھی پیدایش کے وقت اونہین جگہونمین اور مناسبت کے ساتھ اوسی مقدار مین مادہ فاسد موجود ہوتا ہی جیسا کہ اونکے والدین مین +

بلاتکلیف اور بےخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

پر خلاف قدرت طرز معاشرت کے نافذ کرنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ انسان کی قوم نسلاً بعد نسلاً زیادہ زیادہ تنزّل کرتی جاتی ہے +

لیکن اور بھی اسباب ہین جو کہ تندرستی کو سخت نقصان پہونچاتے ہین +

ہم نیچر مین کہین اور کبھی نہین دیکھتے کہ بچہ جننے کی وجہ سے کوئی جانور - بھدّا یا بدشکل بھی ہو گیا ہو - لیکن انسان مین یہہ بات کیسی مختلف ہے + یہ قریب قریب ایک قاعدہ ہو گیا ہے کہ ہر عورت صرف اول ہی بچہ جننے کے بعد زیادہ عمر کی معلوم ہونے لگتی ہے یا اوسکی شکل بدل جاتی ہے مثلاً پیٹ کے بہت سے موقع بڑھ جاتے ہے + اسکا الزام ہمیشہ حاملہ پن پر - زائیدگی پر - اور بچہ کو دودھ پلانے پر لگایا جاتا ہے + ہر ایک مرتبہ بچہ جننے کے بعد زیادہ تر عورتون کی خوبصورتی مین دمبدم کمی آتی جاتی ہے باوجودیکہ وہ بلحاظ اپنے کاروبار و غذا کے بالکل صحت آور طریقہ پر رہتی ہین +

مین اس موقع پر فوراً اسکا صرف ایک خاص سبب ظاہر کرونگا + ہم قدرت مین کہین نہین دیکھتے کہ سوائے انسان کے بعد حاملہ ہوجانیکے کوئی مادہ مجامعت کی طرف رغبت کرتی ہو - برخلاف اسکے وہ قطعی ایسا کرنیکی اجازت نہین دیتی + یہ بالکل قانون قدرت کے موافق ہی + مجامعت اسغرض سے ہی کہ عورت حاملہ ہوجاوے نہ صرف نفسانی خوشی کے لیئے + حالت مجامعت مین ہمیشہ خون کا دوران آلات تناسل کیطرف زیادہ ہوا کرتا ہی اور اگر عورت حاملہ ہوگئی ہی تو وہ دوران ہمیشہ رحم کے اندر ادھ بنے بچہ کے نشوونما پر مضر اثر ڈالتا ہی + خود عورت کو بھی خاصکر نقصان ہوتا ہی کیونکہ قدرت ہمیشہ رحم کو ایسی چیزونسے صاف رکھنے کی کوشش کرتی ہی جو رحم کے اندر کے بچے کیواسطے مضر ہون + قدرت کے اس قانون کی حکم عدولی کا اثر عورتون پر یہ ہوتا ہے کہ اونکی جسمانی اصلی طاقت جلد گھٹنے لگتی ہے اور سیکڑون قسم کے تکلیف دہ امراض مخصوص بہ مستورات پیدا ہو جاتے ہین +

ایام حمل کی تکلیف دہ شکایتین اکثر کرکے نیچر کے قوانین کے خلاف اس طریق مین عمل کرنیسے صریحاً ہوا کرتی ہین + پس ہمکو صبح کی

قے یتلی۔ درد دندان۔ رنگ کا تبدیل ہوجانا۔ حرارت اور سردی یکے بادیگرے۔ غم اور رونے کیطرف میلان طبیعت۔ اعصاب مین بڑی بیچینی۔ معمولی غذا سے نفرت اور غیر معمولی بھوک معلوم ہوتی ہین + بعض حالتونمین ممکن ہے کہ یہ سکایتین موروثی فاسد مادہ کی وجہ سے ہون + تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر عورت کی صحیح ذاتی عقل اوسکے ایکدفعہ حاملہ ہوجانے کے بعد اوسکو پھر مجامعت کرنے سے روکتی ہے + یہ ہمارے آجکل کے رواج اور مردونمین غیر معمولی خواہش نفسانی ہی ہین جو کہ جسم کے فاسد مادہ سے پر ہونیکے باعث پیدا ہوتی ہین۔ جنکی وجہ سے کہ یہ خلاف قدرت طریقہ جاری ہے +

یہ بات بہت پرانی ہے اور کسان لوگ اسکو خوب جانتے ہین کہ جب کبھی مویشیونمین خلاف قدرت خواہش نفسانی کے بڑھنے کا ظہور ہوتا ہے تو وہ ضرور اس بات کی علامت ہے کہ اونمین کوئی بیماری پیدا ہوگئی ہے + اور یہی حالت انسان کی ہے جیساکہ ہر شخص اپنے آپ کو دیکھکر جان سکتا ہے + ہمکو اس موقع پر اوس اعتدال سے بڑھی ہوئی شہوت کا جو کہ مریضان سل کو ہوا کرتی ہے صرف ذکر کردینا ہی ضروری ہے +

تندرست آدمیون مین جو خواہش نفسانی ہوتی ہے وہ اوس بےقابو و بےلگام شہوت سے بالکل مختلف ہوتی ہے جو فی زمانہ اکثر ہمارے دیکھنے مین آتی ہے + تمام عشقی خیالات سے پاک۔ غیر قدرتی خواہش سے مبرا۔ خواہش نفسانی انسان مین بھی صرف واسطے قائم رکھنے اپنی نسل کے موجود ہے + یہ خواہش کبھی ایسی ضرورت کی حدتک نہین پہونچنی چاہیئے جو کہ اگر کچھ عرصہ تک پوری نہو تو باعث بیچینی ہوجاوے + صرف وہی آدمی اس حالت کا موازنہ کرسکتا ہے جو تندرست ہے اور اپنے جسم کو بذریعہ غیر محرک اور قدرتی خوراک کے پاک[1] رکھتا ہے + پس وہ شخص جو کہ اپنی مرضی کو قدرت کے خلاف نہین چلانا چاہتا ہے۔ وہ شخص جو اپنے جسم پر قابو رکھنا چاہتا ہے تاکہ اوسکی خواہش نفسانی مناسب حدود کے اندر رہے۔ تاکہ وہ بات جو دیگر حالتون مین بہت تکلیف دہ ہوتی اوسکے لیئے نفع بخشے۔ تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ پھر نیچر کیطرف رجوع ہو + اگر وہ اون قواعد تندرستی پر عمل کرے جو مینے بتلائے ہین اور اسطرح سے اپنے جسم کو فاسد مادہ سے پاک کردے تو وہ اوس شے کو حاصل کریگا جو اوسکو سکھی اور سنتشٹ (قانع) بنائیگی +

اس زمانہ مین ہم خلاف قدرت قسم قسم کی زندگیان دیکھتے ہین۔ اول تو اسقاط حمل اور ولادت قبل از وقت نظر آتی ہین +

[1] یعنے مادہ فاسد سے پاک رکھتا ہے۔

بلا تکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

کہین اولٹی طرف سے بچہ پیدا ہوتا ہی - کہین بچہ پہلو کے بل اندام نہانی تک پہونچتا ہی + کہین ہمکو غیر معمولی بڑے سر والے بچے نظر آتے حالانکہ اونکی مان کا اندام نہانی اسقدر تنگ ہوتا ہی کہ اونکی زائیدگی بلا مصنوعی[۹۱] امداد کے ناممکن ہوتی ہی + بعض حالتون مین دردزہ کی حرکت ضرورت سے زیادہ کمزور ہوتی ہی - غرضکہ بہت سے ایسے خلاف قدرت وقوعے صادر ہوتے ہین جو کہ سب اسطور سے سمجہائے جا سکتے ہین کہ وے مان مین کسی نہ کسی قسم کے فاسد مادہ کے جمع ہونے اور بچے مین موروثی مادہ فاسد کے آجانے کی وجہ سے ہوتے ہین +

رحم مین بچہ کے بیموقع ہو جانیکا یہ سبب ہوتا ہی کہ یا تو مان مین فاسد مادہ کا اجتماع ہوتا ہی یا وہ ایام حمل مین خصوصاً اوّل کے نصف زمانہ حمل مین کوئی نامناسب کام یا شغل کرتی یا رکھتی ہی + مادہ فاسد کے اجتماع یا کسی نامناسب شغل سے بچہ اپنی جگہ سے محض آگے کو ہٹا دیا جاتا ہی جسکی وجہ سے پیٹ بڑہ جاتا ہی اور تن جاتا ہی + جب عورت کا بچہ پیدا ہونیکا راستہ فاسد مادہ کے اجتماع سے تنگ ہو جاتا ہی تو یقینی زائیدگی مین مشکلاہٹ ہوگی + بچہ بھی خود مادہ فاسد سے ایسا بھرا ہوا ہو سکتا ہی (فرض کر کے کہ والدین بھی ایسی ہی حالت مین تھے) کہ پیدایش کے وقت وہ قد و قامت مین معمول سے زیادہ ہو خصوصاً بلحاظ قدامت سر کے + یہہ بھی قدرتاً زائیدگی مین تکلیف دہ ہوتا ہی + بچہ پیدا ہونیکے راستہ مین فاسد مادہ کا جب اجتماع ہوتا ہی تو گویا تمام پٹھون نسون - اور رگون مین اسقدر فاسد مادہ گھس جاتا ہی کہ وہ ورم کی ہوئین معلوم ہوتی ہین اور اونکا لچیلاپن[۹۲] بہت کم ہو جاتا ہے + برعکس اسکے آسان اور بلا تکلیف زائیدگی کے لیئے یہ لازمی ہی کہ تمام جسم لفظ تندرستی کے صحیح معنی مین کامل تندرستی کی حالت مین ہو +

ہر پٹھہ جس مین کہ مادہ فاسد موجود ہی اپنے فعل طبعی کی قابلیت مین بہت نقصان اُٹھاتا ہی - اور جیسے کہ دردزہ کی حالت مین اگر یہ اینٹھ کر سکڑے اور اس سے کا مقابلہ اوسقدر کام کے جسقدر کہ اسکی مادہ سے بھری ہوئی حالت اسکو کرنے کی اجازت دیوے زیادہ لیا جاوے تو درد بہت زیادہ پیدا ہوگا + اسطور سے سخت تکلیف بچہ جننے کے وقت ہمیشہ مادہ فاسد یا بہ الفاظ دیگر معنی مین مرض کے موجود ہونیکی وجہ سے ہوتی ہی + پچھڑی[۹۳] کا بعد زائیدگی کے اندر لگا رہنا بھی اسیکے سبب ہوا کرتا ہی +

---

۹۱ باہر سے دوسرے کی مدد سے مثلاً راستہ کو کشادہ کر کے یا عمل جرّاحی کر کے + ۹۲ یعنی اونکی وہ قوت جسکی وجہ سے کہ وے زور پڑنے سے بڑہ جاتی ہین اور زور کم ہونے سے پھر سکڑ کر اصلی حالت پر آجاتی ہین - جیسے کہ ربڑ کھینچنے سے بڑہ جاتی ہے اور چھوڑنے سے پھر اصلی حالت پر پہونچ جاتی ہے + ۹۳ وہ شئے ہے جس سے بچہ رحم سے لگا رہتا ہے اور بعد پیدا ہونے کے یہ نکل جاتی ہی مگر حالت مرض مین دیر تک باہر نہین نکلتی +

اس بات کا کہ تمام عورتین جن مین مادہ فاسد کا بوجھ موجود ہے زائیدگی سے نہایت ہی خوف
کھاتی ہین ہم کیا تعجب کر سکتے ہین + مگر یہ خوف اونکا کسی طور سے فطرتی نہین ہے۔
بلکہ صرف مادہ فاسد کی موجودگی کا نتیجہ ہے + واقعی تندرست عورت اس بیچینی کی حالت سے
ناواقف ہے۔ فکر یعنی چنتا ہماری عقل طبعی کا آوازہ ہے - جو (آواز) اگرچہ اکثر دبی ہوئی
رہے - تاہم ایسے نازک موقعون پر جیسا کہ زائیدگی کا وقت - ہمکو صاف بتلاتی ہے کہ ہمنے
اپنے جسم اور تندرستی کا جو نیچر نے ہمکو عطا کیے ہین بیجا استعمال کیا ہے + مگر
فی زمانہ وہ کون شخص ہے جو کہ اس آوازہ کے معنی کو صحیح طور سے سمجھا سکتا ہو +
اگر کوئی شخص اب بھی اعتراض کرے اور کہے کہ باوجود ان سب باتون کے بہت سے
موقعے بیشک ایسے ہین کہ جہان عمل جراحی یا ہاتھ لگانا زائیدگی مین لازمی ہے تو
اونکو واقعہ مندرجہ ذیل کا مطالعہ کرنا چاہیئے +

ایک عورت ۳۶ سالہ جو کہ دوسری بار بچہ جننے کو تھی دو رات اور دو دن دردزہ مین یا قدرتا زائیدگی
کاٹ چکی تھی مگر تو بھی بچہ نے رحم مین حرکت نہ کی + دایہ کی راے تھی کہ ڈاکٹری امداد اور گہین
ضرورت ہے ورنہ بچہ پیدا ہونا غیر ممکن ہے + تمام شہر کا ہی ہوشیار ڈاکٹر جو کہ عورتون کو بچہ جنانے
مین بہت مشہور تھا بلایا گیا + چار گھنٹہ تک اوسنے قائم رکھنے کے اوزارات کا استعمال کیا اور آخر شب یہ
فیصلہ کیا کہ بچہ کے ٹھیک جگہ مین نہ ہونے کی وجہ سے - اوسکا پیدا ہونا بلا اوسکے مان کو خطرہ
مین ڈالنے کے غیر ممکن تھا + بیچاری عورت کہنے لگی کہ بمقابلہ اون تکلیفات کے جو زائیدگی
مین اس امداد کی وجہ سے مجھے سہنا ہونگی مین مرنا پسند کرونگی + بلا کچھ کیے ہوئے حکیم یہ
کہکر کہ چونکہ بچہ باہر نہین نکل سکتا عورت مرجاویگی - رخصت ہوا + لیکن قدرت نے تجویز خلاف
اس ڈاکٹر و دایہ کر رکھی تھی + بعد ۲۴ گھنٹہ متواتر دردزہ ہونیکے بچہ بغیر کسی عمل جراحی کے محض دایہ کی
امداد سے ہی پیدا ہو گیا + یہان کسنے زیادہ کام کیا - اوس مشہور ڈاکٹر نے یا کہ سیدھی سادی نیچر نے + لیکن
غیر قدرتی اعمال جراحی بغیر اپنے خراب نتائج پیدا کیے ہوئے نہین رہتے - اوس عورت کو بعد بچہ
پیدا ہونے کے ۹ ہفتہ تک بیمار پڑا رہنا پڑا اور اوسکی زندگی کی بھی امید نہ رہی تھی +
اوزارون کے عمل نے اوسکو قریب قریب لنگڑا کر دیا تھا اور یہ صرف اوسکا مضبوط جسم ہی تھا جسنے کہ

بلا تکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

اوسکو آخرش آرام کردیا +

مین تسلیم کرتا ہون کہ بنی نوع انسان کے عموماً عرصہ دراز سے تنزل کرجانیکی وجہ سی زائیدگی کے وقت ایسی پیچیدگیان واقع ہوجاوین کہ جنکو نہ تو ڈاکٹر نہ دایہ مدد دیکر رفع کرسکے + تجربہ سی مینے یہ رای قایم کی ہی کہ ایسے موقعون پر سب سے بہتر یہ ہی کہ سب باتونکو چپ چاپ ہوکر نیچر پر چھوڑ دیا جاوے + کوئی دوسرا اوس سے بہتر امداد نہین کرسکتا + دردزہ کے عمل کی سستی کو امداد پہونچانیکے لئیے مجھے فریکشن سٹز باتھ سے بڑہکر کوئی اور عمدہ ذریعہ معلوم نہین شکم کے گرد مٹی کی پٹیون (دیکھو صفحہ ۱۱۶) کا باندھنا بھی نہایت ہی تسکین بخش اور علاج کرنیوالا طریقہ ہی + تر پنڈول یا چکنی مٹی کا سن کے کپڑے پر پھیلائی جاوے - مگر بہت پتلی تہ مٹی کی نہو - اور مٹی کی جانب سے اوسکو شکم پر لگادیا جاوے اور اسکے اوپر ایک اون کا کپڑا باندہ دیا جاوے + پنڈول ہر گھنٹہ یا دو گھنٹہ مین تبدیل کردین +

پیدایش کے وقت طریقہ عمل جراحی جلد اختیار کرنیکی وجہ سے ہزارہا عورتین قبل از وقت قبر مین داخل ہوئی ہین + کسقدر خوشی بہت سی مصیبت زدہ ماؤن کو ہوگی اور کسقدر مصیبت سے بہت سے گھر بچ جاوینگے اگر بجای مرد دایہ جسکو کہ عمل جراحی کا خبط ہوا کرتا ہے - ہر ایک چیز ہماری ماور مہربان نیچر کے ہاتھ مین چھوڑ دیجاوے + اگر عورت اس حالت مین پہونچے کہ جہان زائیدگی بلا استعمال اوزارات کے غیر ممکن ہو تو ہمیشہ عورت کا ہی قصور ہی + اوسکے پاس کافی عرصہ سے وسائل ایسے موجود تھی کہ جنسے وہ آسانی کے ساتھ بچہ جننے کے لئیے طیار ہوسکے - کیونکہ اسکو جلد معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ حاملہ تھی + اوسکو واقفی ہونا بھی چاہیئے کہ ان عطا کیئے ہوئے وسائل کا استعمال کیونکر ہین اور اونکا سب سے عمدہ استعمال صحیح وقت پر کیونکر کیا جاوی + ہر شخص جو میرے طریقہ علاج سے واقف ہی وہ اس امر کو سمجھتا ہی کہ آسانی سے بچہ جننے کیلئے کیا کرنا چاہیئے +

گذشتہ چند سالون مین اور بہت سے واقعے پیش آئے ہین جو کہ میرے تعلیم کو اور بھی مضبوط کرتے ہین + ان مین سے کبھی ایک بھی دفعہ ایسا نہین ہوا کہ میرے فریکشن سٹز باتھ اور تجویز کی ہوئی غذا نے اپنے عمل مین ناکامیابی پائی ہو + ہر جگہ جہان کہین کہ میرے طریقے سے ٹھیک وقت پر کام لیا گیا ہی زائیدگیان تعجب خیز آسانی کے ساتھ اوسکی وجہ سے ہوئی ہین +

اون خطوط شکریہ مین جو میرے پاس آئے ہین ہر جگہ میرے فریکشن سٹز باتھ کا پر تاثیر ہونا

---

(۱) مطلب یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب دردزہ کے باعث بھی اعضا اپنا فعل طبعی ٹھیک نہین کرسکتے اور بچہ خود پیدا نہین ہوتا یعنی اعضا مین کافی قوت بچہ کے پیدا کرنے کی نہین رہتی تو اونکو اس فعل پر پھر رجوع کرنے والا کوئی دوسرا ایسا مجرب طریقہ نہین ہی جیسا کہ فریکشن سٹز باتھ ہے +

کامل طور سے تسلیم کیا گیا ہے + بہرکیف یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ تکلیف وہ زائیدگی کو روکنے کا مناسب وقت مین بندوبست کرنا زیادہ آسان ہے بمقابلہ اسکے کہ عین وقت زائیدگی مین امداد حاصل کری جاوے + زائیدگی کے وقت کی مصنوعی امداد کی ضرورتون کا دمبدم ترقی کرنا اس امر کو بہت صاف اور سچّے طور سے بتلا رہا ہے کہ مرض مزمن واقعی استحکام کے ساتھ پھیل رہا ہے +

وہ لوگ جو بخطر زائیدگیان اور تندرست بچون کی آرزو رکھتے ہین اونکو چاہیئے کہ سب باتون سے اوّل یہ بات دیکہین کہ خود اونکا ہی جسم بوقت مجامعت مادہ فاسد سے بری ہے یعنے تندرست ہے + اور کوئی شخص خود جب ہی تندرست ہوسکتا ہے جبکہ اُسکے جسم سے (بیشتر کا) تمام مادہ فاسد خارج کردیا گیا ہے اور آیندہ کے لیئے اوسکا جمع ہونا اون قواعد پر چلکر جنکا ذکر کتاب ہذا مین کیا گیا ہے روک دیا گیا ہے +

میرے زیر علاج ایک عورت رہی تھی جو کہ عرصہ سے مرض وجع مفاصل (گٹھیا) مین مبتلا تھی + اوسکے جسم مین - خاصکر پیڑو مین بار مادّہ فاسد کا بہت تھا + اوسکے پانچ بچے پیدا ہوچکے تھے اور ہر زائیدگی بہت ہی تکلیف کے ساتھ ہوئی تھی + بچہ پیدا ہونے مین دو دون سے تین دن تک لگ جاتے تھے - دردہاے زہ کا عمل اسکے لیئے یعنی بچہ پیدا کرنے کے لیئے ناکافی ہوتا تھا + پس ہر دفعہ اوس عورت کو بہت ہی سخت درد اوسوقت تک سہنا پڑتا تھا جبتک کہ مرد دایہ اپنے زنبور کی مدد سے بچہ پیدا نہ کراسکتا تھا + چھٹی بار اپنے ایام حمل مین اوس عورت نے میری صلاح پر عمل کیا اور دو تین فریکشن سٹز باتھ روزانہ لیئے + نتیجہ یہ ہوا کہ چھٹی بار کی زائیدگی جو کہ دیگر حالت مین سب سے زیادہ مشکلاہٹ کے ساتھ ہوئی ہوتی سب زائیدگیون سے زیادہ آسانی کے ساتھ ہوئی + زائیدگی مین مشکل سے ایک گھنٹہ لگا ہوگا - دردہاے زہ ابتدا سے معقول سلسلہ مین ہوئے اور ایسے ہوئے کہ نہین ہونیکے برابر تھے + (آیندہ رپورٹہاے شفایابی حصہ چہارم مین ملاحظہ فرمائیے)

وہ عورت بھی اس کامیابی کو خیال مین نہ لاسکتی تھی + قبل زائیدگی کے جب مینے اُس سے کہا تھا کہ ایسا ایسا نتیجہ ہوگا تو اوسنے طنزاً یون کہا تھا کہ آپ بغیر درد کی زائیدگیان ایجاد نکرسکین گے + لیکن کواوسنے

بلا تکلیف اور بے خطر زائیدگی کیسے ہو سکتی ہے

مجھسے افسوس ظاہر کیا کہ اوسکی عمر ایسی نرہی تھی کہ وہ آیندہ اور ایکبار حاملہ ہونیکی امید کرسکے + اور اسوقت جبکہ وہ بلا تکلیف بچہ جننا جان گئی تو اوسکو اور زیادہ بچے پیدا کرنیکی آرزو ہوئی + اوسکو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی جبکہ اسمرتبہ وہ بچہ کو اپنا دودھ پلا سکی - اس خوشی کو اوس نے کبھی پیشتر حاصل نہ کیا تھا +

اور ان سب باتون کا درحقیقت سبب بھی قدرتی ہی تھا - اوس عورت نے جسوقت سے کہ میرے طریق علاج کا ذکر سنا تھا اوسیوقت سے نیچر کے مطابق زندگی بسر کری تھی اور میرے مجوزہ غسل باقاعدہ لیئے تھے + اوسکا جسم جوکہ پیشتر (مادۂ فاسد سے) بہت بھرا ہوا تھا اُسکی وجہ سے مادۂ فاسد سے کسیقدر اچھے طور سے صاف ہوگیا - دماغی اور جسمانی قابلیت مین ترقی اس سے صریحًا نظر آنے لگی +

ایک دوسری عورت نے بھی جسنے کہ میری صلاح سے دوران حمل مین میرے طریق علاج پر عمل کیا تھا ایسے ہی عمدہ اور خوش نتائج حاصل کیئے تھے + سات ماہ تک علاج کرنیکے بعد بچہ پیدا ہوا اور زائیدگی مین بھی واقعی تکلیف نہوئی - صرف آدھ گھنٹہ اوسمین لگا اور کوئی دایہ بھی موجود نہ تھی +

ایک اسی قسم کا قابل اطمینان واقعہ ایک لیڈی کی حالت مین ہوا جسنے کہ ایسا ہونے پر مجھے مندرجہ ذیل خط شکریہ ماہ ستمبر ۱۸۹۰ع مین تحریر کیا تھا -

"میری عمر ۲۸ سال کی ہے - اور پندرہ سال کی عمر سے مین خرابی مثانہ و گردون مین مبتلا رہی تھی + اس شہر کے ٹی[۵۱] انسٹیٹیوٹ مین ابتداءً آٹھ ہفتہ تک رہی تھی - نتیجہ صرف یہ ہوا تھا کہ میری سوزش مثانہ اس عرصہ مین اور بھی زیادہ ناقابل برداشت ہوگئی تھی + صرف لیٹی ہی رہ سکتی تھی - کیونکہ کھڑا ہونا یا چلنا بوجہ بہت ہی سخت درد کے ناممکن تھا +

"یہ حالت چار ہفتہ تک رہی تھی - پس مین ایل[۵۲] محلہ مین جو کہ مریضون کو رکھکر علاج کرنیکی جگہ ہے وہان گئی جہان کہ معقول عرصہ تک قیام کرنیکے بعد میری تکلیف وہ عارضہ کو چند سے سکون حاصل ہوا + مگر چونکہ کسی نے کبھی میرے مرض کی جڑ کا علاج نہین کیا تھا میرا مرض ایک سال کے اندر ہی زیادہ قوت کے ساتھ عود کر آیا + اسوقت مین شہر چیلٹنہم مین قیام کر رہی تھی اور بس وہان کے ہی شفاخانہ کو مجھے جانا پڑا جس مین کہ مین

---

[۵۱] اوس انسٹیٹیوٹ کے نام کا حرف اول ٹی (ٹ) تحریر کردیا گیا ہے - نام پورا ظاہر نہین کیا ہے +

[۵۲] محلہ کے نام کا اول حرف لکھدیا ہے یعنی ایل (ل) - نام پورا ظاہر نہین کیا گیا ہے +

زائد از تین ماہ قیام کیا + بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے میرا علاج سیلی سیلک ایسڈ[۱] - اور لیونر کاسٹک[۲] - گدیان اور بجلی[۳] کے ذریعہ سے ہوا + پس مین اپریل ۱۸۸۸ء مین شہر لیپزگ کو گئی اور پھر وہان مجھے شفاخانہ جانا پڑا + یہان چار ہفتہ تک میرا علاج رحم کے کسی مرض کا کیا گیا - اسمین بھی کوئی کامیابی نہوئی + اکثر مین یہ بھی نہین سمجھ سکتی تھی کہ شفاخانہ سے اپنے گھر تک کیسے جا سکونگی کیونکہ درد بہت ہی زیادہ تھا +

شفاخانہ مین کوئی صورت آرام نہ دیکھکر مینے شفاخانہ چھوڑ دیا - اور چار سال تک ڈاکٹر ایم[۴] - ساکن شہر لیپزگ کے ہاتھون سے شفا پانیکی جستجو کرتی رہی + اُنہون نے میرے سوزش مثانہ و سوزش رحم کو اچھا کر دیا - اور تین سال متواتر مجھے فرین زینیس باد[۵] کو بھیجا جہان کہ مینے کیچڑ اور چشمہ کے پانی سے غسل کیئے اور پانی بھی پیئے + لیکن انسے کوئی مستقل افاقہ نہوا + فرین زینیس باد کے آخری مرتبہ قیام کی حالت مین مجھے میرے معالج نے اسجگہ (لیپزگ) بھیجا کیونکہ اوسکی راے مین عمل جراحی کی بڑی ضرورت تھی + ڈاکٹر ایل - ساکن شہر لیپزگ نے میرے اوپر آپریشن (عمل جراحی) کیا اور سر دست میری حالت قابل برداشت ہوگئی + تاہم میری پرانی بیماری مجھے ہمیشہ موجود ہی معلوم دیتی تھی - اور مجھے صاف طور سے یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ عمل جراحی کے ذریعہ سے میرا مرض کسی طور سے دبا دیا گیا ہی - لیکن جسم سے جڑ سے نہین نکالا گیا ہی + وقتاً فوقتاً مجھے گدیان اور مثل اوسکے وسائل کا استعمال بغرض حصول آرام کرنا پڑا - آخرکار مین پھر ڈاکٹری امداد حاصل کرنے پر مجبور ہوئی + شہر لیپزگ کے ڈاکٹر زڈ - کے پاس مین گئی لیکن ایک سال کے علاج کے بعد بھی آرام معلوم نہوا + آخرش ڈاکٹر زڈ - نے کہا کہ میرا مرض فلوٹنگ کڈنی[۶] (متحرک گردہ) کا مرض ہے - اور یہ کہ اب اور زیادہ کوئی بات کرنے کو باقی نہین رہی - لیکن اونہون نے کہا کہ بہر صورت مجھے اوس شہر کے رہنے والے پروفیسر - ایس - سے مشورہ لینا چاہیئے + اس جنٹلمین نے بھی پورے ایک ہفتہ بھر تک میرا امتحان کیا اور اوسکے آخر مین یہ کہدیا کہ آئندہ کوئی امداد کرنا ممکن نہین اور مجھے رخصت کیا +

اسطور سے نا امید ہو کر دو سال گذرے کہ ماہ جولائی مین - مین آپکے زیر نگرانی آئی + علاج کے شروع کرتے ہی ایام مجھے اون ناقابل برداشت درد سے نجات بخشنے کے لیئے کافی ہوئے - اور مین چار ہفتہ مین پھر کام کرنے لگی +

---

۱ ایک قسم کا تیزاب ہی + ۲ ایک قسم کا چاندی کا تیزاب ہی - ۳ یعنی بجلی کی کل سے جیسا کہ اکثر دیکھنے کا اتفاق پڑا ہوگا جس سے کہ ڈاکٹر لوگ بعض قسم کے درد کا اور اعصابی خرابیونکا علاج کرتے ہین - ۴ ڈاکٹر صاحب کے نام سے شروع کا حرف لکھدیا گیا ہی پورا نام نہین ظاہر کیا گیا ہی ۵ ایک مقام کا نام ہی ۶ اکثر ایک - اور داہنا گردہ [illegible] ظاہری متحرک ہو جاتا ہی جسکے باعث کمر پر بھی درد جو دبانے اور ہلانے سے زیادہ اور پٹی لپیٹنے سے کم ہو جایا کرتا ہی +

بلا تکلیف اور بیخطر زایدگی کیسے ہوسکتی ہے

آپ کے طریق علاج سے مین اپنی تندرستی اور قوت اسوقت تک قایم رکھ سکی ہون +

علاج کے اول ہی سال کے درمیان میری جسمانی حالت ایسی تازہ اور مضبوط معلوم ہونے لگی کہ باوجود اسکے کہ ہر چہار طرف سے مجھے باز رکھا گیا اور حکماؤن کی راے تھی کہ ہمین عمل زایدگی سے بہ امن نہ گذر سکون گی - مینے اپنی شادی کرلی + آپ کے مشورہ اور خود میرے تجربہ نے مجھے (اس سے) بہتر تعلیم دی - اور ہر ایک بات اوسی طور سے واقع ہوئی جیساکہ آپ نے پیشتر سے کہہ دیا تھا + مین نے شادی کرلی - اور آپ کے ہدایات پر اپنے ایام حمل مین من وعن عمل کیا - اور سب لوگون کو حیرت مین ڈالنے والی بڑی آسان اور بیخطر زایدگی بغیر امداد دوایہ عمل مین آئی + یہ کل باتین مجھے آپ کے ہی سیدھے سادے طریق علاج کی بدولت میسر ہوئین +"

لیپزگ (مسیز) لوی بی -

ولادت کے بعد کا انتظام

واقعی تندرست عورت کو نسبت اس بات کے کہ بعد ولادت اوسکو کیا انتظام کرنا چاہیئے کسی مشورہ کی بھی کوئی ضرورت نہین ہے + صرف جانور ہی نہین بلکہ اکثر غیر مہذب قومونمین بھی عورتین فورًا بعد ولادت کے اوٹھکر اپنے معمولی کاروبار مین مصروف ہوجانیکے لائق ہوجاتی ہین + لیکن یہ بہت کم دیکھنے مین آتا ہے کہ مہذب قومون کی عورتین ایسا کرسکین برخلاف اس کے یہ ایک رواج ہوگیا ہے کہ بعد ولادت کے اونکو بہت عرصہ تک بستر پر رکھا جاتا ہے + پہلے نو دن معمولی ایام[۱] تھے اب اکثر اطبا بارہ روز بتلاتے ہین + ایسا کیا جانے کی وجہ اسقدر والدہ کی کمزوری نہین ہے جتنا کہ وہ غیر معمولی آہستگی جس سے کہ اعضاء تناسل اپنی اصلی حالت پر آتے ہین + لیکن یہ زیادہ عرصہ تک بستر مین پڑا رہنا بہت طریقون سے بلاشبہہ بہت مضر صحت ہے + کیونکہ جسم کے کام نکرنیسے ہاضمہ مین خرابی آجاتی ہے اسوجہ سے غذا کے جزو بدن ہونیکی کارروائی مین کمزوری ہوجاتی ہے - یہ بات سخت قبض ہوجانے سے جو ایسے وقت مین قریب قریب ہمیشہ واقع ہوتا ہے پایہ ثبوت کو پہنچی ہے + اوسی کے ساتھ قبل اس کے کہ اعضاء تناسل اپنی اصلی حالت پر آجائین بستر کو چھوڑنا بھی مضر ہے جس سے کہ پیٹ بہت بڑھ جاتا ہے جیسا کہ اکثر اون عورتون مین دیکھنے مین آتا ہے جنکے کئی کئی بچے ہوچکے ہین +

مین نے اس بات پر بہت غور کیا کہ وہ کون سا سب سے بہتر طریقہ ہے جس سے یہ برائی بغیر عورت کے اتنے زیادہ دنون تک پلنگ پر رکھنے کے رفع ہوجاوے - اور مینے ایک نہایت ہی سادہ طریقہ دریافت کیا ہے اور وہ ایسا ہے جسمین کہ غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے

---

[۱] لیٹنے بستر پر رہنے کے ایام مقررہ +

ولادت کے بعد کا انتظام

اگر ممکن ہو تو ماں کو چاہیئے کہ بچہ کو دودھ پلائے + بے اعتدالی کے ساتھ کھانے اور پینے سے یا ایسے ہی دیگر طریقوں سے دودھ نہیں بڑھایا جا سکتا - بلکہ برخلاف اسکے ایسا کرنے سے غالباً دودھ کم اُترے گا + یہاں پر بھی مثل اور موقعوں کے قدرتی قاعدہ کی پابندی کرنا چاہیئے یعنے کھانا پینا صرف اُسوقت جبکہ بھوک اور پیاس لگے + بیشک ماں کو قدرتی غذا کا استعمال واجب ہے - اون ماؤں مین جو کچھ درجہ بھی تندرست ہین اس غذا سے بہت کافی اور اعلےٰ درجہ کا دودھ پیدا ہو گا (مقابلہ کرو صفحہ ۳۳۹) +

شروع کے چند مہینوں میں شیر خوار بچہ کا علاج - بچّون کی پرورش

اگر ہم غور سے قدرت (نیچر) کے طریقے کو دیکھین اور مان اور بچہ کے رشتہ کو خیال کرین تو ہمکو فوراً دریافت ہوتا ہو کہ ایک عرصہ باہم دونون مین ایک قریبی تعلق ہونا لازمی ہے + شروع کے چند سالون مین خصوصاً شیر خوار بچہ کا تعلق اپنی مان سے نہایت ہی زیادہ قریب کا ہے جو شروع مین گرمی حاصل کرنیکی وجہ سے ضروری ہے + شیر خوار بچہ کو اسکی مان سے علیحدہ کرنا اور پس اوسکو اوس گرمی سے جو اوسکی تندرستی کے لیئے بڑی مفید ہے محروم کرنا ایک سخت غلطی ہے + بدقسمتی کی بات ہے کہ بہت زیادہ مائین اس اہم امر کو قطعی نظر انداز کرتی ہین +

مجھے یاد آتا ہے کہ ایک دفعہ مجھے ایک خاندان مین بلایا جہان سب سے چھوٹے بچے کی نسبت جسکی عمر صرف ۲ ہفتہ کی تھی یہ شکایت تھی کہ وہ خاموش اپنے بستر پر نہین لیٹتا + اوسکی مان بہت مضطرب تھی - زیادہ تر وجہ پریشانی کی یہ تھی کہ بچہ کا ہاضمہ ہی بالکل نا درست تھا + مان کی قدرتی گرمی اور ۳ روزانہ فریکشن ہسپ با تھ سے بچہ کو آرام ملا اور اوسکی تندرستی صحیح حالت پر آگئی +

بچّون کی پرورش - جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہین بہت سی ماؤن کو نی زمانہ یا تو قطعی دودھ نہین اترتا یا اگر اوترتا ہے

شروع کے چند مہینون مین شیر خوار بچہ کا علاج

تو بہت ہی کم + اور یہ بہی وجہ ہے کہ آجکل اسقدر کمزور اور ناتوان بچے نظر آتے ہین + مان کے دودہ
کی بجائے سب سے بہتر شئے دایہ کا دودہ ہے + لیکن دایہ کے دودہ سے یہ خواہ مخواہ لازم نہین آتا کہ بچہ کی
صحت جسمانی ضرور محفوظ رہیگی (درست رہیگی) کیونکہ اگر دایہ تندرست نہین ہے تو ضرور بچہ کے جسم مین علاوہ
پیدائشی فاسد مادہ کے جو اوسکے اندر ہے اور زیادہ فاسد مادہ جمع ہوجاویگا + یہ درست ہے
کہ ہم بذریعہ سائینس آف فیشیل اکسپریشن دایہ کی حالت کی جانچ کر سکتے ہین۔
لیکن سچ تو یہ ہے کہ درحقیقت تندرست دایہ کا ملنا بہت دشوار ہے + اکثر تو بچونکی پرورش خلاف
طریقہ قدرت کے کیجاتی ہے اور عموماً غذا نہ تو صحیح طور سے منتخب کیجاتی ہے اور نہ مناسب طریقہ
سے تیار کیجاتی ہے + اگر گاے کا دودہ دیا جاوے تو اوسکو صرف گرم کر لینا کافی ہے۔ پکانا نچاہیئے
کیونکہ پکے ہوئے دودہ کا ہضم کرنا بہت زیادہ دشوار ہے + نقصان دہ کیڑونکا ضائع کرنا اس موقع
پر کوئی قابل توجہ بات نہین ہے اور اسکا ثبوت آسان ہے +

سب سے زیادہ مفید اور صحت بخش قدرتاً وہ غذائین ہین جو سب سے زیادہ آسانی سے ہضم
ہوسکتی ہین اُسوقت تک جبتک کہ ہاضمہ درست ہے ہضم کرنے والے عرق مین کافی قوت تمام
اوس مادہ کو خارج کرنیکی ہوتی ہے جو جسم کے واسطے مضر ہے + کچا دودہ نہایت ہی سریع الہضم ہوتا ہے
اور جوش کیا ہوا دودہ بہت دیر تک معدہ مین رہتا ہے اور اسلیئے اُس سے بہت زیادہ تیز
جوش بمقابلہ اُوسکے کہ جو معمولی غذا سے ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے +

ہمین قطعی شبہہ نہین ہوسکتا کہ یہی وجہ بچون کی بہت سی بیماریون اور اونکے روز افزون
اموات کی ہے بچونکی غذائین اور اور اشیاء کے جو ہر ہی روز افزون معدہ کی بیماریون کا باعث ہین۔ اونسے
بچہ کا معدہ پہیل جاتا ہے۔ ہاضمہ ناقص ہوجاتا ہے اور اوس سے نہایت بجینی پیدا ہوجاتی ہے +
دودہ جو موافق ہدایات پروفیسر ساکس لیبٹ کے جوش کیا جائے یا صاف کیا ہوا اور چہا ہوا دودہ
جسکی کہ آجکل پادری صاحبان بہت سفارش کرتے ہین بچون کے واسطے ایسا ہی مضر ہے
جیسا کہ دودہ آگ پر جوش کیا ہوا + کیونکہ درحقیقت جس چیز کو کہ ذی علم اطبا جوش
دینے کے ذریعہ سے دفع کرنا چاہتے ہین اوسی سے دودہ سریع الہضم ہوتا ہے + جو ہین دودہ

ہاضمہ کی نالی مین پہونچتا ہے اوسمین گرمی آجانی شروع ہوجانی چاہیئے + نیچر مین ہم واقعی یہ کبھی
نہین پاتے کہ دودہ مین قبل اسکے کہ بچہ اوسے پیئے ہوا لگتی ہو + دودہ ایک مقوی عرق ہے
اور وہ براہ راست مان کی چھاتی سے بچہ کے جسم مین بلا ہوا لگے ہوئے پہونچنا چاہیئے +
جب ہی کہ دودہ سے ہوا ملتی ہے تو اوسمین ایک قسم کی تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے جسکا
کہ اثر بچہ کے ہاضمہ پر خراب ہوتا ہے + لیکن جبکہ دودہ تازہ ہو تو یہ تبدیلی قابل لحاظ نہین +
مگر ہر حالت مین احتیاط ضروری ہے کیونکہ گاے بھی غالباً فاسد مادّہ سے خالی نہوگی +
یہ خیال کرنا محض غلطی ہے کہ ایک موٹی تازی گاے جو جاڑون وگرمیون مین گوشالا مین
بندھی رہتی ہے وہ سب سے عمدہ دودہ دیتی ہے + برخلاف اسکے ایسی گاے کا جسم فاسد
مادّہ سے پھولا ہوا ہوتا ہے اور اوسیکے مطابق اوسکے دودہ مین بھی ضرر رسان اثر ہوتا ہے +
سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا کو وہ چیز پینا پڑتی ہے جو فاسد مادّہ سے پُر ہوتی ہے
کیونکہ تندرست گائین شایستہ ملکون مین بہت ہی کمیاب ہین + گاے کے دودہ کے
بجاے سب سے بہتر چیز جَی کے آٹے کی لپسی ہوتی ہے + یہ لپسی عمدہ موٹے
بلاخشک کیئے ہوئے مگر تلخ نہو جَی کے آٹے سے بنانی چاہیئے اور چھلنی مین اوسکو چھان
لینا چاہیئے + اوسمین نمک گھی یا شکر ملانا نہین چاہیئے + جَی کا آٹا ہر جگہ تھوڑا بہت
خشک کرلیا جاتا ہے اسوجہ سے کہ وہ فروخت ہونے کے قبل زیادہ عرصہ تک اچھا
رہے + مگر اس سے آٹے مین اوسکے ہضم ہونے کی قابلیت مین کمی ہوجاتی ہے
اور پس وہ بچون کی غذا کے لایق نہین رہتا + جَی کا آٹا خشک کیا ہوا نہونا چاہیئے +
جہان کہ ایسا آٹا دستیاب نہوسکے۔ تو سب سے بہتر یہ ہے کہ چھڑی ہوئی جَی
خریدلی جاوے اور اوسکو جوش دے کر اوسکا مانڈ نکال لینا چاہیئے + اگر یہ بھی
میسر نہو تو چھلکے سمیت جَی لے کر ہاون دستہ مین کچل لیجاوے یا چکّی مین دَل
لی جاوے اور پھر مانڈ نکالنے کے لیئے اوسکو جوش دے لیا جاوے + یہ آش
(مانڈ) تمام آشون سے بچّون کے لیئے اچھا ہے لیکن اسمین جَی کے دَلنے کی وقت ہے +
بہر کیف اس بات سے کسیکو بیدل نہونا چاہیئے کیونکہ چند مرتبہ کی آزمایش کے بعد وہ پہلے سے آسان معلوم ہونے لگے گی +

شروع کے چند مہینوں مین شیرخوار بچہ کا علاج

مینے اس مضمون پر اور عموماً بچونکی پرورش کے بارہ مین اپنے رسالہ "بچون کی پرورش" نامی مین جسکا ذکر آچکا ہے بہت وضاحت کے ساتھ بحث کی ہے +

یہ نہایت افسوسناک ہے کہ اتنی زیادہ ماؤن کو اپنے بچونکی تعلیم و تربیت بہت تکلیف دہ معلوم ہوتی ہے + لڑکے پڑھتے ہی نہین اور اونکے خیالات ہمیشہ کسی اور چیز پر لگے رہتے ہین - وہ بے تمیز تندخو اور بدمزاج پائےجاتے ہین - اور باوجود ان باتونکے بھی اونکے والدین اور استاد اونکے تعلیم دینے مین نہایت جانفشانی کرتی ہین + یہ خیال کیاجاتا ہے کہ اس بات کی وجہ کہ تعلیم دینا ایسا مشکل کیون ہوجاتا ہے نہین بتلائی جاسکتی - اور کیونکہ اسکا کوئی سبب دریافت نہین ہوسکتا تو اسکا باعث آخرش زمانہ کا مزاج ہی بتلادیتے ہین - اور ذرا اس بات کیطرف توجہ نہین کرتے کہ اسکا کوئی اور ہی سبب ہے + جب کبھی کہ کم سنی کے جسم مین مادہ فاسد ہوتا ہے تو دماغ اور تمام جسم کے فعل پر غیر قدرتی اثر پڑتا ہے اور اوسمین تبدیلی واقع ہوتی ہے + اگر برخلاف اوسکے فاسد مادہ کا بوجھ علیحدہ ہوجاے تو پوری قدرتی حالت تندرستی کی حاصل ہوجاویگی + مینے اپنے مطب مین اکثر دیکھا ہے کہ جن لڑکون کی تربیت بہت ہی خراب ہوئی ہے وہ میرے علاج کے ذریعہ سے غایت درجہ سنجیدہ اور غایت درجہ باتمیز ہوگئے ہین + وہ لڑکے جو قطعاً کچھ نہین پڑھتے تھے - اور گھنٹون آسان سے آسان سبق لیئے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے - جسم سے فاسد مادہ کے خارج ہوجانے پر اور سے اور ہوگئے + اور وہ پڑھنے اور جلدی سمجھنے کے پھر قابل ہوگئے سست اور کاہل نرہے اور ہرطرح سے اپنے والدین کی خوشی کا باعث بنے + جو شخص یہ جانتا ہے کہ تندرست بچونکی ترتیب دینے مین کیسی خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسمین کسقدر کم تکلیف اور دقت اوٹھانا پڑتی ہے - وہ اپنے اون ابتدائی امور کے حاصل کرنے مین جو ایسی خوشی کے لئے ضروری ہین یقیناً غفلت نکریگا + یہ جملہ والدین کا پاک فرض ہے کہ وہ میرے طریقہ علاج اور خصوصاً میرے طرز تشخیص سائینس آف فیشیل اکسپریشن کو سیکھین + آخر الذکر مین اونکے پاس فوراً اور بلا ذراسی بھی غلطی کئے اپنے بچون مین مادہ فاسد کے ہرایک قسم کی موجودگی کے دریافت کرنے کا ذریعہ موجود ہے +

ایک نہایت ضروری واہم امر اور ہے جو کسیطرح سے بھی نظرانداز نکرنا چاہیئے + میرا اشارہ آجکل

ط ۵ یعنی سائینس آف فیشیل اکسپریشن ۱۲

سے نوجوانون مین روزافزون خواہش مجامعت اور اوسکے قدرتی نتیجے یعنی جلق سے ہو + یہ ایک افسوس کی بات ہے کہ آجتک اس نوعمری کے گناہ کی اصلیت ٹھیک ٹھیک نہین دریافت ہوئی بخلاف اوسکے لوگ بیہودہ شرم کی وجہ سے غلطی مین پڑکر ایسے معاملات کے تمام تذکرونکو روکتے ہین یہ برائی اس طریقہ سے کبھی دور نہو گی + وہ شخص جوکہ دنیا کو ترقی دینا چاہتا ہے اوسکو دنیا کی غلطیون کو صاف طور پر ظاہر کرنا پڑے گا + دیہات مین جہان کہ قدرت (نیچر) اور عمل[۵۱] ابتک ساتھ ساتھ چلتے ہین - یہ عرصہ دراز سے جیسے کہ صفحہ ۳۴۸ پر بیان کر آئے ہین جان لیا گیا ہے کہ جانورونمین زیادہ خواہش مجامعت ہونا ایک حالت بیماری کی علامت ہے + آدمی بھی ٹھیک ٹھیک اون ہی آئین قدرت کا تابع ہے - خواہ بعض لوگ اوسکے (انسان کے) قدرت مین ایک مخصوص جگہ رکھنے اور پس اوسکے مخصوص ہی قوانین قدرت کے پابند ہونیکی نسبت کچھ ہی کہین + ٹھیک ٹھیک جیسے کہ جانورونمین بیماری کی حالت (یعنی جسم مین مادّہ فاسد کا ہونا) جیسا کہ اوپر ثابت ہو چکا ہی غیر معمولی خواہش مجامعت کو پیدا کرتی ہی - ویسے ہی حالت انسان کی بھی ہی + جلق صاف علامت اس امر کی ہی کہ اعضاء تناسل مین مادہ فاسد بھرا ہوا ہی + اگر یہ فاسد مادہ آہستہ آہستہ جسم سے خارج کردیا جاے تو غیر معمولی خواہش بھی خودبخود دور ہوجاویگی + بچونکو لپنے اعضاے تناسل سے کھیلنے پر بیت مارنا (جیسے کہ بہت سے والدین مارتے ہین) بالکل بیکار ہے + متواتر کھجلاہٹ دور کرنیکا صرف یہی علاج ہے کہ اوسکا سبب دور کرین یعنی مادہ فاسد کو خارج کرین + اگر بچونکی قوت ارادہ کو تقویت دیکر ہم اونسے اس برائی کو روکوا بھی لوین تاہم اوسکے واسطے جو اندرونی جبر ہے وہ موجود رہیگا اور اوسوقت تک قایم رہیگا جب تک کہ اوسکا سبب دور نکردیا جاوے + میرے مدت کے تجربہ نے جو مجکو جلق کرنے والونکے علاجمین حاصل ہوا ہے مجھے یقین کامل دلادیا ہے کہ ہمارے فرنکیشن باتھ اور غیر محرک غذا اور قدرتی طرز معاشرت کے سواے اور کوئی عمدہ علاج اسکا نہین ہے + پس ہمارا طریقہ علاج بچون مین ایک اعلی درجے اخلاق کی ترقی پیدا کرنیکا ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے + اور یہ امر اسقدر بیحد ضروری ہے کہ ہر شخص اس بات کو اپنا فرض مقررہ سمجھے کہ وہ اوسکی سچائی کی نسبت اپنا اطمینان کلی کرلیوے +

---

[۵۱] نیچر یعنے قدرت کے قاعدون پر عمل +

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

اُن ناظرین کو جوکہ زیادہ دور مقامات مین رہتے ہین۔ اصلی واقعات سے یہ بات دکھلانے کے لیئے کہ کیسے تعجب انگیز کامیاب نتائج میرے طریق علاج کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہین۔ مین اس موقعہ پر زائد از کتاب صفحہ ۳۶۰ تک رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ جو کہ جملہ قسم کے امراض کے متعلق ہین شائع کرتا ہون + زیادہ حصہ اِن اسناد کا بالکل بغیر طلب کیئے ہوئے پہونچا ہی + میری خواہش دلی ہی کہ بیمار انسان کے نفع کے لیئے اس ہیوسائنس آف ہیلنگ کی سچائیون کے پھیلانے مین یہ چٹھیات شکریہ و رپورٹ ہائے شفایابی اپنا حصّہ لیوین!

نمبر ا۔ نروس ڈیبلٹی (اعصابی کمزوری) نیند کا نہ آنا۔ انتڑیون کی مزمن سوزش۔ سنگ جگر + مسنز[۱] آر۔ کو تکلیف اُن کی آنتون مین سوزش مُزمن کی تھی اور بغیر استعمال ادویات و پچکاری (عمل) کے اُنکو دست نہین آتا تھا + ساتھ ہی اسی کے اُنکو سنگہائے جگر کی بھی تکلیف تھی + ماہ بماہ اُنکا پیٹ بڑہتا گیا یہان تک کہ اُنکی حالت قابل برداشت نہ رہی + اُنکو گھبراہٹ بہت ہی زیادہ تھی۔ کچھ نیند نہ آتی تھی اور علاوہ بھوک نہ لگنے کے اُنکے جگر کے مقام پر بوجہ سنگہائے جگر کے درد کی شکایت تھی + اُن کے حکام معالج نے سنگ جگر کے لیئے آخری علاج عمل جرّاحی تجویز کیا + لیکن اعمال جرّاحی کی ناکامیابی کے بارہ مین وہ اسقدر زیادہ سُن چکی تھین کہ اس افسوسناک حالت مین وہ مجھ سے امداد کی متلاشی ہوئین +

دو لغایتہ پانچ فریکشن باتھ کا روزانہ لینا۔ ایک یا دو اسٹیم باتھ کا ہر ہفتہ مین لینا اور بغیر گوشت والی غذا۔ یہی کچھ میرے کیبانی طریق علاج مین آرام کرنیوالے وسائل تھے + اول ہفتہ مین اِفاقہ آہستگی سے ہوتا رہا + دوسرے ہفتہ مین بھوک ستا اور نیند اعتدال پر آگئی

نوٹ[۱] مسنز بمعنی میم صاحبہ۔ اور آر۔ انگریزی کا ایک حرف ہی اور اُن میم صاحبہ کے نام کا اول حرف ہی جنکا ذکر اس موقعہ پر کیا گیا ہی + آیندہ دیکھنے مین آویگا کہ عورات و مردون اور مقامات کے پورے نام ظاہر کرنے کی بجائے اُنکا شروع کا ہی حرف تحریر کیا گیا ہی + آیندہ مسٹر بمعنے صاحب اور مسنز بمعنی میم صاحبہ۔ اور مس بمعنی کنواری لڑکی جہان کہین کہ یہ الفاظ واقع ہون سمجھنا چاہیئے +

تیسرے ہفتہ مین اعصابی خرابی جاتی رہی + چوتھے ہفتہ مین خاص بات یہ ہوئی کہ بہت زیادہ مقدار مین
بہت ہی خراب بدبودار سیاہ رنگ کا (سڑا ہوا) ایسا پاخانہ جیسا کہ پیچش مین ہوا کرتا ہے آیا + اس عرصہ مین جسم
کا بوجھ بتیس پونڈ (۵ اثار پختہ) گھٹ گیا اور پیٹ جو کہ پیشتر بہت ہی بڑا تھا اب صحیح حالت پر آگیا + پانچ ہفتہ
بعد سنگ ہائے جگر گھلنے لگے اور پیشاب مین صاف صاف بشکل ریزہ نظر آتے تھے + سات ہفتہ
مین مریض کو شفا ہو گئی +

نمبر ۲ پھیپھڑی کی سوزش - سرد پاؤن - معدہ کی خرابی - مرض جگر - فیرن جائٹیس یعنی فیرنکس کی سوزش +
مسٹر ایچ متوطن ایل عمر ۲۷ سال نے امراض مذکورہ مین میرے طریق علاج کا استعمال کیا - فرکشن سیپا باتھز
پر خاص توجہ کری اور بعد کو فرکشن سٹز باتھز و غیر محرک غذا استعمال کرین + آرام بہت ہی جلد ہونے لگا +
ہاضمہ کو اور معدہ کی شکایت کو دوسرے ہی دن افاقہ ہوا جسکی وجہ سے کہ دیگر شکایات مین بعد کے
دنون مین برابر افاقہ ہوتا رہا - تین ہفتہ کے بعد مریض کی تمام بیماریون کو شفا ہو گئی اور اس کو سب سے زیادہ
تعجب اس بات کا ہوا کہ اس کے پاؤن نے پھر اپنی صحت کی گرمی کی حالت بغیر کسی مقامی علاج
کیئے ہوئے حاصل کر لی +

نمبر ۳ سرطان - برازیل کا رہنے والا ایک شخص عمر ۲۵ سال ایسے سرطانی پھوڑون مین مبتلا تھا جو کہ
آٹھ سال سے بڑھتے چلے جاتے تھے اور اب گردن سے پیٹ تک پھیل گئے تھے + کھانا کھانیکے بعد انہین سے ہمیشہ خون
نکلتا تھا - اور مریض کے حلق سے ایسی سخت بدبو نکلتی تھی کہ اسکے پاس کوئی نہین آسکتا تھا + ایسی حالتین یہ کوئی
بڑے تعجب کی بات تھی کہ مریض ہر وقت خود کشی کے خیال مین گرفتار رہتا تھا +
اس مریض نے اپنی چند واقفکارون کی ہمت دلانیکی وجہ سے جنکو کہ میرے طریق علاج سے آرام ہوا تھا اس علاج کی بھی آزمائش
کا مصمم ارادہ کیا + شروع کے تین ماہ مین جبکہ سرطانی گڑہان درد کر کے منتشر ہوتی گئین اسکی حالت زیادہ خراب ہوتی ہوئی معلوم
ہوئی + باوجود اسکے اسنے استقلال رکھا اور آخر کار اپنی حالت مین ترقی دیکھی + ایک سال کے اختتام پر وہ نوجوان شخص پھر اچھا ہو گیا +
اسوقت ایک مضبوط - خوش مزاج اور اس ہوسپائلیٹی آف ہیلنگ کے لیئے راستہ بتلانے والا سرگرم شخص ہو گیا ہے +

نمبر ۴ یرقان - کمزوری - تغلظ قسم کے درد سر ۱۸۸۸ء کے موسم بہار مین مسٹر پال ساکن لیپزگ کی دختر
نوجوان نے بڑھتی ہوئی سستی کا ہر سے نیند - عام کمزوری - درد سر - قصہ مختصر بیشمار تمام خرابیونکی شکایت کری + چند دنون بعد آنکھ کی
سفیدی زرد دکھائی دی اور مرض کا یہ رنگ جلد ہی تمام چہرہ اور گردن پر اور بالآخر تمام جسم پر پھیل گیا + اسکو سابہ بات بھی عیان تھی کہ وہ لڑکی ایک ایک کچھ درجہ بخار مین

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

مبتلا ہی۔ جو کہ پیڑو سے شروع ہو کر تمام جسم مین پھیل گیا ہی اور بہر صورت اُسنے اپنا اظہار باہر کی جانب سر مین مطابق کارروائی مسٹرن باجوش کے جو اُسمین ہی کیا ہی + غیر محرک غذا کا استعمال و رتین فرکشن باتھ کا سٹرے ہوئے مادہ کے نکالنے کے لیئے روزانہ لینا ہی علاج تجویز کیا گیا + دو ہفتے مین یرقان کو بالکل شفا ہو گئی +

نمبر ۵ ہڈی کے اوپر کی گٹریان۔ مسٹر لے۔ ایچ ساکن ڈبلیو کو عارضہ ہڈی پر اُسکو نائل کرنیوالے دانون کے نکل آنے کا تھا۔ اُسکا علاج ایلوپیتھک طریق پر آیوڈو فارم۔ کاربولک ایسڈ۔ کروسیو سبلیمیٹ وغیرہ سے زائد از دو سال تک بغیر کامیابی کے کیا گیا تھا + دونون ٹانگون پر کئی بار عمل جراحی ہو چکا تھا اور ہڈی کے کئی ٹکڑے کاٹ کر علیحدہ کیئے جا چکے تھے + اس مقامی علاج کے کرنے سے مریض کی حالت ایسی خراب ہو گئی تھی کہ وہ اب بالکل نہ چل سکتا تھا + ایسی حالت مین اس مریض کا علاج مین نے اپنے ہاتھ مین لیا + تین ماہ مین ٹانگون کے زخم اچھے ہو گئے اور اسفنج کے مانند اور پھولی ہوئی ہڈیان۔ سخت اور پتلی ہو گئین + مریض جلد چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا اور تین ماہ مین وہ یہ کہہ سکا کہ اُسکو شفائے کُلّی ہو گئی ہی +

نمبر ۶ عرق النسا۔ لُنجاپن۔ لنگڑاپن۔ ایک لڑکا عمر ۱۲ سال مسمی آسوال ریڈ ساکن کے بعد مبتلا ہونے سخت سردی مین جسکے ساتھ کہ کھانسی بھی تھی۔ مرض عرق النسا مین بیمار ہوا + مختلف حکما کے غیر قدرتی علاج یا دوایات دگھٹنے بڑھنے والے پلنگ وغیرہ کے علاج سے اُسکی بیماری اسقدر خراب ہو گئی تھی کہ اس غریب بچہ کا کولہا بالکل سخت اور نہ جنبش کرنیوالا ہو گیا اور اسنے اُسکو بالکل لنگڑا کر دیا + داہنی ٹانگ بمقابلہ بائین کے زیادہ پتلی تھی اور کمتر بڑھی تھی +

سخت اور معذور ٹانگ کا مین نے کوئی مقامی علاج نہین کیا بلکہ خاص شفا بخشنے والی فرکشن باتھ اور غیر محرک غذا کا استعمال تجویز کیا + اس علاج کی نتائج جلد معلوم ہوئی + پندرہ روز مین بغیر گھوڑیون یا چھڑیون کی امداد کے وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا + ایک ماہ مین اُسکا سخت کولہا پھر اوسط درجہ ملایم ہو گیا اور لنجے پن کا تمام نشان جاتا رہا + یہ ٹانگ ایسی ہی آسانی سے ہلائی جا سکتی تھی جیسے کہ بائین + چھ ماہ مین ٹانگ اور پاؤن کے وہ حصے جو کہ بڑھنے سے رہ گئے تھے پھر پوری صحیح حالت پر آ گئے +

نمبر ۷ عام کمزوری۔ دردہائے کمر۔ سر و ہاتھ اور پیر۔ آسانی کیساتھ زچگی۔ کمی خون۔ مسز۔ ای ساکن ڈبلیو نز وی ایک پوری سلسلہ امراض مین مبتلا تھی۔ اور حمل سے بھی تھی + ڈاکٹر لوگ اُسکی کچھ بھی امداد نہ کر سکے تھے اور پس اُس نے اپنی آخری امید بہتر طریق علاج پر قائم کری + مین نے ایک ہپ باتھ اور دو فرکشن سٹز باتھ ہر روز لینا اور اُسکے بعد اپنی تپش ہاتھ پیرون مین کم کر لینا اُسکو بتلایا + علاوہ اسکے سادی سے سادی غیر محرک غذا بتلا دی + چھ ماہ بعد مسز۔ ای پھر میری پاس آئی اور مجھ سے

حسب ذیل رپورٹ دی (اُس نے کہا) کہ اُس نے میری ہدایات پر من وعن عمل کیا تھا اور ایک ہفتہ کے اندر ہی تندرستی میں ترقی معلوم ہوئی۔ اور یہ ترقی بڑھتی گئی جسقدر کہ زیادہ دنون تک یہ علاج اُسنے جاری رکھا + ایک ماہ گذرا کہ اُسکے ایک بچہ پیدا ہوا اور دائی کو اسمین تعجب ہوا کہ اس دفعہ کی زچگی مین اُسکو سب دفعہ سے زیادہ آسانی ہوئی + پیشتر کے موقعون پر بچہ کے خارج ہونے مین ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اسکے خارج ہونے کے وقت ہمیشہ بہت گاڑہا اور سڑا ہوا خون جایا کرتا تھا۔ اس دفعہ کوئی دقّت نہ ہوئی + بچّہ بھی پورا تندرست تھا + پیشتر اُس کے بچّہ کے لیئے کافی دودہ نہ ہوتا تھا۔ اس مرتبہ دودہ اُسکے کافی موجود تھا + پہلے سے اُس کی بھوک بھی زیادہ بہتر تھی + اُس نے صاف طور سے یہ دیکھ لیا کہ یہ طریقہ زندگی محض زیادہ سادہ ہی نہ تھا بلکہ معمولی طریقہ سے بہت زیادہ تندرستی دینے والا بھی تھا +

نمبر ۸ گلٹی کا پھوڑا + ایک لڑکی مسماۃ ای۔ ے عمر و سال کے بائین جانب گردن کے ایک گلٹی مین ورم آگیا یہ کچھ عرصہ مین بڑے انڈے کے برابر بڑہ کر ہوگئی + مین نے روزانہ ہپ اور سٹز باتھ ہر ایک قریب آدہ گھنٹہ تک لینا بتلایا ہے۔ نیز جزوی اسٹیم باتھ ہر ہفتہ مین دو بار + اسیطور سے مین نے مناسب غذا بھی تجویز کردی + اوّلاً پھوڑے کا رنگ بڑا اسرخ تھا کچھ عرصہ بعد نیلگون ہوگیا + بعد اس کے علاج کوئی تین ہفتہ تک جاری رہا ہوا اُس بچّہ کو اسٹیم باتھ (بھاپ کے غسل) ناگوار معلوم ہوئے۔ اُسکا سر چونکہ پھوڑے کی وجہ سے ایک جانب کو جھک گیا تھا پس اُسکو وہ حرکت نہ دیسکتی تھی + بجائے اسٹیم باتھ کے گرم پانی کی گدّیون کا استعمال کیا گیا۔ پانی اُسیقدر گرم استعمال کیا گیا جسقدر کہ کھال برداشت کرسکتی تھی + مادّہ ناقص کی نقل و حرکت اب بہت صاف طریقہ مین معلوم ہوسکتی تھی کیونکہ پیپ کھال مین کو رِسی تھی اور اُس کپڑے مین جو کہ گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا لگ گئی تھی حالانکہ اس جگہ کوئی سوراخ کھلا ہوا نہ تھا + آخرش دو چھوٹے چھوٹے سوراخ تقریباً مٹر کے دانہ کے برابر نمودار ہوئے اور اُن مین سے کچھ مقدار پیپ کی خارج ہوئی + پھوڑا فوراً مین اب تیزی کیساتھ کم ہوگیا لیکن ایک دوسرا اور ہوگیا + مگر آخر الذکر بعد خارج کرنے اپنے مواد کے۔ اُن سوراخون کے ذریعہ جو کہ پہلے پھوڑے نے بنائے تھے۔ جلد ہی غائب ہوگیا + ایک ہفتہ مین مرض اسقدر اچھا ہوگیا تھا کہ بچّہ مدرسہ کو پھر جاسکا + پانچ ہفتہ مین تمام شکایات رفع ہوگئین اور سر اور گردن کو پھر آزادی کے ساتھ حرکت دیجاسکتی تھی +

اس تمام ایّام مین اُس لڑکی کو مشکل سے ہی کوئی درد معلوم ہوا ہوگا۔ ایک تو جزوی اسٹیم باتھ اور گرم گدّیون کی وجہ سے اور دوسرے فریکشن سٹز باتھ کی وجہ سے یہ (درد) روک دیا گیا تھا + کوئی داغ باقی نہ رہے تھے +

نمبر ۹ سرطان پستان و سرطان بینی (ناک) مسز ایس قصبہ رُوڈسٹر متعلق شہر لیپزگ کے ایک قصائی کی عورت نے ہر ایک دوا کا استعمال اپنے سخت مرض سرطان پستان و سرطان بینی کی عالیجی کیا تھا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا +

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

ایک روز کسی شخص نے اسکی توجہ میرے طریق علاج کی طرف دلائی اور اُسنے اپنی خواہش ظاہر کری کہ مین اُسے دیکھون + اُسکی درخواست کی
سوافق مین گیا اور اُس عورت کو ایک حالت لاچاری مین پایا + پستان کے اوپر ایک گہرا زخم تھا جس سے کہ بدبو نکلتی تھی اور جو کہ اندر ہی اندر
کاٹتا چلا جاتا تھا۔ اور اسقدر بڑا تھا کہ ہاتھ سے مشکل سے ہی ڈہکا جا سکتا تھا + نصف ناک ضائع ہو چکی تھی اور اُسکی پیشانی پر دو بڑی و سُرخ
رسولیان ہو گئی تھین جو کہ پھوٹنے کے قریب تھین + امتحان کرنیکے بعد علاج کی بارہ مین ضروری ہدایات فوراً بتلا دین جو کہ بہت ہی کامیاب ثابت
ہوئین + اول پیشانی کی رسولیان رفع ہو گئین۔ بعد اُسکے پستان کو آرام ہوا۔ اور آخر مین ناک کو + چند ماہ علاج کرنیکے بعد جبکہ مریضہ اپنی
حالت مین ترقی کرنے کی رپورٹ مجھے دینے آئی تو اُسوقت بھی اُسکی صورت بہت ہی تکلیف سے بھری ہوئی تھی + آجکل وہ پھر ایک شائستہ
بلکہ یون کہہ سکتی ہین کہ خوبصورت عورت ہو گئی ہی + اور یہ جادو (کیونکہ اُن تمام لوگون کو جنہون نے کہ اس مریضہ کو مرض کے بہت ہی خراب حالت
مین دیکھا تھا یہ ایسا ہی معلوم بھی ہوا ہوگا) محض بذریعہ قدرتی غذا۔ ہپ اور سٹز باتھز اور خوب کھلکر پسینہ آنے سے (بغیر کسی قسم
کے مقامی علاج خواہ پستان۔ ناک یا پیشانی کے) عمل مین آیا +

میری بتلائی ہوئے علاج کو باقاعدہ کرنے سے مسسز ایس کو کم از نو ماہ مین اُنکے مرض سے نجات ملی +

نمبر ٹانگون پر کشادہ زخم + مسٹر الف۔ برازیل کے ایک مدرس نے مجھے اُس تعجب خیز کامیابی کا ذکر لکھا ہی
جو کہ اُنکو میری طریق علاج مین حاصل ہوئی ہی + سات سال سے ٹانگون پر کشادہ زخمون مین وہ مبتلا ہو رہے تھے اور کبھی ایک
ڈاکٹر کے پاس۔ اور پھر دوسرے ڈاکٹر کے پاس جا چکے تھے + اُسکی بڑی محنت کی کمائی دوا سازون کے حساب کتاب مین جلدی سے ختم
ہوتی جاتی تھی۔ اور کبھی اُسکے زخم ہمیشہ بڑہتے تھے اور زیادہ تکلیف دہ ہوتے تھے + وہ خوفناک تکالیف جو کہ اُسکو سہنا پڑتی تھین اکثر اُسکو کام کرنیکو بالکل ناقابل کر دیتی تھین +
اتفاقیہ اُسکی قبضہ مین میری کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کی ایک جلد آگئی اور بعد مطالعہ کرنے کے اُس نے ارادہ مصمم
کیا کہ میری طریق علاج کی ازمایش کرے + اُسنے صرف ہپ باتھز لیے اور قریب ایک سال کے بعد وہ بالکل اچھا ہو گیا + بذریعہ
فرکشن سٹز باتھز کے وہ غالباً اس سے جلد اچھا ہو گیا ہوتا +

مریض نے اپنے شفا پانے کے حال کو پورٹ الیجر کے ایک جرمن اخبار مین شائع کیا +

نمبر ا مثانہ اور گردون کا مرض۔ استسقا مرض جگر + مسسز بی ساکن پی برسون سے مثانہ
اور گردون کی مرض مین مبتلا ہو رہی تھی۔ مروجہ علاج صادق یہ ہی نہین کہ کوئی صورت افاقہ نہین پیدا کری بلکہ استسقا
کے ہونیکو بھی نہ روکا + مسسز بی نے اسوقت میرے طریق علاج کی آزمایش کرنے کا ارادہ کر لیا + مین نے اُسکے لیے
دو ہپ باتھز اور ایک فرکشن سٹز باتھ ہمراہ قدرتی غذا (مگر اُسمین شوربہ شامل نہ تھے) روزانہ لینا تجویز کیا +

کرانی سسن جلد شروع ہوگئی اور مریضہ کو ہفتوں تک بھوک لگنے لگی + اُسکی ہمت جاتی رہی اور اگر اُسکی لڑکی نے اُسکو اس علاج کے جاری رکھنے پر آمادہ نہ کیا ہوتا تو اُس نے اس علاج کو چھوڑ دیا ہوتا + بجائی ہیپ باتھ کے فریکشن سٹز باتھ بھی تجویز کیئے گئے تاکہ شفا جلد تر عمل میں آوے + استسقا الاسر اض گردہ - امراض جگر رفتہ رفتہ دور ہو گئی + تھوڑا عرصہ ہوا کہ مسسز بی نے پوری شفا یابی کے بعد اپنے تئین اس حالت میں پیش کیا کہ کوئی شخص یہ خیال بھی نہ کریگا کہ وہ پہلے کسقدر زیادہ بیمار ہو گئی تھی +

نمبر ۱۲ - امراض قلب - آنکھوں کے آگے سیاہ داغوں کا نظر آنا + ایک بہت ہی ناگوار مرض وہ خرابی ہے جس میں کہ آنکھوں کے سامنے سیاہ داغ اُڑتے نظر آتے ہیں حالانکہ کوئی بھی بیرونی چیز وہاں موجود نہیں ہوتی ہے + یہ مرض غیر اشیا کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتا ہے - اجزائے فضلہ دار آنکھ کی رطوبت زجاجیہ میں جمع ہو جاتی ہیں اور آنکھ کے طبقہ مشبکیہ پر چھوٹے چھوٹے عکس ڈالتی ہیں + بظاہر ہے کہ جسم کی صفائی کرنے سے یہ اشیائے غیر بھی رفع ہو جائینگی + اسکی صداقت مسٹر الیف - ایچ مختار (سالی سٹیر) منقیم ٹی کی حالت سے ہوتی ہے جس نے کہ مجھ سے رپورٹ کری کہ دوران علاج میں جو کہ اُسنے ابتداً ایک قدیم گہری بیماری دل سے آرام کرنیکے لیے شروع کیا تھا اُسکا سیاہ داغوں کے دیکھنے کا مرض بھی دور ہو گیا +

نمبر ۱۳ - مرض اسہال پیچش + مسز ڈبلیو ایک امریکن لیڈی نے پیچش و اسہال مزمن کی شکایت کری جو کہ چار سال سے چلی آتی تھی + وے علاج جو کہ اُسکے بہت سے حکما کی صلاح سے کرے گئے تھے بالکل بے اثر ثابت ہوئے تھے +

میں نے اُس کی حالت کیموافق سریع الہضم غذا - ٹھنڈک پہونچانے والے غسل تین بار روزانہ - اور تین اسٹیم باتھ ہر ہفتہ میں لینے تجویز کیئے + تین ہفتہ علاج کے بعد اُس کی شکایت بالکل رفع ہوگئی +

نمبر ۱۴ - مرض جگر - بڑی آنت کی سوزش - تلوؤں کا پسیجنا - سوزش معدہ + عرصہ سے مسٹر ایچ ساکن ڈی - بڑی آنت کی سوزش میں مبتلا تھے جو کہ مزمن ہوگئی تھی اور ایک سخت مرض پیدا کر دیا تھا + برسوں سے مریض ایلوپیتھک علاج - بغیر کسی دوا سے کچھ نفع حاصل کیئے ہوئے کر رہا تھا + شروع ماہ ستمبر میں مریض نے میرے طریق علاج کا استعمال شروع کیا + نتیجہ تمام امید وں سے گذر گیا + سوزش معدہ جسکی کہ اُسکو ساتھ ہی میں شکایت تھی چند ہی دن میں دور ہوگئی - اول ہفتہ کے اندر ہاضمہ درست ہو گیا + مادہ ناقص جو کہ برسوں سے اُسکے جسم میں جمع ہو رہا تھا جلد خارج ہونے لگا اور اُس کی حالت ہر ہفتہ ترقی کرتی رہی + دو ماہ میں جبکہ اُس کا وزن پندرہ پونڈ گھٹ گیا تھا مسٹر ایچ کو پوری شفا حاصل ہوگئی + اور پسیجنے والے ناگوار بوکے پیر پھر صحیح حالت میں آگئے +

رپورٹ ہائے شفایابی اور چٹھیات شکریہ

نمبر ۵۔ ریڑھ کے بالس کا زائل ہونا + مسٹر ایم - شہر ان کا کپوزیٹر (چھاپہ خانہ میں حروف جمانیوالا)

حرام مغز کے زائل ہونیکے مرض مین مبتلا تھا جسکو کہ لیپزگ یونیورسٹی کلینک سے حکما نے لاعلاج تجویز کر دیا تھا + مذکورہ بالا شفاخانہ مین مسٹر ایم کا علاج بغیر کچھ بھی نفع بخشنے کے قریب ایک سال تک کیا گیا تھا + بیچارہ کی حالت بہت ہی افسوسناک تھی۔ اُسکے پاس کچھ بھی ذریعہ گذر اوقات نہ تھا۔ اُسکے رشتہ واران اُسکی پرورش کرتے تھے + اسپر طرفہ یہ کہ ڈاکٹرون کی رائے نے اُسکی حالت مین بہتری ہونیکی امید کو اُس سے بالکل دور کر دیا تھا + خوش قسمتی سے اُس نے میرے طریق علاج سے شفایاب ہونیکا ذکر سنا۔ اور اس ہیو سایبنس آف ہیلنگ سے علاج کرنیکی اُسنے اپنے دل مین ٹھان لی + باوجود قوت بخش غذاؤن کے جو کہ اُس کے لیئے تجویز کیگئی تھین اور جہان تک ہوسکا تھا اُسکو ملی بھی تھین۔ وہ شخص بہت ہی کمزوری کی حالت مین میرے پاس دو لکڑیون کی مدد سے لنگڑاتا ہوا آیا + امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ پشت کی جانب کے بار مادّہ فاسد مین مبتلا ہو رہا ہے۔ جسکے ساتھ مین کہ اونچے درجہ کا اندرونی بخار لگا ہوا ہے +

مین نے اول ۸۶ تا ۹۰ درجہ فہرن ہایٹ کی حرارت کے پانی مین ہپ باتھ ہمراہ سٹز باتھ کے باری باری سے لینا بتلایا آخر الذکر (یعنی سٹز باتھ) ایک ایک گھنٹہ تک کے لیئے + بغیر گوشت کی غذا تجویز کیگئی - بریک فاسٹ (ناشتہ) اور چار کے وقت پھل اور سمو چوکر کے آٹے کی روٹی۔ اور حاضری کلان کے لیئے ترکاریان + ہر تیسرے یا چوتھے ہفتہ مین پیڑو کے لیئے ایک بھاپ کا غسل بھی ضروری ہوا۔ تاکہ مریض کو غسل لینے کیحالت مین کمر کے بل نہ لیٹنا پڑے +

تین ماہ مین مسٹر ایم اچھی طرح سے چلنے لگا اور چھ مہینہ مین بغیر چھڑی کی مدد کے چل سکا۔ اُسکی پشت سے مادّہ فاسد کا بار اسقدر رفع ہو گیا تھا کہ وہ سُبک کامون کو بہم کر سکا اور مین اُسکو اپنے کارخانہ سے چلے جانیکی اجازت دیسکا +

نمبر ۶۔ حیض کی بڑی خرابی - رحم سے خون کا سیلان + مسیز ڈبلیو ساکنہ شہر لیپزگ

آٹھ سال سے بیقاعدہ حیض ہونیکی خرابی مین مبتلا رہی تھی حیض بعض اوقات بالکل ہی غایب ہو جاتے تھے + بعض اوقات بہت زیادہ خون خارج ہو جاتا تھا جس سے کہ اُسکی قوت بالکل صلب ہو جاتی تھی + اول اُسنے لیپزگ شہر کے ایک حکیم یعنی ڈاکٹر ایس سے مشورہ لیا تھا جس نے کہ اُسکا علاج ایک عرصہ دراز تک کیا تھا مگر کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی تھی + لیپزگ شہر کے زنانہ شفاخانہ مین جو اُسکا مقامی علاج ناگوار کیا گیا وہ بھی ناکامیاب ثابت ہوا + مین نے اُسکو فرکشن سٹز باتھ روزانہ لینیکی ہدایت کری۔ بغیر مسالہ کی غذا بغیر مرچ کا استعمال + نتیجہ تعجب خیز ہوا + تھوڑے ہی عرصہ مین مسز ڈبلیو محض سیلان خون سے ہی پورے طور سے بری نہین ہوگئی

بلکہ اس مادہ اور ستے علاج کو چند ماہ جاری رکھنے کے بعد اسکا اجرا حیض بھی پورے طور سے پھر باقاعدہ ہوگیا اور اُس کی
جسمانی قوت بھی جو کہ بالکل صلب ہوگئی تھی پھر واپس آگئی +

نمبر ۱۷ - اری سپلس یعنی سُرخ باد + ایک عورت نے جو کہ چہرہ کی سخت اری سپلس کے مرض مین مبتلا ہو رہی تھی ایک ٹنبر مجھ سے مشورہ لیا + مین نے
میری دیگر ہدایات پر چلنے کی علاوہ فریکشن باتھ بھی لینا پڑی جو کہ ٹھیک ٹھیک بعینہ کیحالت کے موافق تجویز کیے گئے تھے + جسوقت کہ بخار اور چہرہ کی سوزش
بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی تو فریکشن باتھ دو دو گھنٹہ تک لینا پڑتا تھا جسمین کہ پانی کا تبادلہ نصف نصف گھنٹہ بعد اس غرض سے کر دیا جاتا تھا کہ بخار
کی گرمی کو کم کرے + اسی کے ساتھ سٹر کے لیے اسٹیم باتھ ایک یا دو مرتبہ روزانہ اور انکے بعد فوراً ہی فریکشن سٹز باتھ لیے جاتے تھے اور اسی ہیلتھ مریضہ کو بڑا
چین پڑتا تھا + ایک ہفتہ سے کم مین ہی مرض بالکل اچھا ہوگیا اور وہ عورت پیشتر سے اب زیادہ تندرست اور زیادہ تر و تازہ معلوم ہونے لگی +

نمبر ۱۸ - تھیلی نما رسولی - کانوں کی جھنجھناہٹ + مسز ال سکنہ جی - ریڈ کے بائین کان کے پیچھے ایک تھیلی نما
رسولی قد مین اخروٹ کے برابر موجود تھی - اور اسی کی وجہ سے اُسکے بائین کان مین جھنجھناہٹ موجود تھی + تین سال تک ہر ایک قسم کے
علاج کا استعمال وہ کرتی رہی تھی - مگر بغیر کامیابی حاصل کیے + وہ اپنے دلکو عمل جراحی کرانے کے لیے آمادہ نہ کرسکی جسکی نسبت کہ انکے اُسکے
فیملی ڈاکٹر کی ہوئی تھی کہ وہ کرالے - اور پس وہ میرے پاس آئی + اس موقعہ پر بھی شفا دینے والے وسایل صرف یہی تھے یعنی
کہ فریکشن باتھ + قدرتی غذا اور تندرستی بخش طرز بسر اوقات + شروع کے چند ہی غسلوں کے بعد کانوں کی
جھنجھناہٹ بند ہوگئی - اور تھیلی نما رسولی کو چھ ہفتہ مین آرام ہوگیا +

نمبر ۱۹ - سائی کوسس یعنی ٹھوڑی پر کھجلی یا دُور ہو جانا - ریڑہ کا عصبی درد + مسٹر اینچ برسوں سے مرض اول الذکر
مین مبتلا ہو رہے تھے + ڈاڑھی کے مقام پر کل جگہ سُرخ گہری رنگ کی ہوگئی تھی اور پپڑی سی اور روئون سے بالکل بھرگئی تھی + مریض نے تمام ادویات
کی جو کہ ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی علاج مین اسکی ہو سکتی ہین - آزمایش کر لی تھی اور قدیم نیچر کیور طریق علاج کا بھی
استعمال کیا تھا - مگر کامیابی نہ ہوئی تھی +
اپنے نئے طریقہ تشخیص کے ذریعہ سے مینے دریافت کر لیا کہ پشت کی جانب یا سامادہ فاسد کی وجہ سے سائی کوسس ہوئی تھی + اور یہ تحقیق ہے
کہ مریض چند سال تک درد ریڑھ کے مرض مین مبتلا رہا تھا + بار بادہ فاسد کی خاصیت کے باعث سے شفا بہت آہستگی سے عمل مین آئی +
اس شخص کے علاج مین بھی آرام کرنیکے وسایل حسب ذیل تھے یعنی کہ فریکشن باتھ روزانہ بسّنا غذا - وہفتہ وار اسٹیم باتھ + اس سے بعد مریض کا مرض پانچ مہینہ مین صحت پاگیا +

نمبر ۲۰ - ضعف باہ - نامردی + مسٹر جی ساکن مقام ایس بالکل نامرد تھے + تمام علاج جنکی کہ آزمایش کیگئی تھی بیکار
ہوئے تھے میرے طریق علاج سے جسکا استعمال کہ اُسنے اپنے گھر پر ہی کیا اور جسمین کہ فریکشن ہپ باتھ اور فریکشن سٹز باتھ باری باری سے لینے پڑتے
تھے اور غیر گوشت کی غذا کا استعمال کرنا تھا - اُسکے مرض کو چھ ہفتہ مین کامل آرام ہوگیا +

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

نمبر ۱۔ بچّون کا قبض + پادری سٹر کیو کا شیرخوار بچہ (عمر چھ ماہ) سخت قبض مین مبتلا ہو رہا تھا جو کہ بہت سی ادویات کے استعمال سے رفع نہ ہوا تھا + بچہ کی پرورش دودھ پر کرتے تھے جو کہ تین بار جوش دیا جاتا تھا۔ بچہ کا کام فارن ہیٹ سے پڑ گیا تھا اور اسوجہ سے اُسکو حرارت بھی رہتی تھی اور تشنج ہوتا تھا جس نے کہ اُسکو بہت کمزور کر دیا تھا +

تشنج کے لیے ڈاکٹر نے سرد پانی کی گدیان بتلائی تھین جو کہ دو دو گھنٹہ مین تبدیل کر دی جاتی تھین + درحقیقت یہ بالکل ناکافی تھا اور بچہ کو ایک دن دوبارہ مرتبہ تشنج کا دورہ ہوا + اسوقت اُسکے باپ کو گدیون کے ہر پندرہ منٹ مین تبدیل کرنیکا خیال گذرا + نتیجہ تعجب انگیز ہوا تشنج رفع ہو گیا +

لیکن قبض کا سبب ابھی دور نہین ہوا تھا + اُس بچہ کے باپ نے میری کتاب دی نیو سائنس آف ہیلنگ کو پڑھا اور فوراً اُس شیرخوار بچہ کو ڈھیپ باتھ روزانہ دینا شروع کر دیئے۔ حالانکہ پانی بہت گرم لیا گیا (۸۸ تا ۹۳ درجہ فرن ہایٹ کی حرارت کا) + پس اُسکا اثر آہستہ آہستہ ہوا + اور صرف پانچ ہفتہ کے بعد اُس بچہ کا ہاضمہ پھر صحیح ہو گیا + لیکن اس درمیان مین غذا بھی تبدیل کر دی گئی تھی۔ بچہ کو اب بغیر جوش کیا ہوا دودھ اور جَو کے آٹے کی لپسی دیجاتی تھی جن سے کہ اب اُسکی پرورش جلد ہوئی + بچہ خوش و خرم بھی ہو گیا حالانکہ وہ پیشتر کمزور اور بیمار رہتا تھا +

نمبر ۲۔ گلٹی کی رسولی۔ آسان زائیدگی + مسز ایم کی گردن پر گلٹی کی رسولیان موجود تھین اور اُنکو ڈھکنے کے لیئے ہمیشہ گردن پر رومال باندھا جایا کرتا تھا + اُس نے میری علاج کو شروع کیا اور بہت استقلال کیساتھ جاری رکھا + سخت رسولیان جلد ملایم ہو گئین اور قد مین کم ہو گئین اور مریضہ کی تمام تر حالت اب بہت عمدہ تھی +

یہ بات کہ اُسکی تندرستی کسقدر عمدہ ہو گئی تھی مسز ایم اپنے دوسرے بار کے ایام ولادت مین دیکھ سکین + اُسکا ساتوان بچہ پیدا ہوا۔ اور اُسے اپنی آسان زائیدگی پر کچھ کم تعجب نہین ہوا + اس دنیا مین یہ بچہ صرف تین بار دردِ زہ ہونیکے بعد داخل ہوا تھا + بچہ ضرور چھوٹا تھا مگر بناوٹ مین عمدہ تھا۔ اور چونکہ اُسکو لڑکی سے دو گھنٹہ تک علیحدہ نہین کیا گیا تھا۔ اُسکا سرخ رنگ بنا رہا۔ حالانکہ اسکے پیشتر کے تمام بچے بعد پیدا ہونیکے جلد ہی زرد ہو گئے تھے +

مسز ایم نے اپنے ایام حمل مین کسی قسم کا گوشت نہین کھایا تھا۔ اور اُسکو بہت ہی خوش کرنیوالا تعجب یہ ہوا کہ وہ تین ماہ تک اُس بچہ کو اپنی چھاتی سے دودھ پلا سکی جو بات کہ اس کے قبل وہ ذرا بھی کبھی کرنے کے قابل نہ ہوئی تھی +

نمبر ۳۔ عرق النساء + چند سال گذرے کہ مجھے ایک حکیم نے بلایا جو کہ عرق النساء مین مبتلا ہو رہا تھا جسکہ ادویات کے

ذریعہ تمام علاج کرنے پربھی زیادہ زیادہ خراب ہوتا گیا + آخرش یہ اسقدر بڑھا کہ مریض نہ تو کھڑا ہو سکتا تھا نہ لیٹ سکتا تھا اور پیش دن ورات بستر پر ہی سہارا لگائے رہتا تھا + یہیں اُس ڈاکٹر کو دو فومنٹیشن ہپ باتھ روزانہ اور ایک سٹیم باتھ ایکدن چھوڑ کر لینا بتلایا + چوتھے ہی دن بیچر غسل دینے والے ملازم نے ڈاکٹر فی کی حالت میں ایک قسم کی ترقی دیکھنے کا ذکر کیا اور کہا کہ مریض کچھ تھوڑا چل سکتا تھا + ایک ہفتہ میں ہی فاقہ اسقدر ہو گیا تھا کہ بغیر میری امداد کے بھی علاج جاری رکھا جا سکے + چار ہفتہ میں وہ شکایت رفع ہو گئی +

نمبر ۲۴ ڈفتھیریا - اسکارلٹ فیور یعنی سُرخ بخار + کچھ عرصہ ہوا کہ مجھے ایک مسٹر ایس کے یہاں بلایا گیا جنکا کہ چھوٹا لڑکا عمر ۹ سال بیمار تھا سخت بخار سُرخ اور ڈفتھیریا بیمار ہو رہا تھا + اول بات یہ تھی کہ ایک اسٹیم باتھ دیا جاوے اور چونکہ بیمار کو بھاپ کے غسل دینے کا آلہ اُسوقت موجود نہ تھا ہمکو اس غسل کے لیئے فوراً ہی تدبیر کرنا پڑی + ہمنے اُس لڑکے کو بید کی بنی ہوئی ایک کرسی پر بٹھلایا اور ایک برتن قریب ایک گیلن پکتے ہوئے پانی کا اُسکے نیچے رکھا + پاؤن بھی ایک برتن میں رکھے گئے جو کہ نصف دور تک پانی سے بھرا تھا اور جسکے مُنہ کے اوپر دو لکڑیاں رکھدی گئی تھیں + اسکے بعد تمام جسم اُسکا اچھی طور سے ایک اُونی کمبل سے لپیٹ دیا گیا تھا + مریض کو خوب پسینہ آجانے کے بعد ایک فومنٹیشن ہپ باتھ پچاس درجہ فہرن ہایٹ کے پانی میں دیا گیا جسمین اُسکا پیر و اُسوقت تک ملا گیا جبتک کہ سر سے تمام گرمی دور ہو گئی + اس امر کا دیکھنا کہ رُک کر سانس کا آنا کس طور سے اس علاج سے رفتہ رفتہ صحیح ہو گیا ۔ دلچسپ تھا + اسوقت تمام خطرہ دور ہو گیا تھا + لیکن وہاں سے چلے جانیکے قبل مینے اُس لڑکے کی والدہ سے کہدیا کہ اگر چند گھنٹہ بعد بخار پھر واپس آجاوے تو فومنٹیشن ہپ باتھ پھر اچھے طور سے اُسوقت تک دینے چاہیئن جبتک حرارت رفع نہ ہو جاوے + قریب پانچ دن کے اندر بچہ بالکل صحت پا گیا + خوفناک ڈفتھیریا کے آرام کرنیکا یہ ہی طریقہ ہے جسکے لیئے کہ ابھی تک میڈیکل سائنس ایک دوا کی تلاش میں ہے +

نمبر ۲۵ - بہرا پن - لیرنگس یعنی آلہ آواز میں رُکاوٹ - آواز کا بیٹھ جانا + مسٹر ایس ساکن ننھام ڈی نے مجھسے اپنے داہنے کان کے بہرا پن و لیرنگس یعنی آلہ آواز میں رکاوٹ کے بارہ میں مشورہ لیا + اُسکے بہرے پن کی وجہ سے اُسکو بولنے میں دقت ہوتی تھی + بہت سے شفاخانون میں وہ جا چکا تھا اور بہت سے حکما سے مشورہ لے چکا تھا مگر کسی جگہ بھی اُسکو کوئی امداد نہ ملی تھی + سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے اُس کے مرض کی تشخیص کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ بار مادّہ فاسد کا سامنے کیجانب واقع ہے پس نتیجہ موافق کی امید کیجا سکتی تھی + اور جیسے کہ مین نے پہلے سے کہدیا تھا ویسے ہی واقعی تھا بھی + دس دن میرے طریق پر علاج کرنیکے بعد اُس شخص نے مجھے اطلاع دی کہ اُسکے بہرے کان میں سماعت پھر واپس آگئی اور اُس کی آواز کا بیٹھنا اور حلق کے اندر کی مزمن کھرکھراہٹ میں تخفیف ہو گئی + پوری شفا کے حاصل ہونے میں چار ہفتے اور لگ گئے + انجام کو مریض نے یہ کہا کہ اِس سے

رپورٹ ہائے شفایابی اور چٹھیات شکریہ

قبل اُسکی طبیعت ایسی اچھی جیسی کہ اب (یعنی مادہ فاسد کے بار سے نجات پانے پر) کبھی نہ معلوم ہوئی تھی +

نمبر ۲۶ - نیورس تھینیا - فیرنگس یعنی بلعوم کی مزمن سوزش - شہر لیپزگ کے مسٹر ک اعصابی کمزوری کا شکار بن رہی تھی جو کہ بڑھکر انجام کو مزمن نیورس تھینیا اور بلعوم کی سوزش ہو گئی تھی + بہت سے علاج جو کہ اُسنے کرائے تھے بیکار ثابت ہوئے + اس بیفن میں مادہ فاسد کے موجودگی کا مقام موافق مرا تھا - اور اس لیئے میں اُسکو شفا کے عمدہ موقعہ ہونیکی امید دلا سکا + اس بیفن سائنس آف ہیلنگ نے بھی میرا ساتھ دیا کیونکہ نتیجہ تعجب انگیز ہوا + مریض کو تین کئی کرائی سس میں گذرنا پڑا - مگر انجام کو نیورس تھینیا اور بلعوم کی سوزش کا نشان باقی نہ رہا اور مریض کو بقول خود اُسکے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ پھر سے پیدا ہوا ہے +

نمبر ۲۷ - چہرہ میں عصبی درد یعنی کانہ آنا معدہ کا پھیل جانا + ایک مسٹر آر - پی ساکن مقام آر عمر ۴۹ سال جو چار سال سے تشنجی عصبی درد میں مبتلا ہو رہی تھی + انہوں نے بغیر کچھ بھی امداد حاصل کیئے ہوئے بہت سے اطبا سے مشورہ لیا تھا اور ایک مشہور پروفیسر نے ان کو عمل جراحی کرانیکا مشورہ دیا + یہ خیال مریض کو پسند نہ آیا اور یہیں اس نے میرے طریق علاج کی آزمائش کری + سائنس آف فیشل ایکسپریشن نے وہیں جانب پر بار مادہ فاسد کا ہونا ظاہر کیا جسکی وجہ سے کہ درد اور تشنج ہمیشہ چہرہ کے وہیں جانب ہی ظاہر ہوتے ہو + بیشک اسکی خرابی کی جڑ معدہ میں تلاش کرنا پڑی تھی - اور یہ ایک امر واقعی تھا کہ وہ مریض معدہ کے پھیل جانیکے مرض میں مبتلا ہو رہا تھا + میرے علاج سے اُسکا ہاضمہ درجہ اعتدال پر اور باقاعدہ حالت پر ایک ہفتہ کے اندر ہی آگیا + تین ہفتہ کے بعد مسٹر پی تمام شب بغیر کسی درد کے سو سکتے تھے جو کہ چار ہفتہ تک انکی لیئے غیر ممکن ہو گیا تھا + دو ماہ میں مسٹر پی کو اپنے تکلیف دہ امراض سے چھٹکارا مل گیا اور ان کی شکل نے بھی بہتری کی جانب بہت کچھ تبدیلی حاصل کر لی تھی +

نمبر ۲۸ - اسکروفیولا (خنازیر کنٹھ مالا) - گلوکوما - دور کی شے عمدہ دیکھنا - گلٹی پر ورم + مس ای - ایچ - جی ایک نادرہ مقام جی کی علاوہ چند سال سے عارضہ گلوکوما اور اسکروفیولا (خنازیر کنٹھ مالا) میں مبتلا ہو رہی تھی - جسکے بعد کہ آخر میں کو بہت خراب سوجن گلٹیوں کی اور رسولیاں نیز دور سے ہی اچھے طور سے نظر آنیکی شکایتیں ہو گئیں تھیں + دور سے دیکھنے کی اس شکایت کی وجہ سے مس جی خاص قسم کی عینک کا استعمال کرنے پر مجبور ہوئی تھی - اور یہ عینک آئندہ کے لیئے جلد ہی ناکافی ثابت ہوئی ہیں عینک کے علاوہ انکو ایک قسم کے آلہ کا استعمال کرنا پڑتا تھا +

ایک دوست نے اُس کی توجہ میرے طریق علاج کی جانب مائل کرائی + اُس نے نصف سال تک اسکا استعمال بہت ہی بڑی ایمانداری کیساتھ کیا + اُس نے دو فریکشن سٹز باتھ روزانہ ۱۵ الغایت ۲۰ منٹ کے لیئے اور دیگر باتوں میں بھی قواعد حفظ صحت کے مطابق زندگی بسر کری + نتیجہ کامیابی کا ہوا + اول ہاضمہ نے قابل لحاظ ترقی کری +

اسکے بعد گالٹون کی سوجن ہٹنے کے بعد دیگر بے رفع ہو گئی اور اسی کے ساتھ مرض پھیپھڑونکی طرف رجحان طبیعت بھی جاتا رہا گالٹون کی تمام سوجن غائب ہو جانیکے بعد آنکھون کا مرض بھی اچھا ہونے لگا۔ اور ایک سال گذر جانے کے بعد مس جی کو آیندہ عینک کی ضرورت نہ رہی + خصوصاً آنکھونکا علاج کرنیوالے بڑے بڑے حکما جو بات کہ حاصل نہ کرسکے وہ بات مین نے اس اپنی نیوسائنس آف ہیلنگ کے ذریعہ حاصل کرلی +

نمبر ۲۹ بچون کا قبض اور نیند کا نہ آنا + آنکھون کا سوج جانا + مقام ملینہم کی ایک میم صاحبہ اپنی چھوٹی دختر شیر خوار عمر دو ماہ کو لیکر میرے مشورہ کے لیئے تشریف لائین + اس بچہ کو قبض کی اور نیند نہ آنیکی شکایت تھی ۔ یہ ثبوت اسکا ہی کہ بچہ اس دنیا مین ضرور بار مادّہ فاسد کا لیکر داخل ہوا ہوگا + اور جیسا کہ مین نے اپنے سائنس آف فیشل ایکسپرشن کے ذریعہ سے معلوم کیا اُس کی والدہ کو بدہضمی کا عارضہ تھا اور علاوہ اسکے پہلے ایک عرصہ دراز سے آنکھون کی سوزش مین وہ مبتلا رہی تھی +

چونکہ بچہ کی مان خود ہی اُس بچہ کو اپنا دودھ پلاتی تھی پس اوّل کام یہ تھا کہ مان کے جسم کو بار مادّہ فاسد سے پاک کیا جاوے + مان کے روزانہ ایک فریکشن سٹز باتھ اور ایک فریکشن ہپ باتھ لینے سے اور غیر محرک غذا کے استعمال کرنے سے اور تازہ ہوا مین زیادہ قیام کرنے سے یہ بات حاصل ہو گئی + بچہ کو سینہ لانیکی غرض سے اُسکی مان اُسکو اپنے ہی پاس سولاتی تھی + دو دن علاج کرنیکے بعد بچہ کا قبض اور نیند نہ آنیکی شکایت رفع ہو گئین ۔ اور ایک ہفتہ کے اندر والدہ کی خرابی ہاضمہ اور آنکھون کی سوزش بھی رفع ہو گئین + اس نمونہ پر پھر ایک ثبوت اس امر کا ملتا ہی کہ قدرتی غذا استعمال کرنے سے مان کا اثر اُسکے بچہ پر پڑتا ہی + ایسی چھوٹے بچہ کا براہ راست علاج کرنا بہت کم قابل اطمینان ہوا ہوتا + مان کے اندر پیدا مادّہ فاسد کا بار ہی تھا جو کہ بچہ کے مرض کا باعث تھا +

نمبر ۳۰ سائی نوسس یعنی تمام جسم کا نیلا پڑ جانا + مسٹر ای ۔ ایچ سالکن مقام پی کی چھوٹی لڑکی عمر ۱۳ سالہ اس مرض مین مبتلا تھی + مین نے لڑکی کے باپ کو سمجھا یا کہ مرض کی ایسی بڑھی ہوئی حالتین خصوصاً ایسی زیادہ کمزوری کی حالتین اور ایسی موقعہ پر جہان کہ ادویات کا استعمال اسقدر کثرت سے کیا جا چکا ہی شفا حاصل ہونیکا موقعہ بہت کم ہی + اور شفا کا ہونا صرف اُسیوقت ممکن ہی اگر پھیپھڑے اور ہاضمہ اس قابل ہین کہ اُنپر اثر (علاج کا) پڑ سکے + اس طور سے بہت کم امید رکھکر بچہ کا علاج شروع کیا گیا + مگر ایک ہفتہ کے اندر ہی مریضہ کی حالت ایسی بہتر ہو گئی تھی کہ اُسکو بھوک اچھی لگنے لگی اور ہاضمہ بھی اچھا ہو گیا + چار ہفتہ کے اندر سائی نوسس بالکل اچھی ہو گئی ۔ اس کے لیئے بچہ کے جسم کی اصلی طاقت زندگی کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے +

نمبر ۳۱ ۔ اوقات حیض پر تپ کا ہونا ۔ پھیپھڑون کی خرابی کلوروسس + مسٹر ایچ سالکن مقام ایل کی ۱۲ سالہ

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

عارضہ خاص اوقات پر قے ہو جانیکا تھا۔ اسکے لیئے انکو کسی علاج سے نفع نہیں ہو سکا تھا+ ہفتہ مین ایک یا دو مرتبہ ہمیشہ قے ہو جانیکے حملے ہوا کرتے تھے+ ہر مرتبہ یہ حملہ صبح کیوقت سو کر اُٹھنے سے شب مین سونیکے وقت تک قایم رہتا تھا+ میرے ہپ باتھ اور فریکشن باتھ اور ویٹ شیٹ باتھ و غیر محرک غذا کے استعمال کا اور میرے دیگر تمام ہدایات پر عمل کا نتیجہ بہت ہی عمدہ ہوا+ بجائے اُسکے زرد اور مٹی کے سے رنگ کے مریض مین تازگی اور زندگی سی معلوم ہونے لگی+ اُسکا ہاضمہ جوکہ بیشتر بگڑ گیا تھا اب پورا پورا صحیح ہو گیا+ قے کے حملے بند ہو گئے+ چار ہفتہ کے بعد وہ مریض میرے پاس پھر آیا تاکہ اس شفا کے لیئے میرا شکریہ ادا کرے۔ اُس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ بالکل از سر نو زندہ ہو گیا ہوا معلوم ہوتا ہے+

نمبر ۳۔ دل کی سخت بیماری۔ خون کا رُک جانا۔ نیند کا نہ آنا۔ دل کی شریان کا ابھر آنا۔ دمہ۔

بیگم صاحبہ ایم۔ متوطن ایچ عمر ۴۵ سال کو تمام مذکورہ بالا عوارض لاحق تھے+ پیشتر سالہائے گذشتہ مین انکا دمہ کا مرض بہت ہی خراب ہو گیا تھا+ آخرش وہ ہی چھاتی مین درد معلوم ہونے لگے جوکہ متواتر زیادہ زیادہ شدید ہونے لگے+ مریضہ کو اختلاج قلب کی بھی شکایت ہوئی اور گھبراہٹ کے دورے بھی پڑے+ جان بوجھ کر ہر دم سانس لینے مین دقت کی وجہ سے مریضہ کو ذرا بھی نیند نہ آتی تھی۔ مریضہ دس قدم بھی نہ چل سکتی تھی اور گفتگو کرنا اُسکو بہت ہی مشکل معلوم ہوتا تھا۔ اسکے بعد ایک دن ہی بائین چھاتی پر گردن سے نیچے (مگر بہت دور نہین) ایک شریان اونگلی کے برابر موٹی دفعتاً ابھر آئی۔ یہ بہت زور کیساتھ پھڑکتی تھی۔ دل کے ساتھ زیادہ تیزی کیساتھ+ حکمائے حاذق جنہین کہ ایک بہت مشہور طبیب بھی موجود تھے۔ اس واقعہ پر بالکل لاچار ہو گئے+ آخرکار انہوں نے یہ تجویز کی کہ یہ ورم دل کی شریان کا ابھر آنیکا ہے۔ اور مریضہ کو متنبہ کر دیا کہ ممکن ہے کہ یہ شریان اپنی آخری حد تک خون سے بھر کر کسی لمحہ پھٹ جاوے اور موت واقع ہو جاوے+ پانچ ڈاکٹرون نے (جنہین کہ ایک بہت مشہور طبیب بھی شامل تھا) اس مریضہ کو جواب دیدیا تھا پس جبکہ یہ مریضہ میرے پاس علاج کے لیئے آئی اُسکو کوئی امید باقی نہ تھی+ مین نے اپنے طریق کے موافق اُسکا امتحان کیا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ ان مختلف خرابیون کا باعث اُسکی معدہ کی ایک پرانی بیماری تھی+ اوّل اس سے (معدہ کی پرانی خرابی سے) دمہ پیدا ہوا۔ تب دل کی سخت بیماری اور بعدہٗ اسکے (خون کا رک جانا)+ تین فریکشن باتھ روزانہ اور قدرتی غذا نے بہت ہی عمدہ نتائج دکھلائے کیونکہ ایک ہفتہ مین تمام درد جاتا رہا+ دو ہفتہ مین اُبھری ہوئی دل کی شریان کا پھڑکنا رفع ہو گیا اور تین ہفتہ مین ان تمام خرابیون کا۔ جوکہ معدہ کی مزمن خرابی کے باعث پیدا ہوئین تھین۔ نشان بھی نہ رہا+ یہ ایک بنا ثبوت میرے اصول متعلق وحدتِ امراض کی سچائی کا ہے+

نمبر ۴۔ ڈفتھیریا+ ایلس بی ۱۲ سال کی عمر کی ایک لڑکی مرض ڈفتھیریا مین سخت بیمار تھی+ ایک ایلوپیتھک ڈاکٹر نے ہر قسم کی ادویات کا استعمال بغیر کسی قسم کے نفع ہونے تک کرایا تھا+ حلق خاصکر داہنی جانب زیادہ سوجا ہوا تھا

اور اندر کی جانب ایک سبزی مایل قدسے رُکا ہوا تھا جو کہ بہت ہی خراب بدبودیتی تھی اور مثل اُنگلی کے موٹی تھی + پس وہ بچہ دم گھُٹ جانیکے بہت بڑی خطرہ مین تھا + طبیب نے اُس بچہ کے لیئے فوراً شفاخانہ پہونچادینا تجویز کیا تاکہ ٹریکیوٹومی کا عمل جراحی کیا جاسکے + خوش قسمتی سے اُسکے والدین نے اسپر دہیان نہ دیا اور پس آخر وقت مین میرے طریق علاج کا استعمال کیا گیا - سب سے اول بات یہ تھی کہ بہت دیر تک کے لیئے ایک فریکشن سٹز باتھ لینا تجویز کیا گیا - اس غسل کرنے کی حالت مین بخار ظاہراً ہی گھٹ گیا + اسی کے ساتھ اُسکی سوجی ہوئی گردن کا بہت زیادہ تناؤ بھی کم ہونے لگا + اب فریکشن سٹز باتھ جتنے زیادہ مرتبہ ضروری معلوم ہوتے دیئے گئے - اور ہر ایک غسل کے بعد پسینہ لایا گیا + اُس کمرے کی کھڑکی جہان کہ مریض رہتی تھی دن ورات کھُلی رکھی گئی + ۱۲ گھنٹہ مین تمام خطرہ دور ہوگیا + چار یوم مین گردن کی رسولی اور اندر کی تہ غائب ہوگئین + ایک ہفتہ کے اندر ہاضمہ پھر صحیح ہوگیا - گو کہ مین نے اُس بچہ کے تین سہ چوکر کے آٹے کی خشک روٹی اور بغیر اُبلے ہوئے ترش پھلون پر ہی بسر کرنیکے لیئے اسوقت بھی اصرار کیا + دسوین دن مین نے اُسکے والدین کو ہدایت کری کہ اُسکو باہر دھوپ مین جانے دیوین + پندرہوین دن مریضہ پھر تندرست بتلائی جاسکی +

نمبر ۳۴ - سرطان ہونٹھ + ایک سن رسیدہ شخص عمر ۶۰ سال کا علاج چھ سال سے بہت مشہور ایلوپیتھک (یعنی معمولی) اطبا سرطان ہونٹھ کے عارضہ کے لیئے کر رہے تھے + ہونٹھ کے اوپر سرطان کی پیدائشین متواتر بڑھتی جاتی تھین اور ایک قسم کا تکلیف دہ اور متواتر اجرا تھوک کا موجود تھا + مین نے مریض کا امتحان کرکے معلوم کیا کہ مادہ فاسد کا سامنے کیجانب اور بغلین کی جانب سے اُٹھکر سر کی طرف لگ گیا ہی + میرے علاج کا نتیجہ جلد ہی ظاہر ہوگیا + اول ہی دن تھوک نکلنی کی ناگوار حالت بند ہوگئی - اور نئی پیدائشین اور سرطان کی بیچ اور کشادہ زخم کم ہوگئے + دس دن کے اندر ہی آخر الذکر آرام ہونے لگا اور بمقابلہ پہلے کے ہونٹھ کا قد وقامت ایک ثلث رہگیا تھا + گیارہ دن کے اندر اُس مریض کو وہ نتیجہ حاصل ہوا جو کہ پیشتر کے چھ سال کے علاج حاصل نہ کر سکے + اس موقعہ پر پھر ایک واقعہ سرطان کے شفا کرنیکا ہی جسکو کہ پیشہ طبابت (یہ بات اچھے طور پر معلوم ہے) غیر ممکن بتلاتا ہی +

نمبر ۳۵ - حلق کا مرض - سُرخ ڈفتھیریا + اسٹابریا کے رہنے والے کارل - بی عمر ۸ سال کو اُسکی ماں علاج کرانے میرے پاس لائی + مان نے اپنے بیٹے کی تندرستی کے متعلق ایک رپورٹ حسب ذیل دی ہی + ۲½ سال کی عمر تک وہ پورے طور سے تندرست رہا تھا + مگر اُسوقت سے بوجہ ٹیکہ لگنے کے ہمیشہ بیمار رہا + اولاً اُسکو تین سال کی عمر مین ڈفتھیریا ہوگیا تھا جو کہ ادویات سے دبادیا گیا تھا + اس بیماری کے بعد وہ لڑکا کبھی بھی مضبوط نہ رہا تھا اور آواز بھی کمزور بہت زیادہ ہوگئی تھی + حلق کے کوّے پر سفید داغ ہمیشہ

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

معلوم ہوتے تھے + چھوٹے چھوٹے موقعہ پر حلق ایسا سوج گیا تھا جیسا کہ مرض ڈفتھیریا مین + علاوہ اسکی اس مرض کے ہونیکے وقت سے اس لڑکے کا ہاضمہ بمقابلہ پیشتر کے بہت زیادہ خراب ہوگیا تھا + ماہ مارچ ۱۸۹۱ء مین کسی خوف کے باعث سے اس بچہ کو گٹھیا کا مرض ہوا اور تین ہفتہ تک وہ بیمار پڑا رہا + اسکے بعد یہ لڑکا ایسا ناتندرست ہوا کہ اسکی تندرستی حاصل کرنیکے لئے بطور آخری چارہ کار کے یہ تجویز کیا گیا کہ لوئی کوہنی کے کارخانہ واقع شہر لیپزگ مین اسکا علاج کیا جاوے ۱۵ - اپریل کو یہ علاج شروع کیا گیا +

میرے علاج کا اثر تعجب خیز ہوا + دوسرے ہی دن ہاضمہ نے ترقی کری + تیسرے دن مرض ڈفتھیریا جو کہ پہلے دبا دیا جا چکا تھا اچھی سختی کیساتھ پھر ظاہر ہوا + ان نازک اوقات (کرائی سِس) مین گذرنا ضروری تھا کیونکہ جسم کے اندر بہت زیادہ دوا پوشیدہ پڑی ہوئی تھی + پانچوین دن بہت مقدار مین ایک دست بہت ہی خراب بودار کالے رنگ کے پاخانہ کا ہوا اور ایسے ہی پیشاب بھی قہوہ کے رنگ کا خراب بدبودار خارج ہوا + یہ مادہ فاسد خارج ہونے کے بعد پانچ ہفتہ مین لڑکا بالکل شفا پاگیا اور اسکی جسمانی اور دماغی حالتین بالکل تبدیل ہوگئین +

نمبر ۲۶ - پالی پائی (انگریزی) یعنی نکڑا یا ناک مین انجماد خون - سوء ہضمی + مسٹر بی ساکن مقام زیٹز پیشہ عطاری کو بیس سال سے ضعف معدہ اور بیقاعدہ ہاضمہ کی شکایت تھی + اسکے بڑے شفاخانہ مین جلاب کی ہر قسم کی دوا موجود تھی - مگر باوجود اُن کے خوب استعمال کرنیکے اُنکا کوئی اثر نہ ہوتا تھا + تھوڑے عرصہ تک کبھی دوا کا عمل تو حسب دلخواہ ہوتا تھا مگر جلد ہی وہ بالکل بے اثر ثابت ہوجایا کرتی تھی + اسکے خراب ہاضمہ کے باعث اور دواؤن کے متواتر استعمال کے باعث اسکے قریب قریب سب دانت خراب ہوگئے تھے + اسی کیساتھ ناک اور ہوا کی نالیون مین پالی پائی نمودار ہوئین اور کسی طرح سے رفع نہ ہوتی تھین + معدہ کی مزمن خرابی کا وہ درحقیقت ضروری نتیجہ تھین + چھبیس ۲۶ بار یہ پالی پائی عمل جراحی کے ذریعہ دور کیجا چکی تھین مگر وہ اور بھی زیادہ نکل آتی تھین + اس موقعہ پر ہر شخص یہ بات دیکھ سکتا ہے کہ (ریگولر میڈیکل سائینس کی غلط ہدایات مین پڑکر) حکما کے لیئے روزانہ زندگی کے واقعی عملدرآمد سے کچھ بات سیکھنا کسقدر مشکل ہے + میرے طریق علاج پر عمل کرنے سے مسٹر بی کو ایک ہفتہ کے اندر اس سے زائد نفع حاصل ہوا جو کہ اُنکو تمام بیس ۲۰ سال کے استعمال ادویات سے حاصل ہوا تھا + پالی پائی کا نکلنا رفتہ رفتہ بند ہوگیا + چار ہفتہ مین مریض کو شفا ہوگئی + مسٹر بی نے اس طور سے میرے طریق علاج کا تجربہ اپنے ہی جسم پر کرلیا + اور اسکے اثر سے ایسا متعجب ہوا کہ مجھسے رخصت ہونے کے وقت اس نے کہدیا کہ آئندہ عطاری کی دکان کرنیکے لیئے اسکا ایمان اسکو اجازت نہین دیسکتا + وہ اس امر کو دیکھ سکتا کہ دکان رکھنے سے وہ لوگون کو محض دھوکہ مین ڈالیگا اور انمین بیماریان پھیلاویگا اس لیئے اس نے اپنی کارخانہ کو جہان تک جلد ہوسکے فروخت کردینے کا ارادہ کرلیا +

نمبر ۳۴۔ سینٹ وائی ٹس ڈانس یعنی کوریا اور نیند کا نہ آنا + ان شکایات میں بیگم صاحبہ جی ساکن مقام
ابل کی چھوٹی لڑکی عمر پانچ سالہ مبتلا تھی + اُسکے تمام جسم میں تشنج تھا۔ نہ وہ چل پھر سکتی تھی۔ نہ بول سکتی تھی۔
نہ سو سکتی تھی۔ نہ کسی شے کو پکڑ سکتی تھی اور نہ اپنی غذا ہضم کر سکتی تھی + طریق علاج کی آزمائش کرنے کے بعد
مریضہ میرے علاج میں آئی + ہپ اور فرکشن سٹز باتھ (آخر الذکر ذرا زیادہ زیادہ عرصہ تک) تازہ ہوا میں محنت اور
مناسب غذا کا جاری حسب دلخواہ اثر ہوا۔ پس یہ بچہ ایک ہفتہ کے اندر ہی چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا +
علاج جاری رکھنے پر پوری پوری شفا عمل میں آئی۔ ہاضمہ جو کہ بالکل ہی کمزور ہو گیا تھا اب بالکل صحیح ہو گیا + میرے اُس طریق علاج کی
پیروی کرنے سے بہت کچھ بغیر ادویات یا بغیر کسی دوسرے ڈاکٹری امداد کے امراض کا یکساں طریق میں شفا کرنا ہوتا ہے یہ تمام باتیں حاصل ہو گئی تھیں +

نمبر ۳۸۔ اعصابی تشنج کے دورے۔ بیگم صاحبہ جی عجیب قسم کے تشنج میں گرفتار تھیں + انگلیوں کے سروں میں
یہ شروع ہوا کرتے تھے اور پھر بڑھ کر ۔۔ تک پہونچ جاتے تھے۔ اور مریضہ کو بہت ہی زیادہ تکلیف دیتے تھے + مریضہ کا اُسکے مقام کے بہت نامی آدمی
حکماء نے معالجہ کیا تھا مگر کامیابی نہ ہوئی تھی۔ برخلاف اس کے مریضہ کی حالت اور بھی زیادہ خراب ہو گئی + ڈاکٹروں نے غلطی سے
علامات مرض کو اصل مرض سمجھا اور مرض کے اصل مقام یعنی پیڑو کو بالکل نظر انداز کر دیا + کوئی تعجب نہیں کہ مرض اور زیادہ خراب
ہی ہو گیا + نتیجہ یہ ہوا کہ بیگم صاحبہ جی بمشورہ کو آئیں + میں نے فرکشن سٹز باتھ تجویز کیے اور قدرتی طریق میں زندگی بسر کرنا
بتلایا + سات ہفتہ میں اس لیڈی کو اُس مرض سے بالکل شفا ہو گئی جس میں کہ وہ برسوں سے مبتلا رہی تھی +

نمبر ۳۹۔ بدخوابی۔ بیڑہ کے گودے کا زائل ہونا۔ نیند کا نہ آنا۔ سوزش اعصاب۔ فالج + مسٹر اے ایچ عمر ۴۲ سال کو جو کہ میرے پاس بغرض علاج آئے ان امراض کی شکایت تھی +
چلنے میں انکو بہت بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ اور بیٹھکر اُٹھنا بھی اُنکے لیے ایک مشکل امر تھا + برسوں سے انکو خرابی ہاضمہ نیند کے نہ آنے
اور جسمانی گرمی میں کمی کی شکایتیں لاحق تھیں + بدخوابیوں کی بھی شکایت انکو تھی حالانکہ اُنکے بیوی موجود تھی یہ ایک
یقینی پہچان اس امر کی ہے کہ پشت کی جانب مادہ فاسد کا بہت زیادہ ہے نیز اعصابی خرابی کی علامت ہے +
میڈیکل سائنس نے اُنکو جواب دیدیا تھا کیونکہ اُس شخص نے ہر دوا کا جو کہ مل سکتی تھی استعمال کر لیا تھا + میں نے
مریض کے لیے ۲ دو فرکشن ہپ باتھ روزانہ شروع کیے ۲ دو ہفتوں میں لینے بتلائے اسکے بعد چار ہفتہ تک ایک
فرکشن ہپ باتھ اور ۲ دو فرکشن سٹز باتھ روزانہ لینے تجویز کیے + کامیابی تعجب انگیز ہوئی +
صرف چند ہی غسلوں کے بعد ہاضمہ نے ترقی کری۔ اور چند ہفتوں میں مفلوج کی ٹانگوں میں تیزی
معلوم ہوئی + دو ماہ میں بیڑہ کے گودے کا زائل ہونا بالکل شفا ہو گیا +

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

ایک ثبوت میرے نئے طریق علاج کی سچائی کا اور میڈیکل سائنس کی ناقابلیت کا موجود ہے +

نمبر۴۰ - بہرا پن - گونگا پن - دماغ کا خون آلودہ ہوجانا - میم صاحبہ ایس ساکنہ مقام ایل کی چارسالہ لڑکی گونگی اور بہری تھی - بقول والدہ کے یہ نتیجہ ٹیکہ کا تھا + بیشمار ادویات کا لگاتار کا ثابت ہوا + وہ بیچاری بچی بذریعہ اعمال جراحی وکاٹ کرنے والی ادویات کے استعمال سے بہت ہی دق ہوچکی تھی - اور اسوقت مین جب کبھی کہ کسی حکیم کو دیکھتی تو چلاتی + اُسکے چلانے اور ڈرنے کی وجہ سے مین بخوبی اُس بچی کے مرض کی تشخیص نہ کرسکا - لیکن تاہم اسقدر معلوم کرلیا کہ اُسمین مادہ فاسدکا بہت ہی بار موجود ہی اور یہ کہ اُسکا دماغ خون آلودہ ہوگیا ہی + مین نے محض کٹی بکس باتھ ہی تجویز کیے - اور خشک حالتمین غیر محرک قدرتی غذا کا استعمال بتلایا - اور کھڑکیان کھولکر سونا اور تازہ و دھوپ دار ہوامین کافی محنت کرنا + نتیجہ بہت ہی موافق مراد ہوا - اور دو ہفتہ مین اُسکی والدہ نے مجھے خبر دی کہ اُسکی بچی بہت بہتر ہی اور کچھہ سن سکتی ہی + دیگر چار ہفتون مین یہ چھوٹی مریضہ بالکل اچھی ہوگئی سن سکتی تھی - اور بول سکتی تھی اور اب اسقدر تندرست پہلی نہ تھی +

نمبر۴۱ - سخت قبض - ڈاکٹر ایف ساکن مقام اے کی بی بی کو بیس سال سے سخت قبض کا عارضہ تھا جوکہ کسی دوا سے اچھا نہین ہوسکا تھا + جبکہ وہ مجھسے مشورہ کے لیے آئین تو انہون نے علانیہ اس امر کو تسلیم کیا کہ اسقدر تجربہ کے بعد اُس کو آرام ہوجانے کی کوئی امید باقی نہین رہی ہے + میری صلاح خصوصاً متعلق قدرتی غذا پر ایک ہفتہ عمل کرنے کے بعد اُن کی شکایت رفع ہوگئی - ساتھ ہی ساتھ کئی ایک دیگر چھوٹی چھوٹی شکایتین بھی رفع ہوگئین + غذا کے متعلق یہ بات سخت تھی کہ مریضہ کو کچھ عرصہ مع چوکر کے آٹے اور ترش پھلون پر گذر کرنا پڑی - یعنی اُسوقت تک جبتک کہ وہ پھر اس حالت کو نہ پہونچ گئین کہ پکی ہوئی غذا ہضم کرسکین +

چٹھیات شکریہ

نمبر۴۲ - سوزش حلق - مثانہ اور گُردون کا مرض - امراض آلات تناسل

پیارے مسٹر کوہنی

وہ علاج جس کے کرنے کی مجھے آپ نے اپنی چٹھی مین صلاح دی تھی بہت ہی کامیاب ثابت ہوا + مثانہ اور گُردون کی خرابیان پہلے سے اچھی ہوگئی ہین - نیز مرض آلہ تناسل کیونکہ اب مواد بہت ہی کم نکلتا ہی + حلق کے اندر چبھنے کا سا درد رفع ہوگیا ہے (مین نے ایک زرد رنگ کی پھوڑیا بھی حلق مین دیکھی تھی) + بمقابلہ پیشتر کے اب مین بہت تر وتازہ معلوم ہوتا ہون + اُس مشورہ کی بابت جوکہ

آپکی چٹھیون مین مندرج ہے اور جو کہ اسقدر کارآمد ثابت ہوا ہی آپکا شکریہ ادا کرتا ہون +

از مقام[۱] - برام برگ — آپکا بہت ہی وفادار[۲] ای - ایم

نمبر ۳۴ - گھٹنے کے جوڑ کی سوزش - بہت گھبراہٹ - دماغ کا خون آلودہ ہوجانا - عضلات دل مین چربی کا جز بڑھ جانا - مرض جگر - گردے کا مرض - آنتون کی بیماری +

پیارے صاحب - تھوڑا عرصہ ہوا کہ مین نہ ہی گھٹنے کے جوڑ کی سوزش (۲۲ - انچھ گھٹنے کی گولائی ہوگئی تھی) کی وجہ سے آپکی شفاخانہ مین گئی تھا اور ۸ ایوم علاج کرانے کے بعد پھر گھر پر واپس آ یا ہون + پرہیزی غذا لینے ہمراہ فریکشن ہپ باتھ - اور روشنی کی غسلون لینے (ہمراہ ہی مین باتھ یعنی دہوپ کے غسلون سے دیکھو صفحہ ۱۰۶) میرے گھٹنے کا دور صرف ۱۷ - انچھ کا کر دیا + مین اپنی گئی ہوئی تندرستی کا پھر حاصل کرلینا آپکی ہی مشہور کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کے (جو کہ مین نے چند سال ہوئے خرید کری تھی) باعث سمجھتا ہون + بعد کو کچھ عرصہ تک مین نے آپکی بتلائی ہوئی غذا اور فریکشن سٹز باتھ کا استعمال کیا اور آپکے طرز علاج کے ذریعہ سے نجات حاصل کری یعنی بہت گھبراہٹ سے - دماغ کے خون آلودہ ہوجانے سے - عضلات دل مین چربی کا جز بڑھ جانے سے - گردون اور جگر کے امراض سے - حالانکہ اخرالذکر بیماری کو اطبا نے لاعلاج بتلا دیا تھا + آنتون کی شکایتون نے بھی اپنا اظہار کیا تھا لیکن رفع ہوگئین +

بغیر طلب کی ہوئی اس سند کا آپ کسی سرکاری یا قانونی غرض کے لیئے چاہین تو استعمال کرسکتے ہین +

از مقام ٹرا ٹینا وا قع بوہیمیا — بہت ہی سچی شکر گذار ہون کیساتھ آپکا وفادار راقم کارل ایچ

نمبر ۴۴ - سخت امتلائے دردسر

پیارے مسٹر کوہنی - ایک عرصہ دراز سے مین اسبات کا ارادہ کرتی رہی ہون کہ اپنی دلی شکریئے آپکی خدمت مین بھیجون لیکن اسوقت تک کوئی نہ کوئی امر ایسا ہوا ہی کہ جس سے مین ایسا نہ کرسکی + شاید آپکو میری نسبت یاد ہی - ماہ اگست گذشتہ مین مین اپنی لڑکی کے ساتھ بہ سفارش بیم صاحبہ این ساکن مقام ایل آپکی خدمت مین حاضر ہوئی تھی تاکہ آپکی امداد اپنے سخت اور دیرینہ امتلائے دردسر کے متعلق حاصل کرون + آپکے پاس پہونچنے کے دوسرے ہی دن مین بہت ہی خوفناک امتلائے دردسر مین مبتلا ہوئی - اس کو آپنے بھی دیکھا تھا کیونکہ آپ نے مہربانی کرکے ایک گھنٹہ اپنے بیش بہا وقت کا ہمارے واسطے صرف کیا جبکہ ہم آپکی باغ مین بیٹھے تھے + اسوقت سے مجھکو امتلائے دردسر کی کبھی بھی شکایت نہ ہوئی - اس کے لیئے مجھے خداوند کریم کا شکریہ ادا کرلنے کے بعد آپکا بھی شکریہ ادا کرنا واجب ہی + مین اسوقت

---

[۱] سرچٹھی کے آخر مین واہنی جانب نام اسی مقام کا جہان سے کہ وہ چٹھی لکھی گئی ہی تحریر ہی - [۲] چٹھی کی آخر مین بائین جانب پورا نام یا نام کے چند حروف درج ہین اور یہی طریقہ کل چٹھیات مین اختیار کیا گیا ہی +

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

ایسی خوش ہون اور ایسی معلوم ہوتی ہون جیسا کہ اپنی حالت جوانی مین - اور اس لیئے مجھے اُس غذا کے استعمال
جاری رکھنی ہین جو کہ آپنے تجویز کری ہی کوئی دقت معلوم نہین ہوتی + غسل بہت ہی مفید ثابت ہوتے ہین پس کوئی شخص
ایک غسل کا بھی ترک کرنا روا نہین رکھ سکتا + صرف اسٹیم باتھ کے طیار کرنیمین کچھ وقت پڑتی ہی کیونکہ میرے پاس اس غسل کے لینے کا
آپکا ایجاد کیا ہوا آلہ موجود نہین ہی + پس مین آپسے درخواست کرتی ہون کہ مہربانی کرکے آپ مجھے ایک آلہ بھاپ سے
غسل کے لینے کا معہ ضروری ٹین برتنون کے روانہ فرمایئے +

میری لڑکی آپکو سلام کہتی ہی + متواتر شکر گذار ہون اور بڑی محبت کے ساتھ -

از مقام بیفیلڈ مین ہون آپکی صادق مسز ا ی - ایچ

نمبر ۴۵ - روماٹزم یعنی وجع مفاصل - نقرس - فالج - عرق النساء - آنکھ کی بیماری
مین (دستخط ذیل مین ثبت ہین) امراض مذکورہ مین سیہم خزان ۱۸۹۲ع مین بیمار ہو گیا اور ساڑھے تین سال مین بہی کسی
علاج فی الجملہ مختلف علاجون کی جو کہ کبھی مجھے صحت نہ بخشی + اس شہر کی اکثر زیادہ مشہور ومعروف فیسران و اطبا نے میرا علاج بغیر
کامیابی کے کیا تھا + آخرکار ایک پروفیسر اور ایک ڈاکٹر اسسٹنٹ یونیورسٹی ہاسپٹل نے مجھے مسٹر ایل کوہنی سے مشورہ لینیکی سفارش
کی + پس اسوقت تک ۲/۱ ۱ سال کے اندر میرا علاج شہر لیپزگ کے بہت مشہور اطبا نے کیا تھا مگر میری حالت دمبدم زیادہ خراب
اور ردی ہوتی گئی + تین ہفتہ کے عرصہ مین مسٹر لوئی کوہنی نے اپنے نئے طریق علاج کے ذریعہ سے مجھے پھر پورے طور سے اچھا اور کام کرنیکے قابل کر دیا +

از مقام انگلٹ شہر لیپزگ راقم ایچ - سکے

نمبر ۴۶ - پھیپھڑے مین سل کے دانے - دل کا نقص - دانت کا خراب ہوجانا - انتڑیونکی سوزش -
بواسیر یعنی چوبہ یعنی بول الدم (پیشاب کے ہمراہ خون آنا) ڈیر مسٹر کوہنی -
ماہ اگست گذشتہ مین دو سال ہوئے کہ میرے لڑکے پادری ـــ نے آپکی کتاب جو سویڈن مین چھپی ہی نیو سائنس آف ہیلنگ کی خریدی
کی اور تجویز کیا + اپنے ڈاکٹرون کے جواب پاکر اور جولائی کے اخیر مین مین موت کے دروازہ پر پہنچ گئی تھی + میرے لڑکے نے میری توجہ آپکے طریق علاج
کی جانب دلائی اور مین نے اس علاج کو ایسے جیسے کہ ڈوبتا ہوا شخص گھاس کے ایک تنکے کو پکڑتا ہی + آپکے غسل اور غذا کا عجب انگیز اثر ہوا +
پانچ ماہ مین بواسیر اور پھیپھڑے کی خرابی جنکے ساتھ کہ پیشاب مین خون آنے (یعنی ہیمچوریا - بول الدم) اور
امعاء دقیق کی سوزش (انٹرائٹس) کی پیچیدگی لگی ہوئی تھی - بالکل صحت پاگئین + وہ باتین جن کو کہ ڈاکٹر لوگ
بارہ سال مین آرام نہ کرسکے - وہ باتین جو کہ اُن کے علاج مین زیادہ زیادہ خراب ہوگئین - آپکے قدرتی طریق

علاج سے اُن کو پانچ ماہ مین آرام کر دیا +

مسٹر - الیف - جنہون نے کہ میری سفارش سے آپ کی کتاب منگائی تھی اُن کے قلب کے نقص کو بالکل آرام ہو گیا ہی + یہان مین نے آپکے طریق علاج کے پھیلانے کے لیے بہت کچھ کیا ہی اور کئی دیگر اشخاص کو آرام کیا ہی مثلاً ایک لڑکی کی ۱۱ سال کی عمر کی چھ سال سے مبتلا ہو رہی تھی اور کہین بھی اُسکو کچھ امداد نہ مل سکی تھی + ہڈیون کے ٹکڑے کمر سے ٹانگون سے اور بازوؤن سے خارج ہو چکے تھے + مریضہ نے دو اسٹیم باتھ کل جسم کو دیئے اور تین فریکشن سٹز باتھ روزانہ لیتے اور ٹھیک ٹھیک آپکی تحریر کے موافق پرہیزی غذا کا بھی استعمال کیا + مجھے بڑی خوشی ہے کہ وہ لڑکی جو کہ زندہ درگور تھی اب ایک خوبصورت اور تندرست لڑکی ہو گئی ہے +

اے مسٹر کوہنی یہ چند سطرین مین آپکی خدمت مین محض اپنی دلی شکرگذاریان ظاہر کرنیکے لیئے بھیجتی ہون +

از مقام گروس ہیلیگس فیلڈ   آپکی وفادار (میڈیکل ڈاکٹر یو کی بی بی)

نمبر ۴۷۔ فالج قبض - گلٹیون کا مرض - اسکروفیولا یعنی کنٹھ مالا یا خنازیر -

پیارے صاحب - اس امر مین اپنا فرض سمجھکر مین اس تحریر کے ذریعہ سے اپنی جدید بیماری کے متعلق آپکی عمدہ صلاح اور آپکی ہمدردانہ امداد کے لیئے اپنی دلی شکرگذاریون کا اظہار کرنا اپنا فخر جانتا ہون ۱۸۹۲ء سے مین گلٹیون کے مرض (اسکروفیولا - خنازیر - کنٹھ مالا) مین مبتلا تھا اور کئی سال سے سوء ہضمی مین + مین نے ہر قسم کے علاج کیئے اور سربرآوردہ اسپیشلسٹ (خاص خاص مرضون کے ماہران) لوگون سے مشورہ لیا - لیکن بیماری زیادہ خراب ہوتی گئی - یہانتک کے مجھکو حکما مین بہت ہی کم اعتقاد باقی رہگیا + اس حالت لاچاری مین مجھکو آپکے طریق علاج کے ذکر سننے کا اتفاق ہوا اور مین فوراً لیپزگ کو روانہ ہوا + میری بائین ایڑی کی ہڈی پر سخت عمل جراحی ہوا تھا اور مین صرف بیساکھی اور چھڑی کی ہی امداد سے چل سکتا تھا + آپکا علاج بہت ہی کامیاب ثابت ہوا - چند یوم مین بغیر بیساکھی کے مین اچھی طرح سے چلنے لگا - اور چھڑی کے سہارے کی بہت ہی کم ضرورت ہوتی تھی - دیگر تین یوم مین یہ بھی بالکل غیر ضروری ہو گئی + دوران علاج مین میری طبیعت بہت درست رہی + اگر مین اول ہی لیپزگ مین آپکے پاس آیا ہوتا تو میری گردن پر یہ بدنما داغ بلاشبہ نہ پڑی ہوتے - اور جنکو کہ اب بدقسمتی سے مجھے اپنے پاس رکھنا ہی ہوتا ہے +

اے مسٹر کوہنی مین ہمیشہ آپکا احسان مند رہونگا اور جہان کہین کہ جاؤنگا وہان اس نیو سائنس آف ہیلنگ کے اصولون کے پھیلانے کی کوشش کرونگا +

از مقام برگ ونڈھم   آپکا بہت ہی سچا - بی

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

نمبر ۴۸ - آتشک یعنی سفلس - بے خوابی - سر کا مرض -

پیارے مسٹر کوہنی - اس بات کو مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ آپکو اُس بڑے نفع کی اطلاع کر دون جو کہ مین نے اپنی سخت بیماری (سفلس) کی حالت مین جسکو کہ اس مرض کے ماہران نے لاعلاج بتلایا تھا - آپ کے طریق علاج کے استعمال کرنے سے حاصل کیا ہے +

سات یا آٹھ سال تک مین نے پارہ (سیماب) کے ذریعہ سے مختلف علاج کیے اور دو یا تین مرتبہ مین نے گندھک کے قیمتی غسل بھی لیئے + ان سے مجھے نفع ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن درحقیقت اُنہون نے مرض کو بغیر جسم سے باہر نکالے ہوئے دبا دیا + ہر سال بعد علاج کرنے کے مین زیادہ کمزور - زیادہ گھبرانے والا اور کام کی طرف کم راغب ہوتا گیا + آخر ش مجھے درد سر ہوئے جنہون نے کہ مجھے قریب قریب پاگل کر دیا + مہینون تک مجھے نیند نہ آئی - میرے طبیبون نے مجھے پھر گندھک کے غسل لینے کا مشورہ دیا - ورنہ ممکن ہے کہ دماغ ملایم ہو جاوے +

مین نے معلوم کر لیا کہ اس طور سے آیندہ کام نہ چل سکیگا - اور یہ جان لیا کہ ان اوپر کے علاجون سے میرے جسم مین زہر مزمن طریق پر سرایت کر تا ہے + حالت مایوسی مین (کیونکہ مجھے بہت ہی تھوڑی امید باقی رہی تھی) مین نے آپکے طریق علاج کی آزمایش کا ارادہ کیا + نتایج واجب اللحاض ہوئے + صرف تین غسلون کے بعد مجھے آرام ملا اور نیند پھر حاصل ہوئی +

اگر تمام مریض لوگ محض اس آسان اور بالکل بے تکلیف دہ علاج کو اختیار کرین تو کس قدر زیادہ تکالیف سے نجات پاجاوین + مین اسکی کافی درجہ تک تعریف کرنے کے ناقابل ہون اور خوشی کے ساتھ واسطے مفاد دیگر مریضون کے اس امر کی تصدیق کرتا ہون کہ یہ ایک بڑی غلطی حکمائے صادق کی ہے جو کہ یہ کہتے ہین کہ سفلس لاعلاج ہے + میری پرانی اور دور تک پہونچی ہوئی خرابی کی حالت مین مجھے شفا ہو جانا واقعی ایک سچا معجزہ تھا + مین نے علاج کچھ زیادہ عرصہ جاری رکھا ہے تاکہ جسم بالکل صاف ہو جاوے اور یون کہنا چاہیے کہ مین اب بمقابلہ پیشتر کے جوان معلوم ہوتا ہون + رنگ بھی سرخی پر جا رہا ہے نیز اب میرا خوش و خورمی +

اے مسٹر کوہنی اس سب کے لیئے مجھے آپکا شکریہ ادا کرنا ہے - اور مین ہمیشہ آپکا مشکور رہونگا +

از مقام لیپزگ بڑی خوشی کے ساتھ مین ہون آپکا وفادار الیف - ای

نمبر ۴۹ - ریگ مثانہ - گردون کی سوزش - بواسیر کے مسّے - استسقا -

پیارے صاحب - چند سال ہوئے کہ مین بیمار ہو گیا تھا - اولاً گردہ کا مرض قبض اور ضعف معدہ ایسی شکایت مین مبتلا ہو گیا تھا کہ مجھ کو سخت درد سہنا پڑا تھا + اسکے تین سال بعد بہت سخت بیماری اور ناقابلیت کی حالت مین مجھکو شہر کے ہسپتال مین پہونچایا گیا + تشخیص سے معلوم ہوا کہ گردون کی سوزش - ریگ مثانہ - بواسیر کے مسّے ہین اور استسقا کی طرف طبیعت کا رجحان ہے +

میرا علاج مختلف ادویات سے کیا گیا تھا مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی تھی + اُس گھڑی سے جب سے کہ مین نے آپکا علاج شروع کیا میری حالتین بہتری ہونے لگی + کوئی شخص مجھکو آج دیکھکر یقین ہی نہین کر سکتا کہ پیشتر مین کیسی خراب حالت لاچاری مین ہو گیا تھا - مین جلد ہی قبر مین پہونچ گیا ہوتا + مین بڑی مشکوری کے ساتھ اس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ میری موجودہ عمدہ تندرستی آپ کی ہی وجہ سے ایسی ہوئی ہی +

ازمقام لیپزگ آپکا وفادار - جی - اے چ

نمبر ۵۰ دردِ دندان - گٹھیا - موسمی بخار -

پیاری مسٹر کوہنی - مجھے خود اپنے اوپر اور نیز دوسرون پر آپکی تحریری ہدایات کے موافق آپکے طریق علاج کی آزمایش کا موقعہ ملا ہے + موسمی بخار اور سخت دردِ دندان کی حالتین آپکی مقامی اسٹم باتھز اور ٹھنڈک پہونچانیوالے ہپ باتھز سے مجھے جلد امداد پہونچی ہی + داہنی ہاتھ کی سخت گٹھیا کی حالتین بھی غسلون نے تمام درد فوراً رفع کر دیا ہی + ہاٹین ٹاٹس لوگون مین بھی مین نے بیشمار لوگون کو آرام کیا ہے + مشن کے ڈایرکٹران (کارپردازان) کے روبرو یہ تجویز پیش کیگئی ہی کہ تمام پادریون کو قبل اُنکے باہر بھیجے جانے کے آپ کے مدرسہ مین تعلیم دلائی جاوے +

مجھے امید ہی کہ اسکے بعد مین آپ ہی دیگر علاجون مین اپنی کامیابی کی خبر بھیجونگا - اور اس درمیان مین بہت شکر گذاری کے ساتھ اور بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا مین قایم ہون -

ازمقام وارم باد - کیپ کالونی - ملک افریقہ آپکا سچا مُرید - پادری سی - ڈبلیو

نمبر ۵۱ - اڈیٹھ - نیند کا نہ آنا -

مسٹر ایبس ساکن مقام ہیپل واقع بردریا سال حسب ذیل رپورٹ کرتے ہین :- شروع اپریل مین ایک سخت رسولی گردن کے نیچے چوڑ پر نمودار ہوئی - اور مجھے بہت ہی تکان سا معلوم ہوا + ابتدا مین مینے اسکا کچھ خیال نہ کیا لیکن یہ رسولی قد و قامت مین بڑھنے لگی میری عام تندرستی کسی طرح پر قابل اطمینان نہ تھی - بھوک کم لگتی تھی اور بوجہ اسکے کہ کمر کے نیچے کے حصہ مین کھینچنے والا سخت درد ہوتا تھا میری نیند اچاٹ ہو گئی تھی + رفتہ رفتہ یہ رسولی اسقدر بڑی ہو گئی جیسے کہ بیضہ اور درد اسقدر تیز ہو گیا کہ نیند اور بھوک بالکل جاتی رہین + اُنکی بجائے ایک قسم کا شدید بخار ہو گیا اور اسوقت مینے یہ ارادہ کیا کہ علاج بڑی سرگرمی سے کرون + مینے جزوی بھاپ کے غسل لئے جنکے لئے کوہنی صاحب کا بھاپ سے غسل لینے کا آلہ جو کہ توڑ کر رکھا جا سکتا ہی بہت ہی کارآمد ثابت ہوا + جب جبکہ درد ہائے ناقابل برداشت ہو گئی تو اسٹیم باتھز لئے گئے اور اُسکے (یعنی اسٹیم باتھز) اور رگبشن سٹز اور ہپ باتھز کے ذریعہ سے ہمیشہ آرام حاصل کیا گیا + غسلون کے درمیانی وقت مین (یعنی غسل نہ لینے کے وقت مین) مینے معلول حصۂ بدن کو ایک صاف بھیگے کپڑے سے ڈہک دیا تھا جسکے اوپر کو اُونی ایک پٹی باندہ دی گئی تھی

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

تاکہ رگڑ سی اور مٹی لگی سی محفوظ ہی + اڈ بٹھہ پھوڑا (کاربنکل) جسکا رنگ کہ سرخ ہوگیا تھا اول بہت سخت بنا رہا + درد متواتر اٹھتے رہے + چار پانچ دن مین اسکے مختلف جگہون مین چھوٹے چھوٹے سوراخ مثل سوئی کے نمودار ہوئے + انکی تعداد بیس تک پہونچگئی + اُن مین سے خون اور خون ملا ہوا پانی نکلا + پھوڑا اب بھی بہت بدبودار اور سخت تہا + دوسرے چار دنون مین یہ بہت سی چھوٹے چھوٹے سوراخ ملکر بڑے بڑے سوراخ ہوگئے جنسے کہ مواد آزادی کے ساتھ نکلا + دفعتاً اُس پھوڑے کی تمام سطح پھٹ گئی اور کل سطح اُس پھوڑے کی ایک ہی سوراخ بن گئی جس سے کہ خون اور پیپ جاری ہوگیا + ایسا ہونے سے آرام پہونچا - درد رفع ہوگئے اور تھوڑے ہی عرصہ مین شفا حاصل ہوگئی + اب مین بمقابلہ پیشتر کے اچھا ہون مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے جسم سے بہت بڑا بوجھ دور کر دیا گیا ہی اور میرے مین قوت اسوقت ایسی ہی کہ جو مجھکو پیشتر کبھی بھی معلوم نہین ہوئی تھی +

نمبر ۵۲ کمزوری حافظہ - درازی شکم امراض پھیپھڑہ سخت قسم کی اعصابی کمزوری - بہرا پن - حلق کی بیماری سخت بخار - پیاری مسٹر کوہنی - میری خیال کے موافق وہ شخص بڑا ہی عالم ہوگا جو کہ یہ نہ سمجھ سکے کہ دو اور دو ملکر چار ہوتے ہین - کیونکہ جیسا آسان کہ علم ریاضی کی یہ مشق ہی اُسیقدر صاف اور آسان (خود میرے ذاتی تجربہ کے موافق) آپکا نیا اور نرالے خطا طریقہ علاج معلوم ہوتا ہی +

با وجود روزانہ ورزش کرنے کے مین پیشتر ذراسی ہی تکان کو برداشت نہین کر سکتا تھا - حالانکہ اب مین گھنٹون تک باغیچہ وغیرہ مین بغیر تھکے ہوئی کام کر سکتا ہون مزید برآن درازی شکم سی بھی مجھے نجات حاصل ہوگئی ہی + پیشتر مین ٹہلنے کیوقت (بوجہ کمزور پھیپھڑون کے) اپنا منہ کھولکر باواز سانس لیتا تھا - اب مین منہ بند کرکے خاموشی کیساتھ سانس لیتا ہون + مین برسون سے بائین کان سے بہرا ہون لیکن اب مین بہر حال اپنی جیب گھڑی کی آواز سن سکتا ہون اگر اُسکو کان کے پاس رکھون نیز گاڑی کے پہیون کا شور اور (مجھے بیان سے باہر خوشی ہی کہ) گفتگو بھی سن سکتا ہون اگر ذرا زور سے کیجاوے +

جوش کھاتا ہوا مادہ جو کہ میرے جسم مین جمع تھا ضرور اُٹھکر سر مین پہونچا ہوگا کیونکہ مجھے اکثر وہان درد معلوم ہوا - اور حلق کی مرض کی بھی تکلیف مجھے ہوئی تھی جسکو کہ نہ تو ڈاکٹر لوگ اور نہ ماہران (حلق کی امراض کے ماہران) اچھا کر سکے + اور اب چند ماہ گذشتہ سی مجھکو میری حلق مین کسیطرح کی ذرا بھی تکلیف بھی معلوم نہین ہوتی ہی + سچ تو یون ہی کہ وہ دیسپنڈ شیطان یعنی دماغ کا ملایم ہو جانا (خلقی مخبوطی) میرے اوپر منڈلا رہی تھی + آپکی علاج کرنے سے یہ خوفناک علامات دور ہوگئی ہین یعنی حافظہ کی بیحد کمزوری غیر قابل یقین درجہ کی گھبراہٹ - ذرا ذرا سی بات پر واقعی بہت غصہ کا آجانا ہر بات مین جس سے کہ مجھے تقویت اور جان آنی چاہئی تھی یا جو کہ میری لئے زیبا اور عزیز تہی عدم دلچسپی چھ ماہ اب سے قبل اس دنیا مین کوئی شئے

بہی مجہو اپنے حال کا کسی شخص پر اظہار کرنے کے لیئے (اسکا حال صرف میرے شوہر کو ہی معلوم تہا) تو عیب و بیکنی سمجھتی تھی۔ مثل مشہور ہے کہ شیطان کا ذکر کیا نہیں اور وہ آیا نہیں + مین جانتی تھی کہ کوئی شخص میری امداد نہین کرسکیگا۔ لیکن اب یہ معلوم ہوتا ہی کہ میری آنکھون سے پیٹر یان اُتر گیئن۔ مجھے زندگی از سرِ نو معلوم ہوتی ہے +

آپکے ایجاد کیئے ہوئے طریق علاج نے چند ماہ ہوئے کہ مجھے ایک بہت ہی تکلیف دہ صدمہ سے بچایا + مین اپنے ہمراہ ایک ظاہرا تندرست خدمتگار کو یہان لیگئی لیکن ایک ہفتہ کے بعد اُسنے آنکھون مین آنسو بھر کر دفعتًا یہ کہا کہ اُس سے آیندہ کام نہین ہو سکتا + اُسکے پاؤن سوج گئے تھے جسکی وجہ سے کہ وہ نہ تو جوتی پہن سکتی تھی اور نہ موزہ۔ بہت شدت کے درد سر مین مبتلا تھی اور اسکو شدت کا بخار ہو گیا جس کے باعث کہ وہ حرکت نہ کرسکتی تھی + اُس لڑکی کا سینٹ پیٹرس برگ پہونچا دینے کا تو خیال ہی نہین ہوسکتا تہا + پس مینے اُسکو ڈھک کر بستر مین لٹا دیا اور بعد اسکے کہ اُسکو چند گھنٹون تک پسینہ آوے مینے اُسے ایک ہیپ پاک بہن وعن آپکی ہدایتون کے موافق دیا + اسکے بعد مینے اُسکو فریکشن سٹز باتھ لینے کا طریقہ سمجھا دیا اور اِس قسم کا اول ہی غسل لینے پر اُسکی طبیعت ایسی خوش اور اچھی معلوم ہونے لگی۔ اُسی دن ہی کل طریقہ پھر اختیار کیا گیا۔ اگلے دن دوبارہ اور تیسرے دن اُس لڑکی نے پھر پسینہ لینے کے ذکر کو سننا بھی پسند نہ کیا اور یہ کہا کہ وہ ایسی تندرست ہی جیسا کہ مچھلی پانی کے اندر ہوتی ہو +

از مقام سینٹ پیٹرس برگ مسز اے۔ ای

نمبر ۴۲۵۔ درد ہائے سر۔

پیارے مسٹر کوہنی

شہر لیپزگ سے روانہ ہونے پر مین اسکو اپنا فرض منصبی سمجھتی ہون کہ اُس بیماری کی علاج کی بابت جو کہ آپنے بہم پہنچایا آپکے روبرو اپنی دلی شکر گزاری کا اظہار کرون + میرے مزمن درد سر کے آرام ہوجانیکا باعث آپکے غسل ہی ہین (یہ درد سر کبھی برسون پہونچتی تھی اور آخرش قابل برداشت نہ رہی تہے) پس مین ان غسلون کا استعمال اپنی زندگی تک جاری رکھونگی + یہ میری آرزو ہی کہ مصیبت زدہ انسان کی فائدہ کے لیئے آپکے نیک ایجاد کا استعمال عرصہ تک بغیر روک ٹوک کے آپکے ذریعہ سے جاری ہو +

از مقام لیپزگ مین ہون آپکی وفادار۔ مسز ایم۔ ڈبلیو

نمبر ۴۳۵ چہرہ پر پھنسیان۔ بلعموم یعنی فیرنگس کی سوزش۔

اس تحریر کے ذریعہ سے مین تصدیق کرتی ہون کہ مسٹر لوئی کوہنی کے غسلہائے اور خاص تجویز کی ہوئی غذا کے کئی ماہ تک استعمال کرنے سے میری فیرنگس کی سوزش اور چہرہ کی پھنسیون کو بالکل آرام ہو گیا ہی کسی وقت پھر مین اسکی مفصل حالات بخوشی بتلاؤنگی۔

از مقام لیپزگ راقم ایل۔ بی

رپورٹ ہاے شفایابی و چٹھیات شکریہ

نمبر ۵۵ - مرگی کے دورے - بیہوشی - خون مین کمی یعنی تقدیم الدم -

پیارے صاحب - مجھے اس امر کی اجازت دیجیے کہ مین آپکی اس تمام کوشش کا شکریہ ادا کرون اور آپکی دریافت کا بھی شکریہ ہے جو کہ آپنے ایسی بے رنج کے طریقہ مین میری اس لڑکی کے دورے کئے ہین جسکے کہ آرام ہونے کی امید ہمکو ہر طرح سے نہ رہی تھی +

جو چیزیں کہ حکما اور بیش قیمت ادویات سے حاصل نہ ہوئی وہ "قدرتی شئے" یعنی پانی سے حاصل ہوگئی +

مین اجازت چاہتا ہون کہ اپنی لڑکی کی بیماری کا مختصر بیان کرون +

جبکہ مرض کی علامات اول ظاہر ہوئی تب وہ لڑکی نو سال کی تھی - ابتدا مین ہمنے اسکا کچھ خیال نہ کیا + بیہوشی کے خفیف دورے پڑے مگر جلد ہی رفع ہوتے گئے + مگر جبکہ دورے اکثر پھر پڑنے لگے تو ہم لوگون نے ایک طبیب سے مشورہ لیا جو کہ ایک مشہور قابل ڈاکٹر تھا + اسنے کہا کہ مریضہ کمی خون اور اعصابی کمزوری کی شکایات مین مبتلا ہے +

اسنے سفوف اور ادویات تجویز کین جنسے بجاے درستی کے حالت زیادہ خراب ہو گئی + دورے زیادہ جلد جلد اور زیادہ سخت سخت ہونے لگے + اور کئی اطبا سے ہمنے مشورہ لیا مگر ہمیشہ وہی دوائین دی گئین +

آخر ش ایک ڈاکٹر نے ہم سے کہا کہ مرض لا علاج ہے پس ہمنے ہر چیز کو سواے ترشیا یا گوشت پوست کے ترک کر دیا + ہمنے قوت بازو آپکی مریضہ کی حالت ہمکو نہین سمجھائی ہمکو یہ پختہ یقین تھا کہ اس مرض کے لیئے صرف یہی ایک دوا ہے + اب کل تکلیفات رفع ہو گئی ہین اور میرے گھر والے آپکی عزت آپکو اپنا محافظ اور نفع پہونچانیوالا سمجھکر ہمیشہ کرینگے + پھر مجھے اجازت دیجیے کہ مین اپنی سچی شکر گذاری کا اظہار کرون اور یقین کیجیے کہ مین ہون آپکا بہت بڑا وفادار - ایف - ایچ - از مقام کیلوز ملک بوہیمیا -

نمبر ۵۶ - زکام - بخار -

پیارے مسٹر کوہنی - ان خدمات کا جو کہ آپنے میرے اور میری والدہ کے لیئے کی ہین مین کافی طور پر شکریہ نہین ادا کر سکتا + بہت شدت کے زکام نے جسکے ساتھ کہ اونچے درجہ کا بخار تھا مجھے ترغیب دی کہ مین آپکے طریق علاج کی آزمایش خود اپنے اوپر کرون + بعد عمدہ نتیجہ نے مجھے درحقیقت تعجب مین ڈالدیا + مجھے پختہ یقین ہے کہ آینوالے زمانہ کے لیئے آپکا ہی طریقہ علاج بنایا گیا ہے +

مقام ہمبرگ - آپکا بڑا وفادار - چارلس - آر - علم فلسفہ کا ڈاکٹر

نمبر ۵۷ - ہڈی پر گومڑی -

پیارے مسٹر کوہنی مین اپنا فرض خیال کرتی ہون کہ مین آپکے روبرو اپنی دلی مشکوریونکا اظہار کرون کیونکہ مینے ہی بغیر اعمال جراحی

والے آپکے نئے طریق شفا بخشی کی برکتوں سے نفع اٹھایا ہے +

جبکہ ادویات کے ذریعے سے میرا علاج ہوتا تھا تو میری ٹانگ پر آٹھ مرتبہ عمل جرّاحی کیا گیا تھا + اول مرتبہ پیر کی انگلیاں کاٹ ڈالی گئیں - بعد اُسکے تمام پاؤں - پس اب مجھے بیساکھی کے سہارے چلنا پڑتا ہے -

لیکن ان تمام اعمال جرّاحی کے ہونے پر بھی میری ٹانگ اچھّی نہ ہوئی + طبیعت میں ایک قسم کا بھاری پن معلوم ہوا اور ایک نئی رسولی اُسیقدر بڑی پیدا ہوگئی جسقدر بڑی پیشتر کی رسولی تھی اور بہت درد اسمیں تھا + میں ڈر رہی کہ مجھے اب پھر عمل جرّاحی کرانا پڑیگا +

جبکہ میری توجہ آپکے نئے طریق علاج کی جانب دلائی گئی تو شروع ماہ مارچ میں میں آپسے مشورہ کی متلاشی ہوئی + چار ہفتہ تک فریکشن باتھ کے استعمال کرنے سے اور آپ کی بتلائی ہوئی دیگر ہدایات پر چلنے سے رسولی بالکل غائب ہوگئی - اور اس طریق پر میں آیندہ عمل جرّاحی کے اپنے اوپر ہونے سے بچ گئی +

اگر ابتدائے مرض سے ہی میں نے آپسے اپنا علاج کرایا ہوتا تو یقینی تمام اعمال جرّاحی غیر ضروری ہوئے ہوتے اور آج کے دن میں غالباً اپنے تمام اعضا رکھتی ہوتی +

اُس امداد کیلئے جو کہ آپ نے مجھے پہونچائی ہے اپنی دلی مشکوری کا اظہار کرتے ہوئے میں قایم ہوں -

آپکی ایماندار - سوفی - ڈبلیو

از مقام روڈو نشٹ

نمبر ۵ - سرطان رحم - سیلان خون رحم -

پیارے مسٹر کوہنی - ماہ دسمبر میں میری بیوی ایسی سخت بیمار ہوگئی تھی (سیلان خون رحم میں) کہ میں نے اسقدر رات گئے (جیساکہ گیارہ بجے شب کا وقت) ڈاکٹر کے کو مجبوراً طلب کیا + بذریعہ روئی کے خون چند روز سے بند ہو گیا لیکن دوسرے روز تمام دنوں کی زیادہ جاری ہوا - اور پس اب میں نے ایک دوسرے طبیب یعنی ڈاکٹر ڈی کو بلایا + اُنہوں نے کہا کہ معاملہ عمل جرّاحی ہونیکے قابل ہے + چونکہ میری بیوی کی طبیعت اچھی نہ تھی میں نے ایک تیسرے طبیب و فیسر ای سے مشورہ لیا + اُس نے مریضہ کو دیکھا اور کہا کہ عمل جرّاحی فوراً ہونا چاہیئے ورنہ مریضہ کا بچانا غیر ممکن امر ہو جاویگا اُس نے بتلایا کہ یہ رحم کا سرطان ہے + اُس پروفیسر سے میں نے پھر دریافت کیا کہ آیا بغیر عمل جرّاحی کے کوئی امید شفا ہونے کی ہے یا نہیں - اُس نے ظاہر کیا کہ بغیر (عمل جرّاحی کے) شفا کی امید نہیں کیجا سکتی +

اسکے بعد میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا + آپنے ہپ اور فریکشن سٹز باتھ اور خاص پرہیزی غذا تجویز کردی + اُسوقت سے جبسے کہ میری بیوی نے آپکی صلاح پر عمل شروع کیا وہ اچھی ہونے لگی + اب وہ اپنا کام پانچ بجے صبح سے دس بجے رات تک بغیر

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

تکان کے کرسکتی ہی اور درحقیقت اس سے قبل ایسی تندرست کبھی نہین رہی ہی جیساکہ وہ اب ہی +

ہماری دلی شکر گذاریان آپ قبول فرماوین + تمام مریضون سے ہم آپکے طریق علاج کی سفارش کرتا ہر گز نہ بھولین گے

بغیر اس علاج کے میری بیوی اب زندہ ہی نہ رہی ہوتی +

مقام لیپزگ   مجھے سمجھئے اپنا بہت وفادار البرٹ ڈیلو

نمبر ۹۵ - کالی کھانسی یا کوکر کھانسی -

ڈیر مسٹر کوہنی - ماہ فروری گذشتہ مین نے آپکو واسطے حاصل کرنے مشورہ متعلق اپنے بچے کے جو کہ کالی کھانسی مین مبتلا تھا تحریر کیا تھا + ان بہت ہی بیش بہا ہدایات سے جو کہ آپکے عنایت نامہ مین تحریر تھین ہمنے جانا کہ ہمکو باالخصوص کیا کرنا چاہیئے کہ بچہ کو اسکی والدہ کے ہمراہ بستر مین لٹا کر خوب ہی پسینہ دلاوین + اسکے علاوہ جو کچھ کہ اور ضروری تھا وہ ہم لوگ پہلے ہی آپکی کتاب مین دی ہوئی صلاح پر عمل کرکے کرچکے تھے + مرض نے مسلسل طریقہ اختیار کیا ۔ اتوار کے دن ہمنے خیال کیا کہ ہمارے اس چھوٹے سے بچہ کو (صرف ۱۴ ہفتہ کی عمر کا تھا) ایک قسم کی تیز آواز کی اور کھڑکھڑانے والی کھانسی تھی + ہم لوگون نے صحیح طور سے یہ خیال کیا کہ اس بچہ کو یہ مرض ایک لڑکی خدمتگار سے لگ گیا تھا جو کہ مدرسہ مین پڑھا کرتی تھی جہان کہ بہت بچون کو یہ مرض ہورہا تھا + اس لڑکی خدمتگار کو ہمنے اسکے گھر بھیجدیا + اپنے بچہ کو جو کہ ابھی دودھ ہی پیتا تھا اور جسکو کہ روزانہ دوپہر ۸۸ درجہ فہرن ہایٹ کے پانی مین غسل دیئے جاتے تھے ہمنے ایک فریکشن ہپ باتھ دوپہر کے وقت ۷۱ درجہ فہرن ہایٹ پانی مین دیا لیکن اسکے دینے کا وقت ہمکو اسوجہ سے کم کردینا پڑا تاکہ بچہ کو بہت عرصہ تک رونے سے باز رکھین + تاہم یہ مؤثر ثابت ہوا کیونکہ اسی شام کو اسکو پاخانہ آیا + تیسرے دن کھانسی کی کرخت آواز تبدیل ہوگئی + ہاتھ میرا ایک قابل قدر خواہ ہوگیا + میری بیوی بچہ کو اپنے ہمراہ بستر مین لٹا کر اسکو خوب پسینہ دیا + تب ہمنے دوپہر کا غسل بند کردیا اور بارہ (۱۲) دن مین کھانسی سے بالکل نجات حاصل ہوگئی پس مین آپکی نذر کرسکتا ہون کہ کالی کھانسی کے بارہ مین ایسی کتاب مین دیا ہی ہماری جانب سے اور اپنی بیوی کی جانب سے بھی ہم شکریہ ادا کرینگے کی اجازت بخشی کہ وہ کہتا ۔ اور سرپر آپکا طریقہ علاج ہی جسکو کہ ہمارے بچہ کو شفا بخشی

مقام ہارنبرگ   بہت بڑی تکریم کیساتھ آپکا بہت ہی سچا ای - سکے

نمبر ۹۶ - ہیڈک ہیپوں یا نیول جیا عصبی درد یا مرگی یعنی صرع -

ڈیر مسٹر کوہنی آپکی طریق علاج کی وجہ سے میرا مرض ہیپوں یا نیول جیا اور مرگی سے شفایاب ہوگیا ہوں جبکہ دو ڈاکٹر سرآورده کا علاج کرچکے تھے لیکن میرا علاج کرکے مجھے بالکل گیا گذرا اعتبار کرچکے تھے اب وہیا تھا +

میرے مرض کی حالت ایسی تھی کہ تین تین ماہ تک مجھکو بستر پر پڑا رہنا پڑتا تھا + اسکے سوا میرے ہاتھ پیر بے حس ہوجاتے تھے اور مین اپنے تئین اسقدر کمزور محسوس کرتا تھا کہ کسی کی مدد کا محتاج ہو گیا تھا

مجھے فوج میں جبریہ داخل ہونے سے معافی دیدی گئی +

ازمقام ڈربنسٹن — آپکا وفادار اینچ - بی

نمبر ۱۶ - ثقل سماعت - کمر میں درد - کھانسی اور دم گھوٹنے والے حملے -

پیاری مسٹر کوہنی - جیساکہ آپکی خواہش تھی کہ وقتاً فوقتاً آپ سنتے رہیں کہ ہماری کیا حالت ہے میں آپکی خدمت میں اسکے بارہ میں رپورٹ بھیجنے کی آزادی لیتی ہوں +

ہم لوگ ہر روز آپکا ذکر خیر کرتے ہیں - ہر روز خدا کا شکر بھیجتے ہیں کہ ہمارے بچہ نے آپکی بیش بہا دریافتوں کے ذریعہ اپنی مرض ثقل سماعت کی مرض سے شفاء کلی حاصل کرلی + اس مرض میں یہ ڈیڑھ سال سے مبتلا تھا - اسوقت کئی ہفتوں سے وہ بالکل اچھا رہا ہے + یہی خاص کامیابی ہے جوکہ اسوقت تک حاصل ہوئی ہے لیکن ابھی تک اسکے گلے کے اندر کی سوجی ہوئی گوٹریاں کچھ کچھ صحیح طور سے ہی گھٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں - اور درحقیقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ لڑکا بالکل تبدیل ہو گیا + بجائے تھکے ہوئے اور [illegible] جاندار کے جو کہ ہر وقت رہا کرتا تھا - ہمارے پاس ایک ایسا خوش و خرم لڑکا ہے جو کہ دیگر بچوں میں ملتا رہتا ہے + وہ آواز بلند بولتا ہوا ادھر ادھر دوڑتا رہتا ہے - حالانکہ پیشتر اسکی آواز ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا وہ گئی ہوئی ہے - وہ آہستہ آواز سے ہی بول سکتا تھا + نہ اسوقت تک کھانسی کے حملے اور دم گھوٹنے والی اینٹھن کے حملے پھر ہوئے ہیں + ہر روز ہمکو نئے ثبوت ملتے ہیں کہ ہمارا بچہ اپنی حالت جسمانی اور دماغی میں کیسی ترقی کر رہا ہے - ہر روز ہم آپکے ہی گن گاتے ہیں + پیاری مسٹر کوہنی اس قدر تو آپ مجھے اجازت دیویں کہ میں اپنی جانب سے اور نیز اپنے شوہر کی جانب سے آپکے شکریہ تہ دل سے ادا کرتی ہوں -

میری تندرستی کا حال یہ ہے کہ میں زیادہ اچھی اور زیادہ مضبوط معلوم ہوتی ہوں بمقابلہ اسکے کہ جیسے میں برسوں سے رہی ہوں ایک خاص نفع یہ ہوا ہے کہ میں کمر کی اینٹھن یعنی شل کر دینے والے دردوں کو ایسے سادہ ذریعہ کہ سٹز باتھ سے آرام کر سکتی ہوں +

میں ہوں آپکی بڑی وفادار پادری ایم ساکن پی کی بیوی -

نمبر ۱۷ - سیلان خون رحم -

ڈیر سر - مسماۃ فلوریکا سیلپر لیس ملک آسٹرینا کی ایک عورت جو اس مقام میں رہتی ہے عرصہ چار ہفتہ سے ایک سخت عارضہ سیلان خون رحم میں مبتلا رہی تھی + آپکی تجویز کے مطابق اسنے ہر ہفتہ میں دو ہپ باتھ اور ہر ہفتہ میں ایک سٹیم باتھ - اور دو یا تین ٹھنڈے سٹز باتھ روزانہ لئے اور غیر محرک غذا کا استعمال کیا + اس علاج کو شروع کرنے کے بعد چھٹے روز اسکی حالت بہت کچھ بہتر معلوم ہوئی اور اسکے دن (یہ پندرھواں دن ہے) وہ پھر بالکل اچھی ہے + اس بیچاری عورت کی جانب سے اور بیمار انسان کی جانب سے دلی شکریہ کا اظہار کیا جاتا ہے + آپکی بھلائی ہر طرح سے چاہتا ہوا -

از زبیڈ (ٹرنسلوینیا - ہنگیری)

آپکا وفادار تھیوڈور - ڈی
گر گیک کینتھولکسا پریسٹ

عمر کے پندرہویں سال میں ایک تنگ رنگی کی وجہ سے میرے پاؤں میں نسوں کے کھنچ جانیکی مجھے سخت تکلیف ہوئی +
حتی کہ اسکو آرام نہ کر سکے۔ اور آخر میں یہ اسقدر بڑھ گئی کہ میرے لیئے پیدل چلنا قریب قریب بالکل غیر ممکن ہو گیا + پانچ سال تک
مجھے بہت ہی زیادہ تکلیف برداشت کرنا پڑی +

اس عرصہ میں میری بیماری اسقدر بڑھ گئی کہ بوجہ بیحد گھبراہٹ کے اور کمی خون کے مجھے قریب قریب لا علاج سمجھکر لوگ شفاخانہ کو لائے +
تھوڑے عرصہ بعد اپنی حالتوں بغیر کچھ ترقی کرنے کے میں وہاں سے رخصت لیگئی +

اسی طور سے میری آنکھوں میں بھی خرابی آگئی تھیں کسی بات میں کچھ مزہ نہ معلوم ہوتا تھا کسی کام کے کرنیکے قابل میں نہ رہی تھی
میری طبیعت ایسی ہو گئی تھی کہ جس سے میرے احباب کو بہت ہی بڑا اندیشہ ہو گیا تھا + اندرونی سٹرن میں۔ اور بہت ہی
مشکلاہٹ سے سانس لیتی میں اور متواتر بخار میں مبتلا ہو رہی تھی۔ اور مزید برآں معلوم ہوتا تھا کہ بالکل اندھی ہو جاؤنگی +
اس غمگین حالتوں ہو کر (جسمیں کہ مجھے کوئی بھی آزاد نہیں کر سکا تھا) میں ستمبر سال حال میں مسٹر لوئی کوہنی صاحب
کے بغیر ادویات کے شفا بخشنے والے کارخانہ میں پہونچی +

اول ہی غسل لینے کے فوراً بعد مجھے ایک قسم کا عام طور سے چین پڑنے اور حالتوں بہتری کا احساس معلوم ہوا۔ اور یہ برابر بڑھتی
گئی جیوں جیوں کہ میں نے غسل جاری رکھے اور مناسب غذا کا استعمال کیا چند ہفتہ میں میری عام حالت کا مقابلہ پیشتر کی حالت سے کچھ نہیں ہو سکتا
تھا + اب پانچ ماہ علاج کرنیکے بعد میری نگاہ ایسی عجیب طرح سے درست ہوئی ہے اور میری عام حالت ایسی عمدہ ہو گئی ہے کہ میں
بہت ہی خوش ہوں۔ اور اپنے تعالی دل سے اپنے الٰہی کا شکریہ کافی طور سے نہیں ادا کر سکتی +

اب میں پھر پورے طور سے دیکھ سکتی ہوں۔ اور اپنے گھر بار کی نگاہداشت کر سکتی ہوں میں مضبوط معلوم ہوتی ہوں اور کام
کرنے میں مجھے خوشی معلوم ہوتی ہے + میرا پاؤں بھی اسقدر اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں بغیر تکلیف کے پھر چل پھر سکتی ہوں مختصر
میں اپنے آپکو بالکل ایک نیا شخص پاتی ہوں۔ اور یہ سب باتیں مجھ کو اس بڑے موثر اور ایسے سادہ طریق علاج کے ہی باعث نصیب ہوئی
ہیں + میری کل گھر میں یہ علاج اب اختیار کر لیا گیا ہے اور ہر موقعہ پر انہیں ویسی ہی یقینی کامیابی حاصل ہوتی ہے +
میری آرزو ہے کہ تمام بیمار لوگ اعتقاد کے ساتھ اپنے تیئں آپکے علاج میں لائیں +

از مقام لیپزگ مسز میری۔ آر

نمبر ۶۵ درد گٹھیا

پیارے مسٹر کوہنی۔ اپنا فرض سمجھکر میں اپنا دلی شکریہ آپکی اس ہمدردی کے متعلق ظاہر کرنا چاہتا ہوں جو
آپنے میری بیماری کی حالت میں نہایت عمدہ مشورہ دینے کے ذریعہ سے دکھلائی ہے + سال گذشتہ کے ماہ مئی سے میں متواتر

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

درد گردہ میں مبتلا رہا تھا اور باوجود اسکے کہ مجھے مقام ٹپیلٹر میں آرام ہو گیا تھا اسکے بعد کے ماہ نومبر میں اکثر زیادہ سخت حملہ اس مرض کا مجھپر ہوا + مجھے امید صحت یابی ہونیکی نہ تھی + میرے طبیب نے ظاہرا اپنی تمام ادویات ختم کر دین اور چند ہفتہ تک دیکھنے نہ آیا - اور مجھے مشورہ دیا کہ دکھن میں قیام کرو کیونکہ صرف یہی ایک ذریعہ شفا ہونیکا ہی + فکرمندی کیحالت میں میری بیوی نے آپسے مشورہ لیا +

آپنے اپنا مشورہ براہ عنایت خط کے ذریعہ سے دیا + لیکن سوای غذا کی مین آپکی تجویز پر پورا پورا نہ چل سکا - بوجہ بہت کمزور ہونیکے اور چلنے پھرنے میں ناقابل ہونیکے + فروری کے مہینہ کے شروع میں مینے غسل کرنا شروع کیا اور ایک قسم کی صورت افاقہ مجھے نظر آئی + اسکا اثر جلد ہوا - کیونکہ تیسرے ہی غسل کے بعد مرض کی علامات بکثرت دیگر ایسے طریق میں ظاہر ہوئیں کہ کوئی شخص جو کہ آپکی کتاب کو پڑھکر اس بات کیلیے طیار نہ ہو گیا ہو تو وہ بڑی فکر کیحالت میں ہو جاویگا + اور باوجود پورا اطمینان ہونیکے ایک قسم کے اندیشہ کا خیال بے معلوم طریقہ میں میرے اندر پیدا ہو گیا لیکن مجھے خوشی بھی اسی وجہ سے بہت زیادہ ہوئی جبکہ چوتھے غسل کے بعد مینے اپنی بائیں طرف کی حالت تناؤ میں ایک قسم کی کمی معلوم کری + پیشاب کا رنگ گہرا گندمی رنگ تھا باوجود میری تمام دیگر تکلیفات کے اسبات سے مجھے خوشی ہوئی کیونکہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں ایک ایسا علاج کر رہا ہوں جو کہ مرض کی جڑ تک پہونچیگا + ناقص مادہ اب جسم سے اسی سلسلہ میں ایک نئے پھر درد اور سوزش پیدا کرتا ہوا دور ہونے لگا جس سلسلہ میں کہ ابتدائی مرض میں وہ جوڑوں میں اور گوشت کے پٹھوں میں جمع ہوتا گیا تھا + چودہ[۱۴] روز میں پھر اپنا پیشہ اختیار کرسکا + ماہ مارچ میں جبکہ برف کی بارش ہوتی ہی اور ہوا چلتی ہی مجھے نقصان نہ پہونچا سکا - اور اسوقت سے میں خوش وخرم ہوں اور تندرست ہوں + میرے زمانہ ایک طبیب کا معلوم ہوتا ہی (کے پاس ایک بار بعض ضرور کم ہو گیا - لیکن آپکی بیش قیمت طریق علاج نے مجھے اپنا ایک عاشق قدردان اور اسکا پھیلانے والا بنا لیا ہی +

میں صدق دل سے امید کرتا ہوں اور خواہش رکھتا ہوں کہ امراض کے علاج کا آپکا قدرتی طریقہ زیادہ زیادہ قبول فرمایا جاوے اور انسان کو درجہ غایت کی تہذیب سے پھر نیچر پر واپس لاوے + دلی مشکوریوں کے ساتھہ -

میں ہوں آپکا بڑا وفادار جے لیس ایس - شاہی سند یافتہ معلم

نمبر پیٹ میں درد - بھوک کا نہ لگنا - چکر آنا - دل کی خرابی - پھیپھڑہ کی خرابی - عام کمزوری -

پبلک کے روبرو اظہار شکریہ

میری بیوی جو اب اکسٹھ[۶۱] سال کی عمر کی ہی - کئی سال سے اور خصوصاً سنہ ۱۸۹۰ء سے چکر آجانیکے دورون میں پیٹ میں سخت درد - بھوک نہ لگنے میں اور عام کمزوری میں مبتلا تھی +

اس مقام کے شاہی یونیورسٹی کے شفاخانہ میں جہاں کہ میں اپنی بیوی کو خزان سنہ ۱۹۰۸ء میں لایا تھا ڈاکٹروں نے
معدہ اور گردوں کی خرابی بتلائی اور مختلف ادویات تجویز کریں لیکن بجائے بہتر ہونے کے میری بیوی کی حالت برابر خراب ہوتی گئی +
لیکن جب اس بالکل بیکار علاج بادویات کیساتھ حلکانے کا کس لہسن کا ٹیکہ بھی لگانا شروع کیا تو میں نے اپنی
بیوی کو شفاخانہ سے ہٹا لیا۔ اور علاج دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء تک ہوتا رہا تھا +

فروری سنہ ۱۹۰۹ء میں میری بیوی بالکل نقیہ ہو گئی چکر آنے کے دورے پڑنے جنکی وجہ سے کہ بہت بڑا اندیشہ ہوا اور
عام کمزوری اور آلات الہضم کی سستی نے اس درجہ قابو حاصل کر لیا کہ مریضہ چند ہفتہ تک پلنگ سے نہ اٹھ سکی +
ڈاکٹر ایچ نے جن سے کہ مشورہ لیا گیا ایک مسہل دینا تجویز کیا۔ مگر کہا کہ یہ تکلیف بوجہ دل کی کسی خرابی کے واقع ہوئی
ہے جو کہ (یعنی دل کی خرابی) لاعلاج ہے۔ پس اسنے جلدی اپنی آمد و رفت بند کر دی +

ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء میں پیٹ کا درد اس درجہ خراب ہو گیا کہ مریضہ کچھ بھی ہضم نہ کر سکتی تھی بلکہ کھائی ہوئی تمام
غذا الٹ جاتی تھی + اسی کے ساتھ ہی سانس لینے میں بھی بہت مشکل معلوم ہوتی تھی اور سینہ میں
درد تھا۔ اور تمام جسم میں عام طور سے ایک قسم کی خرابی واقع ہو گئی تھی +

اسوقت میں نے ہومیوپیتھی کا تجربہ کیا۔ لیکن اس قسم کے علاج کے طبیب نے بھی یہی کہا کہ میری بیوی کا مرض لاعلاج
ہے۔ اس کی حالت میں کوئی معقول ترقی نہ حاصل ہوئی +

آخرش بعد اس تمام گردش کے میری بیمار بیوی کی خوش قسمتی سے ہم لوگ مسٹر لوئی کوہنی صاحب کی اس کار خانہ میں آئے
جہاں کہ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی امراض کو اچھا کیا جاتا ہے +

اس مقام پر میری بیوی کو خاص ہدایات کے مطابق دو بار فریکشن سٹز باتھ روزانہ لینا بتلایا گیا اور ایک غذا
بھی جو کہ اسکی حالت کے موافق تھی تجویز کی گئی +

ایک ہفتہ میں ہی اسکی عام تندرستی میں ایک قابل لحاظ بہتری واقع ہوئی + اسکا اضطراب زیادہ صحیح تھا اور چند ہفتوں میں
درد کم ہو گیا۔ چکر آنے بند ہو گئے اور سانس لینے میں مشکلاہٹ اور دیگر خرابیاں بالکل رفع ہو گئیں اور باوجود کم غذا کے مریضہ کی
طاقت روز بروز بڑھتی گئی + پس میری بیوی بمقابلہ پیشتر کے اچھی اور زیادہ تندرست معلوم ہونے لگی۔ اور سب کو نہایت تعجب
ہوا کہ دیکھا اسکو پورے طور پر آرام ہو گیا [illegible] کہ میری بیوی کی شکل بمقابلہ پیشتر کے باعتبار ایام ماضیہ
کہ اس علاج کی وجہ سے [illegible] اچھی ہو گئی [illegible] مسٹر کوہنی صاحب کا کارخانہ میں آٹھ ہفتہ
کے زمانہ میں حاصل ہو گئی [illegible] بیمار انسان کے لئے جو ان کا یہ

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

دردمندی کا کام ہو انہیں ہم اُنکی لئے خدا کی برکتیں چاہتے ہیں۔ آخرش بیمار ایسا طبیب ہے جو کہ واقعی شفا کر سکتا ہے اور امداد پہونچا سکتا ہے۔

از مقام لیپزگ

گسٹو۔ پی

نمبر ۱۰۷ - آنکھ کی لاعلاج بیماری۔ سر میں اعصابی خرابی۔ بلغم کی مزمن سوزش۔ سوزش مثانہ۔ پشت میں اور ایک جانب درد۔

پیارے مسٹر کوہنی۔ آپکی احسان مندی کا بڑا خیال مجھے اس امر کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ میں اپنی آنکھ کی سخت بیماری کے جلد آرام ہو جانے اور مرض کے راہ اختیار کرنے کے صحیح صحیح طریقے بیان کو آپکی خدمت میں بھیجنے سے باز رہوں۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس تجربہ کا استعمال جیسے چاہئے کریں +

ابتدائے طفولیت میں آنکھوں کے ایک قسم کی مزمن سوزش میں جو کہ چیچک کے بعد باقی رہ گئی تھی مبتلا رہا تھا۔ میں نے مختلف حکما کا مشورہ لیے ہوئے حاصل کیا تھا کیونکہ کو مرض چند روز دب جاتا تھا لیکن وہ ہمیشہ پھر تھوڑی عرصہ کے بعد پہلے سے زیادہ خراب حالت میں ظاہر ہوتا تھا + کیا بلحاظ پارہ و دیگر مرہم اور رنگ لوشن ہی۔ دوا آزمائی گئی اور سوزش کم نہ ہوئی + میں دس مختلف سپیشل امراض کا مشورہ ان سالوں میں لیا ہوگا مگر کبھی کامیابی نہ ہوئی +

اس دوران میں میری آنکھیں بدم زیادہ خراب ہوتی گئیں۔ اچھی پیشین (؟) ٹریٹمنٹ (ٹراکوما) پیدا ہو گئی اور میری حالت ناقابل افسوس ہو گئی +

ہمیشہ امید شفا رکھکر میں جو آنیا میں آنکھوں کی علاج گاہ میں پہونچا جہاں کہ یوپیسک الیسٹڈ کاسٹک پوٹاس کروسیٹ پلمبیٹ۔ آیوڈوفارم کے ذریعہ میرا علاج چھ ماہ تک ہوا۔ اگر تغیر کچھ کچھ کامیابی حاصل کی ہوئی نہیں اعمال حرارتی میری اپنی آنکھ پھر گئی جس کے کہ مجھے بہت ہی سخت تکلیف ہوئی +

باوجود ان سب باتوں کے بھی میری حالت دم بدم زیادہ خراب ہوتی گئی + آخرکار جبکہ ڈاکٹروں نے دیکھا کہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تو انہوں نے مجھے (علاج گاہ سے) رخصت کر دیا۔ اور اگر میں نے آپکے طریق علاج کا استعمال نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اندھا ہو گیا ہوتا + چھ ماہ تک آپکی ہدایات پر (غیر محرک غذا اور دیگر پرہیز بالتخصیص) پوری طور سے عمل کر کے میں نے اس علاج کی ہی وجہ سے شفا پائی ہے +

یہی نہیں کہ دوران علاج میں صرف میری آنکھ کی بیماری ہی ہر ہفتہ اچھی ہوتی گئی بلکہ اسی کے ساتھ میرے سر کی اعصابی تکلیف بھی جس میں کہ میں تین سال سے مبتلا تھا دور ہو گئی + اس کے بعد میری مزمن سوزش بلغم اور خرابی فعل مثانہ (جو کہ سوزش مثانہ کے باوجود علاج کرنے کے بعد باقی رہ گئی تھی) بالکل جاتی رہی۔ اسی کے ساتھ وہ بہت سخت درد جو کہ پشت اور جانبین میں آٹھ سال سے مرض پلیوریسی (ذات الجنب) کے بعد ہونے لگے تھے وہ بھی جاتے رہے +

نوٹ ۱ اس کے متعلق صفحہ ۴۲ پر نوٹ ملاحظہ فرمائیے ۲ یعنی ہر دو جانب۔ مراد اس مقام سے معلوم ہوتی ہے جو کہ دھڑ کے بالائی حصہ کا داہنا و بایاں کہلاتا ہے یعنی وہ مقام جو کہ اس حصہ میں بغل سے نیچے کو ہوتا ہے +

میری عام تندرستی کلیتاً بہت ہی عمدہ ہوگئی ہی جبسے کہ آپکے طریق علاج پر عمل کیا ہی اُسوقت سے میرا دماغ ایسا تروتازہ ہی جیسا کہ کبھی پیشتر نہ تھا +
اس خواہش کے ساتھ کہ بہت سے بیمار لوگ آپکے طریق علاج کا استعمال کرین تاکہ یہ طریق جو کہ نہایت ہی سچا علاج ہی لوگون کی روزافزون توجہ اپنی جانب حاصل کرے +

ازمقام - ایبس (رٹرلنسلوینیا) مین قایم ہون آپکا بڑا وفادار یو جیبن - سکے

نمبر ۶۸ - سوزشِ شش (پھیپھڑہ) - ڈفتھیریا -

ڈیر سسٹر کوہنی - میری چھوٹی لڑکی عمر نو سالہ کے علاج مین جو آپکو عجیب کامیابی حاصل ہوئی ہی اُسکا اقرار کرنے سے اور اُسکی لیے اپنی دلی شکر یون کا علانیہ طور پر اظہار کرنے سے مین باز نہین رہ سکتا +
میرے گھر کے طبیب نے پھیپھڑون مین سوزش تشخیص کری اور اس بچہ کا علاج بذریعہ دوا کے بغیر کامیابی حاصل کیے ہوئے کیا + مین اور میری بیوی خراب سے خراب انجام کے لیے طیار تھی کیونکہ ہکو اب بہت امید اُسکے شفا ہونیکی باقی نہ رہی تھی + اس حالت مصیبت مین مین تھا جبکہ مجھے آپکا خیال آیا +
مین نے آپکو ایک پوسٹ کارڈ تحریر کیا اور درخواست کری کہ آپ تشریف لاوین - اور آپنے کہا کہ اگر تمکو اطمینان ہو اور اپنی جاہم کا تمام ہوا علاج تم بند کردو تو بچہ تھوڑی ہی عرصہ مین صحت پا جاویگا بشرطیکہ تم میری ہدایات کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرو " مین نے اور میری بیوی نے وعدہ کیا اور آپکی صلاح پر عمل کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی دن بہت تھوڑا سا افاقہ معلوم ہوا + ایک ہفتہ گذرنے پر ہم لوگ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارا بچہ بچ گیا + آجکل دن یہ بچہ بالکل اچھا ہی ادہر اودہر دوڑ سکتا ہی ہنستا ہی اور کھیلتا ہی + مجھے یقین اس امر کا ہی کہ اگر آپ درمیان مین نہ آگئی ہوتے تو میرا بچہ اسوقت زیر زمین آرام کرتا ہوتا +
اسیوقت پر ایک پرانے ملاقاتی نے مجھسے ملاقات کی یعنی اُسی خوفناک مرض ڈفتھیریا سے جس سے کہ ہمنے جو دو برس تک بہادری سے مقابلہ کیا تھا + اس نے میرے دیگر پانچ بچون کو یکے بعد دیگری ستایا مگر آپکے زیر معالجہ رہکر اُن سبھون کو شفا ہوگئی + پس مین پھر تحریری اظہار اپنی گہرا شکرگذاریون کا آپکی خدمتمین کرتا ہون اور آپسے درخواست ہی کہ اس تحریر کو جب جب آپ چاہین کام مین لاوین +

ازمقام لنیبرگ سچی سچی عقیدت کرتا ہوا مین ہون آپکا بہت ہی مشکور کارل - آئی

نمبر ۶۹ - معدہ اور آنتون کی مزمن سوزش - اعصابی خرابی - کمزوری حافظہ - خیالات خودکشی -

پیاری حسینا مین ایسی خوش حال نہین ہون کہ آپکی خدمتمین ایک بہت ہی اچھی رپورٹ بھیجون + اُن حالات سے جو کہ مین نے اپنی بیماری کی متعلق آپکی خدمت مین قبل آپکا علاج اختیار کرنے کے بھیجی تھے - آپکو میری حالت یاد آجاوے گی +

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

میری بیماری بہت ہی سخت تھی - گذشتہ چار سال مین خصوصًا میرے اعصاب کو خرابی غذا سے بہت نقصان پہونچا تھا + پس یہ بات دیکھنا بہت آسان ہی کہ مجھے دو ہفتہ خواہ دو ماہ مین پورا آرام نہین ہوسکتا تھا + مین اسکا بھی ذکر کرتا ہون کہ میری حافظہ نے بہت کچھ ترقی کری ہی اور یہ کہ مین پھر خوش و خرم ہوگیا ہون + خود کشی کا کبھی ایخیال بھی نہین آتا - اور نہ اب مجھے ذراسی بھی شکایت درد ناسر کی ہی - یہ باتین اب بالکل جاتی رہین + گرمیون اور جاڑون مین کھڑکیان کھلی رکھکر سونیکے متعلق آپکی نیک صلاح پر بھی مین نے عمل کیا ہی اور مین اسکو بہت ہی نافع پاتا ہون + آپکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ آپکی طریق علاج نے مجھے بہت ہی زیادہ نفع بخشا ہی + مین تہ دلسے چاہتا ہون کہ مثل میری بہت سے مریض آپکی علاج گاہ مین جاوین + مین یقین کیساتھ کہ سکتا ہون کہ جو نتیجہ کہ مجھے آپکے طریق علاج سے چھ ماہ کی استعمال سے حاصل ہوا ہی اُس کے حاصل کرنیمین کئی سال لگ گئے ہوتے +

آپکے کارخانہ کو آیندہ کیلیے ہر ایک قسم کی کامیابی چاہتا ہوا - مین ہون بہت مشکور یون کے ساتھ -

ازمقام سینٹ (موری ویا) — آپ کا بہت سچّا ہیوگو - بی - آسٹرین پوسٹ ماسٹر

نمبر ۶ - احتباس حیض -

ڈیر مسٹر کوہنی - آپکو اب بھی یاد ہوگا کہ گذشتہ موسم خزان مین - مین نے آپکو اپنی بیوی کی نسبت تحریر کیا تھا جو کہ شروع ماہ اگست سے احتباس حیض کی خرابی مین مبتلا تھی + اُس نے مجھے فکرمند کردیا کیونکہ مین نے خیال کیا کہ یہ شاید میری بیوی کے لیے خطرناک ثابت ہو - اس لیے مین نے ۱ - اکتوبر کو آپسے مشورہ حاصل کرنیکی لیے چٹھی بھیجی تھی - جسپر کہ آپنے جواب دیا تھا کہ مجھے کچھ فکر نہ کرنی چاہیے کیونکہ جلدی سب بات ٹھیک ہوجاویگی + آپکی طریق علاج کے استعمال کرنے کے بعد یہ پیشین گوئی ۱۹ - مارچ ۱۸۹۴ء کو صحیح ثابت ہوئی - اُس وقت تک قریب نو ماہ کے ہوئے تھے کہ میری بیوی کو ایام حیض نہین ہوئے تھے +

اس موقعہ پر پھر ایک بڑی عمدہ کامیابی آپکی طریق علاج کو ہوئی + درحقیقت ایسا نتیجہ اکثر حاصل نہین ہوتا ہی - پس اس تعجب دلانے والی واقعہ پر مین اپنی بڑی خوشی کا اظہار آپ کے روبرو ضرور کرونگا +

ازمقام - کیبل - — آپکا وفادار ا - ایچ - ایچ

نمبر ۷ - کالی کھانسی یعنی کوکر کھانسی -

پیارے صاحب - اپنی شناساؤن کی متواتر سفارش سے مین نے آپکی طریق علاج کو اپنی تین بچونکی حالتمین جو کہ ایک ہی وقت مین اس خطرناک خرابی یعنی کالی کھانسی مین گرفتار ہوگئے تھے - بڑی کامیابی کیساتھ استعمال کیا ہی + تین ورج کے اندر مین نے اُن کو اس مرض سے بالکل اچھا کر دیا +

اور پس ایسے پیارے مسٹر کوہنی مین سچّی شکر گذاریان آپکی خدمت مین پیش کرتی ہون + میری خواہش ہی (اور اسمین مجھے ذرا بھی شک نہین کہ ایسا ہی ہوگا بھی) کہ آپکا طریق علاج ایسا ہی نافع تمام دیگر مرضون مین بھی ثابت ہو - نیز یہ کہ اس نئے قدرتی طریق علاج کی بڑی قیمت کو لوگ زیادہ زیادہ جان جاوین +

آپکی ایماندار (مسیم صاحبہ) تھیبس - بی

از مقام لیپزگ

نمبر ۲۷ - عام کمزوری - بھوک نہ لگنا -

پیارے صاحب -

اس امر مین مجھے بڑی خوشی ہو کہ مین آپکو اُس عمدہ کامیابی کی اطلاع دیتا ہون جو کہ مجھے اسوقت تک آپکی تحریری ہدایت کے موافق اپنی لڑکی کے علاج کرنے مین حاصل ہوئی ہی + شروع کے چند فریکشن سیٹ باتھ کے استعمال سے ہی ایک نمایان افاقہ نظر آیا - جسم کی سستی رفع ہوگئی - بھوک پھر لگنے لگی - قبض رفع ہوگیا اور آپکے طریق علاج کے استعمال کے وقت سے جلد کی رنگت بجائی زرد کے رفتہ رفتہ عمدہ گلابی ہونے لگی +

بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا

آپکا وفادار الیف - بی

از مقام کلین فاک

نمبر ۲۸ - وجع مفاصل یعنی گٹھیا - مرض جگر - بواسیر کے مسئے -

ڈیر مسٹر کوہنی - آپکے طریق علاج کے ذریعہ سے مجھے تندرستی حاصل کیے ہوئے قریب دو سال گذر چکے ہین + اُسوقت سے میری صحت مین کوئی خرابی واقع نہین ہوئی ہی - پس مین اپنے نزدیک اُن لوگون کے نزدیک جو کہ میرے اُن ایام کی اور اُنکی حالت سے واقف ہین مثل ایک معجزۂ متحرک کے ہون + آپ واقف ہین کہ کس نازک حالتون مین آپکے پاس لایا گیا تھا + واقعی اپنی تمام عمر بھر مین کبھی اچھا ہی نہین رہا تھا گٹھیا - زکام اور ہر قسم کی دیگر خرابیان متواتر ایک دوسری کے بعد واقع ہوئین + اسکے بعد بوجہ بواسیر کے مسّون کے اور ایک خراب مرض جگر کے مین دس سال تک مختلف اطبّا کے ہاتھون مین یعنی ہومیوپیتھ اور الوپیتھ دونون کے ہاتھون مین رہا - آخر الذکر (یعنی الوپیتھ طبیب) جسکا کہ مین نے مشورہ لیا وہ ایک مشہور پروفیسر یونیورسٹی کا تھا + اس زمانہ مین مین اسقدر بیمار ہوگیا کہ مشکل سے ہی اپنے پیشہ کا کام کرسکتا تھا - اور یون کہنا چاہئے کہ مین نے زندگی سے حساب طے کرلیا تھا + میری حالت نے آپکے طریق علاج کی تعجب انگیز کامیابی سے دیگر مریضون کو ایسی مدد حاصل کرنیکی ترغیب دی ہے - اور انمین سے بہتون کو مایوسی حال نہین ہوئی ہی + اُن احسانات کی اطلاع جو کہ مین اور میرے گھر کے لوگ آپکی جانب سے معلوم کرتے رہین گے مین آپ سے پہلے ہی کرچکا ہون - موجودہ خط کی غرض صرف یہی ہی کہ آپ سے اس امر کی درخواست کرون کہ اس نیک کام کے فائدہ کے لیئے اور دیگر ایسے انتہا درجہ بیمارون کے لیئے آپ اس میری شفایابی کی رپورٹ کو عوام پر جسقدر کہ زیادہ ظاہر کیا جاسکے ظاہر کردین + اُن کا میں ہون

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

کا جوکہ میری خاندان اور دیگر خاندانون مین آپکے غسلون کی استعمال سی اور قدرتی طریق مین زندگی بسر کرنیسی حاصل ہوئی ہین
اور جنکو دیکھنیکا موقعہ ملا ہی مین اور بھی زیادہ ذکر کرسکتا تھا لیکن اسکی بیان کرنیسی مجھے بہت دور چلا جانا پڑیگا + میری عمر اب ۱۵ سال کی ہی
اور اس قصبہ مین جہان کی مردم شماری کہ ۵۰۰۰ ہی مین ۱۲ سال سی انجیلیکل مشن کا سپرنٹنڈنٹ رہا ہون + بس زیادہ تفصیلاً ہر وقت
حاصل کیجا سکتی ہین +

بہت تعظیم کے ساتھ مین قایم ہون۔ آپکا ہمیشہ کا احسان مند

ازمقام بار مین ارنسٹ۔ ایف

نمبر ۱۴۷۔ معدہ کی خرابی۔ اعصابی بیماری۔ قبض۔

...... مین سمجھتا ہون کہ مین آپکا بڑا ہی احسان مند ہون۔ کیونکہ آپہی اپنی بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی والی نئی طریق علاج کے
ذریعہ سے مجھے میری اس معدہ کی خرابی اور اعصابی خرابی کی حالتین جنسے کہ مین چھ سال سی تکلیف مین تھا آرام پہونچایا +
پانچ دن مین آپنے وہ کام کیا جوکہ مشہور اطبا اور تمام ادویات جوکہ خیال مین لائی جاسکتی تھین میری حق مین نہ کرسکی تھین
یعنی دست باقاعدہ آنا + پیشتر مجھے ہمیشہ پچکاری استعمال کرنا پڑتی تھی +

ازمقام وی۔ مغربی پرشیا راقم زنبلڈ۔ مدرسہ مین استاد۔

نمبر ۱۴۸۔ اعصاب کی بیماری۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ مجھے اندرونی ضرورت اس امر کی معلوم ہوتی ہی کہ اپنی دلی حالت کا اظہار کرون + آپکا طریق
علاج بمقابلہ ان تمام طریقون کے جنمین کہ ادویات استعمال کیجاتی ہین اور جوکہ (جیسا کہ بہت سے واقعون سے ثابت ہی) مصیبت زدہ
انسان کے لئے وہ "سائینٹفک" آدمیون کے ہاتھ سی بھی تکلیف اور تباہی لاتے ہین۔ بیحد قیمت رکھتا ہی + قریب قریب ہر شخص کو خود اپنی
حالتین یا اپنی خاندان مین اس قسم کا تجربہ ہوا ہوگا + اس واقعہ پر نگاہ رکھکر اگر اب بھی اپنی زندگی یا اپنی عزیزون کی زندگی کو بوجہ عادت
یا رغبت سابقہ۔ بیچپن سے جان بوجھکر گریز کرکے خطرہ مین روزانہ ڈالا جاوی تو گویا ارادتاً آنکھین بند کرلینا ہی + مین اس چٹھی کو بغیر کچھ
اس بات کو کہنے کے جوکہ مین نے بار بار کہا ہی ختم نہین کرسکتی۔ یعنی کہ بیمار جسم کو اچھا کرنیکا جو طریقہ کہ آپ نے دریافت کیا ہی اسکو مین ایک
واقعی ذہین طبیعت کا ثمرہ خیال کرتی ہون۔ اور میری یہ رائی اسوجہ سے مختص نہین ہی کہ میرا خیال اسکے متعلق پیشتر سے ہی اچھا ہی۔ بلکہ برسون
کے تجربہ پر اور اس بہت عمدہ کامیابی پر جوکہ آپنی میرے خاندان کے علاج مین حاصل کری ہی یہ رائی میری قایم ہوئی ہی +
ہم لوگ بغیر پس و پیش کے یہ کہہ سکتی ہین کہ آپنے میری ہمشیر کی زندگی یا جان بچالی ہی + میرے بچونکی حالتین بھی (جنکو کہ آپ نے

مختلف امراض سے بہت ہی قلیل عرصہ مین شفا بخشی ہی) آپکے طریق علاج کے لیے تعجب انگیز اثر کی وجہ سے مین آپسے واقفیت حاصل کرنیکو منجملہ اُن سب باتون کی جو کہ لیپزگ مین میرے کل زمانہ قیام کی نتائین مجھے حاصل ہوئی ہین سب سے زیادہ بیش قیمت سمجھتی ہون۔ آپ مطمئن رہین کہ جہان کہین مین ہونگی آپکو شکریہ کیساتھ یاد رکھونگی اور آپکے اصولون کو سرگرم طریقہ مین مضبوطی دونگی +

از مقام وائینا — آپکی بہت سچی (مسز) اولگا۔ ایل۔

نمبر ۷۶ - درد گٹھیا -

پیارے صاحب - مین اس امر کی تصدیق کرنے پر خوش ہون کہ آپکے ایجاد کیئے ہوئے اسٹیم و فریکشن ہپ باتھ سے متواتر استعمال سے مجھے سخت مرض گٹھیا سے جلد آرام ہوگیا - صرف دو ہفتہ ہی غسل کے بعد بغیر درد کے مین پھر ون چل سکا + مین اسی قسم کے مرض کے مریضون سے آپکے غسلون کی پورے طور سے سفارش کرسکتا ہون +

از مقام لیپزگ — آپکا وفادار - جی - اے

نمبر ۷۷ - بیکار ہاتھ -

اول شادی سے میرے سب سے چھوٹے لڑکے مسمی آگسٹ وان بی عمر ۱۲ سال نے ابتدای دسمبر ۱۸۹۶ء مین دہنے ہاتھ مین شدت کے درد اور بھاری پن کی شکایت کری + جلد ہی یہ ایسا زیادہ خراب ہوا کہ وہ اپنے ہاتھ اور بازو کو استعمال کرنے کے ناقابل ہوگیا اور اُسے اپنا بازو کسی چیز مین لٹکا کر رکھنا پڑتا تھا + مختلف علاج جو کہ کیئے گئے تھے بیکار ثابت ہوئے + اتفاقیہ مین نے مسٹر کوہنی کے علاج کا ذکر سُنا - نیز یہ کہ اُنہون نے اسی قسم کے مریض کامیابی کے ساتھ اچھے کر دیئے ہین - پس مین نے اپنے بچہ کو اُن کے زیر علاج رکھنے کی تجویز کری + مین نے مسٹر کوہنی کے ہدایات پر پورے طور سے عمل کیا +

اگرچہ زیادہ وقت گذر گیا اور اس بیچ مین ہمارے صبر کی آزمایش ہوئی لیکن آخرش اُس لڑکے کی تشخیص مرض مین ایک شفا کی تبدیلی بجانب بہتری نظر آئی + فریکشن ہپ اور سٹز باتھ اور غیر محرک غذا (حسب ہدایت) کے ذریعہ صرف بیکار ہاتھ ہی نہین اچھی ہوگئی - بلکہ بیحد خراب ہاضمہ اور بھوک دونو درست ہوگئین +

دستخط ایڈل کے

از مقام ڈریسڈن - لفٹننٹ کرنل کے کی بیوی -

نمبر ۷۸ - شکم کی سخت خرابی - جریان الرحم -

پیارے صاحب - اس مقام سے مجھے خواہش اس امر کی ہوتی ہے کہ آپکے اُس علاج کے لیئے جس نے کہ مجھے شفا بخشی ہے اپنی دلی شکر گزاریون کا اظہار آپکے (جو کہ بنی انسان کو فائدہ پہونچاتے ہین) روبرو کرون + مین نے برسون تک عمدہ سے عمدہ

رپورٹہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

اطبا کا مشورہ لیا مگر بمقابلہ نفع کے نقصان زیادہ ملا + ان سبھون نے آپریشن (عمل جرّاحی) کرنے پر اصرار کیا - مگر اب مین آپکی امداد سے بغیر کسی عمل جراحی کے اپنی مرض سے شفا پا گئی ہون + جملہ امراض کیجا لئیمن آپکی عمدہ کامیابیون کا ذکر مین ہر جگہ کرونگی - نیز اسکا کہ بغیر امداد ڈاکٹرون اور اعمال جرّاحی کے تندرستی حاصل کرنا کسطرح سے ممکن ہے +

آپکی مہربانی و توجہ کے متعلق اپنی دلی شکوریون کا از سرنو اظہار کرتی ہوئی - مین ہون - آپکی بہت ہی وفادار -

ازمقام لیپرگ (مسز) اے - ایل

نمبر ۷۹ - ہاضمہ کے متعلق خرابی

پیارے صاحب - مین چاہتا ہون کہ اپنی بیوی کی جانب سے آپکا شکریہ بابتہ نسخہ غسل کے ادا کرون + چار سال تک میری بیوی کی تندرستی بالکل خراب ہو گئی تھی - اس تمام زمانہ مین اسکو نہ تو آرام ہی پہنچا اطبا سے اور نہ ہو موپیتھک اطبا سے ملا - اور موت سامنے کھڑی ہوئی نظر آتی تھی + اپنی حالت نا امیدی مین ہم لوگون نے آپ سے مشورہ لیا + اب ساڑھے پانچ ماہ تک علاج کرنیکے بعد میری بیوی بالکل تندرست اور توانا ہے + آپکی خدمت مین حاضر ہونے سے پہلے اسکا وزن ۱۰۴ پونڈ تھا اب اسکا وزن ۱۲۶ پونڈ ہے +

آپکا شکر کرتا ہوا اور آپ کے حق مین دعا کرتا ہوا -

ازمقام کرجہین - لو ور لوسیٹیا - آپکا صادق ٹی - ڈبلیو -

نمبر ۸۰ - بآسانی قرار حمل اور زائیدگی

پیارے صاحب - مجھے اجازت دیجئے کہ بغیر آپکے دریافت کئے ہوئے آپکو مطلع کرون کہ وہ علاج جو کہ آپنے اپنے خط کے ذریعہ تجویز کیا تھا اچھا کارآمد ثابت ہوا - میری بیوی اسوقت تک چار مرتبہ جنی ہے + اول مرتبہ بہت مشکلاہٹ ہوئی دوسری مرتبہ مین جرّاحی چھیمٹی کا استعمال کیا گیا - تیسری اور چوتھی مرتبہ کے قبل ہم لوگون نے آپکا علاج کیا + یہ بہت ہی قابل اطمینان ثابت ہوا - دونون زائیدگیان بہت آسانی سے عمل مین آئی ہین + اپنی اور اپنی بیوی کی طرف سے مین آپکا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہون + ایسا نتیجہ واقعی قابل شکوری ہے کیونکہ تکلیف وہ زائیدگی ایک خراب امر ہے + آپکے لیے دعا کرتا ہوا - آپکا وفادار

ازمقام میونچ جارج ایس

نمبر ۸۱ - نقرس یعنی گاوٹ

پیارے صاحب - اس چٹھی کے ذریعہ مین اپنی دلی شکوریان بنسبت آپکی علاج کے آپکی خدمت مین بھیجتا ہون +

میرا مرض اسقدر زیادہ عرصہ تک مزمن ہو چکا تھا (زمانہ اسکول سے اس کی ابتدا تھی) کہ مجھے امید شفا بمشکل ہوتی تھی + بارہ سال کی عمر مین بھی میری پیر کے انگوٹھی مین درد ہوتے تھی جو کہ رفتہ رفتہ نقرس ہو گیا تھا + کئی سال کے اندر میری حالت متواتر خراب اور ناقابل برداشت ہو گئی تھی خصوصًا اسوجہ سے کہ جملہ اطبّا جن سے کہ مشورہ لیا گیا میری امداد نہ کر سکے تھے + میرے ہاتھ اور پاؤن جوڑون پر ایسے سوجکر سخت ہو گئے تھے کہ آخرش مین اُنکا استعمال نہین کر سکتا تھا + زاید از ڈیڑھ سال تک میری زندگی ناامیدی کیساتھ گذری کیونکہ مین بالکل حرکت نہ کر سکتا تھا اور تکلیف کا سہنا اسوجہ سے اور بھی سخت ہو گیا ہی کیونکہ کوئی طبیب مجھے آرام نہ پہونچا سکا تھا + مین اپنا چھوٹے سے چھوٹا کام بھی نہ کر سکتا تھا۔ بلکہ دوسرا ہی شخص مجھے کھانا بھی کھلاتا تھا + مثل نوزائیدہ بچّہ کے مین لاچار تھا اور اسوجہ میری بیمارداری مین بھی زیادہ دقت ہوتی تھی +

چھہ ماہ گذری کہ آپ کے زیر علاج آنے پر میر النقرسی جسم درستی کرنے لگا + دو تین ہفتہ مین میری ٹانگ اور پاؤن خصوصًا ایسے باسانی موڑی جا سکے کہ مین آخرش اپنے اعضا کو حرکت دینے کے قابل ہوا اور چل پھر سکا + میرے ہاتھ اور انگلیان جو کہ بُری طرح سے موڑ گئی تھے اور سوج گئے تھے روزانہ زیادہ ملایم اور صحیح ہونے لگے ہین +

صرف وہی اشخاص جو کہ ایام گذشتہ کی میری خراب حالت سے واقف ہین۔ وہی اس شکرگذاری کو خیال مین لا سکتے ہین جو کہ مین ان سطرون کے تحریر کرنے مین معلوم کرتا ہون +

آپکا وفادار

ازمقام لینبرگ۔ ایبل ڈبلیو

نمبر ۸۲ - حلق کا مزمن مرض۔

مین اس تحریر کی رو سے اس امر کی تصدیق کرتی ہون کہ مسٹر کوہنی طبیب لینبرگ والے نے میرے حلق کی اُس مزمن بیماری کو آرام کر دیا جو کہ مشہور اطبّا ماہرین امراض حلق کے قابو مین نہین آئی تھی + دو سال تک مین نے اُن کے بتلائے ہوئے غسلون کا استعمال کیا ہی اور اُن کے باعث اسقدر تازگی معلوم ہوتی ہی کہ مین بغیر تکان کے تیس سبق ہفتہ وار علم موسیقی مین دے سکتی ہون +

کلیرا سی - علم موسیقی کی مدرّسہ

نمبر ۸۳ - دردسر بیہوشی کے دورے - مرض حلق۔

پیارے مسٹر کوہنی - آپکی عجیب طریقہ علاج کے صلہ مین جسکی ذریعہ سے کہ مجھے دردسر بیہوشی کے دورون۔ اور مرض حلق سے نجات ملی ہی مین اپنا یہ فرض سمجھتا ہون کہ اس عمدہ نتیجہ کے لیے اپنی سرگرم شکرگذاریان اس تحریر کے ذریعہ سے آپکی خدمت مین

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

روانہ کرون + یہ آرزو رکہتا ہوا کہ خداوند کریم کی برکت سے بیمار انسان کو امداد پہونچانیکی لئے آپ ابھی بہت عرصہ تک سلامت رہین -

ازمقام لیپزگ

مین ہون آپکا سچا - کیپر ولین - کے

نمبر ۸۴ - صرع یعنی مرگی -

نیچے دستخط کرنے والا شخص خوشی کیساتھ اس امر کی تصدیق کرتا ہی کہ پانی کے ذریعہ علاج کے کارخانہ واقع فلاس پلیٹیر شہر لیپزگ کے مالک مسٹر کوہنی نے ایک لڑکے مسمی گول سابق شاگرد اینجانب کو مرگی دیرینہ سے بالکل آرام کر دیا ہی +

مرگی کے دورے ہر روز آخرش کئی کئی بار ہونے لگے اور بلحاظ ظاہری علامات کے یہ دورے مثل جنون کے نظر آتے تھے + علاج کرنیکے وقت سے کوئی دورہ نہین ہوا ہی - اور لڑکے کا رنگ تندرستی کا رنگ ہو گیا ہی +

راقم چاہتا ہی کہ وہ اس امر کا ذکر خاص کر کرے (گو کہ یہ مسٹر کوہنی کی خواہش کے خلاف ہی کیون نہو) کہ کل زمانہ علاج مین جس مین کہ چار ماہ لگے مسٹر کوہنی نے یہی نہین کہ کچھ فیس ہی نہ لی ہو بلکہ اُس لڑکے کی بیوہ والدہ مسز - ایڈا - گول کی امداد روپیہ پیسے سے کری تاکہ وہ اپنے لڑکے کی خدمت زیادہ عمدہ طور سے کرسکے + علاوہ مسز گول کے صرف راقم کو ہی اس واقعہ کا حال اتنک معلوم تھا +

وہ شخص جو کہ مریض کو اس طرح پر مین یعنی اپنا ذاتی نقصان اُٹھا کر قبول کرتا ہی وہ حقیقت ایسا انسان ہی جو کہ ہر حال مین مریض کے تئین مشیر صادق ثابت ہوگا +

ازمقام لیپزگ راقم - ای - انیچ

نمبر ۸۵ - ریڑہ کا ٹیڑہا پن - اعصابی خرابی -

میرے پیارے مسٹر کوہنی - یہ بات دلی اطمینان کے ساتھ ہی کہ مین عرض کرتا ہون کہ اسوقت تک کے علاج کے اثر سے مین کیسا خوش ہون - بلحاظ اُسکی اثر کے جو کہ میرے بیٹی کی حالتین واقع ہوا ہی (یعنی ریڑہ کے ٹیڑہے پن کیحالتین) اور خود میری حالت مین (یعنی اعصابی خرابی کیحالت مین)

چھہ ماہ تجربہ کرنیکے بعد ہم لوگ اس علاج کو پوری بھروسے کے ساتھ کر رہے ہین + جب کبھی کہ مجھسے دریافت کیا جاوے مجھے کسی قسم کا پس و پیش مذکورہ بالا طریق مین اپنی رائے کے اظہار کرنے مین نہ ہوگا +

اس امر کو آپ ہی پر چھوڑتا ہون کہ میری اس بیان کا جو استعمال کہ آپ چاہین کر سکتے ہین +

ازمقام وبیارہ - دعا کرتا ہوا آپکا شکر گذار وفادار - بی - امیر آلیجر -

نمبر ۸۶ - انفلوانزا - طبیعت کی پراگندگی - گھبراہٹ - نیند کا نہ آنا -

پیارے مسٹر کوہنی - اُس بیش بہا خدمت کی لئے جو کہ آپنے میرے شوہر کی اُنکی سخت بیماری کی حالتین ادا کی ہے

مشکوریون سے پُر ہو کر مجھے آپکے عمدہ طریق علاج کے راحت انگیز اثر کو قبول کرنے مین فراموشی اختیار نہ کرنا چاہئیے +

قریب وسط ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء میرا شوہر انفلوانزا کے مرض مین ایسا گرفتار ہوا کہ ہمکو بڑا خوف ہو گیا + دماغ پر اسدرجہ

اثر پڑا تھا کہ اُسکی سمجھ پر بالکل بادل چھا گیا تھا +

ہمنے پوری پندرہ روز تک روزانہ اُسکی طبیعت کی پراگندگی مین ترقی دیکھی جو کہ ہمکو بہت ہی خائف کرتی تھی - اور ہمیشہ

گھبراہٹ موجود پائی - انکی وجہ سے مریض کی شب و روز نگرانی کرنا لازم ہوئی اور ہم لوگون کو بہت ہی بڑا فکر پیدا ہو گیا +

اُس طبیب نے جسکے زیر علاج میرا شوہر تھا کہدیا کہ اب کچھ نہین کیا جا سکتا اور خاموشی اختیار کرنیکا حکم دیا + اپنے اُن

دوستون کے اصرار پر جنکو کہ آپکے طریق علاج کے تعجب انگیز کا پورا الیقین تھا - اسوقت مین - مین نے اپنی رضامندی دیا اور

آپکی (پیارے مسٹر کوہنی) صلاح حاصل کرنا تجویز کیا +

چونکہ اول کے پانچ غسل آپنے مہربانی فرما کر خود ہی دئے تھے - آپکو اس امر کے دیکھنے کا خود ہی موقعہ ملا کہ اول ہی غسل کے بعد

قابل لحاظ خاموشی اُس کی حالتین واقع ہو گئی - بعد دوسرے غسل کے نیند آئی جسکا کہ آنا باوجود ہر قسم کی خواب آور دوا کے پندرہ روز سے

غیر ممکن رہا تھا - اور بعد ازان ہر غسل کے بعد ایسی علامات نظر آئین جن سے معلوم ہوتا تھا کہ سمجھ آتی جاتی ہے + ہر گھنٹہ طبیعت

زیادہ زیادہ صاف ہوتی گئی - اور بعد چار یوم کے پوری ہوش و حواس ایسی تعجب انگیز طریقہ مین آگئی گویا کہ کوئی شخص خواب سے

اُٹھا ہے + شکر خدا کا ہے کہ آجکے دن تک کوئی خرابی پھر واقع نہین ہوئی ہے +

حالانکہ پہلے مین شکوک سے بھری ہوئی تھی لیکن اب ضرور قبول کرتی ہون کہ آپکے علاج نے واقعی معجزہ کیا + وہ متواتر

اندیشہ اور گھبراہٹ جن سے کہ آپنے مجھے نجات دی ہے مجھے مجبور کرتے ہین کہ مین آپکا شکریہ صدق دل سے ادا کرون + اور اے

پیارے مسٹر کوہنی میرا شوہر یہ سمجھتا ہے کہ آپنے ہی اُسکی جان بچالی ہے + مثل میرے وہ بھی آپکا اور آپکے اس بیش بہا علاج

احسانات اور خیالات عزت سے بھرا ہوا ہے +

میرے شوہر کی جانب سے سلام پہونچے - مین ہون -

از مقام ڈریسڈن

آپکی بڑی وفادار - کلا تھیلڈ - ڈبلیو -

نمبر ۸۷ - شدت کا درد سر -

پیارے مسٹر کوہنی - مین اس امر سے باز نہین رہ سکتا کہ اپنے درد سر سے آرام ہو جانیکی لئے - جو درد سر کہ پندرہ روز تک رہا تھا

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

اور جبکہ مجھے اپنے عزیزون کے خیال سے بڑی فکر مین ڈالدیا تھا۔ آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرون + لڑکپن سے مجھے اکثر اوقات درد سر ہوا کرتے تھے کئی سال تک ہر مہینہ مین ایکبار تو چوبیس ۲۴ گھنٹہ تک مجھے اسکی سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اور گذشتہ ڈیڑہ سال مین مجھے ہر ہفتہ اسکی شکایت رہی ہے۔ اور تین ہفتہ گذرے میرا سر دنک وکت چودہ ۱۴ دن تک ایسا خراب ہو گیا تھا کہ واقعی مجھے یہ خوف ہوا کہ میرا کل دماغ ایک ایسی سخت حالت سوزش مین ہے جس سے کہ میری سر کے بائین جانب اور نیز آنکھون پر اثر پڑا ہے + یہ آخر الذکر (آنکھین) ورد کرتی تھین اور بہت کچھ گڈہے مین ہوگئی تھین +

تاہم اول ہی غسل نے میری مرض کو پانچ منٹ مین دور کر دیا۔ اور مین اب ایسا مضبوط ہو گیا ہون کہ مین ویسا ہی جلد چل سکتا ہون جیسا کہ ہمیشہ چل لیتا تھا۔ اور معلوم کرتا ہون کہ ازسرنو زندہ ہو گیا گو میری عمر باون ۵۲ سال کی ہے + (غسل کرنیکی حالتین) مین تختہ پر بیٹھا نہین ہون بلکہ سرد پانی کے اندر بیٹھتا ہون اور اس طرح پر بیٹھنے کے بعد مین آپکی ہدایات پر جو کہ مجھے ایسی زیادہ عزیز ہوگئی ہین عمل کیا ہے پانچ منٹ مین ہی چونکہ گرم ہوجایا کرتے تھے اور غسل کرنے کی کل کارروائی مین (جسمین کہ قریب بیس منٹ کے صرف ہوتے تھے) یہ احساس ٹھیرجایا کرتا تھا بعد اسکے قریب پندرہ منٹ تک مین تھوڑی سی چہل قدمی کیا کرتا تھا + اب مجھے ایسا کرتے ہوئے بارہ ۱۲ دن ہوئے ہین۔ ہمیشہ اثنا پھاہا ہوا آئے تمام جسم مین اور سر مین بھی ایک قسم کا چین سا پڑتا معلوم ہوا ہے +

پس مین آپکا بہت ہی ممنون ہون + لیکن علاوہ صرف شکریہ ادا کرنیکے مین کچھ اور بھی کرنا چاہتا ہون یعنی اپنے پڑوسیون اور قریب جوار مین سب لوگون کو آپکے اس نئے علم شفابخشی کے سے واقفیت دلانا چاہتا ہون + اگر آپ کوئی چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کرین تو انکو خصوصاً بیمارون مین تقسیم کردینے مین خوش ہونگا + میری خدمات آپکے سپرد ہین +

از مقام ٹونجین- آپکا بہت سچا جی۔ ا ـــ ے۔ ایل۔

نمبر ۸۸۔ بہ آسانی قرار حمل۔ اور بہ آسانی زائید گی۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ ابھی مین سفر سے واپس آئی ہون اور آپکی جوبلی کی خبر کو بخوشی سنا اور آپکی خدمت مین اپنی دلی مشکوری کو بعجلت بھیجتی ہون + پورا ایک سال گذرا کہ مین لیپزگ مین حالت مردہ مین۔ تکان اور حالت خرابی مین پہونچی۔ بعد خداوند کریم کے میری امید صرف آپ ہی مین تھی + دنیا کی بہت ہی مشہور پانی کی مقامات مین ہو آنے کے بعد بڑے بڑے اطباسے مشورہ لینے کے بعد مین اس سادہ طریق علاج کے صرف تین ہی ہفتہ استعمال سے ایسا مستفید ہوئی ہون کہ مین نے پختہ ارادہ اس علاج کو سر دست جاری رکہنے کا کرلیا ہے +

موسم سرما مین جبکہ بہت ہی سخت جاڑہ پڑ رہا تھا باوجود اس امر کے کہ مین حاملہ تھی مین نے آپکی ہدایت کیموافق زندگی بسر کی۔ روزانہ دو دفعہ کٹی غسل اور سر پر بھی

لیے + مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ زائیدگی آسانی کیساتھ ہوئی اور بےخطر ہوئی اور ایام حمل کے کل زمانہ مین ایک مرتبہ بھی میری طبیعت خراب ہوئی + لیکن سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہوئی کہ گوکہ پہلے دو بچّون کو دودہ پلانے کے لئے مجھے دایہ نوکر رکھنی پڑی تھی کیونکہ میرے دودھ نہین ہوتا تھا - مگر مین اب اتنی خوش نصیب ہون کہ موجودہ بچّہ کو مین خود اپنا ہی دودہ پلا سکتی ہون اور علاوہ دودھ کے جَی کے آٹے کی لپسی گلاٹہی بھی اُسے دیتی ہون + ہر شام کو مین اُسے ایک ہپ باتھ پانچ منٹ کا دیتی ہون کیونکہ اُسکا پیٹ بہت بڑا ہے - صبحکو مین اُسے ۸۸ درجہ فہرن ہایٹ کی حرارت کے پانی سے غسل دیتی ہون اور سرد پانی سے اُس کی تمام جسم کو دھو ڈالتی ہون + میری خواہش ہے کہ آپ کبھی اُسکو ذرا دیکھین - اب تین ماہ کا ہے مگر واقعی یہ ایک مضبوط اور تندرست بچّہ ہے + خاص وہی لوگ جو کہ اولاً میرے علاج کیوقت ہنستے تھے اب میرے روبرو اس امر کو قبول کرتے ہین کہ مین بلحاظ اپنی واقعی عمر کے دس سال چھوٹی معلوم ہوتی ہون - اور یہ کہ میرا بچّہ اور مین مثل تصویر تندرستی کے معلوم ہوتے ہین + اس جگہ مین ابھی زولیچو مین پوری بارہ خاندان ایسے ہین جو کہ آپکے طریق علاج کی سرگرمی کے ساتھ پیرو ہین + میری ہمشیرہ جو کہ میرے ہمراہ لِنپیگ مین اُسوقت موجود تھی اور حاملہ بھی تھی اُس نے میرے موافق زندگی بسر نہین کری بلکہ گوشت وغیرہ خوب کھایا + اُسکو زائیدگی مین بہت مشکلاہٹ ہوئی + اُسکا بچّہ دایہ کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ خود اسوقت سخت بیمار ہو رہی ہے +

اُن سب لوگون سے جنکو کہ آپکے طریق علاج مین ذرا سا بھی شبہ ہے مین اتنی دور سے یہ پکار کر کہتی ہون کہ مسٹر کوہنی مین پورا بھروسہ کرو اُس شخص پر خدا کی مہربانی ہے - آپکی جوبلی (پچاسوین سال گرہ) کے موقعہ پر مین یہ چند سطرین تحریر کرتی ہون تاکہ آپ پر ثابت ہوجاوے کہ خداوند کریم سے اثر آپکی مین کسقدر شکرگذار ہون نیز یہ کہ آپکی بڑی سرگرم شاگردون مین سے مین بھی ایک بڑی سرگرم شاگرد ہمیشہ کے لیے رہونگی +

ازمقام زولیچو — آپکی اور آپکے گھر کے لوگون کی بہتری چاہتی ہوئی مین ہون آپکی صادق سی - بی

نمبر ۸۹ - مرضِ جگر - سنگِ جگر - گھبراہٹ - روماٹک دردِ سر - مرضِ شکم

پیارے صاحب - آپکو ضرور یاد ہوگا کہ ۲۴ جون سے ۱۳ جولائی تک مین آپکے کارخانہ واقع شہر لِنپیگ مین بغرض علاج رہا تھا + آپکو معلوم ہے کہ مین مرضِ جگر اور سنگِ جگر مین مبتلا تھا + جب مین آپ سے رخصت ہوا تو میری حالت پہلے کے مقابل مین بہت اچھی تھی جسکی وجہ سے آپکو امید تھی کہ علاج جاری رکھنے سے مین جلد پھر تندرست ہو جاونگا + یہان میرے واپس آنیکے چند روز بعد مجھے پھر شدت کے درد معلوم ہوئے اور دو اور ریزہ خارج ہوئے + درد کے وقت مین نے چند ہپ باتھ لیے جنہون نے کہ مجھے بہت نفع بخشا + اور اُسوقت سے سب باتین اچھی رہی ہین - اور مین تمام دن بغیر تھکان حاصل کیے ہوئے کام کرسکتا ہون - لوگ میری حالت کو ایک معجزہ خیال کرتے ہین بس مین پورا شکریہ آپکا ادا کرتا ہون + میری حالت مین آپکے علاج کی کامیابی سے ترغیب پاکر ایک غریب بیوہ نے جو کہ برسون سے مرض شکم -

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

روماٹک درد سر اور گھبراہٹ مین مبتلا ہو رہی تھی آپکے طریق علاج کی آزمایش کا پختہ ارادہ کیا + اُس طبیب نے جو کہ اُسکا علاج کر رہا تھا اُسکے مرض کو محض خیالی مرض بتلایا تھا + اُس عورت نے آپکی کتاب دی نیوسائنس آف ہیلنگ کو پڑہا تھا اور دو تین فریکشن سٹز باتھ روزانہ لیتی تھے + اُسکا شکم بہت بڑہا ہوا تھا پس پندرہ روز مین ہی یہ بات معلوم ہو گئی کہ وہ کسقدر دُبلی ہو گئی تھی - وہ کہتی تھی کہ پیٹ کی درد تو قریب قریب جاتے رہے ہین +

از مقام وال مارسٹین آپکا وفادار ا - ل - ایس -

نمبر ۹۰ - دمہ - بواسیر - سوزش حلق -

پیارے مسٹر کوہنی - گذشتہ ماہ اکتوبر کے آخری حصّہ مین مینے آپکو بھی مشورہ دینے کے لیئے تحریر کیا تھا - اور آپکا قابل قدر جواب ۲۰ - نومبر کا لکھا ہوا میرے پاس پہونچا + اب اس تحریر کے ذریعہ سے مین آپکو مختصراً اُس طریقہ سے مطلع کرنا چاہتا ہون جو کہ شفا نے اختیار کیا ہی +

میری بیوی برابر باقاعدہ چھہ ماہ سی فریکشن سٹز باتھ تین بار روزانہ اور بعض اوقات جبکہ اُسکا جی چاہا ہی تو زیادہ مرتبہ بھی لیتی رہی ہی - نیز گرم فریکشن ہپ باتھ اور اسٹیم باتھ بھی بار بار لیتی ہی + وہ قریب قریب بالکل بغیر چھنے ہوئے یعنی مع چوکر کے آٹے کی روٹی اور سیب پر بسر کرتی ہی - ترکاریان اور دیگر سریع الہضم غذائین کبھی کبھی کھاتی ہی + وہ کھڑکیان کھولکر سوتی ہی اور میدان مین زیادہ دیر تک رہتی ہی اور پیشتر کے مقابلہ مین اب خود اچھی معلوم ہوتی ہی + علاج کے شروع کے مہینون مین اندام نہانی کے مقام کے قریب بڑے بڑے چھالے پڑ گئے اور مواد نکل جانیکے بعد پھر بھر گئے + پیڑو پر بھی ایک پھوڑا ہو گیا ہی جس سے کہ بہت ہی خراب بدبودار کراہت دلانے والا مواد خارج ہوتا ہی + سخت تکلیف دینے والی دمہ کی خرابی اور بواسیر اب قریب قریب رفع ہو گئی ہین + میری بیوی کو اب چہل قدمی کرنا تکلیف دہ نہین معلوم ہوتا ہی اور درحقیقت اُسکی شکل بالکل تبدیل ہو گئی ہی + بعد فریکشن سٹز باتھ لینی کے اسکو ہمیشہ بہت ہی سردی معلوم ہوا کرتی تھی اور قدرتی طور سے پسینہ تو واقعی بہت کم آتا تھا + اب یہ سردی لگنا کم ہو گیا ہی + اسکو بھوک تندرستی کی حالت کی لگتی ہی اور ہاضمہ بہت ترقی کر گیا ہی اور جو کچھ وہ کھاتی ہی اب جزو بدن ہو جاتا ہی + مجھے اس علاج مین بڑا اطمینان ہی اور اس بات کی تائید اب مجھے ملتی ہی کہ یہ علاج گو آہستگی کے ساتھ مگر یقیناً اپنا کام کرتا ہی + پیشتر کی تمام بیماریان پھر نمودار ہو جاتی ہین لیکن کمی کیساتھ ظاہر ہوتی ہین + فریکشن سٹز باتھ اور اسٹیم باتھ کا استعمال مین نے اپنے چھوٹے بچے عمر ۳ سال کی حالت مین جو کہ سوزش حلق مین مبتلا تھا غیر معمولی کامیابی کے ساتھ کیا ہی - اور اس

نوٹ سطر ۵ یہ غسل ۹۵ تا ۱۰۴ درجہ فرن ہایٹ کی حرارت کی پانی مین لیا جاتا ہی دیکھیی صفحہ ۱۰۹ - بوجہ سرد ملک ہونیکے ۸۰ تا ۸۴ درجہ کا پانی جرمنی مین گرم معلوم ہوگا گرم فریکشن ہپ باتھ سے یہ خیال نہ کرنا چاہیی کہ گرم پانی مین بھی لیا جا سکتا ہی بلکہ مطلب ہی کہ زیادہ سرد مین نہین بلکہ گرم مین مگر ۸۴ درجہ حرارت سی زائد کا پانی نہ ہو گا +

امر کی تصدیق مین پوری طور سے کر سکتا ہون کہ آپکا طریق علاج ہی سچا طریق علاج ہی + بہت بہت سلام اور شکر گذاری کے ساتھ۔

از مقام ہیر مس ڈورف۔ مین ہون آپکا وفادار پی۔ ایل (مدرس)

نمبر ۹۱ - وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ پھولے ہوئے پاؤن۔

پیاری مسٹر کوہنی - خوفناک مرض سی جلدی آرام پالنے کے صلہ مین - مین آپکا بہت بہت شکریہ ادا کیئے ہوئے بغیر نہین رہ سکتی + آپکے سادہ سٹز باتھز نے تین ماہ مین مجھی میرے خوفناک مرض سے نجات بخشی + بہت عرصہ سے مین ہاتھ اور پاؤن کی مرض گٹھیا مین مبتلا تھی + ہاتھون کی ہڈیان ایسی نمودار تھین کہ میری ہاتھ بالکل لنجے معلوم ہوتے تھے + مین کچھ چیز پکڑ نہین سکتی تھی اور اسقدر درد مجھے معلوم ہوتا تھا کہ مین نے یہ بھی نہین جانا کہ اب کیا کرنا چاہیئے + میرے پاؤن ایسے سوج گئی تھے کہ مین زینہ پر بالکل نہین چڑھ سکتی تھی + اپنی سخت مرض کے اسقدر جلد اور بے دام شفا پا جانے کے بارہ مین مین آپسے اپنی سرگرم مشکوریون کا اظہار کرنا چاہتی ہون + ہر شخص جو کہ ایسی مرض مین گرفتار ہو اُسکو مین ایسی مشورہ حاصل کرنیکی صلاح دیتی ہون - آپکا علاج سب سے زیادہ سادہ ہی اور صرفہ بھی بہت ہی تھوڑا ہی +

از مقام لنبرگ مین ہون آپکی وفادار (میم صاحبہ) - ڈی ٹی

نمبر ۹۲ - رحم مین رسولی - لیوکوریا یعنی جریان الرحم -

ایک دن میم صاحبہ ای پچ ساکن مقام ایم میرے پاس آئی اور حسب ذیل خبر دی + اُسکی بھتیجی کو موسم بہار مین میرے شفا خانہ مین ایک بڑی کامیابی کی شفا حاصل ہوئی تھی - اور وہ (بھتیجی) اُسوقت تک مطمئن نہین ہوئی تھی جبتک اُسکی چچی نے اس علاج کو اُس طریق پر اختیار نہین کیا جس طریق مین کہ وہ (بھتیجی) اس علاج کو سیکھ چکی تھی + وہ کہنی لگی کہ مین برسون سے ایک قسم کے مرض شکم مین مبتلا تھی اور بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے ڈاکٹرون سے معالجہ کر رہی تھی + میری طبیب نے کہا تھا کہ رحم مین ایک رسولی ہو گئی جو کہ آہستہ آہستہ بڑا ہونیکے ساتھ بڑھتی جاتی ہی اور عمل جراحی کی جلد ضرورت ہووے گی + مین خود ایسی لاچار ہو گئی تھی کہ مین نے طبیب سے کہدیا کہ عمل جراحی کرانے کا مین خیال بھی نہین کر سکتی + اگر مجھے مرنا ہی ہی تو مین بغیر عمل جراحی کرانے کے مرنا پسند کرونگی کیونکہ عمل جراحی کے لیئے مین بہت کمزور تھی + بہت کم امید کے ساتھ مین نے اُس طریق مین آپکا علاج کیا جیسا کہ میری بھتیجی نے مجھے کر کے بتلایا + پاخانہ جو کہ برسون سے سخت اور بے قاعدہ ہوتا تھا اب علاج کے دوسرے ہی دن سے بہت درست ہونے لگا - اور اُس دن سے پاخانہ مقدار مین

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

بھی بمقابلہ پیشتر کے برابر زیادہ آنے لگا + پیشاب بھی بمقابلہ پہلے کے تین چار گنا زیادہ مرتبہ آنے لگا۔ قصہ مختصر مینے یہ دیکھا کہ میری اندر کا مادہ فاسد روزانہ کس کثرت سے خارج ہوتا گیا + ہر ہفتہ میرا پیٹ قد مین کم ہونے لگا بمقابلہ پیشتر کے اب قدم مین بہت ٹھیک ہو کے رکھنے لگا + شہر سیر کو بھی ایسا آتا تھا کہ پہلے کبھی آیا ہی نہین تھا۔ اور دن بدن مین اپنے تئین اچھی اور مضبوط معلوم کرنے لگی + دوران علاج مین یہ دیکھکر مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ ہر سفر بعد فرکیشن باتھ کے ایک رطوبت (جریان الرحم) ایسی نکلتی تھی جیسا کہ اسوقت تک مین نے کبھی دیکھی ہی نہ تھی + چار ہفتہ تک اس قسم کا اخراج ایک یا دو بار روزانہ ہوا + پھر دفعتاً ایک دن ایسا معلوم ہوا کہ رحم اپنی جگہ سے ٹل گیا + لیکن اُس طبیب نے جسکو مینے (اپنی دکھلانے کے لیئے) بلایا کہا کہ رحم نہین ٹلا ہی بلکہ رحم کی رسولی ہے جسکی کہ شکل قہوہ کے برتن کی سی ہے اور وزن مین ۲ پاؤنڈ ہے + یہ رسولی رحم کے منہ سے اپنا راستہ بنا کر رحم مین داخل ہوئی تھی۔ اور وہان اسمین دو اور بشکل گیند کے پیدا ہو گئین تھین + یہ رسولی رفتہ رفتہ خود خالی ہو گئی۔ اور فرکیشن سٹز باتھ اور غذائی مجوزہ کا کچھ اور عرصہ تک استعمال کرنے کے بعد اب مین پہلی کی تمام دقتون سے اچھی معلوم ہوتی ہون" +

نمبر ۱۳۔ ٹانگ کے چھوٹی ہونیکی وجہ سے پوری طور پر لنگڑا پن۔ کولہے کی مزمن بیماری۔ ہر وقت سنجیدہ رہنے کا مراق۔ ایک خط شکریہ مین بیم صاحبہ اپنی دختر کی پیشتر کی حالت کے نسبت یون تحریر کرتی ہین۔ "اکتوبر ۱۸۹۹ء مین میری لڑکی ایلسا عمر ۴ سال کولہے کے مرض مین گرفتار ہوئی + اولاً اُسکا علاج ایلوپیتھی طریق پر ہوا لیکن دوامی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ کیونکہ ماہ فروری ۱۹۰۰ء مین وہ ٹانگ جسمین کہ بیماری تھی بمقابلہ دوسری کے چھوٹی ہو گئی۔ درحقیقت یہ لڑکی بہت عرصہ سے چلنے کی قابلیت نہین رکھتی تھی + تین ہفتہ تک پلاسٹر کی پٹی کا استعمال کیا گیا تھا۔ اور کھینچنے کے لیئے ہمیشہ دا پلنگ کا ایک پایہ تک۔ مگر اسمین بھی کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اور بچہ کو بہت تکلیف اٹھانا پڑی تھی + اسکے بعد یہ لڑکی لیپزگ کے پروفیسر فلیسلیس کی پاس کئی ہفتہ تک علاج کرانے کے لیئے رکھی گئی + اُسے ہمیشہ پلنگ ہی پر پڑا رہنا پڑتا تھا اور مختلف اشیاء کی مالش اُسپر کی گئی + لیکن یہ علاج اسوجہ سے پورا پورا نہ کیا جا سکا کیونکہ مریضہ ہفتون تک خاموش پڑی رہنے کے قابل نہ تھی۔ پس یہ علاج بھی بغیر کسی نتیجہ کے رہا + آخرش مین اپنی لڑکی کو لیپزگ کے ہسپتال مین لیگئی جہان کہ اُسکا علاج تین ہفتہ تک کیا گیا مگر بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے + اس (آخر الذکر) علاج کے بعد اُسکا کولہا جو کہ اسوقت تک ملایم رہا تھا اب بالکل سخت اور غیر متحرک ہو گیا + ٹانگ بالکل نہ بڑھ سکی اور لڑکی نو ماہ تک بالکل بھی نہین چل سکی تھی + لیکن سب سے خراب یہ بات ہوئی کہ میری بچی ہسپتال مین علاج کے باعث بالکل غمگین رہنے لگی۔ پس میرے نزدیک اُس کے شفایابی کی تمام امیدین جاتی رہین + علاج پہلا تو وہ کم از کم ٹھہری تو ہو سکتی تھی۔ مگر اب یہ بات آیندہ کے لیئے ممکن نہ تھی + اس حالت مین

مین نے اپنی لڑکی ایلیسا کو آپ کی نگرانی مین رکھا + مین نے آپکی ہدایتون پر پورا پورا عمل کیا - اور اول کی تین ہی فریکشن سٹز باتھ لینے کے بعد اسکا بخیرہ پن دور ہو گیا جس سے مجھے ناقابل بیان خوشی حاصل ہوئی - اور میری لڑکی کھڑی ہو سکی + مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ وہ تین ہی دنمین پھر چل پھر سکی اور پندرہ روز مین ایسی زیادہ ترقی اُس کی حالت مین ہوئی کہ بغیر امداد کے وہ چار منزل کی چار زینہ پر جو کہ گلی سے میری کمرہ کی سطح تک پہونچتا ہین چڑھ سکتی تھی + اس دوران مین کولہے کے سخت ہٹھے پھر بالکل ملائم ہو گئے تھے - اور چار ہفتہ تک علاج کرنیکے بعد ہر شخص یہ بات دیکھ سکتا تھا کہ چھوٹی ٹانگ پہلے سے بڑھ گئی تھی + اُس کے تین ماہ بعد یعنی اسوقت مرض کے تمام علامات دور ہو گئی ہین اور دونون ٹانگون کی لمبائی ایک سان ہی اور دونون برابر عمدہ طور سے کام مین لائی جا سکتی ہین +

از مقام لنپرگ (مسٹر) ہینا انچ

نمبر ۹۴ - درد مفاصل یا گٹھیا قبض - بواسیر - ٹائفس - رحم کا ٹل جانا - کالی کھانسی - سرخ بخار -

پیارے صاحب - موسم گرما ۱۸۹۵ء کے اخیر مین آپکی کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" دوسری بار کی طبع میرے ہاتھ آئی + آپکی تعلیم کی صحت مجھے اول ہی سے صاف معلوم ہوتی تھی + اُسوقت سے مین اپنی بیوی اور چھوٹے بچون کے طریق پر آپکے ہی طریق پر چلا ہون - اور مجھے ایسی نفع حاصل ہوئی ہین کہ مین عرصہ سے یہ اپنا فرض سمجھتا تھا کہ آپکی خدمتمین اپنی مشکور ہونیکو تحریر کرکے ظاہر کرون +

میری عمر اُسوقت ۵۲ سال کی تھی - اور یہ میرے پہلے کے طریق (اکثر بہت بیقاعدہ اور ڈھیلا چلن) کا نتیجہ تھا کہ مجھے بیحد گھبراہٹ اور گٹھیا کی تکلیف ہوئی + مین کام کرنیکے بالکل ناقابل تھا اور اکثر اوقات زندگی سے بیزار ہو جاتا تھا + مین نے فریکشن سٹز باتھ لیئے اور ایک اسٹیم باتھ ہفتہ وار لیا - غیر محرک غذا پر زندگی بسر کی اور جیسا کہ مین اور میری بیوی اسوقت کرتے ہین - کھڑکی کھولی رکھکر سویا + اسوقت ۱½ سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہی کہ مین بالکل تندرست اور اپنی کام کو پوری طور سے انجام دینے کے قابل رہا ہون + پیدائشی مین تیز مزاج تھا - اب مین بالکل بدلا ہوا معلوم ہوتا ہون + گھرست کا سکھ اور دلی اطمینان اب ہماری گھر مین آ گیا ہی +

اُسوقت میری بیوی رحم کے ٹیڑھے پن مین سختی کے ساتھ مبتلا تھی اور اُسکا علاج ایک ایلوپیتھک طبیب ڈیڑھ سال سے بلا کامیابی کے کر رہا تھا + جیسے کہ مین نے اُسیوقت سے اُسنے بھی روزانہ تین بار فریکشن سٹز باتھ لیئے اور عام طریق پر اُسی طور سے زندگی بسر کی جیسے کہ مین نے + نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی دن اُس کو پائے خانہ صحیح طور سے آیا (وہ قبض کا شکار ہو رہی تھی) اور شب مین بمقابلہ پیشتر کے زیادہ اچھی طور سے سوئی + وہ پھر توانا ہو گئی - چھ ہفتہ مین اُس کے معدہ کی

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

خرابی کو آرام ہوگیا اور قریب قریب ایسی ہی اُسکی بواسیر کو بھی + اس طریق پر بیماریون سے سبکدوش ہوکر وہ ایک لڑکا جسنے جو لڑکا کہ آپ کے اصول کیموافق پرورش پاکر اب تندرست اور خوش مزاج بچہ ہوگیا ہی اور اپنے ہم عمرون سے بہت زیادہ بڑا معلوم ہوتا ہی + اسی کیساتھ وہ صرف ½ خوراک بمقابلہ اُسکے جو کہ دیگر بچّے کھالینے پر مجبور کیئے جاتے ہین کھاتا ہی +

زچہ پن کا بخار - چھاتیون کے پکجانے وغیرہ کی شکایات میری بیوی کو کچھ خبر ہی نہین ہی +

قریب ۲ دو سال کے گذرے کہ میری بیوی کو ٹائیفس بخار نے آگھیرا - یہ شاید اُس زیادہ محنت اور پریشانی کے باعث ہوا تھا جو کہ اُسکو میرے دو بڑے لڑکون کی وجہ سے اُٹھانا پڑی تھی + آپکی ہدایت پر پورا پورا کیساتھ عمل کرنیسے اُسکو تقریباً ۲ دو ہفتہ مین آرام ہوگیا +

میرا چھوٹا لڑکا عمر ۳½ سال کو سرخ بخار آگیا اور تین دن تک اُسکو بہت زیادہ ہزیان رہا + ہر دفعہ جبکہ بخار اونچے درجہ پر ہوجاتا تھا ہم لوگ اُسکو ایک ہپ باتھ پندرہ منٹ کیلیئے دیدیتے تھے اور عموماً اس عرصہ کے اندر ہی اُسکے ہوش و حواس پوری پوری صحیح ہوجاتی تھی + مرض کی شدت کے آخر دن ہمنے اُسکو اس قسم کے پانچ ہپ باتھ دیئے اور اُسکے بعد شب مین دو تین غسل دیئے + اگلی صبح کو ہی ہزیان دور ہوگیا اور شفا فوراً جلدی سے ہونے لگی + بخار کی شروع مین ہمنے اُس بچہ کو بستر پر ہی چند اسٹیم باتھ بذریعہ گرم بوتلون کے دیئے تھے جس سے کہ خوب پسینہ نکلا تھا + کچھ عرصہ بعد بچّہ کو کالی کھانسی ہوگئی - پس ہمنے اُسکو ۲ دو ہپ باتھ روزانہ پندرہ پندرہ منٹ کے دیئے + اس موقعہ پر بھی مرض بخیریت تمام رفع ہوگیا اور بچّہ تین چار ہفتہ مین پورے طور سے شفا پاگیا +

اسکے بعد بھی آپکی ہدایات پر عمل کرکے ہمنے اس سے کم درجہ کی سخت بیماریون کو آرام کیا ہی - پس مینے ہر موقعہ پر آپکے طریق علاج کی سفارش کری ہی + مذکورہ بالا مریضون کا علاج میڈیکل شخص سے کرانے مین میرا بہت سی اشرفیون کا صرف ہوا ہوتا اور پھر بھی نتیجہ مشتبہ ہوتا +

آپکی کتاب مین دیئے ہوئے نسخون[۱] کے استعمال مین میرا کوئی روپیہ پیسہ خرچ نہین ہوا بلکہ محض ایک تھوڑی سی محنت ہی جسکو کہ ہر شخص بہت خوشی کے ساتھ اپنے عزیزون کے واسطے برداشت کرلیتا ہی +

امراض کو شفا بخشنے کا یہ آپکا بہت سادہ علاج - نیز غذائین جو کہ اس طریق علاج مین شامل ہین - انسان کو محض جسمانی حالت مین ہی زیادہ تندرست نہین بناتی ہین بلکہ اخلاقی حالتین بھی زیادہ تندرست کردیتی ہین +

مذکورہ بالا تحریر کو جس طور سے کہ آپ مناسب خیال کرین اپنے طریق علاج (جو اب تک کے بتلائے ہوئے طریقہائے علاج سے سبقت لیگیا ہی) کے مفاد کے لیئے استعمال مین لاسکتے ہین +

از مقام ایلبر فیلڈ صدق دل سے نیکی چاہتا ہوا آپکا وفادار - بی - ا ئیچ

نوٹ [۱] مراد ہی غسلون سے اور قدرتی غذا سے جنکی نسبت کہ کتاب ہذا مین تعلیم دی گئی ہی +

نمبر ۹۵ - ریگ مثانہ کا مرض -

پیاری مسٹر کوہنی - اس تحریر کے ذریعہ سے میں آپکو اس عجیب تبدیلی کی اطلاع دیتا ہوں جو کہ میری جسمانی حالت میں واقع ہوئی ہے + شاید اس سے آپکو تعجب ہوگا - حالانکہ مجھے بہت تعجب ہوا ہے - کیونکہ میں اس امر سے بالکل ناواقف تھا کہ میرے جسم کا یہ حصہ بھی اس حد تک مادہ فاسد سے بھرا ہوا تھا +

برابر دو روز تک صبح کو مجھے پیشاب کرنے میں بہت دقت معلوم ہوئی تھی اور بائیں کولھے سے اوپر عارضی طور سے درد بھی معلوم ہوتا تھا + بعد ازاں بعد دوپہر کے پیشاب کرنے میں ایک چھوٹی پتھری (اسکو پتھری کا ٹکڑہ کہنا مناسب ہوگا) بر آمد ہوئی اور اُسکے بعد کئی دن تک گرد لاشل پتھر کے ریگ کا سا پیشاب آیا جسکے ہمراہ ایک چھوٹا سا مگر سخت سنگ ریزہ نکلا - مگر اس مرتبہ بلا تکلیف کے نکلا +

یہ نتیجہ مجھے بہت خوشی دلانیوالا ہوا کیونکہ اس واقعہ نے مجھے آپکے طریق علاج کے اثر شفا بخشنے میں اور بھی زیادہ یقین دلا دیا + اس موقعہ پر مجھے اس بیان کی تصدیق ملتی ہے جو کہ آپکی کتاب میں سنگ مثانہ کی بابت (گھل گھل کر خارج ہونا اور اس طریق پر سخت امراض سے بچ جانا) تحریر کیا ہے +

میں اسکو اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مذکورہ بالا واقعات کی اطلاع آپکو دیدوں - اور دلی شکر گذاری بیان کرتا ہوا میں ہوں آپکا بہت سچا

اے

ازمقام برڈسٹیبٹ

نمبر ۹۶ - عام کمزوری - آنکھ کا مرض - معدہ کا مرض -

پیاری مسٹر کوہنی - معدہ کی ایک تکلیف دہ خرابی جسکے ساتھ گھبراہٹ و کمزوری بھی لگی ہوئی تھی اور جسمیں کہ میری بیوی عرصہ چودہ ۱۴ سال سے مبتلا ہو رہی تھی - مختلف اطبا کے علاج قابو میں نہ آئی + برسوں کے اندر اُسکی حالت ایسی زیادہ خراب ہوگئی کہ عام کمزوری اُسکو ہوگئی - اور گھر کا بہت ہلکا کام بھی وہ نہ کر سکی + ساتھ ہی ساتھ آنکھ کی کمزوری نے ہی اُس کے لیئے ترتیب وار پڑھنا غیر ممکن کر دیا + ۱۷ - مارچ ۱۸۹۰ء کو میری بیوی نے غسلوں کا لینا اور آپکی دیگر ہدایتوں پر چلنا شروع کیا - اور اب میں یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض میں نفع ہوگئی ہیں + میں تمام مریضوں سے جنکو کہ اسی قسم کی شکایت ہو اس علاج کی بڑی سرگرمی کے ساتھ سفارش کرتا ہوں +

ازمقام لیپزگ — آپکا وفادار جی - ایف

رپورٹ ہای شفایابی وچٹھیات شکریہ

نمبر ۹۷- سخت اعصابی خرابی -

پیارے مسٹر کوہنی - مین بذریعہ اس تحریر کے اس امر سے باز نہین رہ سکتی کہ ایک مرتبہ پھر آپکا شکریہ بنسبت اُس بات کے جو کہ آپ نے میری جان وتندرستی کے لیئے کری ہے - ادا کرون + بغیر آپکی مدد کے مین غالبًا اس جگہ کبھی بولتی بھی نہ ہوتی - کیونکہ بیشمار لوگ اس بات کو جانتے ہین کہ بڑے بڑے مشہور اور ڈاکٹر حکما نے مجھے صبر دلایا ہے مگر پھر مجھے تکالیف برداشت کرنے کے لیئے چھوڑ دیا ہے + اس بات کا صاف طور سے اعلان کر دینا چاہیئے کہ صرف آپنے ایسے وقت مین جبکہ میری تمام امیدین جاتی رہی تھین - مجھے زندگی بخشی ہے + یہ آپکی سادہ اور پر عظیم دریافت نفع عوام کے لیئے عوام پر روشن ہوجاوے -

آپکی ممنونہ ایما - پی کی خواہش دلی اور سچّی امید ہی +

ازمقام وائینا

نمبر ۹۸- ہاضمہ کی خرابیان - نیند کا نہ آنا -

پیاری مسٹر کوہنی - بڑے جوش کے ساتھ اب مین اس قابل ہون کہ آپکو مطلع کرون کہ کچھ عرصہ تک فریکشن سٹز باتھ و ہیپ باتھ و اسٹیم باتھ کے استعمال کرنیکے بعد میری تندرستی نے بہت اچھی ترقی کری ہی + ہاضمہ کی خرابیان جنمین گرفتار رہی تھی اچھی ہوگئی ہین + مجھ مین تروتازگی معلوم ہوتی ہے اور اب میری طبیعت بھی پہلے سے بہت زیادہ خوش وخورسند ہی + انکے علاوہ یہ بھی مجھے کہنا ہی کہ اب مین خوب اچھی طرح سی سولیتی ہون - جو مین پیشتر نہین کرسکتی تھی +

ازمقام لیپزگ سچّی مشکور ہون کیساتھ مین ہون آپکی وفادار ایمیلی - الف

نمبر ۹۹- قبض دائمی - بواسیر - ورم جگر -

پیاری مسٹر کوہنی - جیساکہ مین نے دو روز ہوئی کہ بذریعہ تحریر پوسٹ کارڈ کی آپکو مطلع کیا ہی - مین آپکی اس خلاف دستور ادویاتی علاج کے نتائج سی بہت ہی مطمئن رہا ہون + مین بہت ہی خوش ہون کہ مین اس قابل ہون کہ آپکو اس امر سے اطلاع دون کہ میرا دائمی قبض جسکا علاج کہ مین نے چالیس سال تک ایک طرح سی بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئی کیا تھا - اب بعد عمل کرنی اُن ہدایات پر جو کہ آپکی خط مین تحریر تھین بالکل صحت پاگیا ہی + اب دو بار روزانہ پاخانہ ہوتا ہی + اسی کے ساتھ مین بواسیر کی شکایت جو کہ قبض کے ساتھ پچاس سال کی عمر مین ہوئی تھی - روزانہ رفع ہوتی جاتی ہی +

ورم جگر (جگر کا بڑھ جانا) بالکل جاتا رہا ہی - اور ایک درد بھی جو کہ میرے شکم کے داہنی جانب محسوس

ہوتا تھا اب دور ہوگیا ہی۔ حالانکہ تین ماہ ہوئے کہ اس مقام پر زور سے دباؤ سے بھی بہت ہی شدت کا درد ہوتا تھا+
قصہ مختصر مین آپکو اس نئے طریق علاج کے اثر روزانہ معلوم کرتا ہون کیونکہ تمام شکایتین جنہین کہ مین چالیس سال سے گرفتار تھا
اور جن کے رفع کرنے کے لیئے **علاج ہومیوپیتھی** بھی اچھا رہتا۔ برابر کم ہوتی جاتی ہین+ آپکی ہدایت کے موافق مین نے
ایک قسم کی بالکل غیر محرک غذا پر زندگی بسر کری ہی۔ اور مزید برآن ایک **فرکیشن ہپ باتھ** روزانہ صبح کے وقت
لیا ہی+ بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا۔

آپکا وفادار کپتان **الف۔ سی**
از مقام **ایسلنگ**

نمبر ۱۰۱۔ درد دندان۔ درد سر۔ گھبراہٹ۔ نیند کا نہ آنا۔ آواز کا بیٹھنا۔

پیارے مسٹر کوہنی۔ مین نے اول ۱۸۹۳ء مین آپکی طریق علاج کا ذکر سنا اور اسکے ذریعہ سے اپنی اعصابی
بیماری کو آرام کیا+ اسوقت سے مجھے اکثر اتفاق آپ کے علاج کے عمدہ اثر کے ثابت کرنیکا موقعہ ملا ہے+ گذشتہ
سرما مین ایک دن مجھے بہت ہی سخت **درد دندان** کی تکلیف ہوگئی۔ جو کہ اوپر کے جباڑے مین سب سے پچھلی کھوکھلی ڈاڑھ
کی وجہ سے ہوا تھا+ سوزش اسقدر کثرت کی تھی کہ میری جبڑے کا داہنا حصہ پیشانی تک سوج گیا تھا جسکی وجہ سے ایک ایسا
چیس مارنے والا درد ہوتا تھا کہ **نیند کا آنا غیر ممکن** ہوگیا تھا+ تھوڑی تھوڑی عرصہ کے فرکیشن سٹز باتھ نے ہی جو کہ کئی کئی
دفعہ روزانہ لیئے گئے ذرا اور آرام بخشا+ لیکن جبکہ آپکی ہدایت کے موافق مین نے ایک اسٹیم باتھ زیادہ از نصف گھنٹہ کا لیا اور اسکے
فوراً ہی بعد بہت دیر تک کے لیئے ایک فرکیشن سٹز باتھ لیا تو میرے محرور اعصاب مین فوراً چین پڑ گیا اور درد درجہ بدرجہ کم ہو گیا+
چند گھنٹون مین شکایت رفع ہوگئی+ حال ہین مین نے سر کے لیئے اسٹیم باتھ کا استعمال کرکے **درد سر اور آنکھون**
مین نشتر کی سے چبھنے کے درد کی حالتمین بہت عمدہ **نتائج حاصل** کیئے ہین+

آپکی فرکیشن سٹز باتھ کے استعمال سے جو کہ ایک دوسری کامیابی حاصل ہوئی ہی اسکا ذکر سننے مین بھی آپ کو دلچسپی
ہوگی+ جیسا کہ کہتے ہین مجھے "سردی نے پکڑ لیا" اور میری آواز ایسی بیٹھ گئی تھی کہ کان مین بات
کرنا بھی مجھے مشکل معلوم ہوتا تھا+ یہ حالت دور وز رہی۔ اسکے بعد تیسرے دن جبکہ میری آواز بیٹھی ہوئی
تھی مین نے ۸ بجے صبح کے ایک فرکیشن سٹز باتھ لیا+ اس غسل کا کرنا میری حالت کے لیئے بہت ہی
مفید ثابت ہوا اور مین نے اس غسل کو اسوقت تک لیتا رہا جبتک کہ پانی بہت گرم نہ ہوگیا+ پانی دو
مرتبہ تبدیل کرنے کے بعد۔ اور کل ۱½ گھنٹہ تک غسل کرنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میری **گرفتگی آواز**
بالکل رفع ہوگئی۔ پس مین اپنی بلندی آواز کے ساتھ بول سکتا تھا اور گا نا گا سکتا تھا+ اس عجیب با اطمینان نتیجے نے

رپورٹ ہائے شفایابی وچھٹیات شکریہ

جوکہ کسی اور علاج سے ضرور حاصل نہین ہوا ہوتا مجھے حیرت مین ڈالدیا۔ اور اسکی وجہ سے مین اُس عنایت کو اور بھی زیادہ محسوس کرتا ہون جوکہ آپکی اور آپکے بیش بہا طریق علاج کی میرے اوپر ہوئی ہے +

چونکہ اور لوگون کے لیئے بھی اس قسم کی شکایتون کا جاننا مفید ہوگا۔ اس لیئے مین آپکو اجازت دیتا ہون کہ اس خط کا جو استعمال آپکو مناسب معلوم ہو وہ کرین +

مجھے یقین کے ساتھ سمجھیئے اپنا وفادار

کارل۔ ایل

ازمقام لپنرگ

نمبر ۱۰۱۔ آسان زندگی

پیاری مسٹر کوہنی۔ گوکہ آپ نے اسکے لیئے تحریر نہین کیا ہے مگر مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ آپکی خدمت مین اُس کامیابی کے علاج کا شکریہ ادا کرون جوکہ آپ نے تجویز کیا تھا اور جسپر کہ میری بیوی نے ہمارے دوسرے اور تیسرے بچّہ کی پیدائش کے قبل عمل کیا تھا + ہمارے اول بچّہ کی پیدائش نہایت مشکل کی پیدائش تھی جسمین کہ ڈاکٹر کی ضرورت ہوئی تھی + درحقیقت اُس معالج نے ہمکو اور بچّون کے ہونے کی خواہش سے تنبیہ کردیا تھا کیونکہ میری عورت کی ساخت جسمانی درجہ مناسب کی نہ تھی + لیکن اخیر کی دو زائیدگیان (آپکے طریق علاج کا مشکور ہون) ۲½ گھنٹہ و ایک گھنٹہ کے اندر ہی عمل مین آئی تھین اور دایہ کی امداد کی ضرورت نہ ہوئی تھی بہت اخیر کا بچہ دیگر بچّون سے بھاری تھا +

راقم آپکا صادق پال۔ کے

ازمقام ڈوابچی

نمبر ۱۰۲۔ نیورلجیا یعنی عصبی درد۔

اس تحریر کے ذریعہ سے مین مسٹر لوئی کوہنی کی خدمت مین اپنی دلی مشکوریون کا اظہار بنسبت اُس آرام کے کرتی ہون جوکہ مین نے اسکے قدرتی طریق علاج پر عمل کر کے حاصل کیا ہی + اسکے ذریعہ سے مجھکو ایک پلوریسی اور سخت عصبی درد سے نجات حاصل ہوئی میری عام تندرستی پر بھی عمدہ اثر پڑا + بس مین بہت سرگرمی کیساتھ بیمارون کے لیئے مسٹر لوئی کوہنی کے پانی سے علاج کے کارخانہ واقع نمبر ۲۴ فلاس پلیٹز شہر لپنرگ کی سفارش کرتی ہون +

مسس ای۔ الیف مستورہ

نمبر ۱۰۳۔ کان کا بہنا۔ کان مین درد۔ سوجی بخار۔

پیاری صاحبہ۔ آپکی خط مشورہ کی آنیکے بعد مین خوش ہون کہ تین ہفتہ سے کم ہی علاج کر کے مین اس قابل ہوئی کہ آپکو اسمین پوری شفایابی

کے نسبت جوکہ مین نے اپنی پورانی مرض بیماریون مین یعنی کان کی بہنے - کان مین درد اور موسمی بخار کی حالتین حاصل کری ہی - رپورٹ کرون + اسلئے آپکی امداد کے لیئے مین اپنی سچی شکریون کا اظہار کرتا ہون + اب مین بہت ہی اچھا ہون اور اسوقت صرف ایک فریکشن ہیپ پاتھ بطور اُس علاج کی جوکہ آرام ہوجانے کے بعد کیا جاتا ہی ہر صبح کو لیتا ہون + پھر شکریہ یون کا اظہار سرگرمی کے ساتھ کرتا ہوا

مین ہون آپکا وفادار

ازمقام پورٹو کیبلو - وینی زولا - جنوبی امریکہ کاربور ایل بی

نمبر ۱۰۴ - نقرس مُزمِن

پیاری مسٹر کوہنی - مین اس قابل ہون کہ آپکو مطلع کرون کہ مین نے ابھی ایک شخص مسمی پال کے کو مرض نقرس مُزمِن سے شفا پہونچائی ہی - جسمین کہ وہ پچیس سال تک مبتلا رہ چکا تھا + پانچ حکیمون نے اُس کو ناقابل علاج قرار دیدیا تھا - مین نے اُسکو چھ ہفتہ مین آپ کے طریق علاج کے ذریعہ سے اچھا کر دیا +

براہ عنایت جرمنی زبان کی اپنی کتاب "دی نیو سائینس آف ہیلنگ" کی ایک جلد مجھی لبسبیل ڈاک بھیجدیجیئے +

مین ہون آپکا صادق فرینر - ایس

ازمقام ہیبٹ - کرس نوبس

نمبر ۱۰۵ - کولہی کا درد قولنج ہسٹیریا مین رونا یا چیخنا -

پیاری مسٹر کوہنی - اپنی تندرستی کی نسبت مین آپکو بہت ہی عمدہ خبر دے سکتی ہون + مجھے اکثر کولہے کا درد قولنج ہوا کرتا تھا جوکہ چند روز تک رہتا تھا + اس کے ایک ہفتہ بعد مجھے ہسٹیریا مین چیخنے کے دورے ہوجاتے تھے اور ان سے مجھے ہمیشہ بہت تکلیف ہوتی تھی + آپکی تجویز کی ہوئی باتون پر عمل کرکے مین نے اپنے آپکو ان شکایات سے شفا حاصل کر لی ہے + وے حکما جنہون نے کہ بہت عرصہ تک بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے میرا علاج کیا تھا میرے ساتھ بڑا تماشہ کرتے ہین + ان حکیمون مین سے جب کوئی حکیم مجھے ملتا ہے تو وہ مجھے ضرور روک لیتا ہے اور دریافت کرتا ہی کہ میری بیماریان کہان گیئن کیونکہ اب میرا جسم بہت ہلکا ہی اور جوانی کا ستانہ رنگ ہی + یہان مقام بیلفیلڈ مین - زاہد از نیس طبیبون سے مین نے اپنے بیس برس کی بیماری کے دوران مین مشورہ لیا تھا + جو کچھ ہم پس انداز کر سکتے تھے وہ سب ڈاکٹرون کی فیس اور عطارون کے حساب مین رائگان ہوا ہے +

ازمقام بیلفیلڈ بہت بہت سلام عرض کرتی ہوئی آپکی وفادار ایم - ایچ

رپورٹ ہاے شفایابی وچھٹیات شکریہ

نمبر ۱۰۶ - ڈفتھیریا - قبض - کمر مین درد - بیقاعدہ حیض - درد سر - آنکھون مین درد

پیاری مسٹر کوہنی - گذشتہ موسم خزان مین میرے لڑکے کو ڈفتھیریا کا مرض ہوگیا تھا جسکو مین نے صرف آپ کے ہی طریق علاج سے آرام کیا ہے + دوا جو کہ ڈاکٹر نے تجویز کری تھی وہ سب نالی مین ڈال ہی گئی - مرض کے ابتدا ہی سے انہون نے میرے لڑکے کو ہسپتال لیجانا چاہا چونکہ اسکی حالت نازک تھی +

خود اپنی حالتمین بھی مین نے آپکے علاج کو بہت بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا ہی + سخت **قبض** - **کمر مین درد - بیقاعدہ حیض - دردسر آنکھون مین درد** - کی مجھے شکایت رہتی تھین - یہ سب جلد رفع ہوگیئن + اول ہی غسل کا اثر انتڑیون پر حسب دلخواہ ہوا - ٹھیک ٹھیک ویسا ہی جیسا کہ آپ نے اپنی کتاب مین بیان کیا ہی + مین بہت ہی مشکور ہون کہ اتفاق سے آپ کی کتاب میرے ہاتھ آگئی تھی +

ازمقام **سیل** آپکی وفادار (مسز) **ای - ایچ**

نمبر ۱۰۷ - مرگی - تشنجی حملے -

پیاری مسٹر کوہنی - اپنے چھوٹے بچہ عمر دس سال کے تین خراب قسم کی **مرگی اور تشنجی حملون** سے جلد شفا پانے کے متعلق آپکی خدمتمین اپنا دلی اظہار شکریہ کرنا مین اپنا فرض سمجھتا ہون + بعد اسکے کہ ہم ایک عرصہ دراز تک دوا کا استعمال کرتے رہے تھے اور جبکہ ڈاکٹر نے آخرش یہ کہکر کہ وہ آیندہ امداد نہین دیسکتا ہمکو پروفیسر سے مشورہ حاصل کرنے کی صلاح دی تھی - ہم نے آپکے بیش قیمت طریق علاج کا ذکر سنا + آپکی ہدایت کی بموجب ہمنے روزانہ غسل دیئے اور پوری پوری قدرتی غذا دی + ہمکو اس امر سے بڑا اطمینان ہوا کہ ہمارے بچہ کی حالت - گو کہ بہت ہی خراب تھی - فوراً اچھی ہونے لگی + ایک ہفتہ کے اندر ہمارے بچہ کی دماغی اور جسمانی حالت درست ہوگئی اور پھر مدرسہ کا سبق لینے لگا +

آپکی اس قیمتی طریق علاج کی سفارش کرنیمین جہانتک کہ ہین کہ کرسکونگا باز نہین ہونگا - اور از سر نو مشکوریون کا اظہار کرتا ہوا -

ازمقام **سولفیلڈ** آپکا صادق **فرینز - انوٹلی - بی**

نمبر ۱۰۸ - شورش حرام مغز - نروس نس (گھبراہٹ)

پیاری صاحب - اس بات کا تجربہ کرکے کہ آپکی طریق علاج نے میری جسم پر کیا کام کیا ہی آپکو بغیر تحریر کیے ہوئے نہین رہ سکتا + مین ۲۸ سال کی عمر کا ہون - اور بہت **گھبراہٹ** اور **شورش حرام مغز** مین مبتلا تھا جسکو کہ علاج بادویات اس حد تک پہونچا دیا تھا

کرنہ میں بیٹھ سکتا تھا نہ چل پھر سکتا تھا۔ اور آخرش دوا کی ذریعہ علاج کرنے والے شخصوں نے مجھے لاعلاج قرار دیدیا + آپکی طریق علاج کو جسکی کہ مجھ سے سفارش کیگئی تھی۔ صرف بارہ ۱۲ ہفتہ تک استعمال کرنیکی بعد میں اس لائق ہوگیا تھا کہ لکڑی کی سہارے سے ادہر ادہر پھر سکون اور آجکے دن میں ایسی خوش حالت میں ہوں کہ ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ تک بغیر کسی چھڑی کی سہارے کے چل پھر سکتا ہوں + بہت بہت سلام پہونچے +

آپکا بہت سچا گسٹو۔ ایس بی

از مقام برکس ٹورف۔ قریب زلوسکے

نمبر ۱۰۹۔ سوزش معدہ۔ سرطان معدہ۔ جگر کا سخت ہوجانا۔ طحال کا بڑھ جانا۔ خرابی مثانہ و گردہ۔ قبض وغیرہ وغیرہ۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ میں اس امر کو ضروری سمجھتا ہوں کہ آپکی طریق علاج کی ذریعہ سے اپنی خطرناک مرض سے نجات حاصل کرنیکے عوض میں آپکی خدمت میں اپنی دلی شکر گذاریوں کا اظہار کروں۔ ہر پانچ کی مدد اور موافق غذا کی استعمال سے جیسا کہ آپنے مجھے بتلائی میں نے مندرجہ تحت شکایتوں سے نجات حاصل کرلی۔ اس بات کو ضبط تحریر میں میں بڑی خوشی کی ساتھ بغیر آپکی خواہش کے لاتا ہوں تاکہ دیگر مصیبت زدہ لوگوں کو آپکی زیر علاج آنے کی ترغیب ہو + برسوں سے میں سوزش معدہ میں مبتلا تھا۔ جوکہ سرطان معدہ کی حد تک پہنچنے کیلیئے مجھے ڈراتی تھی اور بہت ہی سخت تکلیف اور عذاب میں مجھے ڈال رکھا تھا + اس کے علاوہ مجھ سختی جگر کی طحال کے بڑھ جانے کی مثانہ و گردوں کی خرابی کی۔ دست قطعی نہ آنے کی اور اور دیگر شکایتیں تھیں + تمام ادویات جو کہ استعمال کی گئیں۔ اور تمام مشورے جو کہ خاص امراض کی معالج ڈاکٹروں سے (یونیورسٹی ہسپتال کے پروفیسروں سے) لیئے گئے باقاعدہ دست لانے کے ذرا بھی قابل نہ ہوئے۔ چہ جائیکہ میری دیگر شکایات کو کم کرتے + صرف اسی وقت سے جب سے کہ میں نے آپ کے طریق علاج پر چلنا شروع کیا میرے کل جسم میں پوری قوت زندگی واپس آگئی ہے۔

ہزار شکریہ ادا کرتا ہوا آپکا صادق

از مقام ٹیٹشین بردریائے ایلب

ڈبلیو۔ اے امپیریل کسٹم آفیسر

نمبر ۱۱۰۔ بڑھی ہوئی سل۔

ڈیر مسٹر کوہنی۔ ادویات سے علاج کرنے والے اشخاص (میڈیکل اشخاص) کی جانب سے برے تجربات حاصل کرنے کے بعد میں نے آپکی کتاب "نیا علم شفا بخشی" خرید کری + میرے بچہ کو جو کہ بڑھی ہوئی سل میں مبتلا ہو رہا تھا حکیموں نے جواب دیدیا تھا انہوں نے اسی لاعلاج بتلایا تھا + میں نے اسکا علاج ٹھیک ٹھیک آپکی ہی طریق علاج کے موافق کیا ہے میں کہ پوری پوری قدرتی غذا بھی شامل تھی +

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

یہ تعجب دلانے والی بات ہے کہ وہ بچہ سب لوگون کو حیرت مین ڈالتا ہوا صحت پاگیا +

از مقام لاڈوگس بسٹ بہت بہت سلام کے ساتھ مین ہون آپکی سچی بسنر پی - ایچ

نمبر ۱۱۱ جلنے کے زخم

میرے پیارے صاحب - میرے سب سے بڑا لڑکا سیپئیل آگسٹ نے اپنا داہنا ہاتھ پکتے ہوئے پانی سے جلالیا + خوش قسمتی سے میرے پاس آپکی کتاب موجود تھی - اور بس مین اس حالت مین تھا کہ جلے ہوئے مقامات کا علاج آپکی ہدایات کے موافق کرون + نتیجہ تعجب خیز ہوا ہے یعنی ایک ہفتہ کے اندر جلنے سے پیدا ہوا ہر زخم اچھا ہوگیا ہے اور ایک نشان بھی اس علاج کی وجہ سے باقی نہین رہا ہے + مین آپکا اور بھی زیادہ مشکور ہون کیونکہ اس قسم کا واقعہ مجھ سے چند سال ہوئے پیش آیا تھا اور اوسوقت آپ کے علاج سے واقفیت نہونے کے باعث مین نے ایک شخص سے مشورہ لیا ہوا دویات سے علاج کرتا تھا + آپ کے طریقہ علاج کے مقابلہ مین اوسکا علاج ایسا ہے جیسا کہ دن کے مقابلہ مین رات + بس مین آپکے لیے عوام مین ہر طرح تعریف کرنیکے لیے خوش ہون +

از مقام ٹنبجرن مین ہون آپکا بہت سچا ہیبرک - بی

نمبر ۱۱۲ معدہ کی خرابی - سینہ کی کمزوری - سوزش پھیپھڑہ -

مسٹر کوہنی کے طریق علاج سے تندرستی حاصل کرکے مین عوام کے روبرو انکا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون + سولہ برس تک مین بہت شدت کے ساتھ معدہ کی خرابی مین مبتلا رہا بغیر مسہل کے پاخانہ کبھی ہوتا ہی نہین تھا اور گذشتہ چار پانچ سال مین تو یون کہنا چاہیے کہ مین پیشاب کرنے کے ناقابل رہا ہون + میرا سینہ بھی کمزور تھا اور پھیپھڑون کی سوزش مین مبتلا رہتا تھا + مقامات فریبرگ - برلن اور جنیوا مین مینے بہت سے طبیبون سے مشورہ کیا جو کہ مجھے امداد نہ پہونچا سکے - بلکہ اس قابل بھی نہوے کہ مجھے تھوڑا سا بھی آرام پہونچاتے + مسٹر کوھنی کی خاص ہدایات پر چند ہفتہ چلنے کے بعد مین اپنے کام کو بخوبی انجام دینے کے قابل ہون - اور اپنے ھوٹل کا انتظام کرسکتا ہون اور اوسکے متعلق خط وکتابت اور حسابات وغیرہ رکھ سکتا ہون +

مسٹر کوہنی کی بتلائی ہوئی غذا اور دیگر نسخات کے استعمال سے مین پھر بخوبی اچھا ہوگیا ہون اور اپنے کام کرنے کی پوری قابلیت رکھتا ہون - اور یہ بات مین بخوشی از خود ظاہر کرتا ہون +

از مقام شواز بسی باد - کینٹن فریبرگ (سوٹیزرلینڈ) دستخط ای - ڈبلیو - ایس

نمبر ۱۱۴۵ کان کا بہنا - درد سر - کان و حلق میں انجماد خون - کان کی چھوٹی ہڈیوں سے مواد کا بہنا -

پیارے مسٹر کوہنی - سات سال سے میرا بیٹا امراض کان و حلق میں مبتلا تھا - کل ادویات بے سود ثابت ہوئی تھیں + ماہ ستمبر گذشتہ میں میرے بچہ کو بہت ہی سخت تکلیف کان سے بہت ہی خراب مواد بہنے کی اور درد سر کی ہوئی تھی - پس میں نے امراض کان - ناک و حلق کے ایک اسپیشلسٹ سے مشورہ لیا ۔ کان و ناک میں انجماد خون اوسنے تشخیص کیا اور آپریشن (عمل جراحی) تجویز کیا جو کہ فوراً کیا گیا + تین ہفتہ کے بعد میں نے اپنے بچہ کا پھر امتحان کرایا اور اس مرتبہ طبیب نے بتلایا کہ کان کی چھوٹی ہڈیوں سے مواد جاری ہے اور یہ کہ اب دوسرے عمل جراحی کی ضرورت ہے + میں نے ایک ہومیوپیتھک حکیم سے مشورہ لیا مگر اوسنے تشخیص مذکورہ کی صحت کی تصدیق کری +

لیکن ایک بار سفر کرنے کی حالت میں مجھے آپ کے کارخانہ کا حال معلوم ہوا اور پس میں اپنے پسر کے ہمراہ شہر لیزگ پہونچا آپکی خاص ہدایات کے موافق اپنے بچہ کا علاج کرنے سے اوسکو پورا آرام ہوگیا + اسوجہ سے میں اپنی دلی شکر گذاریاں آپکی خدمت میں پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں + آپکی کتاب "نیا علم شفا بخشی" کی کوئی جلد میرے پاس نہیں اور بہر کیف اوسکے رکھنے کی خواہش رکھتا ہوا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مہربانی کرکے ایک جلد اوس کتاب کی میرے پاس بھیج دیجئے + یہ کتاب واقعی گرہستی کیلیئے خزانہ ہے اور کوئی گھر بغیر اسکے نہ ہونا چاہیئے +

از مقام ولمارشین   میں ہوں آپکا بہت سچا برونو - ایس

نمبر ۱۱۴۶ سنگ مثانہ - آسان زائیدگی - پھیپھڑہ کی خرابی

پیارے مسٹر کوہنی - مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ میں اس قابل ہوں کہ آپکو اس امر سے مطلع کروں کہ میں عمدہ طور سے ہوں اور پہر پیشتر سے بہت اچھا اپنے تئیں معلوم کرتا ہوں + اسی قسم کی اطلاع میں دوسرے مریضوں کی نسبت بھی دیسکتا ہوں جنہوں نے آپکے طریقہ علاج پر پورے طور سے چلکر بہت اچھے تجربے حاصل کیئے ہیں + مثلاً ایک ہمسایہ کا چھوٹا لڑکا عارضہ سنگ مثانہ میں مبتلا تھا اور حکیم کے علاج سے کچھ بھی نہوا تھا - آخرش اسنے آپ کی ہدایات پر من وعن عمل کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں پتھریاں گھل گئیں اور پیشاب کے ہمراہ جسم سے خارج ہوگئیں +

اسیطرح ایک عورت عمر ۳۲ سالہ نے بھی جسکو کہ کئی ایک بار بچہ پیدا ہونے میں مشکلات ہوئی تھی اور جو کہ بچہ کو دودہ کبھی بھی نہ پلا سکی تھی - آپ کے طریقہ علاج پر عمل کیا + نتیجہ یہ ہوا کہ اس مرتبہ اسکے دو بچے ایک ساتھ پیدا ہوئے اور بآسانی بغیر موجودگی کسی دایہ کے پیدا ہوئے +

رپورٹ ہاے شفایابی و چٹھیات شکریہ

اور گوکہ وہ عورت کبھی بھی اپنے پہلے کے بچون مین سے کسی کو دودہ پلا سکی تھی لیکن اس مرتبہ اُسکے کافی دودہ موجود تھا +
ایک نوجوان شخص جسکو کہ مرض پھیپھڑہ ہی آپکے طریق علاج کا استعمال کر رہا ہی اور اُسکی حالت برابر اچھی ہوتی جاتی ہی اگرچہ
ڈاکٹرون نے اُسکو لاعلاج بتلا دیا ہے + آپکا طریقہ علاج یہان بہت ترقی کر رہا ہی + آپ کا بہت سچّا

از مقام جرمینا کا سٹاڈی سیرا - برازیل - ایچ - ایس

۱۱۵ آنکھ کی بیماری - چہرہ پر پھنسیان حلق کی بیماری ڈفتھیریا چیچک سینلا - سرخ بخار -

پیارے مسٹر کوہنی - آجکے دن بھی میرے لئے یہ بات اوسیقدر مشکل ہی جیسا کہ اور کبھی - کہ مجھے آپکے احسان کا شکریہ ادا کرنیکے لئے کافی الفاظ ملین + اگرچہ مین قریب قریب ہمیشہ گلابی چہرہ رکھتی تھی اور موٹی تازی بھی تھی مگر مین اکثر بیمار رہتی تھی + حالت بچپن مین بھی مجھے شکایت آنکھ کے ایک سخت مرض کی تھی - جو کہ بالکل جاتی رہی جبکہ میری عمر مین زیادہ ہوئی + لیکن اُسوقت سے میری جلد مین خصوصاً چہرہ کی جلد مین - ہمیشہ ایک قسم کی تکلیف وہ پھنسیان موجود رہین + کبھی ایک سال بھی نہ گذرا کہ مین بہت سخت بیمار نہ ہوگئی ہون + ہر سال مجھے حلق کے مرض کی - ڈفتھیریا کی چیچک سینلا یا سرخ بخار کی تکلیف ہو جاتی تھی - اکثر اسقدر شدت سے کہ شفا ہونے مین شک ہو جاتا تھا + ہر وقت جبکہ مین اس بات پر خیال کرتی ہون کہ مین کسقدر زیادہ بیمار اُسوقت مین تھی اور اب کسقدر اچھی ہون - تو مجھے واقعی اپنے خیالات کے اظہار کے لئے الفاظ نہین ملتے ہین + علاج جو کہ آپنے اپنے خط کے ذریعہ مجھے بتلایا وہ مرض کو جڑ سے دور کرنے والا تھا + میرے شفا پانے کے بعد میرے رشتہ دارون نے مجھسے کہا کہ میرے جسم کی بناوٹ اب بالکل بدل ہی گئی ہی + آپکے طریق علاج مین اپنے یقین کامل کا آپ کو اطمینان دلانا امر فضول معلوم ہوتا ہے + آپکے طریق علاج کی مین ہر موقع پر سفارش کیا کرتی ہون +

از مقام اٹلیچن مین ہون آپکی بہت سچی لینا - ایم

۱۱۶ سوجا ہوا گھٹنا - ہڈی کے ٹکڑے

پیارے مسٹر کوہنی - واقعی مین نہین جانتا ہون کہ کس طریق مین اور کن الفاظ کے ساتھ مین آپکے روبرو اپنے دل کے نقشہ کی ایک صاف تصویر پیش کر سکتا ہون نیز اُن نیک خدمات کا جو کہ آپ نے میرے حق مین ادا کی ہین کسطور سے شکریہ ادا کر سکتا ہون +
اب مجھے خوف لگتا ہی جبکہ مین اس بات کا خیال کرتا ہون کہ میرے سوجے ہوئے گھٹنے کا ڈاکٹرون نے پانچ سال تک کسطور سے

علاج کیا تھا کہ آخرش ہڈی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے اور مجھے اپنے اوپر عمل جراحی کرانا پڑا تھا + مین ہمیشہ اسکا ذکر کیا کرتا ہون + اس موقع پر یہ کہنا کافی ہے کہ بعد عمل جراحی کے جبکہ اطبا نے کہا کہ مین بالکل اچھا ہو گیا ہون اوسوقت مین اپنے تئین بہت ہی زیادہ بیمار معلوم کرتا تھا + آپکو اسکا پورا پورا ثبوت ملا ہوگا جبکہ مین آپکی خدمت مین علاج کے واسطے حاضر ہوا + باوجود اگر لانبی پٹی کے جسکو کہ مین نے پانچ سال سے استعمال کیا تھا میرا گھٹنا پھر سوج آیا تھا اور اوس مقام پر جہان کہ عمل جراحی ہوا تھا پھوٹ نکلا + آپکے علاج کے اول ہی دن کے بعد پٹی کی ضرورت نہ رہی + گھٹنا پھر اپنی اصلی مقدار پر آگیا اور زخم رفتہ رفتہ چھوٹا ہوتا گیا جب تک کہ وہ بند نہ ہو گیا +

آج کے دن مین اس خوش حالت مین ہون کہ میری ٹانگ اچھی نظر آتی ہے - یہی وجہ ہے صدق دل سے شکر گذار ہون اور مین آپکی نسبت بڑی عزت کے خیالات رکھتا ہون + خداوند کریم آپکو اون نیک خدمات کا جو کہ آپنے میرے لیئے اور نیز بہت سے دیگر لوگون کے لیئے کین مین ثمر نیک عطا فرماوے - اور اے پیارے مسٹر کوہنی میری آرزو ہے کہ آپکی عمر دراز ہو تا کہ آئندہ بہت برسون تک انسان کے فائدہ کے لیئے آپ کام کرین +

ازمقام زرنڈو طزیرلو کو دیبنا - بہت بہت یاددہانی کرتا ہوا یقین کیجئے مجھے اپنا بہت ہی سچا اسٹیفن ایس عاجز الحی غلام

نمبر ۱۱ ریڑھ کے ایک جوڑ کی سوزش - پاسانی قرار عمل -

میرے پیارے صاحب - وہ شریف عورت جو کہ اب میری بیوی ہے کچھ عرصہ ہوا کہ بقول حکیم مرض اسپانڈیلائٹس (یعنی ریڑھ کے کسی ایک جوڑ کی سوزش) مین مبتلا تھی + زائد از دو سال تک اوسکو پیچھے کو جھکے ہوئے کی حالت مین رہنا ہوتا تھا - اور پلاسٹر کی پٹیان وغیرہ کی بندش سے اسکا علاج اس طریق پر کیا گیا تھا جیسے کہ اون بچون کا علاج کیا جاتا ہے جنکا کہ کوئی عضو ٹیڑھا ہو جاتا ہے + لیکن مرض کو کسی طریقہ مین بھی افاقہ نہین ہوا تھا + حکماء نے آخرش اوسکو جواب دیدیا - وہ سمجھے کہ کوئی پھوڑا یا شل اسکے کوئی شئے بنجائیگی + اسوقت مین اوسکی توجہ آپکی کتاب کی طرف دلائی گئی - کتاب اوسنے خرید کری اور میرے پاس بغرض مشورہ بھیجی مین نے تمام کتاب کو بغور پڑھا اور مریضہ کو صلاح دی کہ آپ کے طریق علاج کی آزمائش اچھے طور سے کرے + نتیجہ تعجب خیز ہوا - وہ پھوڑا جسکی کہ ڈاکٹر صاحبان امید کرتے تھے نکلا ہی نہین + برخلاف اسکے مریضہ کی عام حالت تندرستی نے بہت ترقی کری - پس وہ جلد ہی اٹھنے کے قابل ہو گئی اور حکماء کو تعجب دلاتی ہوئی بغیر کسی کے سہارے کے چلنے لگی + بہت عرصہ نہین گذرا تھا کہ اسنے اس جاکٹ کو جو کہ ریڑھ کے مرض مین استعمال کرتے ہین ترک کر دیا + پچھلے سال وہ عورت جسکو کہ اطبا نے جواب دیدیا تھا میری زوجیت مین

رپورٹ ہای شفایابی و چٹھیات شکریہ

اور مجھے امید ہی کہ امروز فردا مین وہ ایک تندرست بچہ میرے نذر کریگی + ہم دونون یعنی مین اور میری بیوی اس امر کا پختہ اعتقاد رکھتے ہین کہ امراض کے شفا کرنے کا آپکا ہی طریق علاج تھا جسنے کہ اسکی زندگی بچائی + پس میری درخواست ہے کہ مجھے اجازت دیجاوے کہ مین خود اپنے اور اپنی بیوی کی کی جانب سے دلی مشکور ہونے کا اظہار آپ کے روبرو کرون +

از مقام زیور چ — صدق دلی سے آپکی بھلائی چاہتا ہوا مین ہی ہون آپکا بہت بڑا وفادار

ایم - وان - ایس

۱۱۸ — سل کے مادہ کی موجودگی کا مرض

پیارے مسٹر کوھنی - دو سال ہوئے کہ آپ کی کتاب "نیا علم شفا بخشی" میرے ہاتھ آئی اور اب مین آپ کو اس امر کی اطلاع دینے کی حالت مین ہون کہ مین نے اپنے مرض مین یعنی سل کے مادہ کی موجودگی کے مرض مین - ایسے عمدہ نتایج حاصل کیئے ہین کہ مین سمجھتا ہون کہ آپکا اپنی تمام عمر مشکور رہونگا +

ہمارے پڑوس مین ایک بھٹیارہ کی لڑکی گنجی ہے اور ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ اسکی حالت مین صورت آرام غیر ممکن ہی + لیکن مجھے یقین ہی کہ کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا ہی + کیا آپ اپنی رای اور تجویز براہ مہربانی مجھکو بتلا دینگے؟

از مقام اوبرس ٹلینک - ملک بیویریا — مین ہون آپ کا وفادار جوسف - ایچ

۱۱۹ — ٹراکوما (آنکھہ مین ایک قسم کا روہے)

پانچ سال تک مین مرض ٹراکوما (اجیپشین آئی ڈیزیز) مین مبتلا تھا اور کوئی طبیب ایسا نہ تھا جو کہ مجھے امداد پہونچاتا - پس مین آپکے طریق علاج کے آزمائش کرنے پر مجبور ہوا اور عجیب و غریب عمدہ نتایج حاصل کیئے + دو ماہ مین میری آنکھین صاف ہوگئین اور مرض پھر نہین ہوا ہے +

اگر ممکن ہوا تو آیندہ سال میرا ارادہ ہی کہ لیپزک پہونچون تا کہ آپ سے ملاقات ہو اور آپ کا مشہور کارخانہ دیکھون +

کیا مین آپ سے درخواست کر سکتا ہون کہ جرمنی زبان مین اور ہنگیرین زبان مین تیس تیس چھوٹی کتابین معہ رپورٹ شفایابی مفت تقسیم کرنیکے لیئے آپ مجھے بھیجد یجئے؟ میری خواہش ہی کہ مین انکو اپنے دوستون مین تقسیم کرون +

از مقام بودا پیسٹ ملک ہنگیری — سمجھیئے مجھکو - اپنا بہت بہت صادق کارل - ڈی

نمبر ۱۲۰ استسقا - ورم کی ہوئی ٹانگین - دردسر - قبض

پیارے صاحب - آپکی کتاب "نیا علم شفا بخشی" میرے پاس ایک سال سے ہے + میری سفارش پر بہت سے دوستون نے اس کتاب کو منگایا ہے اور وے سب لوگ اس کو بہت عمدہ اور ایک عملی کتاب سمجھتے ہین + میری بیوی عمر ۲۳ سال کو بچپن سے قبض اور دردسر کی شکایت تھی اور ہر قسم کی ادویات اور دستون کی دوائین کھانے پر مجبور کی جایا کرتی تھی + لیکن آپکے علاج شروع کرنے سے یہ تمام شکایات غائب ہو گئی ہین اُسکی سوجی ہوئی ٹانگین اور استسقا (جو مرض کہ ڈاکٹرون نے تشخیص کیا تھا) اچھے ہو گئے + قبض کی حالت مین بہت بڑی کامیابی کے ساتھ مین نے آپ کے غسلون کا استعمال کیا ہے +

مہربانی فرماکر مجھے اپنے دیگر کتابونکی بھی جلدین بھیجئے + نیز کتاب سائنس آف فیشیل ایکسپریشن اور کھانے بنانے کی ایک کتاب کی جلد + جیسے کہ اب - ویسے ہی آیندہ بھی ہمیشہ یہ میری دلی خواہش ہوگی کہ اس نئے علم شفا بخشی کے اصولون کو پھیلایا جاوے +

از مقام - بالکین بن (سائلیسیا) مین ہون - اے پیارے صاحب آپکا وفادار کارل - کے

نمبر ۱۲۱ بواسیر مسون کی شکایت نیند کا نہ آنا غصہ کے غلبے قبض -

پیارے صاحب - اپنے طبیب کی خدمات سے سبکدوشی حاصل کرنے کے بعد جبتک کہ میرا علاج بغیر کچھ بھی بات حاصل کیئے ہوئے تین سال تک کیا تھا - مینے اُس مشورہ پر عمل شروع کیا جو کہ بذریعہ خط آپنے مجھے دیا تھا +

مین نے غسل پورے طور سے آپکی ہدایت کے موافق لیئے - اور نیز غذا +

میری بیوی اور بچے متعجب ہوئے تھے جب کہ حال مین مین بعض وقت ہنسا تھا - کیونکہ یہ ایک ایسی بات تھی جو کہ مینے تین سال سے نہین کری تھی + میری انتڑیان اب ٹھیک طور سے ہین - بواسیر کے مسّے اور غصہ کے غلبے جو کہ مجھے تکلیف دیتے تھے اب صحت پا گئے ہین اب مین اچھے طور سے سو سکتا ہون حالانکہ پیشتر مجھے ہمیشہ بےخوابی کی شکایت رہتی تھی +

مجھے اجازت دیجئے کہ مین اپنی سچی شکوریون کا اظہار آپکے کرون - اور اے پیارے مسٹر کوہنی مجھے سمجھیئے

از مقام سینٹ پیٹرس برگ - ملک روس

اپنا بہت سچا
ایچ - ڈبلیو

رپورٹہاے شفایابی وچٹھیات شکریہ

مرض جگر ۔ قبض ۔ ۱۲۲

پیارے صاحب ۔ ہم کو (یعنی مسٹر بی کو اور مجھے) اجازت دیجئے کہ ہم لوگ آپکی خدمتمین اُس کام کے بارہ مین جوکہ آپنے ہمارے لیئے کیا ہے اپنی بڑی مشکوریون کا اظہار کرین + جولائی ۱۸۹۳ء مین ہم لوگ شہر لینبرگ مین تھے اور آپکے علاج سے ہمین ایسی کامیابی حاصل ہوئی کہ ہم لوگ اُس کا دھیان کرکے ہمیشہ خوش ہوتے ہین + مسٹر بی عارضہ جگر مین بڑی سختی کے ساتھ مبتلا تھے ۔ اور یہان ملک ڈنمارک مین تمام ہمارے دوست ان بات کو کہ انکو آرام ہوجانا ممکن ہوا ۔ ایک سچا معجزہ خیال کرتے ہین + مین بھی قبض مین مبتلا تھی ہمارے پاس بہت سے لوگ آپکے طریق علاج اور آپکی کتاب کے بارہ مین دریافت کرنیکو آتے ہین + مہربانی کرکے آپ مجکو اپنے طریق علاج کی اشاعت کرنیوالی چھوٹی کتب ڈنمارک ۔ ناروے ۔ اور سویڈن کی زبان مین بھیجیئے مین انکو ملک ڈنمارک ۔ ناروے اور سویڈن مین تقسیم کرونگی + میرے لیئے یہ بات آسان ہوگی کہ آپکی کتاب کی سفارش کرون اور لوگون کو یقین دلاؤن +

از مقام مارڈروبگارڈ ۔ ملک ڈنمارک ۔ آپکی بہت سچی مسز ایچ ۔ بی ۔

۱۲۳ سل ۔ کھانسی ۔ منہ سے لعاب جانا ۔ تھوک مین خون آنا

پیارے صاحب میری دلی خواہش میرے اوپر ایسا غلبہ کرتی ہے کہ مین اُس علاج کی نسبت جوکہ آپنے میرے سخت علالت کی حالت مین بہت ہی ہوشیاری سے میرے لیئے تجویز کیا تھا اپنی بہت ہی سچی اور بڑی سرگرم مشکوریون کا اظہار کرنے سے باز نہین رہ سکتی +

سل ۔ اور کھانسی منہ سے لعاب جانا ۔ اور تھوک مین خون آنا ان امراض مین مین مبتلا ہورہی تھی آٹھ سال سے سخت حالت مین رہی تھی + نہ تو گھر کے علاج ۔ نہ ڈاکٹر لوگ ۔ نہ عطار لوگ کچھ کام کر سکے ۔ بلکہ اسکے برخلاف مین یادہ خراب حالت مین ہوتی گئی + مرض اسقدر جڑ پکڑ گیا تھا کہ کوئی خیال مین بھی نہین لا سکتا تھا ۔ میری حالت ہر طرح سے قابل افسوس تھی ۔ اور ادویات کے ذریعہ علاج کرنے والے شخصون مین مجھے کچھ بھی اعتقاد نہ رہا تھا +

۴ دسمبر کو میری توجہ آپکے طریق علاج کی جانب مائل کرائی گئی + آپکی تجویز کے موافق عمل کرنے سے دوسرے یا تیسرے دن مجھے آرام ملا ۔ میری مزمن شکایت ہر ہفتہ صحت پاتی گئی اور اس وقت بعد تین ماہ کے بالکل آرام ہوگیا ہے + مین تندرست اور تازہ معلوم ہوتی ہون اور صرف یہی خواہش کرتی ہون کہ تمام دیگر مریض لوگ آپکے طریق علاج کو آزماوینگے تاکہ بیمار انسان کے لیئے یہ طریقہ علاج آسایش دائمی کا منبع ثابت ہو + یہی علاج جملہ امراض

کے آرام کرنے کا سچا ذریعہ ہے + مین ہون آپکی بہت ہی سچی

از مقام پلاک - ماسٹر روس (گورنمنٹ ہسپیبیا) جی - ایم (عمر ۳۴ سال)

نمبر ۱۲۴ استسقا سل - ذات الجنب -

پیارے مسٹر کوہنی - یہ سطرین مین صرف اس غرض سے آپکی خدمت مین بھیجتی ہون کہ اس عمدہ تندرستی کے متعلق جسپر کہ آپکے طریق علاج نے مجھے پہونچا دیا ہے - آپکی خدمت مین اپنا دلی شکریہ ادا کرون + میری طبیعت مین آپکی بہت ہی زیادہ عزت ہوتی ہے جب کہ مین اس امر کا خیال کرتی ہون کہ آپنے میرے حق مین کیا کیا ہے + آپ مصیبت زدہ لوگون کے سچے مسیحا ہین +

دو سال سے مین ذات الجنب مین مبتلا ہو رہی تھی اور پلنگ پر ہی مجھے رہنا پڑتا تھا + استسقا نے بھی اپنا اظہار کیا تھا + ڈاکٹرون نے میری تکلیف کو رفع کرنیکی کوشش کی مگر بے سود - آخرش مجھے عام طور سے پروفیسرن [illegible] علاج کرنے والے لوگونکا بڑا خوف ہو گیا صرف آپکے ہی نسخہ جات سے مین اچھی ہوئی ہون + یہانتک کہ علاج کے اول ہی دن میری طبیعت اچھی معلوم ہوئی - اور پیٹ کے اوپر کی رسولی گھلنے لگی +

اپنی تندرستی کے پھر حاصل کرنیکی وجہ سے مین پھر آپکا شکریہ بڑی سرگرمی سے ادا کرتی ہون + مین ہون آپکی بہت ہی سچی

از مقام ہنزیکون ملک سوئٹزرلینڈ (مس) ایڈا - ایس -

نمبر ۱۲۵ گلٹی کا سوج آنا - درد دندان آنکھ کی بیماری بلغم کی سوزش پھیپھڑونکی سوزش سانس مین قلت و بد خوابی -

پیارے صاحب - ان سطرونکا لکھنے والا جو کہ پادری ہے اس امر مین اپنے کو خوش قسمت خیال کرتا ہے کہ آپکی کتاب نیا علم شفا بخشی کا حال اُسے معلوم ہوا اور یہ کہ اُسنے اسکو پڑھا + اس سے ہی بات کہ آپکی کتاب بیحسین زبانون ترجمہ ہو چکی ہے میری توجہ اسکی طرف مائل کی - اب مین آپکی کتاب سائنس فیشیل ایکسپرشن نامی و دیگر کتابونکو مطالعہ کر رہا ہون اور سمجھتا ہون کہ مین جا [illegible] دونگا مین آپکے طریق علاج کو پھیلانے کی کوشش کرونگا +

درد دندان مین - ہنی اور بائین جانب کی گلٹیونکی سوجن مین - آنکھونکی سستی مین حلق کی سوزش مین بہت شدت سے مبتلا تھا + بجگہ مقام اسکونا مین مینے آپکی تحریری ہدایات پر حتی الامکان عمل کیا - اس کا نتیجہ بھی بہت عمدہ رہا + اس واقعہ کا استعمال آپ اپنے لکچرون مین یا جہان کہین کہ آپ چاہین کرین آپکو ایسا کرنے مین مجھکو کوئی عذر نہین ہے + بلاشبہ چند سال کے اندر ہی مین چین سال مین ہو گیا ہون لیکن بات یہ ہے کہ مین صحیح سنہ پر وقت مینا کے اندر ہی پہنچ گیا تھا پھر سانس کی قلت پھیپھڑونکی سوزش اور بدخوابی بالکل آرام ہو گیا ہے نیز بدہضمیون کو + بہت عزت کرتا ہوا اور بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا آپکا بہت ہی فدادار

از مقام اسکونا پادری - ای

رپورٹہاے شفایابی وچٹھیات شکریہ

۱۲۶ قرار حمل وزائیدگی مین آسانی

پیارے مسٹر کوہنی۔ جیساکہ آپنے ہم سے کہا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا ہی + ۳ر اپریل کو میری بیوی ایک موٹا تازہ بچہ امن وامان کے ساتھ جنی بچہ جننے کے پیشتر اُسنے آپکے طریق علاج پر بڑی محنت کے ساتھ عمل کیا تھا یعنی ٹھیک ٹھیک آپکی ہدایات کے موافق + ایام حمل بہت اچھی طرح سے گذرے + ۹½ بجے دردِزہ شروع ہوا اور ۹¾ بجے۔ یعنی پاؤ گھنٹے کے اندر۔ بچہ پیدا ہو گیا + ہمارا خاندانی طبیب جو کہ میری درخواست پر اسوقت مین موجود رہا تھا۔ بچہ پیدا ہونے سے ایک گھنٹہ قبل یہ خیال کرکے کہ ابھی دو دن تک بچہ نہ پیدا ہوگا چلا گیا تھا + اُسکی امید کے خلاف۔ اُسکے چلے جانے کے بہت جلد بعد ہی بچہ پیدا ہو گیا۔ پس مین نے دایہ کی قائم مقامی کری + بعد جننے کے میری بیوی کی طبیعت فوراً ہی بہت اچھی ہو گئی۔ اور اے مسٹر کوہنی اُسکے اول خیالات آپ ہی کے متعلق تھے۔ اُسکے سب سے اول کے الفاظ یہ تھے "بس یہی بات ہے جسکی کہ مسٹر کوہنی نے پیشین گوئی کری تھی"

اُسنے بہت عمدہ مشورہ کی بابت آپ ہماری دلی مشکوریوں کو قبول فرماوین۔ آپکی کتاب ہمیشہ ایک متبرک کتاب رہیگی اور ایسی ہی ہے بھی + ہمارے خاندان کے ڈاکٹر نے جو کہ بعد کو آیا ہم سے کہا کہ اُسکے کل ۴۱ سال کے تجربہ مین (اب اُسکی عمر ۶۵ سال کی ہے) اُسنے ایسی بات اسکے قبل کبھی نہین دیکھی تھی + آپکے طریق علاج کے لیئے یہ موقع بڑی فتحمندی کا تھا + میرے اور میم صاحبہ کی طرف سے بہت بہت سلام پہونچے

از مقام شلاس۔ ایل۔ ملک ہالینڈ — مین ہون آپکا سچا ایس۔ ایس۔ رسالہ کا کپتان

۱۲۷ مقعد مین ناسور۔ آنت کا پھوڑا

پیاری صاحبہ میری بابت آپکا دوسرا خط آیا جسمین کہ آپنے دریافت کیا ہی کہ آپکے اس سے قبل کے خط کی ٹھیک ہدایات پر چلنے کے بعد میری حالت کیسی ہی + بہت خوشی کے ساتھ آپکو مطلع کرتی ہون کہ مقعد کا ناسور اور آنت کا پھوڑا دو ہفتہ ہوئے کہ صحت پا چکے + اولاً مین آپکی ہدایات پر پورا پورا عمل نہین کر سکی لیکن بعد کو عمدہ مشورہ کے مطابق عمل کیا جنوری کے دوسرے ہفتہ مین مینے دو یا تین فرکشن سٹز باتھ روزانہ لینے شروع کر دیئے مگر بوجہ شدت سردی کے پانی کی حرارت ۶۶ تا ۶۸ درجہ فارنہائٹ کا لیا گیا + مینے غذا بھی ٹھیک ٹھیک آپکی ہدایت کے بموجب استعمال کری ہی اور اب مین پورے طور سے اچھی ہون + میری یہ آرزو ہی کہ آپکی عمدہ کتاب جو کہ مطالعہ کرنیوالون کا احاطہ وسیع ہوتا جاوے۔ بہت بہت شکریہ کے ساتھ مین ہون آپکی وفادار

از مقام ہولٹ نزد کوپن ہیگن ملک ڈنمارک — جولیا۔ ایل۔

۱۲۸ بیحد گھبراہٹ - حلق

اس تحریر کے ذریعہ مین مسٹر کوہنی کا شکریہ بابت اُنکی امداد کے ادا کرتا ہون جو کہ اُنہون نے اپنے طریق علاج سے میرے سالہ بچہ کو اوسکی سخت بیماری مین پہونچائی ہے + نہ تو دوا نہ منزا اوسکی حالت کو درست کرسکی تہین - لیکن فریکشن سٹز باتہہ اور پرہیزی غذا نے میرے بچہ کو گھبراہٹ اور حلق سے بالکل آرام کر دیا + بڑے اعتقاد کے ساتھ مین مسٹر کوہنی کے طریق علاج کی ہر جگہ سفارش کرتا ہون + دستخط ایچ - ایس - از مقام لیپزگ

۱۲۹ حجاب القلب مین پانی آجانا - پورا اناد مہ -

پیارے حکیم - تا ایام تین سال سے مین استسقاء حجاب القلب اور سخت دمہ مین مبتلا تھا + مین کئی ایک فوجی و ملکی ڈاکٹرون کے زیر علاج رہا مشہور پروفیسر لی ساکن کریکو کے زیر علاج رہا لیکن بالکل بے سود + پھر صرف آپکی ہی مشورہ اور آپکی کتاب سے ہی ایسا ہوا ہے کہ مجھے اپنی سخت اور خطرناک بیماری سے شفا حاصل ہوئی ہے جسکو کہ اب چھہ ماہ گذر چکے ہین + اس سبب سے مین اپنے صدق دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہون - اور مین ہون آپ کا صادق

از مقام آرکیلیشیا - ایم - اے عدالت ضلع مین کلرک

۱۳۰ درد کٹھیا - دل کی بیماری - سرطان رحم - بواسیر کے مسے - ہاضمہ کی خرابی سوء ہضمی - کمر مین اور ایک جانب مین درد -

پیارے مسٹر کوہنی - بحیثیت پریسیڈنٹ کوہنی سوسائٹی اس شہر کے جسمین کہ زائد از تین صد ممبران ہین اور اس سے بھی زیادہ اس وجہ سے کہ مین آپکی عجیب ذہانت اور اعلیٰ قابلیت کا دلی قدردان ہون - مین خود اس امر پر مجبور ہون کہ آپ کو مطلع کرون کہ آپکے طریق علاج نے مرتے ہوئے لوگونکو تندرست کر دیا ہے - کیونکہ ادنیٰ درجہ کے اور بے تدبیر حکماء لوگ اکثر اوقات مریضون کو لا علاج ہی سمجھکر جواب دیتے ہین + ایک مریض جو کہ آپکے طریق علاج سے آرام کیا گیا ہے وہ آخری درجے کے درد کٹھیا مین مبتلا تھا - مرض کا اثر دل تک پہونچ چکا تھا + ایک عورت مبتلا سے مرض سرطان رحم نے بھی آپکے طریقہ پر علاج کرنا شروع کیا + اس سے قبل اوسکا علاج دس حکماء معتبر نے بغیر کامیابی کے کیا تھا + ان دس مین ایک شخص اس شہر کے شفاخانہ کا ڈائرکٹر (کارپرداز) تھا جسنے کہ (اس عورت پر) عمل جراحی کرنا شروع کیا - لیکن شکم کو کھولنے کے بعد اپنے عمل جراحی کو پورا کرنے سے ڈر گیا کیونکہ مریضہ بے حد کمزور تھی + مرض اسقدر دور تک پہونچ گیا تھا کہ جملہ حکماء نے یہ کہدیا تھا کہ یہ عورت اقل درجہ تین ماہ سے زائد زندہ نہ رہ سکیگی + تاہم وہ عورت اب چھہ ماہ سے زندہ ہے اور اوسکا

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

لاعلاج مرض جاتا رہا ہے + مینے خود آپکے نسخہ جات پر زائد از ایک سال تک عمل کیا ہے اور میری تندرستی اسدرجہ سدھر گئی ہی کہ مین اپنے کو اچھا ہو گیا ہوا ہی خیال کرتا ہون + بواسیر کے مسون کی اور ہاضمہ مین خرابی کی ہی میری شکایات تھین جنہون نے کہ معدہ کی بہت ہی ناگوار خرابیان پیدا کرین اور سینے کی جانب - دہنے و بائین جانب و پشت مین درد پیدا کیئے +

اس بغیر طلب کی سند کا آپ جو مناسب سمجھین استعمال فرماوین + بہت سلام و بہت شکریہ کے ساتھ

از مقام بیولو - آئرلینڈ — آپکا بہت ہی سچا و لنسنٹ ڈی - کوہنی ہیچکلیو رسولٹی کا صدرنشین

۱۳۱ آنکھ کی بیماری

پیارے مسٹر کوہنی - مین آپکا اسدرجہ زیادہ مشکور ہون کہ مین اس بات سے باز نہین رہ سکتا کہ مختصراً آپ سے اس امر کی اطلاع کرون کہ میرے لڑکے عمر بارہ سال کی آنکھ کی بیماری نے کیا طریقہ اختیار کیا میری تحریر طلبی مشورہ کے جواب مین آپکے معزز خط پہونچنے کے بعد مینے آپکی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا مین اپنے تعجب کا کس طورسے بیان کرسکتا ہون + تین ہفتہ تک غسل و نکے لینے کے بعد میرا لڑکا قریب قریب بالکل صحت پاگیا تھا - اسکے بعد ایک ہفتہ مین وہ پورے طورسے اچھا ہو گیا تھا - اور اسوقت کے بعد بیماری کی کوئی بات بھی دیکھنے مین نہین آئی ہے + بچہ پورے طورسے تندرست ہی + اے صاحب جو بات کہ ڈاکٹر لوگ تین سال مین نہ کرسکے تھے وہ بات آپنے کم و بیش چار ہفتہ مین اپنے طریق علاج کے ذریعہ حاصل کرلی + میری دلی مشکوریون کو قبول فرمائیے + یہہ چند سطرین مین آپ کے پاس از خود بھیجتا ہون - انکا استعمال آپ جسطورسے اپنے لیئے عمدہ خیال فرماوین کرین

از مقام - رشید ہسٹن — آپکا وفادار - جی - ایف

۱۳۲ پیشاب کی نالی کا تنگ ہوجانا یعنے قرہ

پیارے صاحب - یہ بات خوشی کے ساتھ ہے کہ مین اپنی قلم کو اس غرض سے اٹھاتا ہون کہ آپکو مطلع کرون کہ آپکے طریق علاج نے جسپر کہ مینے آپ کے خط مین دی ہوئی ہدایات کے موافق ۲۳ اگست سے یکم اکتوبر تک پورا پورا عمل کیا تھا - مجھے عمدہ تندرستی عطا کری ہے + دوسرے ہفتہ کے شروع مین سوزش و ورم کم ہوجانے پر قرہ غائب ہوگیا - اور آج کے دن مجھے زور

کی دھار کے ساتھ پیشاب کرنے مین کوئی دقت نہین ہوتی ہے۔ اسطورسے (عمدہ طورسے) مین اپنی معمولی تندرستی کی حالت مین پہلے بھی کبھی پیشاب نہین کرسکتا تھا +

اے صاحب مین استدعا کرتا ہون کہ میری سچّی اور دلی متشکر ہون کو آپ قبول فرماوین + پرمیشور آپکو اور آپکے اس نادر طریقہ علاج کو برکت دے۔ اور آپکا نادر طریق علاج کل دنیا مین ہر جگہ پہنچ جاوے + چند روز مین مین آپ کو اپنی بیوی کی حالت کا بیان تحریر کرون گا جوکہ پانچ سال سے بہرہ پن مین مبتلا ہے۔ اور درخواست کرتا ہون کہ آپ اسوقت مہربانی فرماکر ایک ہدایتی چٹھی بھیجدینگے + مین امید کرتا ہون کہ مین جلد ہی کسی تاریخ پر حاضر خدمت ہون گا۔

مین ہون آپ کا وفادار

از مقام الٹسول ملک ہنگیری

جے۔ ایچ۔ کارخانہ والہ

۱۳۳ عوام کے روبرو اظہار شکریات

مین اس بات کو جانتا ہون کہ شہر لیپزگ سے روانہ ہونے کے وقت مین اس امر کو فراموش نہین کرسکتا کہ مسٹر لوی کوہنی صاحب ساکن ۲۲ ملاس پلیٹز شہر لیپزگ کا شکریہ۔ اس عجیب شفایابی کی نسبت جوکہ مجھکو انکے پسندیدہ طریقہ علاج سے حاصل ہوئی ہے بغیر انکی کسی خواہش کے عوام کے روبرو ادا کرون +

میری عمر ۵۱ سال کی ہے اور مین عرصے سے اس بڑی ہیبت ناک مرض مین جسکو کہ ذیابیطس کہتے ہین مبتلا تھا جسکے بارہ مین کہ مینے بہت سے حکما سے مشورہ لیا تھا۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی تھی۔ چند احباب ساکن بارمین نے اسوقت میری توجہ کوہنی صاحب کے بغیر ادویات و بغیر اعمال جراحی والے نئے علم شفا بخشی کی جانب مائل کرائی + پس مین سفر کرتا ہوا لیپزگ پہونچا اور کوہنی صاحب کی تمام خاص ہدایات پر مِن و عَن عمل کیا۔

دو ہفتہ علاج کرنیکے بعد شکر کی مقدار ۸۵ درجہ سے ۱۰ درجہ پر گھٹ گئی اور ایک اور ہفتہ بعد شکر بالکل غائب ہوگئی + چار اور پانچ ہفتہ بعد جو اور جانچ کیگئی تو اسمین بھی کوئی نشانات شکر کے نہ ملے + اس سب کی حلفیہ تصدیق ڈاکٹر روھرگ۔ ڈاکٹر ایلسنر ڈاکٹر پاک اور ڈاکٹر پیر یگر نے جوکہ عدالت ہای لیپزگ کی جانب سے امتحانات کیمیائی کرنے والے ہین۔ کری تھی +

پس مین خوشی اطمینان کیساتھ بین تمام مریضون سے کوہنی صاحب کے طریق علاج کی سفارش بخوبی کرسکتا ہون۔ زیادہ تر اسوجہ سے کہ اسجگہ بارمین مین مجھے ذاتی واقفیت ایسے اشخاص سے ہے جو کہ کوہنی صاحب کے علاج سے اچھے ہوچکے ہین +

از مقام لیپزگ ۸ ر اگست ۱۸۹۸ء

راقم ایل۔ پی ساکن بارمین کاریگر

چند مثالیں جن سے

کہ

سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی تشریح ہوتی ہے
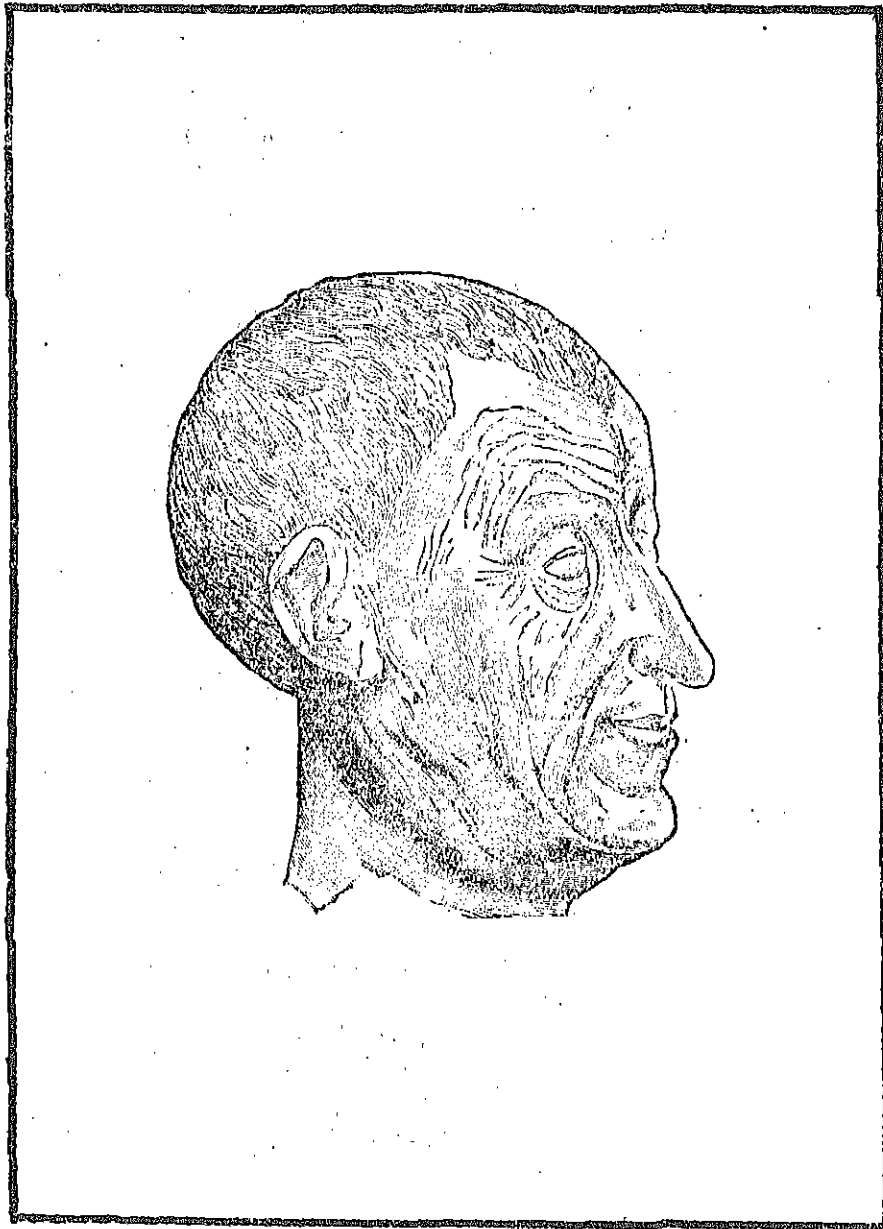
محض سامنے کی جانب کا بار مادّہ فاسد
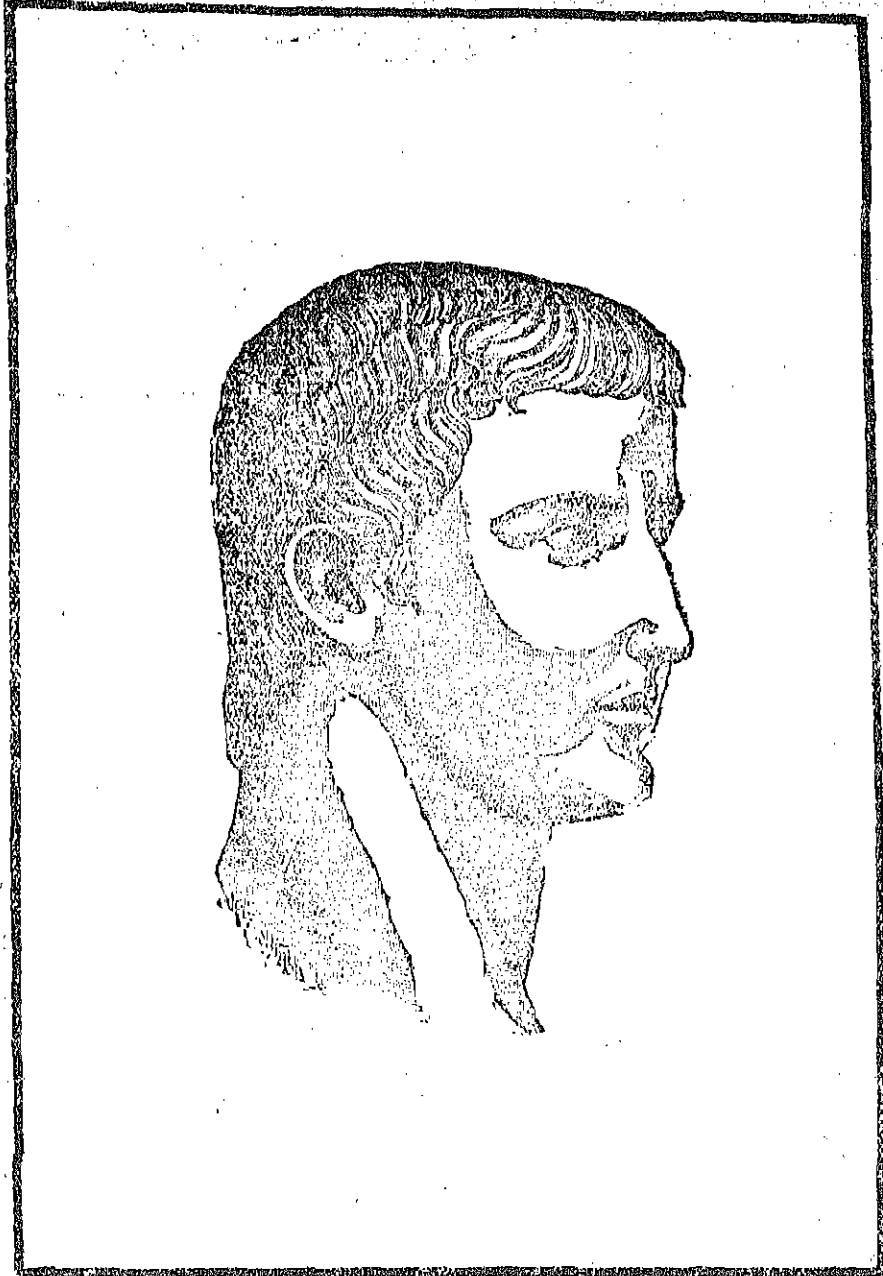
محض پشت کی جانب کا بار مادۂ فاسد
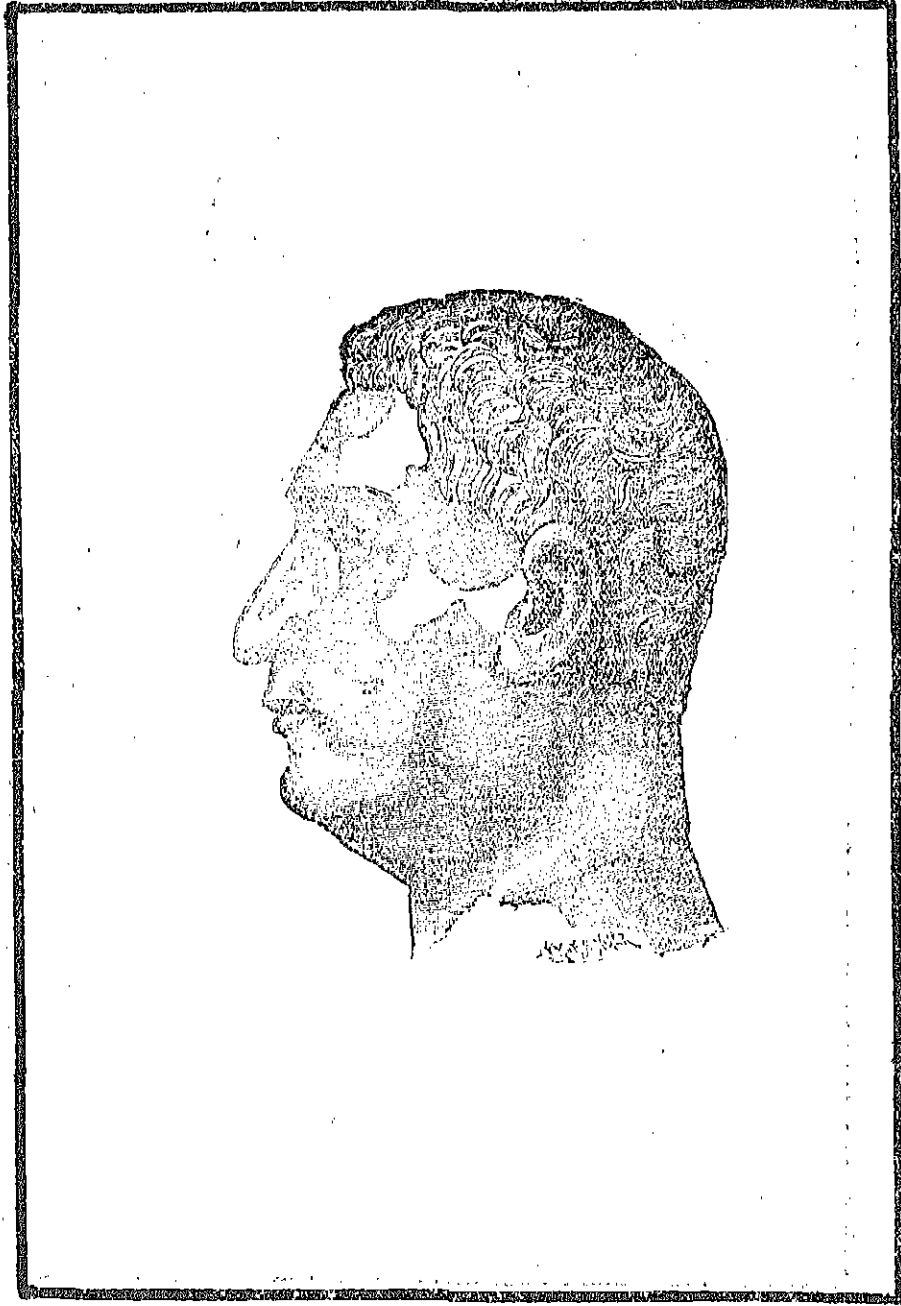
سامنے۔ طرفین۔ اور پشت کی جانب کا بار مادّہ فاسد۔
جسمیں کہ سامنے کی جانب کا بار مادّہ فاسد
زیادہ ہے
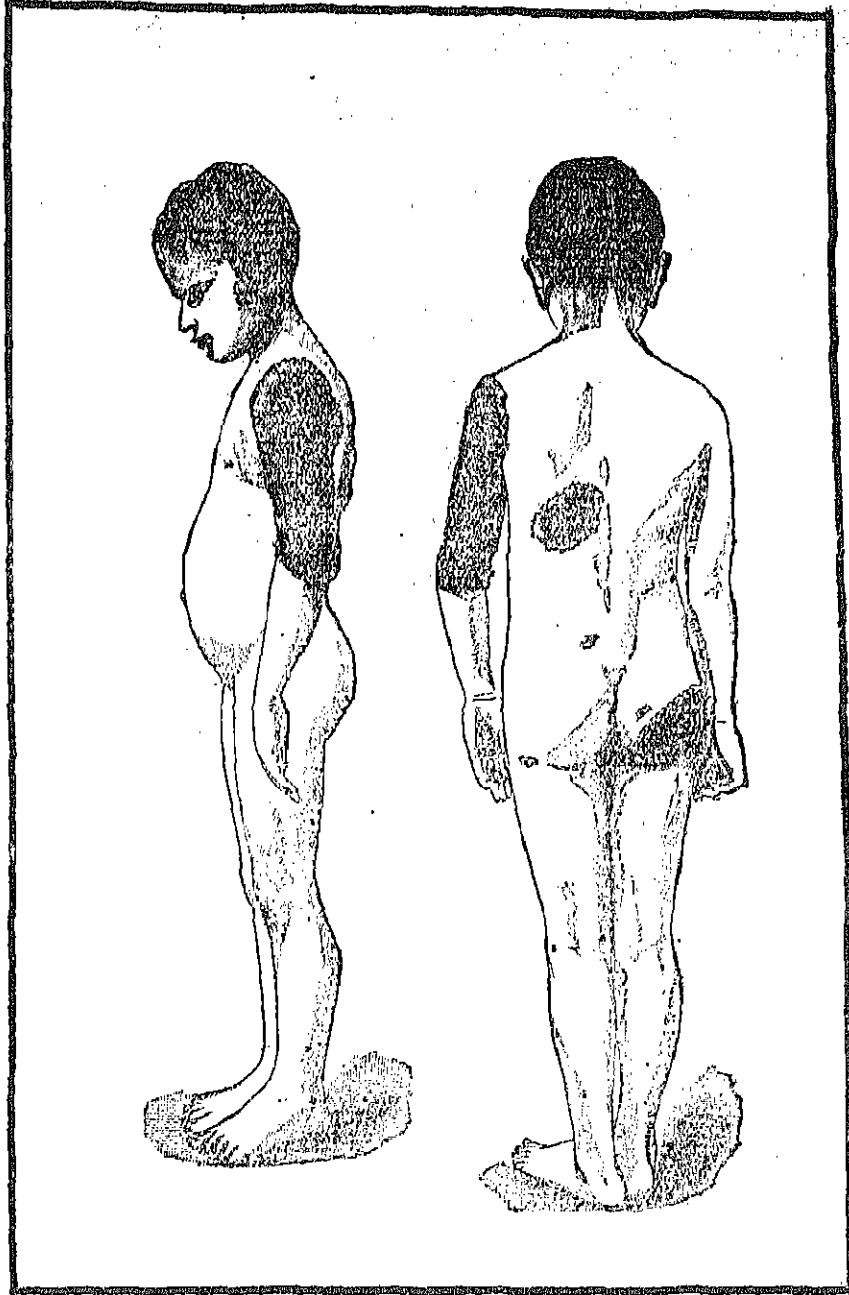
وہ بچہ جسکو کہ ۴۵ مرتبہ ٹیوبرکیولن سے ٹیکا لگایا گیا تھا
نیز اوسکے نتائج

حرف الف

فہرست بسلسلہ حروف ہجی

حرف الف

حرف ب

حرف پ

فہرست بہ سلسلہ حروف تہجی

حرف د

حرف س

فہرست بہ سلسلہ حروف ہجی

حرف ک ۔ گ

صحیح و غلط نامہ کتاب نیا علم شفا بخشی مطبوعہ سنہ ۱۹۴۲ء

صفحہ	سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	صفحہ	سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
دیباچہ	۸	مربد	مزید	۱۰۸	۲	بخیا ہے	بچا ہے
۹	۱۵	ذات الجم	ذوات الجنب	۱۱۴	۱۷	رنگ عوزدہ	زنگ خوردہ
"	۱۹	استسقی	استسقا	۱۱۸	۱	اشیا	اشیائے
۴	۱	ٹرارقون	ترارقون	۱۱۹	۲۳	قالون	قانون
"	۱۹	امراض کی موجودہ تشخیص	امراض موجودہ کی تشخیص	"	۷	ہنڈی	ہندی میں
۵	۱۳	اس طریق	اس طریق علاج	۱۲۴	۱۳	دیوگندم	دیوگندم
۹	۱۲	دو	وہ	۱۴۱	۲۱	منوافقت	موافقت
"	۱۵	تندرست مجسّم	تندرستی مجسّم	۱۵۵	۱۹	نزوس	نروس
۱۰	۲۱	تبدیل شکل	شکل تبدیل	۱۶۲	۱۵	ذراز	دراز
۱۲	۱۲	باوقت	بلاوقت	۱۶۴	۲۳	اوسیوقت تک	اوسیوقت
۱۵	۲۱	تغیراب	تغیرات	۱۶۹	۲۱	ممکن ہے	واقع ہونا ممکن ہے
۱۶	۲۱	استسقی	استسقا	۱۷۴	۶	بہی	ابہی
۱۸	۱۲	بیماریان	بیماریاں	۱۷۵	۱۰	کریوسوٹ	کریوزوٹ
۱۹	۱۲	بہکو	مجھکو	"	۱۴	بہتری	بہتری
۲۳	۳	رگڑسلے	رگڑلینے	"	۱۶	کریوسوٹ	کریوزوٹ
۲۶	۶	حار	حاد	۱۷۷	۲۲	ٹیوبرکیولن	ٹیوبرکیولن
"	۱۳	کرنیوالیکے	کرلینے والے	۱۷۹	۸	کریوسوٹ	کریوزوٹ
۳۲	۱۸	دور	درد	۱۸۵	۱۰	سکتہ	سکنہ
۴۴	۲۱	اندسے	اندرسے	۱۸۷	۱۴	شخص	اشخاص
۵۰	۱۳	ناقابل	ناقابل برداشت	۱۸۹	۷	مرہم	مرہم
۵۱	۲۱	پور طور سے	پورے طور سے	۱۹۰	۱	حالیت	حالت
۵۶	۷	ماہ فاسد	مادّہ فاسد	۱۹۲	۲۱	نہیں ہے	نہیں رہجاتا ہے
۶۱	۲۳	نوٹ	نوٹ	۱۹۴	۳	بتاتا	بناتا
۶۸	۵	ایام دل	ایام حمل	۱۹۹	۱۴	بڑہاسلتے	بڑہاتی
۶۹	۵	نقرص	نقرس	۲۰۷	۲	بک	ایک
۸۰	۷	مریض	مریضہ	"	۲۱	ہیلنگ +	ہیلنگ
۹۳	۹	اسی	اوسی	۲۰۸	۱۳	ٹھوڑی	ٹھوڑی
۹۴	۲۱	زیاہوسکے	زیادہ ہوسکے	۲۱۱	۱۹	نشاتات	نشانات
۱۰۲	۳	پوسکے	چوسلیے	۲۱۲	۱۵	مریض کا	مرض کا
"	۱۱	پیٹ سے چیت	چیت سے پیٹ	۲۱۵	۱۱	مصلح	مسلح
۱۰۴	۷	تپاکر	تپاکر	۲۱۹	۸	پہ جسم	یہ جسم
۱۰۶	۲	[illegible]	[illegible]				

صفحہ	سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	صفحہ	سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۲۲۱	۸	سہے	سکتے	۳۸۶	۱۰	اعصابی کرزوری	اعصابی کمزوری
۲۲۹	۱	کپچن	کمبنپچن	۳۸۹	۴	لڑکی کے وکری	لڑکی کے لئے کری
۲۴۱	۲۳	سے لئے	سے یعنے	۳۹۳	نوٹ نمبر۱	یعنی ادنکا	یعنی انکا
۲۴۵	۱۵	یہ	پہلے	۳۹۷	نوٹ نمبر۱	صفحہ ۴۲۵ پر نوٹ	صفحہ ۴۲۵ سطر ۱۵
〃	۱۹	الاپتہ	الاسپتھ	۴۰۸	۹	روبیجو	زوبیجو
۲۴۷	۶	تشخیض	تشخیص	۴۱۱	۱۹	تین تک	تین ہفتہ تک
۲۵۲	۱۱	اجزار	اجرار	۴۱۳	۵	شکایات	شکایات کی
۲۵۶	۱	زائل	زائل ہونا	۴۱۴	۹	اثر شفا بخشنے	شفا بخشنے کے اثر
۲۶۸	۴	سٹنز باتھر	سٹنز باتھز	〃	۱۷	علاج	علاج سے
۲۸۳	۱۶	فرکشن	فرکشن ہپ	〃	۱۹	قریب قریب بڑھنا	بڑھنا قریب قریب
۲۸۹	۳	جہاکہ	جہانکہ	۴۱۶	۹	اکثر الفاق	اکثر
۲۹۶	۶	اور	اگر	〃	۲۱	بین سے	بین
۳۰۹	۵	نکلی رہے	نہ نکلی رہے	۴۲۰	۶	طہال	طحال
۳۱۶	۱۳	رحم	زخم	۴۲۱	۵	بڑا لڑکا	بڑے لڑکے
۳۱۷	۱۷	صلب	سلب	〃	۹	جھبہ سے	جبھے
〃	۱۸	سب سے مناسب	سب سے زیادہ مناسب	〃	۲۱	نسخات	نسخہ جات
۳۲۱	۱۵	بھر جانے سے	بھر جانے کے	۴۲۳	۶	چیچک سینلا	خسرہ
۳۲۲	۱	مریضو ہو اندر	مریضو نکے اندر	〃	۱۲	〃	خسرہ
〃	۲	ہائیشن	ایشن	〃	۱۸	اتیخن	اینٹجن
〃	۹	کسی مرض	کسی مرض کے	۴۲۴	۴	۱۰ گرہ	۱۰ سے گز
۳۲۶	۱۸	پیدا	پیدا	۴۲۵	۴	بیوی کی کی	بیوی کی
۳۲۷	۱۲	یہ اثر	بہ اثر	〃	۱۴	بیوہ بریا	بیوہ پیریا
۳۲۹	۱۰	تک	بین	〃	۱۴	جوسف	جوسفت
۳۳۷	۵	ثابت ہوتا ہے	ثابت ہوتی ہے	〃	۱۵	قسم کا	قسم کے
۳۴۰	۲	دود پلانے	دودھ پلانے	۴۲۸	۱۵	سوزنش	سوزش
۳۴۳	۷	او سے	لوسے	〃	۱۹	〃	〃
۳۴۸	۴	مجامت	مجامعت	۴۳۱	۶	بغیر طلب کی	بغیر طلب کی ہوئی
۳۵۰	۱۰	او نکو	او سکو	۴۳۹	۹	او نگلی ہین جیت	او نگلی ہین چٹ
۳۶۵	۷	انتزطوزن	انتزطیون	۴۴۰	۲۸	بلعوم	بلعوم
۳۶۶	۱۹	اسوقت ایک	اسوقت وہ ایک	۴۴۲	۱۴	پریس یا پوپیا	پریس یا پوپیا
۳۷۰	۱۸	الوپیتھک	الوپیتھک	۴۴۳	۲۰	لتقدیم الدم	لتقدیم الدم
۳۷۱	۱۹	صلب	سلب	۴۴۸	۲۱	۲۰۳ لغایتہ ۲۴	۲۰۳ لغایتہ ۲۰۴
۳۷۲	۲	〃	〃	۴۵۱	۳۳	ملقوم	بلعوم
〃	۱۴	ڈو ورسے	دو وڑسے	۴۵۲	۱۸	ولیس	ولیٹس
۳۸۳	۸	بیفیلڈ	بیلفیلڈ	۴۵۸	۲۰	۳۷ لغایتہ ۶۸	۳۷ و ۶۸
۳۸۴	۱۳	اسپیشل است	اسپیشل اسسٹ	۴۵۹	۴	ہرپنیز	ہرپیز

ناظرین اس غلطنامہ کو دیکھکر اگر کل کتاب کو موقعہ موقعہ پہ صحیح کر لیوینگے تو کتاب کے سمجھنے مین زیادہ سہولیت ہوگی۔

ضروری اطلاع

India

پیارے ناظرین - اس کتاب بنیا علم شفا بخشی کے چار حصّے ہیں اور وہ یکجائی اس کتاب میں رکھے گئے ہیں - بوجہ اسکے کہ مضمون کتاب کا نرالا ہی یہ ضروری ہی کہ کتاب کو ابتدا ہی سے بغور سمجھکر پڑھا جاوے - اس طریق میں مطالعہ کرنے سے امید ہی کہ ناظرین اس کتاب کے اصول کو بخوبی ذہن نشین کر سکینگے اور اُس سے نفع حاصل کر نیکی امید کر سکینگے + علاوہ شروع کے تین حصّوں کے اس کتاب کے حصّہ چہارم کا بھی مطالعہ ضروری ہے - اُسکے دیکھنے سے آپکو ضرور بہت امداد ملیگی - پس التجا ہی کہ حصّہ چہارم کو بھی جسمیں موجد علم کی مرتب کی ہوئی ۴۱ رپورٹ ہائے شفایابی اور بہت سی ضروری ہدایات نیز بہ اوروں کی بھیجی ہوئی درج کی گئی ہیں - ناظرین شوق سے مطالعہ کریں - اُنکے پڑھنے سے تجربہ میں ایک قسم کی وسعت ہوگی -

یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہی کہ ناظرین کیجہ ہمیں ظاہر کیا جاوے کہ صفحہ کتاب انگریزی اور اس ترجمہ اُردو کا بوجوہات چند قریب قریب ملتا رکھا گیا ہی اگر کسی موقعہ پر انگریزی داں صاحبان کو کسی قسم کی مجلات معلوم پڑتی ہو تو بآسانی کتاب انگریزی سے مقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں + جن صاحبان کو کسی قسم کا نقص یا غلطی ترجمہ میں یا محاورات اُردو میں نظر آوے یا کوئی اور بات ایسی معلوم ہووے کہ جو درج کتاب کرنی مناسب ہو اُس سے فوراً مجھے مطلع کر کے ممنون فرماویں تاکہ دوسری بار کی طبع کے وقت اُن سب باتوں پر میں لحاظ کر سکوں +

یہ بھی گذارش ہی کہ جن صاحبان کو اس طریق علاج کا تجربہ ہو چکا ہی اگر وہ صاحبان اپنے اپنے تجربات سے مجھے مطلع فرماوینگے تو آیندہ مفاد عام کے لیئے اُنکے تجربہ سے بہت کچھ امداد کی امید کیجا سکتی ہی + اس علاج کے تجربہ کار لوگوں کے ذہن میں اگر کوئی نئی بات آئی ہو تو اُن سے درخواست ہی کہ ضرور مجھے مطلع فرماویں تاکہ بنی انسان کے نفع کی غرض سے میں اُسکا بھی اندراج آیندہ طبع کے وقت - مناسب معلوم ہونے کی حالت میں - بطریق فٹ نوٹ کر سکوں -

آپکا دعاگو
سروتری کرشن سروپ